

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232072

UNIVERSAL
LIBRARY

ببین توفیق حضرت حق سبحانه تعالیٰ این کتاب مستطاب بنظر اولی اللہ باعث نزول کات و لوالہ یعنی تذکرہ

اجتہاد الاحیاء فی سیر الابرار

و کتاب فی سیر حاشیہ ستمی

مجموعہ کتبنا المتبیین والرسائل
الی ربنا الکمل والفضیل

یعنی مکتوبات شریفہ کہ شتمبہ شصت و ہشت رسالہ است از سند المحدثین سید
المتحققین برگزیدہ جناب اری حضرت شیخ اجل ابو عبد الحق محدث دہلوی بخاری قدس سرہ
پہ تصحیح تام و تنقیح مال الکلام

باہتمام احقرانام محمد عبدالاحد غفرلہ القمد۔ بباد ذی الحجہ ۱۳۳۶ ہجری المقدس

مطبعہ محمدیہ دارالعلوم
دہلی

مختصر فہرست کتب تصوف حسب سبب کتاب ہذا۔ موجودہ مطبع مجتہبی دہلی

انسان کامل حصہ اول

دوم۔ ترجمہ اردو تصنیف

عارف ربانی سید عبدالکیم

جیلانی جمین اصول فرغ

واحدیت و احدیت عاتق

دروغ۔ کرسی۔ کتب آسمانی

فرشتگان وغیرہ کے معانی

داسرار کا نہایت شرح و بسط

سے بیان ہے۔

انیس الاول مفوضات

حضرت خواجہ عثمان غفرانی رحمہ

مرتبہ حضرت خواجہ حسین الدین

چشتی رحمہ مجتہبی

اسرار العارفین ترجمہ اردو

دلیل العارفین۔ مجتہبی

انفاس العارفین یہ کتب

عارف ہائے جناب شاہ ولی اللہ

محدث دہلوی رحمہ اللہ کی

تصنیف ہے۔

پنج گنج مفوضات خلیجگان

چشت اہل بہشت مجتہبی

جس میں ملفوظات حضرت خواجہ

عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ سستی بہ

انیس الایح و حضرت خواجہ

معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ

سستی بہ دلیل العارفین حضرت

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی

علیہ الرحمۃ سستی بہ فوائد السالکین

و حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر

علیہ الرحمۃ سستی بہ راحۃ القلوب

و حضرت خواجہ نظام الدین علیہ الرحمۃ

سستی بہ راحت المحبین کے ملفوظات

نہایت شرح و بسط کے ساتھ

بزیان اردو یا محاورہ مندرج

ہیں۔ غرض کہ یہ مجموعہ جدید قابل

دید ہے۔ حصہ دوم جمین مفوضات

حضرت بابا فرید گنجشکر رحمہ اللہ

سستی بہ اسرار الاولیاء۔ و ترجمہ

ملفوظات حضرت سلطان

نظام الدین علیہ الرحمۃ سستی بہ

فوائد النفود مندرج ہیں اسکی

خوبیان شائقین مطالعہ سے

معلوم کریں گے۔

پندرہ نامہ خواجہ عبدالشہید

تقشہندی مع ترجمہ اردو

پندرہ نامہ شاہ ناصر خسرو

فارسی۔ مجتہبی۔ جبر و شکر۔

قناعت۔ تجرید کے متعلق نہایت

مشہور و درانگیر اشعار عجب

و غریب مضامین شہ پندرہ نامہ

فرید الدین عطار جہاد لطیف بہ

لکھے ہیں۔

تذکرۃ الاولیاء فارسی۔ از

شیخ فرید الدین عطار۔ اسمین

اولیاء کے کرام کے حالات اور

ان کے ملفوظات ہیں جو ضوفا

اور واعظوں کے واسطے بھی

مفید ہے۔ مجتہبی

تذکرہ غوثیہ اردو اس کا

تاریخی نام شجرہ معرفت ہے اسمین

حضرت غوث علی شاہ قلندر

قدس سرہ کے ملفوظات اور

ان کے حالات ہیں مجتہبی

اس دفعہ مصنف سلمہ نے

بہت کچھ اضافہ کیا ہے جو دیکھنے

کے قابل ہے۔

تصفیۃ القلوب مع

ترجمہ اردو و خیال القلوب۔ از

حاجی امجد اللہ رحمہ۔ ایک کالم

میں خیال القلوب زبان فارسی

اور دوسرے میں اس کا محاورہ

ترجمہ اردو درج ہے۔ مجتہبی

التربیۃ والآداب الشرعیۃ

تعلیمی۔ مجتہبی۔ بڑی

نایاب کتاب ہے معلم و متعلم دونوں

کے لیے مفید ہے۔

حکایات الصالحین فی

احوال الصالحین اردو۔ یہ

نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اسمین اولیاء

اللہ کے حالات اور عجیب و غریب

حکایات اور نقلیں صالحین کی

مرقوم ہیں۔ مؤلف مرحوم نے

زیادتی لطف کے لئے بعض جگہ

مولازم کے اشعار کثرت و ذوق

فهرست نقول حکایات اخبار الاخیار فی السراا برار

صفحه	بیان ابرار	صفحه	بیان ابرار	صفحه	بیان ابرار	صفحه	بیان ابرار
۹	شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی ^۲	۲۲	خواجہ معین الحق والدین ^۲	۲۵	خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ^۲	۲۶	شیخ بہاؤ الدین زکریا ^۲
۲۸	سید نور الدین مبارک غزنوی	۲۹	شیخ حمید الدین صونی	۳۰	قاضی حمید الدین ناگوری	۴۴	شیخ جلال الدین تبریزی
۴۶	شیخ نظام الدین ابوالموید	۴۶	شیخ برہان الدین محمودی	۴۶	شیخ اسعد نردانی	۴۶	شیخ محمد ترک ناردولی
۴۸	شیخ ترک بیابانی	۴۹	شیخ شایب سوی تاب	۴۹	شیخ بدر الدین سوی تاب	۵۰	خواجہ محمد سونہ دوز رحمتہ اللہ علیہ
۵۰	مولانا مجید الدین حاجی	۵۰	شاہ خضر رحمتہ اللہ علیہ	۵۰	شیخ بدر الدین غزنوی	۵۱	خواجہ بلسبت
۵۱	مولانا صاحب الدین	۵۱	شیخ فخر الدین ابن مبین الدین	۵۲	شیخ فرید الحق والملا والدین گنجشکر ^۲	۵۴	شیخ نظام الحق والدین بلوئی ^۲
۶۰	شیخ نجیب الدین متوکل	۶۱	سید جلال الدین بخاری	۶۱	شاہ کردیزرج	۶۱	شیخ صدر الدین رح
۶۳	شیخ رکن الدین ابوالفتح	۶۶	شیخ صلاح الدین دولش	۶۶	مولانا بدر الدین اسحق	۶۶	شیخ جمال الدین احمد بانسوی
۶۸	شیخ برہان الدین صونی	۶۹	شیخ عارف	۶۹	شیخ صابر	۶۹	خواجہ نصیر الدین
۷۰	مولانا شہاب الدین	۷۰	شیخ بدر الدین سلیمان	۷۰	خواجہ نظام الدین	۷۱	خواجہ یعقوب
۷۱	مولانا داؤد پالہی	۷۱	مولانا فی الدین منصور صفا	۷۱	مولانا کمال الدین زاہد	۷۲	شیخ نور الدین
۷۲	شیخ ضیا والدین رومی	۷۳	شیخ شرف الدین کرمانی	۷۳	سیدی سولہ	۷۳	شیخ ابوبکر طوسی حیدری
۷۴	شیخ فرید الدین	۷۴	شیخ عبد العزیز	۷۴	شیخ علی کرد میرٹھی	۷۵	مولانا نور ترک
۷۵	مولانا مخلص الدین	۷۶	خواجہ علی	۷۶	خواجہ حسن افغان	۷۶	شیخ تقی الدین محمد
۷۷	شیخ برہان الدین نسفی	۷۷	مولانا علاء الدین ہولی	۷۸	شمس الملک	۷۸	قاضی جمال ملتانی
۷۸	شیخ صونی بدھنی	۷۹	شیخ شہاب الدین بانسوی	۷۹	شیخ احمد بدوئی	۸۰	قاضی منہاج جرجانی
۸۰	مولانا احمد حافظ	۸۰	شیخ نصیر الدین محمود	۸۶	شیخ سلج الدین عثمان	۸۷	شیخ قطب الدین سنور
۸۹	شیخ نور الدین	۸۹	شیخ حسام الدین ملتانی	۹۱	مولانا فخر الدین زرادی	۹۲	مولانا فخر الدین مروزی
۹۳	مولانا علاء الدین نیلی	۹۴	شیخ برہان الدین غریب	۹۴	مولانا علی شاہ جاندار	۹۵	شیخ علاء الدین بن شیخ بدر الدین
۹۵	خواجہ محمد	۹۶	خواجہ عزیز الدین صونی	۹۶	خواجہ تقی الدین نوح	۹۶	سید محمد بن سید محمد کرمانی
۹۷	سید محمد بن سید مبارک	۹۷	مولانا شمس الدین سحی	۹۸	قاضی محی الدین کاشانی	۹۸	مولانا وحید الدین سیف
۹۹	مولانا وحید الدین پائلی	۹۹	امیر خسرو دہلوی	۱۰۱	امیر حسن علاء سنجر	۱۰۳	خواجہ شمس الدین
۱۰۳	خواجہ ضیا الدین	۱۰۵	خواجہ ضیا رنجشی	۱۰۶	مولانا ضیا الدین سنائی	۱۰۹	مولانا جمال الدین اودھی
۱۰۹	خواجہ سونہ الدین	۱۱۰	شیخ نظام الدین شیرازی	۱۱۰	خواجہ شمس الدین	۱۱۰	خواجہ احمد بدوئی

صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار
۱۱۰	مولانا حمید شاعر قلندر	۱۱۳	شیخ حسام الدین	۱۱۴	شیخ حسام الدین سوختہ	۱۱۴	خواجہ معین الدین خرد
۱۱۶	خواجہ احمد	۱۱۶	خواجہ وحید	۱۱۶	شیخ بدر الدین سمرقندی	۱۱۶	شیخ رکن الدین فردوسی
۱۱۷	شیخ نجیب الدین فردوسی	۱۱۷	شیخ شرف الدین احمد	۱۲۰	شیخ مظفر الحق	۱۲۲	شیخ حسین
۱۲۹	شیخ شرف الدین بولانی	۱۳۱	شیخ ابوبکر سوی تاب	۱۳۱	شہاب الدین حقگو	۱۳۱	سید محمد بن یوسف احسنی
۱۳۱	شیخ عثمان سباح	۱۳۶	سید محمد بن جعفر	۱۴۱	سید جلال الدین بخاری	۱۴۳	شیخ علاء الحق والبرین
۱۴۳	مولانا خواجگی	۱۴۴	مولانا معین الدین عمرانی	۱۴۴	مولانا احمد تھانیسری	۱۴۶	شیخ صدر الدین حکیم
۱۴۸	شیخ سراج الدین بن عالم	۱۴۹	سید تاج الدین شیر سوار	۱۴۹	قاضی شمس الدین شیبانی	۱۵۰	یوسف بن سید جمال
۱۵۰	قاضی عبدالقادر	۱۵۲	شیخ زین الدین	۱۵۲	شیخ نور الحق والبرین	-	حسنی
۱۵۴	سید صدر الدین راجو	۱۵۴	خواجہ اختیار الدین عمر	۱۵۵	شیخ یوسف بدہ	۱۵۵	شیخ قوام الدین
۰	قتال بخاری	۱۵۵	شیخ سازنگ	۱۵۶	شیخ مینا	۱۵۶	شیخ احمد کھٹو
۱۶۱	قطب عالم	۱۶۱	شاہ عالم	۱۶۲	واو الملک	۱۶۲	قاضی محمود
۱۶۳	شیخ وحید الدین	۱۶۳	شیخ علاء الدین	۱۶۳	شیخ ابوالفتح علانی	۱۶۳	شیخ سراج سوختہ
۱۶۴	شاہ بدیع الدین مار	۱۶۵	شاہ سخائی	۱۶۵	مولانا فی الدین ادھی	۱۶۵	شیخ رفیع الدین
۱۶۶	شیخ انور	۱۶۶	میر سید اشرف سمنانی	۱۶۸	شیخ فتح اللہ ادھی	۱۶۸	مسعود بک
۱۶۶	سید میر الدین رحمہ اللہ	۱۶۶	شیخ پیارے	۱۶۸	شاہ جلال گجراتی	۱۶۸	شیخ محمد ملاوہ
۱۶۴	شیخ سعد اللہ	۱۶۴	شیخ رزق اللہ	۱۶۵	شیخ ابوالفتح جونپوری	۱۶۵	شیخ تقی
۱۶۵	شیخ شمس الدین طاہر	۱۶۶	شیخ عبداللہ شطاری	۱۶۶	شیخ حسام الدین	۱۶۸	مولانا جلال الدین
۱۶۸	مولانا خواجہ	۱۶۹	شیخ کالو	۱۶۹	مولانا شیخ	۱۶۹	شیخ علی پیرو
۱۸۰	شیخ محمد عیسیٰ	۱۸۰	قاضی شہاب الدین	۱۸۱	قاضی نصیر الدین گبندی	۱۸۱	شاہ سیانجو
۱۸۲	شیخ کبیر	۱۸۲	خواجہ حسین ناگوری	۱۸۳	شیخ احمد محمد شیبانی	۱۸۴	شیخ حمزہ دہرو
۱۸۷	شیخ احمد عبدالحق	۱۹۰	شیخ صلاح درویش	۱۹۰	شیخ جمال گوجری	۱۹۰	شیخ بختیار
۱۹۱	شیخ عارف	۱۹۲	شاہ داؤد	۱۹۲	شاہ نور	۱۹۳	شیخ سعد الدین
۱۹۴	شاہ سیدو	۱۹۴	راجی حامد شاہ	۱۹۵	راجی سید نور	۱۹۵	شیخ حسن طاہر
۱۹۷	مولانا الدواد	۱۹۷	شیخ معروف	۱۹۷	شیخ بہاؤ الدین جونپوری	۱۹۸	شیخ بہاؤ الدین شطاری
۲۰۰	شیخ حبیب الدین شطاری	۲۰۰	مخدوم علاء الدین غوری	۲۰۱	شیخ علم الدین	۲۰۲	مخدوم شیخ محمد الحسینی الجیلانی
۲۰۳	مخدوم شیخ عبدالقادر	۲۰۵	شیخ عبدالرزاق	۲۰۶	سید زین العابدین	۲۰۶	مخدوم شیخ حامد

صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار	صفحہ	بیان ابرار
۲۰۶	شیخ موسیٰ	۲۰۶	شیخ داؤد	۲۰۸	میر سید اسماعیل	۲۰۸	شاہ تمیم
۲۱۱	مولانا رالدین	۲۱۲	شیخ عبداللہ سیابانی	۲۱۳	سید کبیر الدین حسن	۲۱۳	شیخ حسام الدین متقی ملکانی
۲۱۳	شاہ عبداللہ قریشی	۲۱۵	شیخ حاجی عبدالوہاب	۲۱۹	شاہ جلال شیرازی	۲۲۰	سزا داد احمد شرعی
۲۲۱	شیخ سلیمان	۲۲۱	شیخ عبدالقدوس	۲۲۲	شیخ امجد دہلوی	۲۲۲	شیخ اودھن دہلوی
۲۲۵	شیخ یوسف قتال	۲۲۵	مولانا شعیب	۲۲۶	ملک نین الدین وزیر الدین	۲۲۶	شیخ جمالی
۲۲۹	سید شاہ سیرک	۲۲۹	سید حسین پاشی شازی	۲۳۰	شیخ یوسف چراکوٹی	۲۳۰	شیخ خانگوا لیری
۲۳۰	شیخ علاء الدین بن الدین	۲۳۱	سید سلطان بھراچی	۲۳۲	سید علاء الدین	۲۳۲	سید علی
۲۳۳	شیخ اودھن جونپوری	۲۳۳	میان قاضی خان ظفر آبادی	۲۳۳	شیخ محمد سودو لاسہ	۲۳۵	شیخ محمد حسن
۲۳۶	شاہ عبدالرزاق جہانہ	۲۳۶	شیخ امان پانی پتی	۲۳۳	شیخ سیف الدین	۲۳۹	سلطان جلال الدین
۲۵۰	میر سید ابراہیم	۲۵۱	سید رفیع الدین صفوی	۲۵۲	شیخ بہاؤ الدین متقی	۲۵۲	شیخ حاجی حمید
۳۵۳	میر سید عبدالوہاب	۲۵۳	میر سید عبدالاول	۲۵۴	شیخ علی بن حسام الدین	۲۵۹	سید اشرف عبدالوہاب متقی نقاری
۲۶۸	شیخ عزیز اللہ متوکل	۲۶۹	مخدوم جیو مداری	۲۶۹	میان غیاث	۲۸۰	میان محمد طاہر
۲۸۰	شیخ عبداللہ شیخ رحمت اللہ	۲۸۱	شیخ حسین	۲۸۲	شیخ عبدالعزیز شیخ حسن طاہر	۲۸۲	شیخ جنید صاری
۲۸۳	میان نجم الدین	۲۸۳	شیخ برہان کاپلی	۲۸۳	شیخ سلیم بن بہاؤ الدین	۲۸۴	شیخ نظام الدین
۲۸۵	شیخ بلال قنوجی قریشی	۲۸۵	شیخ جلال الدین تھانیسری	۲۸۵	شیخ اسحق	۲۸۶	شیخ عبدالغفور مانو
۲۸۶	مولانا درویش محمد واعظ	۲۸۶	مولانا بختی	۲۸۶	بکر عیسیٰ مجاہد بیگمہ تقدم	۲۸۸	میان معروف
۲۸۸	شیخ علاء الدین مجذوب	۲۸۸	مسعود سخاسی	۲۸۸	شاہ ابوالغیب بخاری	۲۸۹	شیخ حسن مجذوب
۲۹۰	شیخ حسن بودلہ دہلوی	۲۹۰	شیخ عبداللہ ابدال دہلوی	۲۹۱	میان مونگر	۲۹۱	بابا کپور مجذوب
۲۹۱	بابن مجذوب	۲۹۲	الدین مجذوب	۲۹۳	شاہ منصور	۲۹۴	شیخ یوسف
۲۹۴	سویجن مجذوب	۲۹۴	ڈکڑ نساہ صالحت بی بی سارہ	۲۹۵	بی بی فاطمہ سام	۲۹۶	والدہ شیخ فرید شکر گنج
۲۹۶	بی بی لیخا والدہ شیخ نظام الدین اولیا	۲۹۸	بی بی اولیا	۲۹۸	نکملہ	۳۱۰	خاتمہ
۳۱۸	مناجات	۳۲۱	قصیدہ مستغف	۳۲۶	نکملہ		

فہرست اسماء رسائل مکتوبات شریف حضرت المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری قدس اللہ سرہ

صفحہ	نام رسالہ	اسماء کتب الہم	تصحیح	صفحہ	نام رسالہ	اسماء کتب الہم	
۴	۱	سلوک طریق الفلاح عند فقد	بحضرت خواجہ	۱۵۶	۱۹	صدق المستشرق الدوام فی طلب المقصد المرم	بنواب خان خانان
۰	۰	الترتیبۃ بالاصطلاح	محمد باقی قدس سرہ	۱۶۰	۲۰	تثبیت القدم علی الاصطبار	شیخ ابوالغنی فیضی
۱۳	۲	اصول الطریقۃ لکشف الحقیقۃ	ایضاً	۱۶۲	۲۱	تجدید الذکر فی بیان حقیقۃ الشکر	بنواب یدرتضی خان
۲۴	۳	تبیین الطریق لآل الارادۃ	ایضاً	۱۶۷	۲۲	اتحاف الابرار ببيان حدیث المحبۃ	بنواب خان خانان
۰	۰	بالترام وظائف الخیر والعبادۃ	۰	۱۶۳	۲۳	ترک الاختلاط والمجانبة عن صحبة الاختلاط	شیخ اسماعیل
۳۶	۴	تنبیہ الہدیٰ بتفاوت عال البتدر والانتہا	ایضاً	۱۷۷	۲۴	تسبیب الخیر لدفع الضرر	بنواب یدرتضی خان
۳۶	۵	تخصیص الکمال للابوابی ختیا وقهر المحرمی	ایضاً	۱۸۱	۲۵	کشف استار الظلم عن سبیل الجلال والاعلم	ایضاً
۵۱	۶	قرع الاسماع باختلاف اقوال المشایخ	ایضاً	۱۸۷	۲۶	سلوک طریق الفحاج بالاجتناب عن الاعوجاج	۰
۰	۰	واقوہم فی السماع	۰	۱۹۲	۲۷	کشف الستار عن تحقیق الکسب والاختیار	۰
۷۶	۷	ورود الابرار والارادۃ بالاستقامۃ علی الارادۃ	ایضاً	۱۹۹	۲۸	ترک الاختیار والاعتذار بالافتقار بتدبیر الخیر	۰
۸۲	۸	رعاۃ الانصاف والاعتدال فی	شیخ عبداللہ	۲۲۳	۲۹	تحقیق الیاس عن قبول بیان الباس	۰
۰	۰	اعتقاد الصوفیۃ من ارباب الاحوال	نیازی رحمہ اللہ	۲۳۷	۳۰	وجوب الفناء فی صمدیۃ الذات بالنبیۃ عن	در سیماری خود
۸۹	۹	ایراد العبارات الفصیحۃ فی شرح	۰	۰	۰	جميع المحامات	نوشتمہ اند
۰	۰	قوله علیہ السلام الین النصیحة	۰	۲۵۳	۳۱	ساوکی طریق تعلیم مبین حقیقۃ الرضا والایمان	ایضاً
۱۰۱	۱۰	اقامۃ المراسم فی اعمال المواسم	۰	۲۶۱	۳۲	مشاہدۃ الابرار ین التجلی والاستتار	۰
۱۰۷	۱۱	تطریب الالحان لمناصحہ الخلائق	۰	۲۶۷	۳۳	التعظیم لادب الشرفۃ علی خلق اللہ	بنواب تضرع خان
۱۱۸	۱۲	اختیار الافراد والتجلی لا انتظار	بنواب خان خانان	۲۷۷	۳۴	ہدایۃ الانام الی التمسک بالشریع والاحکام	درباب لہندہ
۰	۰	الکشف والتجلی	سپہ سالار	۲۸۸	۳۵	تنبیہ الابرار بالانذار علی الاشیاء والاحزاب	۰
۱۲۳	۱۳	تحصیل المطلوب بانتظار المحبوب	بنواب تضرع خان	۲۹۱	۳۶	استیناس القلوب بشیر وکرامت	۰
۱۲۸	۱۴	تذکرۃ اولیاء السلام بان لذلک دنیا کلہا لام	بنواب خان خانان	۳۰۵	۳۷	تجلیۃ القلوب بقبول الملکوت بشیر وکرامت	۰
۱۳۳	۱۵	رفع صواب الخیال بالمقام ضعف المشیب	شیخ ابوالخیر بابک	۳۰۷	۳۸	تحصیل البرکات ببيان معنی التجمیات	۰
۱۳۷	۱۶	تقسیم الانام علی اربعۃ اقسام	بنواب تضرع خان	۳۱۸	۳۹	تثبیت القلوب بتصور عظمتہ رب العباد	شیخ نورالحق رح
۱۴۹	۱۷	تنبیہ الغافلین عن الدنیا والاربابہا	الصادر دہلوی	۳۲۲	۴۰	دفع الکسل بالمواظبۃ علی العمل	۰
۱۴۹	۱۸	سلوک اقرب السبل بالتوجه الی سید المرسل	بنواب خان خانان	۳۲۷	۴۱	تکمیلہ	۰

ترتيب	صفحة	نام رساله	اسم مکتوب	ترتيب	صفحة	نام رساله	اسم مکتوب
٢١	٣٢٤	تنوير القميلة البدر في تصوير معنى	.	٥٥	٣٩٢	تبصرة الاغنياء بان الفقر مرآة جمال النفا	اسم مکتوب
.	.	شرح الصدر	.	٥٦	٣٩٣	استقاط اعتبار الاجساد والاشباح	
٢٢	٣٣١	تدقيق البيان في ايجاب شكر المريد	.	.	.	عند ملاقات القلوب الادراج	
.	.	واستكمال حصول المحبة والتوجيه	.	٥٧	٣٩٥	ذكر الاحوال والاحوال بنهضة على رعاية	
٢٣	٣٣٢	تحقيق الدواعي والاستعداد ولسان	.	.	.	طريق الاستقامة والاعتدال	
.	.	الحال والقال والاستعداد	.	٥٨	٣٩٦	تحصيل النعمان والبركات بتفسير	
٢٤	٣٣٥	طی لسان تعلم بيان الارضيات	.	.	.	سورة والعاديات	
.	.	القدم والعدم	.	٥٩	٣٩٣	ترجمة مکتوب النبي الازل في تغزية	
٢٥	٣٣٦	انهار المحمود الاستعداد بتفسير النفس في	.	.	.	ولد معاذ بن جبل	
.	.	صلاح المعاد	.	٦٠	٣٩٣	ايراد العبادات لبيان اهل الاشارات	بشاه ابو المعالي
٢٦	٣٣٩	حرقه الخمان تبني الكشف والبيان	بشاه ابو المعالي	٦١	٣٩٥	انطلاق اللسان بشكايت طالع الجوان	قدس سره
٢٧	٣٣٢	طبيب النفاق بوجه النوق في مقام الاطلاق	.	٦٢	٣٩٦	انظار القلب والاضطراب في حصول	.
٢٨	٣٣٣	حراسة الايمان عن مكايد النفس والشيطان	.	.	.	المطلوب بلا ارتياب	.
٢٩	٣٣٤	توصية الاحباب بالصبر في جميع الابواب	.	٦٣	٣٩٨	توصية الاخوان بالصبر جفا اهل الزمان	
٣٠	٣٥٠	تنبيه اهل الفكر برعاية آداب الذكر	.	٦٤	٣٨٠	طلب النور في قصة سفر لاهور	به شيخ نور الحق دوي
٣١	٣٥٢	تذكرة اهل الذكر ببيان فضيلة على الفكر	.	٦٥	٣٨٣	سلوك الطريقة على نهج المجاز فنفرة	
٣٢	٣٥٤	الاقتصاص بحبل الصبر والثبات عند	به شيخ نور الحق	.	.	الحقيقة	
.	.	اجتماع اسباب اللذات	عليه الرحمة	٦٦	٣٨٤	مسئلة السائل بين المسائل	
٣٣	٣٥٩	تسوية الاداني والاعالي بالخوف	.	٦٧	٣٨٩	وجدان البرد باستشمام الورد	
.	.	في حضرة لا اباي	.	٦٨	٣٩٠	جمع كلمات العارفين من اهل المصدق	
٣٤	٣٦٠	تذكرة اهل المجاهدة بان الحكمة عين المشاهدة	.	.	.	واليقين	

تمت

اجمال احوال برکت اشمال حضرت مولف جامع الکمال علیه رحمة الله المتعالي

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

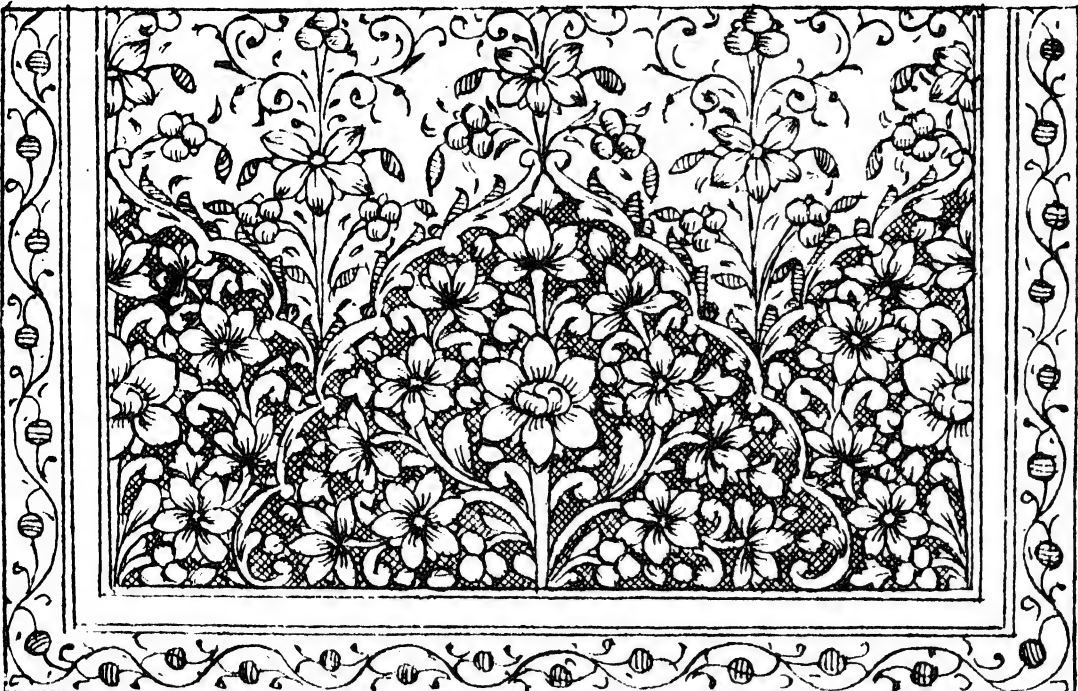
زمرہ شہادت گویان را نواخته و خامہ سوز خان بہ تحریر مناقب ہمایوش اجمالاً و تفصیلاً پرداختہ مسطری
چند بر لوح سنگی نقش کردہ در قبۃ منار فایض الانوارش تعبیر کردہ اند۔ درین جریہ عبارت لوح التفاضل و آن این است
تجملہ از احوال کرامت سنو الاین شیخ وقت مقتدای زمان صاحب المفاخر ابوالمجد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ حمۃ واسعہ
انکہ از مبادی شعور بطاعت حق و طلب علم کہ سبب ترویج آبادان بلوغ اکثر علوم دین تحصیل کرد و درین بست و دوسالگی از
ہمہ آن فارغ شدہ و کلام مجید از برگرفتہ برسندافادہ نشست و ہم در عقوان جوانی جاذبہ آگہی در رسید یکبار دل ازین
ویار برکنہ متوجہ حرمین محترمین گشت مدتی مدید بآن مقامات شریفہ اقامت و زیدہ باقطاب زمان و اولیای کبار
صحبتہا داشتہ بود الباعی از جہند و رخصت ارشاد طالبان اختصاص یافت و علاوہ آن تکمیل فن حدیث نمودہ بابکات فراوان
بموطن مالوف مراجعت فرمود و مدۃ پنجہ و دوسال جمعیت ظاہر و باطن ممکن یافتہ تکمیل فرزندان و طالبان بجا آورد و بنشر علوم
سیما علم شریف حدیث پرداختہ نہی کہ در دیار عجم احدی را از علمای متقین و متاخرین دست ندادہ است ممتاز و مستثنی
گردید و در فنون علمیہ خاصۃ فن حدیث کتب معتبرہ تصنیف کرد۔ چنانکہ علمای زمان اعتنا بآن ورزیدہ دستور العمل خود دارند
و اہل دانش از خواص و عوام بجان خریداری می نمایند تصانیف این فیاض والا از صغیر و کبیر بصدر مجلد و بحسب شمار ابیات
بہ پانصد ہزار رسیدہ است۔ در محرم ۱۲۹۵ ہجری این نور اتم پر تو ظهور بعالم عصری داد و در ۲۸ شہرہ ہجری تمام آگہی و کشادہ
پیشانی بعالم قدس خراسید +

تاریخ ولادت شیخ اولیا و تاریخ طاعت فخر العالم است فقط (بکذا فی کتاب مآثر الکرام)

مَطْبَعُ مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ
رَبِّهِمْ مَحْتَبَاوَا فَعَرَّ مَطْبُوعًا



الحمد لله الذي لا يحصى ثنائه عليك
وصلوة على نبيك وآله
انت كما أنيت على نفسك
وهو كما صليت عليه في كتابك
الذي لا ياتي به الباطل من خلفه
ولا من بين يديه بحقيقة حمد
خدا ونعت مصطفى راجع
كس نيار دگفت وگوهر این
را در اجردست قدرت حق
ن تواند سفت از انکه هیچ احدی
او را چون خدا شناسد چنانچه
خدا را چون وی هیچکس نشناخت
خداست و بنده خدا خد است
و بنده او دیگران همه طفله اند
اللهم احمدك انك صول
على محمد افضل صلواتك و على
آله و صحبه وسلم اما بعد فقير
عبد الحق بن سيف الدين المكي
راجعا از رسائل و مكاتيب بود
بافتضال و وقت مناسب
حال الما کرده بعضی جهت اجاب
و عیاب از اهل سلوک و ارادت



بسم الله الرحمن الرحيم

شکر حضرت اہمب العظیات العالی تقدس که عطای او را پایان نیست و شکر الای او در حیز اسکان
اول نعمتها نعمت وجود است سائر نعم بعد از وی مشہو و نعمت وجود دائم و دوام نعمت او و ام شکر
لازم پس از عہدہ شکر آن کہ بر آید تا بشکر نعمتہای دیگر زبان بکشاید قطعہ عقل در اندیشہ فروشد
شکر خداوند تعالی کند دید کہ ہرگز نتواند کہ آن لائق آن در گردا کند اما بدالہ ہر شرمندی
سرتوانست کہ بالا کند یکی از نعمتہای نامتناہی الہی کہ ہر لمحہ بی تقصیر و کوتاہی فائز است نفس
کہ درآمد و شد آن چندین ہزار نعمت موجود است و حصر احصای آن از شمار عقل مفقود یک نفس کہ
باز رون در آید بنگر کہ از ان چه کار بار آید چون آب حیات خواهد کہ در انہار و جدول عروق درآمدہ اشجار
اعضا و اوراق اطراف اطراف اول در مضیق خلق آنچه از حسن و خاشاک بخارات غلیظہ و اجزای
غریبہ بود و لطیف نمودہ لطیف خلاصہ آن اول سبزش سد و از وی بگلزار دل تا بجمع عروق و اعماق
و مسامات بدن آید و تعدیل و ترویج حرارت غریزی نماید گویا از سرنوباس زندگی پوشانند ہر شرب حیاتی
نوشانند و چون باز گردد بطریق ربح لہقہری از بہان مجاری و منازل کہ درآمدہ بود برآمدہ در ہر مکانی آنچه
از فضلات کثافات ماندہ بر آورده تفرج و تشیط طبیعت آورد و کلفت حبس ضیق بردار و نفسی بخود فرو
از محاسب اندیشہ بشنو کہ از صبح تا شام چہ مقدار نفس وصل است و ضمن آن چہ نعمتہا حاصل پس شکر از کدام
یکی از اینہا دانی کرد و حق آن بجا توانی آورد و فیئنی ان من جلت قدرته و دقت حکمتہ شہومی

نفسی نو کہ وصول آورد	مائدہ تازہ نزول آورد	روح از تازہ غذای برد	دل نفس با دہوائی خورد
نفسی زندگی آید پدید	بل تم فی اللبس خلق جدید	نفسی تازہ حیاتے دگر	وسطہ صبر و ثباتے دگر
ہر یک از ان روحہ جان بخش	روح مزاج الی زکوة خوش	خجرہ جان ستر نم ازو	پنجرہ دل متنم ازو

هر سرود بدن آدمی	یافت از و نازگی خوری	آدمی بی هنری زبان	حمد خدا را چه توان بیان
یکی دیگر در راتیه هر روزه که دلیل و تمار بطریق دارد بتو میرسد نظر بکار و اسباب آلات آن اینکو بر شمارست که بگذرانند گندم که بوجود آید چه قدر اسباب ایجاد فرماید تا خلق صور و مواد زرع و حصا و حفظ قوت و فساد آن سازد و به ترتیبی و تکمیل آن پردازد و حکمتهای دیگر غریب تر و نعمتهای عجیب تر که در طبع و طبع و اخذ موضع و جذب و مضغ و چغیدن افعال متعین و احکام محکم که آن اجر حکیم مطلق ندانید اکتفا آن را	صالح تغذیه گرداند فسیحان من نعمت حکمت و نعمت نعمه قطعه	سبحان قدیری که یکانه شکرش	از خرمین و دانه گندم زده آدم
خاصات شکر که در عقل و خرد کم	گم در شکر دانه دل انجم و افلاک	چون از چند نیست فتاده به نهم	نعمتهای دیگر از مائل و مشارب
و ملائک و ماری و مجالس و مساکین و موارد و مواطن و سایر نعمتهای سماوی و ارضی و علوی و سفلی و روحانی و جسمانی و ظاهری و باطنی نگاه کن در خلق و تقدیر و تربیت و تدبیر عظیم قدر قوت فکریه را و بر آه کن تا بر سبک و حیرت چه آرد و بر عجز و بندگی چه پیش از غائب خلق سموات و کواکب و حرکات و ساکن احوال و صفات ثابت و سیارات و ایجاد ارکان عناصر با وضع غریب و ترتیب نادر و تمهید بساط ارض با این طول و عرض و ایجا و جبال و ایسات و انفجار عیون و انهار جاریات و اجناس و جادات و اقسام نباتات و انواع حیوانات ابلع غرائب حکمت و خلق و ایجاد این اجسام و اعطاء اجزای نهم و ظاهر و باطن این اقسام که ذکر محلی از آنها بدو از فکر و کسب و بصحافت قیاس نیاید و این همه برای تست که او را یاد داری و روی را دوت بر آری	فسیحان من لا تحصر الا لایه ولا احصاء لنعمائه قطعه	احصا و حصر نعمت حق قدرت نیست	بهر تو آفرید و ترا بهر خود گماشت
نکات این خیال چه باید اگماشت	این منبسط بساط زمین و تنهاد	چندین دیگر عالم و دیگر گاه و شت	کما تو این بود که بدانی که این همه
و این منبسط بساط زمین و تنهاد	چندین دیگر عالم و دیگر گاه و شت	کما تو این بود که بدانی که این همه	و این ساکنان سبز فلک تو فرشت
چندین دیگر عالم و دیگر گاه و شت	کما تو این بود که بدانی که این همه	و این ساکنان سبز فلک تو فرشت	آن دم که آتش خام خوری غدا می چاشت
این همه نعمتهای عامه است که انسان با جمیع حیوانات شامل بهر ذی حیاتی و اصل است اگر مزایای اگر المخلوق و آری آن خود بانی دیگر است شکل که از ان بر آری نطق و فکر و فهم و فراست و علم و دراست و شوق و ذوق و معرفت و قرب و ولایت و نبوت و رسالت و عدم و ختمیت و تکوین عام و تعظیم خاص بطریق شیوع و خصا صحن آدمی فائز گردانیده بایه قدرت او و بجائی رسانید که پلک او را از سر تا نه میسپارند سر او را زافسر	جمع آسمانیان گذرانید قطعه	بنمود هر چه بود بکنج ازل نهان	این آدم مختصا من جزم حضور یافت
بنمود هر چه بود بکنج ازل نهان	این آدم مختصا من جزم حضور یافت	نور صفا اگر چه ز روی صفی ظهور	پاکی که خاک از سر و خاک سید
این آدم مختصا من جزم حضور یافت	نور صفا اگر چه ز روی صفی ظهور	پاکی که خاک از سر و خاک سید	آن دم که نور آدم خاکی ظهور یافت
نور صفا اگر چه ز روی صفی ظهور	پاکی که خاک از سر و خاک سید	آن دم که نور آدم خاکی ظهور یافت	از بوی دریا صفت بهشت بکسفت
پاکی که خاک از سر و خاک سید	آن دم که نور آدم خاکی ظهور یافت	از بوی دریا صفت بهشت بکسفت	چون از درخت شمشاد طوبی یافت
آن دم که نور آدم خاکی ظهور یافت	از بوی دریا صفت بهشت بکسفت	چون از درخت شمشاد طوبی یافت	بلکه فلک پر توان خاک نور یافت
از بوی دریا صفت بهشت بکسفت	چون از درخت شمشاد طوبی یافت	بلکه فلک پر توان خاک نور یافت	بیرون در فرشته بجاری موی است
چون از درخت شمشاد طوبی یافت	بلکه فلک پر توان خاک نور یافت	بیرون در فرشته بجاری موی است	در روی او سفیدی خسار حوریت
بلکه فلک پر توان خاک نور یافت	بیرون در فرشته بجاری موی است	در روی او سفیدی خسار حوریت	و اند که نور کسیت رخسار او عیان

نوشته و برخی بجانب بعضی امرا و ملوک از اهل سعادت فرستاده و باره در نصیحت نفس خود که نزدیک تر و نیازمند تر از همه است ابلاغ نموده و این بند مامور است که جز در ابواب دین و ملت که باعث ترویج و تحجیه شریعت و موجب حفظ عقاید و احکام سنت باشد تکلم نکند و از دائره اعتدال و حیطة احتیاط بیرون نیفتد و باشارا وجودیه و اوایلات باطنیه و نزهت و صیت مشایخ در حق این مسکین این است و لا یسکلم بالحقایق و الدقایق بل بین للخلق علم المعاملات و ما ینتهون بعین العیون و لا یقدم علم الباطن علی الظاهر و لا یکتفی بالظاهر عن الباطن بحکم این وصیت طریقه این ضعیف در اکثر احوال در تالیف و تصنیف نقل و ترجمه عبارات قوم و رجوع بکلام الله دین که جامع طریقین و متفق علیه فو قین اند و تبریه و تنزیه ساخت این مقام از فضول کلام افتاده و بحقیقت این طریق را سلم و احکم یافته در اتقان معنی و اعتبار سخن و احتراز از طعنه و قلم و زلت زبان یارب مگر در ضمن بیان سخنی در آورده شود شرح مقام و رفیع ابهام و شکال سخن اصل را که آن نیز در محسوس نخواهد بود و امید که بقدر قبول و اصلاح ارباب دین در آید

و بعین عنایت ایشان بطوط
گردد و طالبان راه حق
وسالکان صراط مستقیم را
مفید و نافع افتد و نقاب
حجاب از چهره مقصود بردارد
آنچه در محبت و ایاه ارجو
والیه انیب -
الریایه الاولی سلوک
طریق اصلاح عند غف
الترتیبه بالاصطلاح
لا اله الا الله محمد رسول الله
الحمد لله والصلوة والسلام
علی رسول الله وعلی آله و صحبه
بداة طریق الحق و محیی دین الله
شخصه آمد و رفته از آنجناب
بجانب این ذره حقیر آورد
و مرا از آن تعجب رفته نمود
از دو وجه یکی آنکه با وجود آن
مشغول و حالت سکوت
و حضور که عنایت حق علی
نصیب ایشان گردانیده است
جلوة التفات باین عالم آورده اند
عجب تر آنکه این حقیر را باین
سخن که جز با اهل آن نتوان گفت
مخاطب ساخته و اعتبار نموده
این فقیر را کجا اطمینان آن و
مناسبت بدان که با چون
منی بی مایه این سخن در میان
توان آورد اما چون ایشان
را باین وادی آورده اند
بشک و یخاری خواب بود
یکجا از اوصاف حادثات
راه آنست که یقیناً کل مستفید
و یقیناً من کل مفید فقره ثانی

طالع راجع علیه

آنکس که روشنائی نور شعوب یافت	نور محمد است که اول ذات بخت	در عقل و نفس آمد و نیخا عو یافت
حرف نخست ابجدی اوزات است	کمان و تکتب از لصل طو یافت	فوقان و صفت است که تورت کرد
انجیل در نوشته زبر زبور یافت	عقل از کمال و شجاعت از افتاب چشم	نزدیک خیره و نوتواند دور یافت
و همچنانکه شکر و سپاس خالق موجودات از حیطة امکان احاطه انسان بیرون است و تنای سید کائنات از مجال شرح و بیان افزون و هر چه جز مرتبه احدیت متعین است حقیقت محمدیه از همین است اینچه جز مرتبه نبوت احد هم صفات احمد آن امین هر چه از انوار علوی و فلی ظاهر است بماند و نور آن اجل مظاہر است پس و حقیقت تقصیر از ادراک صفات حق عین عجز از کنه ذات آن کامل مطلق بود قطع		
حق را بشنم اگر چه ندیدم بکنش	از دیدن جمال محمد شناختند	اورا بشنم و دیده و شناختند از آن
کز صد ریش غشا و غشایش ساختند	از ندای با عبدناک از ذات احب او بود بر آرد و دیگران صدای با غرناک	
نسبت بآن مقصود و مقصد بر وجود او لا اَحْصَیْ نَکَّاءَ عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَتَّيْنَتْ عَلَی نَفْسِکَ گوید دیگران لا اَسْتَطِیْعُ صَلَوةً عَلَیْکَ مِنْ رَبِّکَ گویند قطع		
او از خدا و هر چه جز او مستثنی از او	او جان جمله عالم حق جان بن شمار	حق را بغیر واسطه ذات و موجو
حق در ازل برابر آئینه وجود	آئینه حقیقتش آرد و روبرو	آئینه را مقابل آئینه چون نهند
ایجا لطیفه است اگر بشنوی کمو	از اول آنچه در دوام افتد بگوئیس	اگر دوست بزرگین چون قهقرو
نقش وجود درست نشیند با طریق	بشناس این دقیقه مزن م بگفتگو	در آون باعث خلقت عالم است
و در آخر واسطه هدایت بنی آدم در باطن مربی ارواح و در ظاهر متمم اشباح کاسرکان و دیان دول نسخ احکام مل و نخل فص خاتم وجود نقش فص معرفت و شهود مقصود و متکلفان قصوره افلاک مقصد سالکان بطریقه خاک تمام مقام اخلاق کل کاملان آفاق حاکم بر منزلین موجود و عدم بر نرخ بحرین حدوث و قدم جامع نسخه امکان و جوب موجب ابطه طالب و مطلوب عزیز و صمدیت ملک ملکیت احدیت منظر حقیقت فقره اول منظر صورت رحمانیت سر مکتوم غیب الهوت طلسم معلوم کنج جبروت مروح ارواح ملکوتیه قرین اشباح با شوق بدایت خط ولایت نهایت دایره نبوت منظر اتم رحمت اتم عقل اول تر جان ازل نور انوار کسرا را دوی سل سید سل نور انشی سر ایمی حبیب اعلی صفی احمد مصطفی صلی الله علیه و سلم قطع		
شاه رسل شفیع منم خواجه و کون	نوریدی حبیب خدا سید انام	مقصود ذات اوست که با طمیل
منظور نور اوست که در جللی ظلام	هر تری که بود در امکان و مستقیم	فهرستی که داشت خدا شبر و تمام
بر داشت طبیعت کان قدم کمان	انری جده است من لسیج الحرام	تا عرصه وجوب که اقصای عالم است
کاجانه جاست بهشتی نشان نام	سریت بس شکر و دنیا پیچ مان	از آشنای عالم جان پرین مقام
ابیات	رسول کریم نبی نبویه	ارفع شفیع عز و جیه
		بشیر نذر سر لاج منیر

رجیم فحیم عظیم خطیر علیم جمیم کلیم کلیم صلوا علیه وسلموا صلوا علیه وسلموا صلوا علیه وسلموا صلوا علیه وسلموا صلوا علیه وسلموا	رضی و صبی نقی نقی خسعت القموبجالد ملار الخلال بنیره شرق المکان بنوره اکشف الشبه ببیانه فلتمتد و الشریعة	سخی بهی علی علی عجز البشر بکماله خرق السمار بسیره سر الزمان بسوره رفع العسل بکانه ثم اقمه و الطریقه	عطوف روف کریم کریم لطق الحجز بجلاله ماساغ ذاک لغیره نسخ الملل بظهوره اکرم بر فقه شانه فتحققوا الحقیقه
اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد واصلحایه و برین قیاس			
کلمات آل کامل الاحوال صفات اصحاب افرانصابش و انواع نعم و احسان ایدل کرم بیرون از حصرو احصاست خارج از محیطه استیفا و استقصا همه انهار آن دریا و اقمار آن بیضا اندر فیشنه که و رو یافت مهر نوری که درین وقت بواسطت ایشانست به نهری را آبی دیگر و هر قمری را تابانی دیگر و هر یک از کتاب فضل فصلی دیگر و بانی دیگر است یکی بصدق و ساد موصوف و دیگری بعدل و داد معروف یک بسیجیه حیا موصوم و دیگری بعلم بی انتها معلوم خلافت نامه خاتم نبوت چون بهر خاتم ولایت رسیده تمام شد و دور خلافت با ختم تمام شد قطعه			
ای دره طلایات ضلالت حیران چون جبر طریقت بی و شوق باریک	صحاب پیمبر همه متفرق نودند بن نور هدایت مرواند شب تاریک	در ششعنه ذات چه از دور و چه نزدیک خوش را غیریست غم غم کل آن	بعد از آن چندان شعب و شجرات و فروع و فروع از خاتم ولایت که شجره علم و هدایت بومی منتهی میشود برآمد که بر مثال شجره طوبی هر طرف طلال کمال انداختند و عالم را بنور جمال ولایت منور ساختند خصوصاً اولاد اجداد و احاد و عالی نژاد و آنحضرت که بحکم داشت حقیقی و مناسبت ذاتی از همه نصیب و افروقیضه کامل تربد داشتند و بحکم عصمت ذاتی لوای ولایت مخفی بر افراشته ریاست صورت را دیگران گذاشتند رباعی
از کشتی نوح و بحر موسی گوئی افق طلع پذیرد و فلک ولایت جز باین قطاب که از کبر قطعه	نواب بنی ملک دین ایشانند مقصود و مراحق همین ایشانند	حکام ولایت یقین ایشانند و هرگز نور ولایت از خاندان نبوت	ظا هر از اهل بیت نور نبی زنا که این نور نور جاویدست
همچو در ماه نور خورشیدست و از میان ایشان هر که خواست قطب قطاب عالم و غوث بنی آدم و مرجع تقلید و مشهور مغربین	از ازل تا ابد بود ظاهر از آفتاب و ز قیامت چه غم بود	از ازل تا ابد بود ظاهر از آفتاب و ز قیامت چه غم بود	از آفتاب و ز قیامت چه غم بود از آفتاب و ز قیامت چه غم بود
ساخت تا محی دین و مجد و شریعتین گردید اگر چه جمال محمد در تمام آل محمد ابانست لیکن درینجا جمالی دیگرست و کمالی دیگرست جمال جمال محمدست و کمال کمال محمد اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد	آدم مثال حسن و جمال محمدست ای غرقه گناه طوفان غم حشر	آدم مثال حسن و جمال محمدست ای غرقه گناه طوفان غم حشر	آدم مثال حسن و جمال محمدست ای غرقه گناه طوفان غم حشر
عالم ظهور نور کمالی محمدست آن را که در پناه طلال محمدست	آدم مثال حسن و جمال محمدست ای غرقه گناه طوفان غم حشر	آدم مثال حسن و جمال محمدست ای غرقه گناه طوفان غم حشر	آدم مثال حسن و جمال محمدست ای غرقه گناه طوفان غم حشر

اگر مصدوق این بنده است
کلمه اولی مصداق حال ایشان
خواهد بود بیت یقین میدان
که شیران شکاری درین
ره خواستند از سوریاری
یکی از طالبان راه گفته است
اذا وجدت من مواعلم منی
فذلک یوم استفادتی و اذا
وجدت من مودونی فذلک
یوم افادتی و اذا وجدت من
هو مغلی فذلک یوم مذاکرتی
و اذا لم اجد احدا من هؤلاء
فذلک یوم مصیبتی یا س
درین زمانه که ما یم سخن نیز
غنیمتست تا بعد از آن
توفیق کار کرد انجشد و تو صوا
بالحق و تو صوا بالبر در ره
شریف مذکور بود که هر چه
در کارست که فوت آند
با پی مودی طلب مجازی
مجاهد کند و نه چشم آنکه محو
را از مبطل ممتاز ساخته است
بفراک صاحب دولت بزد
علم شریف محیط خواهد بود با ک
این در را درین دانه علای
پیدا نیست که ام طالب ذاتی
که باین مصیبت خون در حاکم
نباشد و باین حسرت در اند
نبود و آنچه از کلمات بعضی
حق لا یحیی گردد آنست که این
مرد شناسی و ولی یابی برین
دائرة وسیع و طاقت طالب
ست با وجود ضوابط و موازین
که بر لب معرفت این گناه اند
و یقین نموده و گواهی میدیم

که آن ضوابط و تواضع حق ظاهرست و تجاوز از آن نقص باطل اما هنوز کار مشکلست و نقاب حجاب و ابهام رجال مقصود حاصل گویند که طریقی منحصرست در آنکه یک رابا صاحب دلی الفت دست و بدین صورت اگر چه بدست صحبت قصیر باشد کار تمامست و بی نعمت الفت اگر سالها صحبت اتفاق افتد فائده ندارد و نتیجتاً دراصل همین محبت و الفتست صحبت ممتد باشد یا کوتاه لا اله الا الله محمد رسول الله اکنون معلوم شد که دریافت اولیا و شناخت مدائن استقامت و اقتباس نور ولایت لبعی یا به طلب عادی و بزور باز می قوت میزنه نیست مگر وی سبحانه و تعالی مددی فرماید و گره ازین کار بکشاید همه حال براه امید می نباید رفت و از دعا و سوال این مطلب و احاح و ضطرار دران نباید نشست که عذری اجابت کننده دعا و عطا باشد فقر است این علی کل شیء قدیر نقله چندین تصور و جامع مطالب از حضرات مشایخ حاضر وقتست نوشته می شود مطالعه آن و تکرار و تدوین نظر دران بغایت موثر و مندی نماید بهتر که ذکر آن بردارد و عبارت

اما بعد فقیر حقیر ضعیف عبدا و الله القوی الباری عبد الحق بن سیف الدین التکر الیهوی البخاری معروض میگردد آنکه برابر باب و صاحب البصار که زمره اهل خبرت و اعتبار اند محقق و مقررست که موثرترین حالات بلکه افضل عبادات مصاحبت اهل کمال و مجاست مقربان درگاه و الجلالست زیرا که بشاید استقامت احوال ایشان سالک اہمتی دست هد که تحمل اعجاسی عبادت برداشته مشاق ریاضت که لازم سلوک این طریقست آسان شود بلکه بجای جلال ایشان نوری در دل افتد که ظلمت ریب و ارباب که علت بعد و حجابست زایل گردد و اگر فرضاً این شخص نه استعداد استفاد این کار و قابلیت استفاد انوار داشته باشد تا تاثیر صحبت بوجود آید و فائده محاذات روی نماید لیکن بقیاس استدلال بر وجود لذت و کمال که مخصوص ارباب حال باشد از ایامی این طریق که فی از ولایتست محروم نماید

این که از کشمکش قال مقال	نشدیده ز کسان جز خبری	بسیج نیامده در خود اثری
بش کین اہ گذاری دیگرست	از جهان منکر این کار مرو	لیکن اندر پی انکار مرو
که درین ره چه طلبها دارند	این همه بهر چه بشتافتند	کوشش و سوزش عشق ایشان
کشف اگر نیست قیاس تو کجاست	محقق باش و بیارایانی	زین طلب گریه خدا یافته اند
مال اسباب فدا ساز چست	باری از نیست ترا وجدانی	مال اسباب فدا ساز چست

کمالان و مشاہد جمال عرفان استماع اخبار و تنوع آثار ایشان در سمت قربانی و ظلمت دانی جهان تاثیر وار که صحبت و مجاست بلکه این نیز نوعی از صحبتست که جمال و وقت و روی از غبار کدورت بیشتر می و حجاب صورت عنصری مصفاست و صفائی حسن عقیدت از مشاہد عایات خدا اطلالی بزرگ است منزله و معرله اقراب بعد قرن جمیع اخلاق حفظ اخبار و آثار اسلاف نموده در محافل مجالسین مسافر فرود و در وفات و صحائف جمع آورده زیوری دیگر جمال آن فروده و و رای تسلی و تثبیت و اتقان و اعتبار این اقوام و مناقب بسیارست اول آنکه وجود اولیا را استدحمتیست شامل و نعمتی به کس وصل پس بموجب و آثار انجمنه ربک فحیث ذکر مناقب و فضائل ایشان که در معنی شکر این نعمت عظمی و عطیہ کبریست لازم باشد و اعتقاد و محبت این صفا کیشان واجب و متحتم رباعی

هر کس که کمال اولیا را شناخت	این نعمت خاص بهار انشااست	پس شکر کلفت و حب ایشان نگزید
میدان بقصین که او خدا را شناخت	بگیر آنکه ذکر این محبوبان آید	و محبان درگاه باعث نزول رحمت و سبب
وصول قربتست زیرا که هر محبوب	اگر محبوب خود خوش آید	و محب او صفت محبوب محبوب نماید و دیگر آنکه

والد قایق دون المعاملات
 و ما ینبی عن العیوب اولی القصد
 للترتیب من غیر تقدیم شیخ او
 امام او عالم او اتبع کل ما یحق
 و قائل بحق او باطل من غیر
 تفصیل لاحوال او سہتان
 بمنسب لدوان ظن عدم
 صدق بعلامہ احوال للخص
 و التالیات او قدم الباطن
 علی الظاهر او کفی بالظاهر
 عن الباطن او اتی من حدیثا
 بالایوان علیہ الآخر او کفی
 بالعلم عن العمل و العمل عن الجمال
 او بالحال عن الادام کمین لصل
 یرجع الیہ فی علمہ و علمہ و دیانہ
 من الاصول المسئلۃ فی
 کتب الاممہ لکتاب ابن عطاء
 فی الباطن و خصوصاً التذویر
 و دخل ابن الجلا فی الظاهر
 و فی کتاب شیخ ابن ابی حمزہ
 و من تعجب من المتحققین فهو
 ہاکل لا نجاہ لہ و من اخذ
 بہا فوجناج مسلم بن شاذل و کذا
 و عصمتہ منہ و التوفیق و قد
 سل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم عن قولہ تعالیٰ علیکم
 انفسکم الا یہ فقال اذا رایت
 شیئاً طاکاً و مویئاً تبعاً و
 احجاب کل ذی رای برایہ
 فعلیک بخیرۃ نفسك
 وقال علیہ الصلوٰۃ و السلام
 فی صحف ابراہیم علیہ السلام
 و علی العاقل ان یکون عاقفا
 برانہ مسکالسانہ مقبلاً
 علی شاذ و علی العاقل ان یکون

از مشاہیر ایشان مسطور و مزبور شدہ ولیکن اخبار اکثری از مشایخ و علماء اتقیای دیگر کہ از زمان
 ابتدای فتح اسلام کہ زمان ظهور این کرام درین زیارت در عصری و عمدی معروف و مشہور بودہ
 و کتابی معین بین مسطور نیست مگر بعضی ملفوظات و رسائل بعضی از تقریبات و وسائل مذکور
 شدہ و بار السنہ خواص و عوام مشہور گشتہ و جماعہ دیگر از متاخرین قریب این مکان ہنوز احوال و اوصاف
 ایشان بزبان قلم نرسیدہ و از السنہ اہل عصر سر بیرون نکشیدہ است پس درین صحیفہ شریفہ کہ مجموعہ
 است از عجائب اخبار و آثار و غرائب حقائق و اسرار از ابتدائے زمان خواجہ بزرگ معین الحق و الشرع
 و الدین نامتہای الف عاشورہ کہ تا یخ کتابت این کلمات متین ست انچہ از احوال و لیا و صفیا
 و عرفا و مشایخ و بزرگان دین و مقتدایان ارباب یقین و کتب و رسائل و در ملفوظات مشایخ
 چشتیہ و غیر ہم در نظر آمدہ و از ثقات روایات کہ جانب صدق ایشان راجع بکلمہ متعین باشد باستعمال
 نوعی از تفرس اعتبار و متحان و اختیار کہ واجب وقت کاتبان تا یخ و مستمعان اخبار است شنیدہ
 شدہ نوشتہ آمد و جماعہ دیگر از علماء و صلحا کہ بسمت امتیاز موسوم و بصفت اشتہار معلوم بودہ اند خصوصاً
 از صلیحی طبقہ اسکندریہ کہ زمان صلاح و تقوی و ورع و دیانت و صیانت بود و بسیاری از کابر
 و علماء از اطراف اکناف عالم از عرب و عجم در آن زمان تشریف آورده درین دیار توطن فرمودند
 و جماعہ دیگر نیز اگرچہ نشان ولایت و کرامت موسوم نبودہ اند لیکن ذکر ایشان در محافل و مجالس
 بخیرت میرانند و بعضی ہیات خیرات ممتاز و متفرد میدانند شاید کہ بعضی تقریبات و مناسبات مذکور
 شدہ باشد و باین ملاحظہ این کتاب را اخبار الاخیار فی السمر لا برار نام شدہ و در تعریف
 و توصیف حد و اندازہ را نگاہ داشتہ و طریقہ مبالغہ را فرو گذاشتہ انچہ مناسب حال ہر یک بود نگاشتن
 و انچہ از تصنیفات و تالیفات و مکاتیب و رسائل ایشان کہ در معاملات طریقت کما شفات
 حقیقت یاد و عطا و نصیحت و ارشاد و تربیت و در نظر رسید البتہ چیزی از وی ثبت گردید و اگرچہ بعضی
 مواضع بسبب اشتغال بر فوائد و منافع بکثرت و طول انجامیدہ مساق کلام از انساق و انتظام
 برآمدہ باشد ولیکن چون مقصود ازین جمع استفادت سالکان این راہ و طالبان درگاہ است منتظر
 وقت متصفیان طریقہ فیضیت و تکلفان شیوہ صیانت از ان باقی ننمود و اگر کی مطمح نظر سباق
 قصص و حکایات برگمارد و گویا آن اوراق گردانیدہ و مقصود خود آرد و اگر در وقت کتابت آن نیز
 قصد اختصار کند و برانچہ از ان کلمات مقصود و اوقات اقتصار نماید نیز خصت است و ہمچنین باید کہ
 در ہر جا کہ بر سهو و خطا و قوت یابند در طریق صلاح و تصحیح آن نشاندان اللہ لا یفیع اجر
 المحسنین و انچہ مناسب حال کتاب این مطور عصم اللہ و قاتلہ عن التفرقہ و لفتہ و افتادہ نعت
 کہ ذکر بزرگان کہ تمیز و تعیین درجات و مراتب ایشان در وسع و طاقت مسکینان ست

بترتيب وقت و زمان کرده آيد و تقدم و تاخر زمانى را رعايت نمايد بآداب و احتياطاتى كه خواهد بود
 اگر بعضى مواضع بسبب بعضى از تقريبات و مناسبات شايد كه خلاف اين تقرير نيز بوقوع آمده باشد
طبقه اول در ذكر خواجه بزرگ معين الحق و الدين كه حلقه مشايخ كبار و اقدم سلسله چشتيه اين
 ويارست و اهل عصر و از خلفا و مریدان و غير هم تعيين پذيرفته -

طبقه دوم در ذكر شيخ فرید الحق و الدين گنج شكر و معاصران و مریدان ایشان مقرر شده -
طبقه سوم از زمان شيخ نصير الدين محمود چرخ دهل و اهل زمان ایشان ثبت یافته و كهذا على هذا
 الترتيب الى عصرنا به ارحمة الله عليهم جميعين بعد از ان ذكر جماعة از مجاذيب بى ملاحظه تقدم و تاخر
 و همچنين جماعه از صالحات بى ملاحظه ذكر و زبور گشت و خاتمه در ذكر بعضى از اسلان كاتب حروف
 و محلى از احوال ایشان رحمة الله عليهم تفصيل احوال و الدماجد قدس سره و تكميم آن باجراى كلام بعضى
 او باجراى خود و مناجات بدرگاه مجيب الدعوات و ختم كتاب بخت سيد كائنات صلى الله عليه آله و سلم
 ثبت يافت الحق مجوعه ايت كه اگر فقيرى وقت خود را بدان خوش گذرانى آن داراگر ايكى مطلب
 خویش از ان طلبد اميد كه روى بجران نياورد باشد كه بقبول درگاه مقبول گردد و محصول مقصود

موصول آيد ابيات	دارم اميد از خداى جهان	كه دهر از قبول خویش نشان
كند اين المطف خویش قبول	بقبول خودش كند موصول	سوى اهل دلش روان سازد
جای او در میان جان سازد	اى خدا زار و دلفگارم من	بكيلى وى نوامى زارم من
بفقيهى چو من ضررى نيست	جز تو ام هيچ دستگيرى نيست	مفلس و كمترين گداى توام
آرزو من يك عطاى توام	نظر حتمى بمن فرما	بر دلم لطف خوشترين فرما
نيست جز لطف تو كسى مارا	انت نعم الوكيل المولى	و صلى الله تعالى علكا

خير خلقه محمد وآله اجمعين الطيبين الطاهرين

قطب الاقطاب و **الاجاب الغوث الاعظم** شيخ شيوخ العالم غوث
 الثقلين **امام الطائفتين** شيخ **الطالبيين** شيخ **الاسلام** محي الدين
ابو محمد عبد القادر سنى سنى بحبى لاني رضى الله تعالى عنه

از كمال اوليا اهل بيت و از اعظم سادات حسنيه است از احفاد عبد الله محض بن حسن مثنى بن
 امام مسلمين حسن بن ابي موسى بن علي رضي الله عنه و رضوان الله و سلامه عليهم جميعين منسوب است بحبل
 كران راجلان و كيلان نيز گويند تولد شريف آنحضرت سته بعين و بروايتى احدى و سبعين بار بعباء
 است و مدت تصدرا و مريدان و فتوى راسى و سه سال و مدت كلام او بر مردم و از شاو خلق چهل سال
 و در هر روز و شب مشغول

اربع ساعات ساعه ساعه
 فيها نفسه و ساعه ناسي فيها
 ربه و ساعه ينفسه فيها الاخوانه
 الذين يصرونه بعباده و يدلون
 على ربه و ساعه يخلى فيها بين
 نفسه و بين شهودها المباحه
 او كما قال رزق الله ذلك
 و اعانت عليه و وقتا به
 و صحنه بالعانيت فيه فانه
 لا غنا لى عافيه و حوسبنا
 و نعم الوكيل و صلى الله على
 سيدنا محمد وآله و صحبه و سلم
 تسليم كثيرا و اداما ابدان
 يوم الدين و لا حول و لا قوه
 الا بالله العلي العظيم شيخ ذكره الله
 بالخير معنى تربيت صطلاحى
 چنين تصوير و تقرير مىفرمودند
 كه در زمان قدیم مشايخ بودند
 مرشد و كمال كه بناى ربط
 و خلوات بر صفت خاص
 مى نمودند و طالبان ادران
 خلوات مى نشاندند و امر طهارت
 و شرب ايشان را بر موزان
 مصلحت و اجتهاد معين
 مى ساختند و با هر يكى ذكر
 خاص و شغل مخصوص تلقين
 و تعليم مى كردند و جز بربط
 ادائى فرض نماز كماعت
 يا بجهت ضرورت ذكر بغير
 نمى آوردند و در آن وقت
 نيز نظر بر قدم داشته و سر و چشم
 گوشه را با پيچيده و نظار از
 التفات بعين و شمال زمان
 از غير ذكر نگاه ميداشتند
 و در هر روز و شب مشغول

و عمر آنحضرت نود سال روفاات اوسته احدی و ستین و خمسائه و در سنه ثمان و ثمانین هجری بمکه که
سال عمر آنحضرت میزده بود بنده قدم سعادت لزوم ارزانی داشت و قصد اشیاخ و ائمه و اعلام
است و علمای سنت و اعیان دین نموده اول قرآن عظیم را با روایت و درایت و سر و عین بدست
آلقان تجوید فرمود و از اعلام شیخین و عظم ستمندین و علمای متقین اجتماع حدیث نموده و تحصیل علوم
و تکمیل آن فرموده در جمیع علوم اصولاً و فروعاً و مذاهباً و خلافاً از جمیع اعلام بغداد و بلکه کافه علمای بلاد و رتبه
حتی فاق الكل فی الكل و صار مرجع الجمع فی الجمع بعد ازان حق عز و علا و را بر خلق ظاهر گردانید و قبول
عظیم و عظمت تمام در قلوب خواص و عام نهاد و بر تبتی کبری و ولایت عظمی مخصوص گردانید و جمیع
طوائف از فقهاء و علما و طلبه و فقره از اقطار ارض و آفاق عالم توجه بجناب عرش بآب و داد و نیایح
حکمت از تحید قلب و بر ساحل سان جاری ساخت و از ملکوت اعلی تا بسطو اسفل صیت کمال و آواز
جلال و در افکند و علامات قدرت امارات ولایت و شواهد تخصیص و دلائل کرامت و از آفتاب نصیحت
ظاهر و با هرگز گردانید و منافعی خزان خود و از مہ تصرفات وجود را بقبضه اقتدار و دست اختیار و
سپرد و قلوب جمیع طوائف از امام راسخ سلطان مهدیت و قهرمان عظمت و ساخت و کل ادبیای وقت
را در حصار و نفاس و ظل قدم و دایره امر و گزاشت تا مامور شدن من عند الله بقول او قدمی نهاده علی رقبه
کل فی الدنیا و جمیع ادبیای وقت از حاضر و غائب و قریب و بعید و ظاهر و باطن گردن طاعت و سراینداد
بنهاد و خوف من الرد و طمعانی المیزه فیه قطب الوقت و سلطان الوجود و امام السید یقین حجة العارفین
روح المعرفة و قلب الحقیقة خلیفة الله فی ارضه و وارث کتابه و ائمه الوجود و لیس فی النور و
سلطان الطریق و المنصرف فی الوجود علی تحقیق رضی الله تعالی عنه و عن جمیع الاولیاء و حلیه آنحضرت
نخیف البدن ربیع القامة عزیز الصد و عریض النجیة و طویلها اسم اللون مقبول الحجابین فی اصوات
جهور و صمت بسی و قدر علی و علم و فی له صیت و صوت و صمت و در کلام آنحضرت نوعی از
سرعت و جهر بود که ساح را عربی و میبتی در دل می افزود و از جمل خوارق کلام او آن بود که در شنیدن
آن قریب و بعید یکسان بودند و بحسب قرب و بعد مکان مجلس تفاعلی ظاهر نمی شد و در وقت کلام او
هیچکس را جز سکوت و انصات گنجایش نداشت و نزد امر کردن بخیری جز مبادت با متثال صورت
نمی بست و هرگز آنطور بحال با کمال و افتادی اگر چه در قسارت قلبی شکن بودی خشوع و خضوع
دست وادی و هرگاه بمسجد جامع برآمدی خلافت همه دست بدعا آوردندی و حاجات خود را از
درگاه قاضی الحاجات خواستندی **ثقل است** که در دست آنحضرت در مسجد جامع عطسه زد
و از مردم آوازی برخاست و در جمیع یک چندان برخاست که مستجاب باین خلیفه که در مقصوده جامع
نشسته بود متوجهم شد و پرسید که اینچه فریاد است گفتند که شیخ عبد القادر عطسه زده است و مردم

کیا رود و بار از کیفیت احوال
و خواطر و ارادات و معاملات
پرسیده بهراچی مصلحت وقت
و موافقت مزاج و مصلح
کار باشد از تغییر حال طعام
و شراب و شغل و ذکر و صرف
می فرمودند بهرین صفت
بعیدها در رنگ معالجه
طیب با ذوق مر و مرض را
تسلیم نموده هر یک را بعد
از مدت معین بعضی یکسال
و بعضی رشتش ماه و بعضی
را یک ربعین و بعضی از یاده
و بعضی را کم از ازان خلوت
کامل و وصل می بر آوردند
اینست مراد تربیت مصطلحی
و اینچنین بود طریق تربیت
تدما و طالبان را و این نوع
تربیت درین زمان منعدم
شده و انقطاع پذیرفته است
و لم یبق الا الافادة بالمهتمة و
الحال نرا دهمت و حال شیخ
مرشدست میفرمودند که افاد
و ارشاد دهمت و حال چنان
باشد که شیخ طالب را در ظاهر
تعلیم احکام شریعت و ادب
آداب طریقت مشغول دارد
و در باطن همت و حال خود را
بر اندازد قوت و نفوذ
که دارد بتجدید و تسلیم طالب
برگردد و بقول و عمل حال
ارشاد و تکمیل و س کند
این طریق نیز بعد از مدتی
بر تفاوت استعداد و استعداد
و توجه و اعتقاد طالب دهمت

تثبیت او کرده اند و اما علم آنحضرت نقل است که روزی آیت از قرآن در مجلس او برخواند
و آنحضرت وجهی در تفسیر آن بیان فرمود و وجه دیگر و دیگر تالیارده وجه تا اینجا علم حاضران مجلس همراه بود
بعد از آن در بیان وجه دیگر شروع نمود و با تمام اربعین و جافاده فرمود و در راستی باقیات
رسانید و بر وجهی و بر وجهی را تفصیل داد که موجب تعجب حاضران گردید بعد از آن فرمود که ششم
قال و باز آید بحال لا اله الا الله محمد رسول الله این کلمه گفتن و شورش و اضطرابی در دهان
حاضران افتاد و جامه های پاره کردن و در بعضی نهادن **نقل است** که جناب آنحضرت بر وجهی
عراق بلکه محط حال طالبان آفاق بود و از جمیع اقطار عالم فتادی پیش آنحضرت آمدی و بی سبق و اطلاع
و تفکر جواب بر صواب ثبت فرمودی و هیچکس از حذاق علماء و مجاهدین خلافت و حکم در آن محضر
نبودند که بکبار فتوی آمد از جانب بلا و محکم که صورت او این بود چندی گویند سادات علماء در مدینه که سبکند
نور و در سه طلاق بر آن که حق تعالی را عبادت کند که در وقت اشتغال او بان عبادت هیچ کس از افراد
انسانی در هیچ مکانی او را در آن عبادت شرک نباشد که ام عبادت او نماید که از عهد جنت این
حلفت بر آید بعد از آنکه علماء عراقین در جواب این سوال متحیر و معجز از دریافت آن محقر گشته بودند
پیش آنحضرت آوردند و بجز در آن فرمود بخیال له الطاف و الطوفان اسبوعا و حده و کل عین زنی غالی
ساخته شود برای آن شخص جالی طواف خانه کعبه تا طواف کند تنها و از همه عینی که خورده است
بر آید زیرا که طواف عبادتی است هیچکس از آدمیان در آن زمان با او همراه نیست و اما طریق آنحضرت
در سلوک بسبب شدت و لزوم نظیر داشت و هیچکس را از شایخ عصر طاقت آن نبود که با وی هست
جوید و شدت ریاضت و قوت مجاهدت و طریق او تفویض بود و موافقت و تبری از حول و قوت
و قبول در تحت مجاری اقدار و موافقت قلب و روح و نفس استحا و ظاهر و باطن و اصلاح صفات
نفس با غیبت از رویت نفع و ضرر و قرب و بعد و فراغ قلب و ظهور بی تجاذب شکوک و تنازع
اغیار و تشویش تبایا و با بقا و نفوذ و اتقا و قبول و فعل و معالقه اخلاص و تسلیم و تحکیم کتاب و سنت
در هر خطره و محطه و دارد و حال و ثبوت مع الله فی کل الاحوال تجرید و تحید و توحید تفرید یا حضور و توفیق
عبودیت که ستم است از لحاظ کمال بعبودیت و حفظ احکام شریعت با مشاهد سر حقیقت **نقل است**
که آنحضرت فرمود که دست بست و پنج سال بر قدم تجرید و صحرایی عراق و خرابهای اوی گشتم بجایاتی
که نه هیچکس مرا می شناخت و نه من کسی را طوافت رجال غیب و بنی الجان بر من می آمدند ایشان
را طریق حق تعلیم می کردم و قناعت پهل سال نماز فجر را بوضو و عشاء می گزاردم و تا پانزده سال بعد
از ادای نماز عشاء قرآن بمید تنقل می نمودم و بر یکپای ایستاده و دوست در هیچ دیوار زد و تا وقت
سجده نمی کردم و از سه روز تا پهل روز می گزشت که قوت نمی یافتم و خواب نمی کردم و تا یازده سال

و حال و تصرف و کمال شیخ
تاثری پیدا آورد و تاثر عجزت
و نفوذ بهت نورانیت و صفات
احوال شیخ بطالب سرایت
کند اینست طریق افاده بهت
و حال می فرمودند که این طریق
درین زمان باقی است و افراد
مشایخ کطابان را باین طریق
تسلیم می فرمایند موجودند
و ذلک ایضا نادر و میفرمودند
که مشایخ را درین طریق نیز
دور و مش است شفعه در
ابتدای کار طالب با اختیار
از مالوفات عادت و مانوس
طبیعت و از او مناع و اطباء
سابق که دارد بیرون آرند
بعد از آن ایشان را در کار
حق و روش طریقت اشتغال
نمایند یعنی دیگر طالبان را
هم بحال خود بگذرانند و در غرض
ایشان از مالوفات اشتغال
نکنند و باقی و تدریج بامداد
و اعانت بهت و حال و شرف
صفاء و نورانیت باطن و روح
که خدا خواسته باشد خود بخود
از ظلمات رذائل برآمده
با نور حله متصف شوند
می فرمودند که این طریق اتم
و اسهل و ارفق است و طریق
شیخ ما در تربیت مریدان همین
طریق بود و الله الموفق
کلام شیخ در لزوم اقتدا
بشیخ مرشد یا کفایه علم و تتبع
کتب مشایخ در سواد این طریق
نیز تفصیل و اختلاف است

قال الشيخ الكامل العالم العار
القيم الفاروق سیدی احمد
لشهریزدوق فی کتاب
قواعد الطريقة فی الجمع بین
الشریعة والحقیقة قد تشار
فقد الاندلس من المتأخرین
فی الکفایة بالکتب عن الشیخ
ثم کتبوا للهدایة واستفتوا فی
العلماء فکل اجاب علی حسب
فتحه وحجته الاجوبة وادارة
علی ثلاث اولها النظر
للمشایخ فشیخ التعلیم کیفی عنه
الکتب للیبب حاذق یون
موارد العلم وشیخ التریة کیفی
عنه لصحبة لدین عاقل ناسج
وشیخ التریة کیفی عنه اللقار
والترک واخل کل معجود واحد
ثم ان فی النظر حال الطالب
فالبلیب لای بد من شیخ یریه
واللیبب کیفی الکتب فی
ترقیه لکن لا یسلم من روعة
نفسه وان وصل لامتلاء العبد
برویة سبب الثالث النظر
للمجاهدات فالنقوی لا یحتاج
لشیخ لبیانها وعموما
والاستقامة یحتاج لشیخ
لشیخ فی تمیز الاصلح فیها و
قد یکتفی وونه الیبب
بالکتب ومجاهدة النفس
والترقیة لا بد فیها من شیخ
یرجع الیه فی فتوحا کرمه
علیه الصلوة والسلام
للعلم علی ورتة للعلم بالنبأ
النبوة وعبادی ظهورها
من فاجاه الحق وهداه لطریق

ویرج بغداد که اورا بجهت طول مکث من دروس برج عجمی گویند مشغول بودم و با خدا عهد می بستم
که بخورم تا بخوراند و دتهای بدید برین میگذشت و عهد نمی شکستم و هرگز عهدی که با خدا بستم شکستم
فرمودت در بعض سیاحتات شخصی پیش من آمد و استدعای صحبت کرد با شرط صبر مقدم فحلفت
و آن شخص مرا در یکجائی بنشانید و رفت و وعده کرد که تا نیایم از اینجا برنخیزی سال تمام برین حال
گذشت و آن شخص پیدانند و من بروعه آنجا نشسته بودم بعد از انقضای مدت یکسال باید
و مرا نشسته یافت بار دیگر بچنین وعده کرد و رفت تا سه مرتبه این چنین واقع شد و بخت آخر از جوانان
و شیر آورد و گفت که من خضرم و مامورم که با تو این طعام بخورم طعام را خوردیم پس گفت بهخیز و در
بغداد برو و نشین و ترک سیاحت کن پرسیدند دین مدت سه سال قوت از کجا بود گفت از هر چه
پیدای شد و بر زمین افتاده می بود نقل است از شیخ ضیاء الدین ابو نصر موسی که گفت شنیدم
از والد خود شیخ محی الدین عبدالقادر رضی الله عنه که در بعضی سیاحتات بدشتی افتادم که در آنجا آب
نبود چند روز را آنجا بودم و آب نیافتم تشنگی غلبه کرد حق سبحان تعالی ابری برگاشت که بر من سایه کرد
و قطرات چند از من بچکید که بدان تسکین یافتم پس نوری ساطع شد که تمام افق را در گرفت و صوبی
عجب از آن میان ظاهر شدند و در او که یا عبدالقادر منم پروردگار تو حلال کردم بر تو هر چه حرام است
غیر تو بگیر آنچه طلبی و بن هر چه خواهی گفتم اعوذ بالله من الشیطان الرجیم و در شوی ملعون این
چه سخن است ناگاه آن روشنائی بتایکی مبدل شد و آن صورت و دو گشت و گفت یا عبدالقادر نجاست
یافتی تو از من بواسطه علم تو با حکام پروردگار و فقه تو باحوال منازل خود و من بشکل این اقع نشاست
تن را از اهل این طریق از راه بروم که یکی از آنها بجای خود نایستاد این چه علم و هدایت است که حق تعالی
ترا عطا فرموده گفتم به الفضل و المنه و منه الهدایة فی البدایة و النهایة و اما وعظ آنحضرت نقل است
که فرمود در ابتداء کار در قیظ و منام مامور و منتهی می شدم و غلبه می کرد بر من کلام مجدی که بیهوشی
می شدم و قدرت سکوت نداشتم و حاضر می شد و مجلس من و سه از افراد من که از من سخن شنیدند
عاقبت اجتمع و اثر و حام مردم بجای رسید که در مجلس جای نشست مانند در صلی شهر میر فتم و سخن میگفتم
آنجا می گاه نیز مردم تنگ شد کرسی بیرون شهر بودند و خلایق بی شمار از بیاده و سواری آمدند
ما و ای مجلس را گرد گرفته می ایستاد تا آنکه عدد نزدیک بهفتاد هزار میرسد نقل است که مجلس
و عطا آنحضرت چارصد نفر دوات و قلم گرفته می نشستند و آنچه از وی می شنیدند المامی کردند و فرمود
که در اول حال رسول خدا صلی الله علیه و سلم و حضرت مرتضی را علیه ضوان الله خواب دیدم
که او فرمودند مرا تبکلم انداختند در دین من لعاب من و بکشا و بر من ابواب سخن نقل است
از شایخ که بزرگوار که شیخ محی الدین عبدالقادر بکسی بری آید و می گوید که خداوند خاموش می گردد

به روی خدائی که بر روی زمین است حاضر و غایب و این جهت است که این کلمه را مکرر می گویند و می بینند
آن ساکت می گردد و اولیا و ملائکه از دحام می کنند و مجلس او و آنها که در مجلس او حاضر شوند و نشاند
بیشتر اند از آنها که بنایند یکی از شاخ عصر آنحضرت گوید که یکبار از برای اینست که این دعوت کردم
و غلام خواندم و هیچیک از جنیان اجابت نکرد و حاضر نشد و آنچه معاود بود از زبان دیرتر کشید و تیران
شدم که سبب این تاخیر چه باشد چون جاء از ایشان حاضر شدند پرسیدم که سبب تاخیر چه بود گفتند
که شیخ محی الدین عبدالقادر عظامی فرمودند و ما همه آنجا حاضر بودیم و بعد از این اگر دعوت ما کنی
در وقتی کنی که شیخ در وعظ باشد که لاجرم در حضور ما تاخیری راه نخواهد یافت گفتم که شما نیز در مجلس
وعظ او حاضر می شوید گفتند که اجتماع ما در مجلس او بیشتر است از دحام آدمیان و طوائف کثیر
از ابر و دستا و اسلام آورده اند و انابت نموده اند و نقل است که مجلس آنحضرت هرگز از جماعه
یهود و نصاری و امثال ایشان که بر دست او بیعت اسلام آوردند می و از طوائف عصاة از
قطع طریق و ارباب بعثت فساد و رذیله و اعتقاد که تا ب می شدند خالی نبود از یهود و نصاری
بیشتر از یهود و از طوائف دیگر پیش از صد هزار بر دست او تائب شدند و از مسود سر پست باز آمدند
و از اقسام دیگر خلایق خود چه توان گفت نقل است که در وقتی که آنحضرت بکری بری آید انواع
علوم حکم می کرد و حاضران همه از مشاهده هیبت و عظمت ساکت و صامت می بودند ناگاه و در میان
کلام می فرمودند مضی القال و عطفنا بالاحال این گفتن و در مردم مضطرب و وجد و حال در آمدن
یکی در گریه و فریاد می درآمد و دیگری جامه پاره می کرد و راه حرامی گرفت و دیگری بهیوش می افتاد
و جان میداد و وقتها بودی که از مجلس وعظ آنحضرت جنازه بیرون می آمد از جهت غلبه شوق و هیبت
و تصرف و قهرمان عظمت و جلال او و از آنچه از خوارق و کرامات و تجلیات و عجایب و غرائب و معجزات
اشیای عجیبه و ظهور امور غریبه در مجلس وعظ آنحضرت نقل کرده اند خارج از حد حصه احصاست
و کون آن مافی الارض من شجرة اقلام و البحر و یمنه و فرموده اند که جمیع اولیا و انبیا و اعیان
باجساد و اموات بار و لوح و جن و ملائکه در مجلس او حاضر می شدند و حضرت حبیب رب العالمین صلی الله
علیه وسلم و آل اربعین نیز از برای تربیت و تائید تجلی می فرمودند و خضر علیه السلام اکثر اوقات
از حاضران مجلس شریف می بود و از شاخ عصر هر کرامات می کرد و صیت می نمود و بلازمت
مجلس شریف او می فرمود من اراد ففعل فعليه بلازمت نه مجلس نقل است که آنحضرت روزی
مکلم می کرد ناگاه چند خطوه بر می آمد فرمود گفت یا اسیر علی اسمع کلام المحمدي چون باز بمکان
خود رجوع نمود پرسیدند که این که بود فرمود ابوالعباس خضر از مجلس نامی گذشت و تیزی گذشت
پس رفتم بجانب او و گفتم که تیز رو و سخن بشنو نقل است که آنحضرت بر بالای کرسی می فرمود

قریبه من الاولی و مشبه
معه و السدا علم
الرساله الثانیة اصول
الطریقه المکتشفه
لا اله الا الله محمد رسول الله
قال الشيخ شهاب الدین
احمد الشهیر بوزن و قیاضی الله
عنه و رضی عنا حبیبنا لمن
سال عن اصول طریقه اصول
طریقنا خمسة اشياء
تقوى الله و جل فی السر
و العلامه و اتباع السنه
فی الاقوال و الافعال و الاداء
عن الخلق فی الاقبال و الاوابا
و الرضا عن الله فی القلیل
و الکثیر الرجوع الی الله سبحانه
فی السراء و السرا و تحقیق
التقوی با رجوع و الاستقامه
و تحقیق السنه بالتحفظ و حسن
الخلق و تحقیق الاعراض عن
الخلق بالصبر و التوکل و تحقیق
الرضا بالقناعة و التقوی فی
و تحقیق الرجوع بالمحمد و شکر
فی السراء و الجوار الی الله تعالی
فی السراء و اصول ذلك کل
خمسه علوم الهیه و حفظ الحرمه
و حسن الخدمه و تفویض الغمره
و تعظیم النعمه فمن علت همه
ارفعت رتبه من حافظ
حرمه الله حفظت حرمه من
حسنت خدمته و حبت کرمه
و من افقه غمره و امت
هدایت و من عظمت النعمه
فی عینه شکرا و من شکرا

استوجب المیزین المنعم
حسب وعده الصادق
واصول المعاملات ختمت
طلب العلم للقيام بالامر
وصحبة المشايخ والاخوان المتبر
وترک الرخص والتاويلات
للمحافظة وضبط الاوقات
بالاواراد للخصور واتهام
النفس فی کل شی للخرج
عن الهوی والسلامة
من الغلط فطلب العلم آفة
صحبة الاحداث شاة عقلا
ودینا من لا يرجع لاصل و
ثاقعة وآفة لصحبة
الاعراض والفنول وآفة
ترک الرخص والتاويلات
الشفقة علی النفس وآفة
ضبط الاوقات اتساع
النظر بالفضائل وآفة اتمام
النفس الانس بحسن احوالها
واستقامتها وقد قال الله
سبحانه وتعالى وان تقول
کل عدل لا یؤخذ منها وقال
الکریم ابن الکریم ابن الکریم
ابن الکریم صلوات الله علیه
علیه وعلیتم ویا ابری نفسی
ان النفس الامارة بالسور
الا ما رحم ربی واصول تداو
بعلل النفس خمسة اشياء
تخفیف المعدة عن الطعام
واللحارالی الله ما یعرض عند
عروضه والفرار من مواقع
الفتن ومن مواقع الخشی
وقوع الامر المترقع فیه و
دوام الاستغناء مع لصلوة

ای غلام تقاعد کن در حضور خود در وقت قعود من اینجا ولایت این جاست درجات اینجاست
ای طالب توبه یا بسم الله ای طالب عفو یا بسم الله ای طالب اخلاص یا بسم الله در محفیه یکبار
بیاد اگر نتوانی در راهی بیاد اگر نتوانی در سالی و اگر نتوانی در عمر خود یکبار بیاد بگیر هزار هزار چیزای عالم
قطع کن راه هزار راه را تا بشنوی از من یک کلمه را چون بیانی توانی جانظر کن بر عمل خود و در هر
و در هر احوال خود تا بگیري توازن آنچه نصیب تست و حاضر می شوند در مجلس من بطایین ملک محفل
اولیا و غیبیان تا بیاموزند از من تواضع مرجاب مقدس ادریچ نبی دولی نیست که حق تعالی او را
خلق فرموده و مجلس من حاضر نشده احیا باجساد و اموات بار روح و میفرمود کلام من بر مردان غیب
ست که حاضر می شوند از پس پرده کوه قاف قد های ایشان در مهراست و دل های ایشان آتش
از شدت شوق و لب اشتیاق که پروردگار خود را در او می گوید که درین مجلس که این سخن می فرمود
ولدا و سید عبدالرزاق در پایه اخیر در زیر قدم او نشسته بود و سر بالا کرد و ساعتی حیران بود پس بیرون
افتاد و جامه و دستار او سوختن گرفت و آنحضرت از کرسی فرود آمد و اطفا در آن ناکرد و فرمود و تو نیز ای
عبدالرزاق از ایشان و بعد از قیام مجلس کیفیت آن حال از شیخ عبدالرزاق پرسید او فرمود چون
نظر بالا کردم دیدم که در هوای مردان غیب ایستاده اند ساکت و در پیش و تمام افتخار ایشان پرست
و در لباس ایشان آتش در گرفت ست بعضی از ایشان در سجده و بعضی در تواضع و بعضی بجا ست خود
و بعضی بر زمین می افتند فقلست که یک از مشایخ عصر که شیخ صدقه نام داشت بنما افتاد آنحضرت
آمد و نشست و مشایخ دیگر نیز در انتظار بر آمدن شیخ نشسته بودند چون بر آمد کمری رفت و کلمه کرد و قایم
را فرمود که آیت بنو اند و لیکن در مردم و جدی عظیم و شورش غریب در گرفت از صد تجاود شیخ صدقه و بنما
گذرانید و اعجابا شیخ سخنی نکرده و قاری چیزی ننخواند و این همه وجد از کجاست و چه عین حالت را چیست
آنحضرت بجانب او دید فرمود یا بنما میدی از مردیان من همین لفظ ایت المقدس بیک گام در اینجا
رسیده است و بردست من توبه کرده حاضران مجلس همه در ضیافت او بنما شیخ صدقه قبل خود
باز گفت که هر که از بیت المقدس بیک گام اینجا بیاید توبه از چه چیز گیرد و احتیاج او را شیخ چنانچه
آنحضرت بجانب او دید و گفت یا بنما توبه می کند کسیکه در هوای پرده تا بازبان نرود و محتاجت که با من
او را طریق محبت خدا را بعد از آن فرمود کلامی که ترجمه او این باشد منم که تیغ من مشهورست و قوس
من موقور و تیر من رسنه و نیزه من بیخاست و اسب من بی زین ست من آتش سوزان الهی ام
من سلب کننده احوال من دریای بی کراشم من جهنمای و فتم من سخن کننده در غیر خودم و سفته دیگر
در حالت بود و میفرمود و منم محفوظ و منم لخطای روزه داران ای شب بیداران ای کوه نشینان است
باد کوه های شما ای صومعه نشینان منم باد صومعه شما پیش آید ام خدای را امر از خداست

ای راه روان ای ابدال ای اوتادای پهلوانان ای طفلان بیاید و گیرید فیض را از دریائے
که گران ندارد بغزت پروردگار که یکجنتان و بدجنتان همه عرض کرده می شوند برین نظر من در لوح
منفوظ است منم غواص دریای علم و مشاهده الهی من حجت خدا و ندیم بر تمامه شما و نائب سول الله
و وارث اویم در زمین و نیز فرموده است آدمیان را مشایخ اند و پریان را مشایخ فرشتگان را
مشایخ و من شیخ بهرام نقل است که آنحضرت در مرض موت می فرمود نسبتی نیست میان من
و شما و میان من و خلق تفاوت آسمان و زمین است قیاس نکنید مرا کسی کسی را بمن و فرمود من
از درای امور خلقم و من درای حقول ایشانم یا اهل الارض شرقا و غربا یا اهل السما حق تعالی
فرموده است و اعلم و ما لا تعلمون من از آنها ام که مرخص میداند و شما میدانید گفته می شود مرا
در شب و روز مفتا و بار و نا اختراک و تصنع علی عینی گفته می شود مرا یا عبد القادر بحتی که مرا بهت
کنم کن تا شنیده شود از تو گفته می شود مرا یا عبد القادر بحتی که مرا با است بخور و بنوش و بگوای من
ساختم ترا از دس و گند خدای عزوجل نکردم و نگفتم چیزی را تا ما مور نشدم بدان و فرمود و قتی که کلم
بکنم من بکلامی بر شما باد که تصدیق کنید آنرا که حکم من باشی از یقینی است که شک او روی مجال نیست
گویا گردانیده می شوم پس می گویم و داده می شوم پس می بخشم و امر کرده می شوم پس می کنم و عهده گیری
است که مرا مر کرده است والدیه علی العاقله که تکیب شمار از بهر قاتل است مردین شمار و سبب دل
دنیا و آخرت شماست اما سیاق ناقص است بخذر کم الدفنه اگر نی بود نگام شریعت بر زبان من هر آینه
خبر می کردم شمار را با آنچه بخورید و بی نهید در خانهای خود من میدانم آنچه در ظاهر و باطن شماست
و شما و رنگ شیشه های در نظر من نقل است که آنحضرت در نهایت کار بغایت جامه نفیس
پوشیده و روتی خادم پیش ابو الفضل بزاز رفت و گفت جامه می خواهم که گزی بدینا بود پیش
و نه کم پرسید که این جامه برای میخوری گفت برای شیخ خود می الدین عبد القادر را و را بخاطر رسید که
شیخ جامه برای خلیفه هم گذشت هنوز این خاطر تمام نشده بود که مسامری از غیب دریائے اخلید
که کار بموت رسید هر چند که در بیرون آوردن آن سعی کرد و فایده نداشت مرا و را برداشته پیش آنحضرت
آورد و فرمود یا ابو الفضل چرا باطن خود را اعتراض کردی بغزت مبعود و بنوشیدم آن جامه را گفته
که بختی که مرا برتست یا عبد القادر پیش جامه را که یک گز او بیک مینار باشد یا ابو الفضل این جامه
کفن میت است و کفن میت نیک باشد این بعد از مرگ است بعد از آن دست مبارک
خود بر موضع الم رسانید الهی که بود و بدرفت گویا که صلا نبوده پس فرمود که اعتراض او بر شکل شد
لبصورت مسمار و رسید با و آنچه رسید یعنی الله تعالی عنه و عن جمیع اولیاءه و اما کرامات و خوارق
عادات آنحضرت که در سایر اوقات بطهوری آمد از حد حصر و احصاء خارج است و از مجال تقریر و

علی رسول الله تعالی صلی الله
علیه و آله و سلم بنحو و جمیع
و سبحة من یدل علی الله تعالی
او علی امر الله تعالی و هو موم
و قد قال شیخ ابو الحسن
الشاذلی رضی الله تعالی عنه
ایضا فی جیبی فقال للفقیر
قد یکفیک الا حیث ترجو
ثواب الله تعالی و ان تجلس
الا حیث تأمن غایبا عن
موصیته الله تعالی لا یحب
الامن یستقین برغلی طاعة
الله تعالی و لا یقطع
لنفسک الا من تزاد به
یقینا و قل یا سمر او کلما هذ
معه و قال ایضا فی غیبه
من دلک علی الله تعالی
غشاک من دلک علی
اعمال غدا تنک من دلک
علی الله تعالی قدریت
فقره و الوقت انما یجتمه
ایثار الجمل علی العلم و الاغترال
بکل ناعق و التهور فی الامور
و التفرع بها بال طریق و استیصال
الفتح دون شرطه فابتلوا
بخمسة اثار البقرة علی
السته و اتباع الباطل
دون الحق و العمل بالهوی
فی کل امر و جل الامر و طلب
الترهات دون الحقایق و
ظهور العادی دون صدق
قطره ذلک خمسة الوسوة
فی العبادات و الاسترسال
مع العادات و السماع
و الاجتماع لافی عموم الادب

واستماله الوجه بحسب
الامكان وصحبه ابناء الدنيا
حتى النساء والصبيان اعترفوا
في ذلك بوقائع القوم وذكر
احكامهم ولو تحققوا العلموا
ان الاسترسال رخصة لضفا
والمقام بها بقدر الحاجة من
غير زيادة فلا يسترسل معها
الابعد من القدرة وان
يسأل رخصة المغلوب او
الكامل وهو الخطاط في
بساط الحق اذا كان بشرطه
من اهل في حله وادبه وان
الوسوسة اصلها جهل بالنسبة
او خيال في العقل وان التوجه
لاقبال الخلق اذ اعلى الحق
او سبها قاري ما بين اوجار
خاف او صوفي جاهل وان
صحة الاحداث ظلمة وعار
في الدنيا والدين قبول انقام
اعظم عظم قال ابو دين رضي
عنه الحديث من لم يوافقك
على طريقك ولو كان ابن
سبعين سنة قلت وهو
الذي لا يثبت على حال
ويقبل كما يلتقي عليه فيقول
به واكثر اتجه في ابناء
الطوائف وطلبة المجالس
احذرهم بغايه جهل وكل
من ادعى حلالا مع الله ثم
ظهرت منه احدى خمسة
فهو كذاب او مسلوب
ارسال الجوارح في معاصي
الله تعالى وتصنع في طاعة
والطمع في خاين الله والوفاة

وتحرير برون وبدا انك اين سخن حقيقت است نه بمبالغه زيرا كه آنحضرت از زمان طفوليت آوان
صبا منظر خوارق محل كرامت بود و در مدت نود سال كه سن شريف اوست دائم الاحوال بزييل
اتصال بي نقطه خوارق از وي ظاهر بود **نقل است** كه چون وي متولد شد در نهار رمضان
از پستان مادرش نيز خور و در مردم شهرت گرديد كه در خانه بعضي از اشراف پسري متولد شده است
كه در روز رمضان شير نيز خور و **نقل است** كه از آنحضرت پرسيدند از كي باز شناختي تو خود را
كه دلي خدائي فرمود كه ده ساله بودم كه از خانه بسوي مكتب مي برآمدم و در راه فرشتگان مي ديدم
كه گر و اگر دمن ميرفتند و چون بكتب ميرسيدم مي شنيدم كه صبيان را مي گفتند فراخ كنيد جاي
را بروي خدا روي مردی را ديدم كه هرگز او را ندیده بودم و بي از اين فرشتگان مي پرسيد كه اين
صبي كيست كه او را بنين تعظيم مي كنيد گفتند كه ولي از اوليائي خداست كه او را نشاني عظيم خود
درين طريق اين كسي است كه او را عطا كنند بي منع و مكين بخشنه بيجاب و مقرب گردانند بركوبه
از چهل سال شناختم كه آن مرد سائل از ابدال وقت خود بود و نيز فرمود كه صغير بودم روز عرفه
بجانب سواد شهر برآمده دنبال گاوي از گاوان حراشتم مي ديدم گاوي بگريه و بجانب من
نگاهي كرد و گفت يا عبد القادر از براي امثال اين كار پيدا كنند و باينها امر كنند و ترسان
در زمان بجانب خانه بر گشتم و بام خانه را ديدم مردم را ديدم كه وقوف بعفات مي كنند پس پيش واليه
آمدم و اذني طلب اذن كردم كه بغير اذني و تحصيل علم نايام و صالحان از يارت كنم رضاي الله عنه
و عن جميع الصالحين او نيز فرمود كه هرگاه قصد ميكنم كه باخبره دان باري كنم آوازي مي شنيدم
كه مي گفتند بجانب من بيا اي مبارك پس از ترس مي گريختم و در كنار مادري افتادم و الا ان
كلمه او در خلوت خودي شنوم **نقل است** از شيخ علي بن عتيبي كه گفت نديدم هيچ كسي از اهل زمان
خود را اكثر الكرامات از شيخ عبد القادر هم وقت هر كه از ما خواهد كه از وي كرامت مشا هره كند مي كند
و خوارق ظاهر ميگردد و گاه از وي و گاه در وي و گاه بوي و نيز **نقل است** از شيخ
ابو مسعود احمد بن ابی بكر خزيمی و شيخ ابی عثمان صرغفني كه گفته كرامات شيخ عبد القادر مثل عتقه
منصوب و ندبجه اسير كه در پي يك و گرد رشته كشيده شده اند هر كه از ما خواهد كه بشمارد كرامات او را
هر روز هر آينه بشمار و چيز هاي بسيار را از وي و شيخ بزرگ شهاب الدين عمر سهروردی فرموده است
كان الشيخ عبد القادر سلطان الطرق لم يترك في الوجود على التحقيق وكانت له اليد المبطونه من الله
في التصريف و لفضل الخارق الدائم و امام عبد الله يافعي فرموده است كرامات بلغت حد التواتر
و معلوم بالاتفاق بالبلغ شلهما من احد من شيوخ الاتفاق و از آنحضرت از هر جنس كرامات **نقل** كرده اند
از نصرت و طواهر خلق و بواطن ايشان و اجراء حكم بر افس و جان و اطلاع ضمائر و اظهار اسرار

تو حکم بر خوار و اطلاع بر بطائن ملک و ملک و کشف حقائق جبروت و اسرار لاهوت اعطا نمود
غیبیه نامداد عطا یار لایبیه و تصرف و تقلیب حوادث و دواهی و تصرف اکوان بحج و ثبات الهی
و انصاف بصفت امامت و اجبار و تحقق نبوت افتاد انشا و ابرار لکه و ابرص و نصیح مرضی و تشفی
اعلا و طی زمان و مکان و انفاذ امر در زمین و آسمان و سیر بر آب و طیر در هوا و تصرف ارادت مرد
و تقلیب طبائع اشیا و احضار اشیا از غیب و اخبار از ماضی و آتی بلا شک و ریب و سایر انواع
کرامات و خوارق عادات بر سبیل اتصال و دوام بین الخاص و العام بر سبیل قصد اراده مطلق
بلکه بر طریق اظهار دعوی بر حق و در هر یکی ازین امور حکایات و روایات آمده است که قلم از تحریر
و زبان از تقریر آن قاصر است و کتب مشایخ خصوصاً تصانیف امام عبدالعزیز یا فنی بدن مزین
و مشحون است و آنچه از مشایخ و اقطاب وقت او بلکه از بعضی مشایخ متقدمین که بر زبان وی
رضی الله عنه بطریق کشف و اعلام الهی از وجود شریفش خبر داده اند و در تعظیم و تکریم و رفع مکان
و احترام شان آنحضرت و انقیاد و اطاعت احکام و اوامر او خصوصاً قول او قدمی نهد
علی یقین کل ولی الله و صدق او درین قول و بودن او ماور من عند الله صادر شده است
بیشتر از آنست که تصور توان نمود جمله از آن در زبده الآثار که منتخب بهجه الاسرار است آورده ایم
رجاء للقبول و وسیله للوصول اما **مشراکات اخلاق** آنحضرت نسخه بود از آنکه لعلی خلقت
عظیمه و مجموعه از آنکه لعلی هدی مستقید بر آن جلالت قدر و علو منزلت و وسعت علم و رفعت
محل که داشت همیشه با ضغنا محالست کردی و با فقر تواضع نمودی و تو قیر کبیر و ترحم بر صغیر ابتدا
بسلام فرمودی و بر محالست احیای و طلبه صبر کردی و از مساوی و زلات ایشان در گذشتی
و هر که پیش آنحضرت سوگند خوردی هر چند دروغ گفتی قبول کردی و علم و کشف خود را به پوشید
و با همان و همنشین چندان خوش خلق و کشاده رو بودی که هیچکس نبودی و هرگز عصاة و عتاة
و جبار و غبار اقام نکردی و هرگز بر درامیر و وزیر زرقتی و بیج یک از مشایخ عصر در حسن خلق
و وسعت صدر و کرم نفس و عطوفت قلب و حفظ و رد و صیانت عهد با وی مسامحت و مشاکرت
نداشتی **نقل است** که روزی در خلوت نشسته است لایح می فرمود و از سقف خانه جابه
دو ستار آنحضرت خاک می افتاد و با سبب بار افشانند در کثرت راجع سر برداشت نظر بر موشی که افتاد
که سقف را می کاود و بجز نظر افتادن سر او بجانب افتاد و وجهه بجانبه است لایح را بگذاشت
و بگریست را می گوید که بخجست عرض کردم که یاسیدی چه چیز ترا در گریه آورد و فرمودی ترسم
که مبادا از مسلمانی دل من بتاوی گردد و او را نیز ازین حال رسد که این موش را رسید
روزی دیگر در مدینه بود و وضوی فرمود ناگاه عصفوری در هوا میرفت و بر ثوب آنحضرت

فی اهل الله تعالی و طاعتهم له
علی الاسلام و شروط شیخ
الذی یلفی الیه المرید نفسه
نمسته قلم صحیح و ذوق صحیح
و مهمه عالیه و حاله مرضیه و
بصیر و نافذ و من فیه خمس
خصال لایصح شیخه البکل
بالدین و استقامت حرات المسلمین
و تحمل بالایعنی و اتباع
الادی فی کل شیء و تساؤل الخلق
من غیر مبالغات و ادب المرید
مع الاخوان و الشیخ نمسته
اتباع الامروان طهر خلافة
و اجتناب النبی و ان کان
فیه خف و حفظ حرمت غایب
و حاضر و حیاء و نشأ و التقیام
بحقوق حسب الامکان بلا تعصیر
و عدل عقل و ریاسته الا
بایوافق ذلک من شیخ
و یستعین علی ذلک بالانصاف
و النصیحة و هی معاملة الاخوان
ان لم یکن شیخ مرشد و ان یجد
ناقصاً عن الشروط الخمس
اعتد فیما کمل فیه و عومل
بالاخوة فی الباتی انتهت
الاصول المذكورة بجملة
و حسن عونه و ینبغی لک
ایها الطالب مطالعتهانی
کل یوم مرتین اومرة و الا ففی
جمعة حتی یطیع حانیهانی
النفس و یقع تصرفک فی
تقضاها فان فیها غنیة عن
کثیر من الکتاب و الوصایا
فقد قبل ان احرر مواالوصول
لتبصیر الاصول من تاملها

بول کرد و بجز و نظر از هوا بر زمین افتاد بعد از اتمام وضو موضع بول را از جامه بشست و از بدن بر آورد که این را بفروشد و ثمن او بر فقر تصدق کند که این جز او مکافات آنست

نقل است که یکباری آنحضرت بعد از شهرت از براس حج برآمده بود و چون بجای که موضعیست قریب بنجد او رسید فرمود که در اینجا خانه بسنید که فقیر تر و بکس تر و کم نام تر از من نباشد تا آنجا فرود آیم هر چند اکابر و رؤسا در آن موضع منازل و بیوت عالیه همیا ساختند و التماس شرف و دل نمودند قبول نیفتاد و بعد از تفحص خانه یافتند که پیر و عجزه و صبیحه در وی بود آنحضرت بعد از طلب اذن از ان پیر شب آنجا نزول فرمود و دایا و نذورات نقد و اجناس و حیوانات بسیار آمد و فرمود من از حق خود که درین اسباب دارم بر آدم و برای این پیر دارم حاضران نیز بیفقت آنحضرت از حق خود برآمد و تمام آن اموال و اسباب را تسلیم آن پیر کرد و حق تعالی آن پیر را ببرکت قدم او غنائی و کمندی ارزانی داشت که هیچکس را در آن بقعه نبود **نقل است** که تاجری پیش آنحضرت آمد و عرض کرد پیش من مالی است از غیر زکوة خواهم که آن را بفقر و مساکین صرف کنم ولیکن مستحق را از آن مستحق ندانم حضرت شیخ هرگز مستحق دانند بدهند فرمود بده هر که را خواهی از مستحق و غیر مستحق تا آنکه حق تعالی بدو آنچه مستحق آن هستی و آنچه مستحق آنی **نقل است** که روزی آنحضرت فقیر را دید که بخاطر شکسته در گوشه نشسته است پرسید که چه حال داری و جوابی خیال نشسته عرض کرد که بجانب شطراف رفته بودم و چیزی نداشتم که ببلای بدتم تا بکشتی بنشینم و از آب بگذرم و هنوز کلام آن فقیر تمام نشده بود که شخصی صرجه بخد مت آورد و روی شتی دینار بود صره را بفقر داد که این را ببر و ببلای ده و بعضی از مشایخ عصر او در اوصاف آنحضرت نوشته اند

کان الشيخ محی الدین عبدالقادر رضی الله عنه ظاهراً الوضوء دائماً البشر کثیر البهائم شديداً الجوارح الجبابرة سهل القیاد کریم الاخلاق طیب الاعواق عطوف فاروقاً شفوفاً کریم الجلیس و مبیط اذا رآه مہموم و ماریت ابن لساناً و لا اظهر لفظاً منه و بعضی دیگر نوشته کان سیدی الشيخ محی الدین عبدالقادر رضی الله عنه سریع الدمعة شدید الخشبة کثیر الہیبة محباب الدعوة کریم الاخلاق طیب الاعواق ابعاد الناس عن الفحش اقرب الناس الى الحق شديد الباس اذا انتهكت محارم الله تعالى لا يغضب لنفسه ولا يتغير لغيره لا يروى سألوا ولواخذ ثوبه كان التوفيق رائده و التأييد معافداً و اعلم مہذب و القرب مودبه و الخطاب مبشيره و اللخط سفيره و الانس ندیه و البسط نسیمه و الصدق راتبه و الفتح بضاعته و الحکم صنعته و الذکر وزیره و الفکر سمیره و المکاشفة غذاؤه و المشاہدۃ تنفاه و آداب الشریعہ ظاہرہ و اوصاف الحقیقہ سرہ رضی الله عنه و عن جمیع الصالحین و عن محبہم اجمعین و اما افضل اصحاب و مریدان و محبان و منتسبان آنحضرت بحکم آنکه خیریت تابع بخیریت

عزت ذلک لم لا يزال بعد ذلک يتعهد بقصد التذکر بها و تقنا الله و اياک لمضاء ان ذلی ذلک و القادر علیہ و حبیبنا الله و نعم الوکیل قال تعالی رضی الله عنه مبیناً طریقیته منی طریقیته علی خمس التحقیق فی التقوی یحفظ الا یعنیه و لا یطاع علیہ الا الله تعالی و لا یحقق فی اتباع السنۃ بحیث لا یأخذ الا بالاصح و اقارب او کاد و رفع الہمة عن الخلائق بحیث لا یتوجہ الیہم فی امر من الامور الالہیة فلا یدم ما فاعل من حیث ہو و لا یروج محضاً من حیث ہو بل من حیث امر الله فیہ و لتسلیم الخلق من حیث اہم فیہ باقاً و شرورہم و اثار السلامۃ و العافیۃ معہم و الاستسلام للقدرة فی جمیع الاحوال بالصبر و الرضا و الشکر و العمل علی قول الشیخ ابی الحسن الشاذلی رضی الله عنه اجعل التقوی و طنک و لا یفکر مرج لنفس الم ترضی بالغب و لا تقر علی الذنب و لا یسقط منک الخشبة بالغب جوفا الی قولہ صلی الله علیہ و آلہ وسلم اتق الله حیث کنت و اتبع السبیلۃ الخشنة تمہا و خالق الناس خلق حسن و اثاراً بقولہ صلی الله علیہ و آلہ وسلم ان ذرا بیت شامطاً کا و ہو

مقبوع است نیز بسیار است یکی از مشایخ حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم را در خواب دید
عرضه کرد یا رسول الله و عاکن مرا که بر کتاب خدا و سنت تو بمیرم فرمود چنین خواهد بود و چنان باشد
و حال آنکه شیخ تو شیخ عبد القادر است گوید که سه بار از ان سرور همین در خواستم و او صلی الله علیه و سلم
همین جواب فرمود این حکایت در از است و واقعه عجبیه عظیمه دارد از جهت اختصار بر همین مقدار
اکتفا کرده شد **نقل** است از جماعه مشایخ قدس الله اسرارهم که فرموده اند ضامن شده است
شیخ عبد القادر مریدان خود را تا روز قیامت که نمیرد هیچ یکی ازینها مگر بر تو **نقل** است از
مشایخ که از آنحضرت پرسیدند اگر شخصی خود را بتو باز بست و نامزد کرد منتسب شد بتو ولیکن
بیعت نکرد و از دست تو خرقه نپوشید وی در صحاب تو معدود باشد و در فضائل ایشان شریک
بود یا نه فرمود هر که انتساب کرد من و خود را باز بست بنام من قبول کند و ارحم سبحان تعالی
و رحمت کند بروی و تو بنحشده او را اگر چه بر طریق مکروه باشد وی از جمله صحاب و مریدان من
ست و پروردگار من عز و جل بفضل خود و وعده کرده است مرا که صحاب مرا و اهل ذمیب ما با
طریق مرا و هر که محب من بود و در بهشت در آرد و نیز فرموده است البیضة مناب الف و الف من
لا یقوم یعنی بعضیه از ما بهزار از دو و چوپان خود قیمت نتوان کرد و نیز فرموده است حق سبحان و تعالی
مرا بجلی نوشته و او که در وی نامهای صحاب و مریدان من که تا روز قیامت باشند ثبت است و
گفت عز و جل که این همه را بتو بخشیدم و از مالک که خازن آتش دوزخ است پرسیدم که نزد
تو هیچ کس از صحاب من هست گفت لا بعزت پروردگار که دست حمایت من بر مریدان من
مثل آسمان است بر زمین اگر مرید من جید نیست من خود جیدم بعزت پروردگار و جلال او که از
پیش او عز و جل نزوم تمام ابا صحاب من به بهشت نبرد اگر مرید من در مشرق بود و پرده عفت او
برافتد و من در مغرب هر آئینه بپوشم پرده او را **نقل** است از شیخ عدی بن مسافر که می فرمود
از اصحاب مشایخ هر که از من خرقه طلبید بهم و ملاحظه نکنم مگر صحاب شیخ محی الدین عبد القادر
زیرا که ایشان غرق اند در دریای رحمت الهی و هرگز کسی در یار اگداشته بسقای نیاید
نقل است که آنحضرت فرمود در زمان حسین بن منصور طلاج کسی نبود که او را دستگیری کند
و از لغزشش کاه را شده بود باز دارد و اگر من در زمان اومی بودم او را دستگیری می کردم
تا کار او باینجانی کشید و من دستگیری می کنم هر که از مریدان من مرکب بلغزد و از پاس در آید
تا روز قیامت و فرمود مرا در هر طویل فحلی است که مقاومت کرده نشود و خیلست که مسابقت
کرده نشود و مرا در هر لشکر سلطانی است که مخالفت کرده نشود و در هر منصب خلیفه ایست
که عزل کرده نشود و فرمود هرگاه از خدا چیزی خواهم بود سبیلش خواهم تا خواهش شما بآید

متبعاً و اعجاب کل ذی رای
برایه فعلیک بخاصه نفسک
و تری طاعة اولی الامر و هذا
الاعتراف علیهم بالظاهر
کیف کانوا و الله حسیبهم
و تفصیل الضحی و تفسیر و تقصیر
فی السفر و لا تقول بصلوات
الاسبوع و الیائی و الایام
الفاضله و تعلیل بصلوة التبتیح
و توثر بفتح الله من تجرید
او اسباب من غیر اختیار
لا حد بها عند وجود الآخر
و تاخذ بكل مباح لا یحقیقه
نقص فی المروة و لا ضرر
فی الدین و تذکره جمیع
و یجتمع للذکر لاهل و جانه
فصل و لکن لما فی راحة
لنفس و صورته الطریق
و تری الزیارة للاحیاء
و الاموات الم یفیع و اجابا
او مند و بابتکاد او ترے
لکل مومن برکه الامن
خالفت السنة و لا تقدر
الابن صحیحه و در حدیث
کل خیر الرضا عن الله
باقسم و الحجا و الی الله
کل شیء ففی منقح کل حلة
عند الفقیر و هرب من شر
الخلق عظم من کل حصن
تمت الاصول التي علیها
مبنى الطريقة من معانیها
ان شاء الله توبه
للحققة و صلی الله علی سیدنا
و اهل بیته است که مردم شما را
و اهل شریعت الا خلافاً ۱۱

و از روی بر منیه انچه بستم انا خلقناکم عبثاً و انکم الینا لاترجعون از خواب غفلت
و یلهمهم الامل و فتوف یعلمون بیدار گرد و عبودة الوثقی و مالکم من دون الله من
ولی و لا نصیب چنگ و رزند و بر منیه فیر و الی الله سوار گرد و دریا معرفت و ما
خلفت الجن و الانس الا لیعبد و ان مروان و ابن عباسی فرود آید و اگر گوهر مطلوب
بچنگ افتد فقد فاز فوزاً عظیماً و اگر جان و طلب رود فقد وقع اجره علی الله مکتوب
ای عزیز چون عساکر جبهات الله میجفتی الیه من یشاء بروایت قلوب و رتاز و طوامخ نقوش
آماره و الحجام ریاضت و جاهد و فی الله حق جهاد مراض و مدلل گرداند و جبار بره و اعتراف
و مجلس تقوی بسلاسل مجاهد و در کشد امنیه را با غلال و اطیعوا الله و اطیعوا الرسول بیرون
گرداند و اعمال ارادت و اختیارات را بتادیب و من یعمل مثقال ذرة خیر ایزد سزا دهد و امنیه
رسوم و عادات و قواعد ارکان تلبیس طامات را بکلی از میان بردارد و منادی حال بزبان
صدق مقال نداند که ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة
و چون مرضیه اراضی صفای قلوب از لوث شهوات بگذرد و من یتبع غیر الاسلام مدیناً
فلن یقبل منه مصفا گردد و صدق ارواح از نسائم الطاف من یجد الله فهو الموفق
سر معطر و روح شود و صفحات اوراق سر از زلف انش رقوم لطافت اولیک کتب فی قلوبهم
الایمان مرقوم گردد و یوم تبدل الارض غیر الارض صفت حال گرد و در و اسی
اشواق چون هباء منثور گردد و در و زبان صدا باز گوید و تری الجبال تخسبها جامدة
و هی تمر مر السحاب اسرافیل عشق صور در و نغم فی الصور تاثیر صاعقه فصیح
من فی السموات و من فی الارض بظهور انجامد و بشر اقبال لا یمیز من نعم الفرج الا کبر و رسد
و ایشان را تمکین دهد و تعلیمین فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر رواعی شود و ضوان
بشارت بشارت الیوم پیش آید و ابواب جنات نعیم بکشیاید و بگوید سلام علیکم طینتکم فاذ خلوها
خالدین و ایشان بگویند و قالوا الحمد لله الذی صدقنا و وعده و اورثنا الارض
نتبوء من الجنة حیث نشاء فنعیم اجر العالمین مکتوب ای عزیز کی از دعیه
شهوات و لا تتبع الهوی فیضلک عن سبیل الله اعراض کن و از مواطن غفلت و لا تطع
من اغفلنا قلبه عن ذکرنا بیرون آید و از صحبت اهل فسوق که فویل للقاسیه
قلوبهم من ذکر الله بهیز و از منادی استجیبوا ربکم من قبل ان یاتی یوم لا مرد له من الله
نداء المریان للذین امنوا ان تحشع قلوبهم لذكر الله بگوش هوش استماع کن و به تنبیه
ایحسب الانسان ان یتزک سدی شبی از خواب غرور و لا یختر نکم بالله الف و زید باشد

و کان یقول بقراءة قل هو الله
احد عرفت الله الواحد الاحد
و بکثرة الصلوة علی رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم صحبه
صلی الله علیه و آله و سلم و کان
یقول من اکثر الصلوة علی
نبینا صلی الله علیه و آله یلم
رأه منا ما و لیقطة و در اینجا
رساله ایست مسمی بالفقر
المحمدی که در وی امری کند
بمحضر توسل و توجه و جناب
رسالت صلی الله علیه و آله
و سلم و قطع تعاقب از اسباب
وی و یکی گوید که آب از چشمه
گرفتن الطهر و صفت بعضی
مردم از وی چنان فهمیده اند
که بشایخ قدس الله سره
چنانچه متعارف شده است
توسل بخوند و توجه کند
و اراده نیارند که شیخ جمله
کائنات آنحضرت است
پس همه را مرید وی بایشد
صلی الله علیه و آله و سلم اگرچه
ظاهر بعضی عبارات این
کتاب نیز در همین معنی ظاهر است
ولیکن حضرت شیخ می فرمودند
که نه چنین است هر چه باید کرد
هم توسل بشایخ باید کرد
و هم توجه بدان حضرت صلی الله
علیه و آله و سلم باید داشت
مناقباتی ندارد انشا الله تعالی
چون آن رساله در نظر آید
حقیقت حال منکشف گردد
و الله اعلم فائده دیگر است
متعلق بطلان کتب این

قوم و تاجش از توسعه نظر در
 مصنفات ایشان به تمیز
 تفصیل و استدقوال الحق
 و بوییدی بسبیل قال فی
 قواعد الطریق فی الجمع بین
 الشریعة و الحقیقة خداوند
 من تلمیذین المیسر ابن الجوزی
 و فتوحات الحاکمی بل کل
 کتبه او جلها و کما بن سبیین
 و ابن القاضی و من یحیو
 حد و هم و من مواضع من
 الاحیاء المفزالی جلها سنی
 الملکات منه و انفع و لیس
 له و المصنوع من غیره
 و معراج السالکین له و لکن قد
 و موضع من قوة القلوب
 لابی طالب المکی و کتاب
 السهروردی و نحو هم فلهذا
 اخذ من موارد العسلط
 لا تجنب الجهل و معادات
 العلم و لا یتیم ذلک الا بانشاء
 قریحة صادرة و فطرة سليمة
 و اخذ ما بان وجهه و تسلیم
 ما اراه و الا بهک الناظر
 فیما عرض علی الابداد
 اخذتشی علی غیر وجه فافهم
 شیخ ذکره اسباب الخیر
 در باب فصوص و فتوحات
 و امثال آن میفرمود که از
 وضیحات آن مخطوط با پند
 و در سهامات و موهبات
 آنها خوض نکند و بفرمودند
 در اینجا زهر است شکر
 اند و کرده اگر کسی را خرد
 از آنها مکن باشد مطلقاً

و از مقامات اهل حضور که رجالاً اکتفی بهم تجارته و لا یبع عن ذکر الله خبر ترس و از بر
 کعبه مقصود پاک از سر ساز و بادی بر انقطاع کن و تبشیر الیه بتبیلاد باز در تجرید قل الله ثم ذکرهم
 و راحله تفویض و اقرض امری الی الله با قاطعه اهل صدق که کو نوامع الصالحین مسافر شو
 مسکن زخارف دنیا که انا جعلنا ما علی الارض زینة لها عبود کن و از سبل ممالک فتنه
 که انما انوار الکرم و اولاد که فتنه بسلامت و از مناج مسالک همی که ان هذه
 تذکره فتن شفاء اتخذ الی الله سبیلاً به پیش گیر و لبان صفا را که امن تجیب المضطر
 اذ اذ غاه بالتضرع و زاری بر خوان اهدنا الصراط المستقیم و با مبشر عنایت قدیم
 الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم و لا هم یخزون ابشارت تخمیت سلام فوقه
 من رب رحیم پیش برو و بر حبیب نصر من الله و فتح قویب و کثیر المؤمنین سوار شو
 بجانب غلده فاقبلوا بفرحة من الله و فضل داعی شو و نسیم و عدال از هر طرف دورید
 آید و اقداح شراب محبت با می می سقا غیب گردان مشاهد شود و آهنگ ان هذا کان
 لکم جزاء و کما ان سعیدکم مشکو را بر کنند و به مقام انس فناء و کلمه الله مؤمنی
 تکلیما آغاز کند و دیباچه فلما تجلی ربّه للجبل را الطناب دهد و نواظر عیون بصائر از سکرات
 حالات و آخر مؤمنی صبیحاً خبر باز و در از مشاهد و جوه مؤمنین ناضرة الی ربها
 ناظره را معانه کند و تعجز معرفت آید و بزبان حال باز گوید لا تذکره الا بصار و هو
 یذکرک الا بصار میا شود و اکنون بذکر مشایخ هند شروع نمایم و بالله التوفیق فی المبدأ و المعاد

طبقه اول ذکر خواجه بزرگ معین الحق و الملک والیدین حسن ابنی بنجر قندی

که در حلقه مشایخ کبار و اقدم سلسله پیشینیان دیار است و اهل عصر او از خلفاء و مریدان و غیر هم
 قصین پذیرفته است سال در خدمت خواجه عثمان یارونی قدس سره بود و در سفر و حضر
 جلوه خواب خواجه نگاه داشتی انگاه نعمت خلافت مشرف گردید و در زمان پتھور ارسل
 هندوستان با جمیع آمد و عبادت مولی مشغول شد و پتھور نیز دران زبان در جمیع بود و در
 پتھور مسلمان را از پیوستگان خواجه قدس سره بسببی از اسباب رنجانید آن مسلمان التجا
 بخد مت او آورد و خواجه بشفاعت بر پتھور گفته فرستاد و پتھور گفته شیخ قبول نکرد و گفت این
 مرد در اینجا آمده است و نشسته سخنان غیب می گوید چون این سخن خواجه رسید فرمود که پتھور
 ملازمه گرفتیم و اویم سجدان ایام لشکر سلطان معزالدین سام از غزنین رسید و پتھور مقابل
 لشکر اسلام بایستاد و بدست معزالدین سام اسیر گشت و از آن تاریخ یازدین دیار اسلام شد

و بیخ کفر و فساد متاصل گشت آورده اند که در پیشانی حضرت خواجه این نقش بعد از موت نوشته
 پیدا آمد که حبیب اسد مات فی حب اسد **فقتل** خواجه سادس رجب سنه ثلث و ثلثین و
 ستائیه و قیل فی ذی الحجه من السنه المذكوره و اصحیح هو الاول و هم در جمیع که موضع اقامت او بودند
 گشت اول قبر خواجه از خشت بود و بعد از آن صندوقی از سنگ بر بالای آن ساختند و قبرش
 را هم بحال خود گذاشتند و بلندی قبرش نفیش ازین جهت آمده است اول کسیکه در مقبره خواجه عمارت
 کرد خواجه حسین ناگوری بود و بعد از آن دروازه و خانقاه بعضی از ملوک مند و ساختند و از کلمات
 قدسی سمات اوست که در دلیل العارفین که خواجه قطب الدین بختیار اوشی از ملفوظات
 خواجه قدس سره جمع کرده مذکور است فرمود دل عاشق آتش زده محبت است هر چه در و فرو گیرد
 آن را بسوزد و تا چیز گرواند زیرا که هیچ آتشی بالاتر از آتش محبت نیست فرمود از جوهای آب و آن
 آوازی بی شود و چگونه آوازی بر آید بچنین که بدیاری رسید ساکت گشت فرمود که شنیدم از زبان
 خواجه عثمان هارونی قدس سره که خدای تعالی را دوستانند که اگر زمانی در دنیا اوست محبوب مانند
 تا بود گردند فرمود شنیدم از زبان خواجه عثمان هارونی در هر کس که این سه خصلت باشد تحقیق
 بدان که حق تعالی او را دوست می دارد اول سخاوت چون سخاوت دریا و شفقت چون شفقت
 آفتاب و تواضع چون تواضع زمین فرمود صحبت نیکان به از کار نیک و صحبت بدان بدتر
 از کار بد فرمود که مریض است در توبه آن زمان باشد که فرشته چپ او بست سال هیچ گناه است برو
 نویسد و خطه میدارد و محرابین سطور که این سخن را بعضی اکابر متقدمین نیز نقل کرده اند و تحقیق
 معنی این سخن چنانچه بعضی از متاخرین از علمای صوفیه فرموده اند آنست که توبه و استغفار اطلاق
 حال مریض است و کتابت گناهان با وجود توبه و استغفار صورت زنده اند و آنکه اصلا گناه ادوی
 بوجود نیاید و لهذا وصیت کرده اند بالتزام و رد استغفار نزد خواب رفتن تا کتابت گناهان
 روز که بپایان علوت رحمت الهی تا این وقت موقوف مانده است بظهور نیاید فرمود از زبان
 مبارک خواجه عثمان هارونی شنیدم که مرد مستحق فقر که شود انگاه که از دور عالم فانی هیچ بماند
 فرمود نشان محبت آنست که مطیع باشی و تبری نیاید که دوست براند فرمود عارفان را هر چه
 ایست چون بدان مرتبه رسد جللی عالم و آنچه در عالم است میان دو انگشت خود به بیند فرمود
 عارف آنست که هر چه خواهد پیش او آید و یا هر که سخن کند جواب از او بشنود فرمود که کمترین پایه و در
 عارف و محبت آنست که صفات حق در وی بود کمال درجه عارف و محبت آنست که اگر کسی
 بر دین عوی آید آن را بقوت کرامت ملزم گرداند فرمود سالها بدین کار مجاور بودیم عاقبت
 جز بهیبت نصیب ما نشد فرمود گناه شمارا چندان ضرر ندارد که بگریزی و خوار داشتن کور مسلمان

مبارک است والا محل خطر
 ست می فرمودند اول باید
 که عقد قلب بنده باشد
 و جماعت محکم شده باشد
 و تردد و تذبذب در انجامه
 بعد از آن اگر از کتب قوم
 مخلوط شوند و مستفید گردند
 بسلامت اقرب است
 و الا آنکه هنوز اعتقاد خیر
 درست ناکرده و عقد سلام
 محکم نشده هم از اول در
 مبهمات و موهومات و مشکلات
 این قوم خوض کنند محل
 آفت است و اسد العاصم
 نقل این چند کلمه اتفاق
 افتاد هر بار که می خواست
 که بجانب ایشان بفریضه
 بنویسد و چیزی ازین
 سخنان که بنظر آمده نقل
 نماید حیا و حجاب مانع می آمد
 و تا محرمیت و نا اهل بیت خود
 منظوری افتاد تا در مرتبه
 کلام تقدیر بے سابقه نقل
 و تدبیر جریان یافت و کلمه
 چند بظهور آمد بعد از
 خواندن داشت و اگر فائده
 از توجه و حضور حق کمال
 کار است فرستاده دست دهد
 و مبالغه این کلمات نوری
 و حضور می پیدا شود کاتب
 حروف را از دعای خیر محروم
 نگذارند و ما همین است که
 اللهم انا الحق حقا و ارحمنا
 اتباعنا و انا الباطل باطلا
 و ارحمنا اجنبنا به و صلا علیکم

ایک توفنی مسلمان و استغنی
بالصالحین عاقبت بخیر باد
صلی الله علی سیدنا مولانا
محمد و آل و صحابه اجمعین -
الرساله الثالثه
قبیلین الطرق لابل
الارادة بالمترجم
وظایف الخیر والعبادة
لا اله الا الله محمد رسول الله
شیخ امام اہل عارف باہ
علی لبتقی رحمۃ اللہ علیہ در
رسالہ تبیین الطرق سیفایہ
کہ طریق موصول الی اللہ تعالی
عبادت است چنانچہ ناطق
ست بہ ان قرآن عظیم
ان اللہ ربی و لکم فاعبدوا
ہذا صراط مستقیم و عبادت
و تقسیم ست فرض ست و
نفل و ہر کدام از ان امتثالی
است و اجتنابی امتثالی
آنکہ مطلوب اذان اتیان
فعل ست و اجتنابی آنکہ
مقصود ترک و برہیز ست
از فعل و اصل نجات و قرب
و البتہ باتیان و فریض ست
و اتیان و نوافل موجب
تکمیل و تمیم آن و افراد
نوافل بسیار ست و از
حد و احصا مستحیاز و
لیکن منحصر ست درین دو
نوع امتثالی و اجتنابی
امثالی مثل سنن مستحبات
و آداب و اتیان اولی و نوافل
و اجتنابی مثل ترک کرمات

فرمود عبادت اہل معرفت پاس انفاس ست فرمود علامت شناخت حق تعالی گر بختن ست
از خلق و خاموش شدن در معرفت فرمود عارف بمعرفت نرسد تا از معارف یاد نیارد فرمود
عارف کسی بود کہ ہر چہ دون او بود ازل بر دار و نایگانہ کرد چنانکہ دوست یگانہ است فرمود
علامت شقاوت آنست کہ معصیت کند و امید دارد کہ مقبول خواہم بود فرمود علامت
عارف آنست کہ خاموش باشد و اندوگین بود فرمود ہر کہ نعمت یافت از سخاوت یافت
فرمود درویش آنست کہ ہر آن بندہ بران کس کہ بجاہت آید محروم باز نگرداند فرمود عارف
در راہ محبت کسی ست کہ از کونین دل بریدہ گرداند و فرمود عزیز ترین چیز ہا در جہان آنست
کہ درویشان با درویشان نشینند و بدترین چیز ہا آنکہ درویشان از درویشان جدا گردند پس
بدانکہ از علتی خالی نباشد فرمود متوکل بحقیقت کسی ست کہ بخی و محبت از خلق برگردد و از کسی
شکایت و نہ با کسی حکایت فرمود کہ عارف ترین خلق بحق آن بود کہ متحیر تر باشد فرمود علامت
عارف دوست داشتن مرگ ست و ترک راحت و انس گرفتن بذکر مولی فرمود کہ حق تعالی
چون زندہ گرداند مجبان را بانوار خویش آن رویت ست فرمود اہل محبت کسانی اند کہ بسوئے
استاد سخن دوست می شنوند فرمود کہ عارف کسی ست کہ چون با باد ہر شیر و از شب یادش
نیاید فرمود فاضل ترین اوقات آنست کہ از خاطر و سواس رستہ باشد فرمود علم بحجری ست محیط
و معرفت جوئی از محیط پس خدا کجا و بندہ کجا علم خداست راست و معرفت بندہ را فرمود عارفان
آفتابند کہ بر جلگی عالم می تابند و از نور ایشان ہمہ عالم روشن ست فرمود کہ مردم از منزلی گاہ
قرب نزدیک نشوند مگر بفرمان برداری در نماز زیرا کہ معراج مومن ہمین نماز ست چہین گویند کہ
وجہ تسمیہ جمیع آنست کہ آجا نام راجہ بود از راہهای ہندوی تا حد غزنین ملک بدست آوردہ بود
و نیز آجا آفتاب را گویند و میر بزبان ہند کویہ را گویند و تاریخ ناہامی ہندوان نوشتہ اند اول
دیواری کہ بر سر کویہ در ہندوستان بنیاد نہادہ اند ہمین دیوار ہاست کہ بر بالای کویہ اجمیر ست
و اول حوضی کہ بروی زمین در ملک ہند کافتند پیکر ست از اجمیر چہا کر و ہ کہ ہندوان اورامی پرستند و ہر سال
شش ہوز در وقت تحول عقرب جمع می شوند و غسل میکنند و عمر و اولاد خود بر دین باطل ضائع می کنند و آہستہ
کہ از ایشان قائل بقیامت اندی گویند کہ قیامت از ہمین حوض شروع خواہد شد و آن آجا نام از ہمہ ہندوان کلین
ملک داشتند پیشتر بود پتھور از پسترن ایشان کہ مسلمانان ملک ہندوستان بدست او گرفتند و شہر ناگور پیشتر
آبادان کردہ پتھور است و پتھور از امیر آخر بود وی را گفت کہ برای ملوہای اسپان جائے قابل کہ در اینجا شہر
آبادان کنم تفحص کن میر آخر بسیار گشت چون در زمینی کہ ناگور آبادان ہاست رسید پیشتر دید
کہ بچہ زائیدہ است و گرگ بر دھلمی کند و آن میش بچہ را پس انداختہ متوجہ آن گرگ شد و

چون این حالت معائنہ کر گفت این جائیگاه مردان است و آب و گیاه آن صحرا برای اسبان مفید دید و راجا شهر بنابر دو نام او نو انگر داشت یعنی شهر نو چون لشکر سلطان معز الدین سام در رسید و پتھور را اکشتند در زمان ترکان این لفظ بناگور تبدیل یافت و اسماء مسلم

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ

خلیفہ بزرگ خواجہ معین الدین چشتی ست از اکابر اولیا و اجلہ اہل فیاضت قبولی عظیم شہادت و بغایت ترک تجرید و فقر و فاقہ موصوف بود و نہایت استغراق داشت در یاد مولی چون سی بریارت او آمدی زمانی بالستی تا بخود باز آمدی از گاہ با آئندہ مشغول شدی اگر از حال خود یا حال آئندہ چیزے بگفتندی بعدہ گفتی مرا معذور دارید و باز بحق مشغول شدی اگر یکے از اولاد او بمردی او را از ان خبر نشدی مگر بعد از ان بزمانی **نقل ست** کہ خواجہ را بقالے بود ہم سایہ و راو اہل از و وام کردی و او را گفتے کہ و ام تو چون سی صد دم شود زیادہ از ان ندہی چون فتوح رسیدی ہم از ان ادا کردی بعدہ با خود جزم کرد بعد ازین و ام نکند بعدہ از فضل خدای عزوجل یک قرص زیر مصداقے او پیدا شدے کہ ہمہ خانہ را بسند بوشے بقال و نہست مگر خدمت شیخ ازین ناخوش ست کہ و ام نمی ستاند ہمخواجہ خود را بجهت تفحص حال بر حرم شیخ فرستاد حرم شیخ حال را بوسی کشف کرد بعد از ان کا ک پیدا شد از شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ **نقل ست** کہ می فرمود کہ شیخ معین الدین تا پانصد دم شیخ قطب الدین را اذن کردہ بود کہ فرض کند چون کار بکمال رسید از ان نیز دست برداشت **نقل ست** کہ وی در اول عہد بعد غلبہ خواب قدسے بخفتے و در آخر عمر آن ہم بہ بیداری بدل شد و شیخ محمد نور بخش در سلسلہ الذہب ذکر او چنین کردہ است بختیار کاکی اوشی کان من الاولیاء السالکین المتراضین المجاہدین بالخلوة والعزلة وقلة الطعام وقلة المنام وقلة الکلام والذكر بالذم والام فی الاربعینات ولہ فی احوال الباطن شان کبیر بین المکاشفین **نقل ست** کہ او ہر شب سہ ہزار بار درود گفتے انگاہ خفتے مگر ہمدان ایام نے رانکاح کردہ بود و سہ شب این و را از وفات شد مردی بود رئیس نام بغیر اعلیٰ علیہ وسلم و خواب دید کہ میفرماید بختیار کاکی را سلام برسان و بگو ہر شب تحفہ کہ بر من میفرستادی سہ شب ست کہ نہ رسیدہ است **نقل ست** کہ در خانہ شیخ علی سکرزی صحبت بود و خواجہ در اینجا حاضر بود و این شیخ علی درویشے بود از اقارب خواجہ بزرگ معین الدین حسن شہری ہم سایہ خواجہ قطب الدین قبر و ہم در حوالی مقام خواجہ است قوال این بیت شیخ احمد جام را قدس سرہ بخواند بہ میت

و ترک خلاف اولی و ترک مال باس فیہ بجهت محافظت و قوع در انیہ باس ہجو ترک عوب سیری را و طیب را از جہت ترس غلبہ شہوت و دفع در حرام و میفرماید کہ قول شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ الطریق الی اللہ بعدہ انفس الخلائق و آنچه در حدیث قدسی واقع ست انی انما اللہ الا لا اله الاہم الراحمین خلقت بضعہ عشر و ثلث ما خلق من جبار بخلق منها مع شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و لا اله الا اللہ ست بکثرت افراد و اہل امتنا ایہ مثل ذکر لا الہ الا اللہ و نماز نفل و تلاوت قرآن و استغفار و تسبیح و دعا و صلوة بر رسول خدای تعالی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و صوم نفل و طواف نفل و صدقہ نفل و حج نفل و عیادت مریض و تشہیع جنازہ و امر معروف و نہی منکر و صورتے کہ واجب نبود و درس علوم دینیہ و انواع اعانت مسلم کہ ادنی آن اماطۃ نوبی ست از طریق مسلمانان غیر ذلک ممالیقہ و لا یخصی بپس ہر را بعد از است فراغ از ہر یک ازین افراد و اہل استیجاب و اشتغال جمیع اوقات یا اکثر آن با رعایت جمع

تمام مکتوبات شیخ بختیار کاکی

کشتگان خنجر تسلیم	هر زمان از غیب جانی دیگرست	خواجہ را این بیت در گرفت
چار شبان روز در تحیر بود و برین بیت ذوق داشت شب پنجم حلت کرد و میر حسن دهلوی در غزلی	که درین زمین گفته است اشارت باین قسمه کرده است	جان برین یک بیت آوده است آن
آسمان گوهرزکائی دیگرست	کشتگان خنجر تسلیم را	هر زمان از غیب جانی دیگرست

وکان ذلک لیلۃ الرابع عشر من ربیع الاول سنۃ ثلث وثلثین وستمائة وستم ودرین سال فوت سلطان شمس الدین التمش است امارت ابد برپا نه چهار و دهم ماه شعبان سنه مذکور و در لیل العازنین می نویسد روز پنجشنبه در مسجد جامع اجمیر دولت پایوس حاصل شد و درویشان و عزیزان اهل اصف و مریدیانی که بودند بخدمت حاضر بودند سخن در حکایت ملک الموت بود فرمود که دنیا بمرگ حبه نیز در گفتند چرا گفت از آنکه الموت جبرئیل الحسب الی الحسب انگاه فرمود که دوستی آنست که او را بدل کشی نه زبان و سخن بریده گردانی از هر چه بدانی آنکه در گرد عرش طواف کنی نسرو عارفان آفتابند که بر جلگی عالم می تابند و از نورشان همه عالم روشن ست انگاه فرمود ای درویش ما را اینجا آورده اند من ما اینجا خواهم بود و میان چند روز ما سفر خواهیم کرد و بعد از آن شیخ علی سنجر را فرمان شد که مثال بنویس تا قطب الدین در دہلی سود که خلافت سجاده قطب الدین را دادیم و دہلی مقام اوست چون مثال تمام شد بدست دعا گو دادند این فقیر روئے بر زمین آورد فرمود نزدیک تر بیا نزدیک شدم و ستار و کلاه بر سر نقیض نهاد و عصا خواجہ عثمان ہارونی بدست من داد و خرقہ در برد دعا گو کرد و مصحف و مصلی و نعلین برداشت گفت امانتت از رسول صلی اللہ علیہ وسلم بخواجهگان ما رسیده مژ ترا روان باید کرد تا فردا سے قیامت مرا در میان خواجگان شرمندگی نیار و این درویش بکسے بر زمین آورد و دو گانہ نماز بگزارد خواجہ دست دعا گو گرفت و روئے سوئے آسمان کرد و گفت برو بخدا سپردیم و ترا بمنزل سائیکہ انگاہ فرمود چہار چیز کو ہر نفس ست اول درویشی کہ تو انگری نماید دوم گرسنہ کہ سیری نماید سوم اند و گھین کہ شادی نماید چہارم با کسی کہ دشمنی بود دوستی نماید و فرمود ہر جا کہ روی نخراشی و ہر جا کہ باشی مردہ باشی پس در دہلی آمد و سکونت کرد چنانکہ جلگی عالم از صد و روایمہ دعاگوی روی نہادند چہل روز نگذشتہ بود کہ آیندہ بیا خبر کرد کہ لے درویش خواجہ بعد از روان شدن شما بہست روز و حیات بودند بعد از ان بر حمت حق پیوستند۔

اقسام اجتنابی حاصل شود مقصود وی از قرب الہی عز و جل حاصل شود و انشاء اللہ تعالیٰ چہ در تحصیل قرب الہی اتیان جمیع اقسام نوافل اعتقالیہ شرط نیست بل ممکن نیست و مداومت بر فرد واحد از ان کافیت اما اجتناب از جمیع مخطورات و کربہات شرط است اجتناب از ان ممکن پس اگر گویند الطريق الی اللہ کثیرۃ یا گویند الطريق الی اللہ واحد ہر دو قول صادق آید و نیز گفته اند کہ انبار بسبیل اخیا لیس بینہم خلاف سالکان ہمہ اولاد یک مادر اند و پدر ان ایشان متعدد یعنی مشایخ اگر چند طرق ایشان در تعیین را اختیار از فکر و نوافل مختلف ست و لیکن مرجع ہمہ بیک اصل ست کہ شریعت ست و عبادت و تقوی و اتباع کتاب و سنت را اختیار شاخ رضوان اللہ علیہم اجمعین این فرد مخصوص را کہ کلمہ لا الہ الا اللہ است از میان سایر افراد بسبب اختصاص اوست محصول کثرت حضور و منافع دیگر کہ در غیر او پیدا نیست با آنکہ نماز و نفل افضل است از ذکر زیرا کہ وہی مشتمل ست بر ذکر و ذکر جزئے از ان ست و با

شیخ الاسلام بہار الدین ابو محمد کریم الملتانی القرشی الاسدی رحمۃ اللہ علیہ
خليفة شيخ الشيوخ شهاب الدين سهروردي سفت رحمة الله تعالى عليهما انا كما براولياء همت

صاحب کرامات ظاهره و مقامات باهره و برکات شامله خیر حسینی سادات صاحب نزهة الارواح
 و شیخ فرید الدین عرقی صاحب لمعات بلازمت آورسیده اند و تربیت یافته نقل است که در
 وقتی که از بغداد با کمالات و برکات بکتمان شرف قدوم ارزانی داشت اکابر بکتمان را بر سر
 حسد پدید آمد بطریق کنایت کاسه پر شیر را بخدمت او فرستادند غرض آنکه درین شهر گنجایش
 دیگر نیست شیخ این معنی را دریافتگی بر کاسه شیر نهاد و پیش آن جماعه فرستاد مقصود آنکه
 جائی مادرین شهر این طور که گل بر شیر استاده است خواهد بود و اکابر از حسن لطافت این ادا
 حیران ماندند و منقاد و مطیع کرامات او گشتند و وی رحمة الله علیه از اغنیای شاکرست و قول
 رب جلیل که در شان خلیل خود فرموده است **وَ اٰتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ**
لَمِنْ الصّٰحِحِيْنَ در حق او صادق است بعضی از مشایخ وقت را در باب فقر و غنا با وی
 گفتگوی واقع بود فرمودی که دنیا تمامها چه قدر دار و قل **مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ** و معلوم است که از آن
 چه قدر پیش با باشد و گاهی فرمودی که صحبت ما ر کس را ضرر کند که افسون آن را نداند و فرمود
 که غنائیل رخساره حال ماست آورده اند که میان او و شیخ فرید الدین قدس سرهما مودت عظیم
 بود و سالها با هم بودند و چنین نیز گویند که پسر خالده یکدیگر اند و وقتی از خدمت او شیخ فرید الدین
 سخنی رسانیده بودند که موافق مجلس شیخ فرید الدین بود و معذرت این سخن بهار الدین
 بشیخ فرید الدین رقعہ نوشت و یک سخن این بود که میان ما و شما عشق بازی است جواب
 این معذرت شیخ فرید الدین نوشت که میان ما و شما عشق است بازی نیست **نقل است**
 از شیخ نظام الدین اولیا قدس سره که فرمود شیخ فرید الدین را افطار کم بودی اگر چه پ آمدی و
 یا نصد کردی و شیخ بهار الدین گریه و صوم کمتر بودی اما طاعت و عبادت بسیار بودی و این آیت
فَرُوْخَانِیْ یٰۤاٰیُّهَا الرُّسُلُ کُلُّوْا مِنْ الطَّیِّبٰتِ وَ اَعْمَلُوْا صٰلِحًا و فرمود او از آنها بود که این آیت
 در حق او درست آید و شیخ محمد نور بخش و رساله الذمیب و ذکر او نوشته است بهار الدین زکریا
 الملتانی قدس سره کان رئیس الاولیاء و بلاد هند و کان عالماً بعلوم الطائفة صاحب الاحوال
 و المقامات من الکاشفات و المشاهدات مرشد ائمتشع منة کثیر من الاولیاء و لای الارشاد و
 پایة الناس من الکفر الی الایمان و من المعصیة الی الطاعة و من النفسانیة الی الروحانیة شان کبر
 و مجمع الاخبار می گویند فی وصایا الشیخ بهار الحق والدین الواجب علی العبدان **یحب الله البصیق**
والاخلاص و ذلک مفی الاخبار و محو الاشخاص فی العبادات و الذکار و لا یسئل الیه الا بحسین
 الاحوال و محاسبة النفس فی الاقوال و الافعال فلا یقول و لا یفعل الا عند الضرورة و لیس
 لکل قول و فعل الاتجار الی الله و الاستعانة به لیزنة العز و جل خیر العمل و ایضا قال فی وصایا

باشد که بعضی اوقات اعانت
 برادر مومن که فعل متعدی
 بهتر از نماز نفل باشد و
 میفرماید که قسم اجتناب
 اتم و اهم است من حیث
 الاتیان اما اهمیت فی
 اذان حجت که هر که بعد
 کند و قسم اجتنابی و استیجاب
 وقت کند بدان و اقتصار
 نماید بر ادای فرائض و تقسیم
 اوقات از نوافل دست نرزد
 و اجتهاد در آن نماید حاصل
 شود مقصود وی از قرب
 اگر چه بعد از مدتی در آن
 باشد بر مثال بیماری که
 پرستش کند از آن چنانچه
 اگر چند تناول معاصی و
 اشری نافع نکند امید داری
 صحت تمام است هر چند
 ترافت و هر که اجتهاد کند
 و قسم امتثالی و ارتکاب
 کند مکروهات را هرگز بمنزل
 مقصود نرسد بشناپ بیماری که
 معالجه با دوی بی پرستش کند
 و اگر هر دو کند لابد اتم و اکمل
 و اقرب بمقصود خواهد بود
 و اما اهمیت وی از نجات
 که دفع ضرر اهم است نزد
 حاکم از جلب نفع پس
 اجتناب مکروه اهم بود
 از اتیان نفل مثلاً آن را
 که جائز و چرکین شود
 بچشمی که دودی بکرات
 نماز کرد و صرف بعضی از
 وقت بر آن دفع آن را اتم
 اهم بود

بود از اشتغال به بعضی
نوافل در آن وقت پس
چون سالک سلوک این
عزیز نماید بقصد خود که
قرب الهی و وصول بوی
تعالی و تقدس است
برسد و معنی قرب الهی
بعد سالک بود از غیر وی
تعالی و معنی وصل قطع
از غیر و غیر منحصر شد و منقطع
و مباح و مراد بخطور اینجا
جمع منهیات بود از
محرمات و مکروهات و مراد
بمباح اشتغال بخلوقات
بتعلق و تعلیم مثل زمین
و آسمان و کوه و درخت
و اسباب معیشت و غیره که
پس بعد سالک از مخطوطات
بی ذبول وی از مباحات
قرب اقدس است و باو مایل
از مباحات قرب تام پس
هر قدر که سالک از غیر حق بجهت
بود از جناب الهی تعالی قریب
گردد و بیان غیر تعبیر است
و دیگر بکنیم و بگوئیم اصول حجب
که مانع اند از وصول بحق
چهار اند دنیا و خلق و شیطان
و طریق ازالت آنها در کتاب
منهاج العابدین و غیره
ذکور است و چون مقرر شد
که طریق وصول الی الله بعد
از فراغ کثیر نوافل عبادت
است باعتبار نوع عبادت
و نوافل بعضی قلیل الوقوع
بعضی کثیر الوقوع است

لبعض المردین علیکم به و ام الذکر و بالذکر یصل الطالب الی المحب و المحبة تار تحرق کل و نس فاذا
تحقق المحبة کان الذکر ذکرًا مع مشاهدة المذکور و هذا هو الذکر الکثیر الموعود به الفلاح فی قوله و اذ ذکر
الله کثیرًا علیکم تفلحون و ایضاً فی بعض رساله بعض المردین این ضعیف ایحسان سماع
افتاد که شیخ الشیوخ شهاب الدین ابو عبد الله عمر بن محمد السهروردی رضی الله عنه به شیخ خود
ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاهر رضی الله عنه و حرم کعبه بود و شیخ ابو النجیب به سروقته خود و خضر
علیه السلام در آمد شیخ به و التفات نکرد ساعتی باینجا و باز گشت چون بخود باز آمد نگاه بخندمت او
شیخ شهاب الدین را گستاخی بود پرسید که شیخ چگونه بود که نبی از انبیاء علی نبینا و علیه السلام
بر زیارت شما آمد و شما هیچ التفات به و نکردید شیخ در وی نگریست و در وی سرخ کرد و گفت و یک
توجه دانی اگر خضر آمده باز رفت باز آیا این وقت که ما را با حق بود اگر بر رفتی باز نیامدی و بدست
آن تاقیامت بماندی هم در آن بودند که خضر علیه السلام در آمد شیخ برخاست و استقبال کرد
و تواضع نمود و زجر میامین بر کاتهم الله الکرم پس مرید را باید که مراقب و شحنه روزگار خود باشد
و هر چه جز از حق است از دل دور کند و صحبت خلق بر خود حرام گرداند و با ذکر حق موانعت گیرد
و اگر او را با ذکر حق موانعت نبود او از محبت خدای تعالی بوی نیابد و ایضاً فی بعض رساله
لبعض المردین سلامت البدن فی قلة الطعام و سلامة الروح فی ترک الاثام و سلامة الدین فی
الصلاة علی محمد و آله و سلم توفی رحمه الله سابقه صفر ۶۱۱ هجری و ستین و ستار

سید نور الدین مبارک غزنوی رحمه الله علیه

خلیفه شیخ شهاب الدین سهروردی است متقه او شیخ الاسلام دهلوی بود در زمان سلطان
شمس الدین او را میر دهلوی می گفتند و فرمود الفوادی نویسد که روزی در بزرگی شیخ نظام الدین
ابو المودید حکایت فرمودند که وقتی اساک باران شد او را لازم گرفتند که دعا باران
بکن بر سر منبر بر آمد و دعا باران بخواند بعد از آن روی آسمان کرد و گفت یا الله اگر تو باران
نفرستی من پیش ازین در هیچ آبادانی نباشم این گفت و فرود آمد حق تعالی باران فرستاد
بعد از آن سید قطب الدین رحمه الله علیه با اولادش شد و این سخن با او گفت که باران اعتقاد در
حق تو راست است و میدانم که ترا بحق تعالی نیازی تمام است اما این لفظ هر چه گفتی که اگر تو باران
نفرستی من پیش ازین در هیچ آبادانی نباشم نظام الدین ابو المودید گفت که من می دانم که باران
خواهد فرستاد و نگاه گفتم سید قطب الدین گفت که از کجا میدانی گفتی وقتی مرا سید نور الدین
مبارک غزنوی رحمه الله علیه و پیش سلطان شمس الدین برازی برداشت نشینی نزاعی فتنه بود

من سخنی گفته بودم که او کوفته شده بود درین صحن مراد عا باران فرمودند گفتیم تو از من کوفته اگر
تو با من آشتی کنی من دعا بخوانم و اگر آشتی نکنی نتوانم خواند از روضه او آواز برآمد که با تو آشتی
کردم تو برو دعا بخوان از شیخ نصیر الدین محمود قدس سره منقول است که فرمود بزرگی بود که او را
شیخ محمد اجل شیرازی گفتندی سید مبارک غزنوی نعمت از ویافته بود بعد از آن فرمود که در آن وقت
بازرگانی بود از مریدان ایشان بخدمت شیخ آمد و گفت که در خانه بمن پسری متولد شده بنده زاده
شماست نعمتی همراه او کنیده شیخ فرمود نیکو باشد چون من فردا نماز بجا دهم پس رکع ایستای
و از جانب راستان من برآئی و در نظر من داری همان روز سید مبارک غزنوی متولد شده بود
سید مبارک در آن مجلس حاضر بود این حدیث می شنید با خود گفت من نیز پسرخود را بیارم
و در نظر شیخ دارم چون وقت نماز بجا شد باز رگازان را درنگ شد پدید رسید مبارک غزنوی بگوهر
برناسته بود موزن نگیر گفت شیخ نماز تمام کرد پدید رسید مبارک غزنوی از جانب راستان شیخ درآمد سید مبارک
را در نظر شیخ داشت شیخ در وی نظر کرد این همه نعمتها از آن یک نظر بود بعد از آن باز رگازان
در آمد شیخ گفت نعمت نصیب سید زاده شد فرمود وقتی در غزنی استقامت خلقی بر شیخ محمد اجل
شیرازی آمدند و گفتند دعا کنی بکن تا باران بیارد شیخ این سخن شنید و از خانه بیرون آمد و خلقی
دنبال شیخ را باغی پیش آمد شیخ در باغ رفت باغبان در زیر درختی خفته بود شیخ او را بیدار کرد
و گفت درختان خشک می شوند بر خیز و درختان را آب ده باغبان جواب داد من درختان
من آن زمان که حاجت آب دادن خواهم بود خواهم داد شیخ باغبان را گفت پس این خلق
را نفع نمکنی که دنبال من گرفته اند ما بندگان خدا و زمین زمین خدا آن زمان که حضرت عزت
خواهد خواست باران خواهد فرستاد این سخن گفت و باز گشت عقب آن چندان باران بارید
که نهایت نبود مقبره سید مبارک جانب شرقی حوض شمس مشهور است وفات او در سلطنت
اثین و ثلثین و ستائمه.

شیخ حمید الدین لُصْطَوِی

السید الناکوری السوالی لقب او سلطان التارکین است و کیفیت او ابو احمد از اعظم
خلفای خواجه حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین است و در تجرید و تفرید قدیمی را سنج و شست
وی از بندگان خاص حضرت مولی عا سمه است همت عالی او از دنیا و بختی ترست و نظر لطافت
او جز بدینچه و برای شخصی ثلثه است نمی افتد او راشانی عالی است در تصوف و مکانی رفیع
در بیان قواعد طریقت و وی از اولاد سعید بن زید است که از عشره مبشره اند رضی الله عنهم

تلیل الوقوع از جنس عبادا
مثل حج و زکوة و جهاد غیر
آن و از جنس عادات
مثل نکاح و طلاق و بیع
و شرا و مانند آن و کثیر الوقوع
از عبادات مثل صوم و صلوة
و اذکار و غیر ذلک از جنس
عادات همچو اکل و خرب و
نوم و لباس و غیر آن پس
نوافل این دو جنس لابد
ست مطالب را از
تحصیل آن و استیجاب
اوقات بدان پس بطریق
اقتدار کتاب غین بعلم
و الاشبه ذلک من مختصرات
احیاء علوم الدین کفایت
ست و اگر قصد استقصاء
دارد رجوع بکتاب احیاء العلوم
و کتب مبسوطه فقه نماید
و میفرماید که این ضابطه که
ذکر کردم کافی است مطالب
را در معرفت قرب و طریق
تحصیل آن اما احتیاج
مردم بر شد و او استاد
پس از برای تسهیل طریق
و سرعت وصول است
و سلوک طریق بی استاد
و مرشد اگر توفیق الهی یفوق
کرد و فی الجمله ممکن است
بموجب قول تعالی و الذین
جاهدوا فینا لنمکننهم
لیکن تعجب شدید است
طویل و موزن و جید است
اعلم و حضرت شیخ مصطفی
قدس سره بر نظر ما الدین

عبارت نوشته اند فائده
تناسب هذه الرسالة وهي
ان مبني هذه الرسالة على
معرفة القرب وطريق تحصيله
فن علم هذا لا يحتاج الى
اشياء اخرى كما قيل من علم
شيئا واجب وقته ولا به
من تحصيله استراح من
تحصيل سائر الاشياء
لم يعلم هذا الصانع في تحصيل
جميع الاشياء وقيل في هذا
المعنى ايضا من لا يدري
نفعه عن ضرره فهو لا يزال
متجريا في امه وقيل انت
متجريا في امرك لانك لا تدري
نفعك من ضررك وغيره
هذا المعنى بالفارسية زبان
وسود خود نمیدانی از آن
جهت چنین پریشانی -

الرسالة الرابعة
تبليغ اهل النهي بتفاوت
حال الابتداء والانتها
لا اله الا الله محمد رسول الله
شيخ شيخ زمان خود
شهاب الدين عمر سمرقندي
قدس الله روحه وعوارف
المعارف در باب بدايات
و نهائيات كلامي ميفرمايد
که ترجمه اش اينست بتدی
را بايد که از نجاست فقر
کفایل نیستند بقیام لیل
صیام نه را احترام کند که
مصابحت با ایشان بدتر
ست از مجاست ابناء دنیا

وی از متقدمین مشایخ هندست سن طویل یافته وی گفته است که اول مولوی که بعد از فتح
دلی در خانہ مسلمانان آمد منم از زبان خواجه معین الحق والدین تا او اهل وقت شیخ نظام الدین
باقی بود بحتمل که ملاقات میان ایشان نیز واقع شده باشد و الله اعلم و شیخ نظام الدین قدس سره
کلمات او را از تصنیفات او انتخاب نموده بخط خود نوشته بود و صاحب سیر الاولیا آن را از خط
سلطان المشایخ نقل کرده است نقل است که روزی خواجه معین الدین را وقت خوش
بود فرمود هر کس هر چه خواهد گوید بگویند که ابواب اجابت مفتوح است یکی دنیا بخواست و دیگر عقبی رسد
بجانب شیخ حمید الدین کرد که تو میخواهی در دنیا و عقبی معزز و مکرم باشی گفت بنده را خواستی
تا باشد خواست خواست مولی ست تعالی بعد از آن رو بجانب خواجه قطب الدین آورد و همین
کلمه را فرمود وی عرضه کرد که بنده را اختیاری نیست هر چه حکم شود اختیار شمارست خواجه بعد از آن
فرمود التارک دنیا و الفانی عن عقبی سلطان التارکین حمید الدین الصوفی از آن روز
او را سلطان التارکین لقب آمد نقل است که او را در سوادیه که موضعی است از مواضع ناگور
یک و طناب زمین احیائی بود که هم بدست مبارک آن زمین می کاوید و تخم میرنجیت و قوت
فرزندان از آن می ساخت و فوات اولست و نهم ربیع الآخر شمس ثلث و سبعین و ستمائة و مرقه
او در ناگور است قدس سره و او را با شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا در باب فقر و غنا مرام سلالت
و مکاتبات بسیارست و مضمون یکی از آنها این است که با طباق مشایخ و مقتضی نصوص و
احادیث دنیا و متاع آن مانع وصول بحضرت مولی ست سبحانه و تعالی چون شنیده می شود که بعضی
از مشایخ عصر ما خط و افرازان دارند و با وجود آن خوارق و کرامات نیز از ایشان ظاهری شوند
این سکین ادرین باب حیرت یاده میگردد اگر ایشان لطفت فرموده ازین اشکال گره بکشایند عین
عنایت باشد و در مکتوب دیگری نویسنده مضمون آن اینست این احقر مکتوبی بنجد است شیخ بهاء الله
عرضه داشت کرد و از افشکالی که این سکین داشت از خدمتش التماس جواب نمود ایشان سبب
از اسباب جواب آن نوشتند و اگر نوشتند شافی نبود این حقیر بدرگاه مجیب الدعوات تضرع
کرد و دراری نمود که مشکل بنده خود را آسان کند و ازین مقصود نشانی پیدا کرد حضرت مجیب الدعوات
دعائے بنده را قبول کرد و چنان نمود که ارباب شریعت که طالبان ثواب آخرت اند و از بر لای
تحصیل ثواب الکتاب خیرات و نبرات از صلوات و قربات می کنند از کشف حقائق تقوی و دقائق
نفس و س که ارباب طریقت در یابند محبوب باشند و همچنین ارباب طریقت از اسرار قرب و انوار
تجلی ذاتی که مخصوص طالبان مولی ست و پیش ایشان هر چه ماسوائے ذات حق است اگر چه
کشف و مشاهده باشد حجاب ذات بود محبوب و معذور باشند پس هر که بهر چه مادی و دنیوی حق است

درمانده است بحقیقت محبوب است هر چند که او نداند محبوب است و مکتوبی دیگر بجانب شیخ فرموده این
 شکر گنج - در اینجا نوشته است قیل لویعلم المشتغلون بذکری ما فاتهم من قرنی لیفصحوا قلیلاً
 ولیکوا کثیراً و لویعلم المشتغلون بقربی ما فاتهم من لشی لیکوا و اما لویعلم المشتغلون بانسی ما فاتهم
 منی لا نقطعت و اما هم و اورا تصنیفات و مکتوبات بسیار است و اشعار نیز دارد و اشهر تصنیفات
 او اصول الطریقه است و در اینجا میفرماید مردان راه که روی ایشان بدرگاه است سه طائفه اند
 چنانکه در کلام مجید آمده است الذین اصطفینا من عبادنا فیه هم ظالمون لکفیه و منهم من
 مقتصد و منهم من سابق و بالخیرات معذورانند و مشکورانند و فانیانند و معذوران کیانند آنها
 که بعد الایمان با الله و اقرارهم بالتوحید بحضرت حاضر نیانند و اگر آیند و آیند و آهسته آیند و از خطا
 سار عوام غافل باشند و مشکوران کیانند آنها که با ایمان معین آیند و با قرار هم کاب و فانیان آنها
 که خطاب آگشتند بر یکدیگر یاد دارند و جواب این که قالوا بکی فراموش نکرده اند و درین جهان
 پیش از دعوت بحکم خطاب ازلی و جواب لم یزلی اجابت کرده در بابت کار بطلب نهایت اسرار
 برآمده ازینها بسیار بودند پوشیده رفته اند و کسی نام ایشان ندانسته است و نشان ایشان نشان
 و تنی چند را که بشناخته اند تعریف خواجه محمد رسول الله بشناخته اند و اگر نام و نشان ایشان
 کس ندانسته و نشناخته یکم از ایشان امیر المومنین ابو بکر صدیق رض بود که پیش از دعوت بطلب
 رسالت برآمد و در خود را و اطلب کرد و یکی از ایشان امیر المومنین علی مرتضی رض بود که پیش
 از بلوغ مستعد قبول دعوت گشت و یکی از ایشان اویس قرنی بود که اگر پیغمبر صلی الله علیه و سلم
 تعریف نکردی نام او از هیچ دیوانه بر نیامدی و نشان او در هیچ دفتر ثبت نکرده اند و کسی گفت
 که در حضرت عزت داشته که در دنیا چیزی ننهاد و از دنیا چیزی بر نداشت از او آمد و شاد بر رفت
 و یکی از ایشان سلمان فارسی است رضی الله عنه که پیش از دعوت و طلب هدایت پویید و صدق
 عهد میثاق از خود بگوید از اینجا رفته ایم که فانیان کیانند آنها اند که چون معلوم شان شد که خداوند
 شان تعالی موجودی است که فنا بر و روانیست طالب فانی شدند که آنرا وجود نیست و قدم
 در راه عدم نهادند و سرادران راه بپا دادند و نخته نو میدی اگر چه نه خواند نیست بخوانند و در راه
 فنا و حید و فرید چون الف بماندند و روی وجودشان بماند و برای فنا در عین فنا باقی شدند و هر که فنا
 باقی شود این معنی را بقامی ابد خوانند ازین روی است که در ایشان گویند که ملک بازاوال
 نیست یعنی ملک ماد و ریشی است و در ریشی امر سلبی است نه ایجابی ایجاب اسلب است
 اما سلب اسلب روانیست و این تری است غامض نفهم و شوار رسد تو اعتقاد نگاه
 میدار که صد و الا حرا بقبول الاسرار خزینه که معمور بود و مخزون او ستور بماند و هر خزینه که خراب بود

و ضرر این بیشتر است از ضرر
 آن و بسا باشد که بگویند
 اعمال شغل متعبدان است
 و باید ارباب احوال برتر
 است از آن و بگویند
 که فقیر را نماز فرض و روزه
 فرض پس است و زیادت
 بر آن حاجت نیست پس
 شیخ می فرماید باید که این
 سخن در گوش مبتدی درآید
 بدستی که ما تجربه کردیم و ما را
 نمودیم امور را همه صحبت
 و اشتیم فقر و اوصالحین را و
 دانستیم که آنها که این سخن
 گویند و بزیادت عبادات
 و نوافل قائل نیستند هنوز
 در تحت حیطه قصور اند
 با وجود آنکه صاحب اعمال
 صحیح باشند بنده را باید
 که تسک کند بر نفسیه
 و فیصلت تا در بدایت
 ثابت قدم گردد و مبتدی
 را باید که از تلاوت قرآن
 و حفظ آن نصیب داشته باشد
 و بقول کسی که گوید ما نیست
 ذکر و احد افضل است از تلاوت
 گوش نهسد که بقرآن تلاوت
 آن در نماز و غیر نماز برآورد
 که درین راه دارد و نرسد
 و بعضی از مشایخ که مریدان
 را با دست و کمر و احدا مر
 فرمایند برای آنست که تا
 موجب جمع هم گردد و هر که
 ملازمت تلاوت کند
 در خلوت و تسک نماید

بوجودت قائم و در او را
ملاوت و نماز بیشتر و آبی تر
از قائم و ذکر و است و چون
از نماز و ملاوت ملائمت
و سائت طاری گردد نفس
مدارات نماید و از ملاوت
بذکر فرو آید که آسانست
و سبکست بر نفس و
بدانکه غتبی با کمال پاش
بی نیاز نیست از سیاست
نفس و منع وی از شهوات
و گرفتن نصیب از زیادت
سیام و قیام و انواع خیرات
و مبرات تحقیق غلاما کردند
جمع کشورین مقام گمان
بروند که منتفی مستغنیست
از زیادات و نوافل و اگر
قیام بدان نماید بکس نرسد
داین سخن خطاست
از ان جهت که ترک زیادت
و نوافل عارف از معرفت
محبوب گردانبل بدان سبب
که از مقام فریاد دارد
لغفم منتفی ناصیه اختیار در
اخت و ترک برست دارد
گاست رفت و مساحت
بنفس نیز کند و گاست
بنظر ادب و سیاست
بجانب وی نگردالی آخر
قال الشيخ و الله اعلم شایسته
مراد حضرت شیخ رحمه الله علیه
روايل بطالت و دعوت
و سد و رعیت است بر
قومی که قائلند باسقاط
عمل و تخیل و زکند از حد

مخزون او بر سراب بود و نیز می فرماید چنین یا بزیاید باسقاط شود اگر سقاط شود در ملک موقوف ماند اگر بزیاید
زیاید و یا مرده اگر مرده زاید او چون کسی بود که برگ طبعی مرده باشد و اگر برگ طبعی مرده باشد کامل مرده
باشد و یا ناقص مرده باشد مرجع او بدو بخ باشد علی قدر نقصانه و اگر کامل مرده باشد یا برگ
اجتهاد باطن مرده باشد و یا برگ اجتهاد ظاهر مرده باشد و اگر برگ اجتهاد ظاهر مرده باشد مرجع
او با علی مقامات جنان باشد و اگر برگ اجتهاد باطن مرده باشد جنان او با بصود خود که مبدش
از انجا بوده باشد برسد هیچ جا نه ایستد و نیز می گوید که بعضی از باب تحقیق چنین می گویند که حق را
سبحانه و تعالی طلب باید کرد و بعضی می گویند که طلب نشاید کرد و آن تا تو هیچ کدام ازین دو قول را
باطل ندانی هر دو حق شناسی همان ماذنظر تو ضد نماید و برخلاف یکدیگر که دو حکم برخلاف یکدیگر آن زمان
آید که ادیک جهت باشد آنکه گوید که طلب باید کرد یعنی اگر طلب نکنی تعطیل بود و آنکه گوید طلب
نشاید کرد یعنی اگر طلب کنی تشبیه بود و این هر دو معنی لائق و در خروج نیاید پس چه باید کرد آنکه
طلب چون مشبهان کنی ترک طلب چون معطلان کنی یعنی طلب کنی طلب فروگذاری که در حقیقت نیست
تا در ان حرکت کنی و در مکانی نیست تا آن مکان لازم گیری آینه نیست تا بعد از ازاری بخوای
و در نیست تا نزدیک او شوی گم شده نیست تا تفقدش کنی زمانی نیست تا منتظر زمان باشی مکان
نیست تا لازم مکان گردی این همه نفی طلب است و حق است پس اثبات کدام است آنکه نفی
خود و نفی اوصاف خود کنی تا از جمله صفات بشریت گذاره کنی و از جمله صفات ملکیت کناره کنی
و او کل اشیا مجر و منفرد آئی تا چنانکه او تعالی و تقدس لیس کشد شئی است طلب تقلیس کشد
شئی شود این اثبات طلب است هر که خواهد تا عکس درست نماید و روی آئینه صاف نکند
او محال طلب باشد و هر که طلب حق بکند و روی دل از او صاف بشریت صاف نکند او
محال می جوید و هر که راه وصال رود و لوح سینه از نقوش پاک نکند او بیهوده می گوید و هر زده
می پوی طلب آن نیست که اثبات او کنی طلب آنست که خود را محو کنی طلب آن نیست که بدو
تازی طلب آنست که وجود خود را در بازی طلب آن نیست که او را بجوی طلب آنست
که ترک خود بگویی تا آئینه صاف کن چون آئینه صاف شد عکس ضروری الوجود است با عی

ره رو باید که در ره راست و	و انگاه دران اه چو ره است و	کج رو که گویمیت همین است شنو
کج آن باشد که بی خوست و	و نیز میفرماید اول مرتبه از مراتب راه علم است علم باید که بی علم	
	عمل درست نیاید دوم مرتبه از مراتب طریقت عمل است که بعمل نیست را وجود نباشد سوم مرتبه	
	از مراتب درگاه نیست نیست صحیح باید که بی نیست صحیح عمل جز باطل نیاید چهارم مرتبه صدق	
	ست صدق باید که بی صدق عشق روی نماید پنجم مرتبه عشق است عشق بیاید که بی عشق	

توجه درست نیاید ششم مرتبه توجه است توجه باید که بی توجه سلوک را نشاید هفتم مرتبه سلوک است سلوک
باید که بی سلوک در پیشگاه کشاید ششم مرتبه در پیشگاه کشاودن است در پیشگاه کشاوده باید تا مقصود
روی نماید اول مرتبه سلوک چیست آنکه از کوفین بسرازی مقصود چیست آنکه تو نمائی گلشنی عهدها لک
الاک و جبهه هم امروزه بخود و بخوانی **ر ب ا ع**
در بندگی مباش روکان باش **دل هست مقام گاه گذار و بیا** **جان منزل آخرت و جان باش**
راهی در پیش تو نهاده اند هم باریک و هم دراز و ترا عمری داده اند هم باریک هم کوتاه و درین عمر کوتاه
ترا مکرده اند برفتن این راه دراز و شب دنیا اگر چه باریک است که دنیا کلهای ظلمت درین تاریکی بهر تو
متهابی از مطالع عنایت طالع کرده اند که خلق الخلق فی ظلمة ندرک نش علیکم من نور الله نور السموات والارض واشرق الارض نور و تها بخیز و ثواب و این ماستاب را
غنیمت دار و این عمر کوتاه ترا داده اند گذشته انکار و خود را یکی از مردگان بشمار و اگر نه مرده مردنی
میدان و پیوسته این بیت بر دل می خوان **میت** جانی است هر آینه بخواند
اند غم عشق تو و دلائی تر اما خواجهر بر لبستر غفلت در خواب غفلت خوش نخبه است و می داند
که دعوی محبت که کرده است و هر که دعوی محبت کند و چون شب در آید محبوب خود نخسپد تا او را در
دفتر کز ابان بنشیند کذب من اوتی محبتی ثم اذجن علیه اللیل نام تنی سوال چون مردم بمیرد و جان
او از کالبد جدا شود باصل خویش راجع شود یا نه **جواب** راجع آن بود که در زندگی که آن احوال
طبیعی خوانند مرجع خود را بشناسد و جابها را بداند و عوائق و علائق معلوم کند و عشق آن عالم در وی
پدید آید و شوق مر آن را بداند و کججاها را بداند و عوائق و علائق قطع کند و رست از موجودات بگرداند
و روست بوجه آرد و حق هر مقامی چنانکه شرط آنست بگذارد اجزای هر مقامی که بدو متصل است
هم در آن مقام بگذارد و برگ حقیقی پیش از مرگ طبیعی بمیرد و چون چنان بزید و چنین بمیرد و چنان بمیرد و چنان
باز گردد و وصل بدو ساز سوال دنیا چیست **جواب** کل مادی و دنیای هر چه آن دن
حق است دنیا است نفس تو و دن است و هر چه نفس تو نزدیک است دنیا است امروز دنیا بنفس
تو نزدیک است فردا آخرت دنیا فردای اوست ازین معنی گفته اند **میت** **امروز پیری و دی و من و را**
هر چار یکی بود تو **من و را** فردا آنا و صد فنا خطاب خواهند کرد **لَقَدْ جِئْتُمُونَا فَرَادَى كَمَا
خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ** یعنی چون آخر کارتان این بود از اول چرا اختیار نکردی بختیاری باید
که تا این اختیار توان کرد که دنیا خانه نفس است و اسباب آلت حریب او و در خانه خویش با قوت
باشد و از ارباب و صحاب خود مدد دارد و در روح دین عالم از صحاب و احباب خود و در افتاده است
و از معنای صلی خود مجرگشته نامد و میزدانی نیاید هیچ کاری از وی نیاید سوال **مدیر دانی کی خواهد آمد**

سیاست نفس و طریقه اعتدال
و مفروضه باحوال از حال
نفسی نگردد ابتلال و ابتلال
تقدیر این راحت برین طریق
و رغیب برین مقام و در کوفین
نوع کلام مناسب آید لیکن از
مساق این کلام چنان متبادر
انجام گردد که گویا طریق مختصر
درین والفصاحت است که شیخ
طریقه خود را بیان کرد و کلام
جامع آنست که در رساله سابق
تحریر یافت که طرق شایع و سلوک
در وصول و در تعیین اختیار و کار
و نوافل مختلف است با اتفاق
بران که طریق جز مجامده و عبادت
و آفات سنت نیست و لیکن
عبادت را اقسام و افراد بسیار
ست و افراد نوافل و زیادات
لایحه و لایحه است چنانکه گذشت
جمع مدیبتی بر ذکر و احوال
او هر دو اقتصار بر ادای فرائض
و رواتب از صلوة و صیام و غیر
همت بر تصفیه قلب و اهتمام
بتجربه باطن و اثبات نقش توحید
بنکار کلمه ذکر امری مقرر است
میان مشایخ تا آنکه گفته اند اصل
بحال مبتدی ذکر است و بحال
متوسط تلاوت و بختی نماز و احوال
یقین است که اگر مبتدی مشغول
و مداوم ذکر باشد و در تحقیق خالق
تقوی و وقایف و رع کوشد و
توجه و اتجا بحجاب حق درست
دارد و با وجود اقتصار بر واجبات
و سنن از صلوات و صیام البته
بمنزل مقصد و برسد و احوال

سلسله شریفه نقشبندیه قدس سره
اسراریم که انقصار است بر ملاقات
و کفر خفیه و تصفیه قلب از نقوش
اغیار با عدم استقصا و استیغای
اقسام عبادات ظاهر از صلوات
وصیام و اعمال و اورا و طریقی
مقررت و نزه و انصاف طریقی
در تحصیل قرب و وصول و ذکا
اولی و اقرب از این نتوان نیست
و آنکه در باب منتفی فرموده است
که تهاون و تقصیر در اعمال و اول
سبب قطع مزید و نقدان نیست
مزید و ترقی منتفی در مقامات
قرب و محض در کثرت نوافل و اول
نیست چه سیرفانی بعد از تمامی
سیرالی الله و حصول مرتبه فنا
که نهایت عبارت از ان است
سیر فی الله است و مزید و ترقی و
در تجلیات الهی و مقامات قرب
است و انحصار و توقف و بعد
این تجلیات و حصول این مزید
و ترقی در اقامت اعمال و اول
ظاهر نتوان دعوی کرد و تهاوتا
در اقباط قلبی و در وی با و اول
حضور و حفظ آداب قرب نیز
مورث است و مایه شناسیم
آن را که جوهر روح دی نور الهی
منور شده و لطیفه سروی بذات
حق متصل آشته و از خود فانی
و بحق باقی شده در سیر فی الله
دایم الترقی و المزیه است اگر چه
بقررت صلوة و عیام و ملاقات
و قیام و استیغاف و استیغای
اقسام در نهاده قتل کل بعمل
لی ناکلمه فزکم اعظم الایه و باجمد

جواب تا کی نهاده اند و برای که آماده اند از بهر درخواست است و سوال او جل جلاله جواد مطلق
ست و فیض دائم الوجود جواب این تفاوتی که تومی بینی در فیض و فائض نیست بلکه در قبول
و قابل است سوال فرمودی که جو فیض بے تفاوت است تفاوتی که هست در قابل است
این تفاوت از کجا و انیم جواب هم ازین جا که تفاوت سنگ و خاک است در اصل یکی را ماده
صاف افتاده است و دیگر را که در آن را که ماده صاف افتاده است بیواسطه قبول می کند
و آن ارواح انبیاست یعنی مزوج و واسطه خواهد تا قبول کند خواه واسطه انبیاء خواه واسطه
اولیا و خواه واسطه حکما و علما در اسخ و خواه واسطه مجاهده و ریاضت و آن را که ماده مکرر افتاده
بیج و واسطه قبول نکند و اگر چه بعضی بتقلید قبول کنند اما بتحقیق نرسند سوال ایشان را
که ماده مکرر افتاده با اختیار و ارادت خاطر بود یا جواب بے اختیار و بی ارادت خاطر یک برگ
از درخت فرو نیاید و گیاه از زمین بر نیاید سوال پس چه حکمت بود در آفرینش بعضی از ماده
صاف و صرف و در آفرینش بعضی از ماده مکرر و مزوج جواب او جل جلاله فاعل مختار است
و فعل او بی علت کسی را نرسد که گوید چرا و چون لایسأل عما یفعل و هم کسبا لکن یکی او را
ازل شایان قرب و کرامت دانست و آن چنانکه دانست در وجود آورد و یکی اشیایان قرب
و کرامت دانست و چنانکه دانست در وجود آورد و لاجر تو دوست از اینجا بر دار و پائے همت بر
تارک فلک دار رباعی دنیا خوش است و بعقبه خوش باش آخر که تر آفت بدینا خوش باش
و رحمت عالیت بر آید و زمی بگذار تو هر دو را بمولی خوش باش ظالم را شادی بحصول مراد دنیا
و مقصود را شادی بحصول مراد عقبی است و شائق را شادی بحصول مراد مولی است سوال
دین و دنیا است دنیا فرمودی و نمودی که چسبیت بفرمانی که دین چسبیت جواب دین ظالمان
گر نختن و آونختن است گر نختن از معاصی و آونختن بطاعات و دین مقتصدان بریدن آرمیدن
ست بریدن از دنیا و آرمیدن بعقبه و دین سابقان تیر آونگی است تیر از زاد و ن اسد و توئی
باسد قل الله ثم ذرهم فی خو ضه می کعبون سوال حکم این تقریر دینا بر تفاوت
آمد جواب دین یک است و بی تفاوت است این تفاوت که در نظر تومی آید تفاوت مردست
تفاوت دین که دین به حال یکی است بطاهر این هر سه را روئے بخت می نماید اما آنکه نظر باطن
بیند داند فایمنا ثقی لول فکثر وجه الله سوال شریعت را و طریقت را چگونه یکی انم
جواب چنانکه تو جان دتن خود را یکی میدانی طریقت جان شریعت است سوال چن
اوست و جزا و نیست امر و نهی بر کسیت جواب الاله الخلق و الامر امر بر امر خودست و نهی بر
خلق خود گفتیم که نیست بلکه گفتیم همه بدست پس همه اوست سوال دانستیم که دین چسبیت

و بشناختیم که دنیا کدام است خبر کن ما را که بهشت و دوزخ چیست جواب بهشت و دوزخ
اعمال است فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ
اعمال امروزه و صورتها بتوساخته نمایند اگر خیر کرده فردا صورتها می ملائم و موافق آن گردد
در پیش تو بیارند سوال راه چیست و منزل کدام است جواب سوالی کردی که آن را
اسرار است و جمله رونندگان راه را بخارست جواب این جز بمرد و آفتن شجیب المضطر اخلاص
دعا که نتوان گفت و این در که جمله عقلا عالم از رفتن آن عاجزند گفت نتوان سفت
زبان حال باید که گوید و گوش حال باید تا شنود اگر این نیست کم از آن نباید که گویند از دل
گویند و شنونده از دل شنود و من و تو آن ندایم پس به از آن نبود که گفته و شنیده انکاریم
سوال اگر گوید چاره نیست از آنچه شمه از آن بگوئیم و بشنویم با دلهای مضطرب نماند و جانها تحت
نوبیدی بخوانند جواب گوئیم بعون الله و اذنه که از کدام راه و منزل سوال می کنی از راه
و منزل ارباب شریعت و یا از راه و منزل اصحاب طریقت سوال از هر دو جواب او
و منزل ارباب شریعت از نفس و مال بر آمدن است و نعیم مقیم در آمدن که ان الله اشترى
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمُ الْآيَةَ وَرَأَاهُ مِنْزِلُ اصحاب طریقت از جان و دل بر آمدن
است که وَتَبَيَّنَ إِلَيْهِ تَبَيُّنًا وَبَرُّهُ اَعْلَاس و حدت بر آمدن و ان الى ربك المنتهى
ای درویش ترا می گویم زیرا که تو مسافری و دیگران تقیم اند مسافر شریعت را نیت اقامت است
نیاید زیرا که مسافر شریعت را روی بال ملک پیش نتواند بود و مسافر طریقت را روی
بال ملک است سوال بال ملک کجاست تا روی دل بوی آیم جواب کجا
ست که نیست اینها تو لوافتم و جبهه الله مرد باید که از نصیب دنیا و آخرت بر آید و خطوظ نفسانی بگذرد
هر جا که باشد با او باشد و هر جا که رود رو با او آرد و هر چه گوید بد و هر چه بگوید بد و هر چه بگوید بد و هر چه بگوید بد
ان تا ز پنداری کما و جل جلاله از تو دور است بلکه تو از دوری چون تو متبوع تو محو شد فتح الباب
آن در کسی نگشاده است بر تو کشایند و ترا بتو مقصود بنمایند سوال کس دیده است تا به
بناید جواب دیده است آنکه با دیده است فی دیده است آنکه بی دیده است ریاضی
تا دیده بود دیده کجا آید دست خواهی که شود دیده برون آید نیست از دیده دیدنی چو تو بگذشتی
دانی که کسی نیست بینی هر دو سوال این معنی بسی مشکل است بفهم میرسد جواب
تا دم بر خاست این معنی فهم نشود زیرا که وحدت مطلق است و وحدت از صورت منزله است
و از نقش مقدس و و هم نقاش است و صورت انگیر و وحدت و کثرت ضد اند و الضدان لا
یجتمعا از این معنی بود که ابو حنیفه رحمه الله علیه فرمود که من عبدا یخلف فی الوهم فهو کافر حتی

حضر ترقی در مقامات قرب بعد از
وصول بمرتبه نهایت در میان
با اعمال جوارح محل کلام است
نغم وی و ایم بسیار اعمال خیر
در اعی آداب ظاهر و باطن و
صاحب نفس مطمئنه است اما
عالم عارف حجت ابو عبد الله محمد
بن علی الحکیم الترمذی در نوادر
الاصول می فرماید که نورانیت
بعضی قلوب نور توجه و توحید
بود که تصدیق است بـ لا اله الا الله
و این باعث است بر اقبال
او امر و نواهی الهی اگر بعضی
صفات ظلمانی از محبت دنیا
و غیره باقی بود و نورانیت بعضی
قلوب بتو انابت و ارادت باشد
که سبب دقایق نفس و صفای
باطن بود و اثر عمل منیب و صفای
مضاعف بود و از عمل تا رب
و نورانیت بعضی نور ذات حق
بود که موجب فنای ماسوا می
مطلق و بقا با حدیث حق است
و یک عمل از این شخص ملک خدای
که برداش دارد در عمل فقلین
از اهل توبه و انابت بدان نرسد
این حاصل کلام امام حکیم است
و عوارن نیز در باب اتحاد خلوت
بفرماید که صادق باید یکداند
مقدمه و از خلوت تقرب الی الله
است بعبادت اوقات و کثرت
جوارح از نگر و پند پس قوی
از ابواب خلوت بدو است اول
صالح باشد و قوی و گیرد
ملازمیت ذکر و احد و قوی را
دوام مراقبه و قوی را انتقال

ادو کرام او و قومی را داد و او را
بکر این کلام شیخ بجا معیت
رعایت تقد و طرق نزدیک
ست از اینجا ظاهر شود که همه
مقصود در باب این است
ترغیب بر عمل دفع علت و
راحت است و الله اعلم و علمه
تعالی اتم و احکم

الرساله النجاسته

تحصیل الکمال الابدی

باختیار الفقیر المجهول

الاله الا الله محمد رسول الله

العلم و نقیض السلوک طریق الهی

الاتباع و متبوعین الزلف و

الزلف و الاتباع و بعضی از این

که بخدمت آن هدایت یابا ابراهیم

داشتند بود ذکر رساله فقیر محمدی

یافته بود و نوشته بودند و سزا

فرموده که فقیر محمدی چگونه رساله

است و صفت این رساله است

و بعضی این الفاظ و مضمون آن

صفت رساله مذکور تصنیف

شیخ عالم عامل عارف کامل احمد

بن ابراهیم الواسطی الحزینی

که از کبار شیخ و دایره تقدیر

روزگار و طریق اتباع سنت

و تقوی و ترویج این طریق فی نظیر

وقت خود بود و از فقیر محمدی

ارادت و درویشی محمدی مراد

داشتند و مریدان و درویشان

مشایخ را بربان تعارف آن

دیار فقر ایشان گویند و مضمون

این رساله حضرت رسول و توحید و توحید

دارادت و حضرت نبوی صلی علیه

یعبده الم یخل فی الوهم این مرتبه ایست که کس را بر آن برین مجال نیست الا من شاء الله و اد
چنین بار یک و شب چنین تاریک و تو خفته آنگاه بگوئی که من مذمب یا بدینفقه دارم پس رو
انحال است نه پیش روی اقبال باش تا فردا پرده از روی کار بگیرم مذموم شود که خواجہ مذمب
که داشته است یوم یوم یوم الشرائع فما له من قوتی و لا کنا صیر سوال او جل جلاله
پرده پوش است فردا پرده این مشتکی خاک نخواهد درید جواب پیغام فرمود صلی الله علیه و سلم من
القی جلایا یا حی یا قیوم غلبه درین حدیث ستونی هست اگر دریافتی فهو المراد و اگر نه بدانکه فردا
کار بر خلاف روزگار خواهد بود ظاهر باطن خواهد گشت و باطن ظاهر بالا بفرد بدل خواهد شد و فردا
بالا عوض خواهد پذیرفت پیغام فرمود صلی الله علیه و سلم بحسب الظالم یوم لقیمه علی صورۃ الذر باطن بصحت
توبه نضوح بیارای تا بفضیحه قیامت مبتلا نشوی که نضوح الدنیا همون من فضوح الآخرة
سوال پیغام فرمود صلی الله علیه و سلم الموت کفارة چون گناه بموت مفر شد فضیحت آخرت
چه معنی دارد جواب گناه است که برگ مفر شود و گناه است که بطول کشد و برگ مفر شود
و گناه است که بعد از آن مفر شود و گناه است که تا دوزخ نه بیند و آتش دوزخ آن را نسوزد
هیچ سود ندارد و مرد باید که از اینجا چندان نور برد که آن نور مرزا دوزخ را فرو خور و جزایم من فان نورک
اطفا له بی سوال و بنا و دوزخ نقد شده است و آتش گر سگی و مینوئی و واقفاده

من سوخته ام آتش بریانی | مر سوخته را دوباره بریان نکنند | جواب سوخته آتش جانی

باید سوخته آتش بریانی در سوخته آتش زودتر بگیرد و آن سوخته آتش عشق است

که آتش دوزخ بیدار او بیدار سووال آتش دوزخ باد و ایشان چه کار دارد که او را از برای شکلان

و فرعون صفتان در وجود آورده اند که النار شوی المتکبرین جواب آتش دوزخ جبار و ایشان

هیچ آمیزشی و آمیزشی ندارد چه طاقت آتش فقیر بهشت هم ندارد و آتش دوزخ کجا دارد اما

فقر و فقیر از کجا فقر سیاه است که فقر سواد الوجه سیاه روی باید که تا فقر در سر سینه او فرو آید

کافر نعمتی باید یعنی پوشیده صفته تا جمال فقر او را رسی نماید که فقران کیون فقر سوال هر چگونگی

که هست و به صفت که هست درویش درویش است جواب زهار تا هر فقیر فقیر دانی و هر

حقیر را حقیر نشماری که صفات ذمیمه پوشیده عدم امکان است تا آورده است که مولا انصاری الدین

بر مولا نائش الدین سنجر شکر عدم قوی و قدرت بدین صفت گفتی که الحمد سلی عدم الامکان

و پارس فرمودی که مباد که آدمی را ناخن انگشت دراز شود که اگر ناخن خود را دراز میند خواهد

که شکم برادر مسلمان پاره کند با فقر بگو که طاقت بود که الصبر مع السنین همون من الصبر مع الفقر

قوت پیغامبری باید تا با وجود امکان فقر نماید و عیب در فقر فقر افزاید سوال فقر بر کمال هست

قوت پیغامبری باید تا با وجود امکان فقر نماید و عیب در فقر فقر افزاید سوال فقر بر کمال هست

قوت پیغامبری باید تا با وجود امکان فقر نماید و عیب در فقر فقر افزاید سوال فقر بر کمال هست

قوت پیغامبری باید تا با وجود امکان فقر نماید و عیب در فقر فقر افزاید سوال فقر بر کمال هست

قوت پیغامبری باید تا با وجود امکان فقر نماید و عیب در فقر فقر افزاید سوال فقر بر کمال هست

مذموم است جواب فقرام عدمی است بوجوه ذکر کردن مذموم است و بعدم فخر کردن محمود ازین است که خواجہ مصلی الله علیه وسلم بوجود دنیا و آخرت فخر نکرد چون کار بفقر رسید گفت فقری فخری

قاضی حمید الدین ناگوری نام او محمد بن عطاءست رحمۃ اللہ علیہ

از مشایخ متقدمین ہندوستان است جامع بود میان علم ظاہر و باطن وی از صاحبان خواجه قطب الدین قدس سرہ است اگرچہ اور نسبت از سلسلہ سہروردست و مرید و خلیفہ شہاب الدین سہروردی گویند کہ شیخ در بعضی رسائل خود نوشتہ است خلفائی فی الہند کثیرہ منہم حمید الدین ناگوری و اللہ اعلم اما بر مشرب او وجد و سماع غالب بود موع بود بسباع سچکس در زمان او این مقدار توکل در سماع نہ داشت کہ او داشت علمای عصر بر سر او محضر ساختہ بودند و بعد از وی شیخ نظام الدین اولیا این سلسلہ را برپا داشت و در زمان تغلق شاہ بر سر ایشان نیز محضر شدہ بہان محاضرہ کہ در زمان قاضی حمید الدین شدہ بود حاضر ساختند قاضی حمید الدین را تصانیف بسیار ست بزبان عشق و ولولہ سخن می کند طوابع شمس از تصانیف مشہور است در وی شرح اسماء حسنی می کند و سخنان بلند و بدل نرمیک بسیاری گوید او جامع میان علوم شریعت و طریقت و حقیقت و ظریف بود گاہت بہاب مطالبہ نیز کردی گویند روزی وی و شیخ برہان الدین قاضی کبیر کیکی از مشاہیر عصر بود و یاران دیگر سوارہ میرفتند و اسپہ کہ قاضی حمید الدین بر سوار بود بسیار خرد بود با سپاہداران و دیگر ہمہ سہری نمی توانست کرد و قاضی کبیر گفت کہ اسب شما بسیار صغیر است قاضی حمید الدین گفت ولی باز کبیر است و اورا با شیخ فرید الدین گنج شکر مودت بود در فوائد الفواد می آرد کہ لحن حکایت شیخ فرید الدین افتاد قدس سرہ و ذوق گرفتن ایشان از استماع فرمود کہ وقتے ایشان خواستند کہ سماع بشنوند قوال حاضر نبود بدین اسحاق اعلیہ الرحمۃ فرمودند کہ آن مکتوبی کہ قاضی حمید الدین ناگوری فرستادہ است بیا رید شیخ بدر الدین رفت و خریطہ کہ در وی مکتوبات و رقعات جمع کردہ بودند پیش تہاد و دست انداخت اول بہان مکتوب بہت آمد آن را بخند مت شیخ آورد شیخ فرمود کہ ایستادہ بخوان آن مکتوب خواندن گرفت مکتوب این بود کہ فقیر حقیر ضعیف نحیف محمد عطا کہ بندہ و رویشان ست و از سرودیدہ خاک قدم ایشان شیخ چون این قدر بشنید کی حالی و ذوقی پیدا شد بعد از ان این باعی ہم یاد کردند کہ مکتوب در سماع آن عقل کجا کہ در کمال تو رسد آن لوح کجا کہ در جلال تو رسد اگر مکتوب کہ تو پردہ برگزینی ز جمال آن دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد

قبر او در پایان خواجہ قطب الدین است بر صفہ بلند گویند او خود را پایان خواجہ تھا و عظیماً الاولاد او این امر را نہ پسندیدند صفہ بلند تر از قبر او خواجہ کردند و سلم و رضی اللہ عنہم جمعین و

والد سلم و التزام طریقہ سنت و سیرت سلف صالح از صحابہ و تابعین با حسن و احتساب و احتراز از طرق مستوحشہ و مبتدعہ است اکنون آن سال را بطریق اختصار ترجمہ کنیم تا پیداکرد کہ مقصود صحبت بی زیادت چیز بران و باللہ التوفیق میگوید کہ بعضی از برادران و خواستند از من کہ بنویسم برای ایشان قاعدہ مختصری در طریق فقرہ بعد از اقرار بستی پایہ و کمی سرمایہ خود بر آوردن حاجت و قبول کردن درخواست ایشان بقدر امکان اولی یافتہم و بخدایاری می جویم در ان بدان ای برادر توفیق و ہدایت و در گار تعالی مارا و ترا اگر فقر و درویشی راست و درست می طلبی کہ شیخ آن استوار و شاخہای آن بلند ست لازم گیر رخ و فقر و درویشی محمدی از برای متابعت اورد کہ آب از حشر چہ خوردن پاکیزہ تر و صاف تر از اید و در دا خود را از انکہ گیری درویشی از ایمان و نوشی آبہای دوزخ حشر چہ کہ رنگ نہاد گیر گون شدہ از راہ راست گردیدہ است می گوید کہ تو این رضوی فہمی کہ چہ میگویم و این رزاردی پردی تو نیز شرح کردہ ام پس اگر میردی تو بطریق فقر محمدی امید دارم ترا کہ برسی براہروان پیشین کیار ان پیغمبر تو اند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رضی اللہ عنہم جمعین و

برایمخته شوی روز رستخیز باوی
 عماران وی زیر سجن وی قوی
 که بر اینمخته شوند در ویشانی
 سنجهای شایخ خود را میخته
 شوی تو زیر سجن پیغمبر تو و شیخ
 تو محمد رسول الله صلی الله علیه
 آله و سلم پس لازم گیر این طریق
 را و بیرون میا ازین طریق و
 نصیحت کن آن برای هر که
 دوست میداری از برادران
 خود تا باین راه روند و بدان
 کار بندند و برسند همه ایشان
 بشیخ خود و پیغمبر خود صلی الله علیه
 و آله و سلم و فقر محمدی مجلدات
 شرح آن را برینا بد لیکن من
 اصول و قواعد آن ایان
 کنم که بعد از بدست آمدن
 اصول صعود بجانب فروع
 آسان گردد و با الله التوفیق
 قاعده اول درین راه
 اینست که تجد تو بکنی مران
 تو پروردگار تو که فرستاده است
 این نبی کریم را و فرستاده است
 بروی کتاب عزیز را و وضو
 تازه بر آری و در جای خالی
 که کسی ترا ندیده در آنی و دو
 رکعت نماز بخضوع و خشوع
 تمام بگذاری و بر سر پهنه بدگاه
 مولی باستی و چندان بهستی
 که دل تو نرم گردد و زهره تو
 آب شود و آشک از چشم تو
 روان گردد و بنالی و فریادی کنی
 و از تمامی گناهان توبه کنی و باز
 آئی و سید الاستغفار که در حدیث
 صحیح آمده است بخوانی و بر

و کان وفاته سنة خمسة و ستائة از شیخ نظام الدین اولیا نقل است که فرمود سکه و سلع درین
 شهر قاضی حمید الدین ناگوری نشاند و قاضی منهاج الدین جوهرانی چون او قاضی شد و صاحب
 سلع بود این کار استقامت گرفت اما قاضی حمید الدین را مدعیان منازعت و خصومت
 بسیار کردند و بران حرف ثابت بود بعد از آن فرمود که بحیران با قاضی حمید الدین ناگوری عیناً
 کردند می تا وقتیکه مولانا خرف الدین بحیری رنجور شد قاضی حمید الدین از صفائی که درویشان را
 باشد بیاد بر آورد و رفت او را خبر کردند که قاضی حمید الدین آمده است او گفت آنکه خدا می
 معشوق می گوید او آمده است من روی او نه بنیم درین مجلس امیر شایع حاضر بود و او عرضه داشت
 که مقصود ازین معشوق محبوب است سلطان المشایخ فرمود درین باب بحث بسیار است و نیز
 از شیخ نظام الدین اولیا منقول است که فرمود قاضی حمید الدین ناگوری بار رسیده است که
 سماعی بود با آنکه قوالان حاضر بودند و منی گرفت صاحب سلع گفت بیایید اگر کسی را با کسی
 تفاوت حالی باشد یکدیگر صفا کنید که در هم مؤثر نیاید باز گفت بیایید بیکدیگر آمده باشد تفحص
 کردند و ترک سماع گرفتند و با استغفار مشغول شدند در شناسائی آن درویشی رسید و شبی بنخوانه تمام
 آن اثری پیدا آمد عزیز در آن مجلس بود و هم در آن حال جان بحق تسلیم کرد و نقل از طالع نمون
 و حقیقت آنست که اختصار و انتخاب از آن کتاب حقیقت آب که هر جا موج موج از اسرار حقیقت
 و فوج فوج از معانی طریقت است متعسر است جمیع مواضع او در متانت و حرارت و حالت تشاکل
 و تشابه واقع شده از اول کتاب که شرح اسم هومی کند که چند ایرادی باید و چندان معانی در
 شرح این کلمه گفته که وقت کتاب از احاطه آن قاصر است باری هر چه آمد نیکوست قال قدس سره
 مهور حرف اشارت است و اشارت بشاهد بود چون موجودی در نظر آید یا از وی خبر آید از بعد آن
 چون از وی فعلی که لائق او بود دیده شود و دعوت گویند او کرد و پس نکو کرد چنانکه خلیل صلوات الله
 و سلامه علی نبیا و علیه چون روی از نیرات بگردانید و تریه اذ کل ظاهر کرد که اتی بری ع صمما
 نُشْرُ کُودَن رومی دل محبوب جان آورد و جُحْتُ و جُحْتُ الَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضَ حَنِيفًا از بعد برای اتی بری و تولای و جهت ویرا گفتند اِلَى مَنْ تَوَجَّهْتَ فَقَالَ
 اِلَى سَائِي الَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيُقْبِلُنِي این اشارت اگر چه از مقام تفرقه بود و حرف اصناف
 دلیل این سخن است اما در طلب مشار الیه جمع شد و در صفت بار خلعت شمع شد در حال و سلوک
 آمد اتی خَاهِبٌ اِلَى رَبِّي نیز ذکره الله بالخیبر میفرمود جمله ذرات عالم کون را و سلوک توجیه است
 زیرا که جمله طالب کمال خود اند و کمال جز در عالم لایزال نبود و بدین نسبت همه را از چیز عدم و ظهور
 آورد و در و س همه بدان نور آور حکیمی را سوال کردند و گفتند روی ذرات عالم بحسبیت گفت بحسبیت

الحق بفتح و جیم بی معنی علم نشان نزوح اخبار

از توحید الاشیاء به رباعی	گرو دلم بسوی او خواهد شد	حال دل خسته ام نکو خواهد شد
قصه چه کنم رسته امید دلم	با او چو کی شود و تو خواهد شد	
لی حبیب خیال نصیبی	واسمه فی ضمائی کنون	ان تذکره فکلی قلوب
ای برادر در عالم سلوک جمعیت محال است انی ذاهب الی ربی سیدین دلیل این حدیث است اگر بدو جمع بود سیدین چه گفت و در حال وصول تفرقه ضلال بود و انا الحق و سبحانی سر این معنی است لعمری در مقامی که انا باید گفت همو گفتن تفرقه بود و ضلال و در مقامی که همو بگفت انا گفتن محال بود نیز ذکره الله بالخیر میفرمود که اگر گویند انا خیر در ان مقام همو خیر گفتی بر سر آمدی چون بجائی همو انا گفت در سر آمد و از هر چه داشت بر آمد اگر حسین بجائی انا همو گفتی در سر آمدی و از سر پاره توحید بر آمدی چون انا گفت بر سر آمد و هزار هزار مرتبه بر آمد من قلمت فنادیه لعمری در اشارت مشیر و مشار و اشارت باید تا درست آید و این در حد کثرت افتد و ثالث ثلثه نصاری قریب شود و از مقام توحید دور گردد و الاشارة الیه شرک و العبادة عنه افک سر این سخن است رباع		
بامایه بسیار ز سود و توحید	آنرا که بسوی تو اشارت باشد	و از معنی عزت عبارت باشد
بود و اشارت و هم بموهمات بود و اشارت عقل بمقولات بود و هو ج عزت و کبر بانی محبوبان	بیچاره همیشه در خسارت باشد	ای برادر اشارت حسن محسوس
بدین عوالم نسبت ندارد و پس اشارت بدو جز شرک دیگر چه بود و اگر غائبی اشارت بکرمی کنی و اگر حاضری اشارت بچی کنی خالق الخلق لایری ویرا تا بعززه الله که اشارت بدو جز از غفلت دل نبود لا اله الا الله بر هر دل که تجلی عالم عظمت بود او را پروائی یاد داشت او نماند و چون دل از یاد داشت باز نماند هر آینه زبان از یاد کردن باز نماند درین مقام اشارت هر بود و مومن البعد هم عن الله اکثر هم ذکر الله مصراع کسی سرش نمی داند زبان در کش زبان در کش		
ای برادر تو خود را فراموش کن و خاموش کن خود این فراموشی یاد کردن عجب بود و ذکر ربک از انسیت قبل از انسیت نفسک روزی شبلی خود را فراموش کرد و لب برب نهاد و خاموش گرد نمازش از وقت در گذشت چون بخود باز افتاد از در آن در گذر افتاد و میگفت شعر		
نسیت الیوم عن عشقی صلاتی	فلا ادری خدا می من عشا می	فذكرک سیدی اکل و شرینی
و وجهک ان رایت شفا ادا می	بدانکه اسم هر یک حرف است و حروف و او از اشباع ضمه متولد	
شده است پس این اسم مقدس دلیل است بر وحدت مسمی و بیچ اسمی برین مشابهاست نیست لعمری اسم عظم بادشاه یگانگی که نباید تا موجب معافی بی گناه شود چون دانه با حرف مستقیم اتصال یافت مضاف بنده محبوب باشد با و انداء المحبوب لمحبه یا ایها الذین آمنوا		

طریق ابلع محوی استقامت
 و استواری طلب اری پس
 ازان برین توبه و برین عهد که
 با پروردگار خود برستی محکم هستی
 و استوار باشی و هفت عضو
 که چشم و گوش و زبان و بطن و
 فوج و دست و پا است و رعیت
 تو اند و تو ازینها پرسیده خواهی
 شد از آن فرموده شرح باز داری
 و از ارقب حق و علم و س
 از احوال تو آگاه باشی تا روز
 تمام بر تو گذرد و بر زبان تهنیت
 و غمازی و دروغ و هر سخنی که بگوید
 باشد نزد و بر گوش تو سخن بد
 و آنچه ناشنیدی ست نزد و
 چشم تو بر زن بیگانه و امر و نفی
 و میل دل تو بجان ایشان بشنا
 تا عهد یک با خدا می خود بسته کنی
 و بعد از توبه در زانمی چشم دول
 نیفتی و در مقام تقوی تشکین
 شوی و با استعداد سفر آخرت
 و صلح اوقات و احوال مشغول
 باشی با امید لقای خدا می جل
 و لقای پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم
 در آن رود بروی سندی و بلا که
 سفیر روی بنده با مثال او امر
 و اجتناب نواهی اتباع شریعت
 و می تقالی باشد تا خفیه بنده
 مگر بشیر و سفید روی با محمد صلی
 علیه و آله و سلم با اتباع سنت و
 حرص بر سلطوی و عمل بدان
 بود تا نزد و مگر راه اتباع او دوزخ
 خود را از جمیع حقوق ناسن نظام
 برات کنی تا حبه و قیراطی از مظلمه
 برگردن تو نماند و با اسی حقوق

از حق خدا و نفس خود و خلق
عموما و خصوصاً قیام نمائی سیما
آنکه با تو درین طریق رفیق و
مصاحبست و صحبت او با تو
برای تعاضد و تعاون به بر تو
تقویست پس اگر در مرتبه انوار
و مساوات هست رفیق و نصیحت
و امداد و ایثار با آنچه قابل حاجت
تو بود و کار او کن و آنکه در مقام
استرشاء و ارادت است گاهی
بر فرق و گاهی بصفت و تعلیم و
تربیت او باش و ترشی امروزی
را با شیرینی لطف و رفیق بیا نیز
و اگر از روی ایسائی و ترک ابی
نسبت با تو وقوع یابد اگر سهو
و غفلت و خطا و جهل بود در
گذران و عذر او را قبول کن
و ماده مودت او را ازل قطع
کن و تعلیم و ارشاد وی مشغول
باش و اگر بطریق تعهد و سقاقت
و تقلید قول و ذکر عیوب و
مناقص و حضور و غیبت و
سبک حرمت باشد اگر برگرد
و اعتدال نماید عذرش در ظاهر
قبول کن و قطع سلام و کلام
از وی کن زیرا که با منوعم از
تجاوز و تقاطع یکدیگر و لیکن او را
قابل صحبت خاص بدان زیرا که
عشق میرزا نوبه نبود چه آن
لطیفه قلبیه که تربیت او قرار
علی ی او و در نصیب فیض الهی
از ان راد بوی میرسد نماید و
را بطه منقطع باشد و معمول
این نصیب در نظیر شیخ و است
را احترام و عقد محبت وی بود

و چون دایره با بخت علت که در نظر معوج می نمایمتصل شد مصفا بنده از محب گشت هو و موند
المحب لمحبوب پس ند از حضرت اعلا را و مرعاشقان کار افتاده را باید و شتابند با آمد و ندا عاشقان
دل بیا داده مر حضرت عزت او را تا بگو عورت وصل او دریا بند هو آمد و در عالم عشق شوق چون
از طرفین بود با ناله هو در خورست و عظیم معتبرست رباعی
آنجا که ز عشق یار بوی باشد
ناید باشد که گفتگوی باشد | او آنجا که ز شوق جستجوی باشد | بی شبه ز هر دو های بوی باشد
بدان ای عزیز که اسم هو اشارت است بموجود ازلی و هست لم یزلی موصوف باوصاف کمال
و مقدس از تعالض و زوال موجودی که ازلیت او را ابتدا نباشد و هستی که دیومت او را انتها
نباشد و این اول اسم است که از سر اوقات غیب در عالم ظهور آمده است چنانکه در سوره قل هو الله
احد ظاهرست و هو اسم عظم است و تجلی انوار او بر اسرار خاص خواص حضرت جلالت ظاهر شود چون
این اسم از اسما اشارت بود از برای زیادت بیان اسم الله بران ضم کردند هو الله شد تجلی انوار الهیت
بر ارواح خواص بود و چون انوار الهیت قاهر انوار عقول بشری بود برای زیادت بیان اسم احد
بران ضم کردند و تجلی انوار احدیت بر قلوب ارباب تحقیق بود و چون انوار احدیت محرق انانیت بشریت
بود برای زیادت بیان را اسم صمد بران ضم کردند و تجلی انوار صمدیت بر اشباح اولیا بود و چون
انوار صمدیت ماحی رسوم انسانیست بود صفات لم یلد و لم یولد و لم یکن که کفو احد برای زیادت بیان
بران ضم کردند و چون تجلی انوار این صفات مقدسه مرصفا خلق را در رقبه عبودیت آورد و همه
را طاعت او کار با بر درگاه الوهیت آورد همه را از نهایت نظر بریدایت افتاد دایره های هو دیدند
همه محیط هر چند از راه عبارت و سائر اسما حسنی بود از راه اشارت دران دایره یافتند گفتند
که این اسم معظم صل اسمیست چنانکه فاتحه ام الکتاب است این اسم معظم ام اسمیست بسر
سخن باذ انیم اسم هو دیا چه خطب جلال و الجلال است و فاتحه اوصاف کمال است و اگر این
اسم اگر چه صاحب نظر باشد و او را از اسرار خبر باشد بعلیه سلطان هویت حضرت او و اله و حیران
شود و در فیاض عشق سرگردان شود او را از خود شعور نماند و در صفات او غیبت و حضور نماند اشارت
او از او بود و نظر سرش و ناماد بود و لا اله الا الله محمد رسول الله یکی از کار بطریقیت فرمود یکی از اولها
بدیدم و چون بدور رسیدم او را یافتم در بحر شهود غرق و بمشهود مستغرق گفتم ما سبک قال هو گفتم من
انت قال هو گفتم من این جبت قال هو گفتم الی این تردید قال هو گفتم مگر مرادت از گفتن هو حضرت
و الجلال متعال است که ملکش لم یزل و لا یزال است نشهن شهنه و خرمیت از روی نوره جاشد
و جانش با استقبال رویت باد شاه شد عجب خواجه عالم صلی الله علیه و سلم چون ساج بحر نشد از
عالم خود می دور شد و بانوار محبوب مستور شد چون تلامذ امواج شهو بر سر آمد سلطان غیرت

بد و ناظر شد و او بخود حاضر شد فرمود اللهم اجعل فی قلبی نوراً و فی بصری نوراً و فی سمعی نوراً و فی فنی نوراً و فی تحتی نوراً و فی امامی نوراً و فی خلفی نوراً و اجعلنی نوراً فی نورانی گفت **موسع**

سرتاپایم فدای سرتاپایت یعنی در محمد آباد و جبریل آباد این معنی یافت نمی شود و مقصود

الرحمن بکشتائی و از آنی در خود نظر فرمائی تا پیش از آنکه از پر تو انوار جلال محترق شویم بهر تو سجدهات و جگریم تو مشرف شویم پیش از آنکه بخود با تو در حضور شویم با خرق صفوحه جمال تو نور شویم این معنی غوری دارد و اگر این را ذوقی سلیم بیاید تا جمال نماید اسی عزیز چنانکه سسمی اسم هواز کیفیت منزله است و از بدایت و نهایت مقدس است اسم هواز مخارج و بدایت و نهایت مقدس است و منزله کس بدایت او را در دنیا بدو نهایت او نرسد و این صفت حضرت جلالت است که اولیت او از بدایت منزله و آخریت او از نهایت مقدس است و دائره هواز چون متصل شود از بی بدایتی و بی نهایتی محض است از هویت حضرت جلالت است و آنکه دائره هواز را بدایت و نهایت پدید نیست اما چون در نقش وی نگاه کنی هر جزوی از اجزای دائره هواز را صلاحیت بدایت دارد و همان جزو صلاحیت نهایت دارد پس کلی آن دائره حکم صلاحیت متضمن اولیت باشد و متضمن آخریت باشد بدین نسبت هم اول باشد و هم آخر و بحقیقت اجتماع اولیت و آخریت در اسموی المد تصور نتوان کرد

بدین نسبت اسم هوزین مسمی باشد و این رمز بر هر کسی پیدا نباشد **ای** آن حلقه که اول است و آخر

و آن نقطه که باطن است ظاهر | خواهی که بینی ای نگوروی | در حلقه که با نظر کن چهره

عجب حضرت جلالت را اول گوئیم بآیه آخر و آخر گوئیم بآیه اول و آن وجوب وجود است و اشراق انوار شهود است و دائره هواز در صفت صلاحیت است و بدایه آخرت و آخرت بدایه اول است پس او است و این معنی موجب تعظیم اسم هوز است بطویل اینجا میدار غایت بخودی سرشته کار از دست مراد بر چه توان کرد بسر سخن باز گوئیم اسی عزیز بدانکه حرف هوز مستخرج از خلق است و او را با خلق مساوی نیست پس گوینده این حرف را باید که با عالم امکان پیوستگی نبوده و برای جز شکستگی نه تا در عالم وحدت باز یابد و از سر اوقات احدیت دیدار یابد اسی عزیز و کلام عوب اسم کم از دو حرف نیامده است بدین نسبت فرد مطلق را در عالم مانا می نیست چون ارباب بصیرت معنی احدیت در حرف هواز دیدند روی دل بدو آوردند و گفتند که این حرف را معنی اوست **پست**

حرفی که مراد از او باشد | برادر نظر حرف تا او باشد | برین نسبت اسم و سسمی هر دو

یکه باشد و بی شبهه و تنگی باشد اسی برادر حرف هواز میان جان متصاعدمی شود و از مکان من اسرار جهان اظهار می آید و او را هیچ محلی حلولی و هیچ مکانی نزولی نمی باشد و لب و زبان را که وکیل در سلطان دل اندازد و در ادان گفت آگاه نمی شوند از برای آنکه تا مستکشفان اسرار است

هر چند بجا و مشورت کند و اگر
براه بی صبری رود و لیکن حفظ
حرمت و منزلت شیخ از مساحت
سینه او با پای بیرون نهند و اعتدال
در جوع نماید معذور بود و چون
در شتی و سختی نمود و بعد براه
خلات ادب و محبت رفت این
نشان تنگ حرمت و ارتفاع
رابطه و انقطاع علاقه است
مشکل که بازیم آید حق اسلام
باقی است و لیکن نسبت ارادت
را نشاید و نیز با هر صاحب محافه
و طلب صدق کن الا از آنکه
بطریق صدق ارادت رود و
محافقت و تدقیق در طلب صدق
بامردان رود و با هر صاحب
و با خلق مدارا کن بداهت را
آنکه برای دفع شر و طلب جمعیت
وقت بود و بداهت آنکه برای
طلب دنیا و حفظ نفس باشد و
مصاحبت کن با خدا و هر که
بطریق تبت و صحبت با فقر است
و تعظیم و حرمت و آثار و تواضع
کن و با اغنیایی نیازی قطع
طمع و سکوت و سلامت و مطاوعه
ایشان باشد نه طالب کلام
با ایشان بر قدر سوال ایشان
کن و ایشان را امر نپذیرد و مان
و تدقیق در محافقه کن قاعده
و و هم در طریق فقر مجری حقیقا
و اهتمام در ادای صلوات خمس
ست با حفظ اوقات و رعایت
ارکان و آداب و حضور طلب
و رعایت معنی احسان چنانکه از
هنگام شنیدن اذان تا از رفتن

از نماز با سکینه و وقار و خضوع
و خشوع و تذلل و نهی معانی قرآن
و تدبر در آن و حفظ و تخطیم حق و عباد
در رکوع و سجود و ایستادن و تسبیح
بود هرگز احالیست با حق ظهور
آن در حال نماز بود و حال صحیح
آنست که در نماز دست در صلوات
صلوات پیوست میان بنده و
خداوند و هرگز در نماز حاضر نبود
او را حال صحیح نبود چه هر که در
اقرب موطن محبوب بود و این که
چه خواهد بود و غیر فریه و صلی الله
علیه و آله و سلم اقرب میگویند بعد
من رب اذا کان ساجدا و فرمود
جهلت قره عینی فی الصلوة میگویند
حیف نباشد که در وقت سماع
تضاید لغوی و تصفیق حاضر باشی
و در وقت ایستادن و حضرت
حق غائب این نشان فقر باشد
ست و در ویشی نادیده است
در قاعده فقر محمدی رب اقلست
بجفت نبوی صلی الله علیه و آله
و سلم چنانکه دل خود را بجهت
او مشغول از حق او را شیخ و امام
خود گیر و عقد محبت با او محکم
کنی و بتامه سر خود با وی جمع باشی
و صلوة بر محمد مصطفی صلی الله
علیه و آله و سلم بسیار گوئی و
پیوند باطن با او متصل و قوی
داری تا وی صلی الله علیه و آله و سلم
چنان در دل تو جانی کند که نشانی
در دل فقر در میان ایشان
می بینی که چون شیخ و پیر کی نزد
وی مذکور گردد چه ضراب کند
و در آیه تراز آید محبت عظمی و

و مستبصران انوار صمدیت را معلوم گردد که چون اسم از تبدیل و انتقال و تحول بحال مقدس
بود هر آئینه سیمه این اسم مقدس از تکلیف بمکان و از ترکیب بزبان مقدس بود و ذلک سر غریز
ای برادر هو اسم اشارت است هر آئینه بذات مشار الیه باشد نه محاسن صفات او این سران
معنی است که و اصلان گفته اند که عشق بر ذات واقع شود نه بر صفات خصوصاً ذاتی که کمال
او موقوف ما هوذا علی الذات نباشد و این معنی دقیق نزد ارباب تحقیق دلیل است بر تقدم
ذات بر صفات نه تقدیمی که موجب مغایرت بود بل تقدیمی که مثبت وحدت بود تا سر التوحید
استقاط الاضافات پیدا آید ای برادر اسم هو اسم که اسم ذات است مطلق نه معلوم و نه مشتق
ای برادر اسم مشتق از اشتراک غیر خالی نبود آنچه از اشتراک غیر خالی نبود بنا بر وحدت بدو عالی
نبود و اسم معظم هو اتفاق عشاق مشتق نیست و جز بر وحدت مطلق نیست بدین نسبت اسم معظم
هو بود و چون هو او بود و ذلک در لطیف ای برادر فرد مطلق آن بود که او را هیچ چیز صفت
نتوان کرد زیرا که صفت چیزی بچیزی مقتضی مغایرت بود میان ذات موصوف و صفت بل
استفرا موصوف از صفت و افتقار صفت بموصوف حاصل آنکه اخبار از چیزی بعین ذات
نتوان کرد بدین قضیه اخبار از چیزی بچیزی دیگر توان کرد بدین نسبت و این معنی تقد و کثرت
بود و تقد موجب نفی وحدت بود و چون این معنی عزیز در زمین مقرر شود بتوان دانست که جمله
اسماء مشتقه و اعلام قاصر اند از اخبار ذات بی کیف حضرت مقدس او و اسم معظم هو مخبر است
از حقیقت احدیت فرد مطلق و منظر است مرعنی صمدیت که بر حق را لا اله الا الله ای برادر اسماء
مشتقه و اله بر صفات و صفات را نتوان شناخت مگر باضافت و توحید استقاط اضافات است
که التوحید استقاط الاضافات است

مکتوبی نگرفتست و ذات که التوحید استقاط الاضافات
عجب هر اسم که مشتق بود از چیزی طالب را در او ان طلب نظر بر هر دو چیز افتد و حق عقل نیست
که چون نظر بر چیزی افکنند تا حقیقت او را درک نکنند بچیز دیگر نپردازان را در لایه اخلاص نیازد
و اشتغال بغیر او حجاب بود و از باز اسم هو مشتق نیست از چیزی تا طالب را دور بین کند و
با گمان و یقین کند بلکه فرد مطلق است مقدس از اشتقاق و موقد آتش اشتیاق طالب را از غیر
منقطع گرداند و مطالب رساند لا اله الا الله پروردگار عالم و آفریدگار آدمی و آدم جل جلاله و عم
افضل فرمود قل هو الله احد و سه اسم در یک آیت ذکر کرده و حق الله احدی مراتب و مذکرات
راه عشق است از عالم و مقتصد و سابق و مراتب نفوس سه آمده اما نه و تو آمده و مکتومه اسم نهیست
مقران سابق است که اباب نفوس مکتومه اند و در بر تو انوار احدیت با و سرخسته اند و دیده اند
و این غیر بر دوخته اند هر یک در مقام استغراق از کل بی شعور اند و مجذوب لطفت آن نورند

سیچکس از ایشان باغیر سازد بلکه با عزیز دار و بلکه آدم و آدمیان را و عالم و عالمیان را معدوم
شمارد و نابود پندارد زیرا که همه در عالم امکانند و اسیر خداوند آسمی برادر نقش اسم بود گفتن بر و دایم کار
منتهمان سابق است که جان شان بر حضرت عزت او به زار دل عاشق است زیرا که اسم هو منتهمانی
اسم الله است و ازین سر آنکس آگاه است که جانش مستغرق عشق بادشاه است آسمی عزیز آن که بجا
همیت محبوب دارد و از او بانیت خود پندارد و بلکه بغلبات مشاهد جلال بگذارد و از خود بی شعور شود و
در پرتو آن نور شود مقامات و کرامات را و سکرو صحرای ثبات و همواره وفاء و بقا را و خوف و رجاء و بسط
و قبض را و افضل و فرض را و انس و طبیعت را و سرور و رعبیت را به و اضافت نتوان کرد محبوب چون
بی نشانست بی نشان شود و چون بوی گل در گل پیدا و پنهان شود و نیز می که در طریقت قدمی داشت
و در حقیقت دمی داشت با این ضعیف می گفت در دیری از دیر بار دوم درآمد کی از یاربین و بین
که در من نظری داشت و از سر کار من خبری داشت مرا به وضع بریدی که را دیدم چون خاشع ایستاده
و مرشد و را آماده پیستی از او بدل من درآمد گفت ای عزیز مدت دو ده سال است که در مشاهد جلال
است بر قدم انتظار ایستاده و مراجبات دعوت را آماده هر سحر گاهی ناگاه می اسم هو الله و بسیم ما رسد
چون اسم هو بگوید نوری از دهن او لامع شود بر شکل آفتابی که طالع شود آسمی عزیز هو گوئی هر آینه
واله و حیران بود چون مستغرق مشاهد محبوب بی نشان بود و هویت محبوب بانیت و سر محفل
گردانیده باشد و او را بسجرات وجه خود بسوخته باشد اگر از مقام استغراق بمقام استعلاک افتد و محبوب
گم گردد و بی نشان شود و جمله پیر بر روی عیان شود چون قطعه در لجه محیط عشق هر آینه به و اشارت نتوان کرد
و اسرار او را عبارت نتوان کرد و اگر از مقام استعلاک بمقام صطلام افتد ملک و عالمش مسلم شود و طبیعت
بنده جاس رسد که محو شود بعد از آن که از آنجا جز خدائی نیست آنچه درین مقام از و بی شمع روزگار
رسد تا باشد در مقام اول از خود به و اشارت کند و گوید هو درین مقام از و بیخود اشارت کند و گوید
آن عزیز می که از مطلق گفت راست جنبید کوانا الحقی گفت قال بعض المشایخ من عوف معنی
اسم هو یعنی ما سواه من الاله یعنی هر که بر معنی فردیت با و قوت یا به نظرش بر عالم وحدت افتد از کثرت
و اضافت پیر میزد و در ذیل یگانگی آویزد چون از یکی یکی ناظر شود بر در سراق وحدت حاضر شود از خود
بی شعور شود و در پرتو آن نور شود و اله و حیران گردد و در دله و حیرت حق وجود او ان بود که در بحر شهید
غرق گردد و بفر و مطلق مستغرق گردد و او را درین مقام با همیت از یکا پیروان یابد و داشت اسمی می ماند
آسمی برادر هر که او را بشناسد هر آینه به بیچونی شناسد و به بیچون اشارت محال بود و از بیچون عبارت
خضلال بود و ذلک سر لا اله الا الله من احب شیئا اکثر ذکره ثابت است اما در بایت عشق چون قدس
گویی گفت و گوی باشد باز چون بعالم رفت و روی رسد بعد هم عن الله اکثر هم ذکر الله جلال نماید چار شتی

منزلت کشیخ را در دل اوست
پس بگردان تو پیغمبر خود را
و شیخ خود را که محمد رسول الله است
صلی الله علیه و آله و سلم و دل خود
همچنین تا محبت او تمام تر گردد
و دل ترا ملک گردد و مثال او
در چشم تو دایم بود و چون نام او
ذکر گردد لذت ذکر او را در خود
بیانی عظمت و در دل خود
مشاهده کنی و چون باین
صورت با حضرت وی متوجه باشی
و مستغرق یاد و حضور او گردی
و صلوة بروی بسیار فرستی اگر کن
هر موعید و مواظبت کن امر
و نهی او را بجا آر و من اخبار و
سیر و معجزات و اوصاف احوال
و محاسن و کمالات او را بر زبان بگزار
کن و هرگاه حدیث او را بشنوی
و صفات او را تصور کنی علامت محبت
تو زیاده شود و تعظیم او در دل تو
غالب آید و داعیه اتباع سیرت
او سلوک طریقت او قوی گردد
و ذکر و فکر تو مدام او را در دوی بود
و ذوق و شوق تو بر یاد وی چه
و کوشش تو در پیروی وی باشد
تا ترا از اتباع و اشیلع و بی دانند
و کس می شمارند و در هر ساله
می گوید مردم فقر فقر می گویند و
نمیدانند که حقیقت فقر چیست
و بایت او چه و نهایت او تا کجا
ست و من از بایت فقر و ارادت
نکته می گویم که چون آنرا بشناسی
عزت فقر را بشناسی و نهایت
او را از آنجا قیاس کنی بدانکه
هر که میدان فقر و ارادت و بیک

و قدرت ندارد که در وی در آید
 الا بعد از فراغ از امثال او امر
 و اجتناب نواهی اول حال
 در آمدن درین طریق آنست
 که حفظ خاطر با حق کند چنانچه
 متعین و متوجه با حق کند و هرگاه
 که خطره در دل گذرد که مضمی
 حق است در حال اذان توبه
 کند بعضی باشند که قلوب ایشان
 مستقیم گردد و خواطر صالح شود
 و خطره نکند ایشان را غالباً که
 خاطر حق و ایشان دوستان
 خداوند که شرم دارند که در دل
 ایشان خطره کند آنچه نوری
 سبحانه بدان راضی است
 از جهت یقین ایشان بنظر
 و علم وی تعالی و هرگاه ما این
 مرتبه نرسیده باشیم و حال آنکه
 این از بدایات فقر است شرم
 داریم که دم از فقر و ارادت
 از نیم و دعوی آن کنیم و بگویم
 از بدایات فقر گویم و آن آنست
 که بعد از اقبال امر و اقتساب
 نمی جفتله خاطر طلب ارادت
 حق و جل جنان از دل ظاهر
 شود و بر وی غالب آید آتش
 شعله زند که تمام مطالب
 و تألیف دنیا سوخته شود و خاکستر
 گردد و دل از غیر مطلوب خالی
 و فانی شود و چون با این منزل
 نرسیده باشیم چگونه دعوی فقر
 از بدایات کنیم و حال آنکه بوی
 از این بشام جان مانرسیده
 تا احوال فقر و صلیب در این
 نهایت این موضع گنجایش

از نور دل پیوسته می گوید

گر عاقلی حدیث تو کم کنی

راه گرفت و گوی محکم کنی

پس سوخته بخند فرام کنی

بر گفته بگیر و با تم کنی

عجب در غمهای کار لا اخصی

ثنا و علیک انت کما اثبت علی نفسک گفتن سر اینصی است تعمیری اگر در بدایت بدان معنی که کشف
 آن موجب کمال باشد در نهایت مکاشف شدی در روز لیش صد بار استغفار بایستی کرد و طای استغفار
 کل یوم مائة مرة نود و نه بار برای نود و نه نام و یکبار برای استغفار آن استغفار و ذلک برای برادر آن
 که در مقام تمجید فصاحت نماز و در مقام توحید و چون ز نمل الاخصی ثنا و علیک ملا الا الله شعر

احب مناجات الحبيب با وجه

ولكن لسان العاشقين قليل

شیخ جلال الدین تبریزی قدس سره

از اکل مشایخ است مناقب او از آنچه در کتب مشایخ چشت نوشته اند معلوم توان کرد و در فوائد
 الفوائد نقل از سلطان المشایخ می کند که شیخ جلال الدین تبریزی مرید شیخ ابوسعید تبریزی بود
 بعد از وفات پدر در خدمت شیخ شهاب الدین سهروردی افتاد خدمت هائی کرده که هیچ بنده مریدی
 را میسر نشود گویند که شیخ شهاب الدین هر سال بمفرج رفتی پیر شده بود و ضعیف نوشته که برای او
 میداشتند چندان بر مزاج او موافق نبوده است شیخ جلال الدین تبریزی نوعی کرده بود که و یکدانی
 و دیگی بر سر کرده می برد و آنشی در آن کرده چنانچه سر او نسوزد تا چون شیخ طعام طلبیدی طعام گرم
 پیش بر دی و وی با خواجه قطب الدین و شیخ بهاء الدین موافقت داشت و ذکر او در کتب مشایخ
 چشت بسیار است و هم در زمان خواجه بدلی تشریف آورده بود شیخ نجم الدین صغری شیخ الاسلام
 دلی که تبر او بر قبر مولانا برهان الدین بنی است با او لقائے پیدا کرد و او را بامری شنید متهم ساخت
 و چنان آنگه سخت که او را جانب بنگاله روان کردند چون در بنگاله رسید یک روز بمکان نشسته بود بر خاست
 و تجدید وضو کرد و حاضران را گفت بیا ئید تا بر جنازه شیخ الاسلام دلی نماز کنیم که او این ساعت
 نقل کرد و همچنان بعد که بر زبان آورفته بود بعد از آن که نماز کرد و روی سوی حاضران کرد و گفت اگر
 شیخ الاسلام دلی ما را از شهر بیرون کرد و شیخ ما را از جهان بیرون کرد و هم در فوائد الفوائد نقل از سلطان
 المشایخ می کند که فرمود شیخ جلال الدین تبریزی قدس سره چون در دلی آمد و بعد از چند گاه روان شد
 می گفت که چون من درین شهر آمدم در صرف بیدم این ساعت نقره ام تا پیشتر چه خواهد شد و هم در اینجا
 نقل می کند که اندر آنچه شیخ جلال الدین تبریزی در دیالون رسید روزی در دلی خانه نشسته بود در
 جغزات فروشی کوزه جغزات بر سر کرده پیش آن در گذشت و این جغزات فروش از جماعه قلع طریق بود
 که در میواشی دیالون می باشند چون نظر او بر روی مبارک شیخ جلال الدین افتاد هم در اول عقیده روزه او

آبگشت چون شیخ درویش بیدگفت دروین محمد صلی الله علیه و سلم این چنین مردان هم می باشند برزورایان
 آورد شیخ او را علی نام کرد چون او سلمان شد در خانه رفت و یک کت جتیل خدمتی آورد شیخ قبول کرد
 و فرمود که این سیم را هم تو نگاهدار آنجا که خواهم گفتم بمصرف رسانی فی الجمله این سیم بهر کس می بخشیدی
 را صد درم می فرمود و یکی را پنجاه درم و یکی را کم و یکی را بیش و هر که را اندک فرمودی پنج جتیل فرمودی
 اقل تصدق شیخ پنج جتیل بودی تا چندگاه بر آمدن آن همه سیم خرج شد یک درم ماند این علی می گوید که
 در دل من گذشت که بر من یک درم بیش مانده است و اقل بخشش شیخ پنج درم است اگر کسی چیزی
 خواهند فرمود من چه خواهم کرد و هر چند اندیشه بودم که سالی بیام و سوال کرد شیخ مرا گفت یک درم
 او را بده و هم در وی نقل می کند که شیخ شهاب الدین سهروردی وقتی از سفر حج باز آمده بود اهل بغداد
 بخدمت او آمدند هر یکی خدمتی آورد از نقد و جنس بسیار و درین میان زالی بیامد گریه از چادر کنه نمود
 بکشاد و یک درم پیش آورد شیخ شهاب الدین آن یک درم بستد بالای آن تحف و هدایا بنهاد
 آنگاه از حاضران هر که بود فرمود که شمار هر چه می باید از تحفه خدمتی بگیرند هر یکی بر می خاستند نقدی
 و صر و کالائی بر می گرفتند شیخ جلال الدین تبریزی طیب الله تراه حاضر بود او را اشارت کرد تو هم چیزی
 بگیر شیخ جلال الدین برخاست آن یک درم که آن زال آورده بود برگرفت شیخ شهاب الدین چون
 این بدید گفت این همه تو بروی چنین گویند که شیخ جلال الدین تبریزی و شیخ بهاء الدین زکریا با هم
 سیاحت بسیار کرده اند تا وقتی که لشهری که شیخ فرید الدین عطار در آنجا بود رسیدند شیخ بهاء الدین را
 روش چنان بود که چون بمنزل میرسد بعبادت مشغول می شد و شیخ جلال الدین بسیر شهری برآمد
 شیخ فرید عطار را دید که نشسته است محو التواریکالات او شد چون بخواب گاه باز آمد با شیخ بهاء الدین
 گفت که امروز شاهبازی را دیدم که از خود رقم شیخ بهاء الدین فرمود که جمال با کمال پیر یاد کردی گفت
 که با وجود او از هیچ چیز بیاد نماند از آن تاریخ باز در میان شیخ جلال الدین و شیخ بهاء الدین مفارقت
 افتاد و فواید الفوائد نقل می کند که شیخ جلال الدین تبریزی مکتوبی بجانب شیخ بهاء الدین زکریا رحمة الله علیه
 فرستاده است و در آنجا نوشته من احب انی اذ النساء لم یظلمن ابدا و نوشته است که هر که دل بر صنعت
 بند و گوی صارع الدنیا و جوامع الکلم که از ملفوظات سید محمد گیسو درازست می نویسد که شیخ فرید الدین
 قدس سره در کودکی بیشتر مشغول و مستغرق بودی تا آنکه او را مردم قاضی بچه دیوانه می گفتند بارے
 شیخ جلال الدین در آن منزل رسید پرسید اینجا درویشی هست گفتند که کودکی هست دیوانه شکلی
 که در سجده جامع افتاده می باشد شیخ جلال الدین بدیدن او آمد و ناری بدست او داد او صائم بود آخر
 بخلق قسمت کردند یکدانه افتاده ماند وقت افطار هم بدان دانه روزه بکشاد آن روز فرید تری بالاتر
 یانت با خود گفت که اگر آن تمام اناری خوردم چه فوایدی بود چون شیخ الاسلام قطب الدین پیوست

شرح آن ندارد و مقصود مختصار
 و اقتضای بر قدر ضرورت است
 و چون دلباز شنیدن بیانات
 تنگی کند شنیدن نهائات کجا
 طاقت دارد و میگید که واجب
 است بر ما که بگویم با بر احوال خود
 که مبتلا شده ایم امروز بطایفه
 که شغل ایشان اکل حرام است
 و کار ایشان بطالت حلال
 نزد ایشان همان بود که بایند
 و حرام همان که نیابند شب و
 روز می گردند تا الفقه حریب بخورد
 و صورتی خوب بینند و نغمه
 خوش بشنوند و احوال ظاهر کنند
 و معارف بگویند و دعویاها
 بین و دراز کنند تا احوال مقصد
 شوند و مطالب نیابست
 آید و بوی از اسلام خالصش
 ایشان ز سیده ایمان حقیقی
 در دل ایشان ندیده تمام
 شب سماع بشنوند و رقص
 کنند و چون بنواز ایستند نول
 زنده مثل نول زاغ و خر کنند
 بد آمدن بر ملوک امر او گرفتن
 فتوحات ایشان سوال می کنم
 از جناب حق عز و علا که در او
 ما را از ایشان که ایشان را همان
 حق اند و راه زنی ایشان
 اشد و صعب است از راه نانی
 که راه دنیا زنده مال بزرگ ایشان
 راه دین زنده ایمان بزرگ ایشان
 چون ایشان را در لباس فقر
 بیند گمان برد که طریقه فقر بین
 است که ایشان از این پس اتباع
 ایشان کند و پلایا گمرد پاک

این حکایت کرد شیخ فرمود با بفرید هر چه بود همدران یک دانه بود برای تو داشته بودند در سیر الاولیا می نویسد که در انشای آنکه میان شیخ فریدالدین و شیخ جلال الدین مکالمه میرفت شیخ فریدالدین بغایت جامه پاره داشت هر بار با میزد و شیخ بدامن پیراهن محل از پارچه می پوشید شیخ جلال الدین دریافت فرمود که در پیشه در بخارا بتعلیم مشغول بود و هفت سال از اردن نداشت فوطه داشت خاطر جمع دارا چه شود سلطان المشایخ می فرمود که شیخ جلال الدین ازین درویش مراد نفس خود داشت قبر شیخ جلال الدین تبریزی در بنگاله است یزید و تبرک به قدس الله تعالی سره العزیز

گروانغذای تعالی دی زمین را از لوث ایشان که چرکین کردند و سیاه گردانیدند و سبزه دین را و راضی بادوی سبحان اراهل خشت و خون و غلیم و مراقبه و معرفت سنت متابعت که مستوران از نظر عوام نشانده ایشان را جرم خدای چنانچه بحقیقت خدا را جز ایشان اهل حضرت اکبر صاحب نفحات قدسیه اند سلام خدا باد بر ایشان در خواست کنیم از خدای کریم که توفیق دهد ما را و شمارای یاران بالسلوک طریقت که دوست ارادگان را و راضی ست از ان دور دارد ادا آنچه کرده است نزد من و ما را راضی گرداند و او را و نیز گویند که نشان فقر محمدی آنست که چون بشنود قرآن را طرب کنند بدان وسیل کنند بان و تجلی کند در وی تکلم سبحانه و صفات مقدسه خود بر دلهای ایشان و اعجاب از کسی که دعوی محبت خدا کند و حاضر نیابد دل خود را نزد سماع کلام محبوب و حاضر یابد نزد سماع قصاید و لغنی و تصنیف و وفا فلان شد نزد سماع کلام حق و اما عجبان حق جل و علا سماع قرآن شفاء صد و ایشان در راحت امرار ایشان ست حاضر می شود در وی تکلم پس مشاهد می کند او را در امر و نهی و و هد و عید وی و قصص اخبار و مواظ

شیخ نظام الدین ابوالموید قدس الله سره العزیز

از مشایر زرگان ست در زمان سلطان شمس الدین معاصر خواجه قطب الدین قدس سره بود شیخ نظام الدین اولیایز او را دیده است میر حسن در فوائد الفوائد می نویسد که بنده عرض داشت کرد که شهادت کثیر و وقتی بدید فرمود که آری ولی در ان ایام کودک بودم درک معانی چندان برادر نموده روزی در تذکیر او در آمدیم بر در مسجد نعلین در پائی داشت آن را از پائی بکشید و بدست گرفت و در مسجد در آمد و دو گانه بگزارد من بچکس را و نماز بر میست او ندیده ام دو گانه با راحت بگزارد و بالائی مقبره رفت مقری بود که او را قاسم گفتندی خوش خوان او آیت بنحو اند بعد از ان شیخ نظام الدین ابوالموید رحمه الله علیه آغاز کرد که بخوابایی خود نوشته دیده ام هنوز سخن دیگر نگفته بود که این سخن در حاضر ان در گرفت همه در گریه شدند آنگاه این دو مصرع بگفت که **بر عشق تو بر تو نظر خواهم کرد** | **جان در غم تو ز روز بر خواهم کرد** | این بگفت و لغز از خلق بر آمد بعد از ان دو سه بار همین دو مصرع بگفت آنگاه گفت که ای مسلمانان دو مصرع دیگر این رباعی یاد نمی آید چه کنم این سخن بطریق عجز بگفت چنانکه در همه جمع اثر کرد آنگاه قاسم مقری آن دو مصرع یاد داد **پر درویشی بجاک در خواهم شد** | **پر عشق سری ز گور بر خواهم کرد** | این رباعی تمام بگفت فرود آمد جد شیخ نظام الدین ابوالموید را شمس العارمین گویند و شیخ جمال کولوی که مقبره او در کول ست از اولاد او ست رحمه الله علیه وفات او در سنه

شیخ برهان الدین محمود بن ابی انخیر اسعد البخاری رحمه الله علیه

از اکابر علماء وقت سلطان غیاث الدین بلبن بود موصوف بود و نور علم و دانش و وجد و سماع جامع بود میان علوم شریعت و طریقت و عالم شعر نیز بسی داشت و بعضی شعرهای درویشان نیز از وی نقل می کنند چنانکه این مصلحت **اگر گریست عام شد رفت ز برهان عذاب**

و ر بعل حکم شده که چها دید نیست
وی مشارق حدیث را پیش مصنف سند
کرده بود نقل است که وی می گفت که من خرد بودم لقیاس شش هفت ساله همراه پدر خود در
راهی میرفتم آوازه مولانا برهان الدین مرغینا صاحب هاید را فتا و پدر من از و تحاشی کرد و در
کوچه دیگر رفت مرا بر جانی گذاشت چون کوکبه مولانا برهان الدین مرغینا نزد یک سید من پیش
شدم سلام کردم در متن بدید و این سخن بگفت خدام اچنین می گویند که این کودک در روزگار خوش
علامه عهد شود من این سخن شنیدم و همچنان در رکاب او روان شدم باز مولانا برهان الدین مرغینا
فرمود که خدام اچنین می گویند که کودک چنان شود که بادشاهان بر در او بیایند **نقل است** که او بارها
گفته خدای عزوجل مرا از هیچ کبیره نخواهد پرسید مگر از یک کبیره از پرسیدن آن کبیره کدام است گفت
ساعت چنگ است که چنگ را بسیار شنیده ام و این ساعت اگر باشد هم بشنوم قبر او جانب شرقی
حوض شمس است که آن را تخمه نور گویند یزار و تبرک بمردم این دریا خاک قبر او را با طفلان بخوراند
تا سبب مزید فتح علم گردد ازین جهت قبر او از پایان شکسته بود چند بار ویران گردید و باز از سر
عمارت کرده رحمه الله علیه -

شیخ احمد نروانی رحمه الله علیه

مرید قاضی حمید الدین ناگوری ست مردی بزرگ بود و با فنده شیخ الاسلام بها و الدین زکریا
قدس سره کم کسی را پسندیدی و در باب شیخ احمد نروانی گفته است که اگر مشغولی احمد بسجند
مایه صوفی باشد شیخ نظام الدین اولیا فرمود در آن سماع که واقعه شیخ قطب الدین بختیار اوشی
قدس سره بود احمد نروانی نیز در آن مجلس بود شیخ نصیر الدین محمودی گوید که شیخ احمد نروانی گاه گاه
بر سر کارگاه او را حالی پیدا شدی که او از خود غائب شدی و دست از کار برداشتی جامه خود بافته شدی
روزی قاضی ناگوری قدس سره بدین او آمده بود ملاقاتی کردند بعد از آن وقت و در آن قاضی
حمید الدین گفت احمد تا چند دین کار خواهی بود این بگفت و باز گشت ههنا شیخ احمد بر خاست که
بیخ را محکم کند میخ است شده بود دست بر میخ آمد و دست بشکست شیخ احمد بزبان هندی گفت
این پر پیچ قاضی حمید الدین دست من بشکست بعد از آن شیخ احمد ترک کار گرفت و کلی بحسد
مشغول گشت قبر او در دیالون ست رحمه الله علیه -

شیخ محمد ترک نارنولی رحمه الله علیه

اصل او از ترکستان ست و از آنجا بیارهند رسید و در نارنول ساکن شد گویند وی مرید خواج

و ابناء وی پس نرم شود در لکها
ایشان و منجذب گردد در اوج
ایشان و میست شود صفات
نفوس ایشان و مقهور گرداند
آن صفات و عظمت تکلم و حدیث
کندهای ایشان را محبت خود
برای مشاهده رحمت الطان
خود و جلال اکرام خود می گوید
گوش من به سخن کسی نمی گوید
که چون قرآن نه مناسب طباع
بشرست و حد در سماع وی رو
نمایه شعر مناسب طبیعت
بشری ست ازینجاست که نم
گرد دلهای از سماع وی چنین
کلام فاسدست حقیقتی ندارد زیرا که
شعر محرک طباع ست باوزان
خود بسیار در وقتی که صاحب
نغمه خوش از لغات موسیقی آنرا
بر خواند و ضم گردد و با و می تصفیق
و جمع شوند در آنجا قومی که قص
کنند در صورت اطفال بهای
بمقتضا قطع و جلیت بجنبند
چه جای دیگران و این حرکت
نه بمقتضا خالص ایمان و
یقین ست بلکه بشو ب طبع
و جلیت ست اما ارباب ایمان
و یقین که صاحب محمدانه صلی الله
علیه و آله وسلم و کسان که تابع
ایشانند با حسان می جنبانند
قرآن انچه پنهانست در دل
ایشان پس جنبش دلهای
ایشان و خشوع و وجد و تشنه
و لیلین جلوه و در وقت تلوین ایشان
بجسم معرفت و یقین با خدا بحکم
طبع و جبلت بفهم این سخن را

و بخوان این آیت را الله نزل
احسن الحدیث کتابا متشابها
مثنائی نقشه منہ جلوه الدین
نیشون ربهم ثم تلین جلوه هم
قلوبهم الی ذکر الله و اگر نایب دل
خود را حاضر در سلوک قرآن قنوت
کنید و اسی باران برین بقلبت
نصیب او از معرفت تسکیم و
حارن ترین مردم حق نیست
که فاشع تر بود در سلوک کلام
دی و اگر لابد سماعی خواست باید
که بهر ساینده قاری متقی طیب
الصوت را و بشنود از وی
قرآن را و مشابه شود بدان
صحاب پیغمبر خود را اصلی الله
علیه و آله و سلم در ضمنی الله عنهم
اجمعین این ترجمه آن ساله
است بعد از اختصار و حذف
بعضی تفصیلات و تطلوہات
او و بعد از تامل نیک ظاهر شود
که تقدش نفی طریقه شایع مجور
ترتیب و تسلیک و ایشان و
توسل و تسک طالبان مریدان
بذیل ارادت ایشان نیست
مقصودش ترغیب و تحریص
بر طریق اتباع و اخذ بسنت و
رعایت تقوی و تدبیر است
و ترجیح و تقویت طریقه سلف
صالح که صحابه و تابعین آن حقا
و اجتناب از بدعت طریقه مستح
که مخالف اصل پیدا کرده باشند
و بدعت جاعته که دین برینا
فروشد و در اصل اعتقاد تابع
بهوای نفس باشند و نفاق دین
دانه و این سخن خود متفق علیهم

عثمان هارونی ست و در آنچه از ملفوظات مشایخ دیده ایم ذکر او نیافته ایم و عوام آن دیار او را
پیر ترک و ترک سلطان نیز گویند و مقبره او ملجا و خواص و عوام آن دیار است چون از ترکستان بیار
هند رسید در قصبه نارنول حوضی بود که مدفن او بر لب آن حوض است الآن حوض مسمار شده
رفته است و در آبادانی شهر در آمده وی آنجا سکونت کرد و مجبور بود و متوکل و حضور و از توالد و
تناسل و در و سیکس را بیعت دست نداد و درین ساخت آورده اند که در او اهل اسلام کافران
در نارنول قوت داشتند و مسلمانان در شهر اندک و هندوان فرصت نگاه میداشتند و زرعید
بود در نماز یکبارگی بر سر مسلمانان ریختند و شهید ساختند بسیاری از مسلمانان در آن و در بساعت
شهادت رسیدند و شیخ محمد ترک نیز همدان روز شهید شد اکثر شهید را بر لب حوض تهنه پال
دفن کردند و شیخ در مسکن مالوت مدفن یافت و در آن مشهد و شهید آسوده اندکی بر بلند می
اورا بلند شهید می گویند و یکی در نشیب او را نشیب شهید می خوانند هر دو حافظ کلام الله
بوده اند گویند که بعضی از صلی آواز تلاوت قرآن از قبر با س ایشان شنیدند که بطریق ورمی خوانند
نقل است که یکبار شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی را با دشاہی با کراہ بجانب تندر و آن سانبه بود
براه نارنول متوجه تہ بود چون یک کروسے نارنول رسید از جودول فرود آمد و متوجه مقبره
شیخ محمد ترک شد درون روضه سنگی ست مقابل قبر زمانی متوجه بآن سنگ ایستاده بود بعد از آن
متوجه قبر شیخ شد چون از زیارت فارغ شد پرسیدند که چه سر بود که اول بسنگ متوجه شدید
و بعد از آن بقبر فرمودند خد شکاری که خداوند گارش بنواختن او در خانه او بیاید و او را
سر بلند سازد من روحانیت حضرت سید کائنات را صلی الله علیه و سلم بالای این سنگ حاضریم
تا آن دم که آن معنی بر من مکشوف بود متوجه آن سنگ بودم چون آن معنی از بصیرت من
غائب شد متوجه تربت شیخ شدم بعد از آن شیخ نصیر الدین محمود سردر مراقبه برد چون سر از مراقبه
برداشت فرمود هر کراهمی صعب پیش آید و باین روضه متوجه گرد و امید است که آن شواری آسان
گرد و یکی از بی باکان گفت که اکنون خود شمارا شکلی پیش آمده است فرمود از برای همین معنی میگویم
که دشواری مرا حق تعالی به برکت ایشان آسان گرداند و دوسه منزل از نارنول نکلده شته بود که
بادشاہ را واقع شد و شیخ نصیر الدین محمود دہلی باز گشت آن سنگ در مقابل قبر او هنوز است
و مردم زیارت او می کنند رحمة الله علیہ

شیخ ترک بیابانی مشہو شاہ ترکان صاحب رح

گویند وی از مریدان شیخ شہاب الدین سہروردی ست و الله اعلم و از احوال او چیزی مشخص نیست

که نوشته شده است شاید قبر او نزد یک قلعه دلی است جانب فیروز آباد رحمة الله علیه -

شیخ شاهی موی تاب رحمة الله علیه

در یاد این بود قاضی حمید الدین ناگوری اورا شاهی روشن ضمیر گفتی در آنچه اورا خرقه داد بخیرت شیخ محمود مؤئنه روز فرستاد و گفت که ما موزیان کار کرده ایم که شاهی را خرقه دادیم ترا این معنی پسندیده می افتد شیخ محمود گفت هر چه که شما کنید پسندیده باشد آورده اند که روزی یاران او در آفتاب ایستاد و چنانکه عرق از ایشان چکیدن گرفت و در آن حال خواجه شاهی فرمود که حجام را بخواند گفتند چه خواهی کرد گفت آن قدر خوشی که از یاران من بیرون بروم و گویم که تا خون من بکشد و در خیر المجالس تمام این قصه بگفته می کنند می گوید و سفته یاران او را بیرون بردند و برنج پختند چون طعام کشیدند شیخ در آن طعام نظر کرده و گفت درین طعام خیانت رفته است ما نخوایم خورد یاران حیران ماندند و گفتند میان ما کس خیانت نکرده است و نظر یاران ایشان شیر و برنج پخته بود و پیش آمدند و گفتند شیر جوش بر آورده بود و گفت میبخت آن بدی نبود که در آن کنیم بر زمین می افتاد و گفتیم بر زمین ریزد آن به ما بخوریم بضرورت خوردیم گفت پیش از آنکه طعام پیش یاران بکشند هر که بخورد او خیانت کرده باشد خدا را ایشان سموع نیتا و ایشان شرسته شدند و هوای تابستان بود عرق از ایشان ریزان شد فرمود بخشیم بایک بار دیگر این نوع نباشد بعد حجام را طلبید و گفت آن قدر که از یاران من عرق رفته است خون من بر زمین ریختن شیخ نظام الدین فرمود که بخت همین خون را بخورم فرمود در عایت او ب آن چنانکه خدا را ایشان سموع نداشت لعل است که وقتی شیخ نظام الدین ابوالمؤید را رحمة الله علیه شهنشاهی موی تاب را طلبید و گفت همتی بر بند تا این رحمت من بختی بدل شود خواجه شاهی عذر خواست که شمار بزرگید این معنی را از من می طلبید من مرد بازاری باشم با من ازین ادبی چه گوید شیخ نظام الدین معذور نداشت گفت البته ترا دعای باید کرد و همت باید بست تا من صحت یابم گفت بلای و بار را بخوانید یکی که اشرف لقب بود مردی صالح و مومن خیا ط بود هر دو را طلبید خواجه شاهی با ایشان گفت که شیخ نظام الدین مرا این چنین کاری فرموده است اکنون شما با من بیارید از سر شیخ تا سینه من دلم اعضای مغلی از سینه تا کپا می کی داند و تا کپا می دیگر دیگری فی الجمله مشغول شد و رحمت شیخ نظام الدین ابوالمؤید بصحت بدل شد -

شیخ بدرالدین موی تاب رحمة الله علیه

برادر شیخ شاهی موی تاب است وی بوضعیت شیخ شاهی پیش خواجه قطب الدین رفت فرمود بیا شیخ بدرالدین صاحب ولایت قبر و پس پشت نمازگاه می است که در یاد این است رحمة الله علیه -

اول اسلام و ادب بای تقوی و اهل سلوک است و لهذا در بعضی طرق که شب بخت و خلاص سنت باشد سالکان آن در قیام و تطبیق آن سنت سعی نمایند و هرگز از این نشوند و التزام نمایند که با وجود مخالفت سنت دعوی صحت ثبات نکند و خود چون اینچنین بودین سلماتی نقل را ناخداست لایله موافق آن بود حق و هر چه مخالف باطل دیگری را مجال آن بود که از پیش خود طبعی پیدا نکرد و اگر گویند خطا کند اگر در جای تقوی و اشتباهی بود و آنچه از اهل صحت و تقوی و ادب بای کمال بجا میسر و ستمی ای سال بعد و یا تسلیم و تاویل می کرد و توفیق اغراض نمود و اگر این چنین بود و در ابطال آن متعین باشد و در آنچه نصرت از بند و توقف چیزی نیست و صاحب سال خود نیز در ضمن بیان قاعد و حقوق او صحبت باروت و استرشاد استفاده او صحبت مشایخ قابل شده است چنانکه گذشت خود چه جای انکار و گنجایش نمی آن دارد و حجاب و تابعین مسافت خلوت همه را طرق استفاده همین صحبت بود مقصودش تنبیه است بدست و تعلیق اصل اصول اقتباس نور ازان شیخ الزاهد و تفریق محبت و اهتمام با متابعت سنت می صلی الله علیه و آله و سلم تا بفرع از اصل باز نماند و بوساطت از مقصود و محجوب باشد و میران فعال احوال

خواجه محمود مومینه دوز رحمة الله عليه

مرید قاضی حمید الدین ناگوری است از مصاحبان و معتقدان خواجه قطب الدین ست کم مجلس بودی که وی را بنجا حاضر نمودی ذکر او در ملفوظات خواجه بسیارست مقبره او در جوار روضه خواجه است بیرون دری که بجانب حوض شمسی راه دارد هر که راه می باشد سنگی از روضه او بردارد و در گوشه بنهد چون حاجت بر آید بوزن آن سنگ شکر بخش کند رحمة الله عليه

مولانا محمد الدین حاجی رحمة الله عليه

ما از ملفوظات مشایخ آنچه دیده ایم هیچ جا ذکر او و ذکر چیزی از احوال او نیافته ایم ولیکن از بعضی بزرگان شنیده ایم که وی بزرگ بود تعلق بسلسله سهروردی داشت مرید شیخ شهاب الدین سهروردی ست قدس سره و آرزو ده حج گذارد و آخر بدلی آمد سلطان شمس الدین لبتش انار الله برمانه او را صد ولایت خویش ساخت و او را ضعی نبود تا دو سال ضبط مهمات این منصب بر وجه تمام نمود و تسقی بربت و مضبوط ساخت و التماس نمود که دیگر فقیر را معذور دارند و بخشند سلطان شمس الدین التماس را مبدول داشت از منصب صدارت او را خلاص کرد و آیام تشریق که آیام اکل و شرب آیام نشیاست الله است خلق این دیار از شهر بدروند و بمقام خواجه جمع شوند و این اجتماع را ختم مولانا محمد حاجی نام کنند و الله اعلم

شاه خضر رحمة الله عليه

مشرب قلندریه داشت اصل او در ولایت روم ست و کرامات و خوارق عادات بسیار از وی وجود می آمد هر چند که رسم انابت و بیعت از وی بظهور نیامده بود چون بهندوستان تشریف آورد در آن زمان شیخ الاسلام خواجه قطب الدین بختیاراوشی بر صدر حیات بود توجه انابت بخدمت او آورد خواجه کلاه و خرقه با هم بمنزل او فرستاد و در خدمت کرد بعد از آن او را بجانب جوین و اتفاق سفر افتاد چون در سر پور رسید شاه قطب مرید او شد شاه خضر بعد از عطای خلافت بشاه قطب متوجه روم شد و الآن هندوستان سلسله او برپاست سلسله او قلندر خجندیه ست رحمة الله عليه

شیخ بدر الدین غزنوی رحمة الله عليه

خلیفه خواجه قطب الدین بختیاراوشی ست از اهل سماع بود مشایخ روزگار بزرگی و معترف بودند

سنت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و طریقه صحابه و تابعین سلف اساذن و تطبیق آن نمایند و آنکه صلا طلب آن نمایند و در تحصیل آن نکوشند و اهتمام بدان نورزند بلکه خبر از آن ندرند و گاهی بود که بعکس آن و در مصلحت تابعی و موافق فرع سازند و آن باین تاویل نمایند و این روش یا جهل ست یا الحاد و آنکه صاحب سال در سماع غنا سخن کردیم و جهت رعایت سنت و اتباع سنت این مسئله نزد مشایخ نظر تفصیل دارد بعضی منکرند و بعضی توقف و بعضی مباشرت بر رعایت طریق و آداب که بیان کرده اند این سخن درازی دارد اگر چنانچه باید بیان کنم سخن دراز گردد و این مکتوب آن را بر تابد انشاء الله تعالی در وقت دیگر بجای دیگر آن البیاتی اعتدال انصاف بیان کنیم اللهم انما اتحنقها و ارزقنا ابناء و ابناء الباطل باطلا و ارزقنا ابناء اکت انت التواب الرحیم حضرت شیخ علی متقی قدس سره و ذیل را سال فائده چند مناسب مقصود نوشته اند و آن نیست قال ابن عطار الله الاسلندی رحمة الله علیه سمعت شیخا اباب العباس استرضی الله عنه یقول طلقنا بذه لا یسبب المصارفة ولا التمارنة بل احدث عن واحد من الحسن بن علی بن ابی طالب هو اول الاقطاب فی هذه الامة و انما یزعم تعیین المشایخ الذی یقتد بهم

او تذکیر گفتمی سخن گیر داشت بیشتر سخن از محبت گفتمی شیخ فرید الدین شکر گنج در مجلس تذکیر و بسیار حاضر
شدی از غزنین اول بلامور آمد بعد از آن بدلی رسید و مرید خواجہ شد در سیر الاولیا نقل از سلطان المشایخ
می کند کہ شیخ بر الدین غزنوی را با حضرت ملاقات بود و وقتی پیر او را گفت کہ اگر خضر را بمن بنمائی نیکو باشد
روزی در مسجدی تذکیر می گفت شخصی در جلے بلند و در تراز مردم نشسته بود شیخ بہ پد اشارت کرد
کہ خضر آنست پد گفت کہ بعد از تذکیر او را دریا بم چون تذکیر تمام شد خضر از اینجا کہ بود غائب شد
سلطان المشایخ می فرماید کہ من از شیخ بر الدین شنیدم کہ می گفت خواجہ قطب الدین قدس سرہ این
دو بیت بسیار گفتمی ہما می
بیگانه از تو گفت آن خوش است
سودای تو اندر دل یو آید است
خوشی کی ز از تو گفت بیگانه است
و ہم وی می فرماید کہ شیخ بر الدین
غزنوی در عمر بزرگ بود و مسن شده و را گفتن شیخ پیر شد است چہ کل می قصد گفت شیخ نمی قصد عشق
می قصد ہر جا کہ عشق ست و را قصد ست و ہم وی می فرماید کہ شیخ بر الدین از پیری جنبیدن نتوانستی
چون سماع شنیدی چنان رقصیدی گوئی کہ دوک و دو سال می قصد قبرا و در پایان قبر خواجہ است قدس سرہ
سربا خواجہ سبت قبری ست بالاتر از قبر خواجہ قطب الدین در جانب شمال او را قبر خواجہ سبت
گویند و گویند کہ دفن وی پیش از مقبرہ خواجہ است در او اہل فتح دہلی و لیکن از احوال ایشان چیزی
معلوم نشده است و اللہ اعلم۔

مولانا صاحب الدین رحمۃ اللہ علیہ

پسر قاضی حمید الدین ست و صاحب سجادہ او در سیر الاولیا نقل از سلطان المشایخ می کہ در مد
بود کہ او را عزیز بشیری گفتند از بد او ن بدہلی آمدہ بود بخند مت مولانا صاحب الدین بن قاضی حمید الدین
ناگوری رحمۃ اللہ علیہما تا آخرتہ در خواہ ہمہ بن نیت جمعیت کرد بر سر حوض سلطان بعضی از درویشان
آنجا حاضر شدند درین اثنا آن مرد کہ در طلب خرقہ آمدہ بود چون حوض سلطان را دید گفت این سہل
حوضی ست حوض ساعکہ در بد او ن ست بہتر ازین حوض ست محمد کبیر حاضر بود چون این را بشنید مولانا
صاحب الدین گفت کہ او را خرقہ نہی کہ کذاب ست۔

شیخ فخر الدین قدس سرہ

فرزند خواجہ معین الدین بزرگ بود بحسب زراعت مشغول بود و موضع ماندل کہ قریب اجمیر ست
ایجا ساخت و آنچه در ملفوظات مشایخ چشتیہ است کہ فرزندان خواجہ را دیہ ایجا بود و حاکم و مجتہد
می کرد و خواجہ بتقریب آن در دہلی تشریف آورد ہمین شیخ فخر الدین ست وی بعد از پد سبت سال

طریق الانساب من کان طریقہ
اللبس الخرقۃ فانہا روائۃ و الروایۃ
تتبعین تعین الرجال سند ہاو
ہذہ ہدایۃ قد یجذب العبد الیہ
فلا یجمل علیہ مہۃ الاستاذ و قد
یجمع شملہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فیکون اخذ اعنہ و کفی
ہذا مہۃ و لقد قال لی شیخ
اکبر الدین الاسمر انما ربابی الاربۃ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ذکر عن
الشیخ عبد الرحیم القنادی فی مہ
عنہ انہ کان یقول انما الامانت
لاحد علی الارض الا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم و اذا اراد السلطان
یتفضل علی عبد لغنیۃ اللہ استاذ
حتی لا یكون لہ فیمسک نعل
و قال لک بعض طباطبائی ارید
ان جعلک وزیر قال لیس لے
فی ہذا صفت قال فی لہو ان جعلک
سلطان بعدک قال الشیخ
ابو العباس المحضی رضی اللہ عنہ
و علیک و ام الذکر و کثرۃ الصلوۃ
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
و سلم فی سلم و علاج و مملوک الی اللہ
تعالی اذالم یلق الطالب شیخا
مرشد انتقی و با اللہ التوفیق و
منہ الہدایۃ لسوار طریق۔
الرسالۃ السادۃ ستہ قرع
الاسماع باختلاف اقوال
المشایخ و احوالہم فی اسماع
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللہم باسک ابتدی بک عظم
مسئلہ سماع نزد شیخ طریقت
قدس اللہ تعالی السرازم دایچ

در صد حیات بود و قصبه سرواشاره کرده که او را از پیروقات یافت نزدیک محض قصبه سروا
مدفن او است رحمه الله علیه

طیبه و هم در ذکر شیخ فرید الحق والملة والدین گنج شکر و معاصران و
میریدان ایشان مقرر شده شیخ فرید الدین مسعود قدس سره الهی

خلیفه خواجه قطب الدین است و از خواجگان بزرگ معین الحق والدین نیز نعمت یافته از اعیان
اولیا و ارکان ایشان است بغایت ریاضت و مجاهده و فقر و بختی داشت و گشت کرامت

آیست بود و در ذوق و محبت علامتی همیشه در سر و اخفای کوشید و خود را از چشم خلق می پوشید از
شهری بشهری می گشت عاقبت در مقام اجدادین که مردم وی درشت خوی و ظاهر برست و منکر

در ایشان بود و آمد و گشت این محل بود و من است آنجا سکونت کرد هرگز آنجا کسی از حال می پرسید
بیرون قصبه درختان کریر بود و یکسخت بود و آنجا درخت باحق مشغول بودی و بیشتر

احوال در مسجد جمعه مشغول بود آنجا او را فرزندان شدند فاقهای کشیدند و محنتها شدند تا اینکه
آخر چون برهان قوی داشت پوشیده مانند نقل است که وقتی جامه او بسیار پاره در یگین بود

مردی پیرامنی پیش آورد آن را پوشید و در حال از تن بر کشید و شیخ نجیب الدین متوکل را داد و فرمود
من وقتی که در آن جامه دوشتم درین جامه نیافتم نقل است که بیشتر افطار او بشربت بودی قدی

از شربت بیاوردندی و قدری میزد در آن کردند از آن شربت مقدار نصف بلکه و ثلث بر حاضران
قسمت کردی و نقد از ثلث ماندی خود بخاری روی از بقیه آنهم کسی را که خواستی نصیب کردی بعد

و زمان چرب کرده بیاوردندی پاره از آن نانهای خوردی و باقی را بر حاضران قسمت کردی بفرموده
پیش آوردندی و در آنجا از هر لون طعام بودی مردمی خوردند و خود و خوردی مگر با بوقت افطار بودی

و بگوید در وقت استراحت گویی که بران و بیشتر است همان را بستر می ساخت چنانکه این گلیم تا میان
تمی رسید از شیخ نظام الدین اولیا قدس سره نقل است که می فرمود که شیخ فرید الدین بیشتر از نایل

خوردی البته وقت افطار یک و پیکال مان زنبیل پیش بودی از شیخ نصیر الدین محمود قدس سره
نقل است سالها بخیرت شیخ فرید الدین زنبیل گردانیده اند و خدمت شیخ نظام الدین با فرموده

که در آن شب که دیله یا گل کریر در خانه شیخ سیری خوردیم ما را روز عید بودی و آن را یگان بوسه
یاری می چید و می آورد و همه می خوردند اما چون وقت دیله و کریر نبودی زنبیل می گردانیدند بعد از فرمود

که در خدمت شیخ نظام الدین هم سالها زنبیل گردانیده اند بعد فرمود اینچنین خورده اند انگاه یک
رسیده اند نقل است که وقتی بر سر شیخ خادم یک انگ انگام ام کرد چون وقت افطار

نقل می کنند از افعال اقبال
ایشان در نیاب مختلف فیہ یتم

جامه از ایشان محبت فرمودند و طائفه سلف بودند و کل وجهه
همه و همایانا استبقوا الخیر غالب

در قدام این طائفه کاستان
طریقیت و معتزلیان است اند

طریق اول است در ستارین
که و الهان راه و شور یگان

و ستان درگاه اند و شرف دیم از
سید الطائفه جنید بغدادی است

می آید که در بمادی حال سماع
کردی و با اهل سلف بنشیند و دیگر

ترک کرد گفتند چرا سلف کنی و
نشوی فرمود از که بشنوم و با که

بشنوم اشارت کرد بقدر اخوان
و یاران که از آنها می شنید و آنها

می نشست دیر که سماع ایشان
از اهل بود و با اهل بود چه اختیار

مشایخ سماع را در حال که کرده اند
بشرط و آداب بود که در کتب

ایشان مذکور است و دست نگاه
نگاهی بودند بطریق استمرار عادت

و چون جنید رضی الله عنه ترک
سماع در زمان خود بجهت نقد

اخوان و شرایط کرد دیگر چون توان
گفت و بعضی این حکایت جنید

را با این عبارت نقل کنند که جنید
می شنید پس از آن توبه کرد این

از اناظر در جانب دیگر است مهم

دین از وی قدس سره نقل کنند

که فرمود فرمودی آیه رقت برکت

برین طائفه در سه موطن خود

طعام زیرا که ایشان بخوردند بگزید

فاقه و ضرورت و دهم نزد نا کره

پیش بر دهنو باطن دریافت و فرمود درین طعام لوی تصرف می آید و انباشد که من این طعام نخورم
نقل است که وقتی یکی از حرهای او بخدمت او آمد و گفت ای خواجه امر و زلفان پسر سبب گرسنگی
 معرزش هلاک رسیده است شیخ سر بر آورد و فرمود مسعود بنده چه کند اگر تقدیر حق در آید و از جهان سفر
 کند رستی در پای او بندید و بیرون افکنید **منقول است** که چون وی خواست که مجاهده پیش گیرد
 درین باب بخدمت خواجه قطب الدین عرض کرد خواجه فرمود که طلی مکن وی طلی کرد و تا سه روز چیزی نخورد
 سوم روز وقت افطار شخصی چند نان پیش آورد و داشت که از غیب است بدان افطار کرد و در وقت شیخ
 آن را به تافت و تمام بیرون انداخت این معنی بخدمت پیر عرضه کرد فرمود که مسعود بعد سه روز از طعام
 نخاری افطار کردی اما عنایت باری در باب تو کارگر شد که آن طعام در معده تو جایی نیافت حالا برو
 سه روز دیگر طلی کن و آنچه از غیب درسد بدان افطار کن روز سه دیگر طلی کرد چون وقت افطار شد
 هیچ طعامی پیدا نشد تا یکپاس شب بگذشت ضحمت غالب شد نفس از حرارت سوختن گرفت دست
 مبارک جانب زمین فراز کرد و چندان سنگریزه از زمین برداشت و در دهان انداخت آن سنگریزه در
 دهان او شکر گشت چون این حال معاینه کرد و با خود گفت این معنی نباید که از کمر باشد از دهن بیرون
 انداخت باز همچنان مشغول حق شد تا نیم شب گذشت ضحمت غالب تر شد چند سنگریزه دیگر از زمین
 برداشت آن نیز شکر شد همچنین تا سه بار این کار مست معاینه کرد تحقیق داشت که این معنی از حق است
 چون روز شد بخدمت خواجه قطب الدین رفت فرمود که میکو کردی که بدان افطار کردی که آن غیب
 بود بر و همچو شکر شیرین خواهی بود او را از آن روز گنج شکر خواند این چنین است در سیر الاولیا و در باب
 تشمیه او بشکر گنج غیر این چیزی دیگر مشهور است کمی گویند سوداگری شکر بار کرده میرفت خواجه از وی
 شکر طلبید سوداگر گفت که این نه شکر است این نمک است خواجه گفت نمک باشد سوداگر چون بارها
 بکشاد همه نمک آمد پیش شیخ آمد و عذخواهی نمود عرض داشت کرد که دعا کنید که این نمک شکر گردد
 فرمود شکر گردد و خانخانان محمد میر خان که با وجود علو منصب جاه و جلال زیاده از هر چه تصور توان نمود
 بسواک طریقه درویشان و اعتقاد محبت ایشان بود و تواضع و رعایت طریقه تعظیم الامر الله و شفقه
 علی خلق الله انصافی کامل و توفیقی شامل داشت و مصدوق عاش سعید او بات شهادت نمود مضمون
 این قضیه انظم کرده گفته است

کان نمک و گنج شکر شیخ فرید	کان نمک جهان شکر شیخ مجرب	آن که شکر نمک است و از نمک شکر است
شیرین ازین که مٹی کس نشنید	بعد از آن در چاه مسجد جامع جاج که در مقام اچا است چاه معکوس	در کان نمک که در نظر گشت شکر

کشید تا چهل روز هر شب در آن چاه بدخته که بر آن چاه بودی آویختند و چون روزی شد بیرونش
 می آوردند شیخ نظام الدین اولیا منقول است که در نشاندی بود ضیاء الدین نام در زیرینا ره در نشاندی

کلام زیر آن کلمه کنند مگر در مقامات
 صدیقان احوال انبیا علیهم السلام
 مستوم در حال سماع زیرا که سماع
 ایشان بوجود و مشامه کوی بود
 و بعضی گویند این سخن از جنید
 بصحت نرسیده و اگر رسیده و را
 باین سماع آن سماع است که ا
 مشار الیه است بکرمه الذین یستمعون
 القول فیتبعون احسنه اولک
 الذین سماع الله و اولک سماع
 الاولیاء و اگر چه و اذا سمعوا
 ما انزل الی الرسول تری انهم
 تفيض من الدمع حفا حفا
 الحق و دعوات می گویند که
 این سماع است متفق بر آنست
 او و مخالف نیست در وی کون
 اذ اهل ایمان در این سماع متجلبب
 رحمت است از پروردگار کریم
 و اختلاف در سماع اشعار و
 قه اوست با کان مطهریه
 و در اینجا است کثرت اقوال و
 تباین احوال بعضی آنرا شکر
 و بعضی لمحق دارند و بعضی بدان
 مولع و آن را حق وضع شمارند
 و هر دو طایفه در طیفین انحراف
 و افراط انداختی و نیز می آرند
 که از جنید پرسیدند که در باب
 سماع چگونه فرمود و کمال جمع
 یک مع الله فهو مباح این
 سخن از جنید رضی الله عنه بی
 صوفیانه است و اطلاقش
 محل لغزش است و احوال جملا
 است و بصحت رسیده است
 از وی که فرمود اذا رايت المرء
 یطلب لسماع فاعلم ان غیره

من البطالة و واجب است که
 مراد وی از آن قول آنج اید بود
 که هر چند در شرع حرام و مکروه
 علیه است اگر باعث جمع هم و
 حضور قلب شود با که نیست
 و چون وی منی السعنه در باب
 سماع این اطلاق فرموده
 سماع سماع از روی حرام یا
 و اما که نیز همین است چنانچه
 حرمت سماع علی الاطلاق و
 در حدیثی معلی بر حمت آن
 چنانچه بر ذره شرب نموده و گرسنگی
 است چنانچه بعضی گفته اند که
 است حق آنست در سماع که
 در سماع دلیل قطعی هم چنانکه بر آیت
 اولیست بر حرمت اولاد نیز
 نیست در قوت القلوب می گوید
 که اگر اطلاق سماع و عمل آن را
 یعنی به تعلیم بجهت اذاع
 و تبیین در احوال سامعین
 شوم لازم آید انکار ایضا
 و سماع را نام بود و غایب از
 علیه برین سلسله همین جانب
 است و در کتاب احیاء العلوم
 بعد از نقل اختلاف عمل شایع
 از خود خود دلیل عقول اثبات
 اباحت سماع می کند و می گوید
 سماع غناد ذات خود سباح
 است که صدش سماع صوت
 حسن است و شنیدن آواز خوب
 مراد معنی را سماع الاصل است
 چنانچه با صره را دیدن الوان
 و اشکال خوب و سیر تماشا
 بلغ و کلزار پس از آن بعارض
 و چیزی بیرون از ذات گاه

از وی شنیدم که وقتی بخدمت شیخ فرید الدین رفتم و من غیر علم خلافت چیزی ننمیدانستم در خاطر من گذشت
 که اگر شیخ مرا از علوی پرسد که من نمیدانم چه جواب گویم این اندیشه در دل من بود ناگاه از من پرسید که تنقیح
 سناط چه باشد و تنقیح سناط مسئله ایست از مسائل علم خلافت من خوش شدم و در بیان آن شروع کردم
 و نهی و انبائی که در آن معنی است برداشتم و فکات و خیم ماه محرم ۶۱۲ هجری اربع و ستین و ستائتم و عمر پیش
 بود و پیش سال نقل است که در شب پنجم زحمت بروی غالب شد نماز خفتن بجاعت بگذارد بعد
 از آن بهوش گشت ساعتی شد که بهوش آمد و گفت که نماز خفتن گزارده ام گفتند که گفت یکبار دیگر بگذارد
 که دانیده شود و در کرت بگذارد باز بهوش شد این بار بهوشی بیشتر بود باز بهوش آمد و گفت که نماز خفتن
 گزارده ام گفتند و بار بگذارد آید گفت یکبار دیگر بگذارد که دانیده شود سوم کرت هم گزارد و بعد از آن فرمود
 یا حی یا قیوم و بان سخن تسلیم کرد و بعضی از ملفوظات گنج شکر که بخط شیخ نظام الدین اولیا یافته اند مکتوب
 می گردد فرمود و چنانچه از این گفت سدید طبقات سوال کردند همه یک جواب فرمود من اعتقل الناس
 سارک ان ذی و من انیس الناس الذی لا یغترشی و من اغنی الناس القانع و من افقر الناس تارک
 القناعة فرمود و استیجی من العبدان ینزع الیه یدیه و یرد بها خائبین فرمود اگر هست غم نیست اگر نیست
 غم نیست فرمود و زیاده امرادی شب معراج مردانست فرمود که اگر خود را بسخن سرد مردمان نباید گذشت
 و فرمود شیخ الاسلام جلال الدین نور الله مرقدہ گفته است الکلام مسکر القلوب زن اول الکلام آخره
 ان کان الله حکم و الا فاسکت فرمود و چون فقیر جامه پوشید چنان پندارد که کفن می پوشد فرمود آن نما
 که باشی و زبانه نمایند چنانکه باشی فرمود جذبه من جذبات الحق خیر من عباده الثقلین فرمود قال
 علیه السلو و السلام طوبی لمن شغل عیبه عن عیوب الناس فرمود الصوفی یصفو به کل شیء و لا یکره شیء
 فرمود و نور دهم بجزء الکبار فلیکم بعد الالتفات الی انباء الملائک فرمود

و اندیشه یار نارینه نم گرفت | گفتم بر دیده روم بر در تو |
 و شنیده شیم دل جزینم گرفت | اشکم بدو چه استینم گرفت |
نقل است که در پیش او در باب اباحت و حرمت سماع که در آن اختلاف علمای گفتند فرمود سبحان الله
 یکی سوخت و خاکستر شد و دیگری هنوز در اختلاف است فرمود الاله فی التبیرو و السلامه فی التسلیم فرمود
 العلماء را شرف الناس و الفقرا را شرف الاشراف فرمود و الفقیرین العلماء را کالبدر بین کواکب السماء فرمود
 ارذل الناس من شغل بالکل اللباس **نقل است** که مردی بخدمت شیخ بدر الدین قدس سره عرضه
 داشت کرد که بجانب سلطان غیاث الدین لمین سفارش نامه برای من در علم آری شیخ نوشت رفعت
 قضیه الی الله ثم الیک فان اعطیت شیئا فاعطه هو الله و انت لشکور و ان لم تعط شیئا فالمانع
 هو الله و انت المعذور

شیخ نظام الحق والدین محمد بدایونی قدس سره

خلیفه شیخ فرید الحق والدین نام او محمد بن احمد بن علی البخاری است و لقب او سلطان المشایخ و نظام
اولیاست وی از محبوبان و مقربان درگاه الهی است و یار منهد و ستان مملوست از آثار برکات او
خواجہ علی بخاری و جوادری و خواجہ عرب ہر دواز بخارا آمدند و مدتی در لاہور بودہ بعد از ان در بابل
آمدہ سکونت ساختند و پدرا و خواجہ احمد و صغرسن از سرورقت و ہم در سواد بابلون مدفن یافت
شیخ نظام الدین چون قدری بزرگ شد والدہ او را در مکتب انداخت کلام اللہ بخواند و کتاب ہا
خواندن گرفت ہم در ایام صغرسن کہ عمر شریفش قریب بہ دوازہ سال بود کتاب لغت می خواند و
کہ او را ابو بکر قوال گفتندی بخدمت استاد او از ملتان آمد و حکایت کرد کہ من پیش شیخ بہا والدین زکریا
سبع گفتہ ام این قول سیگفتم **لقد سعت حیا الکوی کیدی** مصراع دوم یاد نہ آمد شیخ یاد او
بعده مناقب شیخ بہا والدین گفتن گرفت کہ آنجا ذکر چنین و تعبد چنین تا کنیز کافی کہ آس می کنند
ہم ذکر می گویند این و مانند این بسیار گفت این معنی ہیچ در دل او نہ نشست بعد از ان حکایت
کرد کہ از انجا در اجودہن آمد شامی دیدم چنین و چنان بسبع این کلمات در دل او محبتی و ارادت
پیدا شد کہ از خود رفت از آنکجا باز تخرم محبت شیخ فرید الدین در زمین سینہ او نشست و ز بر تو بقیہ
و تربیت می یافت در شستن و خاستن و خوردن و خفتن ذکر شیخ فرید الدین می کرد و بعد از ان
بقصد تعلم بہ علی آمد و تحصیل علم کرد و مقامات حریری را پیش شمس الملک کہ صدر ولایت بود تلمذ
کرد و یاد گرفت و علم حدیث خواند و او را طالب علمان نظام الدین بجاٹ گفتندی بعد از ان
البشوق را دات شیخ فرید الدین با جودہن رفت و وی در ان زمان بست سال بود شمس سیارہ قرآن
پیش شیخ فرید الدین تجوید کرد و شش باب از عوارف نیز ست کرد و تمہید ابو شکور سلمی بعضی کتاب ہا دیگر
نیز پیش شیخ خواند نقل است کہ وی فرمود چون سعادت پای بوس شیخ فرید الدین حاصل کردم
نخستین سخنہ کا ر شیخ شنیدم این بود کہ خواند **میت** ای آتش فراقت لہا کباب کردہ

سیلاب اشتیاق جان ہا تخراب کردہ | بعد از ان خواستم کہ شرح اشتیاق خدمت ایشان باز نمایم و در ہشت
صنوع غلبہ کرد ہمین قدر گفتہ ام کہ اشتیاق پائوس عظیم غالب بود چون اثر دہشت در من مشاہدہ کرد
فرمود لکل داخل دہشتہ ہمدین روز بخدمت شیخ بیعت کردم عرضہ داشت کردم فرمان جہیت ترک
تعلم کنم و با و را در و نواقل مشغول شوم فرمود ما کہ را از تعلم منع نکنیم آن ہم کن این ہم کن تا غالب آید
در ویش را قدری علم باید بعدہ با نعمت خلافت مشغول شد و بہ علی آمد و تا شیخ در صد حیات بود
سبا بخدمت او رفت اما در وقت رحلت شیخ حاضر نبود چنانکہ شیخ فرید الدین در وقت رحلت
خواجہ قطب الدین و خواجہ در وقت سفر خواجہ بزرگ معین الحق والدین قدس اللہ سرار ہم حاضر بودند
بعد از ان در مدلی با شارت غیبی در غیاب پور کہ الآن خانقاہ او در ان جاست سکونت کرد

حرمت و کرامت پیدا کند و گاہ
استحسان و استجاب و بسا کہ
امریاح در حد ذات عارضی از
حوارض خارج از ذات واجب
و مستحب حرام و مکروہ و مکیوہ
اگر کی قصد راہ حج فرض یا نافذ
دارد و در راہ ماندہ شود و نتواند
جنبید ناگاہ شعری غیبش
شوق افزا با و از خوب و لکشا
بشود و راہ دور و روزہ یک
روز طی کند چرا حرام باشد و
للو سائل حکم مقاصد ہا این سخن
امام غزالی نیز مبنی بر آنست کہ
سماع غناد اصل مباح است
و دلیل بر حرمت او نیست والا
وجود تازی و حدوت شوق
چہ قائمہ کند اگر کی ماندہ و افسردہ
بشود و پیالہ شراب بخورد کہ بدان
شوقی در رفتن راہ حج یا قونی
برگزاردن نماز پیدا کند و دست
یابد نباشد حاشا و کلا اول
انباب اباحت باید کرد پس ان
این سخن گفتندی و ہی چنین کردہ
و مختار نزد ہی اباحت غناٹ
و حرمت و کرامت بعارضت
چنانکہ گفتیم بعضیہ گفته اند بہو
شبہہ تقوی یعنی سرود شنیدن
شبہہ حرمت دارد تقوی نیست
کہ نشوند و در حدیث آمدہ است
کان المیسر اول من ملخ اول
من یعنی و نیز و حدیث آمدہ است
از ابن مسعود الغناٹینہ لافان
فی القلب الحیث رواہ ابی ہریرہ
فی شعب الایمان عن جابر بن عبد
عنه و ابن مسعود و ابن عباس

فرموده و سوگند یاد کرده اند که
 مراد بخواهد حدیث در کرمه و من
 الناس من شیعی لهما حدیث
 استماع غناست مجاز گفت که
 مراد بصوت کرمه و استغفار
 من سخطت منم بصوتک غنا
 و مزایست و فیصل ابن عباس
 فرمود الغار قتیة الزنا و در حدیث
 احمد ابو داود آمده است
 نافع گفت ابن عمر در راهی بودند
 ناگاه آواز مزاری گوش می
 رسید پس در آورد انگشتان خود را
 در سوراخهای گوش خود و گفت
 اذان راه بجای می دیگر و گفت
 مرا آیامی شدی یا نافع آوازی
 گفتقم نه پس برداشت انگشتان
 از گوش و گفت ای نجین دیدم
 از پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم
 که در نزد شنیدن آوازی نافع
 گوید من در آن زمان چنین بودم
 یعنی از بیخبت منع نکردم از
 شنیدن آن آواز از نام نافع
 آرند که غنا لاریست مکرده
 مشابه باطل و گفته است که هر که
 شکسته کند اذان رقیه و پیغمبر
 است و مراد از شهادت گفته است
 که استماع اذن نامحرم جائز نبوده
 هر چند در پرده باشد و مذہب
 امام عظمی ابو حنیفه رضی الله تعالی
 عنه آنست که سماع غنا از ذنوب
 است و در روایت مشهوره از
 وی آمده که مکرده است امام
 مالک گفته که اگر بایستی بخورد
 متغنیه بر آیین عیب باشد
 که بوی مستحق را در فریغ بیچ گردد

نقل است که وی می فرمود در انگاه که معزال دین کی قباد در انجا شهر نو بنا کرد خلق برین انبوه شد
 و آمد و شد ماک و وامر او سائر مردم بسیار شد با خود گفتیم که از اینجا هم باید رفت درین اندیشه بودم که
 همان روز در نماز دیگر خوانی در آمد صاحب حسن بغایت تحیف اول سخن که با من گفت این بوی بیت

آن روز که من شدی نمی دانستی | کانگشت نامه عالمی خواهی شد

بعد از آن این سخن گفت که اول بابی مشهور بنا شد چون این کس مشهور شد باید که چنان شود که در وقت
 قیامت از رسول الله صلی الله علیه و سلم شرمند نه ماند انگاه گفت که چه قوت و چه حوصله باشد که از سلب
 گوشه گیرند و بحق مشغول باشند و حوصله آن باشد که با وجود خلق مشغول حق باشند چون این سخن تمام کرد
 قدری طعام پیش آوردم بخوردن همان زمان نیت کردم که همین جا خواهم بود چون این نیت کردم
 قدری از آن آب بخورد و برفت بعد از آن او را ندیدم و چون نیت اقامت او درست شد حق تعالی
 او را قبولی تمام داد و خاص و عام را بوی رجوع شد و ابواب فتوح بروی مفتوح گشت عالمی از موانع
 احسان و انعام او فواید برگرفتند و او خود بر پیاضت و مجاهده می بود گویند که در آخر عمر کس نشینش
 از بهشت استجا و زنده بود بغایت مجاهده پیش گرفته بود و صوم دوام داشتی و بوقت افطار اندک
 چیزی چشید و طعامی که وقت سحر بودی اکثر چنان بودی که بخوردی خادم عرضه داشت کردی که
 مخدوم وقت افطار طعام کته می خورد اگر از طعام سحر اندک تناول نکند حال چه شود و ضعف قوه
 گیرد درین محل بگریستی و گفتی که چندین مسکینان و درویشان در کنجهای مساجد و دکانها گرسنه و
 فاقه زده افتاده اند این طعام در حلق من چگونه فرور و در پیچان طعام از پیش بید شد **نقل است**
 که وی گفت وقتی با شیخ خود در کشتی همراه بودم شیخ مرا پیش طلبید و فرمود بیاتر چیزی بگویم چون بدلی
 بروی در مجاهده باشی بسیار بودی هیچ نیست سوزده داشتن نمی راه است و اعمال دیگر چون زواج
 نمی راه وقتی دیگر فرمود من از خدا خواسته ام که هر چه بخواهد خدای تعالی بخوابی بیا بی وقت دیگر فرمود از
 برای تو قدری دنیا نیز خواسته ام و در وقت خلافت فرمود مجاهده باید کرد برای استوار راه و نت
 دیگر در حجره سر برهنه کرده و بشیر متغیر شده می گشت و این بیت می گفت **ربا سعه**

خواهم که همیشه در رضای تویم | خاکی شوم و بزیر پای تویم | مقصود من خسته ز کونین توئی

از بهر تو میرم و برای تو میرم | چون بیت تمام کرد سر بسجده نهاد و چند کثرت مثل این دیدم در حجره در قم

سر در قدم شیخ نهادم فرمود بنحوا چه می خواهی من چیزی دینی خواستم شیخ مرا بخشید بعبده پشیمان شدم

که چرا خواستم که در سماع بمیرم **نقل است** که وی شب تنها در حجره بودی و در بستی و تمام شب از او

نیاز بودی چون روز شدی هر که نظر به جمال او افتادی تصور کردی گریستی طایف است از این بیدار

شب چشمهای مبارک او سخن بودی گویند که میخسرو این بیت در محفل پیرو خود گفته است **بیت**

آشپا می مالی ببر که بودی مشب که هنوز چشم مست اثری ندارد
در واقع کتابی دادند در آن سطور بود تا توانی راحتی بدل میرسانی که دل مومن محل ظهور بود بیت است
ومی فرمود که در بار اقیاست هیچ کالای را آنچنان روح نخواهد بود که دریافت لهارا نقل است
که شفته در قیلو بود درویشی آمد آن را باز گردانیدند شیخ فریدالدین را در خواب دید که می فرماید اگر دخت
چیزی نیست حسن عایت آینده واجب است این از کجا آمده است که همچنین خسته دل باز گرد چون
بیدار شد ازین حال نقص نمود بران شخص که آن درویش را باز گردانیده بود گفت شد که خدمت
شیخ را در غضب دیده ام و مرا عتاب می کرد بعد اگر از قبول بیدار شدی همین سخن پرسیدی یکی
آنکه سایه گشته است دوم آینده آمده است نقل است که شفته چند کس قصد ملازمت او کردند و یک
برسم تحفه چیزی خریدند در آن میان متعلی بود گفت این هدایای مختلف یکجا پیش شیخ خواهند نهاد خلوا
خواهد برداشت او قدری خاک راه برداشت و در کاغذی پیچید چون بخدمت او رسید هر کس چیزی
پیش نهاد و آن معلم کاغذ پاره پیچیده را نیز نهاد خادم آن هدایا را برداشتن گرفت خواست که آن
کاغذ را نیز بردارد فرمود که این را همین جا بگذار که این سرمه شریف خاص برای چشم است آن معلم
نائب شد شیخ او را به تشریف خاص شرف گردانید و او را استظهر کرد که اگر اداری و یانانی ترا حاجت
باشد ما را بگوئی نقل است که شخصی از قصبه خود بقصد زیارت اومی آمد در ثانی راه گذرا و
بر قصبه بوندی افتاد در آنجا شیخ بود که او را شیخ مومنین می گفتند بدین اوقات پرسید که کجا خوست
گفت بخدمت شیخ نظام الدین گفت شیخ نظام الدین را سلام برسانی و بگوئی که هر شب جمعه در کعبه
ملاقات می کنم چون بخدمت شیخ رسید عرض کرد که در قصبه بوندی درویشی است سلام رسانیده است
و این سخن گفته است شیخ منتقص شد فرمود که او درویشی عزیز است لیکن زبان بخود ندارد نقل است
که یکبار سی سلطان علاء الدین بقصد امتحان بخدمت او فصلی چند در پرداخت و امور مملکت نوشت
و یک فصل بدین مضمون بود که چون بندگی شیخ مخدوم عالمیان است و در دین و دنیا هر که حاجتی
از خدمت او برمی آید حق تعالی ز نام مملکت دنیا به دست ما داده است باید که هر کاری و مصلحتی که در مملکت
پیش آید بندگی شیخ را عرض داریم تا ما به آنچه خیریت مملکت و صلاح ما در آن باشد اعلام فرماید باین مقدمه
فصلی چند درین باب نوشته بخدمت فرستاده شده است آنچه در آن خیریت باشد زیر هر صفتی بنویسد تا آنکه این پراخت
برسانیم و این گذار بهت خضر خان که از جلالپور محبوب بود در مدینه شیخ بود داده بخدمت شیخ فرستاد چون خضر خان آن کاغذ
را بهت شیخ داد مطالعه نمود و حاضران مجلس گفت کفایت بخوانیم بعد فرمود که در ایشان با کار با شما هیچ کار نیست
در و ششم دانه شهر گوشه گرفته ام و بدعا گوئی بادشاهان و مسلمانان مشغولم اگر بسبب این معنی بادشاه
بعد ازین چیزی مرا بگویند من اینچنانم بروم ان شاء الله و استعاده چون این خبر سلطان علاء الدین رسید

و مثل این آمده از امام احمد بن
مفضل و گفته اند که همین است
ذهب سائر اهل سینه این سخن بجز
گروه روایات فقه و اقوال فقها
رحمه الله هم این در روایت
و در شیخی و دیگر است اگر چه اصل همین
است اما که مراد درین اخبار و
آمار و امثال آن غنائی نخواهد بود
که فعل و اسامی آن بطریق اهود
عصب و احیای نفسانه و شهوت
حرام و در وجه بطالت باشد قطبها
بین الادلل و حفظا للطرفین و
محدثین در احادیث مذکوره درین
سخن هم است ایشان می گویند
که هیچ حدیثی صحیح درین باب ندارد
نشده است اسد علم مقصود
ما درین سال بیان اقوال و افعال
مشایخ طریقت است درین باب
که چه کرده اند و چه گفته و با تشنگ
حکایات مشایخ پیشین و پسین
درین باب مختلف یافته ام تا قطع نظر
از غالب و مغلوب نقل است که
شیخ جادو باس که از مقتدایان
وقت از مشایخ طریقت حضرت
غوث الثقلین شیخ محی الدین
ابو محمد عبد القادر جیلانی بودند
حضرت الله عنده اخضر در اندام
کار در صحبت ایشان بوده و
سلوک این طریق نموده اند و در
پناه جمعی رفتند تا که در آنجا
راه او از سردی بگوش ایشان
رسید ایستاد و مدتی توقف گشتند
و متامل شدند و گفتند تا ابرو نه
چه عیبت در نا بود و آمده که بگویند
آن باین بلا مبتلا شدیم هر چند

خوشحال شد و معتقد گشت و التماس کرد که اگر قبول فرمایند من بخدمت شیخ یایم شیخ فرمود آمدن حاجت نیست من بدعای غیب مشغولم و دعای غیب را اثرهاست سلطان علاء الدین باز بجهت ملاقات الحاح کرد شیخ فرموده فرستاد که خانه این ضعیف دود دارد اگر باد شاه از یک در آید من از دیگر بیرون روم نقل است که وی میفرمود هرگاه که در سماع صفت شنیده ام اکثر بر اوصاف و اخلاق حمیده شیخ کبیر حمل کرده ام تا روزی در حالت حیات شیخ جمعی از گوینده این بیت شنیدیم

مخرام بدین صفت سباده | که چشم بدست رسد گزند | مرا اخلاق حمیده و اوصاف

گزیده و کمال بزرگی و نهایت لطافت یاد آید چنانکه در گرفت چون بدین حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود بعد بلبس بر نیامد که بر حمت حق میوستند نقل است که شخصی در مجلس او تقرر کرد که در فلان موضع یا ران شما جمعیت کرده اند و مزایر در میانست فرمود من منع کرده ام که مزایر و محرمات در میان نباشد نیکو نکرده اند درین باب بسیار غلو کرده فرمود شیخ اوصد الدین کرمانی بر شیخ شهاب الدین آمد شیخ مصلای خود پیچیده در زیر زانو نهاد و این معنی پیش مشایخ غایت تعظیم باشد چون شب آمد شیخ اوصد الدین سماع طلبید شیخ شهاب الدین قوالان را طلبید و مقام سماع مرتب کرده و خود گوشه رفت و بطاعت و ذکر مشغول شد نقل است که وقتی شخصی رقعہ نوشت که خطا و بغایت منقوش بود و بدست شیخ داد شیخ را در مطالعه و درنگی واقع شد فرمود مولانا این خط شاست مولانا بمحضت پیش آمد و گفت آری مخدوم خط بند طبعی است شیخ تبسم نمود و گفت زهی طبع نقل است که وی پیش از خلعت چهل روز طعام نخشید و در آخر وقت که از عالم میرفت می گفت که وقت نماز شده است من نماز گزارده ام اگر می گفتند که شما نماز گزارده اید می فرمود که بار دیگر بگزاریم هر نماز را که می گزارده می فرمود میرویم میرویم میرویم و باقبال خادم می فرمود اگر چیزی در خانه از هیچ جنس نگاهدارد فردای قیامت عهده جواب حضرت عزت باشد خادم همه را بداد مگر غله که چند روزه علوفه درویشان بود فرمود این مرد را یک چه نگاه داشته باین را نیز ببر کن و در خانه جاروب ده در حال انبار خاها را کثافت زد و جهانی جمع شدند و غارت کردند بعد از آن عرضه کردند که حال اسکینان بعد مخدوم چه خواهد شد فرمود که شما را در روضه من چندان برسد که کفایت باشد گفتند میان قیمت حاصل کند فرمود کسی که از نصیب خود برخیزد و قاتل او بعد طلوع آفتاب و ز چهارشنبه هیزد هم ماه ربیع الآخر ۷۵۲ سنه خمس و عشرين و سبعه رجه الله تعالی علیه فرمود روضه و بکمال دارد یعنی سالک تا در سلوک است امید و اکمال است بعد از آن فرمود که سالک است و واقف و راجع سالک آنست که او راه رود و واقف آنست که او را وقف افتد درین محل سوال کردند که سالک او قف می باشد فرمود آری هرگاه که سالک اد طاعت فتور افتد چنانچه از ذوق طاعت بماند او را وقف باشد اگر دود کار را در یاد بماند بابت پیوند سالک تواند بود

و نفس خود تفحص کند جزئی ازین باب نیاتند پس برگشته بنجانه آمد تفحص حال نمودند که مگر از ایشان چیزی بوجه او باشد بعد از تحقیق حال معلوم شد که کاسه خرمیده بودند که مصدور بود فرمودند این بود که بشوی وی گرفتار آمدیم این حکایت بجهت اطلاع مذکور است حکایت دیگر شنید در جانب خلعت آن از خواجہ اعلی ابویعقوب یوسف همدانی قدس سره که هم در کتاب حجة الاسرار می آید که وقتی ایشان در سماع بودند و قف آمد ایشان از سماع منع نمودند و خواجہ در گفت شد و در غضب آمد و گفت تا کم اسبیر اندان اخدای تعالی فقیهان هم در حال وند شیخ ابویعقوب همدانی از کمال اولیا و صفیاست و شیخ حاد و باس نیز همچنین این اختلاف از کثرت یارب مگر شارب مختلفند شیخ ابویعقوب پرخواجہ عبدالحق غجدانی اند که در حلقه سلسله نقشبندی اند قدس اسرار هم و باوجود آن روشن اجزیرگ بهار الدین نقشبند قدس سره ترک سماع نمود که می فرمایند اینجا کنیم و نانا کار کنیم حضرت خواجہ عبید الله احرار نیز بر طریقه حبیب بودند و بعضی می ران ایشان بعد از ایشان بر طریقه اصل مانده روش سماع را راه اند و دعوی کردند که از حضرت خواجہ رخصت بدین باب آری هم

و اگر عیاد با بند هم بران باشد هم آن باشد که راجع شود بعد از ان این را بر هفت قسمت بیان فرمود
اعراض حجاب تفاسل سلب مزید سلب قدیم تسلی عدوت فرمود و دوست باشند عاشق
و معشوق مستغرق محبت یک دیگر درین میان اگر از عاشق حرکتی یا سکنی در وجود بیاید که نه پسندیده
و دوست او بود آن دوست از او اعراض کند یعنی روی بگرداند پس عاشق را واجب است که در حال
بهتغفار مشغول شود و معذرت پیوندد و هر آینه دوست از و راضی شود و اگر آن محب هم بران خطا
اصرار کند و عذر نخواهد آن اعراض بحجاب کشد معشوق حجاب در میان آورد پس محب را واجب آید
که بتوبه برگردد و اگر در نیاب هم تاخیر کند حجاب بهتفاسل کشد چه شود آن دوست از وی جدائی گزیند
و اگر هنوز مستغفرت نشود سلب شود و مزیدی که او را در آورد ذوق طاعت و غیر آن بوده باشد
اگر عذر آن نخواهد و بران لطالت بماند سلب قدیم شود طاعتی و راستی که پیش از مزید داشت
آن هم بستاند پس اگر اینجا هم در توبه تقصیری رود بعد از ان تسلی شود یعنی دوست او را بر جدائی دل
بیاراند پس اگر انابت اجمال رود عدوت شود لغو و باید منها فرمود و سماع علی الاطلاق حلال و علی السمع
الاطلاق حرام نیست از بزرگی پرسیدند سماع چیست فرمود تمنع کیست سماع صوتی است موزون
چه احرام باشد و سماع مزامیر حرام است فرمود بعضی در ایشان با پیری بیعت کرده باشند بران پسند
نمی کنند تا بر پیری دیگر میروند و بیعت و خرقة او هم می ستانند نزدیک من این چیزی نیست بیعت
همان است که اول با کسی کرده باشند اگر چه آن پیر کی از احاد باشد و از شیخ نظام الدین سوال کردند
حکم شیخ منصور حلال چیست فرمود که مرده است او مزین نساخ بود ترک او گرفت بر شیخ جنید آمد
و درخواست بیعت کرد جنید فرمود تو مزین نساخی ترا درست بیعت ندادم او را و کرد جنید تقدیمی وقت بود
رواورد همیشه فرمود قطعه

اگر چه ایرود در هدایت دین	بند را اجتناب باید کرد
هم از نیج اسوداد باید کرد	و فرمود اگر مزید شیخ را گوید که من

مزید تو ام و شیخ گوید که مزید من نه او مزید باشد و اگر شیخ گوید تو مزید منی مزید گوید من مزید تو نیم مزید نباشد
زیرا که ارادت فعل مزید است و فعل شیخ فرمود قفل سعادت را کلید هست بهمه کلید هاتسک باید
اگر از یکی نکشاید شاید که بکلید دیگر گشاده شود فرمود صبح صادق صبح است و صبح عاشقان شام
و احیاء با بین العشائین مشایخ از انجا است فرموده است که جامه که از صحبت شیخ یافته باشد
بغیری نتوان داد اگر نشویند منعی نیست و بهتر آنست که نشویند و میفرمود از تشریفات صحبت یافته
پیر اگر وصیت کنند که برابر این کس ورگردد نه در و با باشد و یا وصیت کنند که بفرزندانی که صلاح
باشند بدیشان بدهند در سیر اولیای من نواید که چون بعد از نقل شیخ نظام الدین را در گور فرود آورد
خرقة که از شیخ فریاد حق یافته بود بر وجود شیخ نظام الدین فرار کردند و صلاهی شیخ را در زیر مبارک

فرموده بود و نظر از انجا است
وقت و به رعایت نفوس بعضی
سالکان کار کنند مختار اند و در سماع
و در سلسله که در سماع هست
حضرت شیخ نجم الدین کبری
و شیخ محمد الدین بغدادی و دیگر
عزیزان این سلسله سماع میکردند
و شیخ نجم الدین کبری مرید شیخ
یاسر از شیخ عمار یا مرید شیخ
الوخیب سهروردی است و
ازین جانب شیخ شهاب الدین
سهروردی که تلمیذ شیخ الوخیب
است سماع نمی شنود و بدان کار
نمی کند و در رد و قبول آن براه
تفصیل بیرو و در اینجا معلوم
می شود که اختلاف در سماع نه
همین در سهروردیه و حقیقت است
حالی است که بعضی را باشد و
بعضی اند و اگر چه بعضی را آن
حال باشد با وجود آن توقف
نمایند و براه اتباع روق سماع
غنا مذموب است در کمالی واد
ارکان طریقت که بران ایستند
و لازم گیرند از قطب الوقت
شیخ ابو الحسن شاذلی که امام
در حلقه سلسله شاذلیه اند روح
القدس و احکم و اصل النیامن
بر کاتم و برکات علوم هم می آید
و کلامی فرمود که ترجمه اش اینست
آن ها که سماع کنند و طعام غلبه
خورند بدانکه در ایشان نه بود
است که در قرآن مجیدی فرماید که
ساعون للذین کانون للصلوات
و نیز فرمود در وقتیکه پدید شد
ادحال سماع کنندگان و درگاه

اونها ند و تیز شیخ نظام الدین فرمود که فردا قیامت بعضی ازین طائفه را در میان زندان
بایستایند و ایشان گویند که ما دزدی نکرده ایم جواب آمد که جامه مروان پوشیده و عمل نکردید آخر هم
بشفاعت پیران نجات یابند و تیز می فرمود چندین خرقة که ضعیف داده است ازین میان چهار
کس را خرقة ارادت داده است دیگر همه خرقة تبرک است فرمود در کتب سلوک مذکور است که سلوک را
صد مرتبه نهاده اند مفید هم مرتبه کشف و کرامت است و اگر سالک بهرین بماند بهشت او و سه دیگر
کی رسد پس نظر مختصر بر کرامت باید که نباشد و فرمود در حقته خواجہ من مرا خلافت داد گفت
حق تعالی ترا علم داد و عقل داد و عشق داد و هر که در وی این سه صفت بود وی شایان خلافت
مشایخ باشد و از وی این کار نیکو آید رحمة الله علیه و علیهم اجمعین -

شیخ نجیب الدین متوکل قدس سره

برادر و خلیفه شیخ فرید الدین گنج شکرست قدس سره ساخت معامله داشت بغایت متوکل بود
مدت هفتاد سال در شهر بود هیچ چیز از جنس او را نداشت با وجود عیال و فرزندان عیش خوشی
کردی تا بحدی که نداشتی که امروز کدام روز است و این ماه کدام ماه است و این درم چند درم است
روز عید درویشان در خانه اوج جمع آمدند و آن روز هیچ چیز نداشت بالائی بام رفت و بحق مشغول
شد و باول خودی گفت که این چنین روز عید بگذرد و در حلق فرزندان من طعامی نرود و مساوان
بیانند و همچنین نامراد باز گردند بهرین میان می بیند که پیر مردی بالائی بام می آید و این بیت میخواند
باول گفتسم دلاخضر را بینی | دل گفت اگر مرا نماید بنیم | و آن مرد ماده طعام پیش آورد
و گفت کوس تو بر عرش میان ملا اعلیٰ میزند و تو بجهت این معنی ملتفت گشته گفت که حق
میداند که بسبب نمود ملتفت گشتم بسبب یاران التفاتی روی نمود غالباً آن مرد خواجہ خضر بود شیخ
نظام الدین اولیامی فرماید که پیش از آنکه من بخدمت شیخ فرید الدین پیوندم روزی در مجلس شیخ نجیب الدین
بر خاستم و گفتم کیار سورة فاتحه و اخلاص بخوانید بنیت آنکه من قاضی جامی شوم شیخ نجیب الدین
انغاض گردید من دانستم که بسبب مبارک او نرسیده است باز گفتم کیار سورة فاتحه و اخلاص بخوانید
آنکه من قاضی جامی شوم درین کرت تبسم کرد و فرمود که تو قاضی مشو چیز دیگر شوق نقل است که
شیخ نجیب الدین روزی بخدمت شیخ فرید الدین عرضه کرد که مردمان چنین می گویند که شمار مناجات
یارب می گویند جواب می شنوید که لبیک عبدی فرمود و خیر بعد فرمود الا ارجاء مقدّمه الی الله انما یقول
بچنین می گویند که خضر بر شما می آید فرمود باز پرسید که چنین می گویند که در خدمت شما ابدال می آیند
درین باب چیزی نفرمود و فرمود که تو هم از جمله ابدالی روزی فقیری برآمد و پرسید نجیب الدین متوکل

انهم القوا الیهم ضالین فهم علی
آمار هم هر چو من و هم کی دشنام
شاذلیه فرموده است که تسامع
الخطاطی در حق الحق از کان
صادراعن اهل الشراطه و ادب گفت
ساع یستی ست از مرتبه حق در
و قیقه صادر شود از اهل آن با
جمیع شرایط و آداب که فرموده اند
چو جای آنکه از اهل اولی و دینی شرایط
و آداب باشد یعنی در حق حق
بالا تر از مرتبه سماع است تمام که
این چه اشارت است مگر از حق
طریقه اتباع سنت داشته باشند
طریقه سماع و صورت آن خلایق
سنت و طریقه اتباع است یار او
بدان مقام شهود ذات تعالی بقی
ست که گویند سماع اهل قلوب
و ارباب تجلی صفاتی را باشد که
تغیر و تحول درین مقام
پیدا شود و خلاف تجلی ذات که گنج
همه سکون و سکین و محال است
و نیز گویند که سماع شنیدن پیام
محبوب است و پیام شنیدن
و غیبت باشند در حضور این
چنین گفته اند بعضی مشایخ
اذا قانده در حضور ریز سخن از
دبان محبوب بشنوند و بی سماع
کلام محبوب بود و پیام او یارب
مگر آنکه حالت اشتراق بود و سماع
حالت فدا و استغراق نیست چه
در اشتراق بی شعوری است
و در سماع غمغم شعور بود و چون
باستغراق کشد آنجا سماع غایب
و حالت محمود در سماع است
که اختیار در دین شعور و نیز گویند

توئی فرمود آری منم نجیب الدین متوکل قبر او در راه مقام خواجه قطب الدین است مقابل یکی منڈل که از عمارات سلطان محمد عادل است و خانه ایشان و خانه شیخ نظام الدین قدس سرهما همین جا بود رحمة الله علیه -

سید جلال الدین بخاری قدس الله سره العزیز

بزرگ که احد اسید جلال سنخ نیز گویند مرید شیخ اسلام بهار الدین است وی جد سید جلال که لقب بخندوم جهانیان است از بخارا بیکر تشریف آورد و در آن شهریت اقامت کرد و بسید بهار الدین بگری که از اکابر و اعیان آنجا بود وصلت کرد گویند که در خواب از جانب حضرت سالت صلی الله علیه و سلم بشیر شد بتزوج صغیره سید بهار الدین و سید بهار الدین نیز باین دولت بشارت یافت جگر گوشه خود را بوی عقد تزویج بست و از آنجا بجهت حسد و نزاع اخوان بجانب آنچه تشریف آفرید و سید جلال الدین را اولاد صوری و معنوی بهم رسید و ابواب برکات کثیر بر روی او مفتوح شد قبر او هم در آنچه است رحمة الله تعالی علیه -

شاه کردیز قدس سره العزیز

از سادات کردیز است و از آنجا در ملتان تشریف آورده و توطن نموده و روضه او نیز در آنجا است مشهور بیزار و تبرک به نقل است که وی از قبر دست بیعت بر میان میداد و الا آن در قبر او ای که از آنجا دست می بر آورد گذاشته اند وی از قدمای مشایخ ملتان است معاصر مخدوم شیخ بهار الدین رحمة الله علیهما -

شیخ صدر الدین رحمة الله علیه

ابن شیخ الاسلام بهار الدین زکریا بعد از پدر بر سر تاد و تربیت نشست و بسیاری از اولیا و رسلک ارادت او منسلک گشتند میر سادات در آنچه مشهور است مرید او است در کنز الرموز بیج او و بیج والد بزرگوار او و بیج شیخ شهاب الدین سهروردی کرده است در بیج او می گویند منوی

آن بلند آوازه عالم پناه	سهروردین تخت اصد گام	صدر دین دولت آن مقبول حق
نظاک آن خوان جودش یک طبع	آب حیوان قطره بجز دلش	چون خضر علم لدنی حاصلش
معتبر چون قول او افعال او	هم بیان او گواه حال او	مقتدای دین قبول خاص عالم
دولتش گفته توئی خیر الانام	ملک معنی جمله در فرمان او	هم یکسب و هم بمیراث آن او

که سماع ارباب جد را بدو و سببی از نقد است و مرتبه وجود بالاتر از وجود داشته اند که مقام را باب تمکین از غنمایانست چنانچه در عوارف از شیخ حاد باس نقل کرده است که فرمود البهار من البقیة الوجوه و چنانچه از سبیل شستری می آر که وی هرگز از سماع ذکر و قرآن متغیر نشد روزی در آخر عمر وی قرآن نودی خواندند بر خود از زیر و زبیک بود که بفتد پرسیدند که این چه بود که هرگز از تو نمیدیم فرمود ضعف حال گفتند اگر ضعف اینست قوت که ام باشد فرمود قوت آن باشد که هر وارسی که در و می آید از فرو بردن و متغیر نشود و چنانچه از صدق اکبری آرند که شخصی را دید که قرآن بشنید و زار از ارکیت و زعفران زد و بخودی نوز فرمود که کک گمان من قبل لکن نیست قلوبا با نیز همچین بودیم لیکن اکنون سخت گشت دل های ما را باین سختی قوت یقین تمکین دل است که از حالی بحالی نرود و تغیر نپذیرد و ما که ترک جنید قدس سره سماع را در آخر عمریم ازین قبل بود و از اینجا است که شیخ شهاب الدین سهروردی رحمة الله علیه می گویند که منشی مستغنی از سماع بود و میر سید محمد گیسو در از علیه الرحمة در برابر آن می گویند که این منشی است که آفت استنهاوی سیده است وی گویند در عشق و آفت است یکی در ابتدا و دیگری در انتها است

و در مدح شیخ بهارالدین میگویی **ملیت**

من که روانیک و بدترانتم

این سعادت از قبولش یافتیم | کنوز الفوائد از ملفوظات شیخ صدرالدین است که یکی از مریدان او

که خواجہ ضیاءالدین نام دارد جمع کرده است در انجمنی نوید من و صایا شیخ صدرالدین الی بعض

مریدیه در کلام قدسی حکایت عن الله تعالی رسول علیه السلام می فرماید لا اله الا الله حصنی فمن دخله امن

من عذابی کلمه لا اله الا الله حصن من ست هر که در آید در حصن من رسته گردد از عذاب من حصن

و حصار حصار است که گرد بر گرد گیرد فاما گاه نگاه دارد و گاه ندارد و حصن است که گرد گیرد و

نگاه دارد و در آمدن درین حصن بر سه نوع است ظاهری و باطنی و حقیقت ظاهر آنکه خوف و رجا بخیر

از خدای زائل گرداند که اگر همه عالم ختم شوند یادوست بغیر حکم او هیچ نفع و ضرر و خیر و شر نتواند رساند

قوله تعالی وَلَئِنْ يَسْتَسْكُنُوا فِيكَ لَيَضُرُّكَ لَئِنْ يَخْرُجُوا مِنْكَ لَيُضْلِلَنَّ الْبَاطِنُ بَاطِنِ آنکه

تحقیق که هر چه پیش از مرگ زندگانی درین سرافانی رسد جاودانی نیست و رقم قلم عدم برورفته قول

تعالی كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ نَباتی ندارد و هستی نیستی آن التفات ننماید بباطن آن درآمده باشد

حقیقت است که آرزوی بهشت و خوف و درخ در دل نیار و جز بحق قرار گیرد فی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ

مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ چون آنجا رسد بهشت خود در تبع او گردد و درخ از وی گریزان باشد و نیز

می نویسد قال الشيخ الامام العارف صدر الحق والدین رضی الله عنه فی بعض وصایا بعض المریدین

اول قدم در متابعت رسول الله صلی الله علیه و سلم ایمن آورد دست بدانچه او ایمان آورد و ثابت بود

بر آن و آن ممکن نکرد الا به آنکه بنده بدل اعتقاد کند بشیخ بی شبهه و زبان اقرار آورد بطوع و رغبت

بالمحبت و معرفت که خداوند جل و علا یکی است در ذات و یگانه است و صفات خود موصوف است

همیشه بصفات کمال تعلیم است باجلگی اسما و صفات و افعال منزله است از ادراک او هام و افهام

مقدس است از سمات حدوث و عوارض و اجسام همه عالم آفریده او است چونی و چگونه بر ذات

وصفات او درست نیست از هیچ وجه هیچ چیز نماند و هیچ چیز بهیچ وجه به و نماند پیغامبران صلوات الله

علیهم فرستاده او نیند و محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم فاضلتر جل پیغامبران است آنچه او فرموده است

راست و درست است و در آن هیچ تفاوت نیست خواه عقل کیفیت آن را در یابد خواه در نیابد اما

آنچه در نیابد تسلیم باید کرد و ادستی اعتقاد حاصل آید بدانچه رسول الله صلی الله علیه و سلم خواست و دست

و کیفیت مشغول گشت و اگر بر تریاویل موافق آیات و اخبار حکم حمل افتد روا باشد و علامت صحت

ایمان در دل آنکه اگر نگوید کند شاد شود و اگر بگوید کند بدش آید و علامت استقامت در ایمان یقین

باشد بآنکه خدا و رسول خدا دوست تر باشند نزد او از غیر ایشان اند وی ذوق و حال از روی علم

و ایمان و قال قدس سره فی وصایا بعض المریدین هیچ نفسی بی ذکر بر نیارد که بزرگان گفته اند

ابتدا آن بود که چندان در عشق

و غم طلب معشوق بروی طاری

شود که او را محیط گردد و مدتی بین

بر آید او را لذت کامل دست

و هیچ راه وصول محبوب بر او

نمکشاید باند که جز از درد غم نقد

دیگر نیست همبران ماند بعد از درد

ایام درد و غم طبیعت او شود

عادت گیرد و ذوق در دماند لذت

وصول شود و ذوق الم و حرقت

بچنین صنایع شود و سرگرد

در بجای خود بماند و عاقبت او

بر خیران و حیران باز آید و بواسطه

منها و آفت انتها آنست که

چون بوصول معشوق برسد

مشغول به لذت صال گردد

و حرقت فراق و الم و حیران از وی

برود بعد از مرور ایام و وصول

عادت و طبیعت او گردد و ذوق

وصال بهم برود و مطلوب حقایق

جز ذوق و خوشی راحت محبوب

نیست اگر چه وصال باشد ذوق

کجا که بدان احت گیرد و وصال

چه کار آید اما عشق بخورد ار

آنست که در حالت ابتد مشغول

بلذت فراق و الم و حرقت حیران

باشد و در انتها هر غنید که وصال

یابد ذوق مزید تر شود و طلب

زیاده تر گردد و در بر در آفراید

این کلام سید است و ملفوظات

وی بعد از آن می گوید سخن من

در ذوق است قطع نظر از کمال

و نقصان سید علیه الرحمة من

خوش طبعانی می گوید که ذوق چیز

دیگر است که در آن جاسخ نمیرد

هر که از نفسی نفسی شود بی ذکر حال خود ضائع کرده باشد و از وسوسه و حدیث نفس در ذکر گریز چون
 بدین صفت مدام ذکر باشد و وسوسه و حدیث نفس بنور ذکر سوخته گردد و نور ذکر در دل فرو آید و حقیقت
 ذکر در دل متکون گردد و ذکر باشد به مذکور بود و دل بنور یقین منور گردد و اینست مقصود طالبان
 و مقصد سالکان **صواع** **این کار دولت است کنون کار** و ایضاً فی وصایا قدس سره
 قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا اذکروا الله ذکراً کثیراً اذا اراد الله تعالی بعبد خیراً و کتبه عبداً
 سعیداً و فقه له و ام الذکر باللسان مع مواطاة القلب و رقاہ عن ذکر اللسان الی ذکر القلب حتی
 لو سکت اللسان لایسکت القلب و هو الذکر الکثیر و لا یصل العبد لذلک الا بعد التبری عن النفاق
 الخفی المشار بقوله علیه السلام اکثر منافقین استی قراؤا با ارادہ نفاق الوقوف مع غیر الله تعالی و تعلق
 الباطن بسواه فاذا وفق العبد لتجربہ الظاهر عما لا یجمل ثم عما لا یجد و اکرم بتفرد الباطن بتجلیه عن الخواطر الزو
 و الاخلاق المذمومه پوشاک ان تجلی نور الذکر فی باطنه فینقطع عنه الوسوس الشیطانیة و الهواس
 النفسانیة و تجوهر نور الذکر فی باطنه حتی یکون ذکره تجلی مشاہدہ المذکور و ہذہ ہی الرتبۃ العظمی و المنجیة
 الکبری التي تم الیہا عنانق ارباب معالی لهم من اولی الایدی و الابصار من الالام و الله الموفق للصیحة

شیخ رکن الدین ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ

ابن شیخ صدر الدین بن شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا قدس اللہ سرہم صاحب سجادہ رستین
 شیخ بہاؤ الدین است در فتاوی صوفیہ کہ یکی از مریدان ایشان تصنیف کرده است ذکر او بسیار
 می کند و در مجمع الاخبار می نویسد من ملفوظات فی بعض رسائل بعض المریدین مقرر آن عزیز باد
 کہ مجموع آدمی عبارت است از دو چیز صورت و صفت و حکم صفت راست نہ صورت ان الله
 لا ینظر الی صورکم و اعمالکم و لکن ینظر الی قلوبکم اما ظہور حکم صفت بر سبیل تحقیق جزی در و آخرت صورت
 نہ بند چه آنجا حقایق اشیا ظاهر گردد و این صورت متلاشی شود و ہر کس را در صورتی کہ کلام
 صفت او باشد حشر کنند چنانچہ بلعم با عور با چندان طاعت در صورتیکہ برانگیزند فشا کل کلک
 و ہمین صاحب ظلم و تعدی خویشین را در صورت گرگی بنید و صاحب کبر در صورت بلنگی صاحب
 بخل و حرص در صورت خوکي فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ این باشد و ما
 آنکاه کہ مردم ازین اوصاف ذمیہ ترکیب نیابد متولد و در اعدا و بہائم و سباع است او لکن کلام
 بَلْ هُمْ صَافِلٌ و ترکیب نفس حاصل نشود مگر بالتجا و استعانت در حضرت عزت و مآ ابرہی نفسی
 اِنَّ النَّفْسَ لَا مَانَةَ بِالشَّوْءِ اِلَّا مَا رَجَمَ رَبِّيْ بِرَبِّيْ لَخْفُوْرُ رُجْمِهَا فَضْلٌ و رحمت او دستگیری
 کند ترکیب حاصل نشود و لَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا دَکُم مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا و علامت

و این سستی است کسی آنجا چو کوب
 مست عشقم و گریه نام نہ انا
 الحق نہ فیہ فانیہ سخن اینجا در
 قواعد و احکام ایشان میزد کہ
 قرار داده اند و اللہ اعلم و آن سخن
 سید کہ در ترجمہ عوارف می گویند
 خالی از غرابتی نیست در آنجا کہ
 در عوارف در باب رد و انکار
 سماع می آرد کہ بزرگ لغت است
 ان الغنائیم عن النحر و لعل
 بالفعول لک اکت که شنیدن
 سرود دست ساختن و سجودی
 آوردن کار شرب می کنند قلم
 مقام دست این بزرگ تقصیر
 غنا و تقدیر از ان می کنند چنانچہ
 در سخن ہمین بزرگ است کما یاک
 و الغار فانیہ بزرگ شہود و ہدیم
 المودہ پس اذان می گوید و انہ
 لیسب عن النحر و لعل بالفعول لک
 و بیشک اینجا اور الشبہ شہی حرام
 کنند و قائم مقام او در نقص
 و نازل خواهد بود و سید اینجا
 می گوید کاین سخن خود موافق
 دعای صوفیان آید یعنی مقصود
 از سماع ذوق و سستی است چون
 آن بزرگ فرمود کہ کار شرب بکنید
 ثابت شد مقصود ما این سخن نیز
 خالی از خوش طبعی نیست ذوق
 بخشیدن سماع و سستی آوردن
 آن کہ سخن است سخن در حل و حل
 و نقصان و کمال است این
 مقام فرات اقامت است کہ گویند
 مطلوب سستی دوست ہر چه
 سستی آرد مبارک است چرا
 این ہر دو بالشراب بخورد کہ در

ذوق وستی کامل تر از دوست
و مشبه با دوست این حکایت بیان
ماند که در کشف المحجوب می گوید
یکه از ارباب کشف البلیس در
علیه اللغته که جاءه گرد و سینه
سرودی می گوید و در فهمی زنده
و فرامی نویزد و وی در گریه
در قص می کند و می شود و می
شیخ پرسید که این چه حالت است
البلیس در جواب او گفت که کار
وی از آن روز که او را زاده اند
دواغ لغت چوبین حال می
نهاده اینست که می نامم می پریم
و صیبت حال خود می دارم
این حکایت را اصولی از اصول
رو در گارشید و گفت این خود
چنین بد و صورت حال آمد
و معلوم شد که سماع باعث ذوق
و در دو سوز و ناله و گریه دیگر
سخن چسبیت گفتند این بنی
که این کار البلیس است پس از آن
در مح البلیس در آمد که او را چه
خیال کرده یا وی عاشق است
آلی است و عین لقصات چنین
و چندین روح دی کرده است
کسی یا این طائفه چه گویند و چه
من الزین و الزل از اهل قبیله
وجود اند اند انکار بر سماع غنا
داد شیخ محی الدین بر عیبت
که می گوید که تاثیر غنیه بالذات
بر روح حیوانی است و حرکت
بدن و نقص به آن هرگز نمود
در روح انسانی منزله است از
تا تاثیر غنیه می گوید که سماع غنا
و تاثیر بر آن درین خالص است

طهور این فضل و رحمت آنست که او را بعبود نفس خود بنیاد کند و بر توی از انوار عظمت الهی که همه
مکونات در جنب آن متلاشی است بر دروئه او بتابد تا همه دنیا و بزرگیهای آن در نظر او خاک بود
و اهل آن را در دل وی سنگی نماند چون این حالت بر دروئه مستولی گشت هر آینه از اوصاف
سبعی که ارباب دنیا بدان گرفتار اند از انفرت آید و خواهد که بجای آن اوصاف اخلاق ملکوی نماید
چنانچه بیسی نظام و غضب و کبر و نخل و حرص و عفو و حلم و تواضع و سخاوت و ایثار پیدا آید و هنوز
این سعادت طلب عقبی راست کار طالبان حق بالاتر از این است **تَحَقُّقُ الْإِخْلَاقِ** الله مریشان

مسلم است فهم هر کس که این **عهد است** هر که که گمیر بجز تو دوست **شرط است** هر که که نخواهد بجز تو هیچ
و نیز در مجمع الاخبار می گوید که شیخ رکن الدین در بعضی رسائل خود که بر بعضی مریدان خود فرستاده نوشته
است وقتی امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه می فرمود که هرگز من با کسی نیکوئی و بر کسی بدی نکرده ام
حاضران آن مقام از آن کلام تعجب تمام نمودند و گفتند یا امیر المؤمنین شاید که بدی بر کسی از شما
در وجود نیامده باشد فاما در تنگی چه می فرماید فرمود حق جل و علا می فرماید **مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا رَيْبَ لَهُ**
وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا پس هر تنگی و بدی که از من صادر و حادث شده باشد در حقیقت برای خود و خود
بود و بر دیگری و الله اعلم و از اینجا است که بزرگان گفته اند صلاح این کس صلاح او پس است

چون میدانی هر آنچه کاری در وی **آخر همه حال نگو کاری به** **عاقل را همین قدر نصیحت در کار**
دنیا و آخرت بسنده است و الله الموفق بالخیر و الایضا من وصایا شیخ رکن الدین قدس سره
متابعیت بر اعمال آنست که جوارح را از مناسبات و مکاره شرعی قولا و فعلا باند کند و از مجلس لایعنه
پرهیز و هر چه طالب را از حق مشغول کند بایعنه وقت است و از صحبت بطلان احترام کند
و هر که طالب حق نیست بحقیقت بطلال است و نیز در مجمع الاخبار می نویسد که روزی خدمت سلطان
شهید غیاث الدین تعلق شاه طاب مرقد از مولانا طاهر الدین لنگ پرسید که وقتی از کرامات شیخ
رکن الحق و الدین چیزی سماع کرده مولانا گفت روز جمعه خلق را دیدم که برای قدسوس مجمع کرده اند
در خاطر من گذشت مگر خدمت شیخ تسخیر دارد من نیز از شنیدن و بچسبیدن توجه نمی کند باید اذ خدمت
شیخ بروم این مسأله از خدمت ایشان پرسم که حکمت در سنت مضمضه و استنشاق چیست چون شب
بخفتم در واقع خدمت شیخ طوار حلق من می کند چنانچه تا روز شیرینی آن را داجد بودم فکر کردم که راست
همچنین است که شیطان همچنین عوام را از راه می برد بگاه تری باید رفت و مسئله باید پرسید چون بگاه
بخدمت شیخ آمدم شیخ فرمود منتظر شما بودم بعد سخن آغاز کرد که جنابت بر دو نوع است جنابت دل
سخت و جنابت تن و جنابت تن از صحبت با زن حاصل شود و جنابت دل صحبت با همواتر
جنابت تن پاک بآب شود اما جنابت دل آبیاب دیده محو گردد و بعد فرمود که آب را سه صفت باید

تمامه افتد و میل جنابت باشد و آن سه صفت لون و طعم و بوی است و لهذا شرع برین نوع مضمضه
و استنشاق در وضو مقدم فرمود تا طعم بمضمضه تحقیق شود و بوی به استنشاق مولانا را مجرد آغاز سخن
الافتن روان شده بعد شیخ فرمود که شیطان چنانچه بصورت نبی نتواند شد بصفت شیخ حقیقی هم
نتواند شد زیرا که او را متابعت کامل نبی حاصل می شود و بعد فرمود مولانا ظهیر الدین از علوم قالی
مالی ست اما از علوم حالی خالی ست و شیخ رکن الدین در زمان سلطان قطب الدین ابن علاؤ الدین
بدلی تشریف آورده بود شیخ نظام الدین قدس سره در آن زمان بر مسند ارشاد و تربیت جادشت
برای استقبال او از مقام خود تا محض خاص علانی که در قمار شهر دلی واقع ست فست چون مجلس
سلطان قطب الدین را بحضور شریف خود مشرف ساخت پرسید که کدام کس از اهل شهر شما را
اول استقبال کرد فرمود کسیکه بهترین اهل شهر ست و سلطان قطب الدین را با شیخ نظام الدین
تقاری در میان بود و بعضی گویند که مقصود او از طلبیدن شیخ رکن الدین رخم و کسر شیخ نظام الدین
بود و شیخ رکن الدین باین کلمه رفع توهم او کرد و او را ازین توقع نا امید ساخت و در سیر لاویا مذکور
است که بعد از آن ملاقات میان این دو بزرگوار در مسجد جامع واقع شد اول شیخ نظام الدین
از جای که برای نماز معین داشت برخاست و پیش شیخ رکن الدین رفت بعد از ساعتی شیخ
رکن الدین بجای شیخ نظام الدین آمد و صحبت داشته یک و دو دیگر شیخ نظام الدین در مقبره خود
که در آن زمان عمارت می کردند تشریف داشت ناگاه آوازه آمدن شیخ رکن الدین برخاست شیخ
نظام الدین طعام فرمود و مجلس ساخت غالباً در پای شیخ رکن الدین ضعیف بود و در پاکی که بر و سوار
آمده بودند شسته ماند و شیخ نظام الدین و مردم دیگر در پیش پاکی او نشستند چون صحبت گرم شد
شیخ عماد الدین اسماعیل برادر شیخ رکن الدین عرض کرد که اجتماع بزرگواران غنیمت ست بهتر از آن
نمیت که از انفاس شریف ایشان نفع برده شود بنده را حریف بخاطر میرسد که حکمت در هجرت
رسول صلی الله علیه و سلم بدینچه باشد شیخ رکن الدین فرمودند که غالباً حکمت آن باشد که بعضی از
کلمات و درجات که بجناب رسالت تقدیر کرده بودند ظهور آن در عالم فعل موقوف داشتند صحبت
صحاب سلف شیخ نظام الدین فرمود که بخاطر فقیه چنین میرسد که حکمت آن بود که بعضی از فقرای مدینه
که وصول ایشان بسعادت صحبت آن حضرت متعذر بود باین نعمت مشرف شوند می گویند که مقصود
این دو بزرگوار از اینچه فرمودند تواضع بود یک دیگر مقصود شیخ رکن الدین آن بود که آمدن ما و ریختن
بای اشکمال و استفاده است و غرض شیخ نظام الدین آنکه برای تکمیل و افاده است این چنین
است در سیر لاویا محرمه سطور گویند عفت السعدنه که شک نیست که کمال آنحضرت صلی الله علیه و سلم
که موقوف صحبت صحاب صفا بود همان ارشاد و تکمیل ست که موجب ثواب عویش نیل درجات است

که الله الدین الخالص و جدی
که در سماع نغمه پیدا شود و الی قول
علیه است و می گوید که نشان
ذوق قرآن و لذت حقوق سماع
آن آنست که شنیدن او بنگه
و بانغمه کیسان بود و اگر ذوق
مقید بنگه بود آن لذت حسن
صوت بود و لذت محض قرآن
و شرح و مبالغه در باب سماع
غناد کلام شیخ بسیار ست
و می گویند که شیخ شهاب الدین
سهروردی شیخ اوجده الدین که
را که سماع می شنید بر امر دان
نظری کرد و صاحب مجد حال
بودی دید و او را در مجلس در راه
نمی داد و اگر ذکر او در مجلس میرفت
می گفت نام آن بتو نزد من
نبرد و این حکایت را شیخ
علاء الدین سمنانی تصحیح کرده
و گفته است که شنیدم این
حکایت بواسطه آنکه کسیکه ظاهر
بود در آن مجلس می گویند که شیخ
اوجده الدین چون شنید که شیخ
در باب وی اینچنین می گویند گفت
هم بدین خوشم که باری نام من
بر زبان شیخ رفت زهی صدق
و دیانت آن مرد رحمه الله علیه
و در بعضی ملفوظات شایسته
قدس الله سرار هم نوشته اند شیخ
اوجده الدین در ملازمت شیخ
شهاب الدین آمد و سماع طلبید
شیخ او را بدان اجابت داد خود
مشغول بنواز شد و خادم را فرمود
تا طعامی برای درویشان بپخت
سازد و نیز نوشته اند که ذوق قالی

یکمال ذاتی حاشا پس مال هر دو سخن یکی باشد و الله اعلم بعهده طعام در میان آمد بعد از فراغ از طعام
اقبال خادم چند پارچه قماش اعلی و صد دینار زر سرخ در جامه باریک که عکس دینار با بیرون می افتند
پیمچیده در زیر قدم شیخ نهاد شیخ رکن الدین فرمود استرزه بیک شیخ نظام الدین در جواب فرمود وای
وند بیک یعنی ذمب سبب سترزه بیک و قباب حال درویش ست تا از نظر عوام مستور باشد
شیخ رکن الدین در گرفتن آن غور کرد شیخ نظام الدین آن را شیخ عماد سپرد و یکبار دیگر شیخ رکن الدین
در مرض بجهت عیادت شیخ نظام الدین آمد فرمود که عشره ذی الحجه است هر کس بجهت یافت سعادت
حج سعی می کند من سعی کردم تا سعادت زیارت شیخ المشائخ در یابم بعد از آن شیخ نظام الدین بحالت
فرمود و نماز جنازه را شیخ رکن الدین حاضر شد و گفت که طاهر احکمت آنکه اماره سال در دلی داشتند
حصول این نعمت بود و در ادنی مدت رجوع بوطن صلی فرمود و خیر المجالس نقل از شیخ نصیر الدین محمود
می کند که فرمود در آنچه شیخ الاسلام رکن الحقی والدین از ملتان در دلی آمد قلندران و جو القیان
رسیدند قلندران گفتند شیخ ما را شربت بده شیخ ایشان را چیزی فرمود جو القیان برخاستند که شیخ
ما را خرج بده ایشان را نیز چیزی دمانید بعهده گفت آنکه سر قوم ست او را سه چیزی می باید اول مال
می باید تا این طائفه هر چه بطلبند تواند داد قلندران این زمان شربت طلبیدند اگر در درویش چیزی
نباشد از کجا دهد و ایشان بگویند بگویند بجهت قیامت گرفتار شوند دوم علمی می باید تا چون بعلم
صحبت باشد ایشان از علم ایشان بگویند سوم حال می باید تا با درویشان از حال جنبه -

شیخ صلاح الدین درویش رحمه الله علیه

مرید و خلیفه شیخ صدر الدین ست بزرگ بود و عالی مرتبه با شیخ نصیر الدین معاصر و همسایه بود
آنچه از جانب سلطان محمد بن تغلق شاه بهمشایخ از اید او تکلیف می رسید شیخ نصیر الدین آن همه را
بوصیت مشایخ خود تحمل میکرد و بر میداشت بخلاف شیخ صلاح الدین که با سلطان مذکور سخت
بیش می آمد و از ملتان بدلی آمد و همین جا متوطن گشت و وفات یافت مقبره او نزدیک مقبره
شیخ نصیر الدین محمود ست و عس او ست و دوم شهر صفر ست مناجاتی هست در مردم که آن را
مناجات شیخ صلاح گویند در انجامی نویسد الهی بجزمت آن وقت ساعت که صلاح درویش
را فیل سفید خواندی الهی بجزمت آن وقت ساعت که صلاح درویش را در زیر درخت بزرگ
در مقام امرو به الله تعالی یقرئک السلام گفتی و امثال این کلمات دیگر نیز هست نقل است
که جوانی بر اسب سوار میگرفت و آن اسب بسیار خوش شکل و خوش رفتار بود ناگاه آن جوان
بر روی تازیانه زد که آن زخم بر سر این اسب نقش گرفت شیخ بران جوان غضب کرد و می راسید

بخد مت شیخ بهار الدین ذکر کیا
قدس سره آمد و گفت بخد مت
شیخ شهاب الدین بودم قصیده
نزد او خواندم و شیخ از آن ذوق
گرفت و حال کرد پس شیخ بهار الدین
در جبهه آمد و چراغ را کشیدند
و قوال را امر بخواندن آن قصیده
کردند و حال نمودند و ذوق گرفتند
بعضی مردم این حکایت را خوب
شمارند و هیچ غایت ندارد و اگر
قصیده مثل بزرگواران محبت
و مقامات بجهان که باعث بر
شوق و مزید طلب مخصوص دل
در رفع خواطر و قوت باعث غایت
گرد و بشنوند و ذوق گیرند و نقصان
دارد بعد از آنکه معلوم شد که فعل
حسن صوت هل الاطلاق حرام
و مکروه نیست این قدر خود در
زبان سلف نیز از بعضی از ایشان
وجود می آید بالاتر از این حکایتی
ست که در مکتب نوشته اند که جامه
صوفیه در خدمت حضرت غوث
التقلین رضی الله تعالی عنه حاضر
بودند قوال شعری انشاد کرد و
آنحضرت را حال شد و بطریق
در آمد و از آنجا هم بطریق طرآن
در خانه او حاضر شدند و سخن
می آید که شیخ عز الدین عبد السلام
که از اعیان و اکابر آنکه مذهب
شافعی و معتزلیان ایشان و
بسی بزرگ عالی قدر ست در
اول حال براه مبانت آنجا
مشرّب درویشان میگرفت
و چون حضرت شیخ ابوالحسن
شافعی تدس الله تعالی روحه

بیفتاد و چون نگاه کردند زخم آن تازیانه بر اندام شیخ نقش بسته بود رحمة اللہ علیہ -

مولانا بدرالدین اسحق رحمۃ اللہ علیہ

ابن علی بن اسحق الدہلوی خادم و خلیفہ و داماد شیخ فرید الدین ست قدس سرہا از مشائخ زمان خود بود و در زہد و ورع و فقر و عشق بی نظیر و اواہل حال در دہلی تحصیل علم می کرد و طالب علمان بخوش طبعی و حدت ذہن ممتاز بود بعد از آنکہ در دہلی تحصیل علم تمام کرد و آنچه دانشمندان شہر میخوانند بخواند متوجہ بخاراشد چون با جود ہن رسید آوازہ کمالات شیخ فرید الدین راشنیدہ مشتاق خدمت او شد یاری داشت اورا بران آورد کہ ملازمت حضرت شیخ نماید چون بلازمت او مشرف شد جمیع فضائل اہل کسب کردہ بود در جنب کمالات او کم کرد و عاشق جمال و کمال او شد شیخ چون اورا قابل دیدہ بنجادی و دامادی خود مخصوص گردانید و تربیت کرد و خرقة خلافت بخشید گویند کہ وی اکثر احوال در گریہ بودی و چشم تر داشتی روزی این بیت می خواند بیت

پیش صلابت غمش روح نطق فزین

ای ہزار صغہ کم پس تو اچہ مینوی تمام روز ذوق این بیت در عالم تحیر بود چون نماز شام درآمد شیخ اورا امامت فرمود و مولانا نماز شروع کرد بجائی قرآۃ ہمین بیت بر زبان او گذشت و بہیوش افتاد چون بہوش باز آمد شیخ باز اورا امامت فرمود وی را رسالہ ایست مسمی سرالاولیا کہ روی موقوفہ گنج شکر جمع کردہ و در علم تصریف کتابی نظم کردہ و نایت تحریر و فصاحت را در آنجا کار فرمودہ و ابیاتی چند کہ در آخر آن کتاب انشا نمود در سیر الاولیا مسطور است و در آخر کتاب بقلم خود با التماس شیخ نظام الدین این چند سطر نوشتہ سمع منی و قرأ ہذا النظم الغریز الامام المجاہد نظام الملک والدین محمد بن احمد و الخصال الرضیۃ و الشامل السنیۃ ملئت شامکہ و آثارہ و عمت فضائلہ و انوارہ و انی وان کنت قليل البضاعة فی ہذہ الصنائع و لکن اتفاق ہذا النظم کان لامرین ہو واجب الاتیمار کسعی النعمۃ بین یری سلیمان ہو دام فضلہ التمس منی ہذہ الاسطر مع کبر قدرہ فکتبت ذلک امتثالاً لامرہ و انا اضعف الفقراء الی اللہ لغنی اسحاق بن علی الدہلوی بخیلی رجا دان یدکر فی بصالح دعاء حامداً و مصلیاً مدفن وی در محن مسجد جامع قدیم اجود ہن ست کہ بیشتر احوال در اینجا مشغول بودی رحمة اللہ علیہ -

شیخ جمال الدین احمد ہانسوی رح

الحلیب انتساب او با امام عظیم ابو حنیفہ کوفی ست از عالم خلفای شیخ فرید الدین گنج شکر ست قدس سرہا جامع کمالات ظاہر و باطن بود شیخ فرید الدین دوازده سال بہ محبت او در ہانسوی بود و در حق او فرمودہ است جمال جمال ماست و گاہی فرمودی جمال می خواہم کہ گرد سرو تو گردم و ہر کہ را شیخ

از زیارت حضرت سید عالم اصلی علیہ السلام باز آمدن شیخ خالد عبد السلام رفت و گفت رسول اللہ یقرک السلام شیخ خالد بن را بشنیدن این کلام حالی در گرفت گمان خود برقت پس از ان با شیخ صوفیہ را بہ اعتقاد و انقیاد و تربیت بحدیکہ و مجلس سماع ایشان نیز حاضر می شد این حکایت صحیح است و ثقات آن را روایت کردہ اند این نہ انم کہ مراد مجلس سماع حضرت شیخ ست و ایشان سماع میکرد یا مجلس مشائخ دیگر مراد ست کہ از اہل سماع و صاوقان او در ان وقت بودہ اند اللہ اعلم و شیخ الاسلام عبد الصبار قدس سرہا الاعلی گفته کہ ذوالنون مہری و شبلی و خزار و نوری و دراج ہمہ در سماع رفتہ اند و غیر از ایشان نیز بودہ اند از مشائخ و مریدان رحمہم اللہ تعالی کہ در سماع رفتہ اند چہ در سماع قرآن چہ در سماع غیر آن و حکایت ایشان در کتاب نفحات الانس منقول ست و یقین رسیدہ است کہ کبری مشائخ چشتیہ و بزرگواران این سلسلہ قدس اللہ تعالی علیہم سماع می شنیدند و لیکن با قبلا و شرانہ و آداب و بیشتر اوقات و خطرات می شنیدند کہ از نقل وجود اغیار و ناہرمان غالی بود و گویند کہ در عمدہ و لست خطیب این خواجہ قطب الدین اوشی قدس سرہا تعالی سرہ الغریز و اہل الہیاء فتوحہ دیشان و درسط

خلافت دادی بروی فرستادی اگر او قبول کردی خلافت او درست شدی و اگر رد کردی باز شیخ
 او را قبول نکردی و فرمودی پاره کرده جمال را فرید نتواند دوخت روزی شخصی از بانسی بخدمت
 گنجشک آمد از وی پرسید که جمال با چگونه است عرض کرد که بخندم از آن روز که بخدمت پیوندد کرده است
 مواضع و اسباب و شغل خطابت بجای ترک داده است و گرسنگیها و بلاهای سخت می کشد شیخ فرید الدین
 خوشحال شد و فرمود الحمد لله خوش می باشد **نقل است** که او از آن روز که این حدیث شنیده بود
 القبر روضه من ریاض الجنة و حفرة من حفرة النيران بغایت متعجب بودی و از سبب این وعید
 بیقرار چون بجوار رحمت حق پیوست بعد از چند گاه خواستند که بر بالای قبر او گنبد بنا کنند کاویدن گنبد
 چون نزدیک بلج رسیدند دیدند غریب بجانب قبا پیدا شده که از آنجا بوی بهشت می آمد همان ساعت
 از آنجا دور شدند و همچنان پوشیدند و آن را بر بستند و عمارت کردند و شیخ جمال الدین بعضی سائل
 و اشعار دارد که در میان مردم یافته می شود از آن جمله رساله ایست بر زبان عربی مسموع کلمات تفرقه جمع
 کرده که او را المحات گویند در وی می نویسد الفقر خلق شریف يتولد منه الصلاح والعفة والزهد والورع
 والتقوى والطاعة والعبادة والجموع والفاقة والمسكنة والقناعة والمروءة والفتوة والديانة والصيانة
 والامانة والهدى والتجود والخضوع والخشوع والتذلل والتواضع والتحمل والكظم والعفو والاعراض والاشفاق
 والانعاق والایثار والاطعام والاکرام والاحسان والاعراض والاعراض والاعراض والاعراض والاعراض
 والصدق والصبر والسکوت والحلم والرضا والحياء والبذل والجود والسخاوة والتخشع والحنان
 والرجاء والرياسة والمجاهدة والمراقبة والموافقة والمراقبة والمداومة والمعاملة والتوحيد والتهديب
 والتجريد والتفريد والسکوت والوقار والمداراة والمواساة والعناية والرعاية والشفقة والحفاوة و
 الشفاعة واللطف والکرم ولتعهده والشکر والفکر والذکر والحرمة والادب والاعتصام والاحترام
 والطلب والرغبة والغيرة والعبرة والبصيرة والبتیطة والحکمة والحسنة والهمة والمعرفة وحقیقة وحقه
 والتسليم والتفویض والتوکل والتبتل والیقین والثقة والغناء والاستقامة وحسن الخلق وكل فقر وفتنة
 فيه هذه الصفات سمی فقیرا کما لا واذ افقت لم یسم فقیرا فقیرا ودر قصبه بانسی است با سه کس از اولاد
 خود در یک گنبد خفته اند **نقل است** که او را بعد از فوت او در خواب دیدند و از احوال او پرسیدند
 فرمود که چون مراد گور کردند و فرشته عذاب آمدند و دو فرشته دیگر در پی ایشان آمدند و فرمان
 رسانیدند که ما او را بدو رکعت صلوٰة البروج که متصل سنت نماز شام بقراءة سورة بروج و طاریق بعد
 از نماز می گزارد و بآیه الکرسی که بعد از فرضی می خواند بخشیدیم رحمة الله تعالی علیه -

بر می گرفتند ریاضت می کشیدند
 پس از آن در موسم عراس شیخ
 و عزیزان سماع می شنیدند و
 شهو رست که دلت خواجهم
 وضعف بیمار است که در مجلس
 سماع حادث شده بود و چنانچه
 ابی حسن المومنی نیز در غزل خود
 اشارتی باین قصه کرده است
 و گفته **جان برین یک**
بیت دوست آن بزرگ پادشاه
 این گوهر زکات نگیرت بکشتگان
 خنجر تسلیم را به هر دزدان ز غیب
 جان و گریستند تا فاضلی جمید
 ناگویی را که از علما و عرفا وقت
 بود و مشرب عشق و محبت و
 توحید داشت در سماع غلوی
 تمام بود و علماء آن وقت بر سر
 آن محفزی ساخته و حکم سلطان
 شمس الدین در ویشان نسل
 ممنوع شده بودند الا در خلوت
 پنهان می کردند و حکایات
 در غیاب در ملفوظات ایشان
 بسیار نوشته اند و مولانا بان الدین
 بلخی فرموده است که از خدا امید
 میدارم که مراد در روز قیامت
 از هیچ گناه کبیره نرسد زیرا که
 نکرده ام الا یک گناه آن شنیدن
 رباب است که آن ایسا کرده ام
 و اگر این زمان بیایم نیز می نماند
 بویع و بی اختیار می و گرفتاری
 خودی کند و با وجود آن محزون
 بتقصیر خود وارد حق حضرت شیخ
 العالم فرید الحق و الدین بجنشکر
 قدس الله تعالی سره در باب سماع
 و اختلاف مردم فرموده اند

شیخ برهان الدین صوفی

سبحان الہی کی سخت مخالفت
شد دیگری ہنوز در اختلاف
در زمان سلطان الشاہ شیخ
نظام الدین اولیاء قدس سرہ
این کار رواج دیگر یافت و در
زمان تغلق شاہ برایشان نیز مقرر
ساختند و محاضر سابقہ را کہ در
زمان قاضی حمید الدین ناگوری
کرده بودند نیز حاضر کردند غالباً
قرآن تفصیل و تفریق یافت و در
مجلس ایشان مزامیر نو و تصفیق
نہود و یاران خود را از ان منع
ی کردند و میفرمودند کہ با سہ
اگر کسی بغیبت باید کہ از اثر شرع
بیرون نیفتد این بنا بر آنست
کہ در مسائل فقہیہ مذکور است کہ در
شنیدن غناطانی ہست اما
شنیدن مزامیر با اتفاق حرامست
یکبار امیر حسن علیہ الرحمۃ در خدمت
ایشان عرض کرد کہ صدقہ خواجہ
چون صدقہ شنیدہ شود دنیا
و مافیہا در آن وقت فراموش گردد
دہم چیز بد دل سرگرد و دزد زیاد
حق در درون نمازد و نماز این
حالت است نہ ہر جا باید کہ فرمودہ
کہ سعی کنید کہ این حالت در نماز
ہم دست دہد و چون در مجلس
سمع حاضری شدہ بکار ایشان
غالب بودی در نفس تواضع نقل
آن از ایشان بنظر ریاضت
و تقویٰ شیخ نصیر الدین محمود
رحمۃ اللہ علیہ در غایت توسع
و احتیاط و سلمانی و نگاہداشت
حد و ظاہر بودہ ہمیشہ بزل
علوم دینی مشغول و نگاہ بکامی کہ

پسر شیخ جمال الدین ہانسوی است آورده اند کہ چون شیخ جمال الدین از داروینا رحلت کرد او در
عالم صغر بود او را بخدمت شیخ فرید الدین آوردند لطف و عنایت بسیار نمود و خلافت نامہ موصلا
و عصا بانعمتہ کہ بہ شیخ جمال الدین روان کردہ بود و شیخ بہرہاں الدین عطا فرمود و بخدمت شیخ نظام الدین
اولیاء وصیت فرمود وی ہر سال بخدمت شیخ نظام الدین آمدی و تربیت یافتی و تا شیخ نظام الدین
در صد رجات بود یک مرید گرفت و شیخ جمال الدین را یک سوگیر بود و شنیدند کہ دیوانہ شدہ بود شیخ
نظام الدین اولیاء می فرماید کہ گاہ گاہ بہوش آمدی و بہوشیارانہ سخن گفتی روزی از وی شنیدم کہ
می گفت العلم حجاب السلاکبر و انستم کہ مجذوب حقیقی است بیان این سخن از او پرسیدم گفت علم
دون حق است و ہر چہ دون حق است حجاب حق است۔

شیخ عارف

مرید شیخ فرید الدین گنج شکر است آورده اند کہ ملکی از اچہ و ملتان بدست دی صد تنگہ نہ شیخ فرستاد
وی پنجاہ تنگہ پیش خود نگاہداشت و پنجاہ تنگہ پیش شیخ نہاد شیخ تبسم کرد و فرمود عارف قیمت دراز
کردی عارف شرمندہ شد بر فوران پنجاہ تنگہ کہ پنهان داشتہ بود حاضر آورد و عجز بسیار کرد و مرید
گشت و محلول شد بعد از ان در خدمت راسخ شد و استقامت حاصل کرد و شیخ او را اجازت
بیعت کرد و در حد و دیوستان فرستاد رحمۃ اللہ علیہ۔

شیخ صابر

در سیر الاولیاء می نویسند کہ در ویشی بود ثابت قدم و صاحب نعمت مرید شیخ فرید الدین است و شیخ
فرید الدین وقتی کہ با و اجازت بیعت می کرد فرمود صابر زندگانی خوش خواہی گزیند ہمچنان
بودہ مازندہ بود بعیش خوش می گذرانید و او مردی خوش باش و کشادہ بود و غالباً این شیخ صابر
غیر شیخ علی صابر است اما دیشخ فرید الدین و خلیفہ او بود و قبر او در قصبہ بکیر است و سلسلہ شیخ عبدالمطلب
و غیرہ بوی منشی می شود و ذکر او در سیر الاولیاء اصلاً کردہ و انچہ کردہ ہمین شیخ صابر را ذکر کردہ بہرہاں
نہجی کہ در عنوان مذکور شد و ترک ذکر او خالی از غرابت نیست و تواند کہ مراد از شیخ صابر ہمین شیخ
علی صابر باشد و اللہ اعلم۔

خواجہ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ

پسر بزرگ شیخ فرید الدین بود روزگار بعبادت باری گزیند و بزراحت و حراست کہ فقیر حلال است

فقاہت کرد و عمر در طاعت بسر برد و رحمۃ اللہ علیہ۔

مولانا شہاب الدین رح

این شیخ فرید الدین قدس سرہا بود و نور علم و فضا آن آراستہ بود بیشتر احوال بخدمت شیخ حاضر بود از شیخ نظام الدین منقول است کہ فرمود میان من و مولانا شہاب الدین قاعدہ محبت بسی مستحکم بود و وقت نسخہ عوارث پیش شیخ فرید الدین بود اندر وی آن افادہ می فرمود ہما آن نسخہ بود بخط باریکست و سقیم شیخ را در بیان آن توقف گونہ واقع می شد و من نسخہ دیگر پیش شیخ نجیب الدین متوکل دیدہ بودم مرا از آن یاد گفتم شیخ نجیب الدین نسخہ صحیح دارد مگر این سخن برخاطر گرامی شیخ گران آمد بر لفظ مبارک را بدین معنی درویش را قوت تصحیح نسخہ سقیم نیست من نہ انستم کہ این حرف را نسبت بکمی فرماید چون ظاہر شد کہ مرا می گوید برخاستم و سر بر نہ کردم و در پای شیخ افتادم گفتم نعوذ باللہ کہ مرا مراد آن باشد من نسخہ دیدہ بودم از آن یاد آمد حکایت کردم ہر چند معذرت می کردم اثر بی فضا ہر چنان در شیخ ظاہر بود من مضطر و حیران از مجلس برآدم مبادا ہیکس را غمی کہ مرا آن روز بودا برسیم بر سر چاہی خودم کہ خود را در آن چاہ اندازم باز تامل کردم و با خود گفتم گدائی مردہ مردہ گیر اما این بنای مبادا کہ باز گردد و همچنین در صحبت و حیرت بودم عاقبت مولانا شہاب الدین احوال من بخدمت شیخ بطریق بہتر باز گفت انگاہ خود شنود شد و مرا پیش طلبید و مرحمت و شفقت نمود و فرمود انیکہ کردم برای کمال حال تو کردم کہ پیر شاہ مریست انگاہ مرا خلعت فرمود و کسوت خاص شریف گردانید۔

شیخ بدر الدین سلیمان رح

اشہر اولاد شیخ فرید الحق والدین است بعد پدیر با اتفاق برادران و مریدان بر سجادہ خلافت نشست اورا نسبت ارادت بچاندان چشت است خواجہ زور و خواجہ غور کہ از خلفائے اچگان چشت بودند از چشت در صد حیات گنج شکر در اجودہن تشریف آوردند شیخ تبرکات و تمینا مولانا شہاب الدین و شیخ بدر الدین را کلاہ ارادت از دست ایشان پوشانیدہ مرید ساخت۔

خواجہ نظام الدین

اورا شیخ فرید الدین از بطلہ پسران دوست تر داشتی و اولشکری بود در وقت کہ شیخ رحلت کرد وی ہمراہ غیاث الدین بلبن در قصبہ بتیابی بودہ ہماں شب کہ رحلت می فرمود حاضر شد اما بواسطہ آنکہ دروازہ حصار بسته بودند درون نتوانست آمد و شیخ را در آن حالت در نیافت صبح

سواع می شنیدند تو امان ہم از جنس طالب علمان و درویشان می بودند کہ در خدمت ایشان کار می کردند چہن شنیدہ می شود کہ یکبار در خانہ شیخ بریان الدین غریب مجلس سماع بود و فرامیر نیز بود شیخ نصیر الدین محمد از مجلس برخاستہ و اعراض نمودہ بمنزل خود آمد کسی گفت کہ از طریقہ پیر گشتی گفت محبت نمی شود و این خبر سلطان المشائخ رسانیدند فرمودند خوب کرد و حق بجانب است و ستایشان سلسلہ بخدمت شیخ نصیر الدین محمد قدس اللہ تعالی سر و غایت بتنا و احترام از شنیدن فرامیر دارند و ایشان می گویند کہ شیخ فرمود کہ ہر کس سماع فرامیر کند از عقد محبت و مریدی بآید و اللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع و المآب بتبیین توضیح پیوست کہ افعال اوتوان شایخ طریقت در باب سماع مختلفست تعارض آمد و شک نیست کہ مقتضای اختلاف و تعارض بالطبع توقف و تردد است و غلبہ و رجحان یک طرف بسبب و عہدہ باید و سبب و باعث درین باب چند بود یکی بطلالت وقت غلبہ احکام طبیعت و شہوت عدم اعتقاد و مبالغات با حکام شرع و فقدان نیت و عزیمت اتباع احسن و اخذ اولی و ارجح دین خارج صحت است چہ آنکہ این حال دارند حکم ہایم و انعام اندکہ احوال افعال ایشان را

که جنازه از شهر بیرون می آورند و در رسیدن فرزندان دیگر می خواستند که شیخ را بیرون شهر در میان شهدا دفن کنند و مصلحت در آن دید که هم در آنجا که حالا مقبره شریف اوست دفن کنند هم بر آن او اتفاق کردند و او در حرب کفار شهادت پیوست و نشانی از وی پیدا نشد رحمه الله علیه -

خواجه یعقوب

پسر خور و شیخ فریدالدین بود بیدل و ایتار مشهور بود و نفسی گیر داشت و بطریقه اهل طاعت رفتی با حق بر عکس آن بودی که با خلق نمودی در سیرالاولیای نوید که او را در شان راه امر و مه مردان غیب بر بودند رحمه الله علیه -

مولانا داود پالی

ساکن دیهی بود از دیهائی ردولی مرید شیخ فریدالدین بود شیخ نظام الدین ذکر او بسیار کردی که مردی بزرگ بود می فرمود وقتی مرا و مولانا داود را از پیش خدمت یکجا وداع شد و یکجا بیرون آیدیم او در راه گام بلند زد می و پیش رفتی و بنماز مشغول شدی تا آنکه من بدو میرسیدم چون مزاج او معلوم شده بود با پیشتری شدیم و او در نماز بودی بایک گروه یاد و گروهی رفتیم و او عقب ما رسیدی و از با بگشتی یک دو گروه پیشتر میرفت با بنماز مشغول می شد و چنان جنگل و بیابان راه غلط نکردی **فصل سست** که وی بعد از نماز باید از خانه بیرون آمدی و در بیابان فتنی و مشغول شدی آهوان می آمدند و گریه و گریه و او ایستاده و دو چشم درون داده تماشا می می کردند رحمه الله علیه -

مولانا رضی الدین منصور

بزرگ بود شیخ نصیر الدین محمودی فرماید که بزرگ بود در او ده او را زحمت شد چنانکه ساختگی تمیز و تکفین او کردند مولانا داود و کورایان مولانا رضی الدین منصور هر دو بر سر او حاضر شدند گفتند که چون ما بر سر او آمده ایم همچنین گمراهی صحت او نخواهیم بعهده مولانا رضی الدین گفت یک طرف مریش شما قبول کنید و یک طرف من مولانا داود طرف سر آن قبول کرد و مولانا رضی الدین طرف پایان هر دو بنشینستند و چیزی خواندند بعد برخواستند و دست آن مریض گرفتند و گفتند بخیز و حال برخاست و صحت یافت - رحمه الله تعالی علیه -

مولانا کمال الدین زاهد

ضبط نباشد بل هم مثل و دیگر طائفه اندازد ارباب نفس از ذوق طاعت و عبادت و لذت ذکر و تلاوت و خلوات مناجات هر که بعضی در صل فطرت بعضی بعلت اعتیاد و صحبت ارباب دعوت و راحت چنین از شنیدن نغمه که بطبیع شیر و محرک طبع و جامع اشتات خواطر است لذتی و حلاوت و شعوری بمطابقت محل وقت ایشان گردد بدان ارباب روزه و فریب خوردن و وجود این حالت با خفیت شمرند و مقبول ترین نفس و شیطان این اعبات و ریاضت ترجیح نمایند اهل از منکر شوند و از ذوق و لذت عشق محروم شمارند چه ای ایشان آن بود که روز و روز از طریق دین و دیانت بگناه تر گردند و در تر افتند و در آنچه هستند زنده تر و غالب تر شوند و از نماز جزو نشست و خاستی ایشان را نصیب نماند و آن نیز بمراتب کلف و خوف زجر و تشنج خلافت کنند و مارفته رفته کار بجای رسد که آن نیز از دست او اگر زنده ایشان حسن صورت با حسن و منظم گردد و خصوصاً از نساء مغنیات با هیبت ذوق و شوق ایشان بوجود علت صوری مادی تمام شود و بالاتر از آن فنی نبود و اگر بعضی غیرت که باعث اعتدال مزاج طبیعی و تهیج قوای حیوانی گردد بکار برند خود قیاسی دیگر قائم شود باز جماعه که ازین با

موصوف بود بکمال و بر وفق و تقوی و دیانت شیخ نظام الدین اولیا مشارق را پیش او سدا کرده است
 و او پیش مولانا برهان الدین نجفی و او پیش مصنف و مولانا مکالم الدین زاهد در ذیل مشارقی که شیخ
 نظام الدین اولیا از وی سماع دارد و اجازت نامه بخط خود نوشته است و نسخه آن در سیرالاولیا مسطور
 است نقل است که سلطان غیاث الدین بلبن آرزوی آن کرد که مولانا مکالم الدین زاهد را
 امامت خود فرماید بدین سبب مولانا را پیش خود طلبید و گفت ما را بر کمال علم و دیانت و صیانت
 شما اعتقاد تمام است اگر با ما موافقت کنید و منصب امامت قبول کنید محض کرم باشد و ما را بر قبول نماز
 خود و ثقتی تمام حاصل شود و مولانا فرمود که در اجاز نماز چیزی دیگر نمانده است اکنون بادشاه چه بخواهد
 که اینهم از ما برود و مولانا چون این جواب از سر صلابت و مهابت گفت سلطان ساکت شده
 مولانا را بعد از آن بسیار بازگردانید رحمة الله علیه.

شیخ نور الدین رحمة الله علیه

ملکیار پیران شیخی بزرگ بود و اصل از لارستان و از انجلیا بادن پیر خود در دهللی آمده و از مثل خزان
 سلطان غیاث الدین بلبن است شیخ نظام الدین اولیا بزیارت روضه اومی آمد و ظاهر آنست
 که زمان حیات او را نیز دریافته باشد اما ملاقات ایشان بیک دیگر معلوم نیست در سیرالاولیا از شیخ
 نظام الدین اولیا نقل می کنند که می فرمود پیش ازین که من در مسجد کیلوی که ری بنماز جمعه می رفتم روزی
 هوای تابستان بود و من صائم مراد و ران آمد و در و کانی نشستم که در خاطر من گذشت اگر مرگمی
 بودی من بران سواری رفتم بجهه این بیت شیخ سعدی در دل گذشت **بیت**

ما قدم از سر کفیم و طلب دوستان راه بجای نبر و هر که با قدم رفت

از آن خطر تو به کردم بعد از سه روز خلیفه شیخ ملکیار پیران رحمة الله علیه مادیانی بر من آورد که این
 را قبول کنید من او را گفتم تو مردی درویشی از چگونه قبول کنم او گفت سوم شب است که شیخ
 ملکیار پیران مراد خواب می فرماید و بیان میش شیخ نظام الدین بر من او را جواب گفتم شیخ تو فرمود
 اگر شیخ من فرماید قبول کنم مجلس دیگر آورد و نشستم که فرستاده حق است قبول کردم بعد از آن شب
 از خانه ما کم نشد چنین می گویند که در وقت که شیخ ملکیار پیران دهللی آمد در آن جای که مقام اوست
 جا گرفت شیخ ابابکر بلوسی قلندر ری در آن زمان بود و او نزاعی کرد و او گفت مرا پیر من فرستاده است
 او حجت طلبید مسافت از دهللی تا آنجائی که پیر او بود پس دور بود در اندک زمانی که به بر مجری عادت
 بود از آنجا خبر آورد از آن روز و از او ملکیار پیران گویند و الله اعلم روضه او برب در ایام چون است
 مقابل خانقاه شیخ ابابکر بلوسی مقامی با هیبت و عظمت است گویند که در آنجا مقام پیران رحمة الله علیه

بخوش طبعی و سخن سی و ذوق
 حکایات و اشعار در موز و
 اشارات و اسرار که طائفه وجود
 و باطنیه دارند موصوفه خود عارفان
 و هر دو کمال و دگرار و مقتدا
 طریق اشرا را ندایه حال ایشان
 بزرگم ایشان برتر است از آنکه
 نعم علما و زاهد و عباد و بندگان
 معاذ الله عن المکر و الناستدراج
 کاشکی این فو و حال معرفت
 هرگز نبود و هم بنماز و روزه
 خشک بدین عجز و ساختن
 باری صورت ایمانی ازین عالم
 با خود بر دهنه این طائفه نیز
 و تحقیق خارج بحث بیرون
 دائره اعتبار اندوختی تر شبه
 و نفی تراشیدای بدین مقامی
 پیروی پیران است یعنی هر چه
 بزرگان و پیران با کرده اند نیز
 اتباع ایشان می کنم و در اینجا
 بجا می هستم که احکام شریعت
 را ندانسته و احادیث و اقوال
 علما را نشنیده اند ایشان
 جاهلانند تعلیمشان بایک گروه
 حقیقت حال کشف نموده
 دیگر اند که گویند ما را با شریعت
 چه کار است ما از آن ایشانیم
 و دست تمسک من عزت
 ایشان زده ایم و دیگر چه باشد
 اینها کافرانند تعزیرشان بایک
 و صد از ادا قاست نمود و جهل
 گویند که ظاهریست خود چنین بنمایند
 و لیکن چون بزرگان کرده اند
 به سندی و دلیل نخواهد بود اگر
 چند از انیم این سخن نقل نیست

شیخ ضیا الدین رومی رحمه الله

از مشایخ کبار است خلیفه شیخ شهاب الدین سهروردی سلطان قطب الدین بن علاء الدین مرید و خلیفه او بود گویند که در روز سوم از نقل او چون شیخ نظام الدین اولیا بزیارت او رفت سلطان قطب الدین آنجا حاضر بود شیخ نظام الدین را تعظیم کرد و جواب سلام نداد **نقل است** از شیخ نظام الدین که فرمود از شیخ ضیا و الدین رومی شنیده ام که مریازی بود او را در سماع حالی و ذوقی بود بعد نقل او در خواب دیدم که در بهشت مقام رفیع یافته است فاما مغموم نشسته تنهت آن مقام کردم و پرسیدم چرا مغموم نشسته گفت این همه یافتم فاما الذی و حالی که در سماع بود نمی یابم روضه او در راه مقام خواجه قطب الدین مقابل بحیثیث سلطان محمد عادل است رحمه الله علیه -

شیخ شرف الدین کرمانی رح

ساکن قصبه سری بود شیخ نظام الدین اولیای فرماید که بنید نام قوالی بود از وی شنیدم که گفت روزی در سماع بود او بیتی شنید و آهی کشید و جان بحق تسلیم کرد و حمد الله تعالی -

سیدی موله

در زمان سلطان غیاث الدین بلبن در دلی بود مریدان و اتباع بسیار داشت و بمردم طعام میداد و خوارق می نمود بعضی مردم را بر سر گمان کیمیا بود و بعضی را اعتقاد تصرف و کرامات و بعضی را گمان سحر و شعبه که او را قلندران شیخ ابوبکر طوسی در زمان سلطان جلال الدین خلجی گشتند و روز قتل او باد و غبار بی اندازه شد و عالم تا یک گشت گویند که قیامت قائم شد و سلطان جلال الدین را بمشاهده این حال با وی اعتقاد می که نبود پیدا شد و الله اعلم -

شیخ ابوبکر طوسی حیدری

مشرّب قلندریه داشت میان او و شیخ جمال الدین هانسوی بغایت مودت بود چون از هانسی بزیارت خواجه قطب الدین تشریف آوردی در خانقاه شیخ ابوبکر طوسی که بالای آب چون است نزول فرمودی و محبت های درویشان داشتندی و سماعها کردند شیخ نظام الدین اولیا نیز در خانقاه او حاضر شدی و مجلس داشتی **نقل است** که شیخ جمال الدین هانسوی می آمد مولانا حسام الدین اندر پستی که شیخ القضاة و الخطباء بود و مرید شیخ جمال بود او را استقبال کرد و وقت

اما در عالم اعتقاد و پیروی و مریدی و حبی دارد و اعتقاد را را می شناید ایشان باید گفت بزرگان گزیده بقلب حال بستی و بنجودی کرده و گاه گاه کرده اند برای صلیت وقت و مقتضای حال بنیانی و شرطی و آداب که داشته اند آنرا کرده اند و طریقه ساخته و دیگران بدان امر کرده و تقصیب نور زده آن ذوق و حال کو و آن مصلحت نیت کماست و اگر آن صفات و احوال و آداب که ایشان داشته اند شمایند و از خود و از دیگران که درین مجامع و مجالس حاضر آیند این معانی یقین یافتن غالب معانی می کنند مبارکباد شما باین بزرگانید و الله شریک المعلوم و مجهول دیگرانند که در صد و اثبات این عمل با حاد و اخبار و آثار شوند این روش خالی از تکلفی نیست حدیث سعادت حیات الهوی خود پیش مخدّین و محققین مشایخ نیز موسوع و بی اعتبار است و حدیث جاری ترین که در روز عید تقی می نمودند و ابوبکر صدیق بسابقه علمی که بکرامت محرمات آن واردین داشت یا با جهاد و قیاس خود که بمشاهده صورت لهو و لعب اعتقاد آن نمودن نشان کرد پس آنحضرت را از خواب بر آوردند و فرمودند که امروز روز عید است منع کن یعنی این قدر عیش و سرور و عید متعزّز و مبلّغ است مسامحه کن در آن و لغوی و تزییف و در عباد و اعراض

در لایم منتهی هست و تجویزی نیست
است اما شمارای معاشر اهل ذکا
چه فائده که باری آن زمان کم
بودند و چه بخواهند و چه نروند
دو جاریه بودند از اهل خانه که بعضی
دقایق که میان اوس و خزیج
گذشته بود با واریکه از اندیشه
و غنیه نبودند و هیچ بخاری آمده
کاشانغیان لیستایمغینین
بنهایت آنچه بدان ثابت شود
آن بود که لغنی علی الاطلاق حاکم
نمود مسلم اما این اجتماعاخص
با کیفیت مخصوص چه بود اینجا
فردا است که اگر لغز بکاوندن
پیران از ایشان بعضی بهانه
جمله است که ایشان معتقد پیران
اند چه شد که از روش پیران حق
سماع و حضور مجالس آنرا گرفتند
و باقی همه را بیا دقت دادند
بدانم کننده که نامی چند که گویند
ایشان مانند عاشقند که ایشان
را با پیران نسبت و پیران را با
ایشان عنایتی باشد پیران
اهل حق اند و از ارباب صدق
از اهل بطلان و کذب که رضی
شوند بنامی فعل ایشان جز نیست
و تعصب نیست مگر اگر تعصب را
به تشعری را به بیندیزم و می شنید
کنند و نندرت شوند گویا که این
جمله دشمنی دارند و دینی دیگر دارند
نعم اینجا جماعه اند از مردان قدیم
در راه سلوک نهاده و تعلیم و تشبه
در اعمال صوفیه داخل نموده
و لباس درویشی و اهل بیت
بحسن نیت پوشیده و در وی

استقبال شیخ ابوبکر طوسی بولانا گفت که شیخ جمال الدین را بگوئی که من حج می روم در لقیه اول
شیخ جمال از بولانا حسام الدین پرسید آن باز سفید با چکونه است یعنی شیخ ابوبکر طوسی بولانا
حسام الدین گفت او قصد حج دارد شیخ جمال هم از اینجا بولانا حسام الدین را باز کرد و گفت تو
بر و دستعاقب من هم میرسم و این با عی را شیخ ابوبکر طوسی فرستاد
مرپای ترا سرم ترا تا را ولی ترا
یک سرچه بود که هزار ولی ترا در غار وطن ساز چو بوکر از آنکه بوکر حسامی بغار را ولی ترا
قبر او هم در خانه او است یزید را و میترک به

شیخ حمید الدین

نیره سلطان التارکین شیخ حمید الدین صوفی ست مرید و خلیفه و صاحب سجاده جدید بزرگوار خود
ست و در ظل عنایت و تربیت او پرورش یافته سرور الصدور که از ملفوظات شیخ حمید الدین
ست او جمع کرده در وقت سلطان محمد تغلق از ناگور بدلی قدم آورده بود و دو ساکن شسته قبر
او در فنا و شهر قدیم ست در راه مقام خواج که بجانب شرقی بمیندل واقع ست و منزل او همان
جا بود سنگ خراس در اینجا افتاده است مردم گویند که شیخ این را در حالت سکر در گردن داشت
و هم بدان حالت از ناگور بدلی آمده و الله اعلم بحمته الله تعالی علیه

شیخ عبد العزیز

پسر شیخ حمید الدین ست وی هم در عنفوان شباب در حالت سماع جان داد و لیلۃ الرغائب فاء
سبحه از صوفیان صحبت سماع بود و قال این بیت از جوایز بیت
فائده گفتن بسیار است | نعره بزد و گفت دادم و جان بحق تسلیم کرد و از وی سه پسر
مانده بود شیخ وحید و شیخ فرید و شیخ نجیب درباره هر یکی ازین سه تن نفس شیخ حمید الدین بنوعی بگری
رفت فرمود وحید و حید من ست مثل من اینجا شده که وی فرموده بود مجر دو بی تعلق و بی تعقید
بمسلسله ارشاد و خلافت از عالم بر رفت و فرمود فرید صاحب سجاده من ست و نجیب صاحب
دیوان ست و اینجا واقع شد که او خبر داده بود در حمته الله تعالی علیه

شیخ علی کرد

در سیر الاولیایم نویسد که سلطان المشایخ فرمود وقتی در هاسنی رسیدم و در آن ایام شیخ فرید الدین
قدس سرور از وزه داودی بود و زانظار خود شیخ علی را همان داشت و ارشاد آنکه هر دو بزرگ

هم قمه شدند بخاطر شیخ علی گذشت چه نیکو بودی که شیخ فرید الدین را صوم دوام بودی شیخ فرید
آن را با شراق باطن دریافت بر فردست از طعام برداشت و وطن شیخ علی کرد و خطه میر
بود و وند فن از نیزها نجات رحمة الله تعالی علیه

مولانا نور ترک

ذکر اورا قاضی مزاج و طبقات ناصری بزرگی میگزارده است که از انجا تقيض حال و تشنيع
مذهب لازم آید ما و فوائد کورست شیخ نظام الدین اولیا قدس سره فرموده است که
بعضی از علماء در باب او چیزی گفته اند اما وی از آب آسمان پاکیزه تر بود با علماء شهر تقصیر تمام داشت
سبب آنکه ایشان را آلوده و نیایدی او را سخنی گیر بود اما دست کسی را در چه گفتی بقوت علم گفتی
و قوت مجاهده او را علامی بودند از هر روز یک دم مولانا را بادی و جبهه عاقل او همان بود و قوتی
سلطان رضیه بر وزی فرستاده بود چو بی بدست داشت آن چوب وی را میزد و می گفت این
چسیت از پیش من برید و چون بکر رفت مردی ازین دیار آنجا رسید دو من برنج بخدشت وی
بردا و بستد و دعا کرد آن مرد در دل گذرانید که این سمان بزرگ است که در دلی آن قدر زرد کرد
این ساعت این قدر برنج قبول می کند مولانا نور ترک گفت ای خواجه تو که را با دلی قیاس کن
و نیز آن دوز جوان بودم آن قوت وحدت کجایانده است این ساعت پیر شدم و جویب اینجا کم است
فرمود که از شیخ فرید الدین شنیدم که من تذکیر او شنیده بودم چون در هاشمی رسیدم و تذکیر آغاز کرد
من رفتم تا تذکیر او بشنوم من جامه رنگین پوشیده بودم و پاره و پاره و هیچ وقتی میان ملاقات نبوده
آنکه در مسجد آمد و نظر او بر من افتاد آغاز کرد کلامی مسلمانان صراف سخن رسید بعد از آن مداحی آغاز
کرد که هیچ بادشاهی را نکنند - رحمة الله تعالی علیه رحمة واسعة -

مولانا مخلص الدین

شیخ نصیر الدین محمودی فرماید که در کرک می بود که موضعی است از بدایون مردی بزرگ بود و
حافظ قرآن و صاحب ولایت روزی با شاگردان بهم در تماشا بود در راه درختان آک بار گرفته بودند
ایشان آن را شکستند و در دست کرده آمدند مولانا را نظر افتاد گفت بردست تو خیار است گفت
نی بار آک است مولانا گفت نی خیار است شاگردان گفتند مولانا ما آن را بدست خود شکسته
بار آک است و این زبان هوای خیانت است شما از کجای فرماید مولانا گفت بیارید خیار بر دست
مولانا دادند مولانا کار دکشید و پاره کرد همه را داد و خوردند خیار بود از خدمت شیخ نصیر الدین

دری چشیده و معتقد مشایخ
گشته و امید احوال ایشان
آمده اگر طبعی نکند بترسند
مبارک انکاری و تقیض نسبت
آن بزرگان ملازم آید و اگر انکار
نکنند و لیکن اجتناب احتراز کلی
نمایند مبارک از آنچه آنها یافته اند
محمود کردند و هم چنانکه درین
باب پس وی ایشان کنند در
کارهای دیگر نیز موافقتی دارند
ریاضتی می کنند حالی می کنند
اگر وجدی نباشد باری توابی
هست و اگر تحقیق نبود تشبیه
با حسیست اینها اگر تقصیر نوزند
و عادت نکنند و توغل نمایند
و توابع از دست نهند چنانچه
و کارها دارند و ایشان را بی شک
از اهمیت نیستند هر چند بی شک
نفسانی نباشند اما از آثار ال
و از اوقاص و صحایف و موجد
از آداب طلب کاران بکلیت
و تصنع و نفسانیت با کمالی
و در دیاری جد و مشرب سکر
مستغرق مستواری اند و بگراند
باز طائفه اند که از شانه مخرج
نفس بکلیت قلب نیز من
آمده و در صفت مقام خود بگویند
و تحقیق مقیم و مستقیم شده از همه
بالا از آنکه اولنگ علی بی من
رسم و اولنگ هم اولنگ و صلی الله
عن جمیع عباد الصادقین
و زکنا اتباعهم و سقائهم
شمار هم اما لعین و صلی الله
علی خیر خلقه استناد اکل و
امام الهدی محمد و آله اجمعین

الرساله السابقه ورد
الامداد بالاستقامه على الورد

لا اله الا الله محمد رسول الله
از حکم بن عطاست رحمه الله عليه
اذا رايت عبده اقامه الله بوجوده
انذروا واداره عليه باع طول
الامداد فلا تستحقن انتم مولا
ان لم تر عليه سائر العاقلين هجته
المجيبين فلو لا دار المكان ورد
بندها خاص الهمي حاله الدود
قسم اند مقربانده وابر از قربان
آنانند که از خطوطا وارادت خود
منسلخ شده اند و بر اختيار دارند
مولی تعالی ایستاده و ابرار آنکه
بقایای خطوطا و امارات در ایشان
باقی مانده و بالکلیه فانی نشده اند
و مولی کریم تعالی و تقدس الشانرا
در مقام طاعت عبادات اقامت
نموده و رفیع درجات در دنیا و آخرت
تخصیص فرموده است لا یدلوا
نورانیت و یقین یاقی شالی
حال ایشانست که اقتضای قیام
درین مقام کرده پس چون بنی نو
ای محی طاب بنده را کادرا الله
سجانه دراز را دواعمال بر دست
و توفیق اداست و استقامت بر
آنها بخشیده است دیگران بختم
کم پسین اگر چند سیاسی عارفان
و بخت مجانب خاص در ناصیه
حال او بنی و یقین ان که
آرزوی انجذابی در باطن او پیدا
شده که موجب نهوض مقتضی
اقامت و اداست و روده اگر
آن وارد نمی بود و آن رفیق

رحمة الله عليه برسيدند خواجه عزيز کرکی و مولانا مخلص الدين معاصر بودند فرمود آن معلوم است
اما خواجه عزيز کرکی نیز سخت بزرگوار مردی بود بعد از ان فرمود در ياون بزرگان بسیار بودند
رحمة الله عليهم اجمعين

خواجه علی

مرید شیخ جلال الدین تبریزی بود و نعمت هم از ویافته مشهورست بکرات نقل است که چون
شیخ نظام الدین اولیا قدس سره تحصیل علم تمام کرد و والده او بدست خود رسید و دستاری از ان
بافیه و طعمای ترتیب داد و علما و مشائخ شهر را دعوت کرد شیخ نظام الدین دستار بر کف دست مبارک
کرده در مجلس درآمد و پیش شیخ علی نهاد و شیخ علی یک سر دستار بدست خود گرفت و دوم سر بدست
شیخ نظام الدین داد و آن دستار کرامت بر سر سبت و سر در قدم خواجه علی نهاد و خواجه علی در اها
کرید که حق تعالی ترا از علمای دین گردانده و مبعتهای همت برساند و قصه هدایت حال او ذکر شیخ
جلال الدین تبریزی معلوم شد شیخ جلال الدین او را در وقت رخصت فرمود که خلق بدیون را
در پناه تومی گذارم در خیر المجالس از شیخ نصیر الدین محمود نقل می کنند که فرمود در بدیون و علی مولی بوده اند
علی مولی خرد و علی مولی بزرگ و این که مرید شیخ جلال الدین تبریزی است و او را در وقت لباس
دستار بر شیخ نظام الدین قدس سره طلبیدند علی مولی بزرگ است فرمود صاحب نفس بود و قبول
عظیم داشت فرمود که علی مولی هیچ ندانستی همین پنج وقت نماز گزاردی و بس با مصادق بود جمله
مشائخ و علما و خلق دیگر بدو تبرک می کردند پای او می بوسیدند قبولی درو پیدا شده بود هر کادرا ویدی
تحقیق دانستی که مرد خداست رحمة الله عليه رحمة واسعة

خواجه حسن افغان

از مریدان شیخ بهاو الدین زکریاست شیخ نظام الدین فرموده است که او صاحب ولایت بود
در غایت بزرگی و توفیقی وی در کوی می گشت در مسجدی رسید موزون تکبیر گفت امام پیش رفت خلقی
بجماعت پیوست خواجه حسن نیز درآمد و اقامه کرد چون نماز تمام شد و خلق باز گشت وی نزدیک
امام رفت و گفت ای خواجه تو در نماز شروع کردی و من توبه پیوستم تو از جبابه می رفتی و بر دها
خریدی و باز گشتی و این برده به تبیان بردی و از انجا بکلتان آمدی من دنبال تو سرگشته شده
می گشتم آخر آنچه نماز است رحمة الله عليه

شیخ تقی الدین محمد

شیخ نظام الدین اولیائی فرماید صاحب حال و دائم الاستغراق بود بمراقبه و راجع جزئی نبود و نمیدانست که این روز کدام روز است و این ماه کدام ماه است وقتی مردی بروی کاغذ آورد و گفت شیخ نام خود درین نویس قلم برداشت و تحیر بآنها دام داشت که شیخ نام خود فراموش کرده است گفت نام شیخ محمد است بعده شیخ نام خود بران نوشت باز روزی درسی جمعه فته بود درسی رسید بایستاد و تحیر بآنها دام در یافت که شیخ پائی راست خود فراموش کرده است خام دست خود بر پائی راست شیخ نهاد و گفت پائی راست شیخ اینست بعده پائی است درسی نهاد

شیخ برهان الدین نسفی

و فوائد الفواد می گوید که وی دانشمندی کامل بود اگر شاگردی بخدمت او بیامدی تا چیزی بخواهد و گفتی که اول بر من سه شرط بکن تا چیزی ترا بیا موزم از ان سه شرط اول اینست که طعام یک وقت خوری تا وعای علم خالی ماند شرط دوم آنست که ناغنه نکنی اگر یک روز ناغنه کنی دوم روز ترا سبق نگویم شرط سوم آنست چون مرا در راهی پیش آئی جلد همین سلام کنی و بگذری دست پا افتادن و تعظیم زیادت در میان راه نکنی۔

مولانا علاء الدین اصولی بداولی

بغایت بزرگ بود و کامل بود و از استادان شیخ نظام الدین بود در خیر المجالس می نویسد که شیخ نظام الدین قدوسی پیش مولانا علاء الدین تمام کرد مولانا فرمود شیخ نظام الدین بعد ازین دستار به بند خدمت شیخ سه چهار گز می می نسبت دستار میسر نبود و قصه تمام در ذکر خواجه علی مذکور شد در فوائد الفواد می گوید مولانا علاء الدین کودک بود در کوچی از کوچهای بدایون می گذشت شیخ جلال الدین تبریزی را قدس سره نظر بروی افتاد او را بخواهاند جامه خود که پوشیده بود از پوشتاید آن همه اوصاف و اخلاق او از برکت آن بود آورده اند که او را کنیزکی بود نو برده مگر آن کنیزک می گریست مولانا پرسید که چرا می گری گفت پسری دارم از وجه افتاده ام مولانا او را از خانه بیرون برد و بر سر راه مواشی که از آنجا بود بگذاشت و فوائد الفواد می گوید که خواجه ذکره الله بطریق برین حرف رسید چشم پر آب کرد و فرمود که علمای ظاهرا این معنی را منکر باشند اما توان دانست که او چه کرد قبر او در بدایون است یزاد و تبرک به در خیر المجالس می گوید که شیخ نصیر الدین محمود می فرمود که علاء الدین اصولی هرگز از کسی چیزی قبول نکردی مگر آنکه وقت حاجت کسی چیزی آوردی قدر حاجت ادوی بستدی وقتی خدمت مولانا را فاقه بود مولانا نشسته کنج راه می خرد

نی یافت اقامت رود و مقامات بران صورت نمی یافت مولانا هانا الله اما همتی بنا و لا صمتنا ولا صلیتنا بل کبر کرافتنا بجا حق و لو بوجه عام نموده لا بد که از وجوه تعلق و انتصاب مخصوص گشته است چه اگر باعث محبت تعظیم آنجناب در دلش پیدا کند هرگز تعلق و انتصاب از رفتن انظار و اختیار نکردی پس حسب و اندازه و قصد و نیت می تعظیم آن جناب عایت تعظیم می لازم آید اهل لا اله الا الله همه مناسبات جناب حق اند بجا نه تنها است ایما نیا ایشان اگر چند فاسق و بدکار باشند جائز نباشد لا تعفوه فانه محب الله و رسوله محبت آنست الا آنکه حدی که در شرح تعیین یافته نیاید عن الله و رسوله اقامت باید نمود بعلت آنکه نوعی و تنگ حرمت انتساب کرده و بر اهلک و اذلال خود اعانت نموده است و اقامت حد خاصه بر این خصوص باید کبی بدخلت هوای نفس و تجاوز از حد محمد و باشد زنا بر از لعن و طعن و شتم محظوظ دارند تا موجب عود ضرری نگردد و اینجا است تضرر بعضی مردم بسبب تعرض بآب با بخصوص مقامات حد و در تعریف آن محبت اقامت حق است بلکه علت تجاوز از حق تسال الله السلام سیدی الشیخ ابو الحسن شاذلی رضی الله تعالی میفرماید اکرم المؤمنین من کانوا عصاة فانه نبین و انهم علیهم السلام

و ابراهیم رحمة الله علیه لا تعزاهم الله
سیاهی عارفان و بهجت مجان
که فرموده است کدام است سبک
عارفان سه چیز است اول تصر
هست بر روی خود هم طلب او
و هم طلب از بیرون حال فوج
ایشان بجانب خلق نباشد نظر
بر غیر نفیقه در روز قیامت
و او مضطرب در پیش روی قلیل
و کثیر عارف همیشه مضطرب بود
جهت علم و بعد از آنست نمود
و غیر خود بر چیزی را بوی تعالی
ثالث فقط صفات او را در نظر
اسباب و عارف را بکمال ابد
و راحت و بهر است چون خود را
بنیام تسلیم می نمود بدلی نیاز
گردانید ایشان را بخود از غیر خود
و منوی شد تمام امور ایشان را
از بنیام دانسته شود که شیخ دلائل
حسب است این ولی الله الذی فی
الکتاب و هو یتولی القضاة الحکیمین
و بهجت مجان نیز سه نشان دارد
نخستین دوام ذکر نعمت ایشان
و صین دوم وجود شوق و عشق
تباوه و آمین سوم شکر و تحمیت
ببذل اکل در مضیبات محبوب
و طلب قرب با وی اینها احوال
باطن است و آثار و انوار آن در
ظاهر نیز ظاهر بود از حسن اخلاق
و اعمال چنانکه گفته است
دلائل الحب لا یخفی علی احد
کمال المسک لا یخفی اذا عقیق
و هر طایفه از اهل تقرب مخصوص
اند با مدد و اسعاده الهی و لیکن درود
امداد و محبت الاستعداد و آنچه بنبه

و درین اثنا مزین در آمد مولانا عطاء الدین اصولی علیه الرحمة والغفران خواست که مزین فقر او طلاع
یابد کنجاره میان دستار پنهان کرد مزین محاسن راست کرد مولانا دستار فرود آورد تا مخلوق شود
و کنجاره بر زمین افتاد و روی آن مزین را از باکی از بزرگان عصر در میان نهاد و آن بزرگ چندین
ناله و چند سبوی روغن و هزار استیل بخدمت مولانا فرستاد مولانا آن را قبول نکرد و باز گردانید
بعد از آن آن مزین را بخود طلبید و ملاست کرد و گفت تو بار دیگر بر من نیایی بعد از آن مزین مردم
را شفاعت آورد و شرط کرد که بعد ازین سردر و ایشان فاش نکند تا بار دیگر او را بخود در راه داد رحمة الله علیه

شمس الملک

از سند و افاضل روزگار بود و در زمان خود بفضل و علم متنازه شیخ نظام الدین در آوان تعلیم پیش
او ملذذ کرده بود و مقامات حریری را یاد گرفته و اکثر علمای شهر شاگرد او بوده اند شیخ نظام الدین
می فرماید چون من سبق نام می کردم و در دیگر پیش او می رفتم می فرمود **آخراکم از انکه گاه گاه است**
آخی و با کنی نکا است تاج ز مردم که از شعرا و وقت بود بر او او گفته است **ه**

سدر اکون بکام دل و ستان شوی مستوفی سالک هندوستان شوی

قاضی جمال بد اوئی ملتانی

بزرگ بود شیخ نظام الدین فرمود که وقتی این بزرگ در خواب دید حضرت رسالت امعی اند
علیه وسلم رسوا بد اوئی گویی که در وضعی شسته است و ضومی سازد چون بیدار شد بر خود زبان
او وضع رفت زمین تر شد دید گفت گور من همین جا بجا وید بعد از وفاتش بهر آن مقام
دفن کردند رحمة الله علیه

شیخ صوفی بدینی

سلطان المشائخ می فرماید پیری بود در کتیل او را شیخ صوفی بدینی می گفتند او تارکی عظیم بود تا
بجائی که ستر عورت هم نداشت آنگاه فرمود که اگر کی سبوح را که بدان قوام باشد و خرقه جامه را
که بدان عورت بپوشند تارک شود هم معاقب شود و او از آنها بود که ازینها هم دور بود این چنین
ست در فوائد الفواد و در خیر المجالس نقل از شیخ نصیر الدین محمودی کند که فرمود صوفی بدینی
ذوق طاعت بسیار داشت و مسجد بودی پیش محراب شب روز زمین نماز کردی و بگریه
نکردی خلق بسیار بر او آمد و شد کردی روزی دشمنان آمده بودند نماز ایشان پرسید که در هشت نماز

خواهد بود ایشان گفتند که آن دایره جزا است آنجا خوردن و تاتع کردن بیش نباشد هر عبادت که هست
 در دنیا است صوفی بدینی چون شنید که در شب نماز بخوابد بود گفت مرا آن شبست چکار می آید که
 در آن نماز نباشد و لفظی گفت بزبان هندی که آن را تو آن گفت بعد در وقت قلب سخن پند فرمودم
 که مردی بود بر صوفی بدینی بیامی صوفی روزی بالای بلندی میرفت با دو غیب ملاقات کرد از او
 پرسید که صوفی بدینی چگونه کسی است مرغیب گفت که مردی بزرگ است اما افسوس همین قدر
 گفت باز در حال مستغفر شد و گفت استغفر الله آن مرد بر صوفی بدینی آمد آغاز کرد آن روز که آن
 مرغیب گفت اما افسوس چه بود گفت اگر در حال مستغفر نشدی او را چنان از بالای بلندی
 فرود انداختی که گردن او شکستی حکایت دیگر فرمود که در آن وقت که او مشغول شدی حالی پیدا
 شدی که سر جدا و دست جدا و پای جدا گشتی کی پرسید که صوفی بدینی کدام وقت بود فرمود در
 عهد دولت شیخ الاسلام فرید الدین بود قدس سره گویند هرگز کسی ندیده است که زانگی برگردد گنبد
 او بنشیند یا بروی بگذرد و الله اعلم و در روزم مشهور است که خواجه قطب الدین و شیخ صوفی بدینی
 بدست سلطان چنگیز خانی اسیر افتاده بودند روزی تمام بندگان گرسنه و تشنه بودند بطریق خرق
 حادث خواجه کاک از بغل بیرون می آورد و شیخ صوفی کوزه آب بنام بندگان میدادند و از آن باز
 نمیدادند یکی لقب افتاد و شیخ صوفی را بدینی که بزبان هندی می گویند و مراد است و در ذکر خواجه معلوم شد
 که وی را نسبت بکاک چرامی گفتند رحمة الله تعالی علیه

شیخ شهاب الدین

خطیب یا نسوی شیخ نظام الدین اولیای فرایده دی عزیز کسی بود در شب سوره بقره بخواندی
 انگاه در خواب شدی تا حکایت کرد که شبی این سوره می خواندم از گوشه خانه آواز برآمد بیت
 داری سرا و گرد دور از بر ما | مادوست کیشم تو نداری سرا | اهل خانه همه خفته بودند حیران
 ایمانند که این که می گوید و در خانه کسی نبود که این معنی از و صادر شود تا بار دیگر نیز شنید فرمود که وی
 مناجات کردی خداوند امن بسیار عهد ترا بوقار رسانیده ام امید میدارم که تو هم عهد مرا بوقارسانی
 که وقت نقل من بچکیس با من نباشد ملک الموت و فرشته دیگر همین من باشم و تو آخرینان
 رفت که می خواست رحمة الله علیه

شیخ اسد داونی

شیخ نظام الدین می فرماید که وی از دوستان من بود و عظیم صلح بود و معتقد در ایشان ابدال

مسدود زنجیر علی و عثمان
 سوزانیه و جلیات با نیه بلکه
 تمامه و اندوینیه و موباید و دیلو
 تبه و استعد او قابلیت
 اوست و آنچه درین مقام که
 غرض بدان متعلق است میان
 توان کرد سه چیز است اول
 خالی شدن دل از حلقه ناسوا
 حق و حصول این بهتغال بعلم
 و طاعات بود چه اگر نفس را
 بکار حق مشغول نداشتی غفل
 گردانده می ترا بکار خود پس هرگز
 این استعداد بیشتر ادا و با این
 حال اکثر او و زمانی عمارت
 دل معرفت حق و محبت دی
 حصول این بدوام ذکر فکر صبر
 و حبس دل بران بود و انگشت
 و اقامت بران حصول این
 بنسب حال غیر منفک دوام
 حضور در جناب قرب باشد شیخ
 ابو محمد عبد السلام بن شیش شیخ
 ابوالحسن شاذلی و نصیت فرمود
 لازم گیر بنحو دایم یک در که
 اسقاط هوا و اثبات محبت مولی
 ست تقالی محبت هرگز نگذارد
 که محب البخیر محبوب مشغول ادا
 وقف و آنست که عباد کار و ملا
 حال او این باشد تا اعمال او
 از حقیقت کاشفی ست از قلب
 وی صدور یابد و هرگز منقطع نشود
 و الله اعلم و هم صاحب حکم میفرماید
 الی و فی الی الی الاخرة و الی
 یطووی انظروا هذه الدار و الی
 یا یقین به لا یتخلف و بعد میفرماید
 محل ورود و جزا و تریب انبیا علی

دار آخرت است و دنیا جای عمل
و اجتهاد است ترا اینجا برای آن
فرستاده اند که عمل کنی و حق
خدمت بجا آوری و در مجاهدت
کوشی و ما خلقت الجن و الانس
الا ليعبدون و بجای پاداش
عمل و مقام شاهانه آنجا است
اینجا اگر چیزی روی نماید نمونه
از آن خواهد بود و باید که اعتنا
و اهتمام مآل بوجود چیزی
بود که وجود آن عطفی ندارد و آن
در دو عمل است که با نظای این
و از منظری و ففای این خانه
منقطع است فردا قیامت صرتی
بالا تر از این نباشد که چرا عمل
در دنیا نکردند و اگر کردند چرا زیاده
از آن نکردند و در خیرست لایاتی
علی العبد ساعده لایه ذکر امد فیها
الاکات علی حستة یوم القيمة
امام سن البصری رضی الله تعالی
عنه گوید اقوامی را در یافتیم که
بر اوقات و ساعات خود ترشید
تر و نگاهبان تر بودند از شمار
در اجمود و تانیر خود یعنی چنانچه
شمار هم در دنیا خود را خرج
نمی کنند جز در آنچه نفع شما عائد
نگردد و ایشان نیز ساعات اوقات
را صرف نمی کنند الا در عملی که
نفع کند ایشان را و بهترین جزا
که صادق در دنیا طالب آن بود
توفیق فریضت است زیادت
نقطش بدان مشایخ فرموده اند
قدس الله تعالی اسرارهم کن
طالب الاستقامت لا یکن
عالم الکرامه فان مولاک

صفت اگر چه ای بود همه روز در تحقیق مسائل شرعی مشغول می بود و فرمود که چون وی از دنیا رحلت
کرد من شبی بعد از موت او را در خواب دیدم همچنان بر حکم معهود از من مسائل و احکام می پرسید
و او را گفتم این که تو می پرسی در حالت حیات کار آید آخر نه تو مرده چون این سخن بگفتم مرا گفت تو
اولیا و خدا را مرده می گویی رحمة الله علیه -

شیخ قاضی منہاج جرجانی

صاحب طبقات ناصری بزرگ بود و از افاضل و زکا را ز اهل وجد و سماع بود چون قاضی
شد این کار استقامت گرفت شیخ نظام الدین می فرماید که من هر دو شنبه در تذکیر او بر فتمی تا روز یک
در تذکیر او بودم این رباعی بگفت **رباعی** | لب بلب لعل لبران بخش کردن
و اینک بر زلف مشوش کردن | امروز خوش است لیکن اخوت است | خود را چو خسی طعمه آتش کردن
من چون این بیت شنیدم بخود گفتم بایست تا بخود باز آیدم رحمه الله تعالی -

مولانا احمد حافظ

مردی دانشمند بود و مرد خدای بود شیخ نظام الدین اولیا قدس سره می فرمایند که وقتی مرا عزیمت
زیارت شیخ فرید الحق والدین قدس سره بود در حد و دسری او را با من ملاقات واقع شد مرا گفت
چون بروی من تبرک شیخ برسی سلام من برسانی و بگویی که من دنیا نمی طلبم طالبان آن بسیارند
و عقبی نیز همان حکم دارد همین می خواهم که توفیق مسلمانان تحقیقی بالصالحین رحمه الله علیه -

طبقت رسوم

از دانه شیخ نصیر الدین محمود چراغ دلی و اهل زمان ایشان و بکذا اعلی هذا الترتیب الی عصرنا
هذا رحمه الله علیه اجمعین -

شیخ نصیر الدین محمود

اشهر و اعظم خلفای شیخ نظام الدین اولیا است و صاحب سزو و ارث احوال او و ولایت
دلی بعد از شیخ نظام الدین بوی انتقال یافت و بغایت اتباع شیخ داشت و طریقه او فقر و صبر
و رضا و تسلیم بود و نقل است که روزی با میر خسرو که محرم خلوت خاص شیخ نظام الدین بود
التماس کرد که از وی بخدمت شیخ عرض کند که من بنده در او رده می باشم و از سبب مزاحمت خلق

مشغول نمی توانم بود اگر فرمان شود در صحرای خدای تعالی را بفرار خاطر عبادت کنم امیر خسرو را معهود بود که بعد از نماز خفتن بخدمت شیخ رفتی و نشستی و از آنچه گذشته بودی نقل کردی درین وقت عرض شد شیخ نصیرالدین محمود که درانید شیخ فرمود او را بگو که ترا در میان خلق می باید بود و جفا و خفای خلق می باید کشید و مکافات ببدل و عطای می باید کرد آورده اند که وقتی شیخ او را در خلوت طلبید و گفت در دل چه داری و مقصود تو ازین کار چیست و پدر تو چه کار کردی گفت که مقصود من و دعای مزید حیات خواجہ و رست کردن نعلین در دریشان است و پدر من غلامان داشت که سودای پنبه می کردند بعدہ شیخ فرمود که بشنو در آنچه من بخدمت خواجہ خود فرید الحق و الدین پیوستم روزی در اجودہ بن دانشمندی کیار و ہم سبق بن بود پیش آمد و چون مرا با جامہ های رنگین پاره دید پرسید کہ نظام الدین ترا پاره روزیش آید تا این غایت اگر درین شهر تعلیم می کردی اسباب معیشت بفراعت بهم می رسید من این سخن از ان یار شنیدم هیچ نفتم بخدمت خواجہ رفتم پرسید نظام الدین اگر کسی از یاران تو پیش آید و بگوید کہ این چه دوست است که ترا پیش آمد و ترک تعلیم کہ موجب فراغت و رفاهیت است گرفتگی چه اسباب چه گوئی عرض شد گفتم کہ ہر چه فرمان شود بگویم فرمود کہ بگو

از ہمہ چی تو مرا راہ خویش گیر و برو | ترا سعادت باد امرانگو ساری

بعدہ فرمود تا خوانی بطعام پر کرده بیازند فرمود نظام الدین این خوان را بر سر کن و دران مقام کآن یار فرود آمد ہست بہمچنین کردم دیگر آن یار انصاف من داد و گفت مبارک باد ترا این صحبت و این حالت شیخ نصیرالدین محمود می گوید کہ این و امثال این تلقین کرد بعد از ان ریاضت و مجاہدہ فرمود گاہی دہ روز می گذشت و من چیزی نمی خوردم و بیشتر احوال از بس کہ شہوت مزاحمت میداد و ترشی می خوردم آورده اند کہ سلطان محمد تغلق شیخ نصیرالدین محمود را با این کمال رتبت کہ داشت ایذا کردی و در سفر ہمراہ خود گردانیدی گویند کہ وقتی او را جامہ دار خود گردانیدہ بود و او این ہمہ را بموجب وصیت پیر خود تحمل کردی و دم نزدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ وفات او ہز دہم ماہ رمضان ششہ سبع و خمیسین و سبعہا و وقتی سلطان محمد تغلق برای شیخ نصیرالدین محمود طعام فرستاد و در آوندہ های زر و نقرہ و باعث فرستاد این جزایانہ بود یعنی اگر آبا آورد و طعام من نخورد ہمین را مادہ ایذا سازم و اگر بخورد گویم در کاسہ زدن خوردی نام شروع کردی شیخ بیچ گفت بخنی از کاسہ زدن کہ دران بودہ و آورد و بردست نهاد پس بزبان نہاد و خورد بداندیش خائب و خاسر ماند و خیر المجالس می نویسید کہ عزیزی در خدمت او عرضہ داشت کرد کہ در ملفوظات خواجہ عثمان ہارونی نوشته است کہ ایشان فرمودند ہر کہ دو مادہ کاؤنچ کند یک خون کرده باشد و ہر کہ چار مادہ کاؤنچ کند و خون کرده باشد و ہر کہ دہ گو سپند و بیچ کند یک خون کرده باشد اول خواجہ فرمود کہ ہارونی نیست ہرونی است ہرون دیبی است خواجہ دران دہ بودی بعدہ فرمود این ملفوظا ایشان نیست این شہاب من ہم رسیدہ است

نہم ہی تو مرارہ خویشی میروں

1

ایطالیک بالاستقامه و نفسک
تتتر لطلب الکرامه و لا تکن بحق
ربک خیر یک من ان ینکون نفسک
الا بوسلیان ارانی رضی الله
می آرته که فرموده الامر اخیر گردانند
که در فردوس برین درآید و گوشت
نماز کن من گذاردن کعبه خن اختیار
کنم برآید من فردوس برآید که در
فردوس بخت خودم و در کعبه خن
بخت پروردگار و از سیای معلوم گردد
که طالب باید که در گذاردن نماز
جز ذوق خدمت و قصد انتقال
و طاعت و نظر نه داشته باشد و نظر
بر عوض و ثواب ندارد تا ایل بخت
نفس نگردد و در اخبار آمده است
که قومی را بخت بخوانند و نروند
و نخواهند مگر خدمت ایس در
گردنهای ایشان زنجیر باشد زیر
پندازند و بخت نشان باشند و هم
شیخ ابن عطار اصد صاحب احکم
در طائف لمن فی مناقب شیخ
ابی العباس و شیخ ابوالحسن کلای
می فرماید که ترجمه اش این است
حق سبحانه تعالی انوار ملکوت را
در اصناف طاعات ابداع نموده است
و هر که از صفی از طاعات فوت گشت
بر اندازد آن نوری از انوار اوست
برفت پس هر چه آید از عل دران
اهمال نکنید و ادا و ابراهیم اوست
آن مستغنی نگردد و راضی نشود
برای خود با آنچه راضی شدند
بر عیان این راه حقائق و معانی
بر زبان ایشان جاری بود و درها
ایشان از انوار طاعات و عبودیت
عاری و بداند که اجرای طاعت

بر دست بنده سبب فتحی غیب
است و هر که قیام نمود و بطاعت
و معاملات بشرط ادب بکشد و مشق
بروی ابواب غیوب انتهی گفت
بنده مسکین نور الله علیه بنده یقین
مانا که مراد شیخ رضی الله عنه از غیبه
آنها خواهد بود که بدان در غیب
ایمان آورده است این چنین
فتح و کشف مبارک است و موجب
سعادت و مطلوب صادقان راه
است والا کشف کائنات که نه
موجب این معنی گردد و مقصود نبود
و تواند که در آخر و بال حاشا ملک
گردد سؤال بعد العاقبة شیخ ذر الله
بأنی فرمود باید که هر فضیلتی که از
عمل نظر آید و بصحت پیوندد
کم از آن نباشد که یکبار در عملش
در آریه تا باری از عالمات آن
باشید این قدر بس است و الله اعلم
بصواب الیه المرجع و الیه المآب
الرساله الثامنة عايد الاشارة
والاعتدال في عقائد الصوفية
من ارباب الاحوال
لا اله الا الله محمد رسول الله
الحمد لله رب العالمين و محب
المتقين و دليل العارفين بصواب
والسلام على سيدنا و مولانا محمد
باوي السبل و سيد الرسل و امام
الكل و على آله و صحبه اجمعين و الله اعلم
المن اتمدى و اوله الحق لمن
اتقى و على التابعين لهم باحسان
المتقين انما هم بنف الخلق
و العرفان ما بعد كتب مرغوب
فيصحت اسلوب رسيد

و در آن بسیار الفاظ است که مناسب اقوال ایشان نیست بعد فرمود که شیخ نظام الدین می فرمود
که من هیچ کتابی نه نوشته ایم زیرا که شیخ الاسلام فرید الدین و شیخ الاسلام قطب الدین و از خود اچکان
چشت هیچ شخصه تصنیف نکرده است نقل است که روزی بعضی از مریدان شیخ نظام الدین
اولیا مجلسی داشتند و از وفات زمان سرودی می شنیدند شیخ نصیر الدین محمود در مجلس بود و برخاست
تا بر آید اربابان کلیف مستن کردند گفت خلاف سنت است گفتند از سماع منکر شدی و از مشرب
پیر گشتی گفت حجت نمی شود دلیل از کتاب و حدیث می باید بعضی از غرض گویان این سخن بخت
شیخ رسانیدند که شیخ محمود چنین می گوید شیخ را صدق معاملة او معلوم بود فرمود راست می گوید حق
آنست که او می گوید در سیرالاولیای فوسید که در مجلس شیخ نظام الدین مزامیر نبود و تصفیق نکردی
و اگر کسی از اربابان چیزی بخد مت او میرسانید که مزامیر می شنود منع می کرد و می گفت خوب نمی کند و در
خیر المجالس می گوید غیری بخد مت شیخ نصیر الدین محمود و آقا زاد که کجا را باشد که مزامیر در جمیع
باشد و در وفای و باب و صفویان رقص کنند و فرمودند که مزامیر با جماع مباح نیست اگر کسی از
از طریقت بقیه باری در شریعت باشد اگر از شریعت هم بقیه کجا رود اول در سماع اختلاف است
نزدیک علما با چندین شرط مباح اهل آن را اما مزامیر با جماع حرام است در جماع الکلم می نویسد که
روزی بندگان شیخ نصیر الدین محمود در ادراخاغت اه برین بیت ذوق به کمال گرفت بملیت

جفا بر عاشقان گفته نخواهم کرد هم کردی | قلم بر بیدلان گفته نخواهم زد هم راندی

مولانا معیت شاعر رساله پرداخت و ذکر این مجلس تمام در آن رساله کرد و برین معنی که این بیت هیچ
حقیقت نمی تواند برد اگر چه روحانست بخداوند عزوجل نسبت کردن کفر لازم آید این و مثل این
چند کلمه جمع کرد و بر مولانا معین الدین عمرانی برداشت و برگرفت پیش شیخ فرستاد شیخ آن را دید مولانا
معین الدین را بخود طلبید و این رساله بدست او داد و هیچ گفت و دستار و دراع پوشانید و باز گویند
روزی دیگر سماع بود بندگان خواجهرین بیت بسیاری رقصید و اضطراب می کردند با ع

ما طبل بخانه و شویا یک تویم | عانی علمش بر سر فلاک زدیم | از بهر یک معجزه می خواره

صد بار کلاه توبه بر خاک زدیم | بعد اضطراب بسیار بر بالای بام رفت نشست فرمود معیت را

طلبید مولانا معیت از دست رفت و پیش ایستاده کردند و گفت هان مولانا بنویس که این جابه
جمل بود این سخن گفت و مولانا را بارگروانید باز مولانا در خانقاه نیامد و زود فوت شد و نیز نقل
است که شیخ نصیر الدین محمود می فرمود من چه لائقم که شیخی کنم امروز خود این کار بازی بچکان شد

بعد از آن این بیت شیخ سنائی خواند بیت | مسلمانان مسلمانان مسلمانان

ازین آئین بیدیان پشیمانی پشیمانی | می فرمود غم ایمان باید خورد و در پی کرامت

نباید بود و نیز می فرمود که حیرانم که خلق بی مشاهد چگونگی میزند نقل است از امیر سید محمد کیسور در آنکه فرمود
 یکبار در زمان حیات خواجه مالدی امساک باران شد خواجه برای استسقایرون آمد تضرع و زاری نماز
 و دعای که از سلف مروست همه کردند هیچ راه و روی پیدا نبود تا آنکه باز گشتند آن روز پای بوس
 بندگی خواجه کردم فرمودند تو آنجا بنودی عرض دادم شتم صدقه خواجه بودم گفت دیدی که امروز را چنین
 و چنان می گویند و خلق برای پناهند و بنال مای گیرند هر چه کردم هیچ را بچیزی نخرید آخر الامر چه کنیم
 نخل شدیم و باز گشتیم نیز فرمود که بندگی خواجه می فرمودند که من کور بودم در مسجد پیش معلم تکران
 می خواندم در مسجد دخت آزاد بود زانمی آمد بران نشست هر چه آن زانغ با و از خود می گفت من فهم
 می کردم در خیر المجلد سطور است که عزیز می سوال کرد حالی که درویشان را می باشد از کجاست چگونگی
 است فرمود و حال نتیجه صحت اعمال است و عمل بر دو نوع است عمل جوارح و آن معلوم است و عمل
 قلب و آن عمل را مراقبه خوانند و مراقبه آن تلازم قلب است علم بان الله ناظر الیک بعد فرمود اول انوار
 از عالم علوی نازل می شود بر ارواح بعد اثر آن ظاهر می شود بر قلوب بعد بر جوارح و جوارح متابع
 قلب است چون قلب متحرک شود جوارح نیز در حرکت می آید باز همان عزیز سوال کرد که در عوارف صاحب
 حال را متوسط گفته است و آن روایت از عوارف نقل کرد که المبتدی صاحب وقت المتوسط صاحب
 حال و المنتهی صاحب انفس عزیزان دیگر از این سخن مشکل شد استفسار کردند خدمت خواجه سلمه الله
 اول توجه بدان سائل کرده فرمود که شما باری بگوئید که درین محل چه شنیده اید شما عوارف خوانده اید او
 سخنی گفت خدمت خواجه ذکره الله بالخیر افادت فرمود المبتدی صاحب وقت صاحب وقت چه
 باشد یعنی صوفی که وقت خویش را غنیمت دارد که جز این وقت دیگر را هم بیا نیام پس آنکس که بداند
 وقت من همین است وقت خود را غنیمت دارد و تلباوه یا بصلوة یا بذكر یا بفکر و چون ساکنات حفظ اوقات
 مستقیم شد و اوقات معمولی داشت و استقامت یافت امید باشد که صاحب حال شود و مواهب نتیجه
 محاسب است و آن حال اثر انوار است که از عالم علوی بر ارواح نازل می شود و بعد اثر آن بر قلوب
 میرسد و جوارح مرایت می کند و حال بر طریق دوام نباشد و اگر حال را دوام باشد آن خود مقام گردیده
 فرمود منتی صاحب انفس است فرمود در باب طریقت معنی دیگر گفته اند یعنی هر چه او بگوید و بر نفس
 او رود حق تعالی همان کند تعبده فرمود که این تعلق صطلح دارد در صطلح شایع صاحب وقت کسی گویند
 که وقتی از اوقات او حال پیدا شود اما غالب نباشد المبتدی صاحب وقت این باشد و المتوسط صاحب
 حال که صاحب حال کسی را گویند که حال او را غالب باشد یعنی در اکثر اوقات او را حال باشد و المنتهی
 صاحب انفس صاحب انفس کسی را گویند که حال مقارن انفس او باشد هیچ نفسی نرزد که حال مقارن
 نفس او نباشد چنانست که حال او را مقام شود بعد نفس مرد بر آورد این حدیث فرمود علیه السلام

و بطالوا آن مشرق شد از انصاف
 آن و فوائد کتاب مآت لصفاکه
 مصحوب مکتوب ارسال داشته
 بودند بهر مند و مستفید گشت
 در نعمت پروردگار که می جان مال
 و خلیفه شکر گزاری بجای آورد که با
 درین روزگار جامع هستند که
 بقول و فعل تحریض ترغیب بر
 متابعت سنت سید الانبیا
 صلوات الله و سلامه علیه و علیهم
 می نمایند و از معتدلت و مستحق
 اجتناب نموده دیگران این مزین
 و نبی میفرمایند الحمد لله علی
 جمیع نعمه و نساله اللزید من فضله
 و کرمه و لیکن چون در ضمن مکتوب
 در باب شایع صوفیه قدس الله تعالی
 اسرار هم در دو و احکار غلو و افراط
 مشاهده افتاد تنبیه بر رعایت
 طریق وسط و اعتدال که حقیقت
 معنی کمال است از لوازم وقت
 و حال محبت و بیعت نمودن و معبود
 خواهند داشت از وضع و همت
 فاجلی به بیات است که طریق قوم
 و هیچ مستقیم اعتقاد او علمای طریقا
 سلف صالح است که موافق
 کتاب الله و سنت رسول الله
 در هر چه موافق کتاب و سنت
 باشد باطل از حلی قبول عاقل
 است و از بعضی مشایخ از راه
 احوال نیز هر که بجهت طمع و سکر
 و غلبه حال نه برین موال تعالی
 آورده محل اقتدا و استحقاق اتباع
 نیست فاحش حق ان قبیح و
 ما ذی بعد الحق الا الضلال و لیکن
 آنچه طریقه فقر و ارباب این

این بیان علم خود معانی و بیان بود اما بیان مشایخ آنست که آنکه مجاهده خواهد کرد ازین سه خالی نیست
یا از ترس و ورنه و یا امید بهشت مجاهده خواهد کرد و یا برای خاص ذات پاک حق جل ذکره آن مجاهده
شده باشد و این فی الله باشد این باید که سخت تر باشد تا حق مجاهده بجای آورده شود و جاهد فی الله
حق جاهد فرموده مطلوب نمیدانند از آن مجاهده اختیار نمی کنند فرمود قبول اعمال موقوف است
بر جبهه یعنی هر عملی که می کنند تا جذب در نیامده است قبول نیست چون جذب نامزد حال او باشد هر عملی که
کند قبول باشد و آن جذب را وقت معین نیست و صبی باشد یا در جوانی یا در شیخوخت اما جذب را امر است
جذب عوام توفیق یافتن است در اعمال و جذب خواص توجه قلب است بسوی حق مع انقطاع عما سواه
پرسیده که اول شب فاضلتر است یا آخر فرمود که در حدیث آمده است سال رسول الله صلی الله علیه
و سلم عن جبریل افضل الاوقات فقال لا ادری ولكن اذا مضی نصف اللیل تر بعد الملائکة و تتر العرش
ان لربکم فی ایامهم حکم نفحات الافتراضوا لها فرمود رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورة رسول الله صلی الله علیه
صورت خود را مراد داشته است ای و کنت فی احسن صورة لما یقول رایت اسدا را کبابی و کنت
را کبابی یعنی آن زمان صورت من نیکوترین صورتها بود زیرا که معراج بود و ملاقات انبیا بود و بشارت نزول
نور و قرب رسیده بود هر آینه حسنی و جمالی در حدیث پاک رسول علیه السلام پیدا آمده بود و جواب دوم
مراد از ربی سیدیت ای رایت سیدی جبریل فی احسن صورة روا باشد که رب گویند و سید خوانند
استشهاد قبول ابی هریره آورد و وقتی می گفت رایت ربی فی ذاک المذنبه میشی و علیه حله حمرا و فی
رجلیه غلمان قالوا لا کفرت بعد الایمان فتبسم و قال رایت ربی ای سیدی احسن رضی الله عنه چون
سخن در صورت افتاد پرسیدند ان الله خلقنا علی صورته چه باشد فرمود با عا د است آدم پر اک صورت
آدم چنانچه آفریده شده بود در قد و بالا هم بران صورت بود و خلاف صورت آدمیان زیرا که آدمی اول
کودک بود و بعد جوان بعد پیر فاما آدم بر یک صورت بود و تبدیل در وی نبود و از جمله فضلاء عصر که در
حلقه ارواح شیخ نصیر الدین محمود آمده بود و مذمولا نامطهر کرده است و فضیلت و بلاغت فصاحت از
متفردان روزگار بود و بانواع مرام و اشفاق شیخ مخصوص قصیده دارد در مدح وی که بعضی بیات او این است

دوش آن زمان که از افق مغرب نشا
دور زمین نشاء بر آورد بر سما
بادی بر آمد از لب دریا که دوش
بنشست با و بر در آمد با بخلا
فراش صنعا زید قدرت بر آورد
گوئی پیام دوست همین در رضا

خورشید خندان سوره و نهجم ادا هو ی
گفتی مگر که یوسف خورشید شد بجا
گرد سیاه سر سره همی ریخت برضا
لیک یک ستاره بر سر گردون فروغ ادا
قدیلهامی نور برین نیلگون قبا
گر گیمای دولت جاویدت آرد و

شمع فلک زبانه فرو برد اندر آفتاب
که بختی چو دیه یعقوب شد مباد
چون ساعتی وار شب بخور بر گشت
چون در بهشت طلعت تابان اتقیا
می جست نرم نرم نسیم از کنار باغ
یا گلشن بهشت ازین شلخی تا

قال اختلف فیمن الکفر الی
القطیبة قبل ان فاترج قال التسلیم
قلت لان فی تکفیر خطا و عظیمة
ربا ما و علی صاحبہ بالضر من
جهنم اتبع الساع طبعها و موتا
والله اعلم انتی و تیز در کتاب مذکور
می نویسد بنی العلم علی البحث و تحقیق
و بنی الحال علی التسلیم و تصدیق
فاذا حکم العارف من حیث العلم
نظری قوله با صلا من الکتاب
ولسته و اما السلف لان
لعلم معتبر با صلا و اذا حکم
من حیث الحال سلم له ذوقه
اذ لا یوصل الیه الا بشد فهو معتبر
بوجدانه فی العلم بمستند لاماته
صاحبهم القندی بعد عموم
حکم الانی حق شد و نیز می گوید
یعبر الفرع با صلا و قاعدته فان
وافق قبل و الا و علی بن عیینه ان
تامل و اوائل علیه ان قبل او سلم
لان جلبت مرتبه علیا و دایمتم
هو غیر قاصح فی الاصل لان صلا
الفاصل الیه یعود و لا یقبح فی
صلاح لصالح شایفا فظلا و غیره
کامل الامور من الاصولین
و کاملطون علیهم من المتفقهین
یرد قولهم بکتب فلعلم و لا یرک
المنزب الحق الثابت بنسبتهم
له و ظهور هم فیه و الله اعلم و تیز
میرزا یزدان شیخ ابوالعباس
الحضری بعد کلام ذکره الحاحد
لمن یوحی الیه من هذا الکلام
و الیه یعود و الله اعلم و تیز
باب التضعیف و التقصیر و سلطانه
و هو من ایمان انما فی حق من

<p>یفهم شیان ذلک فمؤلفه ایمان معه والتسلح دائرة علمه اشهدده اسع سواد کان معه نوراً وظلمة تجب انی القلوب من الودائع الموضوعة علی امی صفة کانت و هذا شیء معروف مفهوم انتهى وقال والتوقف فی محل الاشتباه مطلوب کذا فیما بین وجه من غرار و غیره بنی الطريق علی ترجیح الظن الحسن عند موجه وان ظهر محارض وقال توهم ما وی الیه الاجتهاد جزیم بنهم ام الباطن الی العدد من ثم اختلف فی جملة من الصوفیة کان الفارض وابن جلال و بعضیة التمسائی وابن دواسکین و بن اسحق التلمیسی و التستری و ابن سبعین و الحامی و ابی حامی شیخ ابن عربیت و غنار شیخ جلال الدین سیوطی که از علماء متأخرین حدیث است در شان شیخ آنست که اعتقاد ولایت و تحریم النظری کتبه و تحریم نظر و کتب ایشان خود مذہب ایشان است می گوید و نحن قوم یمح النظر فی کتبنا الا لمن ائتم و می گویند که شیخ محمد الدین نورانی صاحب القاموس و کتاب اصراط المستقیم در مع و تعظیم وی مبالغه کرده در انحصار و ذات از وی کتابی تصنیف کرده و مناقب و مقامات او را بیان نموده است ولیکن شیخ ذکرة الله بالخیر می فرمود که درین کتاب مانند این کتاب نهم نیست شکر اندود</p>	<p>جسمت خشی نگر نفسی خواجه نوبها باری به ار این سرخاکی زیر پا و در مشیر شیخ نصیر الدین محمود گفته است که ام دل که ز خون گشت از جگر خورای و فاز عالم فانی بجو که مشهور اند دقیقه است بین زبان فرخاری چه دانی آنکه در اوراق کاغذ غیب فلک شمنی آید به پیشین یاری بقایقای خدایت ملک ملک خدا که برگزشت با جبر او ز بسیاری بقیه صفت و یادگار اهل کرم بحق نعمت قرآن دولت تاری که روح عظم آن شیخ پیشوای کرم مجاور رسل و انبیاء مختاری</p>	<p>جانت سے شمر نظر شیخ کیمیا والا نصیر ملت دیون دل کہ هست کجا بجام طرب مجلسی بنا کردند فلک بخیر کشی اختران بخدای تو امی عزیز که در ملک مال غروی تضایع نقش بر آرد ز فلک جباری چو وقت آن برسد بچکس نکس رودست که نیست قائم و دائم کسی بجز باری جهان با تم خواجه نصیر دین محمود که کرد ختم خلافت بملک دینداری برمت تو که عام ست در جهان بانی که مقتدای جهان بوده است اخبار بساط صحن در از طلهای فردوسی</p>	<p>بر دست او اگر نتوانی نهاد دست نعم النصیر از پس یزدان بدو نرا زد و محنت این نه سپهر نگاری که از سپهر یارید سنگ تماری خرمینه است سپهر نفوس انسانی مباش این اگر عاقلی بهشیاری زمانه صلح کند بادل تو یا خصم ملک بملکی نه سپاه سالاری زدست چرخ ندانم کجا کنم فریاد هزار گونه فغان کرد فوج وزاری همینا ملکا منعماحت داودا بعزت تو که خاص ست در جهان بانی ندیم قربت و کن غریق رحمت عیش غلات قبر کن از پردای غفاری</p>
<p>و حمید شاعر قلند رجاء کتاب خیر المجالس نیز از خدمتگاران و حاضران مجلس اوست در اصل مرید شیخ نظام الحق و الدین ست گاهی همراه پدر در خدمت میر سید محمد خلیل شریفش مشرف می شد و صحبت بعضی از خلفای شیخ آنچنین مقتضای قابلیت و استعداد او باشد استفاده کرد اگر چه شعرا و ازان قبیل است که او را توان با وی یاد کرد ولیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با حمید قلندر است اول و خدمت مولانا برهان الدین غریب بود و جمله از ملفوظات او جمع آورده بعد از ان در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد و از ملفوظات وی نیز جمع نمود و آنرا خیر المجالس نام نهاد و ابتدای تالیف در سنه خمس و خمیس و ثلثمائة بود و آتام آن درست و خمیسین احوال و حکایات را ساده نوشته و به تفصیل نوشته است رحمة الله علیه</p>	<p>و حمید شاعر قلند رجاء کتاب خیر المجالس نیز از خدمتگاران و حاضران مجلس اوست در اصل مرید شیخ نظام الحق و الدین ست گاهی همراه پدر در خدمت میر سید محمد خلیل شریفش مشرف می شد و صحبت بعضی از خلفای شیخ آنچنین مقتضای قابلیت و استعداد او باشد استفاده کرد اگر چه شعرا و ازان قبیل است که او را توان با وی یاد کرد ولیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با حمید قلندر است اول و خدمت مولانا برهان الدین غریب بود و جمله از ملفوظات او جمع آورده بعد از ان در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد و از ملفوظات وی نیز جمع نمود و آنرا خیر المجالس نام نهاد و ابتدای تالیف در سنه خمس و خمیس و ثلثمائة بود و آتام آن درست و خمیسین احوال و حکایات را ساده نوشته و به تفصیل نوشته است رحمة الله علیه</p>	<p>و حمید شاعر قلند رجاء کتاب خیر المجالس نیز از خدمتگاران و حاضران مجلس اوست در اصل مرید شیخ نظام الحق و الدین ست گاهی همراه پدر در خدمت میر سید محمد خلیل شریفش مشرف می شد و صحبت بعضی از خلفای شیخ آنچنین مقتضای قابلیت و استعداد او باشد استفاده کرد اگر چه شعرا و ازان قبیل است که او را توان با وی یاد کرد ولیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با حمید قلندر است اول و خدمت مولانا برهان الدین غریب بود و جمله از ملفوظات او جمع آورده بعد از ان در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد و از ملفوظات وی نیز جمع نمود و آنرا خیر المجالس نام نهاد و ابتدای تالیف در سنه خمس و خمیس و ثلثمائة بود و آتام آن درست و خمیسین احوال و حکایات را ساده نوشته و به تفصیل نوشته است رحمة الله علیه</p>	<p>و حمید شاعر قلند رجاء کتاب خیر المجالس نیز از خدمتگاران و حاضران مجلس اوست در اصل مرید شیخ نظام الحق و الدین ست گاهی همراه پدر در خدمت میر سید محمد خلیل شریفش مشرف می شد و صحبت بعضی از خلفای شیخ آنچنین مقتضای قابلیت و استعداد او باشد استفاده کرد اگر چه شعرا و ازان قبیل است که او را توان با وی یاد کرد ولیکن باین نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با حمید قلندر است اول و خدمت مولانا برهان الدین غریب بود و جمله از ملفوظات او جمع آورده بعد از ان در ملازمت شیخ نصیر الدین محمود افتاد و از ملفوظات وی نیز جمع نمود و آنرا خیر المجالس نام نهاد و ابتدای تالیف در سنه خمس و خمیس و ثلثمائة بود و آتام آن درست و خمیسین احوال و حکایات را ساده نوشته و به تفصیل نوشته است رحمة الله علیه</p>
<p>المشهور باخی سراج از مشاهیر خلفای شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره آنچه از سلاسل مریدان شیخ دین دیا مشهور است سلسله او سلسله شیخ نصیر الدین محمود است و وی از عصفوان شباب که مهنوز موسی ریش آغاز نشده بود در حلقه ارادت شیخ در آمده بود و در سلک خدمتگاران پرورش یافته بعد از چند سال برای دیدن والده بمقام کنونی که الآن بکوه مشهور است میرفت و باز بنجد مت</p>	<p>المشهور باخی سراج از مشاهیر خلفای شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره آنچه از سلاسل مریدان شیخ دین دیا مشهور است سلسله او سلسله شیخ نصیر الدین محمود است و وی از عصفوان شباب که مهنوز موسی ریش آغاز نشده بود در حلقه ارادت شیخ در آمده بود و در سلک خدمتگاران پرورش یافته بعد از چند سال برای دیدن والده بمقام کنونی که الآن بکوه مشهور است میرفت و باز بنجد مت</p>	<p>المشهور باخی سراج از مشاهیر خلفای شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره آنچه از سلاسل مریدان شیخ دین دیا مشهور است سلسله او سلسله شیخ نصیر الدین محمود است و وی از عصفوان شباب که مهنوز موسی ریش آغاز نشده بود در حلقه ارادت شیخ در آمده بود و در سلک خدمتگاران پرورش یافته بعد از چند سال برای دیدن والده بمقام کنونی که الآن بکوه مشهور است میرفت و باز بنجد مت</p>	<p>المشهور باخی سراج از مشاهیر خلفای شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره آنچه از سلاسل مریدان شیخ دین دیا مشهور است سلسله او سلسله شیخ نصیر الدین محمود است و وی از عصفوان شباب که مهنوز موسی ریش آغاز نشده بود در حلقه ارادت شیخ در آمده بود و در سلک خدمتگاران پرورش یافته بعد از چند سال برای دیدن والده بمقام کنونی که الآن بکوه مشهور است میرفت و باز بنجد مت</p>

میرسید و در وقت عطا خلافت او را شیخ فرمود که اول درجه درین کار علم است او را چندان نصیبی از علم نیست مولانا فخرالدین زراوی عرض کرد که او را در شش ماه عالم می کنم بعد از آن در خدمت مولانا فخرالدین زراوی تعلیم کرد و مولانا برای او تصریفی تصنیف کرد و او را عثمانی نام نهاد بعد از آن پیش مولانا کنالدین کافیه مفصل قدوری و مجمع البحرین تحقیق کرد و بعد از نقل شیخ نظام الدین قدس سره سه سال دیگر تعلیم کرد و بعضی کتب از کتابخانه شیخ که وقت بود و جاهها و خلافت نامه که از خدمت شیخ یافته بود با خود برد و آن دیار را بحال ولایت خود بسیار است و در باب اول نفس شیخ چنین رفته بود که او ائمه هدی است است نقل است که او بعضی جاهها را که از خدمت پیر یافته بود دفن کرد و بران گوری ساخت و در وقت رحلت وصیت کرد که مراد پریان گور چاهها دفن کنند بعد از نقل او همچنین کردند خلفای او و دیار گور مشهور اند و الی یومنا موجود مقام او نیز در آن دیار است رحمة الله علیه در ملفوظات شیخ حسام الدین پانکوری می نویسند که دروشی سروروی همان شیخ سراج الدین عثمان او دهمی شد چون شب شد بعد از نماز خفتن شیخ سراج الدین جامه از تن برکنند و بر بستر افتاد آن درویش تمام شب بنهار مشغول بود چون بامداد شیخ برخاست و بوضوی شب نماز کرد درویش گفت عجب کاری که تمام شب در خواب بودی و نماز بامدادی وضو کردی شیخ او را تو اضع بسیار نمود و فرمود شما بزرگید تمام شب کار کردید و ما کالایم و در در پی آن کلاهت گاهسانی میکردیم اگر عاشق مسجد در نیامد دل عاشق همیشه در نماز

شیخ قطب الدین منور

پسر شیخ برهان الدین بن شیخ جمال الدین هانسی است وی از اعظم خلفای شیخ نظام الدین اولیاست جامع کمالات و مظهر کرامات بود از شیوه تکلف عاری بود سر غوغای خلق نداشت در وقت عمر خود از حجره با اختیار خود بدینامد و بدرخانه امر از رفت و بتوکل قناعت گذرانید منقول است که وقت سلطان محمد تغلق قاضی کمال الدین صدر جهان را پیش او فرستاد و فرمان چند موضع نوشته باو همراه کرد تا او را بدینا بفرید بعد از آن سلسله اید بجنبانند چون که عادت او بود بطائفه در ایشان چون صدر جهان بخدمت شیخ قطب الدین منور آمد آنچه بادشاه باو گفته بود رسانید و فرمان مواضع پیش او نهاد شیخ قطب الدین منور فرمود در آنچه سلطان نصیر الدین بن شمس الدین طرف او چه و ملتان میرفت غیاث الدین با که در آن زمان ملک الامر نصیر الدین بود بخدمت شیخ فرید الدین فرستاد و فرمان موضع بخدمت او آورد و فرمود که پیران ما بچنین قبول نکردند طایبان این کار بسیارند بدیشان بهی اکنون ما مردمان ایشانیم ما را آن باید کرد که ایشان کرده اند آورده اند که باریکوار با سلطان محمد تغلق ملاقات واقع شد و چنان بود که وقت محمد تغلق طرف خط هانسی رفته بود و در منشی که چهار گروه هانسی است تذکره

کرده از مواضع اینها عطا باید شد و در مبهات آن خوش نکرد و مطلقاً از فواید آن محروم نشد و در ملا با اعیان نقل نکرد انتهی و رسالی که مردم در درویشی این کتاب نوشته اند منظور نظر شریف شده باشد که چه حال دارد و غالب کدام جانب است و انصاف آنکه در بعضی مواضع این کتاب آنچه بقیم ظاهر می آید آن خود محل تردد و انکار است و کسی را که غم یان و رعایت اسلام است بتقلید در آن جا افتادن و اعتقاد کردن از درجا احتیاط دور است و خدا داند که ایشان چه قصد کرده اند پس فی الحال انکار را راجح می بینم است که از ظاهر عبارت مفهوم میگردد و در فهم مائی آید تا احتمال آنکه چیزی را اراده کرده باشند که نمکنر باشد و الله و در حقیقت انکار فقها بر وی بطریقه دیگرست و انکار فقر بزرگ دیگر و لکل جهة هو مولىها فاستبته و الخیرات و این طریق خصوص یک طریقی خاص است مدار کار تصوف و مذہب حضرات صوفیه قدس الله تعالی اسرارهم همین است طریقه متفق علیها درین قوم آنست که در کتاب قرة القلوب و رساله تشییه و منازل السالکین و تعرف و عوارف امثال آن بیان کرده اند و بر انتقاد این قوم و محبت این طائفه علیه

وایمان بطریق قومیه ایشان
ترغیب و تحریص نمودند و آنرا
داخل مراتب ولایت و حصول
درجات سعادت گردانیده
تا آن جناب الایمان بطریقنا
هذه من الاولایه اکنون اگر بعضی
طریق و اوضاع که برخلاف
کتاب و سنت باشد بکتمان
و اخذ آنها از کلیات قواعد
دین و اصول شریعت ممکن
بود و حضرت مشایخ منسوب
باشد جزیم بطلان آنها و استقرار
و استمرار بر رد و انکار ایشان
از طریق فضائل و از عالم
آشنائی در بر باشد و توجیهاتی
که در باب لباس خرقه و بنابر
خانقاه و غیر آن استحضات
مشایخ ذکر کرده اند معلوم علم
شرعی شده باشد شک
نیست که فعل عوام در همه جا
ناقص و شکرست خصوصاً در
امثال این مواضع که در اصل
سند آنها ضعیف است ولیکن
اینچه خواص و متحققان کرده باشند
مقام آن ارفع و اعلاست
و مع ذلک در هر جانب طریقه
و روح و احتیاط مرعی افتد اختیار
آن از واجبات و وقت است
و در خلاف آن توقف اجتناب
لازم و در حقیقت اینها از ارکان
ظرفیت و شرایط سلوک این
راه نیستند چنانکه طریقه ما در
اباحیه زمانست که احوال و احوال
تصرف کنند و در اعتقاد و عمل
اصلاً بر راه تقریری احتیاط ندارند

نظام مدبرانه عرف مخلص الملک اگر سخت درشت مودی بود بدین حصار هانسی فرستاد تا کیفیت
نخوابی و درستی حصار بیارد نظام الدین نه بابی در زیر حصار می گشت تا نزدیک خانه ایشان رسید
کاین خانادان کسیت گفتند که از ان شیخ قطب الدین منور خلیفه شیخ نظام الدین گفت عجب است
که بادشاه اینجا بیاید و این شیخ بدین نیاید چون بخدمت سلطان باز رفت گفت اینجا شیخی است از
مخلفای شیخ نظام الدین که بدین بادشاه نیامده است سلطان محمد را نخوت سلطنت در کار بود شیخ
حسن سر برهنه را که مودی ایجاد بود بطلب شیخ قطب الدین منور فرستاد حسن سر برهنه آمد و دو هلیز شیخ
قطب الدین منور نشست شیخ زاده نور الدین بیرون آمد و گفت که بندگی شیخ شمار می طلبد حسن سر برهنه
بخدمت شیخ درآمد و مصافحه کردند و نشست و گفت شمار سلطان طلبیده است شیخ قطب الدین منور
فرمود که درین طلب اختیار بدست من هست یا نه او گفت خیر از فرمانت که شمار را ببرم فرمود و الحمد لله
باختیار خود نمی روم بعد روی سوی اهل خانه کرد و گفت شمار را بخدا می سپردم این سخن بگفت و
مصلحت بگفت مبارک خود کرد و عصا بردست گرفت و پیاده روان شد حسن سر برهنه چون در سیامی
روی علامات و اصلاص حق مشاهده کرد گفت چو پیاده میروی اسپان در جنیت میروند سوار شو
فرمود حاجت نیست من قوت آن دارم که پیاده تو انم رفت چون نزدیک حظیره آبا و اجداد خود رسید او را
گفت چه می گویی زیارت کنیم گفت نیکو باشد در پایان قبر جد و پدر رفت بعد از زیارت عرض داشت کرد
که من از کنج شما با اختیار خود بیرون نیامده ام مرا با اختیار من می برند و چند نفر آدمی که بندگان خدا اینند
بیخرج گذاشته ام چون از روضه بیرون آمد شخصی بملفه سیم پیش او آورد و فرمود این را بخانه من برسان
که خبر می نماند چون بعسکر سلطان رسید حسن سر برهنه اینچه معاینه نموده بود بعضی رسانید سلطان از همه
انحاض نمود پیش خود طلبید شیخ در آنمائی آنکه پیش بادشاه میرفت سلطان فیروز شاه را که در ان ایام
نائب بار یک بود گفت که ما درویشانیم و اب در آمد مجلس بادشاهان و سخن گفتن با ایشان نمیدانیم چنانکه اشارت
شود همچنان کرده آید گفت که دیاب شما بخدمت سلطان چیزها گفته اند چون این معنی بچنین دست
شیخ از تواضع و مسامحت و اخلاق هیچ فرو گذاشت نکرد چون سلطان دانست که این ساعت
شیخ می آید شسته بود بایستاد و کمان بدست گرفت و بگردد اختن مشغول شد چون شیخ را دید طاقت
نیار و دو تپه تمام پیش آمد و مصافحه کرد شیخ قطب الدین چنان دست سلطان محمد را محکم گرفت و در قیام
آنچنان بادشاه جبار که چندین مشایخ و علمای تحت تیغ ظلم آورده بود مقتصد شد و گفت که ما دیار شما
رسیدیم تربیت نفرمودید و ملاقات خویش مشرف گردانید شیخ گفت که اول هانسی بگریه بعد درویش
بچه هانسی این درویش خود را درین محل نمیداند که ملاقات بادشاهان بکند در گوشه بها گوئی بادشاهان
و کافه اهل اسلام مشغول می باشد معذوری باید داشت سلطان محمد تعلق را از حسن تقریر شیخ بزم شد

فیر در آفت اینچنان که مقصود شیخ است همچنان کنید شیخ منور فرمود مقصود من فقرست و کج جود پدر
بعد فرمود اوضاع برنی را که در آن زمان در خدمت سلطان محمد بود پیش از فرستاد و یک کت نگذاشت
فرمود شیخ قطب الدین گفت نعوذ بالله که این درویش که تنگه قبول کند پیش سلطان رفتند و گفتند شیخ
قبول نمی کند فرمان شد بجاه هر از تنگه بدهند این نیز قبول نکرد تا آخر بد و هزار اقرار یافت شیخ این اهرم قبول
نمی کرد و گفت سبحان الله درویش را دو سیر کھچری و دو آگلی سیر و عن کفایت باشد و راه هزار پاچه کار آید
ایشان گفتند که ما کم ازین پیش تحت سلطان ذکر تو اتم کردیم ضرورت آن مبلغ را قبول فرمود و در مقامات
پیران خود خرج کرد و فقر داد و کج از چند روز بجانب هانسی رمان شد و قبر او نیز در گنبد جد پدر است حمة الله علیه

شیخ نورالدین

پسر شیخ قطب الدین منور است نقل است که چون شیخ قطب الدین منور را سلطان محمد تغلق پیش
خود طلبید در آن حال که شیخ پیش سلطان میرفت شیخ نورالدین خرد بود و در عقب شیخ میرفت هیبت
و عجب هجوم ملوک و اماراد ذات او اثر کرد و از حال بشد هم درین معرض شیخ قطب الدین منور برین
حال مطلع شد و گفت بابا نورالدین عظمت و اکبر یار شد شیخ نورالدین می گوید که بمجرد آنکه این سخن بسمع
من رسید تقویت دریا طمن من ظاهر گشت چنانکه آن هیبت و عجب از دل من بکلی بدر رفت
رحمة الله علیه قبر او نیز در گنبد آبا و اجداد است

شیخ حسام الدین طناتی

او نیز از خلفای شیخ نظام الدین است طریقه سلف بود بزره و ورع و فقر از میان یاران اعلی متنازل بود
و عیال مند بود شیخ نظام الدین در باب او فرموده است که شهر دلی در حایت اوست گویند که وی
روزی در راهی می گذشت مصلا از کتف مبارک او بفتاد و او را ازین حال خبر نبود چون قدمگاه
برفت شخصی از عقب او داد و چند بار شیخ گفت چون او خود را شیخ بنیذالیت این را بخود راه
نداد اما آن شخص از عقب او دید و بوی رسید و گفت که شما را چند کرت آواز دادیم که شیخ مصلا می
خود بتان نشاندید گفت ای عزیز من شیخ نیم مردی بلای منم گویند که وی در شریعت هدیه و بزدی
و در طریقت قوت القلوب و احیاء العلوم بر ذکرا داشت نقل است که اندرا پنجه او از زیارت خانه کعبه
برگشت و درین دیار رسید خدمت شیخ خود آمد شیخ فرمود اگر کسی خواهد که بشری زیارت خانه کعبه شرف شود
باید که بجهت زیارت حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم علیه نیت کند و برود تا مستوجب زیارت خاص
آن سرور گردد و بطیفیل زیارت کرده باشد مولانا حسام الدین چون این حرف را شنید همان ساعت

و مسک کتاب بهت نکند و
در ریاضات و احکام اسلام ملاحظه
نمایند و شاید که بصوفیه فیه
که در مکتوب شریف واقع شده بود
امثال این جمله را راوده بودند
والا اصل عنوان صوفیه مرتبه
عظیم و مقامی رفیع و مسک
طریق مستقیم است ذکر آن در مقام
تشنیع و تبصیح بغایت کران
می آید و در حقیقت این جمله
را داخل صوفیه نباید داشت
و فرد این مفهوم شریف نباید
پنداشت محققان قوم ایشان
را حشویه و باطنیه می نامند
باقی هر چه در مکتوب شریف
افاده و افاضه فرموده اند
عین نصیحت و محض شفقت
ست دعا کنند که حق سبحان و تعالی
بهت بر این راه و عارفان
آگاه استقامتی در کار ضعیفان
کند و خلاص از قید نفس که
کثیف ترین جبابها باشد
موانع سلوک این راه است
اگر است فرماید و بر متابعت
کتاب الله عزوجل و اتباع
سنت سید المرسلین صلی الله
علیه و آله و سلم و محبت و شوق
و خاصان درگاه خود رضوان الله
علیهم اجمعین استقامت بخشد
و در طریقه و التوفیق و التوفیق
الرساله الساعه ایراد
العبارة فی شرح
توبه علیه السلام الدین النبی
والله اعلم بالصواب

قال رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم الدين النصيحة قالوا لمن
يا رسول الله قال لله ورسوله
وكتابه وعامة المسلمين فقامت
حديث صحيح رواه البخاري
وروى مسلم بن هناد بن ابراهيم
حديث ابن جابر الكلب
وتماه علوم ديني وخطه اجمال
ومي سند ج است اكل علماء
عالم با فرض طول اعطاء كمال
جمع آيند بيان اين علوم بكنند
جزوي ازان بسنن يا بكنند
بر انداز علم و دعت حوصله
خود گفته باشند و لوان باي الا
من شجر اقدام و البهيده الاله
و جوامع الكلام آن حديث الكونيه
كما في غايت ايجاز و اختصار و غن
تليل جامع و حاوي معاني كثره
و اين قسم سخن از خواص كلام حضرت
رسالت ختميه محمد علي محمد
بصلوة و التحية و الا لاشوا
كمال است چنانچه فرمود اويت
جوامع الكلام و اختصر في الكلام
و همچنانكه در وجوب بيش اجناس
و قائل حسن و جمال برون
از حد ادراك عقل و ايام ايداع
نمودند و كلام جليلش افراغ ابرار
و حقائق خارج از حيط تصور
افهام تفهيم منوط بديانت
و اوستي كرمي و زوايت و حجاب
و آواز بيمر و ما است و الدين
النصيحه نصيحت و زلفت خالص
شدن و بي قش و غش شدن
و بر قدم صدق ايتار است

عزيمت زيارت مدينه مصمم ساخت و روز ديگر متوجه شد رحمة الله عليه در خير المجالس مي گويد كه شيخ نصير الدين
محمود فرمود كه وقتي مولانا حسام الدين ملتاني و مولانا جمال الدين نصرتخاني و مولانا شرف الدين عظيم الرحمة
بخدمت شيخ طاب ثراه آمده بودند خدمت شيخ روي مبارك طرف مولانا حسام الدين كرد و فرمود كه اگر كسي
روز صائم باشد و شب قائم كار بيوه زني كرده باشد اين مقدار بيوه زني كه هست مي تواند كرد اما
مشغولي كه بندگان خداي تعالي مي كنند و بدان مشغولي بخداي تعالي رسیده اند جز اين مشغولي است
مولانا حسام الدين و ياران منتظر ماندند كه خدمت خواجه اين زمان بيان خواهند كرد و در آن مجلس
يحيى بيان فرمود اما اين مقدار گفت كه با شما خواهم گفت تا مدت شش ماه پيش گذشت بعد ازان
همين عزيزان بخدمت رسیده بودند در آن محل محمد كاتب كه اواز ميانه حجاب سلطان علاء الدين دخل
بندگان شيخ شده بود در آمد و زمين بوس كرد و نشست خدمت خواجه از پرسيد كجا بودي جواب داد
كه در سري بودم امروز سلطان علاء الدين پنجاه هزار تنگه بندگان خداي را انعام داد خدمت خواجه
روي مبارك طرف مولانا حسام الدين كرد و فرمود كه انعام سلطان بهتر يا وفاي و عده كه با شما كرده شده است
ياران همه روي زمين آوردند گفتند وفاي و عده بعهده خدمت خواجه قدس سره فرمود و بناي مشغولي
ساكان بخشش چيز است اول خلوت بايد كه از خلوت بيرون بايد بر اسطر از الشاست و قبض و ادعيه
هو اووم وضو بايد كه علي الدوام با وضو باشد مگر آنكه خواب غالب شود بر نور بخشد و برخيزد در حال وضو
سازد سوم صوم دوام چهارم دوام سكوت از غير حق بخشم دوام ذكر بار بطل خود شيخ و هم عبارت
عن تعلق قلب المرشد شيخ ششم نفى خواطر غير حق نقل است كه چون او را بشرف طافت مشرف ميگردند
وصيت طلبيد شيخ نظام الحق و الدين قدس سره دست مبارك خود را از آستين بيرون آورد و بگفت
شهادت جانب مولانا اشارت كرد كه ترك دنيا ترك دنيا و فرمود كه در كثر مریدان بكوشی عرض
كرد كه اگر فرمان شود بر سر آب روان در بيايان سكوت گيرم در شهر آب چاه است وضو ساختن بدان لا اسا
نمي شود فرمود كه هم در شهر باش كن كاحد من الناس چون از شهر بيرون آئي و بر سر آبي سكوت گيري
غريب و شهرمي نشان بر تو برسد كه فلان درویش در فلان رها نشست كرده است و مزاجم وقت تو
شوند و در آب چاهها اختلاف علماست و در آن شرعا و سعي و خستى هست ديگر عرض كرد كه بر بنده وقتي
فتوح ميرسد چيزي نصيب فرزندان مني كنم و چيزي از براي آيندگان ميدارم و فتوح چند روزي گذرد كه
چيزي ميرسد و فرزندان مرا حجت مي نمايند و آينده محروم ميروند درين محل قرض كنم يا نه فرمود در تيمم
خواهي اقتصاد پس درویشي كي خواهی كرد درویش آن باشد كه اگر چيزي موجود دارد خرج كند و الا صبر
كند و بر نامرادي بسازد و خود را در تيمم نيندازد بعهده فرمود درویش را هم دري نبايد بود و دري و نوع
ست صوري و معنوي اما صوري آن درویشانند كه بر درهامي گردند و چيزي ميخواهند معنوي آن

در ویشاند که در کج خانه خود مشغول باشند و در خاطر گذرانند که از زید و عمر و مراجه پی خواهد رسید هر دری صوری
باز هر دری معنوی است زیرا که هر دری صوری چنانکه هست می نماید اما هر دری معنوی ظاهر خود را بطریق
مشغولان حتی می نماید و باطن در بر می گرد و دوشقه از شیخ پرسیدند و م خلق کرامت می طلبند فرمود الکرامه
همی الاستقامه علی باب الخیب تو در کار خویش مشغول باش کرامت چند طلبی آورده اند که در آن سال که
سلطان محمد مردم شهر دلی را در دیو گیر روانی ساخت بتقریب شهری که در اینجا آبادان میگرد مولانا
حسام الدین در کجرات رفت و بهانجا بر حمت حق پیوست و در شهر پیشین که شهر قدیم کجرات است مدفون شد
مقام او در آن دیار مشهور و معروف است رحمة الله تعالی علیه

مولانا فخر الدین زراوی

وی از خلفای شیخ نظام الدین اولیاست بزرگ بود جامع علم و تقوی و ذوق و عشق در امر دین
صلابتی تمام داشت عظمتی و افراد را فاعل حال پیش مولانا فخر الدین هانسوی در شهر دلی تعلیمی کرد
و بچویش طبعی و دقت سخن فصاحت عبارت از ممتازان اهل شهر بود عاقبت مرید شیخ شمس الدین شیخ
نظام الدین شد و مخلوق گشت و از میان متعلمان برآمد و در سلک درویشان منسلک گشت هم غیاث
ساکن شد و بعد از رحلت پیر بلب آب چون در محلی که الآن فیروز آباد می است مشغول شد و چند گاه بر
حوض علائی جا کرده و مدتی در بند بسا که در میان کوه است و در آن زمان بیابان و مقام شیران بود
مشغول شد و بعد از آن بزیارت خواجه بزرگ معین الحق والدین قدس سره با جمیع رفت بعده برایت
شیخ فزید الدین با جود پس رفت بیشتر احوال در سفر بودی و در صحرای بیا با نه اخذ را عبادت کردی
و صومدارم داشتی نقل است که مولانا فخر الدین زراوی از شیخ نظام الدین سوال کرد که مشغولی
بکلام الله فاضلتر یا بکفر موبذکر اگر اصول زود تر بود اما خوف زوال هم بود اما تالی را و اصول در تیر
بود و لیکن خوف زوال نباشد نقل است که شیخ نصیر الدین می گفت که آنچه ما را در یک ماه و دو ماه
فتح شدی مولانا فخر الدین زراوی را در یک ساعت بدست آمدی در زمانی که مردم شهر را بدیو گیر برده اند
او نیز رفت و از آنجا بزیارت خانه کعبه رفت و از آنجا بغداد رفت و علم حدیث بحث کرد و بعد از آن بشاری
دلی که وطن قدیم او بوده باز گشت و در کشتی نشست و آن کشتی غرق شد و مولانا بدرجه شهادت رسید
رحمة الله علیه نقل است که در آن ایام که محمد تعلق خلق شهر دلی را بجانب دیو گیری فرستادی خودت
که ملک ترکستان و خراسان را ضبط کند مال چنگیز را از آن دیار برانداز تمامی صد دروازه شهر را
فرمود تا حاضر آیند و بارگاه بی بزرگ نصب کنند و در زیر آن منبر بنهند تا بران منبر خود برآید و خلق را در
جهاد کفار تحریض کند هم در آن روز مولانا فخر الدین زراوی را و شیخ شمس الدین یحیی را و شیخ

سفر باید دین همین نصیحت است
صحابه گفتند یا رسول الله این
نصیحت که اشارت بدان کردی
و دین را منحصر در این ساختی
که راست و نسبت گیت فرمود
لله و رسول الله که بر خدا راست
و رسول او را کتاب او را و لعنه
السلیمین خاصه و عامه مسلمانان
و خواص ایشان را یعنی حق که
باید ادا نمودن و آنچه که باید ترک
آن کردن حق اینهاست چون
این حق ادا نمودن دین را شد
بر حسب تفاوت درجات آن
الکون بین که کدام علم از علوم
دین را حاظه شمول این معانی
بدر میرود و چه علمها متعلق است
الدهیت و الحقیقت یا به تمام
نبوت و شریعت و عبارتی گویند
ازین گویند علم متعلق است بخلق
بناحق هر چه گویند ازین بیرون
زود و ما اشارتی اجمالی بعنوان
این مقاصد نمود و در شان
بیان کنیم بیان آن تفصیل خود
چه حد و کمال است و چون سخن
در اینجا زبان علم و قلوب قدیر
صرف وقت بر توجه و اصفای آن
لازم است اما نصیحت مدبریت
ذات و صفات فی اتباع
و امتثال او امر و نواهی و غیرت
دین و تسلیم احکام وی بود
او امر و نواهی احکام شرعی است
که بنده گان را بدان تکلیف گردد
محاظ و ابراه کن و مکن که از بدست
از انچه پنج چیز را احاطه دین و
عمده آن منافعه و بنای مسلمانی

بر آن نهاد است که بنا نهاد
 دین بی آن برپا بود و سلمان
 کامل آن بود که آنرا با شریک
 و آداب ظاهر و باطن بخت
 دوام و استقامت بجای آورد
 و برپا دارد و نصرت این حق بهر
 در راه حق و بقصد اعلائی کلمه
 اسد بعد ای دین کارزار نمود
 و بر قدم امر معروف و نهی منکر
 ایستادن و بی مداخلت هوا
 و مزج نفسانیت ازین عهده
 بیرون آمدن است و هم از وجه
 نصرت دین حق قیام است
 تحصیل اسبابی که موجب بقا
 و تقویت حکومت است و آن علم
 است و عمل و علم کتاب الله
 و سنت رسول است و صلی الله
 علیه و آله و سلم و علوم که مبادی
 و وسائل و عمد و معاون آن
 بود و چنانچه علم صرف و نحو و سایر
 علوم دینی و قواعد ادبی است
 علم دین فقه است و تفسیر حدیث
 هر که نخواهد غیر این گردد و نصیحت
 و عمل کار کردن بدان بود که علم
 بعمل سودمند نیاید هر چند
 شرف ذات و نفاست جوهر
 علم باقیست و عمل اصول
 و در حکم مثل زراعت و حیالکت
 و عمارت و تجارت و امثال آن
 نیز ازین قبیل است چه بقای
 دین و ملت بکمالی هم عالم
 و آدم بقضای حکمت بی آن
 نتوان بود و آنچه واقع شده است
 در حدیث که اختلاف امتی جمیع
 اکثر علماء آن را بر اختلاف طرق

نصیر الدین محمود را نیز طلب فرمود و خواجه قطب الدین دبیر که یک از مریان شیخ نظام الدین اولیا و شاگرد
 مولانا فخر الدین بود مولانا را پیش از همه عزیزان بدرگاه سلطانی برد و مولانا بارها می گفت که من سر خود
 پیش در سرائی این مرد غلطیده می بینم من با و مسامحت نخواهم کرد چون مولانا را با سلطان ملاقات
 شد خواجه قطب الدین دیگر فقهشائی مولانا را برداشت و در بغل کرد و بایستاد سلطان محمد این معنی را
 معاند کرده هیچ گفت و با مولانا فخر الدین زراعی بکامله مشغول شد و گفت می خواهم آل چنگیز خان
 ملعون را براندازم شما با دین کار موافقت خواهید کرد مولانا گفت انشاء الله تعالی سلطان گفت این
 کلمه شکست مولانا گفت در مستقبل همچنین آید سلطان محمد ازین سخن بر خود سحبه و گفت شما را نصیحت
 بکنید تا بران کار کنیم فرمود که عصب فرو خورید سلطان گفت کدام غضب فرمود سببی سلطان ازین بیشتر
 و غضب شد فرمود طعام حاضر آرند چون طعام حاضر آمد مولانا با کراهت آنک طعام می خورد و چون
 طعام برداشتند بخت بزرگانی که حاضر آمده بودند جامه صوف و یکان بپوشید سیم حاضر آورد و شیخ
 نصیر الدین محمود و مولانا شمس الدین یحیی و دیگر بزرگان چنانکه آمده است بدست گرفتند و دست
 کرده باز گشتند اما جامه و سیم مولانا فخر الدین را پیش از آنکه بوی رسد خواجه قطب الدین بر سر خود
 بستد چون میدانست که وی نخواهد بدست گرفت و این سبب فوت حرمت مولانا نخواهد شد چون
 این بزرگان باز گشتند سلطان محمد خواجه قطب الدین دبیر را گفت که ای فرزند بخت این چه حرکتها
 بود که کردی و فخر زراعی را از زیر تیغ من خلاص دهانیدی او گفت او استاد من است و خلیفه مخدوم
 من مرا شاید که او با او نگا دارم سلطان گفت که این اعتقادهای کفر آمیز را بگذارد و الا نه ترا خواهم کشت
 گفت نهی دولت اگر مرا بخت مخدوم من بکشند رحمة الله تعالی علیه و علی جمیع عباد الصالحین -

مولانا فخر الدین مروزی

حافظ کلام ربانی بود بحال تقوی و ورع آراسته پیوسته کتابت کلام مجید کردی و از خلق مجرد
 زیستی و از مصاحبان و مریان شیخ نظام الدین اولیا بود گویند او را با مردان غیب ملاقات بود
 نقل است که وقتی بخدمت شیخ خوضه کرد که مرشدی غالب شده بود و پیش من کسی نبود که آب بطلم
 گوزه پر آب از غیب پیدا شد آن گوزه بشکستم و آب ریخته شد و گفتم که من آب گرامت نخواهم خورد
 شیخ فرمود که بایستی خورد از اینها بساییدی باشد وقتی من نیز خواهم که شانه کنم پیش من کسی نبود که شانه
 بیاورد دین میان دیوار بشکافت از دیوار شانه بیرون آمد بستم و شانه کردم از شیخ نصیر الدین منقول
 است که فرمود در آنچه مولانا فخر الدین مروزی کتابت کردی از خلق پرسیدی که این کتابت چه بود
 گفتندی شش کانی جزوی او گفتی من چهار صیقل بستانم و دیاده نستانم اگر کسی بر آن تبرک

مربوده از چاه جیل کردی نستی چون پیر عمر شد و از کتابت ماند قاضی حمید الدین ملک التجار بر سلطان
 علاء الدین عرضه داشت که در این چنین بزرگی هست تا این زمان روزگار از کتابت می گذرانید این
 زمان از کتابت ماند و از بیت المال چیزی تعیین شود سلطان هر روز یک تنگه فرمود گفت خواهی شد
 همان شش کانی بدید بعد بحیل بسیار و شش کانی قبول کرد رحمة الله علیه شیخ نظام الدین قدس سره
 بخط مبارک خود در قعر بجانب او نوشته است در بیان محبت رب العالمین نسخه آن اینست که اتفاق صحاب
 طریقت را باب حقیقت که اهم مطلوب و عظم مقصود از خلقت بشر محبت رب العالمین است آن
 بر دو نوع است محبت ذات و محبت صفات محبت ذات از مواهب است و محبت صفات از مکاسب
 هر چه از مواهب است کسب و عمل بنده را بدان تعلقی نیست و هر چه از مکاسب است هست طریق کتبت
 محبت دوام ذکر است مع تخلیه القلب عما سواه این را فرغ شرط است فراغ را چهار چیز مانع است و
 هر چه مانع شرط است مانع مشروط است خلق و دنیا و نفس و شیطان طریق دفع خلق عزالت از دست
 و طریق دفع دنیا قناعت است و طریق دفع نفس و شیطان التجا کردن بحق ساعده فاعلة و اسلام
 و مشهور آنست که طریق دفع شیطان ذکر است طریق دفع نفس التجا بحق -

مولانا علاء الدین نیل

ادعای او دود بود روشی پاکیزه داشت و صفای تمام پیش مولانا فرید الدین شافعی که شیخ الاسلام
 او دود بود کثافت می خواند مولانا شمس الدین یحیی و علمای او دود سامع بودند زنی علما داشت اما
 باوصاف تصوف موصوف بودی اگر چه از شیخ نظام الدین مجاز مطلق بود اما یک مرید هم نگرفت بلکه با
 فرمودی که اگر شیخ نظام الدین در صدر حیات بودی من خلافت نامه بخدمت شیخ نظام الدین سانی
 که اوست من این امر دینی نمی آید و آنچه دست پیر خود دعایت محبت بود گویند که در آخر عمر خود فوائد الفوائد
 که ملفوظات شیخ است بخط خود نوشت و بیشتر حال بر خود میداشت و مطالع می کرد و او را خود همان
 ساخته بود و او پرسیدند که چندان کتب معتبر از هر علم که پیش شماست هیچ در آن رغبتی نمی نمائید مگر درین
 کتاب گفت جهانی از کتب سلوک و جز آن پرست اما ملفوظات روح افزای مخدوم من که نجات
 من بدست کجایم بیت | مرا نسیم تو باید صبا کجاست کفایت | کجاست نف کو شک خطا کجاست کفایت
 قبر او نزدیک پجوتره یاران است رحمة الله علیه -

شیخ برهان الدین غریب

صاحب شوق و ذوق بود و در سماع غلوی تمام داشت فضایل خاصه مثل انیر حسروا حیران

و ذهاب اجتهادات که سبب
 سماحت این بود و سعه امر بر
 بندگانت حمل که داند و بعضی
 باخلات حرف مضایع و حرف
 هم تحصیل و تکمیل آن نیز
 فرود آورده و اگر عام تر از آن
 مراد دارند تا شامل هر دو قسم افتد
 بهتر و مفید تر آید و تسلیم احکام
 الهی تعالی با حکام ارادیه تهریه
 وی که مقتضای جریان تعضا
 و قدرت راضی شدن است
 و خود را تسلیم آن کردن اذ قال
 لرب اسم قال اسلمت لرب
 العالمین احکام و او امر الهی تکلیف
 و تقدس و تقسم ندکی احکام
 امریه شرعیه تکلیفیه و وظیفه در انجا
 طاعت و امتثال است دوم
 احکام ارادیه تهریه و بندگی در انجا
 رضا و تسلیم بود و سلماتی را این
 دو جزو است و نفس و بحقیقت
 مراد حق و حکمت می عز شانه
 در ایراد و انزال فواید و حواشی
 تعرف است بسوی بنده معنی
 شناسانیدن خود را بنده و کار
 گردانیدن او است بخود ناپايد
 که در اینجا قدرتی دیگر هست بالا
 تر و غالب تر که قدرتهای دیگر
 و جنب آن ناقص و در دفع آن
 عاجزانه و تعرف حق گاه
 بطریق لطف و گاهی در صورت
 قهر بود و چون این نیز متضمن
 تقرب و تعریف است نظر
 بحقیقت از تحصیل لطف بود
 اذل را لطف ظاهر خوانند
 و ذاتی را لطف خفی و غریب

در هر دو صورت هر طاعت است
و هم قدر آنجا طاعت ظاهر است
و هم قدر آنجا طاعت باطنی
خفی است ما شکر بر طاعت
و بر قهرش بحد ای محب من
عاشق این هر دو ضد است یعنی
رایان کشاده تر ازین در سال
سبب تسلیم صاحب کرده شده است
از آنجا بایست ما با نصیحت
رسول الله اول محبت و تعظیم
و ادب جناب عالی است و
تبریه و تفریه ساعت و مبالغه
او و تمامه انبیا صلوة الله علیه
علیه و علیهم اجمعین از هر عیب
و نقص است که نالائق مقام
نبوت و رسالت بود و ضابطه
در باب نگاهداشت ادب
آنجناب آنست که هر چه در آن
مرتبه الوهیت و صفات قدس
حق است و عز و علا از هر کمال
و تمکنت که باشد او را نایب است
و خوان او را خدا از هر
امر شیخ و حفاظت و دیگر هر
وصف کس میخواست از حدیث
الماکن و جمیع مراتب کمالات
صوری و معنوی و عبودیه و رسوله
مندرج است و عبودیت خاصه
و مخصوص ذات شریف است و است
که بنده حقیقی جز او کس نتواند بود
خدا خداست و بنده او دیگر
همه بنده گان طفیلی اویند و لازم
است اتباع سنت سنیه او
و عبادات و عادات اعتقاد
باید کرد که هر چه خلاف سنت
و طریقه است باطل است

دخوش طبعان دیگر اسیر محبت او بودند و شیخ نصیر الدین در وقتی که در شهری بود و بنحایتی بود او را بخدمت
پیر اعتقاد عظیم بود و در مدت عمر خود پشت بپای غیاث پور زکرو و از خلفای شیخ نظام الدین اولیات
و قصه خلافت او بران وجهی که در سیر الاولیا نوشته آنچنان است که خواجه مشیر که از خدمتگذاران و متدبیر
شیخ نظام الدین بود و سید حسین و سید خاموش گفتند که مولانا برهان الدین از مریدان سابق است
و در اعتقاد میان یاران ممتاز چنانست که ذکر او بجهت خلافت بخدمت شیخ نظام الدین نکنند ایشان
همه اتفاق کرده و را بخدمت بردند و عرض کردند که مولانا برهان الدین غریب بنده قدیم حضرت محمد
است پائی بوس می کند و امیدوار محبت می باشد مولانا درین محل زمین بوس کرد بعد اقبال خادم
کلاه و پیراهن که در صحبت شیخ نظام الدین یافته بود پیش برد و دست مبارک شیخ نظام الدین بران
کلاه و پیراهن نهاد و در نظر شیخ نظام الدین مولانا برهان الدین را پو شانید و گفت شما هم خلیفه اید
دران زمان شیخ نظام الدین ساکت بود و سکوت دلیل رضاست نقل است که وقتی که شیخ نظام الدین
از مولانا برهان الدین غریب کونه گشته بود بسبب آنکه وی سیر زمین شده بود و در اصل خلقت هم ضعیف
بود بسبب آن گلمی دو تائی کرد و بر بالائی آن در خانه خود می نشست علی زبیلی و نمک نصرت که از
اقارب سلطان علاء الدین بودند و مرید شیخ علاء الدین گشته و مخلوق شده این معنی را بخدمت شیخ
بنوعی دیگر رسانیدند که مولانا برهان الدین بر سجاده شیخی می نشیند و رعایت این کار بر طریقه مشایخ میکند
شیخ نظام الدین ازین معنی برنجید چون مولانا برهان الدین بخدمت آمد سخن نفرد و چون از خدمت
برخواست و بجاعت خانه آمد اقبال خادم فرمان شیخ رسانید که شما همین ساعت بروید و این جا نشینید
وی سر اسیمه و پریشان بنجارت رفت و بغیرت نشست مردم شهر بدین اومی آمدند بعد از چند گاهی
امیر خسرو دستار در گردن و کرد و نظر شیخ بایشاد فرمود ترک چلیست عرض کرد که عفو جرم مولانا برهان الدین
از حضرت التماس دارم بسم کرد و فرمود او کجاست بطلبید بعد مولانا و امیر خسرو دستار در گردن
خود هر دو بخدمت آمدند و بر سر زمین نهادند جرم مولانا را عفو کرد و مولانا تا تجدید بیعت مشرف شد
مولانا برهان الدین غریب بعد از نقل شیخ چند سال در حیات بود و بیعت بخلق خدا میداد
چون در دیو گیرفت بر حمت حق پیوست قبر او در جها نخواست و این برهان پور که شهری مشهور
است بنام شیخ آبادان است ملوک آنجا معتقد اویند رحمة الله علیه

مولانا علی شاه جان داد

از مریدان شیخ نظام الدین اولیا است او را کاتبیت مسمی بخلاصه الطائفت در انجामी گوید
رایت شیخی و مخدومی شیخ نظام الدین قدس سره العزیز فی المراقبه فاذا اردت ادخل فی بعض الدقائق

فی مجلسه مره رایتہ جالساً کنا حسن الاجتماع ولا يتحرك من ظاهره شيء وهو قريح عينية فاعرفني فقال لي من انت فاذا رایت اردستان ارجع القهقري وهو يدور عينية كانه سكران ثم قال ينبغي للفقير ان يتصور في قلبه خاشعاً اناجالس بين يدي الله ثم قال لي قم واجلس مع الاصحاب انا مشغول حمة الله عليه

شیخ علاء الدین

ابن شیخ بدرالدین سلیمان صاحب سجاده رایتین شیخ فریدالدین گنجشکر و دشتارزده ساله که بر سجاده نشست و پنجاه و چهار سال حتی آن سجاده بر وجه استقامت داد اگر دو هم در حالت حیات صیبت غفلت و کرامت او در عالم منتشر گشت هیچ وجه جز مسجد جامع پائے او جای دیگر زلفت از ملوک و ارباب غایت مستغنی بودی و قابو دصائم الدهر بود یکپاس شب را افطار کردی و طعام بغایت اندک خوردی و در جود و سخاوت در زمان خود بی نظیر بود و در طهارت و لطافت بی عیال از خیر و علیهم الرحمة در مدح او قصیده گفته است در اینجا می گوید

علامی دنیا و دین شیخ و شیخزاده
هزار شمشیر خورشید از حسین بکلیه
خبر بروشنی از بد زاده خورشید
کسی که در پناه ذیل عصمت تو خزید
ز بهی نغمه شب در سواد محبت تو
چه حد گفتن خسرو که عمر تو نمرید

که شد بترتبه قائم مقام شیخ فرید	ز تاب نور تجلی چو کرد زویش قی
مگر که دید ثریا بلندی قدرش	که تا قیامت خواهد بر آسمان خنید
ز بد زادن خورشید تابدار که دید	چو ساکنان سپهر از او خدایش گشت
ز بهر سجه تو چرخ مهره زانم کرد	ز مشتری رگ جانش بر آبی کشید
چو بر در شب قدر و چو طفل در شمع	حیات بخش جهانی دم سحی گشت

مقبره او در دربار روضه شیخ فریدالحق است بر روضه و سلطان محمد تعلق که مرید مقتدا بود و گنبد عالی عمارت کرد در حمة الله علیه

خواجہ محمد

ابن مولانا بدرالدین اسحاق از اولاد دختر شیخ فریدالدین است جامع علوم و حاوی فنون بود در علم حکمت نیز دوستی داشت و در علم سنی آیتی بود بحال ذوق و شوق و طاعت و عبادت موصوف بود وی امام شیخ نظام الدین قدس سره بود گویند که وی از ملفوظات شیخ کتابی جمع کرده است و او را الوزار الجالس نام نهاده وقتی در خانقاه شیخ ابو بکر طوسی که بر لب دریاست مجلسی بود و شیخ نظام الدین حاضر بود هر چند قوالان چیزی می گفتند در حاضران ذوق و ذمیر گشت شیخ فرمود تا سماع بگذارند و بحکایات و تاثیر بزرگان مشغول شوند و آشنائی این حال دوتی پیدا آمد شیخ علی زینبائی و می بجانب شیخ نظام الدین پانی پنی که خلیفه شیخ بدرالدین عزنوی بود کرد و گفت ما از شما سماعی مطلوب داریم و شیخ نظام الدین

در هر چه پیدا کرده اند و هر چه پیدا کرده است از آنچه بدان غیر سنت و خالفت آن لازم آید قولاً و عملاً و اعتقاداً و اخلاصاً است و مرد و دست خال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم من است فی امر از ما الیس منه فهو و و فرمود کل محدث بدعت و کل بدعت ضلاله و گفته اند هرگز در دلی که گرفتار بدعت است نود ولایت در نیاید دوم محبت هر که در هر چه منتسب است بحجاب او صلی الله علیه و آله و سلم از علما و صلحا و بلا و دیار و جلال خصوصاً اکرام قرابت اهل بیت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم نمودن و تعظیم ایشان و داشتن و ایذای ایشان نکردن و از استیانت و دلالت ایشان تجا و ز کردن و اغماض نمودن و بطهارت جوهر ذات ایشان قائل شدن از هیبت و تنقیص و امانت ایشان دل و زبان نگذاشتن و ملو و مغلوب محبت ایشان بودن و قول سبحان قل لا اله الا الله علیها اجر الا المودة فی القربی اگر چند در جرایل احکام دینی و اقاوست حقوقی شرعی با سایر خلق فرمایند از انجیل امام و نواهی بیرون بحقیقت فتنل بعمل و تقوی مستان اگر کم عند الله تعظیم تعظیم است اما باید که در وقت اجرای احکام و حدود شرع بر ایشان خود را نائب محض و امین مطلق دانست

بجانب خواجه محمد امام شارت کرد و هر دو بزرگ برخاستند و بجای توالتان نشستند و غولی آنها را کردند چون بدین بیت رسیدند بیت **هویخدی که بینه امشب** از من همه در گزارتا روز شیخ نظام قدس سره را در گرفت و در جمل اثر کرد و فوتی پیدا آمد رحمة الله علیه.

خواجه عزیزالدین صوفی

والده بزرگوار و نیز دختر شیخ فریدالحق والدین ست گویند او نیز از ملفوظات شیخ نظام الدین اولیا کتابی جمع کرده است مسمی بحفیه الابرار که اتمه الاخبار و وی شاگرد قاضی محی الدین کاشانی است و در صنعت کتابت بی نظیر بود نقل است که وی می گفت وقتی بر شیخ نظام الدین در آمدیم دیدم که بر یک بنشیند است مستقبل قبله در وی و چشم مبارک جانب آسمان داشته و مستغرق جمال حق گشته سن ترسیدم که در محلی نازک در آمدیم نه راه برگشتن و نه جائی ایستادن یک ساعت نیکو ایستاده بودم و هیچکس از خادمان حاضر نبوده شیخ نظام الدین بلرزد چنانچه گنجشک بلرزد و ببالم خود باز آمد و بر چشمهای مبارک خود دست بالید و پرسید تو کیستی گفتم عزیز هست بعد شفت فرمود و رحمت بسیار کرد رحمة الله علیه.

خواجه تقی الدین نوح

پسر خواهر زاده حقیقی شیخ نظام الدین اولیا است حافظ قرآن بود نقل است که روزی او را در حالت مرض پیش خود طلبید و خلافت داد و وصیت کرد باید که هر چه بر تو رسد نگاه داری اگر بر تو چیزی نباشد هیچ دل خود مگر آن نداری که خدا ترا خواهد داد و هیچ کی را بد نخواهی و جبارا بعطایل کنی و ده ادرار نشانی که در ویش او را خوار نباشد اگر تو این چنین کنی بادشاهان بر در تو آیند و وی در حالت حیات شیخ نظام الدین در غفوان شباب بهمت حق پیوست.

سید محمد بن سید محمود کرمانی

او از کرمان تجارت در راهور آمدی چون بازگشتی در اجودین شدمی سعادت ملاقات شیخ فرید الدین حاصل کردی و بهلتان رفتی و در بهلتان علم او بود نام او سید احمد کرمانی و درین آمد و شد او را خدمت شیخ فرید الدین مجتبی پیدا شد اسباب اموال کرمان را بکلی ترک داد و در بهلتان پیش عم خود آمد و از آنجا بقصد ارادت شیخ عزیمت اجودین نمود عم او را گفت که شیخ الاسلام بها والدین کرمانی را هم عزیز ست سید محمد کرمانی گفت محبت ازینها نمی شود باجودین آمد و مرید شد و ریاضتها کشید

در عایت و در محبت انتساب از دست نه بندگان که بنده حکم مولی فرزندش را تا دیوب کند و خود را در میان نه بیند و بهرج دی فرموده عمل کند و زبان و دل از شتم و امانت نگاه دارد و همین ست حکم اهل اسرار ازل خصوص در اقامت حدود بلکه تمامه سلیمان در حفظا و حرمت ایمانیا ایشان و اوقات و تفریط محل خوف و ضرر است نباید که سابقه عنایت حق در باب اهل بیت نبوت و قدر و عزت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم در نگاه ربوبیت بیشتر از اینست که از سیدنا ایشان تجاوز کند و شفاعت وی صلی الله علیه و آله و سلم در حق ایشان قبول یافت و در ایشان بود که از اسرار امت بتر و بچ دین و تحقیق تقوی بیشتر و بیشتر باغند که حمایت و رعایت شریعت حق را بر حاکمیت دنیا و دین بزرگواران بیشتر ست که افعال اعمال و ستم او باب نصیحت رسول الله رحمت و شفقت بر امت است و رعایت حقوق و اعانت و امداد و اقامت فروض کفایا مثل سلام و عیادت و نماز بخانه و امثال آن قیام و همت که انتظام مهمام دین است و قصدی است و قضای و فرائض و نیت اقامت سنت و عبادت و اعانت نیز ازین باب است و لافصاحت گنا بقرین نگاه داشت

وبعد از شیخ فرید الدین بصحبت شیخ نظام الدین آمد و داخل یاران اعلی شد و در شب جمعه سده
احدی عشر و سبعمائة رحلت نمود و در یاران چو توره مدفون شد رحمه الله علیه -

سید محمد ح

ابن سید مبارک بن سید محمد الکرمانی جامع کتاب سیرالاولیاست و آن کتابیست جامع احوال
مشایخ چشتیه او در زمان صغر نشینت بعیت شیخ نظام الدین مشرف شده و بعضی مجلسها را دیده و بعد
از و در خدمت خلفا او بوده و از شیخ نصیر الدین محمود تربیت یافته و بارها در خواب بجمال شیخ مشرف
شده و تجدید بعیت کرده پدر و اعمام و اجداد او از نزدیکان شیخ بودند و اکثر از انچه در آن کتاب نقل
کرده بواسطه آبائی کرام خود کرده رحمه الله علیه -

مولانا شمس الدین محیی قدس سره

از اعظم خلفای شیخ نظام الدین اولیاست و میان یاران اعلی شیخ معظم و مکرم و صاحب صدر بود
و از مشایر علمای شهر بود و بیشتر مردم شهر در تلمذ وی انتساب می کردند و آن نسبت مقتدر و مستقیم می بود
گویند که او را شیخ مشارق است و روی نقل کرده که آن کتاب نبی قطومی از او دیده و بهی از برای تحصیل علم
رو آورده بود و در آن اثنا آوازه کرامات شیخ نظام الدین اولیاشنیده روزی وی با مولانا صمد الدین
ناومی بخدمت شیخ آمد و شیخ پرسید در شهری باشید و چیزی تعلیم می کنید گفتند آری بخدمت مولانا ظفر الدین
بهکرمی اصول بزدوی می خوانیم شیخ ایشان را از بعضی مواضع که با شکل مشهور بود پرسید گفتند که
سبق ما همین جا رسیده است این حرف بر این شکل مانده است شیخ آنرا حل کرد ایشان به اعتقاد
در حق او راسخ شد بعد از مدتی مولانا شمس الدین محیی مرید شد و بترتیب کمال رسید و وی از کلمات و
مراعات رسم و عادت بهر بود از تعلق ترویج معراج از خلافت کمتر کسی را مرید گرفت و ازین کار احتراز
کردی گفتی اگر خط شیخ نظام الدین درین کاغذ نبود می من هرگز این را بر خود نگاه نمی گزیدم که شیخ
نصیر الدین محمود مدح و گفته است

سَأَلْتُ الْعِلْمَ مَنْ أَحْيَاكَ حَقًّا فَقَالَ الْعِلْمُ شَمْسُ الدِّينِ مُحَمَّدِي

نقل است که اندر انچه سلطان محمد تغلق قهر و سیاست بر خلاق خصوصاً بطائفه مشایخ اخیه بود
مولانا شمس الدین محیی را طلبید و گفت مثل تو دانشمندی اینجا چه کند تو در کشمیر برو و در تجمعاتی آن
یار نشین و خلق خدا را باسلام دعوت کن مولانا از پیش سلطان از برای توبیه اسباب سفر برآمد و گفت
که من شیخ را بخواب دیده ام که مرا می طلبد مردم چه می گویند من بخدمت خواجہ خود میروم ایشان مرا
کجای فرستند فردای آن روز بر سینه او دنبلی برآمد و بسیار افتاد این خبر سلطان رسید حکم کرد که او را

تعلیم آن و عمل بدان تدبیر آیت
و معرفت معانی و تفصیل علوی
باشد که متعلق است بدان
و ملازمت تلاوت با رعایت
طهارت و تحسین صوت و حضور
تلقین از حقوق کتاب است
گفته اند هر که لا اقل در شش ماه
ختم قرآن کند فردای قیامت
قرآن ختم وی شود و بعضی بجلوه
گفته اند جانب زیادت را خود
چه گوید و در سلف جماعه بودند که
هر روز ختم قرآن میکردند و زیادت
از آن نیز و از رعایت حقوق
کتاب است ترک تکلم در آن
و تفسیر آن از پیش نفس غم و بی
سند و نقل آن از سلف نواقص
شیخ چنانچه بعضی از جاهلان
بوفضول یارین روزگار کنند
و آن را تفسیر قرآن نام نهند
و ندانند که من فسر القرآن براه
نقد کفر نفوذ باسدن ذلک
و اما نصیحت مرعانه مسلمانان
را رعایت حقوق ایشان کردن
و حرمت ایشان در مال و عرض
و نفس نگاه داشتن و چشم
تحرارت در مسلمانان نگزیدن
و دست زبان از اذیت ایشان
باز داشتن و حقوق لازم
ایشان بر وجه کمال ادا نمودن
و نصرت و اعانت ایشان بر
وجه مشروع کردن است در
حدیث آمده است یارب دین
خود را ظالم بود یا مظلوم گفتند
یا رسول الله مظلوم را یاری
توان داد یا دین ظالم

برگاه بسیارند مباد که هادی کرده باشند در همین آثار ازین عالم رحلت کرد و فرموده یاران جوهر هست

قاضی محی الدین کاشانی قدس سره

از مریدان شیخ نظام الدین اولیاست قدس سره بنور علم و زهد و تقوی موصوف و مشهور بود و از دودمان علم و کرامت بود و استاد شهر بود و دوم در ابتدای ارادت و تعلقات دنیاوی دست بداشت و امثال او را که مایه دشمنی است بخدمت شیخ آورد و پاره کرد و فقر و مجاهده پیش گرفت و او را با شیخ کلام بسیار بودی و شیخ او را در معرض خلافت داشت و کاغذی بدست خود نوشت که نسخه آن اینست می باید که تارک دنیا باشی بسوی دنیا و ارباب دنیا اهل نشوی و ده قبول کنی و صلوات بادشاهان نگیری و اگر مسافران بر تو برسند و بر تو چیزی بنهاند این حال را نعمتی شمی از نعمتهای الهی فان فعلت امر تک و طنی بک ان تفعل کذلک فانک خلیفتی و ان لم تفعل فاسخ خلیفتی نقل است که قاضی محی الدین کاشانی از شیخ نظام الدین سوال کرد که مرا قبه مرید حضرت غت را و مر حضرت پیغامبر را و مر شیخ را هر یکی علیحدگی می باید یا جمع نیز می شاید فرمود که جمع نیز ممکن است و علیحدگی هم مفید چون خواهد که جمع کند چنین باید کرد که باین بدین صلی الله علیه و آله و سلم برین و شیخ بر بسیار است نقل است که چون شدت فقر و فاقه بروی غلبه کرد و او را اتباع بسیار بودند که نیاز و نعمت خود کرده بودند تا بیاوردند این معنی را یکی از آشنایان او بدرگاه سلطان علاء الدین رسانید سلطان قضائی او ده که سودا بود بدو مفوض داشت چون این خبر بقاضی محی الدین رسید بخدمت پیر آمد و عرض کرد که این معنی بغیر خواست چنین واقع شده است تا حکم خودم چه باشد شیخ فرمود البته مثل این معنی بخاطر تو گذشته است انگاه این معنی برای تو پیش آورده اند قاضی را بدین سبب حیوانی منقص و روزگاری مشوش پیش آمد چنین گویند که شیخ آن خلافت نامه را از وی باطلید و در گوشه نهاد تا یک سال مزاج شیخ بقاضی محی الدین متغیر بود بعد از یک سال بر قانون قدیم بازگشت و قاضی محی الدین بتجدید ارادت مشرف گشت و هم در حیات شیخ رحلت کرد و رحمه الله علیه

مولانا وجیه الدین یوسف قدس سره

از خلفای شیخ نظام الدین اولیاست مرحمت و شفقت شیخ بر حق وی بسیار بود و او در ارادت و خلافت سابق بود و در وقت بخشش عطیه خلافت که بیاران اعلی عنایت فرمود او را بتجدید خلافت بخشید و وی صاحب خوارق و کرامات بود و گویند که چون وی از منزل خود بخدمت پیری آمد بخاطر او خطوری کرد که روانا باشد که بخدمت پیر یاروم حق تعالی او را قوت طهران او می و گاهی

چه گونه بود فرمود که دست یاری
نگذاریش که ظلم کند و چهار و جانی
رابطه و امر و عورت و نهی و نکو و امثال
آن نیز در بال نصیحت حاکم بود و از
تبعیبت عام است حکم ایشان
بر قدر عقول ایشان که مدعی رفا
حال درین باب نبودن با آقا
سخن از دقائق و دقائق گفتن
و کشف اسرار نمودن گمراه سخن
است ایشان را و اظهار اختلافات
علماء و افاضل ایشان با غیر علماء
نیز همین حکم دارد و من الله به
و النعمان و اما نصیحت خواص
مسلمانان به آنکه خواص را بر
قسم داشته اند اول امر او سلطان
اولی الامر اطاعت ایشان کردن
و محکام ایشان بودن اگر مخالفت
حکم خدا و رسول خدا حکم کنند از
واجبات طریقه دین اسلام است
قال الله تعالی طیعوا الله طیعوا
الرسول و اولی الامر منکم و در
آمد است که آنحضرت صلی الله
علیه و آله و سلم بسوی بن عسقله که
یکی از اصحاب است فرمود یا سوه
بن عسقله شاید که دیگر تو مرا نیایی
و صیت می کنم ترا بتقوی و مع
و طاعت امر اگر چند بنده حبشی
بود و این بمالغ است در خلافت
اولی الامر و الا عبدا زاهل است
و اما من بود قماند که نائب خلیفه
اصل بود و برین تقدیر اطاعت
او نیز واجب گردد با محکمات
و انقیاد امر از فرض بود و امام
که مخالفت دین از کف دست میگرد
صورت اگر آید و دانست که

براه سرآمدی وی بحکم پیر در چندیری می بود و بیشتر خلق چندیری می داد و ایندو روضه او هم در چندیری است

مولانا وجیه الدین پالمی رحمه الله علیه

دانشمند متبحر بود و استاد وقت و در زهد و ویرج ممتاز و در آخر مرید شیخ نظام الدین اولیاء شد و کمال اعتقاد بنجست و داشت نقل است که وی می گفت وقتی در بانی پت میرفتم در آثار راه صوفی را دیدم پیدا شد در دل من نوعی آشکار آمد آن صوفی گفت یا مولانا چیزی مشکلی داری و مرا در علم مشکلات مانده بود هر گوی را با وی گفتم او جوابهای موهومی می گفت چنانکه خاطر من می آسود با آن حد که سلسله قضا و قدر را هم بیان شافی فرمود بعد از اتمام بحث پرسید تو مرید کیستی گفتم مرید سلطان المشائخ نظام الحق و الدین او گفت شیخ نظام الدین قطب ماست نقل است که وقتی او را شیخ فرمود که مولانا میمان ما و تو و میمان خدا همین زبان مانده است قبر مولانا وجیه الدین بر سر حوض شمس است در حظیره قاضی کمال الدین صدر جهان و قتلخ خان که نسبت شاگردی بمولانا داشتند رحمه الله تعالی علیه.

امیر خسرو دهلوی رحمه الله علیه

وی سلطان الشعرا و برهان الفضلاست در وادی سخن یگانه عالم و نقاوه نوع نبی آدم است می در سخن عالمی است از عوالم خداوندی که پایان ندارد آنچه او را از مضامین و معانی در اطوار سخن و انواع آن دست داد هیچ کس را از شعرای متقدمین و متاخرین نداده و در طرز سخن بر فرمود شیخ خود در گفته است که فرموده سخن بر طرز اصفا نیا ن بگو و با وجود و نور فضائل موصوف بود بصفات تصوف و احوال مشائخ اگر تعلق با دشاها ن داشت و بالوک و امر البعنوان خوش طبعی و ظرافت مخالط بود اما توجه دل او نه بان جانب بود و این معنی را از برکات آثارش توان دانست چه در دلهای اهل معصیت بکرت کمتر توان یافت و آثار ایشان را قبول دلهای جذب خواطر نبود نقل است که وی هر شب در وقت تعجب هفت سیپاره قرآن می خواندی روزی شیخ او پرسید ترک حال مشغولیات چیست عرض کرد که مخدوم چند گاه باشد که بوقت آخر شب گریه مستولی می شود و فرمود الحمد لله که اندکی ظاهر شدن گرفت در سیر الاولیای گوید که چون امیر خسرو متولد شد در جوار خانه امیر الاجین مجذوبی بود او را در جامه پیچیده پیش آن مجذوب برد گفت آوردی آن کس را که دو قدم از خاقانی پیش خواهد رفت می تواند که قصد آن مجذوب از دو قدم متنوی و غزل باشد چه وی در طرز قصید و چنانچه بعضی از مجادیم فرموده اند بخاقانی رسیده است اگر رسیده پیش نهفته وی از یاران و مریدان قدیم شیخ نظام الدین اولیاء است قدس سره و غایت اعتقاد و محبت بشیخ داشت و شیخ را نیز بلوی نهایت

مرد در خانه خود امیر است و پدر بر او لا اله الا الله می گفت بر شاگردان امیر و همچنین هر حاکم و رئیس و تابعان و فرودستان که در حوزه علم او بود امیرت بر ایشان طاعت او لازم و بر وی رعایت نصفت و عدالت واجب در حدیث آمده است کلمه رابع و کلمه سبک عن رعیت حتی بر آدمی جوارح و اعضا و خود امیرت است و در بان می رعیت وی اند فرود قیامت در ارا ایشان ایند سپرد و ایشان بدرگاه عزت از وی داد خواهی نمود و انصاف و گرفت دوم علماء تعظیم علماء و تصدیق بآنها واجب است در آنچه موافقین نقل کنند و تمسک بکتاب و سنت نمایند در آنچه مخالف دین گویند و بهوای نفس و غیبت دنیا چیده آموزی و فتنه اندوزی نمایند در حدیث آمده است علماء ورثة الانبیاء و عالم میبای الی الدنیا ویداخلوا السلاطین فذا مالوا الی الدنیا و داخلوا السلاطین فاختشعوا فانهم لصوص الدین فرمود علماء و اشراف پیغمبر اند که علم دین بایشان یوراثت از پیغمبران رسیده است و انبیا را جز این میراثی نبوده و از قبیله میل بدینا نکنند و در میان سلاطین ندر آید و چون چنین کنند تبرسید از خرافات ایشان و از دین وین اند سال الله تعالی و در ادبیل دنیا و اخلاط سلاطین آنست که دین بدینا بفرشند

شفقت و عنایت بود، بحکیم را بخدمت شیخ آن قرب و محرمیتی که امیر خسرو داشت نبود، هر شب بعد از نماز خفتن در خلوت خاص شیخ رفتی و از هر باب سخن کردی و از باران هر که درخواست بودی می‌فرمود کردی و یکی از رفقات که بشیخ بخواه خود بجانب او نوشته است اینست بعد از محافلت جواج از انوار صمیمه شرع اجتناب نماید و در مراجعات اوقات هم گوشه و عمر عزیز که سبب تحصیل کلی مرادات مست غنیمت شود و روزگار را بباطالت مصروف نگرداند و اگر در ضمیر التشریح یابد بر پی التشریح رود که آن در طریقت اصلی معتبرست و در کلی کارها استخاره را تقدیم نماید و هم صاحب سیرالاولیا گوید امیر خسرو و محرمتهای که از شیخ در باب اوصاف در شده بود آن را کتابت کرده است و نسخ آن اینست یکبار سلطان المشایخ قدس سره این بنده را فرمود که من از همه تنگ آیم و از تو تنگ آیم دم بار گفت که از همه تنگ آیم تا حدی که از خود تنگ آیم و از تو تنگ نیامم مگر به خدمت ایشان درخواست و جرات نمود که از آن نظر باری که در حق خسروست یکی در کار من کن و در حضور او جواب گفت اما بنده را گفت آن وقت در خاطرمی گذشت که می خواهم آن مرد را بگویم که قابلیت بسیار دقتی بر زبان مبارک خواهد رفت عای من بگو که بقای تو موقوفست بر بقای من باید که ترا پهلوی من دفن کنند این سخن بکبرت بخدمت ایشان یاد داده شد است و ایشان فرموده اند که همچنین خواهد شد انشاء الله تعالی و خدمت خواهد بنده عهد خدا کرده است که هرگاه که در بهشت بفرماید بنده را برابر خود در بهشت برد انشاء الله تعالی و وقتی خواهد در خواب دید گوی در پایان منده نزدیک دروازه پیش خانه شیخ نجیب الدین متوکل آیی روان شده است بغایت روشن و صافی و دعا گوی در دو کانه بنده تر نشسته است و مرقع بغایت خوش امیدواری پیدا شده در جهان و وقتی بر خاطر من گذشتی و برای تو از خدا نعمتی که ما را مطلوب باشد خواسته ام میدانم که دعا مستجاب شده است و در توان حال پیدا خواهد شد انشاء الله تعالی و بنده وقتی از زبان مبارک خواهد شنید که فرمودند انشب در سردا گوی فرود خواندند خسرو را محمد کاسه لیس خوانند از غیب بنده را این خطاب آمده است و خبر صادق اخبار کرده بدین اسم بنده امیدوار و نعمتهاست انشاء الله تعالی بنده را خواهد ترک الله خطاب کرده است و چندین فرمان موشع و فرین بخل مبارک ایشان بدین خط در حق بنده بسز دل ده و بنده آن را تعویذ ساخته تا بوقت دفن برابر بنده باشد فردای قیامت رحمان بحق من بیچاره بدان کاغذها بخشاید انشاء الله تعالی الکریم خواهد بنده را طلب فرمود و چون بنده پیش رفت فرمود بخوابی دیده ام بشنو بعد از آن بر زبان ایشان گذشت که شب آید و در خواب می بینم شیخ صدر الدین پسر شیخ الاسلام بهاو الدین زکریا علیه السلام را پیش آمدن بتواضع بلیغ پیش آمد و او خود چندان تواضع نمود که نتوان گفت درین انشائی می بینم تو که خسروی از دور پیدا شدی و نزدیک آمدی و بیان معرفت آغاز کردی و بدین میان صلاح

و دانست نمایند دفعه ای حاجت دهند و اگر ترویج دین نمایند و با امداد اعانت مسلمانان تقویت دین حق شوند آن خود کار و شکر و خدائی بزرگست بامداد التوفیق ستم از اهل خصوص مثل بخل و انکه که بعد از عمل علم و تحقیق صدق و اتباع سنت و توجیه نام بحق و انقطاع از غیر وی سبحانه بر سوغ در شریعت با نور معرفت و اسرار حقیقت رسیده نبعت نزدیکال و عزیت حال ممتاز شده اند افاضل است و کلامان دین و ملت محققین این طائفه و تنگنای ایشان که جامع اند میان ظاهر و باطن و شریعت و حقیقت تسلیم ایشان در آنچه خبر دهند از اسرار باطن و اسرار حقیقت لازمست و ضابطه درین باب آنست که هر چه بی شبهه مخالف مقتضای علم و حکم شریعت بود انکار آن واجبست و هر چه در آن شبه بود توقف در آن لازم آنرا که و فاعل آن مرویست که امامست در علم و عمل و تقسیم در حق و در ع تاویل و توجیه قول و فعل دی باید نمود و اگر صلوات خیر در در آن بود تا باعث ضلال و ضلال ناقصان نگردد و آن دیگرست و باید نیست که ولی از بهفوات زلات و وقوع در معصیت معصوم نبود و لیکن از اسرار بر معصیت و دوام در آن محفوظ باشد اینست معنی آنکه گویند انبیا بمعصوم اند و اولیاء

مؤذن بانگ نماز گفت بیدار شدم چون این خواب تقریر فرمودند گفتند بگره این چه مرتبه باشد بعد آن من بیچاره از سرزاری و نیازمندی عرض داشت کردم که من کتاس را چه حد آن مرتبه باشد نه آخر داده شماس خواب را ازین سخن گریه گرفت با واد بلند گریست بنده نیز از گریه سخت ایشان در گریه شد بعد از آن خواب فرمود کلاه خاصه آوردند و بدست مبارک خود بنده را لباس کرد و فرمود می باید که کلمات مشایخ را بسیار در نظر داری این دو بیت از انشاء شیخ نظام الدین اویاست قدس سره که در حق امیر خسر و علیه الرحمة گفته اند **رباع** خسر که بنظم و تشرش کم است ملکیت ملک سخن آن خسر در است این خسر و است ناصر و نیست زیرا که خداست ناصر خسر و است در وقتی که شیخ بریاض رضوان می خرامید امیر خسر و حاضر نبود همراه غلق شاه بدیار لکهنوتی رفته بود چون از آن سفر باز آمد گریه با کرد و تفریها داشت و دیوانگیها نمود و گفت من از برای خود میگویم که مرا بعد از شیخ چندان بقای نخواهد بود شش ماه بر ملکیت نقل شیخ هر دو هم ربع الآخر سنه خمس و عشرين و سبعمائة و وفات امیر خسر و میسر در هم شوال سنه مذکور رحمة الله علیه

امیر حسن بن علاء سنجر می دهلوی

او را در میان فضلاء عصر عتی و مکانی دیگر بود در میان مریدان شیخ نظام الدین بقربت و عنایت شیخ امتیازی داشت و در حسن معاملت و صفائی سریت و سایر صفات حمیده یگانه عصر بود و باوصاف تصوف موصوف او را نسبت بمیر خسر و تقدم گونه هست اگر چه هر دو صاحب معاصر یک دیگر بودند او را قصائدست در مدح سلطان غیاث الدین بلبن در کلام امیر خسر و در مدح این سلطان کمتر چیزی توان یافت و اکثر اشعار امیر خسر و در زمان سلطان غیاث الدین بلبن در مدح خان شهیدست که پسر اوست و حاکم ملتان بود و امیر خسر و در ملازمت اومی بود و این خان شهید التماس قدم شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی از شیراز نموده شیخ التماس او را مبدول نداشته فرمود که پیر شیدیم و بیل میرهند و شان نامه و آنکه در باب ملاقات امیر خسر و با شیخ سعدی سخنان گویند صلی ندارد و خیر حسن را کتابیست مسمی بقواد الفواد در آنجا ملفوظات شیخ را جمع کرده در غایت متانت الفاظ و لطافت معانی آن کتاب در میان خلفا و مریدان شیخ نظام الدین دستورست گویند که میر خسر و گفتی کاش که تمام تصنیفات من بنام حسن بودی و این کتاب از من بودی و این سخن ناشی از غایت محبتیست که میر خسر و را نسبت به پیر خود بود و در فوائد الفوادی نویسد که روزی بیامی بوس خواب رفتم بسعادت بر بام دهلیر نشسته بودم و نزدیک نزدبان شستم هر بار یک طبق در را باو میزد بسته می شد بنده آن در را محکم یک دست گرفته تا بایستد ساعتی شد در بنده نظر کرد و دید که در گرفته مانده ام فرمود که چرا نمی گذاری

نخود عصمت پیش از وقوع در مصیبت بعد و حفظ بعد از وی و آنچه ازین طائفه محبت غلبه سکه و سطوت حال از آنچه بقوا ظاهر شریعت است نیاید از قول و فعل نقل کنند بعد از محبت نقل طرق احوط در روی توجیه تطبیق است یا سکوت و تسلیم با عدم اتباع و اقامت او اقتدا و اتباع در واضحات و دونه در دستها و سهام و صاحب حال صحیح بر تقدیر عدم ضبط و اختیار خود است و تکرار آن حکم علم و شریعت معتد در تردد سکوت با غماض و توقف بر تقدیر احتمال و اشتباه با احتیاط و انصاف قریب سخن در میناب بسیارست جمله از آن در رساله مرج البحرین ذکر کرده شده است سال الله السلامة و العافی فی الدنیا و الآخرة و صلی الله علی السید المهدی الی السراط المستقیم محمد و آله و صحبه اجمعین الرسالة العاشرة اقامة الاسم فی اعمال المومنین لا اله الا الله محمد رسول الله طریقه محمد بن احمد بن محمد منصوص است که نقل صحیح ثابت شده با جواز علی حدیث ضعیف در فضائل اعمال لا سیما نزد تعدد طرق و تعاضدان و طریقه نقیها اعتبار معنی و طاعت حکم و قاعده بابت مگر آنکه انصاف صریح مقابل آن افتد چنانچه در تحقیق قیاس ثابت شده است اکثر صلوات

ایام اسباج و اشهر و موسم
لیل و نهار نزد محبین نبوت
نرسیده بلکه احادیث و آثار از
دران موسم بوضع و بطلان
شده و صلوة و رفات که در شب
جمعه اول از جهت کیفیت مختص
بگذرانند و در میان شایخ نشو
ست زیرا ایشان ازین قبل است
و در منع تشیع آن تشییه و تحار
غریب نمایند و حدیثی که درین
فعل گفته مطعونست و نمازهای
که در شب نصف شعبان گذارند
شب برات خوانند و در روز عید
فاشال آن بگذرانند نیز همین
حکم دارد و در شب بابت جزیای
لیل و تطویل سجده با دعاها که
در روی اثوبت و زیارت قبول
و دعا و استغفار مایل قبول را در
روز عاشورا جرم و توسیع
طعام ثابت نشده و احادیث
توسیع طعام نیز ضعیف اند و نقد
طریق جبر آن نقصان کرده و اما
در صوم روز عاشورا تاکید تمام
در روایات و جامع الاصول از
احادیث صحاح آورده که رسوخا
صلی الله علیه و آله و سلم صوم عاشورا
و سنت فجر صوم سه روز از
همراه در سفر و حضر ترک نکردی این
سه چیز از او گذشته بود نزدی
صلی الله علیه و آله و سلم و علمای
دیگر که آن را خصال طهره گویند
از غسل و اکتال و امثال آن
در روز عاشورا صحیح نشده و اما
صوم و صوم سه شوال بصحت
پیوسته و احادیث آمده درین باب

بند سر بر زمین نهاد و گفت من این در گرفته ام تبسم فرمود و گفت این در گرفته و محکم گرفته ام و تم
در فوائد القوادی نویسد چشمنه هیز و هم ماه مبارک حب سنا حدی عشر و سبعة سعادت پای بوس
حاصل شد شب این روز بنده خوابی دیده بود آن را بخندست ایشان عرضند داشت کرد خواب
آن بود گوئی وقت نماز فرض باده شده است و من بجهت نماز وضو می سازم وقت تنگ رسیده
است گوئی تعجیل تمام وضو ساختم و منت گذاردم و همچنین میدانم که درین نزدیکی جماعت می شود
تعجیل تمام روان شدم تا جماعت درایم درین چه بنشاست میرقم چنین دستم که آفتاب طلوع می کند
تبرسیدم که نباید که وقت نماز بگذرد گوئی دست بر آوردم و جانب آفتاب اشارت کردم و این سخن
بگفتم که بوقت پاک شیخ بر نیائی این بگفتم و هم در خواب وقت من خوش شد بهرین میان بیدار شدم
خواجہ ذکرة اسد بالخیر چون این سخن بشنید چشم پر آب کرد و مناسب آن حکایات فرمود و سخن در سماع
افتاد بنده عرضند داشت کرد که این شکسته را در کار خود خیریت است از آن جهت که طاعت و عبادتی
که بایز دارم و او را در مشغولی درویشان نیست اما چون سماع شنیده می شود وقتی و راحتی تمام حاصل
می آید و هم بوقت پاک نموده و کمترین ساعت از هوای نفس و دنیا هیچ در خاطر نمی گذرد فرمود که آن
ساعت دل از حلقه خالی می شود بنده گفت آری بعد از آن فرمود که سماع بر دو نوع است باجم و غیر
باجم باجم آن آگوشید که اول سماع هجوم می آید و مثلاً صوتی و یا بیته شنیده می شود و این کس را خندیش
می آید و این حال را باجم گویند و این را شرح نتوان داد اما غیر باجم آنست که آن را برجائی تعجیل
کنند بر حضرت حق یا بر پیرو یا بر جائی که در دل او گذرد یک شنبه بستم ماه ربیع الآخر سنه ست عشر و سبعة
سعادت پای بوس حاصل شد سخن در طائفه مست اعتقاد افتاد و در باب کسانی که زیارت کعبه روند
و چون باز آیند بکار آیند بکار دنیا مشغول شوند بنده عرضند داشت کرد که بنده را عجب از طائفه آمد
که بخدمت مخدوم پیوندد کرده باشند و باز طریقی بروند آن زمان که این سخن عرضند داشت افتاد طلیح که یار
بنده است حاضر بود عرضند داشت کرد که این شکسته ازین طلیح که یار من است وقتی سخن شنیده است
و آن در دل من کار کرده است و این سخن اینست که او گفته است برج کسی رود که او را بر نباشد
خواجہ ذکرة اسد بالخیر چون این سخن بشنید چشم پر آب کرد و این مصرع بر زبان مبارک افتاد
این ره بسوی کعبه رو و آن بسوی دوست
نخست سخن در تلاوت قرآن افتاد و در بیان
عرضند داشت کرد که هر بار که بنده قرآن می خواند بیشتر واضح آن آنچه معلوم باشد بر دل بگذراند اگر
در آن نامی تلاوت دل بنده بسودای یا باندیشه مشغول شود باز با خود گویم که این چه اندیشه و چه سودا
است دل خود را بوضوح مشغول کنم همان زمان بر سر آیتی رسم که آن آیت مانع آن شود و آن اندیشه
باشد و یا آیت دیگر در نظر آید که در وحل آن مشکل باشد که در دل گذشته باشد خواجہ فرمود که این معنی

نیکوست این را نیکو نگاه داری و سیر الاولیای تو پس که روزی میر حسن بخدمت شیخ عرض داشت کرد که نعمت رویت که مومنان را وعده است بعد از حصول آن از نعمتهای دیگر چه بنید بر لفظ مبارک را بگذشت کوتاه نظری باشد که بعد از آن بپذیرد و دیگر نظر کند و مولد و منشأ را میر حسن مقام دینی است و در مدت حیات خود مجردانه نیست و در آخر عمر در دیو گیرفت و همان جا دفن یافت و وصیه او و همدان جاست رحمة الله علیه وفات او در سنه -

خواجه شمس الدین

خواهرزاده امیر خسرو از افاضل و زکات بود و غایت محبت شیخ نظام الدین اولیاداشت گویند که وقت تحریریه بستن ناواقف بحال شیخ ندیدی تحریریه نه بستی از صف جماعت سر بیرون آوردی و روی مبارک شیخ دیدی آنگاه تحریریه بستی شیخ در مرض موت بعیادت اومی رفت و انشأ راه بود که خبر فوت او آوردند فرمود الحمد لله که دوست بدوست رسید و پایان قبر امیر خسرو و قبری است که مردم آن را قبر خواهرزاده میری گویند بحتم که قبر خواجه شمس الدین باشد و الله اعلم رحمة الله علیه -

خواجه ضیاء الدین برنی

صاحب تاریخ فیروزشاهی مرید شیخ نظام الدین اولیاست و بعنایت قرب و مخصوص بود و مجموع لطافت و ظرافت بود و از هر گونه کلمات و حکایات یادداشت و از صحبت علماء و مشائخ و شعر و خطی تمام داشت و با امیر خسرو و میر حسن موافقتی و افزای صحبت آن دو عزیز و مستفیض بود و دوهم از ابتدا و حلقه ارادت شیخ درآمد و در غیبت پور ساکن شد و در آخر بواسطه لطافت طبع و فن ندیدی که داشت بخدمت سلطان محمد تغلق شکرمن و متقل گشت و بعد از دو روز زمان دولت فیروزشاه با محبت کفایت کرد و گوشه گرفت و در وقت رحلت از دنیا مجروح و منزه رفت گویند که بر جنازه او جز بوریای که نمانخته بود نماند و در جوارده وصیه شیخ نظام الدین در پایان والده بر گوار خود دفن یافت و رحمه الله علیه در سیر الاولیای گوید که مولانا ضیاء الدین برنی در حسرت نامه خود آورده که من وقتی بخدمت شیخ نظام الدین حاضر بودم از اشراق تا چاشت بجاور و جان بخش شیخ مشغول دران و در بیشتر از بندگان خدا بخدمت و ارادات آوردند و درین انوارین حال بخاطر گذشت که مشائخ سلف در گرفتن مرید احتیاط کرده اند و شیخ نظام الدین اولیا بکرم عام خود عام و خاص اوستگیری میکند و دست بیعت میدهند و خواستم که درین باب سوال کنم شیخ نظام الدین را اینجا که مکاشف عالم است بر خطره من واقف شد و فرمود هر چیزی ما از من سوال می کنی و این نمی پرسی که من بی گفتیش

از صحاح و حسان و صفات و موضوعات در کتابی که هست با ثبت من السنه فی ایام السنه جمع کرده ایم و در طریقه اکثر مشائخ و یاغرب خصوصاً اهل انار و غریب موافق طریقه محمد بن است و گفته اند که در اخراج صحیح کفایت است مر طالب ما و استغناست از ما و الله اعلم و صل الله علی ابن اعلی و عبادات نزد بعضی مشائخ تا آخرین ممول گفته و در اراد ایشان نوشته شده امام محمد و در احیاء العلوم و شیخ ابو طالب ملی در قوت القلوب نیز از آنها آورده اند و اشارت اجمالی در فصل گذشته توجیه آن کردیم آنجا که گفتیم طریقه محمد بن است و این اعمال نزد ایشان ثابت نشده یعنی اختلاف دران بنی بر اختلاف طریقه است اگر چه نزدیکی ثابت نشود و لازم نیاید که نزدیکی هم ثابت نباشد و طریقی تمام تفصیل کلام آنست که این اعمال و انساک اطرافه از مشائخ که بدان قابل و عالیه از مشائخ خود دیده و شنیده و بشائخ از دیگران سیده و آن دیگران روایت آن احسن ظن و ترک اهتمام و اسارت ظن آن را و بیان قبول کرده بگذراند و حرم و ولع به تعبد و متنبس و اعتقاد و حسن عبادت و حسن طاعت علی الاطلاق و عموم قطع نظر از خصوصیت وقت و حال و لیکن طریقه محمد بن

تحقیق و تفتیش احوال تزکیه
و تعدیل رجال است و استواری
تقریر و تدبیر در تصحیح اسناد و ظاهر
و باطن را با جمیع تحقیق احاطه
و آثار در عهد ایشان است و
اعتماد و رجوع درین باب ایشان
همچنانکه در تحقیق احوال نفس
و محاکمات آن و تصحیح احوال ملطن
و دقائق آن بصوفیه است
و در بیان حل و حرمت و صحت
و فساد اعمال بفقها هم محتاج
یکدیگر اند و مدد و معاون یکدیگر
و در آنکه جامع این هر سه طرق
بود ملحوظ و وجه و جنبات هم بود
امام مسلم در مقدمه صحیح خود میفرماید
رحمة الله علیه که وجود احادیث
موضوعه و شیوع آن اکثر از قبل
اهل و بیع و صلاح آمده یعنی بکه
بایشان حدیثی نقل کرد که معارف
و مصادم حکم و قاعده شرع نبود
و در ظاهر بحکمی صدق و صلاح
آماسته بود ایشان تجسین طین
و احتمال صدق آن را قبول
کردند و بعمل درآوردند و روایت
نمودند یعنی چه گمان توان کرد
که مسلمانان بر پیغمبر خدا صلی الله
علیه و آله و سلم نفرانند و وضع
حدیث از پیش خود نمایند و بر
آن تصرف دروغی برینند و با بختان
و عید که درین باب و روایات
که من کذب علی شئ مما یقولون
من النامه و ندانند که اغراض نفسانی
و بواعث و دواعی شهوانی
در آدمیان چه قدر است با آنکه
درین میان کسی است که وضع

آیندگان را چاره دست بعیت میدهم فرمود که حق تعالی در هر عصری بحکمت بالغه خود خاصیتی نهاده است
تا مردم آن عصر را رسم و عادت پیاد می آید که با طبیعت و مزاج اهل عصر دیگر نمی ماند مشکل و را اداست
مریدان قطع از غیر حق است و شغل مع الله تعالی و سلف تا انقطاع کلی نمیدیدند دست بعیت نمیدادند
فاما از عصر شیخ ابوسعید ابوالخیر که آیت بود از آیات حق تا عصر شیخ سیف الدین باخرزی و از عصر
شیخ شهاب الدین سهروردی تا عهد دولت شیخ فرید الدین برورهای این بادشاهان دین هجوم خلق می شد
و از هر طائفه از ملوک و امارا و معارف و مشاهیر و طوالت دیگری آمدند و خود را از خوف تبعات آخرت
در پناه این عاشقان خدای انداختند و این مشایخ دست بعیت بخاص و عام میدادند و هیچ کس
ننمودند که معاملات و دستان خدا را مقیس علیه سازد که ایشان همچنین مریدان گرفتند من هم بگیرم
آمد و جواب سوال تو که در گرفتن مریدان احتیاط و دلاسان می کنم کی آنست که بتواتر می شنوم که بسیار
آن از درآمار اداست من دست از معاصی میدارند و نماز بجاعت می گزارند و باوراد و نوافل مشغول
می شوند اگر من هم در اول شرایط حقیقت ارادت با ایشان بگیرم ازین مقدار خیر که از ایشان در وجود
می آید محروم نشوم و دیگری آنکه حاضر بگذرانم و یا التماس و یا وسیله انگیزم و یا شفیعه در میان آورم
شیخ کامل کامل در دادن دست بعیت مرا اجازت داده و می بینم که مسلمانان بعبودیت و سکنست برادر
من می آید و میگوید که از جمله گناهان توبه کرده ام من نیست آنکه شاید سخن او راست باشد دست بعیت
میدهم خاصه که از صادقان می شنوم که ارادت من اهل بعیت را از معاصی باز میدارد و سبب دیگر
که اقوی الاسباب است آنست که روزی شیخ فرید الحق والدین دوات و ظلم از پیش خود مراد او فرمود
که تعویذ بنویس و بجا بخت مندان بده چون درین اثر ملائمه مشاهده کرد فرمود که تو همین زمان از
تمشیق و عاملول شدی و آنکه حاجتمندان بسیار بر تو خواهند آمد حال توجه خواهد شد من دریائے
شیخ اقدام و گیرم که مردم را بزرگ گردانید و خلافت خود فرمود و من مروی تعلم از اخلاط خلق
متنفردم این کار بزرگ است اندازه من بیچاره نیست همین ارادت مخدوم و نظر شفقت در کار من
کافی است چون عرض داشت من شنید فرمود که این کار از تو نیکو خواهد آمد من درین باب الحاح کردم
و خواجرا از عذر خواستن من حالی پیدا شد و راست نشست و مرا نزد دیکر طلبید و پیش خود نشستن فرمود
گفت نظام بدانکه فردا مسعود بند و را در درگاه بی نیازی آبروی خواهد بود و یا نه اگر خواهد بود من با تو عهد
می کنم که پل در بهشت نهم با ایشان را که دست داده با خود در بهشت برم برین حروت سلطان المشایخ
تبسم کرد و فرمود که مرا خلافت همچنین داده اند و این کار گوی نیگویی آید و گاهی نیگویی آید و نیگویی آید و نیگویی آید
همه عمر در طلب این کار ماند و بخیله و چاره و دروغ و تمهید دست درین کار نازک نیز نندازد ایشان چگونه
خواهد آمد و من بهای بعین مشاهده کرده ام که شیخ من از و اسلان و گاه بی نیازیست و از مشرب

که بایزید و جنید و دیگرستان عشق آبی جاها نوشیده اند او هم نوشیده بود و در باب کسانی که من ایشان را دست بیعت میدهم آنچنان سخنی گفته باشد و متعهد شده من متواضعم که از بیعت مانع شوم رحمة الله علیه

خواجه ضیاء بخشی

در بیان بون بود و در زاویه خمول بکار خود مشغول تصنیفات بسیار دارد مثل سلوک و عشره مشهوره و کلیات و جزئیات و طوطی نامه و نظائر آن و همه تصنیفات وی در آن مرتبه که هستند تشابه تشاکل واقع شده اند و سلوک و بغایت کتاب شیرین و نگین است بزبان لطیف و مؤثر مشتمل بر حکایات مشائخ و کلمات ایشان و اکثر تصنیفات وی مملوست بقبله های که به یک طریقه و یک

نخستین خیر از زمانه باز	در نه خود را نشان ساختن است
-------------------------	-----------------------------

عاقبت از زمانه می گویند	عاقبت باز از زمانه ساختن است	اینچه ظاهر است از حال و نیست
-------------------------	------------------------------	------------------------------

که او از صحبت خلق برگزیده بود و با اعتماد و انکار کسی کار نداشت گویند در زمان شیخ نظام الدین اولیا سه ضیاء بود یکی ضیاء سنایی که منکر شیخ بود و دیگر ضیاء برنی که معتقد و مرید او بود و دیگر ضیاء بخشی که منکر بود و به حقیقت چنین شنیده شده است که وی مرید شیخ فریدست که بنیره و خلیفه سلطان التارکین شیخ حمید الدین ناگوری است و الله اعلم وفات او در سنه احدی و خمسمین و سبعین در سلوک می فرماید روزی خواجه کنیزی خرید چون شب شد گفت ای کنیزک جامه خواب من راست کن تا بنجیم گفت یا مولائی الکت مولی قال نعم قالت ای قد مولاک ام لا قال لا قالت الاستحیی ان ترقد و مولاک لقیطان قیل لبز جهری الدواب جمع قال الانسان وضع بین یدیه مضار الموت والفقر والنار و الله تعالی الفضه والافیاء الله و الکتب قائمه و هو مجموع بشتو بشتو وقتی موسی را صلوات الله علیه و سلامه فرمان شد صلحای که در میان قوم تواند ایشان را از دیگران جدا کن موسی ندا کرد بشتری از خلق بیرون آمد فرمان شد از میان ایشان آنهای که صالح تر اند اختیار کن موسی علیه السلام هفتاد کس را جدا کرد فرمان شد هنوز موسی از آن هفتاد کس هفت کس اختیار کرد فرمان شد هنوز از آن هفت کس یک کس اختیار کرد تا وحی الله تعالی الیه یا موسی هذه الثلاثة بغض خلقی الی ربهم لما سمعوا ندا الصالحین عدوا انفسهم من الصالحین عزیز من این راهی است که اگر کسی طاعت نکند بهتر از آنکه دعوی طاعت کند و کشور شرعیت مدعا علیه را بیس کنند در عالم طریقت مدعی را در زندان فتنه قطعه

نخستین تا نظر بخود نکنی	هیچکس سوئی او نگردد
-------------------------	---------------------

مثل این کار مرده نکند	هر که را سوئی خود نگردد	هیچکس سوئی او نگردد
-----------------------	-------------------------	---------------------

عزیز من پیش ازین مردمان بوده اند که از شنیدن گناه دیگران ایشان را تب آدمی و ترا از بسبب گناه خود هم باطن گرم نمی شود رسمی است قدیم که وقت رسیدن گل مردمان مله و نشاء مشغول گردند

احادیث بحجت تفریب تزیب
تجویزی نماید سیما و این از مذہب
را هم نسبت بعضی متنبه کنند
و گویند که این کذب است علیه
یعنی این وضع حدیث برای تزیب
و ترمیم کردن در دروغ بستن
برای دفع دین و شرعیت است
نه برای ضرر آن و غیر آنکه واقع
شد و است در آن منکر و دروغ
برای ضرر دین و بدعتی است که
کلمه علی است و غالب وضع و اقرا
در احادیث از اهل تعب و تناسک
از عباد و اهل شریعت و اهل از آباء
مذہب آمده ترویج و اعلام
و مذاہب و امید انیم که روایت
این اعمال در کتب احادیث صحیح
نیامده و تصحیح ایشان بی پایه
بلکه بر اهل آن طعن کرده و فرموده
وی گویند که مشائخ را نیز نقلها و
سند است و بسا اطنی است قطعه
لکن الکلام فی الراجح و المرجوح
احتیاج این تیغ و الله اعلم و صل
معلوم شد که بنا بر اخبار این اعمال
و اعتماد بران و ایات صحیح و تسایل
و تحسین ظن و حرص تعب است
باور و دمن آه منافضه فخل
بها اصحابها و ان لم یصح او کما قال
محمد بن گویند که این در حدیث
ضعیف است اما در بعضی موضوع
عمل بدان جایز باشد و روایت
آن حرام است اگرچه موافق قول
بود مگر مقرون به بیان وضع و شک
نیست که حکم و وضع ظنی است و
توقع قطع و بنیاب اقبیل شرط
قتل است و اعتماد و تعجیل بر حکم

این شان و هم این من
 و مارت کلام نبوت و کلام
 آن و حکم و حق و دین را با هم
 از قبیلین و تحقیق علت و بعضی
 مواضع و کلی تمام است و بعضی
 قراین و اشارت وضع که اگر گواه
 مثل رایت شاهی عالی و فضائل
 اهل بیت نبوت سلام الله
 علیه و آله و سلم و جمیع مبتهج داعی در
 ترویج مذهب طایفات آنکه قطع
 بآید آن راه نیست و کتب در
 وقت و صدق در وقت و کمال
 است و بعضی از نقاد و خیانت
 این جودی و امثال او در حکم
 وضع از ادوات و تقسیم نیز راه و ادوات
 پس از طریقین بحال تنگ آمد
 و وسعت نیز پیدا کرد و اینها در
 فیه و و اما در آنچه علماء و فاضل
 این شان تصریح کرده اند و روشن
 بود و حجت مخالفت سنت و رسالت
 خلاف آن یا بنی است بجهل
 بحقیقت حال عدم اطلاع
 و وقوف برین اقوال چه علم و
 اطلاع در مثال این امور لازم
 طور کشف و ولایت نیست با وجود
 روایات و اسانید بنی بظاهر چنانکه
 گذشت مندی صریح تر ازین
 در قبول آن نخواهد بود و شکریه
 تر از آنست حقیقت حال صاحبان
 طایفه و پیروی محل اقوال ایشان
 اینست یا بقتی است بر تعصب
 و محبت شایع خود و عدم اعتقاد
 و انقیاد با اقوال علماء و مسلمین
 این حدیث و فی الحقیقه متعصب
 بهر جانب گرفتار افروخته و فتنه

ازین هم هر سال که وقت رسیدن گل قریب شدی معروف کنی که بهار عالم طریقت بود و بخیر شد
 و گفته کل رسید باز مردان بهوشغول خواهند شد شنبه درویشی صاحب وقت در سجده نماز نمیدارد
 باران باریدن گرفت دل و جانب جبهه خانه مائل شد از گوشه سجده آوازی شنیدای درویش برین
 نوازی که میگذاردی ترابرامنت نیست هر چه در تو لطیف است هر ساعت در خانه می فرستی و آنکه کثیف
 است پیش می گذاری حکام احکام طریقت که جهان محکوم حکم ایشان است چنین گویند کسی اگر محکوم
 گریه باشد بکه محکوم نفس خود باشد و لایکی از سجاده نشینان هر جمعه که از خاقانه بیرون آمدی هر که را
 دیدی پرسیدی در سجده کدام راه باید رفت روزی یکی با او گفت سالهاست که تو در سجده میروی
 راه نمیدانی گفت میدانم اما راهی که دارد و قدم نهاده ایم محکوم بودن بهتر از آن که حاکم بودن آری
 خود را طفیل دیگران دانستن کاری است بشنو بشنو و بهب متنبه میگویی کعب اجبار در سجده پس
 صفها با ایستادی او را پرسیدند درین زیر چه تیری است گفت من در تورات خوانده ام که و است
 محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم مردان باشند که چون یکی از ایشان سر سجده نهاد از سجده بیکو بزداد که حضرت
 عزت هر که در پس او باشد او را مرده بود من نیز پس همه می ایستم باشد که لطفیل سجده سزاوار

کار من سره گردد قطعه	تخته در میان بین خود را	قطره راجه سیل بی خوانی
همه کس در طفیل تو گردد	اگر تو خود را طفیل کس را	شیخ امین عبد الله خفیف

قدس الله سره بسیار شد طیب بر سر وقت او رسید گفت ایها الشیخ ما العلة قال الوجود اذا زال
 زالت العلة فمحمدا وسع که جهان وسیع در چشم مهربان تو تنگ از چشم مور نمودی گفت اگر گناه
 را بوی بودی بهیکس پهلوی من تو نیستی نشست خواجه ابو الحسن خرقانی گفتی قرب القرب
 فیما نحن فیه بعد البعد عزیز من هر که با ب قریب او غریق تو دیگر کاش نه دیکم حریق تر چنین گویند که قوی
 جوانی بر در زبیده آمد و گفت من بر زبیده عاشق شده ام این خبر بزیبیده رسانیدند زبیده او را
 درون خواند و با او گفتن گرفت زینهار بار دیگر از مثل این سخن بگذر گفت نتوانم گزاشت گفت
 دو هزار درم بستان گفت نتوانم همچنین داده هزار چون جوان نام ده هزار درم شنید رضی شد
 زبیده چون این حال بدید فرمود تا او را گردن بزنند به اجراء من ادعی محبتا لم یکف باعمالنا
 بشنو بشنو بوسه بودا و همه وقت چپ و راست نگرستی وقتی در شاه اطواف کعبه بود یکی او را
 آواز داد و خواست تا جانب او بنگرد از هوا آوازی شنید من التفت بنبالی غیر ناخفیس متاخر تر
 من اگر هزار سال درین راه قدم زنی اگر در خاطر تو بگذرد که این را قبول بایستی هنوز تو مرد جاهل
 باشی مرد را طلب کسی که او را از راه بول بیرون آمده باشد او را با جاه چه کاری چاره را ادب
 همین دعا و سنون در وجود آورده اند ضعیف من ضعیف و تراب من تراب مغلس من مغلس

عاجز من عاجز بتجرب من تجلی نگاه کریان گرفته در معرکه شجاعان آورده امر جانب می کشد و حکم جانبی ای
 برادر اگر می خواهی این راه منزل رسانی زنهار خود را در میان نه منی طائفه کما نطاعت تو انگر بوده
 خود را همه وقت مفلس تصور کرده اند طبقه که ایشان همه وقت مفلس بوده اند خود را چه گویند تو انگر کنند
 ایها الطالب اگر طالب مروان را بهی ایشان را در جام مطلب که صاحب صفت خلعت اچون
 در پیکر جلیق نهادند برهنه کردند این چیست ابراهیم همه ایمان بود الا ایمان حیران نشنود بشنود چون ابراهیم
 آتش رسید آتش را چنان بسکین یافت که ابراهیم را بر آتش دل بسخت هم از نیجاست که صاحب
 لولا که ما خلقت الافلاک می فرماید بر راه بهیکس چندان خارقهر نو یابینند که در راه ما آن نه بلای بود که
 ابراهیم را در آتش انداختند و آن نه محنت بود که زکریا را پاره پاره کرده بلا و محنت اینست که بر سر او نهند
 ما را بر اهل آسمان و زمین مقدم گردانند و محصیت ذریات آدم را بر دامن شفاعت ما بستند و ما
 بر ایمان ما را می باید رفت عقد حیران ما را می باید خواست کار کا بلان ما را می باید کرد گاه ما را بر مسند
 قاب قوسین او ادنی نمی نشاند و گاه ما را بر آستانه پر جفای ابوجهل می فرستند و گاه ما را شاهد و بشیر
 نقیب می کنند و گاه ساحر و مجنون می خوانند گاه جبرئیل را بر کا بدار می مای فرستند و گاه بی عهد نامه در
 مکه می گردانند گاه خزائن مملکت بر حجره مای آرند و گاه برای قدری جوبه در ابوشمه می فرستند و گاه در حیر
 بدست چاکری از چاکران مای کشایند و گاه دندان مالسنگ ناگردیدگان می شکند تا بهمانیان بنم
 که راه ما را بهی ست پر بلا اگر سران داری پامی از سر کن و اگر نه رحمت خود ازین آه یکسود این آه بی پای
 معنای قطع تو ان کرد بشیر حافی که سلطان سرو پا برهنه بود می گوید مرا بهیکس تازان سخته تر از زخمی
 حسن بصری نزد روزی بر حسن رفتم و در بزم و غمگینی آواز داد بر در کسیت گفتم بشر حافی گفت
 ای خواجهم ازین آه در بار بار و رو غلین نجر و پامی کن تا با بر دیگر خود را بشر حافی خوانی اگر گویند
 فرما بعد از سعادت و جوه یوسند ناظره الی به با ناظره عاشقانه از مشاهد با بر گردند و یا ایشان باز گردانند
 اگر باز گردند ملاست با خند و اگر باز گردانند بخلی بود و جواب آنست که ایشان باز گردانند و ایشان باز گردانند
 می نگرند و می آویزند و در جلال می بینند و می برهنند نشنود نشنود بهشت بهشت با دم و او اند در روز
 از و بگریخت اما زده از عشق بد و نمودند با آلا بود در آویخت آری زلت آدم از مشغولی عشق بود و

گناه بلیس از فراغ خاطر قطعه	نخسته از فراغ بیرون ست	غم دل جز چرخ دل نه بود
دل فراغ نشان بیکاری ست	عاشقان را فراغ دل نبود	ما بلبه بصری را پر سپیدند
تو ابلیس دشمن داری گفتی گفتی چو گفت من دوست چنان شوم که از دشمن یادمی آید نه که		
را پر سپید مویا بچو مانده گفت دنیا که سزا نیست که او را مانندی باشد شخصی بر درو شسته رفت گفت		
چند روز با تو باشم گفت چون من نخواهم بود با که خواهی بود گفت با خداوند گفت به چنین پندار		

نصیحت انیس که از متفقه فقها
 و جمله صوفیه که از لیری و راه وسط
 روی سلامت درین طریق است
 باقی عمل خوت و خط است
 و دیگر تو دانی و ادب مسلم
 الرسالة الحاکمیه و غیره
 الاکان المناصحه و غیره
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 روزی از من حقیق را جمیع از صحیح
 که از باب فرست و یکاست بزند
 نشسته بود سخن در ذکر یکس
 ابوعلی بن سینا و شیخ ابوسعید
 ابو انجیر قدس الله سره افتاد و
 نوشتن شیخ ابوسعید بجانب علی و
 کردن شناخت داد از وی چون
 عبارت مکتوب علی بود و انگارید
 صحاب بود اشارت کرد و ظاهر
 گفتم آن مکتوب را پس صل علی
 و زبده آن را عبارت فارسی
 نوشتم و بیشتر از تصدیق و حرفه
 چندین زیادت بر مضمون مکتوب
 نیز آوردم مناسب مقام و
 باسدالت فنیق شیخ ابوسعید بن
 ابو انجیر که در اسفطان اولیا
 و برهان صفیا گفتندی نامه
 بنوا جبرئیل ابوعلی بن سینا
 نوشته و از وی درخواست که کلم
 طابق است که سالک الیوی
 معرفت بر دو در دل عارف نور
 تقیقت به برادر و آسمنل
 او را تجلیه و تقیل مد و از رنگ
 که دورت اسودی پاک گردانند
 و اما که صورت این حال را
 کار و آغاز طلب شیخ بود با خد

بکده مقصود استحار اختیار
دی بود و اعلیٰ این شتاب
نیت که ناشی از صدق طلب
و کمال تعشش برب حق و حق
تقصیر و تنج طرق وصول بجا
اوست و عوطل تعالی چه بافتان
اباب طریقت مراتب قرب الهی
و درجات معرفت وی سبحانه
غیر تنهایی است و لیکن در عقل
باید که بیندیشد چون آنکس
که سلطان صفیا باشد طریق
هدایت از وی پرسد و ابلیس
سستغنی باشد پس حکمت مرتبه
علیا و درجه مقصود بود و در حقیقت
همچنین است زیرا که حکمت که
عبارت است از تحصیل کمال
نفس در علم و عمل و تشبیه بجا
قدس واجب الوجود انسان
را و رای آن کمالی متصور است
و آن حقیقت شرح و بیان است
ست آنچه شرح بر طریق جلد و
علم کلی بوده باشد حکمت تفصیل
بیان آن بکنند و منقول
بمقبول روشن گردانند و نظر
بمال حکمت معنی باطن شریعت
است و شریعت صورت ظاهر
حکمت مثلا آنچه در فرع خبر
به خود آن داده است از لوح و لوح
و بهشت و دوزخ و هر چه در این
و امثال آن و اثبات صورت
و اضافت شکل بدان کرده
حکمت بیان معانی و اثبات
حقایق آن بکنند آن معانی
که از آنها بهر بنا تعبیر کنند بیان
نمایند زیرا که بعضی متعلق جزو ادراک

که من ز نام همین ساعت با خدا باش و قتی شخصی دنیا داری از خانه درویشی آب خواسته آبی ناخوش
و گرم بود و او ندگفت این آب بغایت گرم و ناخوش است درویش گفت ای خواجه ما اهل زندانیم
و اهل زندان هرگز آب خوش نخورند آری بجای معاذر ابعاد ز فوت در خواب دیدند گفتند در عالم بالا
باتوجه کردند گفت چون رقتم پرسیدند که از دنیا چه آوردی گفتم از زندان میرسم از زندان چه توان آورد
اگر مرا چیزی بودی هفتاد و سال در زندان نمی ماندیم و قتی طائفه مریدان پیری را پرسیدند بکدام
طریق در آئیم که بخدمت خداوند بریم گفت بکدام طریق در آید که شمار راه ندانند گفته اند مروت آسبی
دارد که از بیم و توان نرسد بزرگی گوید ملاقات ازیل ذهب الحزن من الارض یکی از پیران طریقت گوید
ده سال آب گرم گرم گریستم و ده سال خون اکنون ده سال است که می خندم شبلی را بعد از فوت در
خواب دیدند پرسیدند که از سوال شنکر و کمیر چه گوید خلاصی یافتی گفت اگر شمار در انجایی بود میسیدید
که ایشان از پیش من چه طوری برآمدند از من پرسیدند که بگو خدای تو کسیت گفت خدای من کسی است که
شمار را با همه ملائکه پیش پدر من سجده فرمود و من آن ساعت در صلبش رخویش با همه برادران شما
رامی دیدم گفتند ما را از پیش او بدر باید رفت که ما سوال از وی کنیم و او جواب جمله ذریات آدم میدهد
حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم چون فرمودی مع الله وقت لایسته فیه ملک مقرب جبریل خاطر
شکسته شد فرمود خاطر جمع دار و لایبی مرسل هم خود را خواست بشنود بشنود چون مکاشفات تو بین
او ادنی از ان عالم بزرگشت جبریل پرسید یا محمد از ان عالم که می آئی چه دیدی فرمود ای برادر چه
جای این سوال است که محمد هم از محمدی پرسد که چه دیدی علم من علم فهم من فهم خود به علی سیاح فرمود
هر اجز این تنهایی نیست کسی سخن حق گوید و من بشنوم یا من بگویم کسی بشنود قتی جوئی حبیب بری پرسید
شما ما را چه می خوانید گفت دشمن خدا گفت خود را چه می خوانید گفت دوست خدا جهود گفت
زینهار هم بنام مجرعه نشوی که دی در خانه من سپری زدا و را خال نام نهادم و خالد جوادان باشد
و او اوایل روزم و تو آنکران را از تو آنکری چهار چیز رسد چن تن و مشغونی دل و نقصان بین و حساب
قیامت و درویشان را از درویشی چهار چیز رسد آسایش تن و فراغت دل و تسلاست بین و شکرکاری
قیامت ای درویش یک و زاز با دوا شب با نفس خود جنگ کن به بین تا چها ظاهر خواهد شد
مردانند که با نفس خود جنگی کنند که از صلی نبود عزیز من کیسکه با نفس خود دائم احتساب کند از همه دعوی
بر و و همه معنی باز بشنود و قتی بقالی بایاز که میزان آسمان پاسنگ از وی او شایستی کی را دید
بر شیر سوار شده و از ما تا زیاده ساخته گفت این همه سهل است کار است که نمی در میان و پناه
ترازد و بشنود و برای حق کار کند ابراهیم او هم به حجه الله علیه و آله گفتی ما در طلب فقیر بیرون آمدیم
خود تو آنکری پیش ما آمد و قتی کی می گفت چنین دادم که همه دنیا خراب است از آبادان بودی

آخر یکی مرا از آنچه می گفتم مانع شدی و گفستی که این چه می کنی آبادانی دنیا از مردان دین باشد چون مردان دین کم شدند گویی دنیا خراب گشت خواجه جنید را در خواب دیدند گفتند کار خود را کجا رسانیدی گفت کار عقبی از آن دشوار تر است که ما در دنیا گمان می بردیم بشویش و بوی از صلی خواست تا در بازار رود و چیزی بخرد و بناری در خانه وزن کرد چون آن را در بازار بر کشید کمتر از آن آمد که در خانه وزن کرده بود و گویا در آن صالح افتاد و گفتند چه می گویی گفت امروز حکایت خانه در بازار است نمی آید فردا حکایت دنیا در آخرت چه گونه راست خواهد آمد رحمة الله علیه

خواجه ضیاء الدین سنائی

در دیانت و تقوی مقتدای وقت بود و بر پایه شریعت بغایت قدم راسخ داشت معاصر شیخ نظام الدین اولیا بود و در آنکس شیخ از جهت سماع احتساب کبیری شیخ با وی جویمعذرت القیادش نیامدی و در عظیم مولانا دقیقه نامری نگذاشتی او را کتابت سسی بنصاب الاحساب حاوی بر دقائق و ادب احتساب انواع بمع و احکام سنت نقل است که شیخ نظام الدین اولیا در مرض موت مولانا ضیاء الدین بعیادت رفت مولانا دستار چه خود را بیای انداز شیخ انداخت شیخ دستار چه بر چید و بر چشم نهاد و چون پیش مولانا نشست مولانا با وی چشم دوچار کرد و چون برخاست برون آمد آواز قوت مولانا برخاست شیخ میگفت تاسف میگرد که یک ات بود حامی شریعت حیث که آن نیز نماند رحمة الله علیه

مولانا جلال الدین اودهی

بزرگ دوزخ و ترک و تجرید و عزلت موصوف بود و به نزدیک همه مظم و مکرم بود و قتی جماعت از ابران شیخ نظام الدین اولیا قدس سره بسبب آنکه بطالع و بحث عمر با عادت کرده بودند خواستند که تعظیم کنند مولانا جلال الدین ابران داشتند که بخدمت شیخ عرضه کند و درین باب رخصت خواهم چون قصه کرد و شیخ دانست که این سوال همه است که حاضران فرمود من چه کنم مرا از ایشان مطلوب دیگر است و ایشان همچو پای پست در پست اند رحمة الله علیه

خواجه مؤید الدین کرئی

در او اهل بکار دنیا مشغول بود و ملک و ملکه داده را یار کرده بود و در آنچه سلطان علاء الدین در عهد امیری اقطاع کرده و آخرت این بزرگ پیش او کارهای شگرت کردی و در آخر سعادت ارادت شیخ نظام الدین اولیا قدس سره و شرف شد و با اختیار از سر دنیا برخاست چون سلطان علاء الدین

مجرد معانی تصور نباشد بی وحی آسمانی و اخبار الهی اطلاع بصورت ممکن و چون حکمت فیصل و تحقیق شریعت بود قول خداوند تعالی راست آمد که من موت الحکمة فقد اوتی خیر اکثر و اکثر الا انما هو الا کتاب ما انچه از فلسفای در کتب و رسائل و ادوات و مسائل جدال و نزاع اندک و کور و سطوح ست و بشکوک و شبهات و اسبه قصدا شات و الی این آن نموده و مرزادانی که آمد بعلت تشدق اسانی و قوت بیانی که داشت چیزی بران افزوده و تافته رفته حاصل کن جز قیل و قال و آل آن جز بیکال و وبال نیامده حاشا و کلا که عنوان حکمت آنرا مثال بود و اطلاق هم حکیم را بر آن جائز باشد امام فخر رازی که اس و رئیس تکلیف مقدم پیشوای میناظرین ست و شکایت این حال می گوید و لم نستفد من جتنا طول عمرنا و سوی آن جمعا فیه ما قبل او و ما و ما و هر کس که دست نمک بانه زدن و شاد کرد و سر انجام کار او و تشییک در دین و انکار نبوت و ولایت که مستلزم و مستقیم سوختن است و خسران آخرت است نبود مگر آنکس که حفظ و عصمت انهی نگهبان جانی و پاسبان وقت ابود و ذلک نادید و بعد اقال ستم حکمت یونانیان پیغام افشاست حکمت ایمانیان فرمود پیغمبر

کنون ترجمه کتب که شیخ ابو سعید
ابو الحسن خواجه ابو علی سینا از شیخ
فانما تمیز از شیخ است آنها العالم
حق تعالی تر از این باید و سزاوار
صلاح ظاهر و باطن توفیق یابد
و هر چه مطلوب است از سعادت
آخرت روزی گناید بدانکه راه است
جریسته نیست و من این راه را
بیقین دانسته ام و خس
و خاشاک شک و شبهه
از طریق یافت آن مژده و یکن
داد و پاداشی نظون هم از طریق
واحد تشعب گردد و سالک راه
اگر چه بداند در شک نیستند لیکن
بی تجربه و برب نبود و من از هر
کس طلب طبعی که بدان سالک
کوه می نیامد با دلم که کدام راه
رفته که مقصود رسیده است
و حال مقصود حقیقی دیده باشد
آنکه شاید حق بخواهد تعالی بفرستد
تحقیق و بصدر تصدیق او
حقیقت حال را و انما یزید
مقصود بر روی دل بکشاید
تا ای عالم که بوقوت بر علم رسوم
توفیق یافته و به اگر از طریق
موسوم گشته چایاقه بگو و تا کجا
رسیده بیان کن و بداند که مذنب
و تردد لازم بدایت حال مرید
و معرفت است اول تلقی و ضبط
در کار طالب کنند بعد از آن
بقام جمعیت و مطون لطیفی
رسانند هر که طریقه زهد و فائز و اگر
خلاصه معنی ریاضت است
ساکر نمود بیشک بمنزل
مقصود رسیده و حصول این

بر سر سلطنت مستقر یافت خواجه موی الدین بایاد کرد چون شنید که تارک و فیا شده و سر بر آستانه
شیخ نظام الدین نهاده است بر شیخ گفته فرستاد که مخدوم خواجه موی الدین را در خدمت فرمایند تا کار
از پیش بابر گیرد شیخ جواب گفت که او را کار دیگر پیش آمده است و استعداد آن کار است این سخن
بر حاجب سلطان علاء الدین گران آمد و گفت مخدوم شما همدا می خواهید که همچو خود کنید فرموده پسر
خود چه باشد بهتر از خودی خواهم چون بادشاه این سخن شنید دست از او برداشت قبر او در بایان
روضه رشخ نظام الدین اولیاست رحمة الله علیه

شیخ نظام الدین شیرازی حجة العلیه

ظاهر و باطن او با وصفات سنیه و صفات علییه آراسته بود و راه و روش تصوف نیکو داشت و نهایت
شیفتهگی بسماع داشت و در تقریر سخن و توجیه آن ممتاز بود و زیارت حرمین شریفین مستعد شده
و میان یاران علاء الدین شیخ نظام الدین اولیا بغایت متکلم و سجع بود و در نظر خاص شیخ طوطا و محفوظ قاهر
او درون شهر دلی سلطان علاء الدین مست سکونت او هم آنجا بود هم در جوار خانه خود در فون گشت هم

خواجه شمس الدین هاری

در مبدأ حال بعل دیوان مشغول بود و بعد از آن توبه کرد و مرید شیخ نظام الدین اولیا شد و از
ملفوظات شیخ کتابی نوشت روزی التماس کرد که اگر فرمان باشد بجهت آینده و روزه کلمه عبات کرد و آمد
فرمود این کار کم از آن کار نیست که از آن بیرون آمده و قبر او در خطر آباد است رحمة الله تعالی علیه

خواجه احمد بدایونی

مجرد بود و طریقه ابدال داشت و در سماع بقرار بود صاحب سیرالاولیای گوید که روزی ازین بزرگ
سوال کردم که خوش می باشید فرمود خوشی در آنست که پنج وقت نماز بجاعت در یابم رحمة الله تعالی علیه

مولانا حمید

شاعر قلند رجام کتاب خیر المجالس مرید شیخ نظام الحق والدین ست گاهی همراه پدر خدمت
شیخ میر سید و بحضور مجلس فرغش مشرف می شد و در صحبت بعضی خلفا شیخ انچه مقتضی قابلیت
و استعداد او باشد استفاده کرد اگر چه شعرا و از آن قبیل ست که او را توان بوی یاد کرد و لیکن این
نام مشهور شده و بیشتر شهرت او با اسم حمید قلند ست اول در خدمت مولانا بربان الدین غریب بود

و بعد از موقوفاتش و جمع آورده بعد از آن در ملازمت شیخ نصیرالدین محمود افتاد و از موقوفات او نیز
جمع نمود و آن را خیر المجالس نام کرد ابتدای تالیف آن در سنه خمس و خمسين و سبعمایه بود و اتمام
آن در سنه خمسین در آنجا میگویی که روزی خواجه فرمودند ما ترا قلندر گوئیم یا صوفی قلند چه گوئی
گوئیم تو مرتضی بنده عرض داشت کردی و قتی بخدمت شیخ نظام الدین اولیاء قدس سره مائده فرار از
کرون بود و خدمت شیخ افطار کرده در صحن طعام خوردن یک قرص شکست نمی پیش خود نهاد و نمی
پیش بنده نهاد بنده آن را بست و در آستین کرد چون از پیش خدمت شیخ بیرون آمدم قلندران
درآمدند و گفتند شیخ خجسته ما را چیزی بده من گفتم بر من چیست قلندران کشف کردند و گفتند نمی فرس
که از شیخ یافته ما را بده بنده کودک بود حیران ماند که ایشان چه دانند آنجا کسی از ایشان حاضر نبود و ضرورت
شد آن نمی قرص را از آستین کشیدم و به ایشان دادم قلندران هم آنجا در دلیلی خاد که نزدیک مسجد
کیلو کهری بودند نشستند و آن نیم قرص پاره پاره کردند و همه خوردند درین میان والد بنده از پیش خدمت
شیخ بیرون آمد گفت قرص چه کردی گفتم قلندران را دادم والد بر من نظریه کرد و ماست خورد گفت
اچرا دادی نشت بود همچنان شوریده پای پس بخدمت شیخ باز رفت خدمت شیخ حال یافت هم از آنجا
آغاز کرد فرمود مولانا حاج الدین خاطر جمعا را این سپر قلند را خواهد شد آنگاه خاطر والد بیا امید اکنون
چون خدمت شیخ قلند رفته است خدمت من نیز قلند را گوید چون خدمت خواجه ذکره آمد بالآخر آن حکما
تشبیه فرمودند که تو مرید خدمت شیخی من نمیدی با کنار گیریم بنده نزدیک رفت و خواجه بر حجت کلام
گرفت بر کتاب بسیار بود و الحمد لله رب العالمین مجلس نعم سعادت قد مبوس میسر شد خدمت خواجه
اگره آمد باخیر در آن وقت حالی داشت فرمود چه می نویسی بنده فرمود درین معنی چیزی بگو بگو می نویسی
و گوی قلند چیست بنده یک مصراع گفت اینست **مصرع** **اگاه صوفی و که قلند چیست**
فرمود درم بگو گفتم **مصرع** **چون قلند شدی قلند باش** باز آنی تفکر کرد فرمود چه می نویسی
باز فرمود مرا چه وقت است که تملیک گیرم و ترا چه وقت است که قلند رشوی و بدون خدای عزوجل مشغول
شوی برو گوشت گیر صورت آن مرد که تو برگزیده او را زانها بود که او را ریش نیز گران آمد ترا شنید و در کوئی
رفت و قبل قبله چشم سوی آسمان کشاد و تحیر شست **در عشق چه جای خانه دار است**
بمجنون شود کوه گیر و بخروش **بنده را این سخن در گرفت اما عرض داشت کردم که آن نیستم لیکن**
این قدر کمالیت دارم که خود را میان خلق میدارم و لباسی می پوشم و در تعلم کوشش می نمایم خواجه
تفکری فرمودند و بر آوردند و آهی بر کشیدند و آب از چشم روان شد فرمودند که اگر فرمان شیخ نبودی
که شهری باید بود و جفا و خائلی خلق می باید کشید کجاست و کجا شهر نبودی من بیا بانی و کوی و دشتی
بر گردیدی باز دیگر این بیت بر زبان مبارک رانده بیت **در عشق چه جای خانه دار است**

نسبت اگر در زش کنند و سی
نماید بسی آسانست اگر بچنان
در حساب عقل و رفتن بنایت
و شوار و اند ولی التوفیق باقی
التحقیق تحقیق خواجه ابوعلی سینا
در جواب نامه شیخ ابرهیمه الوائلی
نامه می نویسد که خلاصه نمون
و حاصل معنی آن بطریق ترجمه
اینست کتاب شیخ آلاء صوفی
کمال الطاعات الهی و سبوح نعم
نامتعالی و تعالی بروی صوفی
دایت حسن تفسیر و توفیق مستحق
بعرضه و تقوی و محصل جمیع استین
خبر سید مهدی از وی با حقه اقبال
و داعیه تقرب درگاه عزت توبه
و توجه بوجه باقی او عزرا سکه است
در سلوک طریق معرفت و سبکی
عنایت در توفیق دایم و بر
افتادن در آن مقامات خرابه
دنیا انداختن تبت و اتمام
بر تفرقه از قدس آن نفس شعیب
مفهوم میگردد اصول مانت
مکتوبت عزیزترین نامه که
جمل گزیده است از این
چیز که در دیباچه و حدیث
گوئی که از انسان در وقت طلوع
نماید و بزرگترین مایه کانه
در اخلاص در آید خواهد فهمید
و تمسک بنای و قدر و زحمت
او در کردیم در خدمت و تفریق
نگارنده و ما را بیکه و تفریق
الوجود که در اسباب غلبه
عمل است کردیم و انکه بفرمای
بر آلاء الهی و انهای وی دنیا
کشادم بعد از ای فریادین

وزیادت بایت و نهایت در آن
 اودست برآورد و حتی بجا بقا
 قدم صدق و ابرجاده طریقت
 ثبات دارد و از التفات ماسو
 که موجب زلفت قدم بود نیست
 بخشنه خدائی که راه نایب به چاربا
 و آسان کننده کارهاست بپیر
 امور علم اوست و تقدیر کائنات
 بکلمه او یک ذره در آسمان و زمین
 از حیطه علم او خارج نیست و
 بسط حرکت و فضا سکون
 از قبضه قدرت وی بیرون
 وجود خیر و ضداد اوست و
 وقوع شر و بقا و قدرت او تمام است
 حوادث ازل از جناب اوست
 و کل امور را بعد از او و او یکی است
 و شیونیات او کثیر و اما مره الا
 واحدة کلیم بالبصر و هر اثر شعب
 و تنوع از او و هر حادثه مستند
 و منتهی با و اینچنین است مقتضا
 امر ملکوت و موجب ترجیحت
 و این امریت بس عظمت و بس
 بس شگفت و دانست آنکه او است
 و دانست آنکه توانست سعید
 سعید ازلی است و شقی شقی
 لم یزلی هیچکس را طاقت نه
 که برسد چرا کرد و بحال نه که گوید
 چینی کند لایسالی اعمال فعل و هم
 یسازد خوشوقت سعادت مند
 که سابقه از لیش بر مره سعدا
 کشیده و باز بعبادت لایسالی
 از ترس آفتیاب آورده و خشک
 نیکنیست تا قویق سودا آخرت
 یافت و بر این مال غانی متاع
 باقی برست آورد و عجب از غافل

مجنون شود کوه گیر و بجز و شش | بنده را این سخن در گرفت بیرون آمدند از دستم چه کنم لکنی در دل
 کردم که در مقام خواجه خضر بوم مشغول شوم موضع باز بهت و مقامی خوش است کنار آب و
 در ایشان در آن مقام خواجه خضر ادبی یابند باز در خاطر آمد که نماز جمعه دشوار باشد و کیلو کمری بروم وطن
 مالوف و کنار آب است پیر این ضعیف مولانا تاج الدین هاجی است و زیارت خدمت شیخ قدس
 نزد یک است باز با خود گفتم که این همه نمودار است کجا بروم هم در شهر خواهم بود و فی الواقع شیخ الاسلام
 شیخ نصیر الدین محمود آغاز کرده ام اگر چه تمامی حاوی نتوانم شد اما آنچه در فهم می بخند باری
 در قلم آمدم با بکاری باشد و در خاطرمی گذشت که بعد ازین خدمت خواجه سلمه السلفه خواجه فخر
 بعد از چهار روز احرام خدمت گرفتم فوائد بسیار فرمود بلکه گذشته نیز عادت کرد و الحمد لله رب العالمین
 مجلس هیزدهم سعادت قدس بوسه شد بنده عرض داشتم کرد که درین شهر خاطر بنده بر هیچ چیز نیست
 مگر بر روضه متبر که خدمت شیخ بنده سعادت محالست خدمت خواجه فرمود اما نه فرمود بنزل نرسد
 اگر کسی خواهان نشسته باشد و بمنزل برسد نتواند مجاهده شرط است و الذین جاهدوا فینا لنهتدیم سبیلنا
 بعد فرمود حاصل از مجاهده چیست حاصل مجاهده صرف القلب من الالتفات الی غیر الله استغراق
 فی طاعة الله یعنی حاصل مجاهده گردانیدن دست از غیر خدا بسوی استغراق و طاعت خدا بنده
 فرمود این سر لا اله الا الله است صرف القلب من غیر الله این نفی است و الا استغراق فی طاعة الله
 اثبات بنده عرض داشتم کرد که خواجه این بنده اندکی مشغولی دارد اما دوام صوم اصلا ممکن نیست
 هوامی شهر دلی و ریاستان معلوم است آتش می بار در زبان تشنگی اثر می کند فرمود در ویش از صوم
 نمی توانی داشت تقلیل طعام کن بنده فرمود کجا مشغول می شوی در خانه یا بجایی دیگر بنده عرض
 داشتم کرد که در خانه با آنکه مزاحمت است و غلبه بسیار بنده را مانع نیست تا گردل گرفته می شود
 در باغی و صحرائی زیر درخت میروم چنانکه من روی کسی نه بینم کسی روی من نه بیند فرمود و ات
 و قلم و کاغذ بر ابرمی بری و در شعر و غزل گفتن مشغول می شوی این مشغولی نمی گویم مشغولی می باید
 که با حق باشد بنده عرض داشتم کرد آری این هم هست خواجه از کشف می فرماید اگر نظمی باو آید
 بنویسم باز خود را فراهم آمدم فرمود اگر فراهم می توانی آورد نیکوست زیرا که هیچ حجابی و مانعی تیر از شعر
 گفتن نیست مجلس سی و هشتم سعادت قدس بوسه نصیب شده ماه رمضان بود خادمان خواستند که
 دست بشویند قلندری حاضر بود از جمیع برخاست و رفتن گرفت خدمت خواجه ذکره الله تعالی سخن
 بلند کرد و گفت ویش در ویش چه میفرمود قلندری نشست همچنان تیر بیرون رفت خواجه خادمان را بیدار نهاد
 برسد و نزد یک در بیرونی رسیده بود خادمان دست گرفتند و مغذرت کردند باز آوردند و در آن محل
 نشستند بود نشست بالامی دست بنده آمد بنده دست خدمت خواجه کرد و الله تعالی حکایت فرمود

که روزی قلندر در خانقاه شیخ فریدالدین قدس سرور آمد خدمت شیخ درون حجر مشغول بود و چون خدمت
 شیخ درون حجر رفتی و در میعاد کسی را محل و مدخل نبود قلندر در آمد بگلیم سجاده شیخ بنشست شیخ
 بدرالدین اسحاق خادم بود او ادب نگاه داشت و چیزی نگفت قدری طعام بیاورد پیش قلندر نهاد قلندر
 گفت شیخ را به منم بجهده طعام بخورم گفت شیخ درون مشغول است آنجا کسی محل نیست تو این طعام بخور بعد
 پیش شیخ خواهم برده قلندر دست در طعام زد و بعد آن گیاه که قلندر آن بخورند از انبان بکشید و در کجکولی
 خمیر کردن گرفت چنانکه سرشک آن بر سجاده شیخ میرسد بدرالدین اسحاق پیشتر شده گفت این نشانه قلندر
 بشوید و کجکول برداشت تا بدرالدین اسحاق را بر بند خدمت شیخ از درون بدوید بیاورد دست قلندر
 گرفت و گفت قلندر بمن بخش قلندر گفت در درشان است بر ندر آمد چون بردارند فرود نه آید شیخ فرمود برین
 دیوار برین قلندر کجکول بردی و از دیوار بفتا و بجهده فرمود میان هر عامی خاصی هست و این حکایت فرمود
 که در آنچه شیخ الاسلام شیخ بهاو الدین زکریا رحمه الله از بغداد از خدمت شیخ ایشوخ بازگشته بود در منزله
 فرود آمد در آن منزل سله نبود در مسجد فرود آمد قلندر آن نیز در آمد چون شب شد شیخ مشغول شد قلندر می آید
 که از سر تا پا معلوم گرفته بود شیخ نزدیک آن قلندر رفت و گفت ای مرد خدای تو میان ایشان چه کنی قلندر گفت
 زکریا بابائی که میان هر عامی خاصی هست که آن عام را بدان خاص نبخشند بجهده فرمودند آنکس که قلندر
 پیدا کرد او مفتی بود شیخ جمال ساوجی او را کتاب خانه روان گفتندی هر کرا فتوی مشکل شدی برو آمدی و جواب
 دادی و هرگز کتابت جوع کردی و در آن وقت بزرگی بود نام او گفتند در جمع او آهین پوشان درآمد و آهین
 پوشان را لباس مخرقه نباشد همان آهین پوشند و پاره گلیم در تن بند ناف نه باشد و ایشان را هیچ چیز دنیا
 نباشد چون ایشان از جمع آن بزرگ بازگشتند آن بزرگ فرمود که چه سکه از داد و ایند ایشان شیخ جمال الدین
 ساوجی در آن جمع حاضر بود گفت مرد آنگاه باشیم که سکه باین پیدا کنیم تا آن چه وقت بود که این سخن
 بر زبان آن بزرگ رفت چون برخاست او را حالی پیدا شد بفرمودی کرد و با چنان شد که ریش هم را اگر
 شد بتراشید و پلاسی در پوشید و در گوری درآمد و مستقبل قبله تحیر و دل و چشم سوی هواداشته بنشست آن
 بزرگ را گفتند که مولانا جمال الدین ساوجی را این چنین حالی پیدا شد که ریش بتراشید و در گوری بنشست
 آن بزرگ با جمع خوبیا و او را در گورین فلان کرده روی سوی آسمان داشته و مبهوت مانده دید فرمود تا از زیر
 گدازه خنده و در حلق او ریخته سبحان الله گوئی آبی سر و نهوده و نشنمندان بحث بر و آمدند و در آن وقت شیخ
 جمال الدین ساوجی چیزی بخود آمده بود و نشنمندان گفتند که خلاف شرع کرده و ریش تراشیده گفت ریش
 می طلبید سر و درون خرقه کرد و باز بر آورد خدمت خواجه اشارت بجانب سینه کردند فرمود این قدر ریش سفید
 دیدم بجهده همه خلق بازگشتند قلندر مانده خدمت خواجه ذکر الله با تحیر و انجده سدا العالمین -

شیخ حاتم الدین

که دل ازین بهر چاییدیم بزم ندارد
 دریافت نمایافت و در و قبول و
 ریخ و راحت غم و شادی او را برابر
 زانکار و استیفا و شهوات دنیا جز
 حرص و شهوت نغیر ناید و استمتاع
 لذات و سیری نه بخشد نزل طلب
 او خیال و دل محبوب او حال
 کمالش بازوال ملازم و زوالش
 در همه احوال لازم المشی و غایت
 رذات و لذاتش در نهایت عفت
 صحت و تمام بیماری و محبت او
 عین گرفتاری انچه او در دنیا سلا
 شمرند حاجت مندی است بس
 جوع و پوشیدن عورت آن طهر
 چند که او توجده کرد و در وقت محبت
 که توان رالذات انکاری و راس
 جمیع لذات شماری این همه او
 روح توجده کرد و بایهات برآید
 هواد و الله مشغول بدینامیت
 مگر مخلوب مغبون و متفرق در
 نه مگر محبها بخون گرفتار حرکات
 شتی و اسیر حاجات گوناگون شست
 الحال تنوع البال در دست خویش
 بیم و امید پائمال ریخ و راحت
 کما است عاقلی که از احتلا و خلق
 تخر و گزیند و از محبت غنا و خلوت
 تفر و نشیند و از پریشانی رده
 باصلاح آورد و از مذنب توبه
 بهتدب و تود و گماند و فرقه لغو
 کند و عشق کهنه را نو گرداند و از ملاحظه
 حد و ثبطل العادل از دل و دود و
 ماست غنا و ملاحظه ابلا و کشد
 تا بجای رود که آنجا به لنت و لنت
 و کمال در کمال است آنجا سالی
 ست که هر چند سیراب و خوشی

پسر خود و حضرت خواجه بزرگ معین الحق والدین است چنین گویند که او غائب شد و صحبت ابدال پیوست قدس سره

شیخ حسام الدین سوخته

پسر شیخ فخر الدین بن شیخ الاسلام معین الدین سنجرى است سوخته آتش محبت و دخته ناوک مودت بود با شیخ نظام الدین اولیا صحبت داشت مدفن او در قصبه سانبه طرف غروب پسر راه اجمیر افتاده است و او را پدر او بنام برادر مفقه و حسام الدین بن خواجه معین الدین نام نهاده و حضرت خواجه بزرگ اذیت بود یکی منکوحه دختر سید وجیه الدین مشهدى عم سید حسین خنگ سوار که بر بالای قلعه اجمیر آسوده است نام او بی بی عصمت و دیگر ملک یمن است و نام او امه اند و آنچنان بود که حضرت خواجه کبر سر سیده بود و هنوز متاهل نشده شبی حضرت مصطفی راضی الله علیه و سلم در خواب دید که میفرماید که معین الدین تو معین دین منى سنتی از سنتهای من ترک کرده اتفاقاً همان شب حاکم قلعه غلبی ملک خطاب نام بر سر کاران آن حد و دماخته بود و دختری از دختران راجهای آن دیار بدست او افتاده ملک خطاب بر حضرت خواجه بود آن دختر را بخدمت وی گزرا نید و خواجه او را قبول کرد که آنی تا پنج بلا و جانی و ایضا سید وجیه الدین شهادت داشت که مال عفت آراسته و پیرایه عصمت پیرایه و این دختر بخدمت رسید بود و موقوف بود و کفو بود تا گاه شب امام جعفر صادق راضی الله عنه خواب دید که میفرماید که فرزندم وجیه الدین اشارت حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم بر من است که این دختر را بخواجه معین الدین حسن سنجرى بسپاری و در جبال او و آری سید وجیه الدین که کور از میوستان حضرت خواجه بود این واقعاً بد و باز نمود و خواجه فرمود بابا وجیه الدین عمر من آخر رسیده است لیکن چون فرمان پیغمبر است از قبول آن چاره نیست و از سر یکی ازین دو خاتون اولاد شد بی بی جمال حافظ از آن دختر را جاست نه دختر را چنانکه در عوام مشهور است و قبر بی بی جمال در پایان حضرت خواجه است و حجت شریعت او شیخ رضی است و خطبه او در یکی از قصبه ناگور است بالای حوض که آن را مندا لامی گویند و از بی بی جمال دو پسر شده بود که هر دو در هنگام طفولیت از جهان رفتند و حضرت خواجه را سه پسر اند شیخ ابوسعید و شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین شیخ ابوسعید از دختر سید وجیه الدین است و در شیخ فخر الدین و شیخ حسام الدین اختلاف است سید محمد گیسو در آن جماعت درویشان بر آنند که از بی بی عصمت اند و سید شمس الدین طاهر و طائفه از درویشان میگویند که از بی بی امه العناد و الله اعلم -

خواجه معین الدین خرد در

پسر بزرگ شیخ حسام الدین سوخته است و او را خرد نسبت بخواجه بزرگ می گویند و این منقبت

گو اتر یابی و رز قیست که چندانکه
سیر تر خوری لذت تر خوری سیرانی
او نه سیرانی است که طبیعت آلائی
گره اند و سیری او نه سیر نیست که
والله را بی لذت کند حق سبحانه
و تعالی غشاه و غفلت ادبصار
و پرده قسوات از قلوب موجب
حیرت از عقول و دواعی حسرت
از نفوس بابر اندازد و توفیق
تهذیب اخلاق و تکمیل اوصاف
پایت کرامت فرماید و سلوک
این طریق آسان گرداند و از شر
این مکاره غدار فریب غریب و غریب
بر غل و غش که بطاهر لطفت و
مهربانی نماید و در باطن عدالت
جانی دارد و بصورت موصفت
کرد و معنی مفاصلت نهنگ دارد
و در سلوک این طریق ترا مقتدا و
پیغمبر ای ما ساد و بدان مقام که
تور رسیده بتابعیت تو ما را نیز رساند
اوست بی این کار و بدست اوست
زمان اختیار و اما آنچه شیخ از بیخواب
التماس تذکره کرده و استدعا
تصبر نموده و دواى این درد را
ادکلام من حبه این بدان ماند که
بنا از نامینا راه نمونی جوید و شنوا
از دانشوا خبری پرسد مثل مراجع
یارای آنکه غفلت چو نموی زبان
کشاید و بجوابی که صلاح دی در آن
بود و صوابی که رشد او در آن است
خطاب نماید و بطریق کجاست و
در آن است اعلام غفلت و تقاضا
مقصود اوست را همی کند و این
همه عزیزان تبصیر اقرار باندانی
از سخن حق گفتن گریز نباشد

اورا بس است در ویش کامل بود و می پیش از آنکه مرید شود بکسب ریاضت کار بجائی رسانیده بود که
 سیواسطه از حضرت خواجه استفانده میکرد عاقبت بکلم خواجه مرید شیخ نصیر الدین محمود شد و خرقه خلافت آنکه
 ستد و پسر خرد شیخ حسام الدین سوخته شیخ قیام بابر یال در غایت حسن صورت و شجاعت و هیبت
 و عظمت بود و از هر کی از خواجه معین خرد و شیخ قیام الدین اولاد بسیار است چشت خان که در میند بود
 از اولاد خواجه معین الدین خرد است نام او شیخ قطب الدین است و سلطان محمود خلجی او را چشت خان
 خطاب کرد و خداوند دوازده هزار سوار گردانید سلطان محمود چون در اجمیر اسلام کرد و خواست که
 چشت خان ابدیه می چون در میند و از خرد کلان شده بود اجمیر اختیار نکرد و اولاد شیخ قیام الدین
 بابر یال شیخ بایزید است که او را شیخ بایزید بزرگ می گویند دانشمند بود در روضه خواجه درس می گفت
 شیخ احمد مجدد و بزرگان دیگر شاگرد اویند و اختلاف مردم که در فرزندان حضرت خواجه مشهور است و معین
 شیخ بایزید است و منشأ اختلاف آنست که چون سلطنت از الملک بلی فتور پذیرفت و کافران بدیا
 اجمیر غالب آمدند فرزندان خواجه معین الدین خرد بجانب میند و رفتند و در اجناسکوت کردند و بابر
 شیخ قیام الدین بابر یال بجانب گجرات رفتند و تعلم علم کردند و شیخ بایزید بزرگ بجانب بغداد رفت
 و تحصیل علوم کرد چون سلطان محمود خلجی بعد از سالها در اجمیر اسلام کرد و بر کفار این دیار استیلا یافت
 شیخ بایزید از مسافرت میند و قدم آورد و شیخ محمود دهلوی شیخ الاسلام میند و بود و صد ارباب علما و صلحا
 بوی تعلق داشت و می دختر را شیخ بایزید و سلطان محمود معتقد شیخ بایزید شد چشت خان را
 بسبب عصبیت که داشت اعتقاد با دشا به نسبت بوی خوش نیامد سلطان محمود در مقام نصب علما و
 در میند در مقام اجمیر بود چشت خان باعث شد بر آن که شیخ بایزید را نیز با جمیر فرستد تا در روضه متبرک
 درس بگوید بعد از مدتی از اقامت نمودن اجمیر جماعه انکار فرزند می او کردند و بباد شله سائید با دشا
 از علمای و مشایخ آن زمان استفسار کردند و خود خواجه حسین ناگوری و مولانا ستم اجمیری که یکی از علمای
 و قدما ی اجمیر بود و علمای دیگر گواهی دادند که شیخ بایزید از فرزندان شیخ قیام الدین بابر یال بن شیخ حسام الدین
 بن شیخ فخر الدین بن خواجه معین الدین است و فی الحقیقت اگر خواجه حسین اعتراف به نسبت او کرد و باشد
 پس است زیرا که وی ولی بود و مقتدا و عارف بسلسله ایشان و از آنکه ایشان بفرزندان شیخ بایزید نسبت
 خویشی کرد و دختر واد نظا هر می شود که پیش ایشان نسبت فرزند می وی محقق است و ابدا علم الغرض بود
 اولاد و احفاد حضرت خواجه متیقن است و آنچه بعضی عوام گویند که خواجه حضور بود و فرزند داشت
 غلط فاحش است ذکر اولاد خواجه در موقوفات مشایخ چشت واقع است شیخ فرید بن شیخ حمید الدین
 صوفی قدس سره در سرور الصد و از وی نقل می کند که چون خواجه اراقدس سره فرزندمان تولد شده
 روزی از من پرسید که حمید چون است پیش ازین که قوی و جوان بودیم هر چه از درگاه عزت می طلبیدیم

و از بیان واقع چاره نباید کرد
 و آخر فکر و ظاهر و باطن اعتبار و خدا
 باشد جل جلاله چشم دل بکل مشاهده
 او بکل و قدم سعی در مقام قرب او
 موقوف دایم بپای عقل در ملکوت
 اعلی سافروایات کبری الکی را
 که دران عالم مودع است نظرو بعد از
 نزول از ان عالم اعلی از احکام
 و انکار او حاضران و که در همه تجلی
 اوست ظهور هر چیز و دست اول
 و آخر ظاهر و باطن و نفی
 کل شیء لا یقیل علی الله
 و چون این حالت شرفه ملکا و
 شد و این شیمه کریمه است و گشت
 نگین دل بصور عالم بصور عالم ملکوت
 انعکاش پذیر و مراتب تعلیقی
 لا یوتی متعلا گردد و با حضور قدس
 و صحبت النش الفی که در ذوق
 ولذت آن عالم بذاق حال او
 برسد و آنچه نسبت با وی اولی
 و اقرب است همه از ذات خود رباب
 و معنی سکینه و تبار بر وی غایض
 گردد و تفسیر طایفه است و قرار در وی
 پیدا آید و بدین عالم ادنی و اعلی آن
 جز رحمت نگیرد و شکر گذاری نعمت
 پروردگار بر ایشان بختاید
 و بزرکات نعمت و معرفت ایشان
 را راه بنیاد و وصول مقامی که
 خود رسیده است ایشان اینر
 طالب گرداند و بزرگوار و عید و
 موافق رحمت قوت با عتد ایشان
 در شوق و اهتزاز او را در همه
 حال محبت و رحمت و لذت در
 لذت بود و از محبت خود نیز بیج
 و لذت خویش تند ایشان بود

دو می یافتیم اکنون که پیرو ضعیف شدیم چون حاجت بدعای شود کار بد رنگ می کشد بنده عرض کرد که
خواجہ را روشن ست که چون مریم را رضی اللہ عنہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام متولد نشده بود میوه دستانی
در تابستان و میوه تابستانی در زمستان بی محنت در محراب حاضری یافت چون عیسی پیغمبر علیہ السلام
متولد شد مریم منتظر شد که رزق همچنان خواهد رسید فرآن آمد و هنری الیک یجمع الخلق لک لک
حکایت رطباً حذیثاً بروشاخای و ریخت خرمای را بسوی خود و بچنان تابر تو خرمای تر بریز و در آن
حال و درین حال این مقدار تفاوت ست خواجہ این جواب را از بنده قبول کرد و به پسندید.

خواجہ احمد رحمۃ اللہ علیہ

پسر شیخ ابو یزید بن شیخ نجم الدین بن شیخ قیام الدین ست در فوائد الفوائد نقل از شیخ نظام الدین
اولیاد قدس سر می کند که فرمود که خواجہ احمد بنیر و شیخ الاسلام معین الدین عظیم صالح بود و می گفت
که مرا پاری بود که پیوسته دو رکعت نفل بعد از نماز مغرب برای حفظ ایمان می گزارد و دو رکعت اول
بعد از فاتحه سورہ اخلاص هفت بار و سورہ فلق یکبار و دو رکعت دوم بعد از فاتحه اخلاص هفت بار
و سورہ الناس یکبار چو از نماز فارغ می شد سه بار در سجده می گفت یا حی یا قیوم بختی علی الایمان
و سقے در حد و داجمیر وقت شام در رسید و زان از جای نمودار شدند ما همه فرض و سنت اگر از ده
جانب شهر روان شدیم و او نماز را تمام کرد و از عقب آمد و وقت رحلت بر سر وقت او رسیدیم آن چنان
میرفت که باید و شاید خواجہ احمد گفت که اگر مرا پیش کرسی قضا بنزد گواهی بدیم که آن مرد با ایمان فتنه است.

خواجہ وحید رحمۃ اللہ علیہ

برادر خواجہ احمد ست هم در فوائد الفوائد نقل از شیخ نظام الدین اولیاد قدس سر می کند که وقتی من نصیر الدین
طالب علم پیش شیخ فرید الحق والدین نشسته بودیم جوگی آموزین بوس کرد و نشست نصیر الدین از جوگی
پرسید که بابو سر می آدمی بچه دار و در اگر در مرادین پرسیدن او در حضرت شیخ ناخوش آمد نگاه خواجہ وحید
نمیداد خواجہ معین الدین آمد و التماس ارادت کرد شیخ فرمود من این را از خانواده شما در یوزہ و ادم مراجع بال
باشد که دست شما بنیت ارادت بگیرم خواجہ وحید الحال بسیار کرد و مرید شد و مخلوق شد از نصیر الدین
طالب علم که از جوگی داروی درازی موی می پرسید فرمود مخلوق شد و برکت صحبت درویشان دروی
تا تیر کرد: رحمۃ اللہ علیہم اجمعین.

شیخ بدر الدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ

بی ایشان و در همه جانی همه جا
خلق از وی تعجب و ستایشان
متعجب تر ایشان دروی حیران
و او در ایشان حیران تر باید است
که فضل حرکات صلوة ست نعت
مراقبه و بهترین سکات صیام
با حفظ مراتب و نافع ترین نیکیها
صدقه احسان بخون و کمالین
سیر صبر و تحمل بر شدائد و ادم
که التفات نفس قبل و قال من قش
و جدال تاثر و انفعال با حال
مختلف و حالات متباین باقیست
خلوص و از کثافت طبیعت که در
جلبت حال بود و بهترین اعمال
علی ست که از مقام نیت صادر گردد
و بهترین نیات نیتی ست که از جناب
حلم و معرفت نبعت گردد و حکمت
اصل فضائل ست معرفت ائی
اولی و اویل هو و کلمات طیبہ بسو
خداست و سبب فوعد آن عل
صالح است و ای گویم طلب آفرینش
از خدای کنم و هدایت از دوسه
می جویم و طلب کفایت از وی میکنم
و قربت از وی میخواهم از سمیع
بسیب نیست مضمون مکتوب
ابوعلی سینا بجانب شیخ ابوسعید
ابوالخیر و آن حکایت دیگر رسید و شد
که گویند که شیخ بابوعلی سینا نوشت
که دلنی علی دلیل یعنی دلالت کن
مرا به لیلی که راه نماید و پرده غفلت
از روی کار بکناید از نوشت که
الخروج عن الایمان الجانی الذل
فی الکفر حقیقه و ان لا تمفت الا
بما در انصوص الفتنه می گوید
دلیل ببردن آنست از ایمان جاری

از لفظونات شیخ شرف الدین یحیی معلوم می شود که او مرید شیخ نجم الدین کبری است و در سیر الاولیا نوشته است که و خلیف شیخ سیف الدین باخوری است و شیخ نجم الدین را در یافته بود و هم در سیر الاولیا می نویسد که او سخت بزرگ بود و صحبت شیخ نظام الدین اولیا قدس سره سماع بشنیدی و بغایت خوب صورت و نیکو سیرت بود و چون شیخ بدر الدین سمرقندی بر حمت حق پیوست او را در سنگوله دفن کردند و رسوم شیخ نظام الدین اولیا حاضر شد مجلس خاسته بود و سماع در داده پستر رسید در خطبه دیگر نشست چون ایشان در سماع خاستند شیخ نظام الدین نیز برخاست بعضی گفتند که میان شما و میان ایشان بُعد مسافت است شما بنشینید فرمود موافقت شرط است -

شیخ رکن الدین فردوسی رحمه الله علیه

مرید خواجہ بدر الدین سمرقندیست در دہلی بود و چون سلطان معزال دین کیقباد در کیلو کمری قهر نوبنا کرد وی از شهر آمده ہم در کنار آب جوآن مقامی ساخته بودند غالباً میان وی و شیخ نظام الدین اولیا چندان محبت و اخلاص نبود در سیر الاولیا می نویسد که پسران شیخ رکن الدین که جوانان خواستہ بودند و مریدان او بارہا در کشتی سواری شدند و سماع گویان و رقص کنان از زیر خانہ شیخ نظام الدین گنج گذشتند روزی ہمہ برین حال می گذشتند چون نظر شیخ برین جاعت افتاد سر بر آورد و گفت سالہاست کہ یکی تخون می خورد و جان خود فدای این راہ می کند و دیگران فو خاستہ اند می گویند تو کیستی کہ ما نہ ایم و بہت از آستین بر آورد و جانب ایشان اشارت کرد کہ ہلا بر ہمین کہ پسران شیخ رکن الدین بآن غوغا برخاستہ نمودند و کشتی فرو آمدند خواستند کہ غسل بکنند ہمین کہ در آب درآمدند در حال غرق شدند -

شیخ نجیب الدین فردوسی رحمه الله علیه

مرید شیخ رکن الدین فردوسی است قبر او جانب شرقی حوض شمسی بر صفہ عالی نزد یک بقبر مولانا برہان لجنی است رحمه الله علیہم -

شیخ شرف الدین احمد رحمه الله علیه

ابن یحیی المنیری وی از شاہیر شالچہ ہندوستان است چہا احتیاج کہ کسی نوکر مناقب او کند او را تصانیف عالی است از جملہ تصانیف او مکتوبات مشہور تر و لطیف ترین تصانیف او است بسیاری از آداب طریقت و اسرار حقیقت در آنجا اندراج یافته و لفظونات او را نیز یکی از معتقدان او جمع کردہ اما لطافت مکتوبات او بیشتر است گویند کہ بر آداب المریدین نیز مرقی داده وی مرید خواجہ نجیب الدین فردوسی

و در آمدن در کفر حقیقت و عدم انکساف
ہمت گر با نچو و رای ہوا لیلہ لیلہ
بود بکلا اشتغال باطن بجا و رای
حوالہ لیلہ کہ ناسوت و ملکوت و جبروت
ست الہام تہذبات بخت کہ لہوت
صرف و وحدت مطلقہ است اللہ اعلم
گویند کہ شیخ در بر آں نوشت و مصلحتی
ہذہ الکلمات الی ما یوصل الیہ عبادہ
اربعۃ الآت سنۃ فرمود مرا این
کلمات اشارات بجای برد و بکاف
رسانید کہ عبادت چہا ہر سال
آنجا نرساند و اللہ اعلم این حکایت
خالی از غرضاتی نیست لہذا علی القضاہ
بہدانی قدس اللہ تعالی سر وی آو
وی گوید ابو علی طیب مخوف را عبادہ
را بکار رسد کہ ابو سعید ابو انیر را وی
آنچنان نویسد و او در برابر آن
این چنین گوید و بعد از آن ابو سعید
گوید کہ لہذا این کلمات بجای رسانید
کہ عبادت چہا ہر سال بجا
نرساند و لکن اینم کہ ابو سعید ذوق
این کلمات بچشمید و گر نہ ابو علی
سنگسار آمدی و حکایتی دیگر نیز
ہست کہ در لفظونات شاہی خشتہ
نوشته اند کہ ابو علی شخصہ اہم اسو
بمجلس شیخ گذاشتہ بود تا ببیند
کہ خدمت شیخ او را غیبت بچہ
عنوان مادی کند و در حق وی
چہ می گوید روزی آن شخص از
شیخ پرسید کہ ابو علی چہ حال دارد
و کار او تا کجا رسیدہ است شیخ
فرمود مردی طیب و خصلت مند
ست لیکن بکار ماطلاق ندارد
و چون این حکایت را بیان کرد
شکایت آن با شیخ ابو سعید نوشت

کمن چندین کتب رساله‌ها
اطلاق نوشته‌ام شیخ چون سفرایه
که حکام اخلاق ندارد شیخ درجه
آن حضرت که من گفته‌ام که کام‌خانی
ندارد و گفته‌ام که حکام اخلاق نیستند
و تفطن به بزرگ حاکمیت تو را فطن
نمود که این حکایت دیگر شیخ از دوسه
بصورت است شاید در دسترس نباشد
در بابت حال آدان طلب و
نه در مقام نهایت و طلب است
و علم حکمتی بنیاد ویدی
الدین بنیاد همی کل شیخ قدیر
الرساله الثانيه عن خصال
التحلی لاسرار التجلی

لا اله الا الله محمد رسول الله
انوار توفیق ابد و اسرار تحقیق ازل
شامل احوال سعادت کمال و
حاصل اوقات بابرکات باد آیین
هر چند خواست که بعد از عرض
و حاضر فی از حکایت این اه
گوید و سختی از سلوک این طریق
بنویسد از صدمه سبب این
مقام و تصور صعوبت این مرام
حالتی در گرفت که کلام از دست رفت
و دست او کاملاً می‌گرفت و نویسد
از برای گفتن نوشته‌های بزرگان
چیزی نگذاشته اند کسی باید که از
کار بند و بعل در کار و خدمت بآدا
نفس که سخنان رسیدگان را
بقام ایشان نارسیده بگوئی
و حقیقت حال از حزن حکایت
ظاهر بگوئی اگر مردی کاره که
ایشان کرده اند بکن بعد از آن
گفتاری که ایشان گفته اند بگو

گویند که شیخ شرف الدین بشوق بندگی شیخ نظام الدین اولیاء بهی آمد قضا را پیش از آنکه او بهی برسد
شیخ نظام الدین بریاض رضوان خرامیده بود شیخ نجیب الدین فردوسی در آنجا بود چون بلازمست او
رسید فرمود در ویش سالهاست که منتظر تو نشسته‌ام المانتی دارم که بتو سپردنی ست مرید شد نعمتی که برآ
او نهاده بودند بگرفت و بطن اصلی خود رجوع کرد گویند که ویرا چند سال در بیابانی که در راه اگر واقع ست
تو تهنی واقع شد هم در بیابان می بود و عبادت می کرد بعد از سالها بطن رسید قبر او در شهر بهارست و منیر
قریه است از بهار رحمه الله علیه رساله فارسی ست که کسی در بیان چهارده خانواده نوشته در آنجا می نویسد
که ابتدای فردوس از سهروردست شیخ نجم الدین کبری فردوسی و شیخ علاء الدین طوسی هر دو قریب یکدیگر
بوده اند در مجاهده و ریاضت بسر حد کمال رسیده بعد یک هفته افطاری کردند و هم بگیا به جنگی زنان
جوین بود هر دو بزرگوار بخدمت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سهروردی آمدند و گفتند که سر آمد و کار
بر نیامد ریاضت و مجاهده بسیار کشیدیم اما هیچ روی مقصود ندیدیم شیخ ابوالنجیب فرمود برادران ما نیز بدین
دلغ مبتلائیم سبیل آنست که مرید شویم هر یک بزرگ بخدمت شیخ وجیه الدین ابوجفص بن عمر بن عمو آیدند
شیخ وجیه الدین بعد از مدتی شیخ ضیاء الدین و شیخ علاء الدین خلافت داد و داد کرد و شیخ نجم الدین
کبری را بشیخ ابوالنجیب سپرد کرد و گفت این را بر خود بگیرد بعد از هفتم ماه شیخ ابوالنجیب بشیخ نجم الدین
خلافت داد و گفت شما شایخ فردوسید از آن روزی از فردوسیان پیدا آمدند رحمه الله علیه هم جمیع شیخ
شرف الدین را و رای مجموعه مکتوبات که مشهور ست مکتوبات دیگر ست که بجانب شیخ مظفر بلخی که مرید و خلیفه
و صاحب سرست نوشته است آورده اند که در مدت بست و پنج سال که شیخ مظفر از واقعات معاملات
و حالات خود که در سلوک روی می نمود بخدمت شیخ علاء الدین می فرستاد شیخ آن را جواب می نوشت
و در ذیل بعضی مکتوبات مسطور بود که مکتوبات من همه حل مشکلات و معاملات آن برادرست باید
که کسی را ننماید که موجب افتخار سر بوبیت گردد بنا بر آن هر بار که مریدان التماس می کردند که مکتوبات
عطا شود تا انتسخ کنیم و مستفید گردیم بسبب محافظت وصیت شیخ و اخفای اسرار آئین یکس نمی نمود
مهر کرده ارسال میداشت ناقل این حکایت گوید که آن موازنه دوست مکتوب زیاده بود که هنگام
رحلت شیخ مظفر موم وصیت کرد که درون کفن من بنهید سبب فای وصیت او جمله در کفن نهاده شد
تا اسرار این بزرگوار پوشیده ماند یک هفته مخفی بمیان خریطه مانده بود و بخط شیخ الاسلام این چند مکتوب
از آن نقل کرده شد تا خوانند و شنوند سبب نفع دین گردانندی و ما از هر چه نکته که مناسب حال طالبان
و سالکان باشد انتخاب نمودیم که دوسه مکتوب که شاید بتمام نقل کرده شده باشد مکتوب سید احمد است
هر یک که موم راجع داده است | زیر آن کتب کرم بنهاده است | برادر از امام مظفر سلام و دعا
کاتب حروف مطالعه کن باید که در کار خود مردان باشد از شدت امور و از کثرت ابتلا و از امتیازات گوناگون

و اگر در آن مرتبه نیز چیزی نگویی
و خاموش نشینی بهتر و گوارا تر این
گفتن را خاصیتی است که مباد
نورانیت را از سینه بیرون آرد
و باطن را از ذوق و حضور خالی
گرداند حقیقت را هم اگر در سنگ
سینه مختبئ دارند با مجال صبر
و کتمان بروی تنگ آید و نجات
فضا سے باطن جولان کند و
در اعماق و اجزای وجود سربازان
نماید و از بس شدت ضبط و کتمان
خواهد که در روز انبشاکاف و سیر
افتد تا اشعه النور آن بے اختیار
از جنبات احوال بتأثر انوری
دیگر و حضور ی دیگر باشد مشکوه
فیها مصباح المصباح فی زجاجه
در صورت خاموشی بان حال
گردد و معنی بے عبارت در سخن آید
مبارک باد این حال گوارا باد
این ذوق آن را که حاصل است
جماعت دیگر را بنیم که در ذوق سخن
ولذت همزبانی چنان از دست
رفته اند که صبر از سخن نزد ایشان
محال گشته و لفاظی معنی نال
نفس حال آمده کار آمد
حصه مردان مرد و حصه گفت
آمد این است در درجه ایچانیز اگر
نیک و نذ دلیل واضح است بر
قوت تاثیر معنی و سطوت سلطان
حال که با وجود غشاده لفظ و حجاب
صورت این تاثیر دارد و آنجا که
محض معنی و حزن حقیقت بود
چه حال باشد باری اگر کی بگوید
همان قدر گوید که یافته باشد و آنجا
دم زند که قدم نهاده بود و ناز و آره

که در راه سالک است نباید که در کار تصرف و تفرار راه یابد ای برادر در عظمت الانبیاء آورده است که کار خدایند
جل و لا یریک من انیت نتوان دانست که اقبال و فتوح حق سبحانه و تعالی بنده را از کدام راه پدید آید
از راه نعمت یا از راه محنت از راه عطایا یا از راه بلاموسی پیامبر اصلوات الله و سلامه علیه بعد از زادن
در تنور آتش افکندند پس در تابوت افکندند پس در دیوانه افکندند پس در دست دشمن افکندند پس
در دست اموت قطعی دادند پس از خون کشتن در غربت افکندند پس ده سال در شبانی افکندند شب
تاریک شد و ابر تیره برآمد و برق جستن گرفت و گرگان رسیدند و گوسفندان رسیدند و راه را گم کرد
وزن را در زادن گرفت سر ساخت فرود گرفت و آتش نه هر چند حقیق زدیچ آتش بر نیام چون همه
وجود در مانده و عاجز گشت گاه فتح غیب پدید آمد تا گفت انی انست ناسرا چون بطلب
آتش آنجا رسید گلی دیگر شکفت که انی انار بک فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی
و انا اخترتک فاستمع لیاوخی اسرار الربوبیه غیر معلومه لوجرت الاحوال کما علی العبد علی سنن و احد
لاحاط علم العبد علی الربوبیه و الله تعالی بصفاته غیر محاط

مکتوب ای برادر آدمی زاده و درجه الهیت در فطرات سرگردان
مانند آینه در زمان لطیف بکام رسد محال است محال رباعی
معتشوق دل معرجه باه افتاد است | این افعه طرفه براه افتاد است | درویش عشق بادشاه افتاد است | درو که غم کوه یکاه افتاد است |

ای برادر عاشق باید که نوعی از معشوق را بشاید اگر شایسته لطف بود مرد او از معشوق بر آید و اگر سزای قهر
بود مرد معشوق از او بر آید آنچه مراد معشوق از عاشق بود تمام تر بود و موجب الصادق من یجمل مراده خدا مراد
محبوبه لا یصلح لهذا الشان الامن کان فارغاً من جمیع الاعمال لا تشغل له فی الدنیا و الآخرة فاما من شغل
دنیا و علی قلبه حدیث عقباه فلیس له نصیب من خدمه مولا و یقال اصحاب الدنیا مشغولون بدنیایم
و ارباب العقبی مشغولون بعقبایم و اهل النار مشغولون باینالون من لبوا هم من الذی له فی الدنیا و الآخرة
عن مولا خبر مکتوب امام مظفر باند که این قسم از علم معاملات نیست از علم کاشفات است علم کاشفات
در قلم آوردن خصلت نیست اما آن مقدار که نویسند این است که موجودات محسوس را عالم ملک گویند و
موجودات معقول را عالم ملکوت گویند و موجودات بالقوه را عالم جبروت گویند و هر چه باورای این است
آن را عالم لا هوت گویند و بدین عبارت هم می گویند ملک عالم شهادت است و ملکوت عالم غیب است
و جبروت عالم غیب غیب است و خداوند جل و علا غیب غیب غیب است بعد از تقریر همچنین می کنند
که لطافت عالم ملک هیچ نسبت ندارد با لطافت عالم ملکوت که عالم ملکوت بغایت لطیف است
و لطافت عالم ملکوت هیچ نسبت ندارد با لطافت عالم جبروت که عالم جبروت بغایت لطیف است
و لطافت عالم جبروت هیچ نسبت ندارد با لطافت ذات پاک خداوند جل و علا که ذات پاک خداوند لطیف

صدق و نفس الامر بیرون نیفتد
و سخن و بال حال می گردد اکنون
گویم نعوذ بالله من الخلل و الزل
رسیدگان مقام معرفت می گویند
که بعد از تنقیه و تطهیر باطن بصل
و التفات بمجوسات و استغراق
و انتقال بذکر و عبادت مولی جل
علا نفس الیقینی و یسبغ و حایات
پیدا آید و نور معرفت در دل نشی
گردد که بدان مشاهد حق دست
دهد و بر مراد آبی و حکمت انبیا می
وی ۱۶ اسم در کائنات اطلاع
افتد و از دل بر صبر شجاع
انکاس پذیرد که چشم ظاهر و باطن
در و حایات را مشاهده کند بظلال
و باطن از صفت عالم نور و ظلمت
منسلخ و منقطع گردد و در نور حق
مستغرق و مستملک شود و تفصیل
این احوال را ایشان دانند که
رسیده اند ولیکن برای تصدیق
ایمان باین حالت علی الاجمال
این قدر معلوم و متیقن گشته است
که اعتزال و انقطاع از خلق و توجع
و اقبال بجناب اقدس اندوخت
قلب و کای نفس و طهارت
و زراعت از آنچه قلوب و نفس
عامه غافلند بدان مطمئن و متبلی
ست تا غیری بهمت شاید که اگر
این حدیثش دوام پذیرد و استمرار
گیرد و رعایت احتیاط کار دست
دهد و وصول بآن مقام که فاشی
سید منتهی و اشارت میکنند ممکن
باشد پس طالب این نسبت
و مشتاق این کمال را بشرط است
که بر او طلب و استعداد پایه بنشیند

لطیف لطیف است و هیچ ذره از ذرات ملک ملکوت نیست که جبروت با آن نیست و بدان محیط نیست
و هیچ ذره از ذرات ملک و ملکوت و جبروت نیست که خداوند جل و علا با آن نیست و بدان محیط نیست و او را
آگاه نیست و هو اللطیف الخبیر و است که لطیف مطلق است چون لطیف مطلق بود محیط مطلق بود و هر چند
لطاقت بیشتر احاطت بیشتر از اینجا فهم می کنند دهی محکم اینها آکنند و سخن اقرب الیه مر جلی
الو سید مستنوی | آنچه تو کم کرده گر کرده | هست اندر تو تو خود را پرده
از اینجا است که می گویند ملک با است و ملکوت با است و جبروت با است خداوند جل و علا با است از اینجا
ست که می گویند حقیقت انسانیت است که منظر و آئینه سر حقیقت الوهیت است
تا نیاید جان آدم آشکار | ره نداشتند سوی کردگار | ره پدید آمد چو آدم شدید
ز و کلیه هر دو عالم شدید | زیاده ازین نوشتن نتوان ما را در وقت خویش بدعا ایمان یار
آرد و اسلام آبی برادر کل یافتن کل یافتن است هر که کل باخت کل یافت لن یصل الی الکمل لاسن قطع
عن الکمل و نتیجه و اثر کمال عشق آنست که او را منع و عطا و رد و قبول و رحمت و لعنت یکسان گردد و هذا
کمال فی عشق لیس و راه کمال تا فرقی می کند ناقص است کمال آنجاست که فرقی نماند برین معنی است کسی
در باب آن مردود و موجود میگویی | بهر آن خوشتر از وصال گران | منکر شدت باز رضای دیگران
گویند او را بدین لعنت چندان فخر است که دیگران را بر حمت گشتی او را گفت که کلیم سیاه لعنت چرا از دوش
برندار گفت | می نفروشم کلیم می نفروشم | اگر نفروشم برهنه ماند و دو شرم
اما این معنی نه در کار خانه عقل است عقل ازین معنی مفلس ما در زاد است عشق جنون الهی کار و دیوانگان
دیگر است و کار عاقلان و دیگرانی برادر اگر آن معانی و احوال که بران برادری گذرد در آغاز کار لازم وقت او
شود خام ماند و بخت نگر دو نمودن و در بودن دو حال مختلف باید تا روزه روز بخت نگر دو چنانچه میوه
تا دو حال بود و بخت نگر دو گاه آفتاب و گاه سایه قبض و بسط و جمع و تفرقه غیبت و حضور و گاه حکمت
دیگر صفات بشریت منافی حقایق است پس تا صفات بشریت باقی بود و او را باقی نبود زیرا که قبایع الانسانی
احمال بود از اینجا این مسئله تمام حاصل خواهد شد آن برادر دل قوی دارد و بهمت بلند و امید صادق که ظهور آن
دولت از محال باشد که عقول ملکی و بشری در ادراک آن عاجز آید مروی بزم و مری شعیب پیغامبر علیه السلام رضی
شده و از برای تزویج صالحه ده سال شبانی کرد و در طلب آتش قدم نوز قدیم در نظر آمد و بشرعایت خلعت
نبوت و تشریف رسالت در رسید این عقل از کجا ادراک کند کار بفضل است نه باستحقاق ای چه عجب
سحر و فرعون با داد و کفر و ساحری غرق بر خاستند و در قهر و کذب موسی که نسبت سلسله ننگه شسته بود
که تاج معرفت بر سر ایشان نهاد و بر تخت توحید نشاند و عارفان حضرت خود گردانید تا بهمت از دنیا و آخر
بیکبارگی در گذشته اند و الله خیر و الباقی در داند ای برادر آنچه از خم خانه رحمت تمامی نماند قبح قبح خوش

می خور و بدستی کن بشوید میگویی	بلیت	هر که آن آفتاب اینجا بتافت
انچه اینجا بده بود اینجا بتافت	خوش باد مبارک باد آتش برآورد	هست دریا به محبت بی کنار
لاجرم یک تشنگی شد صد هزار	اینجا کار بر قدر هست	هر چند هست بلند تر نشسته تر
هر که صاحب هست آمد مرشد	همچو خورشید از بلندی فرود شد	بار وقت باید کشید چاره نیست
و در هر روزه باید شد و اگر نه خام ماند آخر کار سالک	همین است نه تنها تراست	بلیت
تا اگر وی نقطه در دل پسر	یکی توان خواندن ترا مردی پسر	ای برادر راه تو حید که دین مرشد
دریای محیط است اینجا علم و عقل غرق نشستن از کجا و گفتن از کجا	هر که هر که درین دیا افتاد در عالم حیرت افتاد	این است که گفت
تظنه کو غرق در دریا بود	هر دو کوشش جز خدا سودا بود	ای برادر اینجا در سکر و غلبه از کسی چیزی افتاده است
او در آن مغرور است اما پسندیده روش درین عالم	اینست از استقامت عملی الشریعه مع کتمان السری برادر اگر درین تماشا باو نمانی شما کسی توقف افتاد	افزون
ممن از آنکه نماند و او را پیش آید و دایره لادیند در بان الا مقید گرد و در بان الا دانی کیست آن را	بلین	خوانند از و بشوید میگویی
معشوقه گفت نشین بر درین	اگر در درون هر که ندارد درین	ای برادر بعد ملاحظه عقوبات و تماشای عالم ملکوت بسیار کسان را راه زده است و ایشان را همان آنکه
مقتضو را یا قتیتم سبحان اسدکی در کار آن سر مجبوران نظر کن و بشنود ترا و الارواح آورده است قال	وسیب بن منبه رضی الله عنه قرأت فی بعض الکتاب ان الملیس تقی موسی علیه السلام عند الطور فقال موسی	لا بلین بلین ما فعلت اذ لم تجد لادم فقال الملیس ما اردت ان ارجع عن دعوی فاکون شکاک فی ادعیت
فلم ار ان اسجد لسواه واخترت العقوبه علی کذبی وانت اذ عیت محبة الله فقال لک انظر الی الجبل فان تقرمکاء	فسوف ترانی ففطرت و عصمت علیک لایته اهل محبت و ذوق را اینجا کار با و سر است برین نظر است که	عین القضاة می گوید توجه دانی که الملیس کیست جبریل صفتی باید که دزدیده در کار او نظری کن ازین می گفته اند
سرافته آن را و از سجده غیر او	اگر در دره اولی کم زانت نباید بد	صحاب محبت دانند که دو عالم محبت
چهار است چون یوسف علیه السلام از پیش یعقوب علیه السلام برفت یعقوب را دیده نیز رفت تا چنانچه او را	ندید برادران این نیز بیند چون بوی پیر این یوسف باز آمد و دیده نیز باز آمد ازین معنی گفت	هر که او را یوسف کم کرده نیست
اگر چه ایمان آورد آورده نیست	ای برادر فی مثل اگر هر دو عالم را	بر در تو آمد و گوید ترست هر تصرفی که خواهی کن موشیار باشد تا از انچه فوق الدنیا و الاخره است محبوب نگردد
و قطع طریقی نشود بهمان گوید که آن عارف گفته است	دنیاست بلا خانه تحقیقی هوس آباد	ماصل این هر دو یک جزو است
سلطان العارفین خواجہ بایزید فرموده است لو اعطاک و حاتمیه علی	و بخوی موسی و خطه ابراهیم فاطلب او را و ذلک فان فی خرد از عظمت او را و ذلک کثیر اکثر اسی برادر هر زمان	طالبی دیگر هنوز بدیده یقین رسیده
و بسبب طریای غواشی طبیعت		

و بقصیر کلی از خود راضی نباشد
و اگر در تمام سال ای دریا می نشسته
در هفته روزی در روزی سنگ
این معنی را در دو وظیفه خود سازد
و در آن یک ساعت از خلق از زور
خلوت گردیده و بزرگوستان حق
مشغول گردد و در مقام تضرع و
استهال محض و التجا بایستد
تا برکات و انوار این وقت بسیار
اوقات بقیه و رفته رفته دوام
و اتصال وقت دست عجب
که نشانی ازین کار در نیاید و عجب
ترا آنکه بعد از استماع این خبر در آن
وجود آن اثر باعث از باطن هست
مرد قافل بر دریافت این حال
و امتحان صدق این مقال می
نگردد الا الا اسدیک ساعت
از شب زره را اگر صرف این
خیال گردد چه نقصان آرد باری
اگر هیچ نماید ساعتی بطور خود بود
نیز عالمی دارد و بر قیاس انچه گفته
است زاده بهجت اگر
نیست این نه بس که تراید و ی
و سوسه عقل بخیر دارد و اگر
کلی اما ده ایمان صورت کمال یافته
و نور یقین بر دل تافته است
قطوبی له و بشری که آن در محبت
خاطر و کلفت اغیار باعث خست
این کار و سلوک این طریق خواهد
زیرا که انبعاث شوق طالب و
تحل تعجب بر قدر او را که حسن مطلوب
ست و او را که حسن مطلوب بر
اندازد ما شراق نور یقین و اگر
طالبی دیگر هنوز بدیده یقین رسیده
و بسبب طریای غواشی طبیعت

و عروض عوارض نفس در مرتبه
 قلین و تخمین مانده است آن نیز در
 اختیار مجاهده و طلب کافی است
 شیخ ذکرة الله بالخير فیروز در اول
 حال اختیار عمل مشروط بوصول
 یقین نباید داشت و همان قدر
 تصدیق که حاصل است اگر چه
 اعتقاد و تقلید باشد شروع در
 عمل باید کرد تا هم انصاف و حالت
 دنو را نیت عمل فتنه حجاب
 ریب از جمال شاه خیب برافتنه
 و نور یقین جلوه گراید یعنی شدن
 نقصان و تسویف تا خیر سعی
 در ازاد و علاج آن مقصود و در
 ترانند و علت بعد حجاب را
 مستقر و تنگ سازد بخت و طبع
 و زمین کشد بغیر بانه یقین
 است که صاحب فطرت سلیم هرگز
 از جاده سلامت طریق مستقیم
 بدریفته که هرگز واصل گوی خطا
 من فدای آن طالب مشغون
 که بجز و شنیدن خبر پیش از بروز
 فور و ظهور افتد دست و کار زند و
 تحصیل مطلب اگر چند متعذر
 الوصول بود بقیاب و بی اختیار
 گردیدی از محققان گفته است
 که فطرت سلیمه مجبول است بر نیاید
 دین اسلام و الله الموفق و منه
 اللهم اللهم انما الحق حقا
 و ارزقنا اتباعه و اربا الباطل اطلالا
 و ارزقنا اجتنابه و صلی الله علیه
 الهادی المهدی الی طریق الحق
 المبین شیخ اکمل امام الائمة
 و استار الوجود و سید المرسلین
 محمد علی آله و صحابه و احوالیه

از عالم محبوب این خطاب بسج جان هر یک از عاشقان میرسد ایها المسافر الی الشرق ایها المبارک الی الغرب ایها
 المناظر الی العلی ایها المسارع الی الثری این مطلب با ناز و مکتوب آن برادر رسید شور و غوغا بسیار بود ای برادر
 چون امام شبل را پرسیدند صفت العارث گفت صم کیم عمی پس با این شور و غوغا چه سود کند لب باید بست و در
 اندوه این حدیث باید سوخت و ماتم و مهیبت خود باید داشت غوغا و شور هر چه باشد جز فرو بردن
 و آروغ نه آوردن راه نیست روش خداوندان این قصبه همین است تا در دنیا بوده اند و رانده و ماتم
 این حدیث بوده اند چون از دنیا بیرون رفته اند با این اندوه و با این حدیث بیرون رفته اند و آموخته
 که در گور خفته اند و فردا که از گور برخیزند با این حدیث برخیزند ای برادر بالوث حدیث دعوی قدس طهارت
 که حضرت اوزا شاید در عالم مامتنع الوجود پس یقین باید دانست که پاکی از لوث حدیث یاد قدم است
 یاد عدم است از اینجا همان می آید که آن عارف گفته است از یاد عالم لا وجود له انی منزلی که در آن قدم
 نهاده و مردان در آن منزل در فریاد اند آخر نشنیده

قد تحیرت فیک خدیو

یا دلسا لمن تحیر فیک

این است رباع

چون سرازل طعمه ابدال میشود
 هم نمی خور عیقل را زبان لال شود

شیخ حسین علیه الرحمة

ابن معر بنی انچه مشهور است و او را مرید و خلیفه شیخ منظر که عم حقیقی اوست میدانند اما از ادای کلام و چنان
 ظاهر می شود که او پیوند ارادت با شیخ شرف الدین قدس سره دارد و تربیت و ارشاد و خلافت از شیخ منظر
 یافته و در او اهل حال و حضرت و بانی تعلیم و تعلم اشتغال و هشت و بعد از جاذبه عنایت آسمی که باعث بر
 سلوک طریقه فقر است سفر حجاز کرده و زیارت سید کونین صلی الله علیه و سلم مشرف شده و بعد از دریافت
 این سعادت که متضمن حصول جمیع مقاصد است بوطن اصلی رجوع فرمود و او را نیز مکتوبات است بر طر
 مکتوبات شیخ بزرگ متضمن اسرار توحید و باعث بر اختیار تجرید بانی لطیف و بیانی عجیب جمله از وی
 نقل کرده می شود و همدان شنای از احوال وی چیزی نیز معلوم گردد مکتوب این بیچاره عنفوان
 شباب و او آن تعلم مدتی در راه و یعیسیان و خذلان و فانی هوا و خسران چون قوم بنی اسرائیل حیران و
 سرگردان بوده ناگاه بندگی شیخ منظر محرم را سفر حجاز پیش آمده بنده را همراه برابر بردند و مدت پنج سال
 تربیت و ارشاد دلیلا و نهار اعارف و حقایق را بر دیده خفاش صفت این گداجلوه فرموده هر چند این
 بیچاره قابلیت نداشت اما چنانچه قرب زمان انبیا را اثر تمام است قرب مکان ایشان را نیز اثر کمال
 است تا تیر آن قابلیت پیوست و چیزی دید و دانست که عبارت از ان خبر بدین حدیث نتوان کرد

لو تعلمون ما اعلم الضحکة قليلا وليكنتم كثير العبد چون بشوق قضا ازل درمند وستان افتاد آن معنی و بشوق
 آور دو آن مطلوب بقصود باز آمد اکنون که مدت است سال در حسرت نیافت برآمد و طاقت بگرشها
 فراق بروز آورد گفتم یا رباه بکدام وسیلت و بچه ذریعت بدان دولت رسم درین دیار اگر جهان بکام شود
 و فلک غلام شود اما بادوری در سری مجوری مقام کردن و از آشنائی به بیکانگی آرام گرفتن شرط محبت
 و دفاعی مودت باشد **س** بیچاره و لم شکسته تا که باشد و در خیم فراق خسته تا که باشد
 و آرزوی کسی که بی او خوش نیست بر خیز و بگوشت سته تا که باشد عاقبت سر به بیان نهید چون معنی
 هر که در سر موس حین تو غزالی از **مکتوبات** در فضل زمین عرب مقرر باد و مکتوبات جدید خدمت شیخ
 که برای مغربی نوشته اند شکایت های این زمین نبشته و نبشته که اگر درین زمین کاری دست او چه کنم تا دور بود
 پای بند بودم چون مادر فوت شد قوت پای رقت بقصود افتاده ماندم و شیخ فضل الله سالها چهل کان
 طلی می کرد کشایش نمی بود و فرمان شد در عرب برو رفت بعد کار با کشاده که در قمر میریاید بندگی شیخ مظفر
 در حیات حضرت بیرون آمده و رفته فرمان شد مولانا صاحب مشرب شده است و بر اصول قانون
 کار مطلع شده است از ناجدا شدن او را مضرت نیست چون مراجعت فرمودند در اثناء راه بود حضرت
 شیخ وفات یافت چون حضرت سالت را در جواب دیده بودند که این بار باز گردت و دیگر یا فرزندان بیای بعد
 ما را روان کردند و فرمودند در فضل این زمین سالهای نوشتم اما که فهم خواهد کرد و اگر حضرت شیخ می بودی تو شتم
 بعضی یاران را صدقه شیخ اینجیصل و قانون کارست معلوم شده است اصل کار رجحان گفت هوامی دنیا
 و عقبی ست الا لشغل بایست و مایساعده و مایعاضده من التقرب الیه عزوجل **ایات**
 کافر نفست چو زبون تو شد اگر همه کفری هم ایام شدی **س** و بی که با تو برآم سعادت ابدست
 شبی که بی تو گذارم مرا به نور نیست اوصاف فیمه چون بدل شد هر عقده که در تو بود وصل شد
 جمله علوم این طائفه درین سه بیت است اگر علومت داعی بر سفر شود مبارک **لا یبعد مع المحبة سمیت کاتب**
 همین ست ما شغلک عن الحق فهو طاعتک همین نوشته دوستان را می دهم و بچند امی سپارم
ان خیر از اذی التَّقْوَى وَ کَثْرَى بِاللّٰهِ حَسْبِیْ **اگر خیل و سپاه حسبی الله**
و ریش پناه ربه الله و السلام می گوید از بندگی مخدوم شنیدم که در مدعی فرمود که در هند
 مرو خدا نیست گفتم می گویند که هیچ مقامی نیست که آن جا مروی نیست که بپرکت او قائم ست فرمود
 آن صلی الله مرو خدا دیگر است اگر من کسی را در میندی دیدم پیش در او مجاور می شدم **مکتوبات** در
 حصول ثلثه طالبان حق را دوام گرسنگی لابدی سخت خواهد بصدم خواه حالت انظار و جوع رکن کارست
 هر چه بنا توان کرد و رجوع نباشد چیزهای دیگر شرط کار پیش نیست جوع رکن همه کار است آن ابهمه
 حال نباید گزاشت بنیاد و ذوق جوع ست آن کس که قویست جوع بی صوم را ملازمت می تواند نمود

و ابعاد بعین بهاء طریق
 الحق و محی علوم الدین
 الرساله الشانیه عشر تحصیل
 لم مطلوب انتظار المحبیه عایه
 الاعتدال فی العلوم و الحال
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 طلب باید و انتظار بی طلب و
 انتظار بهوس و آرزو مطلوب
 نتوان رسید و تحقیق طلب آن
 بود که طلب و تعطش مطلوب و وحدت
 وجه طلب بر جان طالب چنان
 غالب آید و استیلا بیکدیگر
 مقصودی فرج آرزوی اذن
 مانع نیاید و غلبه شوق و تعطش
 آن سرحد رسد که اگر عقلای عالم
 حکم کنند که وصول بدین مطلوب
 محال ست و حصول این مقصود
 معتدرا برین سخن در گوش طالب
 اصلا راه نیابد و قطعا دشین
 دی نگردد و گفتگوی ایشان
 قدم از راه جستجوی بر ندارد
 اگر این حالت روی نماید طلب
 ست باقی هوا و موس میش
 نباشد و از هوا و موس کاری
 نکشاید و انتظار محبوب چنان باید
 که یک لحظه از خیال آن حال و
 حصول آن دولت صال خاقل
 نبود و فارغ نشیند و هر دم که
 زند و هر قدمی که بزند حصول مطلوب
 و حضور محبوب پیش چشم دارد و
 امید دارد که شاید همین محبت
 پرست آید امید و انتظار اگر چند
 درستی و نیک نام اظلال که در حق بیاید
 حال انتظار از مقام بیخبر شود

امید رسیده دل کمون و
مضمون و اثر انتظار بیرون افتد
و از فحش امید آرام و تنگین بفهم
در آید و از انتظار خلق و مضطرب
و بقراری مفهوم گردد که انتظار
اشد من الموت این موت عین
حیات و کواثر از حیات است
صد من از حیات فدای این موت
باد و شک نیست که جوید این
حال عزیز و نادار فقیه پس چه
باید کرد بیکار نشستن نیز گنجایش
ندارد و باری اگر این قدر نبود
بکرم مالاید رک کله لایترک کله
قدیمی باختیار در راه باید نهاد
و کامی دود سنگ لوک
و خفته شکل فی ادب و سوی
اوبی غیثه و او را می طلب و
بقین باید دانست که هر عمل را
اجری و هر کرده را جزائی است
اگر چند مقدار از بهشت نبود
من فعل منتقال ذره خیر بود
من فعل منتقال ذره شر بود
اندین ره را بچنان کنی
دست و پایی برین مان کنی
که کافر من گزینان کردست
کس بد در راه ایمان طاعت
یک نفس و عکس با تو زیان
نکردن هم نگویم و یکی از مقامات
یقین اعتقاد پاداش عمل است
تا بانی که هر چه کاری بد روی
عمل خود را خوار و بی اعتبار باشد
اگر چند ازین جهت که نسبت ببند
دارد خوار و حقیر و بی اعتبار بود
اما از حیثیت آنکه اقتتال امر
پیر و دگارت نشان داد

صفتی در این است که در این عالم بهر کار و عمل و از او الهام

این کار اقوی است و آنکه ضعیف و مبتدیت نیت صوم می کند و ضمن صوم جمع می کشد اصل جمع است
بعده اصل صل بطول است بعده ترک مالایف است این سه چیز تحفه است که انبیا و اولیا را ستوده اند
با سلامتی این سه چیز هر دو قوی که در بنیاد بگوای این سه چیز آن فو قی و ذوق است نفس در مقام خود است
و شیطان در مقام خود آنجا که این سه حصار است نفس و شیطان و خلق را در آند نیست و اگر هست نفاذ
نیست بهر خطره که باین سه چیز است رحمانی است مکتوب و نصیحت فردن قاضی امجد باند در خواست
کرده بود که چیزی بفرماید و فوادی بنویسد که در غیب بطلان آن النبی الشرحی باشد برای بشتن و گفتن
بزرگان شیخ مانگذاشتند اما کاتب وصیت همین قدر می کند که همیشه خصم نفس خود باشی همواره هست
بر خالفقت هو افتن مصروف داری و کار را غنیمت شماری و آن آنست که دائم در سویدای دل خود رقیب
باشی هر زمان که در یاد او گذرد اسلام دانی و دانی که از غفلت یابی کفر شماری اعتبار را لا اعتقاد و انتقاد
از برای دفع خصم و تحریر آید و جوارح از معاصی صغائر و کبائر پاک داری و بتجدید توبه و تجدید ایمان
لیلا و نهار اول خود را تفقد نمائی و وظایف که از پیش این فقیر گرفته در آن ملازمت نمائی و اصل
کار با توبه است و مقامات توبه را نهایت نیست و التوبة للمقامات کالارض للنبات فمن لا ارض له
لا نبات له ما را و ترا همین مهم است که چشم و گوش و دست و زبان از معصیت و خلاف پاک و ایم
و شب روز درین تجسین باشیم که امروز زبان پاک ماندا نه همچنین از جوارح چه پاک ماند و چه پلید شد
هر چه پلید شده باشد از آن توبه و تجدید ایمان بخدای باز گرد و چون تو درین غم مشغول و درین اندوه
و اندیشه باشی عبادت تمام جهان بنام تو نویسد و درین مانه لقمه پاک داشتن و اعضا و جوارح
از معاصی پاک داشتن هر که راست دهد و جنبه وقت ماست اگر انصاف دهی مغر سخن این است
و خلاصه کار این است باقی دیگر با نقش بر آب و آن است اگر این معنی و این دولت است هدایا گاهی
دست دهد آن زمان شکر واجب شود یا گاهی دست نهد آن زمان توبه واجب شود هر که امروز در
صراط شریعت بپایرفت فردا از صراط حقیقه نیز سلامت رود هر که در شرع لغزش افتاد بے شبه

آنجا لغزش خواهد بود | دوزخ و جنت از نیجای برند | راحت و محنت از نیجای برند

تا تو اندقدم در راه شرع ثابت و قائم دار و تا بر خور داری صورت و معنی بیند روزگار عمر و فسق و فجور
گذشت در مدت عمر و رکعت نماز پسندیده حضرت عزت میسر نشد و یک روز و زه که آن را صوم
توان گفت دست نداد و با مسلمان خاستن و تمام روز در معصیت گزرا نیدن و هنگام خواب

اسلام آوردن را	فسق است و فجور کار هر روزها	پرسد ز حرام کاسه و کوزه ما
می خندد روزگار می گردید عمر	بر طاعت و بر نماز و بر روزها	امروز با غم طاعت و عبادت

ملاقات نیست ساعت فساعت همین افتاده است که بتجدید ایمان کلمه شهادت باید که فوت نشود و اگر

این ایمان لسانی و توحید زبانی توفیق نشود و دوم آخر با کلمه بر آید گوی از میدان برده شود و
 و مجلس صالت نمائند و از آن **چون در خسر و آید می در سبونا نماند** **عمر** یا آخر رسید به نقاد و یک شد
 اسید ماه و سال نمانده است یاری از یاران است بر کوه مشغولی خود و زکوة فراغ خود و این مجلس بنیوا
 بت پرست کند گرفتار نفس اماره و راحت نیست شیخ هر روز و هر وقت که یاد آید عباد ایمان و سلامتی توحید خیرت
 و عافیت مدد فرماید و در مکتوبی دیگر یکی از طالبان می نویسد که نوشته بود که یک اسم تعیین کنند در ویشان
 اسمائی و گیرند که شعبده و تلمیس و تبلیغ فرایند خانه شیخ شریف الحق و الدین طبع گرمی نشده است و نشود
 درین خانه طلب حق که طریقت است می خواهند و تبری عما سوی اندمی طلبند و این بیت می خوانند
بولايت محبت صفت سریت عاشقان را **بجهان چه دید آن کس که ندید این جهان را** هر که قدم از غیر حق برنداشت
 محنت بی حاصل است او را در دوک و پنبه می باید بود و او را همین او را و کار و تلاوت و عبادات ظاهر و باطن
 است کار مردان و دیگر است کار مختاران دیگر آسانیان از آن بت پرستان نه استغناک عن الحق فمطمانت
 و اسلام فقیر طالب روز افتاده را چه پروا تا طرد مردان است بر خدا و عطا کسی ملتفت نگردد و در نیال
 خیرت کار خود استوار باشد بهر چه راه یابد اگر چه بت خانه باشد فرض حال باید پنداشت حالت بوائی است
 از ضعیف شدن پاک نیست در راهی بد و سه طلی خوف مرض و ملاک نیست بکند خیر خواهد بود و بنیاد کار
 همین تبدیل عادت است و تغییر اوصاف و سمیه است و این بمنزله و ضد است اگر این نشد نماز و روزه
 هیچ نیست اصل طهارت است درین کار اگر این دست نه هیچ دست نه بود آنکه نوشته بود که سری حجت
 می دهد اگر فرمان شود پیر این پوشد پیر این و کفنی و خرقه اختیار این چیز نوع عادت پرستی است فقیر که
 طالب راه اعلی باشد او را لباس اختیار چه معنی دارد ان الله انظر الی صورتکم هر چه باید بپوشد دیگر
 طالب راه را هر جا که معنی روی بنماید و فهم شود اعتراض و انکار کند حال او است اکثر اشراف و مخدومان نیست
 که لباس گر شکی در یافته نمی شکم پر کند و نمی خالی بار و دلی و ام که نمی خالی ماند این معنی چون آب شود
 و دست نه بد الا توفیق الله تعالی و بداد دست برین صورت حرارتی و آتش است که تجربه معلوم گردد اما
 آنکه گاهی گرسنه ماند و گاهی شکم پر خور و اکثر اوقات گرسنه می باشد و بعضی وقت سیر خورده می شود برین
 صورت اگر سالها بگذرد روزه سوخته و در اما مخلو معده چنانکه نوشته ام یا بیداری شب آن مقدار که بتجدید
 وضو و فراغ بیدار بودن دست و پد نیک نافع است و سبب صفائی دل است و قلت آب اگر قلت
 کلام و ربط و ذکر اجتماع یا بدین اسباب را تمثیل بمقتله کرده اند و تجربه شده آه زدن و گریستن چیزی
 نیست اصل نگاهداشت ربط و دل است این اعلی است اول قوت بدن و عفوان شباب باید که یک وقت
 تناول کند و مقدار معین از آن بخورد و بعد فراغ باید که دلی هیچ علاقتی ملتفت نگردد و شبها اوقات
 خالی توجه الی الله و حضور دل و با حضور حضرت جلت که با او است معرفت هستی او و مشاهد حرکات

فرموده است و وی و ده کرده
 و وعده او صادق است و سنت
 او بران بجای بسی عظیم دارند
 است و حقیقت جزای علی همین
 عمل است که در وطن آخرت
 آن صورت نموده این عرض
 است و آنجا جوهر و با خلات
 موطن مختلف شده سبحان الله
 غراس الجنة و لاجل لا قوة الا بالله
 من خزائن الجنة که در حدیث
 دانا ترین نوع بنی آدم حقیقت
 بین تمام عالم صلی الله علیه و سلم
 واقع شده است کشف بر این
 معنی است و بنده به باب
 معقولات که حصول اشیا در
 زمین بحقایقهاست و شیخ بنیوا
 نیز معقولات این معنی پنداشته
 این سخن در وقت دیگر بجای دیگر
 پس تر از این گفته شود انشا الله
 تقالی اکنون طریق وصول بحق
 و انواع مجاهدات و با صفات که
 در ویشان دارند و کارها که
 ایشان کنند و بدان و شنبول
 مقصود برسد که لطافت کردن
 آن کارها و برداشتن آن بارها
 و در اینجا طریقی است سهل و آسان
 و آن نیست که بعد از اعتقاد
 بوجه داری سبحان تعالی بآن
 اسما و صفات که درین مسلمانان
 بیان کرده اند و ایم بحجاب المتجلی
 و توفیق و هدایت از وی خواهد
 و فضل و کرم او را منتظر و قرب
 قبول او را بتضرع و نیاز و جوان
 باشد همچنانکه بندگان و خادمان
 درگاه ملوک با من و مان و بی نهایت

کنند و با ادب خاضع خاشع
و انعام اکرام ایشان ایستاد
و از قهر و خند ایشان ترسان از
سلطنت و عبادت ایشان برسان
باشند و با طهارت و تقوی و کمال
ادب حضرت ربوبیت جل شان
و التمثیل الایمان مثل حال خدام
لموک بتوان یافت که هر
وزیر از خدا ترسیده و همچنان
که رنگ ملک بوی و خلاصه
کا بر حضور است و ادب عبارت
و کمال اعتقاد و خدمت و علم است
و حال و معرفت و طاعت اگر این
همه و جمیع شود و اعتدال یابد
سعادتی بالاتر و کمالی افزون
از آن بود و بی گمان باشد که حال
و علم با اعتدال حقیقی افتد صاحب
این مقام سید طائفه جنید بغداد
و امثال ایشانند بر یکی حال غالب
آید محبت و شوق مستی آورد و
دیگر علم غالب بود و ادب و
خدمت و بندگی افکند طائفه اول
مستانه و فقر ثانی هشیاران
و جمع کردن میان سستی و هشیاری
کاسه آسان نبوده بر کف
جام شریعت بر کف سندان عشق
هر یونانی نداند جام سندان بخت
و نزد متحققان از آداب و ریاضات
مقام تکلیف تقدیم عمل در عبادت ظاهر
اهم و اقدم بود شیخ فرمود که پس
با تخیل حال باطن را بر عمل ظاهر
مقدم دار و از دایره ادب و
اعتدال بیرون نیفتد و نیز ظاهر
بسته کند و همباز نایستد تا
از وصول به مرتبه کمال محروم

وسکانت و اقوال و افعال بعزت و دید به قدرت و تقدار است و هو معکم اینا کنتم نقد در نقد است اگر همین
میسر شود و اکثر اوقات او درین اندیشه و مشغولی استیجاب یابد بدو آنکه تصور کند
هر که از اهل بهر و اهل عیب | آفتاب دار و اندر چوب غیب | عاقبت وزی بود کان آفتاب
در بخش گیر و بر اندازد آفتاب | اگر ازین مشغولی خالی ماند آنگاه زای ویلا در نیافت و مصیبت
هرمان بالا ترا در همه و ظالمت و اورد است | از بخت بدم اگر فرو شد خورشید
از نور رخت مهاجر را غمی گیرم | چون کلام و بار مروان و شیر مردان از مانیان ناچار علیکم بدین العجائز
را حکم باید گرفت و نا امید نباید بود و در همه حرکات و سکانت و اقوال و افعال کوشش بدان باید داشت
که در هیچ چیزی راستی با حق فرو گذاشت نشود و در کل احوال چنانچه دارند با حق راست می باشد
سخنه جامع ست مروین و دنیای او را انشاء الله تعالی مکتوب ان الصریح معالی اللهم کفره ففساها
ای رویها علو سمیت است که در روز هر چه در بخت کن در آمده است بالا ترا از آن برود و بهای سمیت
او جز بر فضائی ربوبیت پرواز نکند شیخ عبد الله شری می گوید یا عبد الله بشی مثل مخالفه لنفسه و الهوا
این قوم با خود جنگی دارند که طالب گور روی صلح نه بینند تا اگر وقتی قدی موافقت می سپردند و خود خواهند
بحکم حال بحکم اعتقاد و زار در بر کنند و ظاهر را موافق باطن گردانند تا از اتفاق بیرون آیند کلام مجید ویرست
که خطبه زماره ای می خواند افراست من اتخذ الله هو اهل دل از خلق برداشتن بر حق
استن کار اولیا و انبیاست تمام عالم بر چند بیکه زمین و لقمه معلوم دل بسته خوش می باشد اگر چه از این زمین
گذشت تمام سال نمی شود با خاطر ابدان قرار و تسکین می دهند و از آمدن فقیر چندان می ترسند که از
حق نمی ترسند و کسی با کلیه از جمله خلق دل برداشته اعتماد بر حق یک باهی و ششماهی هم نکرد که آن کافول
را معلوم که هر که دلی بر حق بند حق او را ضائع نکند مرد باید و شیر مرد باید که دل بکلی از مخلوقات پاک کند و
اعتماد بر کرم حق و فضل حق کند تا او را ظاهر شود که کسی که تبار از خلق و تولا بحق کرد و چگونه او را فضل حق و برترش میکند

مکتوب در بیان معیت حق به خلق

مقرر برادران و دوستان باد درین فائده سری اسرار الوهیت بیان می کنم هر که متابع قدم شیخ الاسلام
شیخ مظفر قدم زده محقق او بوده مبطل در حجه دل خویش این را در استوار دارد و دل خود را بطورت ذمقه
آلوده نگرداند العیا و بالله قول تعالی و هو معکم اینا کنتم ظاهر معنی چنین است که خداست تعالی باشماست
هر جا که باشد و بودن چیزی را با چیزی معیت خوانند و این بودن یا مجاز است یا بحقیقت علما ای ظاهر
راند به این است که این بودن بجاز است نه بحقیقت و گویند خداوند با همه ذرات عالم است و ذرات
بلکه بعلم و بر همه ذرات قادر است و بهیچ عامه تکلیفین همچنین است اما صوفیان بمعنی ظاهر فاعل می کنند

حقیقت چیزی را طلب کنند و نه مباحث ایشان اینست که معیت حق با جمیع ذرات حقیقت است ای او بذات
 با جمیع اشیا است حقیقه لا محاله از این معیت او نه چون معیت جسم است با جسم که او جسم نیست و نه چون معیت
 جواهر با جسام که او جوهر نیست و نه چون معیت عرض است با جوهر و اجسام که او عرض نیست پس معیتی که
 معلوم و مفهوم متکلمان است همین سه معیت است لیکن صوفیان آن معیت را که معیت رابع گویند جز این
 معیت که مفهوم متکلمان است گویند مثال روح با جسد مثال بودن حق تعالی با کل کائنات است زیرا که
 نه درون قالب است نه بیرون قالب متصل بقالب و منفصل بکبر روح از عالم دیگر است و قالب از
 عالم دیگر و روح از لوازم اجسام از دخول و خروج و اتصال و انفصال و جز آن هیچ نسبت ندارد و با این
 ذره از ذرات قالب نیست که روح بحقیقت بذات او نیست معیت حق سبحانه تعالی با ذرات عالم هم برین
 مثال است من عرف نفسه فقد عرف ربه اشارت برین سرت سوال اینجا وارد می کنند بر ایشان که اینجا
 لازم می آید که حق سبحانه تعالی بذات خود در همه مواضع قذر باشد و این ممتنع و منکر است جواب می گویند
 که اتفاق جمله اهل اسلام است که انواع نجاست و قاذورات را حق تعالی می آفریند و نگاه می دارد که
 بے حفظ و بقا محال است و اندرین هیچ عیبی و نقصانی لازم نمی آید ازین معیت نیز هیچ عیبی لازم نیاید
 بآنکه معلوم است که فعل بے فاعل و صفت بے موصوف هرگز نبوده و دیگری گویند روح متصرف است
 در همه اجزای قالب موجود است با همه ذرات قالب و زندگی همه بدوست و با این همه از چیزهای
 که در باطن قالب است از خون و جز آن هیچ تخلی و نقصانی در طهارت و پاکی روح نه و تسکیم معیت ذرات
 احد حقیقی با همه ذرات نامتناهی نعمت توانست کرد بی تقدیر تجزیه و تقسیم و حلول در اکنه لاجرم تاویل
 کرد و اسد الهادی الی الصواب گفت تو کی دیدی آن خسار را | چشم مجنون باید آن دیدار را
 تا نیاید عشق مجنون بید | کی بود لیلای خاتون پدید | اگر بچشم من نه بینی شے او
 تو تیا سازی ز خاک کوه او | چون مریدان را همه تبار اسے طلب کارهای عالی قاضی گشت
 این تعمیر برای تحریر این شان قلم آور و تا چون از نعمت نفسیه قلب محروم افتد باری از سر آینه بوی
 محروم مانند و خود را با او و او را با خود دارند و دور نشمرند که بیشتر حریان که بخلق دامن گیر شد ازین شد که خود را
 از شرف معیت حق دور دانستند و بی ادب و ارقم بر خلاف رضا نهادند و السلام

مکتوب در بیان اسما و صفیه

حق عز اسمه صطلاح موحدان معلوم خدمت برادر کرد و آنچه در شرح آداب المریدین خدمت شیخ از
 منادل السائرین آورده اند که اسم حقیقی عین سیم است آن بر صطلاح اهل وحدت است تا صطلاح
 ایشان معلوم نشود و اسما حقیقی نیکو نم نشود و اسم حقیقی از انجا روشن شود و انشا الله تعالی آنکه بسبب

نماز و طاعت و خدمت باید در
 باطن محبت و عطش تا کار کشاید
 و سلامت ماند و نیز در فقه صوفی
 باش و صوفی فقیه یعنی اول عمل
 شریعت و تقاضای راد است آرد
 و او آن بد پس از آن بد و
 حقیقت بر آیین و شمس است
 نزد دیگر و اساس آن حکم ترست
 و اگر هم از اول صوفی شوی و تابع
 حال باشی از راه سلامت دور
 افتی و بنیاد کاستی گردد و از
 علم بشوق ترقی و عطش کمال در
 طریقه تصوف و اهل حال توان آید
 لیکن بعد از غلبه ذوق و حال
 رجوع بعلم و تفقه دور تر افتد و ازین
 سخن که گفته شد چنان بفهم آید
 که حقیقت چیزی دیگری مباین
 و مخالف شریعت حقیقت روح
 شریعت و شریعت صورت او
 شریعت اعتقاد کردن بود و آنچه
 خبر داده اند و کار کردن بد آنچه
 فرموده و حقیقت مشاهده کردن
 و چشم عیان آن ادرا یافتن بود
 حقیقت حقیقت شریعت و کند
 او است تا آنچه بدان ایلان آورده اند
 اگر آن را عیان نماید با حقیقت
 آن رسید با شناسان حضرت
 غوث الثقلین شیخ محی الدین
 عبدالقادر جیلانی قدس سره و
 واصل الیافیه و فواید
 نقل کرده اند که فرموده کل حقیقه
 زده تا شریعتی نمی ندکد هر حقیقه
 که شریعت آن را ندکد ندکد
 یعنی اگر کسی اکتفا نشود آنچه
 در سوانح دین و شریعت است

اگر آن را اعتقاد کند کافر بود و
زندیق گردد و اوسلمان دارائی
رضی الله عنه فرماید بسیار باشد که
نکته از اجید این راه روی
نماید و خود را بجهت حسن و
جالی که دارد برین جنوه دهد
قبولش نکنم و گویم تا دو شاخ
عدل برستی و راستی تو گوی
نمیدم هرگز قبول نکنم آن بگوید
گداست کتاب الله و سنت
رسول الله و با بیکدیگر یکی است
دوئی شود میان این سخن دور و
دراست این قدر اشارت بمان
بس بود سخن صواب این است
هر که غیر این بنیدیش خطا کند
والله تعالی اعلم بالصواب
الرساله الرابعه عشره تدکیر
اولی الا سلام بان لذات
الدنیا کلها آلام فنی تعب
والغیا بجمع بین فقر و الغنا
لا اله الا الله محمد رسول الله
عاقبت بخیر یا آغاز سخن بدعا
و طی بر آتم کلفت ادا ما از آن
آمد که هر چند گرداغم سخن گریه
و مسالک اطوار را بیا سخن
در نور دیدم عای بالاتر و بکار
آینده تر از دعا یافت خصوصاً
این دعا که خلاصه دعوات تفاوت
تمام رغبات است عاقبت بخیر
با دایم این اگر هیچ وقت نیست
احسن التراب فی جوارحه العین
خاک بر سر روزگار ادا جان میکند
و اگر بیان شوق و اشتیاق کنند
روغنی بالاتر از آن نباشد

عبارت است و آب هم ذات دارد و هم وجه دارد و هم نفس دارد و نظر هستی آب دیگرست و نظر بر عموم
و شمول آب مرحله نباتات را دیگرست و نظر برین هر دو مرتبه دیگرست پس آنکه هستی آب ذات آب است و عموم و شمول آب
جمله نباتات اوج آب است و مجموع هر دو مرتبه نفس آب است آب با بهر نباتی ملاقاتی خاص و طریق خاص و روی خاص
ست آن نسبت روی آب اوج آب می گویند اکنون بدانکه صفات آب در مرتبه ذات اند و آن صلاحیت و قابلیت
اشجار مختلف و گلهای مختلف میوه های مختلف مراتب اشجار و قابلیت الوان همه صفات آب است اسامی آب به مرتبه
و جایند و آنهمه اشکال هیئات مراتب درخت است که امتیاز برگ و گل و شاخ و میوه و خار بدان حاصل می شود
چون صفات آب که قابلیت است از عالم اجمال به عالم تفصیل پس و شمول و احاطت از آن قابلیت بود و صورت
که وجه آب است پیدا اگر دید کثرت پیدا آمد و امتیاز حاجت افتاد و بدان چه امتیاز حاصل آید آن اسامی شکست
که اسما در وجه است و آن اسما اسما حقیقی است که امتیاز از مرتبه میوه بدان حاصل است آن عبارت اسما حقیقی
آب است و آن صین مسماست که از مذهب فلسفه است و افعال آب در مرتبه نفس آب است که مجموع هر دو مرتبه
است ذات آب را صورت جامع گویند و عالم اجمال گویند و وجه آب را صورت متفرقه گویند و عالم تفصیل
گویند که آب بچندین هزار شکل و صورت تجلی کرده است و ظهور یافته و آن همه صورت کمال آب است
پس تو بهر نباتی که هست آری بوجه آب را آورده باشی اینجا سرفایند ما که افتیم وجه الله جلوه گری کند
چون این امثال هستی اکنون بدانکه وجود خدای تعالی فوق و تحت و یمن و یسار پیش و پس ندارد
نور است نامحدود و ذاتناهی و بجز نیست بی پایان و یکبار اول و آخر و حد و نهایت و ترکیب ندارد
قابل تغییر و تبدیل قابل تجزیه و تقسیم و قابل فنا و عدم نیست احدی حقیقی است و ذات او هیچ وجه کثرت
نیست چون این مقدمه معلوم کردی بدانکه این نور که حقیقی است و نامحدود و ذاتناهی است و منزه
از همه سمات نقص ذات و وجه و نفس دارد و نظر هستی این نور دیگرست و نظر برین نور که عام است و
شامل است تمام موجودات را دیگرست و نظر مجموع هر دو مرتبه دیگرست چون این سه نظر هستی اکنون
بدانکه ذات این نور هستی این نور است عموم و شمول این نور تمام موجودات را و وجه این نور است و مجموع
هر دو مرتبه نفس این نور است و صفات این نور که قابلیت حضور دارد و قابلیت کثرت دارد و مرتبه ذات
اند و اسامی این نور در مرتبه وجه و افعال این نور در مرتبه نفس اندای برادر این نور عام است تمام موجودات
را و وجود موجودات و بقای موجودات از این نور است هیچ ذره از ذرات موجودات نیست که نور خداوند
با آن نیست و بران محیط نیست و از آن آگاه نیست این عموم و شمول این احاطت را وجه این نور
می گویند پس هر که بوجه خدای رسیده و وجه خدای را می پرستد اما بر اصطلاح اهل وحدت او
مشکر است و ما یومن اکثرهم بالله الا وهو مشرکون زیرا که همه روز و شب و هر وقت و هر حال
و انکار است و هرگز از وجه خدای در گذشتن بخیر و رسیدن خدای را بر خستند اما موجد است

و اذا عترضوا انكاراً في ادست و باخلق عالم يصلح است اى برادر بدین بحر محیط و بدین نور واحد و دو تا متناهی
می باید پسید و این نور را می باید دید و این نور را در عالم نگاه باید کرد تا از شرک خلاص باید و حلول و اتحاد
باطل نشود و اعتراض و انکار بر خیزد و باخلق عالم صلح پیدا آید این جمله تقریر را نیکو تامل کنند تا از فوائد این
بهره مند گردند و اسما و حقیقه را نفهم کنند

شیخ شرف الدین حمزہ علیہ

پانی پتی اور ابو علی قلندر نیز گویند از مشایخ مجازیب اولیاست گویند که در او اهل حال تحصیل علم کرد
و طریق مجاہدہ و ریاضت سلوک نمود و در آخر مجذوب شد و کتاب ہارادربا انداخت نسبت ارادت او
یکی ازین مشائخ مشہور نیست بعضے گویند کہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ارادت داشت و بعضے
گویند بشیخ نظام الدین اولیا و بیچ کی ازین دو نقل صحبت نرسیدہ است اورا مکتوب ست بزبان عشق
و محبت مشتمل بر معارف و حقایق توحید و ترک دنیا و طلب آخرت و محبت مولی جملہ آن بنام اختیار الدین
می گویند و رسالہ دیگر در عوام الناس شہرت دارد کہ اورا حکم نامہ شیخ شرف الدین می گویند ظاہر آنست کہ
آن از مختصرات عوام ست و اسد اعلم نقل ست کہ وقتی موی شوارب او بغایت دراز شدہ بود
بیچ کس را مجال آن نبود کہ بوی امر بقبض آنہا کند مولا اضیاء الدین سنائی رحمۃ اللہ علیہ کہ جو شن
شرعیّت در برداشت مقراض بر گرفت و محاسن شریفش در دست گرفته قص شوارب کرد گویند کہ بعد از
شیخ ہمیشہ محاسن خود را بوسیدی گفتی کہ این در راہ شرعیّت محمدی گرفتہ شدہ است و وضعہ اورا
پانی پت ست جای پر فیض و پر حالت یزار و تبرک بقدر سہ در انجا قبر ہی دیگر ست کہ قبر مبارک خان
گویند کہ وی محبوب و مرید شیخ بودہ رحمۃ اللہ علیہ مکتوب ای برادر چون عنایت در کار تو کنند و جذبہ در تو
نہند و ترا از قوی تو بر بایند آنگاہ عشق در تو آید و جلوه حسن بر تو بنماید چون حسن ادا شدہ باشی معشوق
را بشناسی و عاشق معشوق شوی و زمانی کہ معشوق از عاشق رسانید بران کار کنی سفت معشوق و در
عاشق بر پای داری آنگاہ شناختہ باشی معشوق را با عاشق آبی برادر معشوق را ہم بصورت تو آفریدہ اند
و میان شما فرستادہ انداد عورت کند بہ راہ راست آبی برادر را برای عروبل بہشت و دوزخ آفرید و حکم بر آن
کرد کہ ہر دو را پرنخواستہ ام کرد معشوق را با عاشقان او دہ بہشت خواہم آورد شیطان را با پانی روان دوزخ
خواہم انداخت آبی برادر دہ بہشت و دوزخ کس نیست جز عاشق از حسن عاشق ہر دو پیدا شدہ اند
مقام غیر خواہد بود بہشت مقام وصال ست باد و ستان دوزخ جای فراق ست بر دشمنان فراق برای
کافران و منافقان خواہد بود و وصال برای عاشقان و مجبان محمد رسول اللہ علیہ وسلم آبی برادر خواہم دل
بکشای و یکو بہ بین و بدان کہ عاشق از عشق خود برای تو ہا آفرید و چہ تا شاید اگر حسن و بر ہر دختی نہاد

کطائفه که سکن حال و موطن
طبیعت ایشان از او مشتق
جنون و سیه و قند و مست در
اسیان مسموم است از شوق
صحبت یکدیگر زنند و موی مو
و محالطت اغیار در سر دارند محبت
دوستان باقی است بکین صفت
للاقات فراغ و وقت تا بصحبت
نیکه گدول آساید نفسی بکا محاطر
بر آید در تنگنای نیامدست نمیدهد
فردا اگر نصیب است و نزول در
یک منزل اتفاق افتاد «فراغت»
آدمیت غنا الحزن باغستان
راخوانا علی سر ترغابین صحنه
می توان داشت انشاء الله تعالی
و موه علی کل شیء تقدیرم محبت امری
در زمین دل بستاند فردا ببینند
که چه گلها از آن بشکفته و چه بر باد
سه تخم دولت در زمین می ختم
سحره و سیخ رمی بند ختم و آن به
بجای رشتی بود چیست و هر یک از
که کشتم صد رست و درین دنیا
بوستان بهشت اگر جنبه یاد و نیست
که از تصور آن لبا باغ گردد ناپدید
چنین چه ناید بهشتی بالاتر ازین
تهاده اند زمان در کشاده شدن
آن بهشت و در زمین نسیم نس
از آن جانب پایان شب است
که آن اوقت هرگز نند اگر غم شب
در آید آن خود خلوت نرنگ تر
دارد از اتمت شراره و زربان گلها
آن دم و سیه و های آن بهشت انوار
نور سناجات و غم خود و در باقی
و نفحات لبس و آنار و قی حضور
بیدار ولی در ارم و وقت اطمینان طلب

دور نیست ذکر مستمشان گفته اند
قدس امدار هم که درین عالم آنچه
دلالت های بهشت نمودند ایشانند
ذوق خلق و مناجات وقت سحر
و طعام های شوی و لباس های بی
و کلام های طری و منزه های گزین
و صوفی های غیب و آوازهای خوش
نیز اگر چه از نمونه های بهشت اند
لیکن بهشت همه آرام و راحت
بود اینجا خود سراسر محنت و لم است
لذات دنیا همه آلام است بیش
از آن نبود که المی بالاتر و سخت تر
از الم دیگر آفریده اند چون این
الم کمتر دفع الم قوی تر کند و مزاج
نفس و مذاق طبیعت چنان آید
که گویا لذتی یافت مثلاً اگر شکم
المی است و خوردن طعام بآن
مشقتها و حرکتها که در تنیه اسباب
و آلات آن کنند المی دیگر یک الم
چه باشد صد الم بالای یکدیگر
نهاد و بصرف محنت دفع الم
جور و نشان دادن آتش گر شکم
از کتاب آنها آسان نموده چون
الم گر سنگی دفع گردد و وقت غائب
آن آتش فرو نشیند و طبیعت
آرام یابد آن را لذت نام دهند
و در نظر حقیقت جز دفع الم
بالمی دیگر نباشد و لیش آنکه اگر
سیری را یا تشنه آکلیف خوردن
و آشامیدن بمرتبه لایطاق کنند
بالمی بالاتر از آن نبود حال آنها
و دیگر آنکه آن را بعون عام لذت
هم نهاده اند مهربان گویند قیاس
باید کرد خوشا قاعلی و جبهه ام و از
بردی که اشارت بحقیقت نموده

دیسوهای گوناگون آفرید در هر میوه مزه دیگر نهادن درخت را نه خبر خود نه خبر از گل و نه خبر از میوه قتی بر شکر
برای تو آفرید و آن را خبر از شکر آهورا مشک دریا و آن بر لب نیست آهورا خبر از مشک نه
عشیر را از گاو پیدا کرد بر لب تو گاو را خبر از عنبر نه با دوازگرم پیدا کرد بر لب تو و اگر سبب خبر از زبادی تو
را از درخت پیدا کرد بر لب تو درخت را خبر از کافور نه خندل از برای تو آفرید و خندل را خبر از خود نه آسی
برادر عاشق شو هر دو عالم احسن معشوق دان و خود احسن معشوق خوان عاشق از عشق خود ملک محبت
تو ساخت به جمال حسن در آینه تو ببیند و ترا محرم اسرار بداند انسان تیرنی در شان تو آمد عاشق شو
حسن اهلیم بین و شناس نیار و عجبی را بدان که عجبی ملک محمد صلی الله علیه و سلم و دنیا ملک شیطان
هر دو در ادیب که بر لب تو آفریده اند و چه خواهند کرد ای برادر نفس انیکو بدان چون نفس ابدی شتاب
دنیا در تو پیدا آمد و اگر روح را شناسی عجبی را شناخته باشی آبی برادر در دنیا هست که در کفر نهاده عاشقان
و اندک کفر را چه آراسته است پیش عاشقان خود هر که عاشق دنیا است معشوق احسن کفر است ای برادر
تو چه دانی که غمزه حسن که در کفر نهاده اند چه ناوک مزه بر جهانیان زده است و عاشق خود ساخته آبی برادر
و طلب خود شو و خود را شناس چون نفس خود را شناسی عشق را دانسته باشی چون عشق بر حسن خود
معاینه کنی کل اللسان در خود یابی عاشق باشی معشوق او در خود بینی حسن او آینه دل خود معاینه کنی

آن شاه معنی که همه طالب اویند
هم اوست که از چادر بر ساخته بر پیش
او بادیه بجز چای است با نیم
دوین صالیم نگار است در آغوش
ای برادر یک غلوه قند بیار از آن صد غلوه کن از هر غلوه صورتی
بساز و هر صورتی را نام نه بعضی را اسپ بگو و بعضی را پیل بخوان نام قند از میان دور شود همان صورت
ماند که کرده است چون کل صورت را بشکند و باز غلوه قند سازند همان نام قند پیدا شود و در مکتوب
و دیگری گوید ای برادر بنمیدانم که برای چه آورده اند و چه خواهند کرد خیال دایم با اندیشه می باشد گاهی اندیشه
می باشد که آیند دل ما را می آید و عاشق را معشوق می نماید فغان عاشق که معشوق را ساینده در مطالعه
فرض عاشق و سنت معشوق بجای آورد و عشق عاشق و احسن معشوق معمر رسیدار و باطن را و از
تماشای حسن عاشق ظاهر را فراموش می کند در تماشای باطن می باشد تا چه حکم رفته است آن بهاء و سیر
ای برادر ناگاه خیال با تقص یا می شود حال با خیال یکی خنده در میوه ای روزی دنیا می آرد آرایش دنیا
خیال نفس را می نماید و در اشتیاق آن سرگردان می کند و در معشوق می گرداند پیش هر دو خواری کند
و از آن خواری از شوق و آسایش آرایش خبر می باشد و باز با آن نمی آید و نمی آید که با کس وفا کرد و
با کس نخواهد کرد و نه فکر مرگ است که آمدنی است ناگاه نخواهد گذشت حسن آرایش دنیا عاشقان دنیا را
و عشق خود چنان بخیر می گرداند که خبر از دنیا که آن را معشوق گرفته است کمی گذرد و چه واقعات می نماید
و نه خبر از عقیقه که را مهم در پیش است آبی برادر بنمیدانم که مهم در پیش و تو خیال و اندیشه منوش خود

ساخته خیال را بهوش دار که بانفس یارست ای برادر هیچ معلوم نشد که خیال و اندیشه چه حال پیش
آرد و چون آن ترا معائنہ شود آنگاه بدانی که این نصیب بود که رسید ای برادر هیچ نمی دانم که چه می گویم
و از من چه می آید و چه می گویانند زبان در قبضہ قدرت خداست اگر عنایت در کار تو می شود از تو آن
چیزی گویانند که پسندیده هر دو جانبش سازند ای برادر این قدر معلوم شد که بخواست خود پیداکرد
و بخواست خود میدارد و بفعل الله تبارک و تعالی و حکم ما یرید آنچه خواست کرد و آنچه خواهد می کند کس را در
خواست او کار نیست۔

شیخ عثمان سیاح رحمۃ اللہ علیہ

مرید شیخ رکن الدین ابولفتح ست وطن اصلی او دہلی ست سیاحت بسیار کرده باز بطن اصلی خود رجوع
کرد صاحب ذوق و سماع بود بارها در مجلس شیخ نصیر الدین محمود حاضر شدی و سماع کردی و رقصیدے
روضہ او در فناء دہلی قدیم ست قریب بہت پل کہ بناے سلطان محمد عادل ست

شیخ ابوبکر مومنی تاب رحمۃ اللہ علیہ

در بدایون بود ضیائی نجشی در سلک سلوکی نویسنده را بخواہد شیخ ابوبکر مومنی تاب کہ مومنی در مومنی
خود کاری داشت ازین عالم دران عالم خواهند خرمیدند نجشی بیاد است او رفت او را دیدہ زبان
این نظم کہ صد ہزار سرور و منتظم ست بر زبان میراند بیت **قالب چو عبارت میان بر تو**
اسید کہ اینک از میان بر خیزد

شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ

حق گوی سپر شیخ فخر الدین زاہدی ست او را حق گوازان لقب ست کہ سلطان محمد بن تغلق حکم
کرد کہ مرا محمد عادل گویند او ازین معنی بجنور او ابا کردی گفت ما ظالمان را عادل نتوانیم گفت سلطان محمد
اورا از قطعہ دہلی در زیر انداخت قبر او ہم در زیر قطعہ است رحمۃ اللہ علیہ۔

سید محمد رحمۃ اللہ علیہ

ابن یوسف الحسنی الدہلوی خلیفہ راستین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی ست جامع مستمیان
سیادت و علم و ولایت شانے رفیع و رتبہ منیع و کلام عالی دارد او را میان مشائخ چشت مشرعی
خاص و در بیان اسرار حقیقت طریقی مخصوص ست در او اہل حال ہم بہ دہلی تشریف اہلت و بعد از

و عمارت متاع دنیا و فانی آن
بذوق دریافت پای از جہیز طبع
و شہوات جسمانی بر آورد و نظر
و انش و اعتبار بر دریافت لذت
روحانی برگاشت و حصول این
نسبت بدو وجہ باشد از فقر نصیر
و بر بستن پای حرص شکستن ننگ
طبع و قطع نظر از التفات بزخات
دنیا تا پای کمال رسیدہ نظر ہم
الصبر نشوند و از اغنیاء الشکر و بر
کشادن دست بر درو قوی دان
باز دی ہمت و ثبات قدم طلب
مرضیات حق تا طعم گنج اسم
الشکر گردد بشک این فقیر
بی التفاتی و مانی از مندی دوست
بخطام دنیا نفسانی غنی باشد
و آن غنی بہت دانی و کدی و از
و بی تعطی و بجز دروئی درویش سستی
فقیر بود کمال جامعیت این ست
باقی ہمہ ہما وہ ست از خالق
کہ صبر و شکر و ضمن یک دیگر اند
رین یک دیگر اند و بکجا بنے کہا
بر خواندیم نو و فقر غنایین یک دیگر
و علما را اختلاف ست و از کہ مرتبہ
فقیر صابر الا ترست یاد غنی
شا کر آنکہ اگر فقر افضل ہند گویند
کہ سلامت و عصمت و ریاضت
کہ ان من العصمۃ ان لا تقدر بک
گفتہ است کہ مباد آدمی زاد را
ناخن دست دراز کرد تا خواہد
کہ شکم را در سلطان را بد و سرگز
ار شکم گر سنہ دعوی سیری و کثرتی
نیاید و فرعونیت و مذودیت در
سرش چغنی کند و دیگران گویند
کہ از غنی کار ہما ید و بر شکم کشاید

که فقیر را بدین راه بود و بخوان
 فرمود وی از آن آگاه ندانست
 فضل الدیوبین بن یحیی ایجاب
 پیشینان است من گویم که هیچ
 یکی ازین موفقیه کلیه نیست
 تا کشاده کار هر کس و مصالح
 و مقتضای شایسته باشد
 فل کل لعل علی شاکله و کما علم
 بن هدیه سیلان آن که سوره
 فقر ساز و غناش از دایره سرون
 اندازد و فقرش بباد و لکن اگر غنا
 راه اعتدال بر دایره و رفیق
 هم آغوشی ده غناش گوارا باد
 شیخ ذکره السیاحیر الا شیخ خود
 نقل می کرد که تا اعتقاد قلبی با
 ضمیمه قرآن لسانی با فضیلت فقر
 از آن گرفت زبان قبول نکشاد
 و دست امانت ارادت از آن گرفت
 ما بنده این عقیده ایم بسیکن
 تواضع و انکسار در آن است
 که غنی باید که فقیر را از خود بهتر
 داند و فقیر نیز خطبه فضل غنا
 بلند تر از پایه حال خود خواند
 تا در جانبین عجب فکر راه
 نیابد و اگر راه انصاف
 بر وفق حق همین است عاقبت
 حال هر کس بهم و حقیقت
 سری که با یهود و گان خود دارد
 مستور دیگر سخن نیست
 همه بضاعت خود در صند
 سید منند آنجا قبول حضرت
 او تا که ام خوا بود در میان
 امید و بیم را به نهاده اند
 جز حیرت کانی نیست جز تسلیم
 چاره ندانم الا ان الله یغنی

رحلت شیخ پدید آمدن رفت و قبولی عظیم یافت اهل این دیار همه منقاد و مطیع او گشتند و پیران دیار از دنیا
 انتقال فرمود و از اسید گیسو دراز گویند و وجه مرثیه این لقب بر آنچه شنیده شده است آنست که روزی او
 با چندی دیگر از مریدان بالکی شیخ نصیر الدین محمود و بر داشته بودند و وقت برداشتن گیسوی سید بسبب
 درازی که داشت در پای بالکی بند شد و او بسبب رعایت ادب و استغراق عشق و محبت بر آوردن گیسو
 مقید نشد و هم بر آن وضعی که واقع شد مسافت بعید قطع کرد و بعد از آن که شیخ را برین معنی اطلاع افتاد خوش حال
 شد و بر صدق عقیدت و حسن صنعت او آفرینا کرد و هم در حال این بیت فرمود و بیت
 هر گویم سید گیسو دراز شد والله خلت لیت و عشق بار شد خدمت میرا موقوفات است
 سبب بجامع الکلم که بعضی از مریدان او که نیز محمد نام دارد جمع کرده در اینجا می نویسند سخن و شفقت بندگی
 شیخ الاسلام نصیر الدین و باب خویش می فرمود گفت اول حال خود استم زد و زد و بلاقات و دم مارش
 مذ شتم بی روش پیش پیر و ندانید خویش شنیده بودم و پدر من از یاران خدمت شیخ نظام الدین قدس
 بود یاران خدمت شیخ پیش پدر من می آمدند از ایشان دیده شنیده ام یکبار پیش شیخ الاسلام شیخ
 نصیر الدین رفتم فرمود شما هر بار بیگاه می آید من در آن وقت ملول می باشم البته می خواهم حکایتی شما
 گویم و من در آن ایام پانزده ساله بوده ام متحیر ماندم گفتم سبحان الله خواجه مطلوب دارد که با ما حکایتی کند
 زهی دولت یکبار بعد از اشراق به پایبوس رفتم فرمودند وضوی که برای بامادی کنی تا بر آمدن آفتاب
 باقی می ماند گفتم آری صدقه خواجه می باشد فرمودند سبب باشد اگر هم بدان وضویک و گاه اشراق بگذاری
 گفتم صدقه خواجه بگذارم بعد فرمودند و گاه شکر النهار و استخاره هم بگذار چند گاهی بران ملازمت
 کردم یک روز فرمودند و گاه نهایی اشراق می گذاری گفتم می گذارم فرمود اگر چهار رکعت چاشت هم
 بران ضم کنی چاشت هم بجا آورده شود نمی گویم که وقت دیگر بگذار همان ساعت چهار رکعت از
 چاشت بگذار چاشت هم ترا شود و همیشه برب صائم بودم پرسید برب صائم می باشی عرض کردم
 آری فرمود شعبان هم گفتم نه روزه فرمود اگر بست دیگر روزه دیگر هم باری آخر ترا سه ماه مرتب شود گفتم
 صدقه خواجه بدارم پیش والد گفتم در آن ایام والد پیوند شیخ داشت گفت شد مرا چیزی گفت گفتم
 هر چه خوش آید بگو فرموده شیخ است من از آن گشتنی نام بعد رمضان ششمه عید مید شتم هم در آن
 ایام پایبوس رفتم فرمود خواجه جان ما روزه داودی نداشته اند صوم دوام داشته اند بعد ازین نو
 صوم دوام بدار و هم در اینجا می نویسند که فرمود خواجه محمود بقاء یاران مولانا برهان الدین غریب
 بود و او نوشته رساله کشیری مقابله می کردیم و من در آن ایام سخت کودک بودم خواجه را جابر بن
 رسید آمد و بنشست سخن اینجا رسیده بود که قول حاتم هم است تا سه مرگ بخشی بجای بری مرگ
 سفید و مرگ سبز و مرگ سیاه مرگ سفید گرنگی مرگ سبز تحمل مرگ سیاه فقر خواجه جابر بن لطیف

استحسان پرسید که بچه سبب مرگ سفید و سرخ و سیاه شد گفتم جمع نسبت بصفا دار و پس مرگ سفید باشد
و عمل خون خوردن است زیرا که غضب عبارت از غلیان و دم است از بهر انتقام و حلم فرو خوردن غضب
پس مرگ سرخ باشد اما فقر میفرماید علیه السلام فقر سواد الوجوه الدین و البینه فقیر میان خلق شتر
و خجل مستکبری باشد بصورت مرگ سیاه باشد فرمود روزی شیخ منور فضل اندیش شیخ الاسلام فرید الدین
از من پرسید که شمارادرون گنبد شیخ اکثر مردمان هفت پر کاله شده افتاده دیده اند سر این صلیت بگوئید
گفتم سبحان الله از آنکه دید که گفت دروغ می گوئید گفتم اگر پرسید برین مطلق که در کتب سلوک نبشته اند که
صوفی را این حالت می باشد علی الاطلاق بگویم اما علی التعمین معلوم من نیست گفت علی الاطلاق بگوئید
گفتم این از اثر تجلی جلال است بر تجلی در آن حالت کوههای می افتد کوههای عالم بحساب آن
سنگ یزه باشد و آتش حله می کند آن آتش نیست و سوزند نیست و لیکن صد هزار پیران آتش
بیک شعله او نرسد می آید و این مرد را پر کاله پر کاله می کند هفت پر کاله باشد شاید که صد هزار پر کاله
شود در میان این کوهها و آتشفشانها صورتی است که مشاهده آن جز آن مرد نتواند کرد هم درین حالت صورتی
جمیل انیس بهی لطیف پیدای آید این جمله اجزا را بجانب خویش می خواهد هر یکی و آن سوی او می آید
بعد از آن او بید قدرت خویش از آن قوی تر و تمام تر و لطیف تر و صاف تر می گردد و فرمود سفر اگر
تشت باطن نیاز و مبارک باشد و الا سراپا صوفیان جز فراغ دل جمع هم نیست اگر یک ساعت
لطیف دل با خدای خویش حاضر شود آن بهشت است بلکه هزار بهشت فدای آن ساعت باید کرد و من
را نگران بدست آمده باشد **بفراغ دل نامه نظری بخور و بی** | به از آنکه چتر شاهی همه عمر با بی هو می
فرمود چون در مسائل کلامیه سخن در فصل صحابه افتد من هیچ مباحثه شروع نکنم تا بیا به تمام ما بر بخلصان
صحاب وقتی اگر بحث کرده ام بعد از آنکه سوگند عقیده من آن است که بخل صحابه با بکر هم عثمان
ثم علی اما بحث لفظی بهر آنچه آمد گفته می شود و با خلق بیگانه این قدر هم نکرده ام و فرمود علما اختلاف کرده اند
که مسلمان را موت بهتر یا حیات بعضی حیات گفتند و بعضی مات اما من آن نیست که در ایام حیات
رسول الصلی الله علیه و سلم حیات بهتر و بعد از وی مات فرمود شخصی علی را از اصحاب علی پرسید صف لنا
اصحاب فقال عن تسالون فقالوا عمارا فقال مومن ایما ناحی مشاشه قالوا و مسلمان قال عنده
علم الاولین و الاخرین قالوا و حذیفه قال صاحب رسول الله علیه و سلم عنده علم المناقین قالوا
وانت یا علی قال وایای تریدون قالوا انتم قال اذا سالت عطیت و اذا سکت ابتدت هر چه خواهم
بیا بم و اگر من خاموش شوم او با من سخن گویند تا خواهم که چیزیش خواهم در قوه القلوب می نویسد و به مقام
المحبوب المراد فرمود که مثل انصافیان عاشق بوده اند اما شیخ شهاب الدین و اتباع ایشان مردمان بزرگ
و اصل بعافت بوده اند اما عشق جهانی دیگر است سخن در مخالفت فقهان با صوفیان بود فرمودند ملا

وان الله غفور الرحیم ختم سخن
برجت آمد آخر کار برجت باد و السلام
الرساله النامیه عشره فروع
النخیه بالمقام ضعف الشیخ

لا اله الا الله محمد رسول الله
الله الذی خلقکم من ضعف ثم
جعل من بعد ضعف قوه ثم جعل
من بعد قوه ضعفا و شیهه یخلق
بایشا و هو لعلم القدر آدمی را و او
بعد از طی او و او را طوار خلق
نظف و جنبه از ابتدا بر و در ظاهر
صورت عنصری وی در عالم
کون فساد و جد است خودی
و جوانی و پیری درجه اول از کمال
ضعف و نقصان که تحصیل آن
و کسب کمالات جسمی و روحی و آن
از قبیل محالات عادیست خوبی
که درین مرتبه نهادن همین است
که باری او کاش خلق از او
و از کن و دکن شریعت فارغست
و بهجت قرب محدودی از مبدأ
و مناسبت به عالم عدم و فراغ
و جمیع در صورت طبعیت و عفت
دارد که عظام آن را ند و وقوع در
در طهرت و حیض و عفت است
و حال گذشته ایاد آرند و آرزو
کنند ای کاش هر مان مرتبه
آن حال که در پیش می بودیم
چنانکه گفتند پیشتر از مرتبه
عاقلی و فاعلی بود خوش آن
عاقلی و راحت و سست و شست
و فراغ طلبی نموده و الا طلب
عاقلی از عاقلی است و درجه دوم
جوانی است خلاصه عمر و ناتوانی

اوقات آدمی ادا است که قوامی
جسمانش در اعتدال و زائره
ادراک در اشتغال است هفتاد
فصل کمال در اشتغال و قابلیت
تکمیل نفس قریب بفعال آفتاب
عمر است الراس آمده و نصف
النهار کاروانی با ستار سیده است
ایضا اگر توفیق رفیق سعادت
گرد کاری می توان کرد و با
می توان برادر توفیق کار یافت
و عروس مراد و رکن اگر توفیق حاصل
المقصود و الا امید و امل که این
نشانه و اندک تسلی و خاطر و ذوق
بخش تخیله نقد وقت است
مرامید وصال تو زنده میدارد
و گرنه صد رگم از جوهر است بمطلک
انامین درجه نیز غلظه طاری شود
در صورت تفاؤل و جمیع معنی تامل
تا فریب روزگار و کربل و نهادر
چنان پرده غلظه بزرگ و گوش
عبرت و هوش نهاده که جمال دید
و شنیده تنگ آید و فرصت تدبیر
و تامل نایافت شود و ادخواب
مستی و غرور سر نهشته باشد
که ناگاه سواد شب خباب
بر بیاض و هیچ شیب نیل یافته بود
چنان نماید که تمام عمر جز کافیه بود
بساله شب و صلی کر
اتفاق افتد و شفق فرو نشاند
صبح دم کند آواز و اکنون پیر
رسید و بدید و رسید خمیر مایه
صد صفت و ناتوانی رسید این
ضعف بصورت اگر چه لایعنف
درجه اول ماند و لیکن قریب آری
در میان است که خاضع و ذوق

صوفیان ازین طائفه جز بدین طریق نیست که خود را یکی از ایشان گردانند و میان ایشان همچو ایشان باشند
پرسیدند که چه معنی است که گفته اند العالم حجاب الله الا کبر فرمود کل ما سوی الله تعالی حجاب اما حجابهای دیگر
همه قبیح و کثیف اند و علم حجابی لطیف است بر خاستن از ان نیک شوار باشد و مراد ازین علم و نحو صرف
و حدیث و فقه و تفسیر نیست مراد علم با خداست و آن علم ذات باری و صفات باری که نه بیل برهان بلکه مشاهد
و عیان فرمود نوشته اند که این دو چیز خاصه بدعت است رسول الله صلی الله علیه و سلم کی صورت قلندر دوم آنکه
لا اله الا الله محمد رسول الله گویند و آنان را که او را از جان عزیز تر بودند ایشان را کشند و پر کالسا زدن آن
و فرزندان ایشان را اسیر سازند و رسوا کنند و نهیب سازند و ایمانی باقی باشد زهی ایمان زهی دین فرمود
معنی لا اله الا هو چیست یعنی ما هیت و تعالی زائد بر ذات نیست ما هیت او عین ذات اوست و سخن
صاحب لطایف عشقیری که کوزه وجوده همین معنی دارد فرمود صوفیان چنین گویند که اگر کسی را بحرام احتلام
افتد تو به او مستقیم نباشد فرمود شرط طالب آنست که بغیر اختیار او طلب در دل او حادث نشود اگر چه
اهل عقل و تجربه بگویند که وصول بدین مطلوب محال است هرگز او بدان التفاتی نکند و آنکه او حکم طبیعت بشری
متردد و متاثر خود را می یابد و لیکن بلای که در دل او خدا نهاده است بگفت و شنید مردمان که دفع شود
فرمود و هر چیزی آفتی دارد و عشق را دو آفت است یکی آفت ابتدا و دوم آفت انتها آفت ابتدا آنست
که چندان غم عشق و غم طلب معشوق بروی طاری شود که او را محیط گردد و دست برین برآید تا او را دران لذت
کامل دست دهد و هیچ راه وصول محبوب بروی نکشاید باند که جز از درد غم نقدی دیگر نیست همین ماند
بعد مرور ایام درد و غم طبیعت او شود و عادت گیرد و ذوق درو نماید لذت وصول شود و نه فراق الم حریقیم
همچنین ضائع شود و سرگرد و بر جای خود بماند هیچ از وی باوی نماند عاقبت او بر خیران و حرمان باز آید لغو
بماند و آفت انتها آنست که چون بوصول معشوق رسد مشغول ببلذات وصال گردد و حرقت فراق
و الم هجران از وی برود بعد مرور ایام وصال عادت و طبیعت او گردد و ذوق وصال هم برود و مطلوب از
حالتین جز ذوق و خوشی و راحت محبوب نیست حالی بی ذوق و فراق بی لذت الم چه کار آید مرد و سرود شود
یسیح از وی باوی نماید عشق برود و محروم از ذوق جمال محبوب گردد لغو نماید و باطل باشد ذوق کجا
بدان راحت گیرد وصال چکار آید اما عشق بر خوردار آنست که در حالت ابتدا مشغول ببلذت فراق و ذوق
الم و حرقت هجران باشد و در انتها هر چند که وصال او زیاد گردد و ذوق او مزید تر شود طلب زیاد گردد و در
درد افزاید ذوق رونماید این عاشق را گویند که عاقبت او بخیر شود از عشق بر خور و دو خط کامل گرفت اگر چه
عارفان این را نقصان گویند اما ذوق اینجا است بی آنکه نظر بر کمال و یا بر نقصان کنی فرمودند عوارف
می گویند که کامل را ذوق سماع نباشد اما این کاملی است که آفت انتهای عشق بدور رسیده او را از و برود
عادت بر وصول گرفت بعد اعتیاد ذوق رفت و سرودش انتهای معیوض که آفت بدور رسیده باشد آنست

که دین بیت اشارت می کند **عجیبی نیست که گشته بود طالب دست** **عجب اینست که من وصل و سر گردنم**
 فرموده حالت مدوح در سماع است که از خود نشود با خود باشد هر چه کند و بگوید باند لیکن حالت او فرود
 گرفته باشد که از ان حرکات و سکنات که در ان وقت از وی صادر می شود امتناع نتوان آورد چنانچه مرد
 غضوب در حالت غضب و سماع وقتی بهوشی هم آرد لیکن آن حالت مدوح نباشد مقصود در سماع
 جمع هم و توجه دل بر یک چیز است و خالی کردن از هر چه نه آن یک چیز است پس آن حالت میخودی مابین
 و مفوت این باشد هر آئینه مدوح نبود فرمود که مولانا جمال الدین مغربی در فصوص همارتی داغنه و مردی
 مسافر حکیم و جهان دیده و پیر کهنه بود اکثر مشایخ را در یافته و چندان سربسی فرو نیاوردی و عارفی محکم بود
 و اکثر مذہب فصوص داشته و اعتقاد بر شے کردی و او را شرحی و غایت لطافت نوشته بود و یک
 سال من بوی موافق بودم و آنچه از احادیث و کلام ائمہ می یافت گفتم و جمله سخن فصوص با او اثبات
 کردم بعد از ان روزی اشائے خفی بخلاف و یک سال کردم چنانکه کسی بیدار شود مولانا همچنین
 بیدار شد آغاز کرد که انخوند سید من ترا معتقدم چرا این سخنان می گوئی شروع و اثبات سخن خویش کردم
 بمقول و منقول چنانکه اصلا جای سخن نباشد سوا زبانشش ماه برین برآمد هر روز که می آیم بمشقی در
 مسائل فصوص می کنم و من خلاف او سخن می گویم و آن را اثبات می کنم او می گوید میر سید صل علی محمد و
 این عادت عرب است اگر کسی بے توجیه گوید بگوید که صل علی محمد یعنی توجیه لغتن بگذار و در ویر غیر
 بگوید که دوزی بحث بسیار شد گفت میر سید قدری بمان بروضع مراقبه بر هر دو پانزده نشسته اند نشه کرد او
 پیر شهادت سال من جوان سبت و چند ساله آغاز کرد میر سید در ویشماره در ویشان ست ما مسلمان کرده
 تا ایم و دست بگوش برود و سر در پیش فرود آورد فرمود هر کس که در آنحضرت سلوک کرد و بجز می مخصوص شد
 ما سخن مخصوص خدا ما را دولت بیان اسرار خویش داد هر چند که می خواهم که نظر من از سخن خویش ساقط
 شود نشد البته مرا نظر سخن خود باشد و از سبب این معنی نیک اند و همین باشم چرا باشد که نظر ازین ساقط
 نشود فرمود در تفسیر ام المعانی می نویسد که رسول الله صلی الله علیه و سلم در جوده داع حضرت علی را بمصلحت
 فرستاده بود چون حضرت علی از ان مصلحت باز آمد رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود که ای علی شنیدی که
 خدای تعالی بامن دش دش چه کرامت کرد گفت نشنیدم یا رسول الله گفت دش حلقه گرفت و ابوطالب
 و مادر و پدر خویش را مغفرت خواستم فرمان شد حتم مقصودست بر من آنکه بیکانگی من بنبوت تو ایمان نیاورد
 و بتان را باطل گوید و راهبشت ندیم بر و بر فلان شعب مادر و پدر خویش و ابوطالب را ندان کن ایشان ندیده
 شوند پیش تو بپایند تو دعوت کنی ایمان تو آرد همچنان کردم بر بختی بر رفتم فریاد کردم یا ماه یا ابا ماه
 هر سه فن از خاک سر برآوردند و بمن ایمان آوردند اعدا عذاب خلاص شدند فرمود که این سخن غریب است
 هم در ام المعانی دیده ام در کتابی دیگر ندیده ام و یکی از تصنیفات مشهور میر سید محمد کیسود را از کتاب است

در خطاط داشت قوت و زافون
 بود و روی نشاط تازه و اینجاقوت
 روی در صدم داد و در صفت
 در قوت داشت امید شکسته پای
 طلب بسته است **ه** آن
 که به بند عشق اسیری کردند در
 عهد شباب و شگیری کوند و صمد
 علت بی طالع و بی تالی و ضعف
 در هم بسته شده نام بری کردند
 لغو یا بدین سوار الگبر از دل عمر
 غرض از تمهید این مقصودات
 انشاء حسرت نامه حال خود
 که روزی عجیب پیش آمده و حیرت
 غریب وی داده تمهید اند که کند
 و کار و طفل رقت جوانی که گفت
 و مرادی که داشت دست نداد
 و گر سب که در دل بود کشاد و اویلا
 و احتراین چه بود و چه نمود عمر
 بود یا سرب خیالی بود یا خواب
ه جوانی شد و زندگانی نماند
 جهان گومان چون جوانی نماند
 جوانی بود خوبی آدمی و خوبی
 رو دکه بود خوری و مرا خود
 حاصل عمر و در جود خودی یا
 پیری جوانی بمشابه زمان حال
 نمود که در نظر تحقیق بودی نداد
 و جز و طوفش را که باضی و مستقام
 ست وجودی نه و تمامه صفت
 و مجاهده و غم و محنت ناگامی گفت
ه من ندانم که زندگانی چیست
 کارانی چه دوا الی چیست و روزگار
 خوشی که گویند و دل خوش در
 جهان کجا جویند و صل و کام
 دل چپی باشد و کامیاب
 از جهان که می باشد و آنکه

او دید چه مقصود و کیست در عالم که خواهد بود که مقصود یافت در عالم که بود بکلمه علم خوشایام ندانی اگر چه توفیق کار داشت امید ما به درازو آرد و ما به باطل خیال های محال و وعده های دروغ بنده دماغ وقت را ترقوازه و در گرم میداشت اکنون بچه چیز دل بهند و بچه حیل تلی خاطر به برکت گرفت و بمقامی که ایستاد روی مقصود ندید و وصل محبوب در یافت اگر محبوب در منزل پیش ست پای رفتن کجاست و بهت سفر تو آن منزل برسد هدرین منزل در آن راه از پای افتاده و دل بر ملاک و حرمان نهاده می نالد اینجا که مطلوب خود برسد و حال در مانده خود را در یاد باز پرسد یا همین جا منزل گیرد که دوست یا او را بر دارد و بمقامی برود که دوست اند علی کل شیئی تدبیر

ه ای لشمس سکنه نانی السما و فخر القوا و اعز ارحم الراحمین فطن تقطیع الیها الصود و اهلین یستطیع الیک المنزول

او آفتاب و منزل او بر ساقی صبری کن ای دل ارتبانی وصل یافت به نه تو بسوی دوست توانی عروج کرد به نه دوست جانب تو تواند نزول یافت به اینجا باز امید با امید آینه شود گردد و خاطر تنهار مراد او نیخه شود هنوز کشاکش طلب میمانست و در واس محبت در خلیجان

که حقائق و معارف بزبان بر مزوایا و الفاظ و اشارت بیان کرده ستمی از ان نوشته می شود سهر چهل و نهم یک و ز چنین اتفاق افتاد که آبی طول و عرض آن باشد و اند تا چه قدر باشد اما عمقش از کمر زیاد نیست جمعی میروند یکی در ان میان من هم هستم یک ختری سالی پانزده می او نیز در میان آب میروند تحفه اینست ما همه برهنه ایم آن دختر که را جالی ست که اگر از پر تو او خلقت حور باشد حور آخر دعوی خدائی کرد رنگ رخساره و قد و بالای او از امر و شتاب و از حسن صورت و رمزی می فرماید میان من و او مقدار یک فرسنگی باشد مرا بخود دعوت کرد چنانچه شمع را بر عروسی با حرام بر بندد آن قبلیس یک فرسنگ مرا بادی انصال دادند شخصی از غیب القیب شاهد شد جامه بر انداخت چنانچه کس مر کسی را پس شد در ان حالت خود را هم بدان جمال هم بدان حسن هم بدان لطف عین آن دختر دیدم او عاشق من شد و من عاشق او هم در ان میان از من و از ان دختر همتی سر بر کرد فریاد بر آورد نا این اند میان هر دو دعوی افتاد من می گویم عیسی پسر من ست او می گوید پسر من عیسی فرامی کند وی همد و از نا هر دو خبری می نمایند از آن توام و نه از آن او من از آن خودم و خود بخودم و آن دختر که بعد از ان که می گوید عیسی او آن من ست خود را عین اومی یایم و آن آب سر سر که با تو گفتم همه منم و الله اعلم

سید محمد بن جعفر رحمة الله علیه

الملکی حسینی از اعظم خلفای شیخ نصیر الدین محمود ست در توحید و تفرید مقام عالی دارد و از افراد اولیاست در آنچه از احوال ظاهر و باطن خود نوشته است عقل حیران ست اگر اینها به شائبه تاویل صرف ظاهر مراد ست پس از کمالان وقت خود ست قدس اند سره او را تصنیف ست سیمی بحر المعانی در وی بسیار از حقائق توحید و علوم قوم و اسرار معرفت بیان کرده سخن را مستانه می گوید و بدو کتاب دیگر کی قان لمعا و دیگر حقایق المعانی نیز زوده می کند خداوند آنها نیز تصنیف یافته اند یانی و او را تصنیفات دیگر نیز هست رساله دارد در بیان روح و رساله ایست سیمی به پنج نکات و بحر الانساب که در اینجا بیان نسب اهل بیت رسالت کرده است و نسبت آبا و اجداد خود را ثبت نموده و می کثیر الدعوی ست از آنچه از احوال خود بیان کرده است محقق می شود که دعوی او حق ست عمر درازیافته بود از زمان سلطان محمد تغلق تا زمان سلطان بهلول در حیات بود سن شریفش از صد متجاوز بود و با کرام او از شرفاء که اند بعد از ان بدلی آمده و در سر مندا قامت کرده الحال مقام او در بهان شهرت و در بحر المعانی می گوید مدت شصت سال در علم ظاهر بودم و در کسب کمالات می کوشیدم و از محبوب اول و مقصود ابد قافل بود مدت سی سال ست که می میتم آنچه دیده می نمایم و می شنوم آنچه گوش می شنواید ای محبوب حکم خواطر اهل ظواهر و عقول عظیم ایشان حاصل ست و اگر ز رخت علم بزل بصورت اینم و آنکه ای محبوب شمه می

آنرا استمع نیست آنچه من از وعده و وعده ام الکتاب بی حرف و صوت را در حرف و صوت گویم خلق ندانند و آنچه خلق می گویند سی و سه سال است که از آن توبه کرده ام و از آنکه می گفتم هیچ عرض حاصل نشد و هم در آن کتاب ابدال اوقات و اقاب و افراد و سایر رجال اعداد و اسامی و مراتب و او را و اعمار و احوال و اقسام ایشان را برنجی تفصیل داده و تشخیص نموده است که فوق آن متصور نیست و گفته که همه ملاقات کرده ام و از هر یکی نعمت های یافته ام و مقامات همه را مشاهده کرده ام و گفته سی صد و پنجاه و هفت ابدال دیگر اند و ایشان را فقیر در کوه بر سر چشمه نیل ملاقات کرده است و ایشان در کوه ساکن اند و خوردن ایشان شلغم درختان است و بلخ بیا بان و نیز می گوید ای محبوب طائفه افراد را عدد نیست بسیارند و از چشم خلق ظاهر مستور گر آنکه قطب بدار و بعضی اقطاب ایشان را دانند و بیند هرگاه که افراد کامل که مطا هر وجه تفرد علی کرم الله وجهه اند در سلوک ترقی کنند بر قلب حضرت رسالت مرتب یابند و علی کرم الله وجهه مرتبه از روح حضرت رسالت یابد بعد چون از مشارب قلبی حضرت رسالت در سلوک ترقی کنند بر قطب حقیقی رسند و از مقام قطب حقیقی بتمام معشوقی یعنی وحدت و ای محبوب در مقام قطبیت از کل اولیا و کس در مقام معشوقی رسند و امثال ایشان دیگری نرسیده آن دو کس ای محبوب کیانند کی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی و دوم شیخ نظام الدین بدایونی هر دو را مشارب از روح احمدی بود ای محبوب نیک تامل کنی هر چه در قلم این فقیر رو به مشاهده نیست ای محبوب روزی این فقیر در کشتی دریای نیل مصر با حضرت خضر مصابا بودم و سخن در بیان مشاهده آن لایزال می رفت خضر نیز فرمود که شیخ عبدالقادر گیلانی و شیخ نظام الدین بدایونی در مقام معشوقی بودند و نیز می گوید که ای محبوب نوزده سال در صحرا بودم و بستم و یک سال در سکر بودم بحدی که هیچ خبر نداشتم مادر جو را شیخ یعقوب می بودم که قطب اقلیم بودند ایشان ازین بستم و یک سال من مراد وایت کردند آنگاه معلوم شد که بستم و یک سال مست بودم و بعد ازین مدت

هم از مقام مستی از دولت پیر در فرادینت است چند سال است که نزول کرده ام	فریدم فرد بن شستم که در خود
ز فردیت بسے انوار دارم	اگر موسی نیم موسی چه هستم
	درون سینه موسیقار دارم

ای محبوب ابن عربی صاحب فصوص می نویسد که منصور حلاج را تجلی ذات بود و مقام افراد داشت اما این فقیر می گوید که اگر منصور حلاج را تجلی ذات بودی هرگز انا الحق نگفتی و دیگری سبحانی نسرایدی زیرا که در تجلی ذات محویت است محو چه داند که من کیستم و چستیم که گوید سبحانی و انا الحق من عرف الله کل لسان در تجلی ذات است و طال لسان در تجلی صفات و در تجلی صفات و افعال و آثار کلام را و بود ای محبوب چون در ویش در تجلی صفات استغراق یابد پس خود را بحال صفتی از صفات او بیند یعنی ذات جائز الوجود در صفات واجب الوجود مستغرق نور جمال صفات می گردد و آن صفت واجب الوجود در حدیث در می آید و وجود جائز الوجود پاک می ربا بدین صفت واجب الوجود برین برده در کلام می آید

تا لفظ اخیر از حیات بلکه تا می دوره قیامت کوتاهی کردم تا ابدالآباد الی مالا نهایتا در طلب و امید مطلوب در امتداد دست و شوق جمال در آرزوی وصال داشته اند در دما ازلی ست و ابدی

پیرنده مسکین حساس در فراق و بی دست و پا قیامت چشم دارد کان جوان خجسته سید خداوند کی خواهد رسید و چگونه خواهد رسید کاش که برسد هرگاه که برسد و هر چگونه که برسد و الله اعلم

الرساله الساده عشره تقسیم الانام علی اربعه قسم

لا اله الا الله محمد رسول الله تمامه آدمیان ازین چهار قسم میروند یافتند ملوک دنیا و آخرت و فقرا دنیا و آخرت و ملوک دنیا و فقرا آخرت و فقرا دنیا و ملوک آخرت ملوک دنیا و آخرت آنانند که همچنانکه در دنیا خوشی و کار می کردند و داد سلطنت و فرمان وائی دادند برای حیات آخرت نیز ذخیره اعمال صالحات نهاده و گنج سعادت با خود همراه برند و پادشاه علی نعمت بهشت و دولت دیدار فائز گشتند و فقرا دنیا و ملوک آخرت آنانند که اگر چه بتمتع این جهانی و دنیا و شهوات فانی مخطوفانمانند بقسطه ای از سعادت و برکات ملک جادیه مخصوص و مشرف شدند اقسام دیگری نیز بقیاس مذکور معلوم توان کرد ما ندانیم که داخل کدام یکی از این اقسام خواهیم بود

این دو قسم که مذکور شد درجات و مراتب بسیار دارد باری لا اله الا هو است که داخل باشیم غنیمت است که علی کل شیء قدیر این سخن بتقریب بر زبان آمد سیاق کلام در شکر گذاری انعام و احسان ایشان بود که نسبت فقر و غنا ظهور می یابد جز الکمال است و چون تمام نعمتهای ظاهر و باطن را به بجناب عزت ست تعالی شانه انتهاز سلسله جزیره و سکونت نخواهد بود و حقیقت شکر از بند صورت پذیر نخواهد گشت حضرت مسبب الاسباب جل شانه بکمال بالغه خود جامع از انوار انان و تارسیان را دست از کار و بار بر بسته و پای تردد و طلب بسته بر فضل و کرم خود نشانه دیده امیدشان بر جمال شانه مقصود گشاده است و طالع دیگر را نیل سعادت قبول و به شرف گشت توفیق مخصوص ساخته به اوقات و تفقد احوال ایشان بر گامشته تا باعث جمعیت غلظت و فراغ بال ایشان گشته در ثواب عمل و دلات خیر شریک غالب آمدند و کمال فضل الهی بر توبه من ایشان و الله ذو الفضل العظیم باین ترتیب سلسله نظام عالم بر پاست و عوالمین عالم محتاج فضل و کرم الهی بوده و مدد و معاون یکدیگر کنند از نیاجاست که گفته اند فقر و احتیاج فقیر آینه وجود و غنا و اغنیاست به وجود محتاج گدایان به نجات به پیروان

وی گوید که سبحانی و انما الحق ان الله لینیق علی لسان عمر چه کنیم این عربی امروز زنده نیست با او گفتمی آنچه گفتمی و او شنیدی آنچه یقین است کلمات من انداده بحر المعانی نیست که بر دارد هنوز کلمات کجاست انشاء الله بران محبوب بر روزگاری بنو لیم اسی محبوب چون از دولت فرد حقیقت شیخ نصیر الدین محمود در سلک سلوک ترقی شد و از تجلی صفات تجلی ذات که مقام فروانیت است بشرط مستوری نزول کردم فرد حقیقت را در واقع دیدم که ذکر خفی می گفتند در آدم و روی نیاز بنجا که مالیدم بر زبان مبارک را ندای شهباز میدان عالم لاهوت و اسی پاک آمده از عالم حیرت و اسی باخته عالم ملکوت و ناسوت بعد از ان میلی در دیده من کشید و فرمود این میل از نور جمال ذات است و این واقع در احدی عشر و ثمانه بود چون شب شد و طیر شدم از شهر ختلان در مصر فتم پایی بوش شیخ اوجده سمنانی مشرف شدم در آن وقت قطب عالم ایشان بودند ایشان نیز بهمان کلمات که فرد حقیقت نواخته بود بنواختند بنده را ایشان در حجره خویش کنجی فرمودند و در آن دو نفر بود یکی صوفی و دیگر معلم نماز شام در طیر شده بودم نماز جفتن بجاعت با قطب عالم شیخ اوجده سمنانی گزاردیم بعد از آن وقت ثلثان شب سه ختم کلام و سمیزه سپاه زیادت بران خواندم نظر کردم که قالب من نور شد محیط عرش عظیم گشت و عرش عظیم در دیده من مقدار خردل شده است بعد از نظر خود کردم که همه میوه های وجود من صورت شده هر یکی صورت را نظری کردم همچو صورت خویش می دیدم بعد از صورتهای خود شدن گرفت بعد از نظر کردم که جمیع عالمها و افلاک و انفس بلا کیفیت شدن گرفت و جمیع تجلیات صفات و افعال و اسما و آثار خود شدن گرفت ای محبوب محود محو همین است همچنین در طرفه بعین هفتاد هزار عالم تجلیات را سیر کردم بعد از ان کلام بی واسطه شنیدم که فرمان شد یا عبدی جلالی حجاب جمالی و جمالی انوار جلالی و انت مابین الجلال و الجمال بعد از کلام تجلی ذات مشرف شدم که کیفیت آن بمشاهده تعلق دارد از آن تاریخ یازده مقام لاهوت که مقام فروانیت است نزول کردم بعد از تجلی ذات هفدهم روز در عالم صحو آمدیم هم در حجره شیخ اوجده سمنانی سر آمدیم ابیات

از شراب شوق گشتم مست و	در عالم صحو آمدیم هم در حجره شیخ اوجده سمنانی سر آمدیم ابیات
هر چه جز غیرش بدان مرد و دشت	بود ما در بود او نا بود شد
چون شده فانی محمد از وجود	نی وجود ما نا آنجا و نام
پس اے محبوب بعد از تجلی ذات در حجره شیخ اوجده سمنانی بهیوش	غیر او دیده که کس دیگر نبود
افتاده بودم و درین هفده روز خدمت شیخ در حجره می آمد و بوسه بر پیشانی من میزد اگر شیخ مطلع احوال نمی بودی خود مصاحبان محروم از من می کردند که مرده است بعد از ان بعالم صحو آمدیم این را بسبب سبب تجلی بود بعد از این مدت باز به طریقی که نظری کنم نوری بینم که باین فقیر متصل است و این صورت افاقیه مقام فروانیت است که همه کائنات بر سبیل فوت تالف است و این همه از انفاس متبرکه که فرد حقیقت قدس سره بود که روزی خدمت سلطان الحقیقین امیر کبیر نصیر کی پدر فقیر خدمت نمودم	

من شسته بود که فرمودند که آسیر جعفر محمد شهاب از میدان لاهوت ست سی صد و هشتاد و چند اولیاد و قطاب
 و افراد و نعمت در وی تاثیرست و بدین نمتهاست و خواهد شد و این فقیر در آن روز پیش حضرت محمد
 موالانا شمس الدین محیی خلیفه شیخ نظام الحق والدین قدس سره تخلص می خواندم الحمد لله رب العالمین
 ای محبوب چون درین مقام وصول یافتیم این ابیات اینطور آوردم

بند بایست نیم بسج عیستم	بند شد محو از ادسه نماد
بجهت گشتم ششم بجهت	چارم اما ندارم معرفت

ای محبوب گم شده را این گفتار از کجاست برگرفت در تجلی صفات
 گفت در تجلی صفات کلام ست چون می خواهم که بران محبوب چیزی بنویسم از تجلی ذات قدم صحو
 یافته ام این زبان ست و اگر نه آن محبوب از کجا و این کلمات از کجا باید که آن محبوب در رعایت خود که چند
 وقت در عالم سخاوت این فقیر را در انداخت کتاب خایه بخت و بی صوت را برای آن محبوب در حرف و صوت
 در آرم ای محبوب نیک تامل کنی چه گویم و از خانه بشیرت و دل کنی که آن محبوب است

مردانه در آس کاندین راه	نه بوسه می خرد و نه رنگ
افتاده مباش در ره تنگ	ز تار مغانه بر میان بند
میدان یقین که در دو عالم	در راه تو جز تو نیست خرسنگ

من شوال سته اربع و عشرين و ثمانمائة و نیز در بحر المعانی می گوید آنچه از زبانم در قلم می آید پس با تم قیاس
 از دلم می گوید و دلم قیاس از روح می کند و روح قیاس از روح علی می کند و روح علی قیاس از روح
 روح نبی و روح نبی از کلام بیعت و صوت حضرت الوهیت می کند ای محبوب هر چند که بیش می نویسم
 اشکال بیش در پیش می آید تحقیق بدان که این کلمات بحر المعانی سالها خضر علیه السلام ازین فقیر در
 ملاقات در سفر در حضر سوال کردی با او نمی گفتم و تا اکنون می پرسد و اندک نمی گویم سبب آنکه در سبب
 حال چند سال این فقیر اتمنائی ملاقات او بود چون ملاقات شدی ازین کلمات از خضر علیه السلام
 چیزی پرسیدی مرا شفا حاصل نمی شد امروز او را اتمنا بسیار است و من محترم از سبب آنکه او حفظ جان
 خودست یعنی نیم جان را حفظ می کند و مرا اگر در هر دم هزار جان دهند تبرک آن منتظر ام تو ای محبوب
 نیز در جان نشانی و جان سپاری باش تا هزار همچو خضر سرگردان تو باشی خیر الکلام با قل و دل و تنگیه
 است کلمات با جمال در قلم می آرم اگر تفصیل مشغول شوم مثل توریست شتران بار شوند اما این کلمات
 شرح حقان ست لزان خیر الکلام آمد و هم در بحر المعانی می گوید مدت بست سال در آستانه شهابان حضرت
 لایزال می بینم فقیر تو پیشانی سودسته ماه و دوازده روز در خدمت فرو حقیقت شیخ نصیر الدین محمودی خود
 بود و بعد از ارادت در سه کار بودم پنج وقت آب وضوی ایشان بردست فقیر بود که وضوی کنانیدم دوم

کاینه جوید صافات به اینجا
 اغنیاء را بر فقر ففضل بهند و گاه
 فقر را بر اغنیاء است اثبات کنند
 این همه اعتبارات است منت
 مرضای راست اغنیاء و فقر همه
 ریزه چین خوان احسان او
 و برین نعمت ائمه انان و ندان
 شانه و اعظم سمناء عاقبت بخیر
 الرساله الهیة عشتر تنبیه
 الغافلین نصیر الدین و اربابها
 و آخر الرساله الهیة بن خاها و شهابها
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 سبحان الملك المحی الذی لا یوت
 ولا یفوت عباد محنت و کد و سیرت
 که از سبجان این افعه عظیمه
 دایمیه شدید و بی فحاشات خواطر
 خلایق شسته و حیرته و دوخته
 که از یکایک واقع شدن اینجا
 روی داده از حیطه فقر و فقر
 بیرون ست چه توان کرد و ست
 آتی برین جاری ست یا چنین
 بود چه شاد و چه گداز چه اسیر
 راه است شعر هر که آمد به جان
 اهل فنا خواهد بود و آنکه پانیده
 و باقی ست خدا خواهد بود و حق
 جل و علی بدولت و شوکت این
 پادشاه گردون شکوه قوی و دوت
 جوان نخت با الله جل و خلده
 فی مرضیه ملک و اقبال تمام بر ارا
 از خاص و عام خصوصاً زمره
 اهل اسلام را در کف این انان
 و سایه عدل احسان ان جمیع
 آفات و کمالات محفوظ و مصلحت
 او اللهم صلح الهام و الامنه

والراعی والرعیة والعت تلوهیم
فی الخیرات این عار از عظام
مشایخ قدس الله امرهم مرویت
و اوست بران غیر سعادت دنیا
و آخرت و باعث امن و امان
ظاهر و باطن است دیگر این عا
اللهم صل علی محمد و آل محمد
محمد اللهم اغفر لاهل بیت محمد گفته اند
که هر که بران دوام نماید در مرتبه
باید ابدال نشیند و السلام الموفق
اکنون از قاضی دنیا و بی ثباتی
آن بگوید و چه نویسد قال بعض
الحکماء الدنیا شبه شیء یقل
العام و نوم الاحلام میگوید دنیا
مانند سایه است که روان می گذرد
یا مثل خواب شیطان است که
مرد بالغ می بیند در شبیه اول
فتاوی بی ثباتی دنیا را ادا نمود و در
ثانی حقارت و قلت متاع آنرا
بیان کرد و گفت یا خدایت
یا اوست یا افسانه و مثل مرغ
حادثه در میان که بیشک و شبه
رسید نیست و آدمی را داذان
غافل نشسته و دیده عبرت خیر
فر گرفته و بر لب غفلت افتاده
پرواندار و کج کاری سخت
و همی صوب در پیش دارد و میگوید
که یقین شکوک کدام است یعنی
چیزی که آدمی یقین از دنیا و جز
یقین در آن شک دارد گویا
منیدان که چه چیز است گفته اند
که آن مرگ است یقین میدانند
که رسیدنی است اما چنان نگانی
می کنند و برنجی می روند که گویانند
تبارک الله این چه قدرت است

شغل و غن جیراغ ایشان بر دست من بود سوم شغل کلنج ستیخا ایشان بر دستم بود که هر روز کلو چهار را
بر خساره خویش بالش می کردم این خدمت و عصر محمد تغلق کردم که در آن عصر والد من قطع کنهایت با
یک هزار و سی صد و نود و بعد بر حکم اجازت پیروی خودی صد و هشتاد و دو و ولی را در یافته ام و خدمت
کرده ام و هر یک نعمتی در حق فقیر ازانی داشته اند و اهل سلوک ظاهر حوی و اهل طواهد و انسته اند که این
کار آسان است و هم در بحر المعانی آن سی صد و هشتاد و دو و بزرگ را از مشایخ و غیر هم نام بنام با آن
ملاقات از اقطار عالم و غرائب احوال که در سفر و حضر خدمت ایشان دید و یافته و مدت مکت خود بهر یک
بیان می کند و می گوید که صفوان بن قهی برادر عبد مناف را که در پیش حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم
بشرف ایمان شرف شده است دیدم در غاری مشغول بود در آن روز که خدمت ایشان اقدم بوس
کردم نهصد و نود و دو ساله بودند فرمودند که حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم در حق من دعا کرده اند که
عمر و این قصه صفوان که درین کتاب مذکور است و در بحر الانساب که تصنیف اوست نیز ذکر کرده است
خالی از غرایب نیست باصول کتب احادیث و سایر موافق و الله اعلم و می گوید ای محبوب این فقیر در سیر
عالم چندان زیارت دیده است که اگر عدد آن در قلم آرم و با هر تزیینی که بباحثه علمی و عبارتی کرده ام نیز
در قلم آرم بحر المعانی را از جهت گرانی شتران باید تبار دارند و در موضع دیگری که یک کلماتی که از بحر المعانی برین
فقیر وارد است اگر تباهی در قلم آرم عالم سلامت بکلی بر خیزد و از غیرت جدم علیه الصلوٰة و السلام هر است
دارم در میان دو غیرت افتاده ام اما غیور و ادب غیر منی نمی محبوب چون موسی علیه السلام در علم نبوت
و در علم ولایت کامل بود نه علم از هیچ شخص نقل نکرد و احتمال آن نتوانست و خضر سرگردان این کلمات نیست
پس ای محبوب چون موسی علیه السلام حامل سه حرکت اسرار الهی نشد و تو ای محبوب گدای کوی محمدی
که در یوزده همه کلمات بحر المعانی را حاصل گشت اگر موسی علیه السلام درین عصر بودی گفته شدی با او آنچه
گفته شدی پس شکر نعمت بی نهایت بگذارد و نعمت عالی را بدان دار تا دقایق المعانی نیز بر لیس تو در قلم
آرم شب و روز با مشغول باشی تا حسیا تم یاری دهد **از دعای زاهدان چنین بر نیاید که این**
شاهدان ایامی بوسه بکند و دل کاری کند و در آخر کتاب بحر المعانی می نویسد که روز پنجشنبه سبت و هفتم ماه محرم
مکتوب سنی و ششم می نوشتم و قلم در اسرار عشق می راندم و قلم درین محل که زرغبانزد و جبار سید و فهم در حوالی
و دیگر آمد آنگاه سربز افرو نهادم حضرت رسالت را علیه السلام دیدم که در مسجد قبا با کل صحابه کرام و اولیاء
عظام از امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه تا قطب عالم شیخ نصیر الدین محمود حاضر حضرت رسالت علیه السلام
بلطف فارسی فرمودند که ای فرزند مست حضرت لم یزل و لا یزال بحر المعانی را بیاد فی الحال بن سنی و پنج
مکتوب سنی و ششم که درین محل رسیده بود بروم بر دست مبارک حضرت رسالت علیه السلام
و ادم حضرت رسالت بسیرت نبوت تمام بخواند فقال علیه السلام الحمد للذی الهک و لعلی علم الانسار

ثم قال ارشدك اسد في زيادة علمك بلفظ فارسي فرمودند كه اسي ياران اين مصنف بحر المعاني مردی است
كه جميع كلام مجيد ر معاني حقيقت بيان كند و اگر علم روی زمین همه شسته شود و يك ورق نموده باشد
و اين شخص قلم بردست گیرد همه علم را از بر بنويسد بجهه فرمان شده كه اسي فرزند مست حضرت لم يزل طلال
پيش از اين اسرار در صحرामنه كه امور شريعت در جهان تصوير پذيرد و اهل شريعت را در خاطر اندوزد و كيردن قبول
كردم بحر المعاني را هم از اين مکتوب سعي و شتم با تمام رسانيدم بجهه اسي محبوب بحر المعاني را حضرت رسالت
عليه السلام بردست حضرت علي كرم الله وجهه دادند ايشان بعد از مطالعه بردست خواجه حسن بصري دادند
و ايشان بردست خواجه عبد الواحد بن زيد بخين جميع مشايخ سلسله اقطاب العالم شيخ نصير الدين
محمود رسيد اسي محبوب اين فقير را منتظر اداني برائے اجازت حضرت رسالت عليه السلام در نوشتن و آغاز
كردن دقائق المعاني و آنكه فرموده اند ارشدك الله تعالى في زيادة علمك اسيد تمام دارم كه اجازه تم خواهد شد
و السلام و هم در بحر المعاني مي گويد ابراهيم صاحب ذوق بود و موسي صاحب لذت و تهييب اسيد صاحب
صلوات و هم در بحر المعاني مي نويسد كه حضرت شيخ عبد القادر گيلاني فرموده است رايه ربني في المنام
على صورة ابي اين امي كدام است الاصل علي محمد النبي الامي اوليائے تحت قبائي لايعرفهم غيري اسي محبوب
ياي غيري يا نسبت است نيا و شكلم يعني لايعرفهم غيري و غير احبائي يعني خود صديقت جملت قدره محبان
خود را شناسد و محبان وي محبان را نيز شناسد اما ايشان را غير محبان نشناسد و نيز مي گويسند
معراج الروح السماع و معراج القلب لصلوة قال عليه السلام اني لاجد نفس الرحمن من جانب اليمين
ا سي صوته اليمين يعني پرده يمن آن محبوب شنيده باشد كه چه آوازي است كه در مينا و اراك منت گونيد
كه هم از پرده يمن نرم كرده كشيده اند اسي محبوب خواجه عليه السلام سماع خود را از سبب ظاهر بنيان بكنايه
گفت اسي تحب اهل طواهر و علما ز نادان چه دانند كه چي نويسم در نيا كسي نيت كه با او بگويم هم طاهر و عفي عنه
عرضي دارد كه كلمات اهل سكر و حال كه در حالت ذوق و غلبه حال وقوع يابد خارج از قواعد عقل و مواريث
قياس و الاشك نيت كه ياد نسبت مشدود باشد و تخفيف آن بضرورت واقع نمي و مقرر علما و شايخ
و عرفاست كه مراد از يمن بلده مشهوره است بعد از ثبوت صحت حديث وليكن چيزي از سر ذوق و وجدان
بر لوائح اسرار بعضي از مجازيب اهل محبت ميتا بطيولي ولايرولي قدس الله اسرار العارفين بهم جمعين

اسے صورت توهان معنی

مثل بوی بوستان معنی

بر عضو کند بعد زبان پیش

تا شمر نهاده خوان معنی

و الله اعلم و از بعضی اشعار او كه در بحر المعاني نوشته است این غزل

يك سر شاخ گل ز بسته صلوات

منزل كه كاروان معنی

در صورت وصف تو محمد

با صورت تست جان معنی

از صورت تست خاطر ما

از صورت تو بيان معنی

سيد جلال الدين رحمة الله عليه

و اين چه پرده كه بر روی آدی داد
فرو هشته اند و اين چه غفلت
و فريب است كه دوى خورد
همان مثل شير و در گريزنده از
پيش اوست حكايست
مى آرد كه شير در بيا با سنى
بدنال مردى افتاده بودوى از
پيش شير گر خسته ميرفت چنان مجال
گريز ننگ اسيد بكم انتظار خود را
در خراب چاهى زد و هم در انشاي
را و بشا خدا بچهاي گياه كه در آن
چاه بود دست زد و معلق ماند
در پايان چاه نگاه مى كند
از دمايى مى ميند همان باز كوه
نشسته كه اگر بفتند هم در نفس
فرو فرشته كه در دنبال بود آمد بر سر
چاه ايستاده كه اگر بآيد هم در عت
كارش تمام كند ساعتى لطيف
متعلق بان حشيش مى زده و
نفسه راست كرده بود كه مشي
چند رسيدند و رشته هاي گياه
را كه مثال رشته عمر آدمى است
و بدان متعلق است بريدن گرفته
بيچاره حيران ماند كه چه كند اگر
پايان افتد از دما نشسته و اگر
بالا رود شير ايستاده تن به بلا
در داد و منتظر ملك نشسته نگاه
نظرس بر لاله كلى افتاد كه در كنج
ديوار چاه شده ي آي كرده مرد
آن همه را افزاوش كرد هم از شير
و هم از دما و موش چشم بربست
و انگشته بان شهيد ندان حش
گسان نيش ز نوران شهيد
ليسين گرفت دمه انگشت
شهيد نه ليسته بود كه رشته عمر

گست شد و در چاه محنت اندوه
 بجام از دمای مرگ فرو رفت
 اکنون اشهد لیسان لکن چایم
 که شیر قهقهه افغان است مامور
 فردا است که دجاء بلاک دنیا است
 بجام از دمای مرگ فرو رفته ایم
 کاش که دست جیاتین بودی
 راست داد این ساقبت معلوم
 گشتی که چند ست ناموافق آن
 راه در زنی بخود قرار دادندی
 و قطع این ساقبت بتانی تو بیخ
 کردندی یک قسم فراغتی و قرار
 یافتندی و نیست چند راحت
 ز دمی هیچ معلوم که مدت عمر
 چند ست و باین ساقبت
 چه قدر دیر گام و در نفس خط
 ست و احتمال آنکه هر نفس
 آخر باشد و روز وفاته واه اندود
 که اندود اگر زنا معلوم بودی
 و در از بودی هر چه بودی چون
 رفتنی گشتی ست چه معلوم چه
 نامعلوم و چه دراز و چه کوتاه
 چون قامت مبارکی غرق ست
 که تاه دراز و چه قریب ست اگر
 صد سالانی در یک روز بیاید
 رفتن کای دل افروز
 درین صندل سرای آبنوسی
 گهی ماتم بود گاهی بوسی
 بهر شادی و غم جای رو بند
 بجای سر پائے پای کو بند
 دنیا اگر ایم بودی و اسباب
 دنیا و ایم و پیش فراغ خاطر و
 آسایش وقت متصل نگاه اگر
 یک بهجت مولی و شوق آن
 عالم از آن صبر کردی و بزخارف

بخاری لقب او مخدوم جهانیان ست جامع ست میان علم و ولایت و سیادت او مرید شیخ الاسلام شیخ
 رکن الدین ابوالفتح قریشی ست قدس سره و خلیفه شیخ نصیر الدین محمود با امام عبدالسید یاقی رحمه الله علیه
 در یک مظهر صحبت داشته در خزانه جلای که از ملفوظات اوست از وی بسیار نقل می کنند سیاحت بسیار
 کرده و از بسیاری از اولیا نعمت و برکت یافته و مشهور ست که وی هر گرامعانقه کردی نغمه که آنکس
 داشت بستدی یعنی چندان توجه و خدمت کردی که آنکس بی اختیار می شد در آن هر نعمتی که داشت
 و در تاریخ مهدی می نویسد که وی اول خمره از عم خود شیخ صدر الدین بخاری پوشیده کلاه ارادت و
 خمره تبرک از شیخ الاسلام سند الحثین شیخ عقیف الدین عبدالسید المطری در حرم شریف نبوی علیه السلام
 و التجهیه پوشیده و مدت دو سال در صحبت او ملازم بود و کتاب عوارف و دیگر کتب سلوک پیش او تلمذ
 نمود و اخذ طریقت کرد و تلقین ذکر یافت و شیخ عقیف الدین فرمود که مقراض راندن شما موقوف
 است در گانه دون چون بگزارون رسید شیخ امام الدین برادر شیخ الاسلام امین الحق والدین گفت
 که شیخ امین الدین در وقت رحلت مرا وصیت کرده است که سید جلال بخاری قصیداتی من کرده از او چه
 و ملتان می آمد شیطان در اثنا راه او را دروغ باز نموده که شیخ امین الدین از سرای مستقار بدار القرار
 خرامید سید جلال بخاری طرک مبارک رفته است وقت مراجعت در گانه دون خواهد رسید او را
 سلام من برسانی و سجاده و مقراض من بدو دهی و مجاز و خلیفه من گردانی شیخ امام الدین همچنین کرد
 سید السادات اذان پیر با جاده انواع استفاده کرد و باز گشت و از شیخ الاسلام رکن الحق والدین خمره
 تبرک پوشیده و در عهد سلطان محمد تغلق منصب شیخ الاسلامی و سند خانقاه مهدی در سیو سیان بمصنفا
 مخصوص گشت و بعد از چندگاه ترک بمکه کرده سفر کعبه مبارک اختیار کرد و او خلیفه چهارده خانواده
 بود و در عهد سلطان فیروز کرات از محروسه آنچه در حضرت دلی آمد و سلطان فیروز مراسم اعتقاد و خلاص
 آنچه باید بجای آورد انتی مخدوم جهانیان را قدس سره با حضرت علیه قادی کمال محبت ست
 و در خزانه جلای می گوید که شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی می فرماید طوبی لمن رآنی و لمن رای من
 رآنی و لمن رای من رآنی و وی قطب ست و صادق ست درین قول مرا سیداری بسیار
 است که بموجب این کلام حق تعالی مرا رحمت کند بعد از آن سلسله را که بیک اسطیخ شهاب الدین
 سهروردی میرسد غیر از سلسله شیخ بها والدین ذکر یا ذکر می کند و می گوید که من فلان آدمیه ام و وی
 شیخ شهاب الدین سهروردی را و شیخ شهاب الدین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی نقل ست
 که وی روزی نشست و آتش از جای برخاست مشت خاک برگرفت و نام شیخ محی الدین عبدالقادر
 را با او بلند خواند و خاک را بجانب آتش انداخت فی الحال آتش پست شد و کلمه فارسی که در دهان
 نامشهور ست یکی از مریدان مخدوم کمال کتاب وضو الیاضین امام عبدالسید یاقی را ترجمه کرده است

تاریخ ولادت مخدوم جهانیان شب برات ششمه سبع و سبعه وفات او در عید قربان ششمه خمس ثمانین سبعه است و مدت عمر مفید او هشت چنین تنیده است که امیر سید علی همدانی قدس سره بدین مخدوم جهانیان رفت و بر در حجره مخدوم شست خادم خبر کرد که سید علی همدانی نشسته است مخدوم فرمود که همه دان غیر علام الغیوب کسی نیست این گفتند و ایشان را درون نطلبیدند کوفتی ازین معنی بخاطر شریف رسید میرسد برگشت و باین تقریب رساله در بیان معنی همدان نوشت اما در رساله همدانیه دیده شده است که بجای آنکه منکر این نام از غایت و تشنیع کرده است که ملائق عظمت و جلال مخدوم جهانیان است و الله اعلم

شیخ علاء الحق والدین بن سعد لاهوری بنکالی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفه شیخ سراج الدین عثمان الملقب باخی سراج الدین ست در ابتدای حال از اغنیاء و اکابر وقت بود بغایت مجمل و معظم و در آخر در سلک مریدان شیخ انتظام یافته فقر و انزوا اختیار فرمود گویند که چون شیخ اخی سراج بالغمت خلافت از پیش شیخ نظام الدین رخصت یافت فرمود است که بجانب وطن اصلی متوجه شود بخد مت وی التماس کرد که در اینجا شیخ علاء الدین مروی دشمنند و حال بجاه است مرابادی چگونه بسر آید فرمود غم مخور که وی خادم تو خواهد بود و آنچه ان شد که شیخ فرموده بود نقل است که شیخ سراج الدین را بیشتر احوال سواری می بود طعاهای بختی همراه او می گردانیدند و خادمان شیخ و یک آش گرم بر سر شیخ علاء الدین می نهادند چنانکه موی سر او رفته بود و گداز شیخ از پیش خان خوشان او بودی که وزیر اباد شاه بودند و در وی ازین حال تغیری و تاثیر پیدائی شد نقل است که روزی قلندر ان در خانقاه شیخ علاء الحق فرود آمده بودند که به همراه داشتند جاسے برقت قلندر ان گفتند شیخ گریه بسیار شیخ گفت گریه بجا یا بد قلندری گفت بر شاخ آهومی نمائی فرمود هم از شاخ بیابی دیگری خصیه نمود فرمود از خصیه بیابی چون بیرون آمدند قلندری که ذکر شاخ کرده بود گوی بیاید و از شاخ زد و کسیکه خصیه نموده بود چنان اناسید که هم بدان مرض هلاک شد و شیخ علاء الحق خرج بمشمار داشت بجدی که باد شاه وقت غیرت برد و گفت خزان من بپست پدر شیخ ست او می دهد حکم کرد که شیخ از شهر من بر آید و به سنارگانو برود و داد و سال در سنارگانو می بود خادم را فرمود که هر روز خرج از اینجا داشت و چندان کند شیخ را خرج فراوان بود اما هیچ وجه استقامتی نداشت و باغ از بزرگان ایشان که حاصل آن هشت هزار تنگه نقره بود کسی گرفت هیچ وقتی بر زبان نیاورد و خلق بختشاه بے اندازه می کرد و می گفت که عشر عشر شیخ مخدوم من داشت از خرج ندادم قبر او در نیده است وفات او در شب ششمه ثمانیاء.

مولانا خواجگی رحمۃ اللہ علیہ

مرید و خلیفه شیخ نصیه الدین محمود دشاگرد مولانا معین الدین عمرانی و استاد قاضی شهاب الدین ست

آن التفات نمودی کای بود اکنون که کافی ست سر سر حشت و کدورت و غمت و مشقت و همد بلا بر بالای هم افتاده ترک آن چه مقدار کار ست که بدان بازند و رفوت آن جسرت غرورند اگر سیکه بقدرت از ان دست بردار و گامی چند فراتر نهد تمام نمودن نیست صرفه روزگار خود کرده باشد و منتی بر جان وقت خود نهاده اما خاصیت لیس خراب چنین افتاده هر چه بد که از ان بخورند و هر قطره که از ان بنوشند بحسب زیادتی کند و آینه ترساز و تپائی آرد و بخود و دیگر گزاند نگاه نیست را گوش او را نه باشد و اندیشه عاقبت او را و جای بیستی و غرور دنیا و مکرانی بجای کشد که دعوی خدائی و پیغمبری کند دیگر چه توان گفت فرعون بان سرحد زمین مصر که ملک او بود دوده و زهر را پیش نمود دعوی خدائی کرد و پادشاه را چه گوید آن از خدای بجز نیست که خدا آفریدگار آسمان زمین باشد تو خود دلوخی یا کسی در عالم پیدا نکرده دیگر این دعوی چیست بپایان هم نمود اما اینها از سر و پا نمی گفتند باشد اگر دیوانه بودی موسی پیغمبر را علیه السلام بدعتی وی چرا می فرستادند دعوت انبیاء صلوٰه و سلامه علیهم عقلا را بوزن جانین را این ندید و مگر غرور و نوستی دنیا و ملک و سلطنت که او را بدین دنیا مات میداشت در سرش بعضی غرور و حماقت خیر کرده اند

که فهم و تیز را از ایشان بر میگرفت
و با وجود عقل غریزی کار دیوانها
می کنند و سخن دیوانهای گویند
دیوانه نیستند اما دیوانه صفت اند
یکی دیگر بری خیزد و دعوی پیغمبری
می کند و هیچ نمیداند که معنی پیغمبری
 چیست پیغمبری سیاهی شدن
ست میان خدا و خلق از خدا
فیض می گیرد و خلق میرساند
و پیغمبر اول عمر آنرا از گناهان
معصوم بود و بعالم قدس ملکوت
متصل و فرشته بروی بیاورد پیام
حق بگذارد و موعظات نماید و زمین
و آسمان تصرف کند و قرص ماه را
بشمارد و انگشت و پاره سازد
و چشمها را از گشتان و آن گرداند
و درختان او را سجده بزند و سنگ
و گیاه بروی سلام کنند و با وی
کتابی باشد که اگر جن و انس همه
جمع شوند مانند سوره ازان
نخوانند آورد و اگر تمامه علماء و
عقلاء عالم را در انفسیر کنند
بپایان نتوانند آورد و پیغمبر بر سر
بهند و عالم را بنور علم دایمان
منور گردانند کافران از کفر و
جاهلان را از جهل بیرون بآرد
و دوران را نزدیک گرداند
و گلمان را بر آید راست برود در
نامه خوبهای ظاهر و باطن و
صورت و سیرت از همگی افزون
تربد بالاتر باشد و هیچکس در هیچ
غیبی مانند وی نبود و پیغامبر را
امت بولصالح و فلاح آراسته
و بکلیه محبت و اعتقاد پیراسته
نزدیکان می در علم و عمل و زهد

نقل است که در ایامی که در دلی تحصیل علم مشغول بود بعد از حضور درس و استفاده بملازمت شیخ
نصیر الدین میرفت مولانا معین الدین را انکاری که مولی را بر شاخ می باشد نسبت بشیخ بود و هرگز
بیدین او زرقه و مولانا خواجگی را نسبت بهر دو عزیز اعتقاد و اخلاص تمام بود و از نقار ایشان اند
می کشید اتفاقاً مولانا معین الدین را تشویش سرفه بنوعی زبون ساخته که اطباء از معالجه آن عاجز شدند
و از حیات مایوس گشتند روزی مولانا خواجگی بعرض رسانید که چه شود اگر خدوم همت ملاقات شیخ
قدم رنج فرماید و استمداد همت نمایند که از برکت صحبت و نظر ایشان شفا حاصل شود و خدوم را اگر چه
در اول خوش نیامد آخر الامر بنا بر ضطر از تکلیف اضی شد و بیدین ایشان رفت از دروازه درآمد
متوجه خانقاه شد خدوم از خانقاه برآمده اندرون خانه درآمد و بخانه رسید بر گشتند ظاهر خور و دینها
پنجه بود و برج ساده و حجرات می بالست فرمود آن را فرموده در خانقاه آمدند و با خدوم ملاقات
نمودند و ساعتی با یکدیگر صحبت داشتند خادم سفره آورد و الوان طعام و مجلس حاضر کرده قافا
برج ساده و حجرات که بطاهر مخالفت صاحب سرفه و بلغم باشد پیش مولانا نهادند مولانا را انکاری نداشت
شد شیخ فرمود که میل کنید بسم الله الرحمن الرحیم از هبیت شیخ امتناع نتوانستند نمود و چند لقمه اذان
تناول کردند بعد از رفع سفره سرفه بوزی آمد فرمودند تا طشت حاضر ساختند و پنجه ماده سرفه و بلغم بود
همان لحظه تمام رو کرد همان برج و حجرات شفا بخشید عقده انکار مولوی نخل شده ارادت و اعتقاد می
عظیم نسبت بنجدت شیخ پیدا آمد و با یکدیگر خوش بودند و مولانا خواجگی پیش از آمدن امیر تیمور گورگان
بنابر رویا صالحه که میر سید محمد کیسود را زود دیده بودند و از آمدن نخل اخبار نموده از دلی برآمده بکالی رسید
متوطن شد و در همانجا بسز در مقبره ایشان بیرون شهر کالی است یزار و تبرک به و این -

مولانا معین الدین عمرانی رحمه الله علیه

دانشمندی عظیم و استاد شهر بود و خواشی کنز و حسامی و مفتاح تصنیف اوست چنین گویند که سلطان
محمد بن تغلق که قاضی عضد را بدیار هند وستان طلبیده و توشیح متن موافقت بنام خود التماس نمود بود
هم مولانا می مذکور را فرستاده بود و آثار فضل و دانش از وی آنجا بطهور آمده و سبب نا آمدن قاضی
عضد بدین دیار آن شد که چون بادشاه عصر وی شنید که قاضی قصد این حدود می کند از جمیع ملوک
و اسباب سلطنت برآمده بنجدت وی آمد و التماس نمود که شما بر تخت سلطنت بنشینید و من خدمت
شما بکنم غیر از منکوحه خود هر چه دارم همه از آن شماست قاضی عضد چون این همه مروت و همت از وی
دید سخ تمیزیت و دیار هند وستان نموده نیت استقامت آن دیار محکم ساخت رحمه الله علیه جمیع

مولانا احمد رحمه الله علیه

نخستین سیرتیز از مریدان شیخ نصیر الدین محمود است و در فضائل و علوم ظاهری بسیاری ماهر بود اگر چه میان ایشان و مولانا خواجگی و اخات بود اما در آمدن از شهر دلی موافقت نکرد تا آنکه انوار قاهره گورگانی در سید و ولایت دلی را نصب و تاراج کرد و متعلقان مولانا احمد سیر شدند و بعد از تسکین قفسه خلاص یافته بجا است امیر تیمور رسید و میان ایشان و شیخ الاسلام کنیره مولانا برهان الدین مرغینانی صاحب هدیه بود و جهت تقدم و تاخر مجلس گفت و گوی شد امیر تیمور گفت که ایشان نبیره صاحب هدیه اند منم و گفتم که صاحب هدیه که پدر کلان ایشان بود در چند محل از هدیه خطا کرده است ایشان اگر یکت خطا کرده باشند چه باک شیخ الاسلام در جواب گفت آن محلهای خطا که امها است به ثبوت باید رسانید مولانا اشارت بفرزندان و شاگردان خود کرد که ایشان تقریری کنند امیر تیمور بلا حظه ناموس کرده صحبت مجلس گرفتند اما مولانا از انجا باطل و عیال برآمده بکاپی متوطن شد و طریقه موافات که با مولانا خواجگی بود مسلوک میداشته اند این اولاد ایشان وقاضی شهاب الدین که شاگرد و فرزند معنوی مولانا خواجگی بود و نقاش واقع شد قاضی شکوه ایشان را بخدمت مولانا خواجگی نوشته استعانت نمود مولانا این رویت شیخ

سعدی در جواب و زشتی است	ای پیش از آنکه در قلم آید ثنائی تو	واجب اهل مشرق مغرب غایم تو
ای در بقای عمر تو نفع جهانیان	یابی مباد آنکه نخواهد بقای تو	و قبر و گنبد مولانا احمد اندرون

تعلقه کاپی است نیز از دیگر بزرگان و اولاد نصیده است در گفت که در دی و اد فضا است بلاغت داده است

چند بیت از وی نوشته میشود	اطهار لبی جنین الطاهر الفرد	و باج لونه قلبی التایه الکمد
و از کثرتی عهود باجمعی سلفت	حماة صدحت من لاج الکبد	باتت نور قنی والقوم قد سجدا
من بین مضطرب منم و مستند	باز از طرفی غمض بعد بعد کم	و لا خیال سرور در درانی خلای
لیست الهوی لم یکن بینی و یکنم	ولیت جبل و وادی غیر منعقد	کانت مواسم ایام و غرهما
دلست سرافا علی رغم و لم تقدر	عشنا بها و عیون البین اقدر	و القلب فی جزل الدهر فی رقد
الهم من صدع و الکرب من دفع	و الحمد مرتفع کالانجم اسعد	و الشعب یستقم و العهد منسجم
و الشمل منظم لم یرم بالبد	حتی استهل غراب البین فارتحلوا	عند الصبح و شدا العین بالفتد
من کل یوم جاور قال عذافه	نبد الفشاط علی الاعیاد و النجد	کانه لم یکن بین الحی انس
الی اللوحی و کان الحی لم یفد	صار و الاحادیث تروی به بالملأ	مسامع الدهر بالانفاظ کالشهد
بقیت فرد و اراح الناس کلهم	کالیصف یقی بلا نیات الفرد	لا عیش بعد اعمار اللوی رعدا
و لا وصول الی ذلک الحی بیدی	خل الاحادیث من لیل و جارتها	و ارجل الی السید المختارین او
ولیس فی الدین دنیا و آخرتی	سوی جناب رسول الله معتمد	بر زود رحیم سید سندا
سهل انصاف حبیب الباع و بصفه	رب الندی اجدی بصالحات معا	طفلا و کمالا و فی شرب و فی مرد

و تقوی و نورانیت از همه بیشتر و متابعت وی جامع کمالات و مظهر خوارق و کمالات شریفه و زجور دعوی و غلبه و لطفت و شوکت است اینها همه روشن است اما بابت چه توان گفت لغز باسد من العباد و العبادیه در آدمی سه چیز است نفس و روح جبلت نفس هم ازین عالم کون فساد است و همین لذات جسمانی و مستلذات حسی کمال دوست و نفس زمینی است و ظلمات و از اجزای بدن است غایت آنکه نسبت با جزا و دیگر این قدر لطافت نورانیت پیدا کرده که چیزی از محسوسات تو اند دریافت و ماده سمع و بصر و ذوق و لمس گشت و نفس و لذات عقلی و روحانی خیر ندارد و همین نفس است که آدمی اگر فانی این عالم ساخته است روح لطیف است و نورانی محض و از عالم بالاست و توجیه او همیشه بعالم قدس لذت وی بعلم و معرفت است و محبت مولی تعالی شانه و شناخت ذات و صفات وی تعالی و تقدس نصیب اوست و لیکن بعلمت تعلیق که او را بیدان داده اند و از اختلاطی از دواچی که او را با نفس واقع شده گرفتار عشق و محبت نفس گشته در سرشته گم کرده است و تعلق روح را با نفس بهمنه مثل تعلق مرد با زن گفته اند که از ازدواج آنها

لطیفه قلبیه پیداشده و قلب
مقلب بود میان روح و نفس
اگر بر یکا حکام روحانی غالب
آید و نفس و قلب تابع او شوند
و این بسند ندارد از نجاشیه
خیر و صلاح آید اگر نفس غالب
آید و روح و قلب تابع افتادند
شر و فساد خیزد این سخن شهود
ست و محل خود شرح در این
بیان یافته است مقصود اینجا
بیان مذنبی که گشایش از او
آید و دوست که از او طاعتش
بجای نیویزد و از او بیگانه میگردد
می برد و بصیحت مشدت گرفتارست
باز این سخن شد بدان علم است که بر سر
آدمی و افتاده است اگر که اول آخرت
تخلیه عالم تفصیل بنده نشود و نقد
گند از خود رود و او از هم باشد
و در حدیث آمده است که تعلمون
ما علم الصلوة قلیلاً و لکیم کثیراً
فرمود اگر بدانید اندکی من و انما از
احوال مبداء و معاد و آخرت
که چهار قسم است و چهار پیش
آیند است کم بخندید و بسیار
بگریید و لیکن چون حکمت ابتلاء
و تقضای الهی اقتضای آن کند
که این عالم را از نظر ما پوشیده
و دور پرده غیب پهنه است
و آنچه می بینید و می یابید
عالم ظاهری است از بیخ فوری
خورد و در رشته کم کرده که غیوان
ظاهر من الحیوة الدنیا هم من
الآخرة هم غافلون مخبر صادق
که حضرات انبیاء و صلوات الله
سلامه علیهم جمیع خبر آن عالم

بالعلم مکتف بالعلم متصف	باللطف ملتحف بالبر متسد	بالخلق مشتل بالرفق مکتحل
بالحق متصل بالصدق منفرد	بالشرع معصم للدين منتقم	فی الله مجتهد بالله مقتصد
بالفقر مفتخر بالزهد مشتهر	بالشکر مترز بالحمد منجود	خطاب مفصلة وضاع مکرمة
دفاع مظلمة عن کل مصطد	العدل سیرته والفضل طینته	والبدال شیمته فی الوجود والوحد

یا فاضل الناس من لاض و متوق	یا فاضل الناس من لاض و متوق	یا فاضل الناس من لاض و متوق
و النفس المال الالین الولد	و النفس المال الالین الولد	و النفس المال الالین الولد
و یا حیوتی و یا روحی و یا جسدی	و یا حیوتی و یا روحی و یا جسدی	و یا حیوتی و یا روحی و یا جسدی
و لیس لی باصطبار عنک منی و	و لیس لی باصطبار عنک منی و	و لیس لی باصطبار عنک منی و
و لیس لی باصطبار عنک منی و	و لیس لی باصطبار عنک منی و	و لیس لی باصطبار عنک منی و
و یا لهف نفسي اذا ما كنت لم افد	و یا لهف نفسي اذا ما كنت لم افد	و یا لهف نفسي اذا ما كنت لم افد
شفع الی الله فی ان یشیطه	شفع الی الله فی ان یشیطه	شفع الی الله فی ان یشیطه
علی النبی نبی الحق و المرتد	علی النبی نبی الحق و المرتد	علی النبی نبی الحق و المرتد
و صحبه و ذویه الطاهرین و من	و صحبه و ذویه الطاهرین و من	و صحبه و ذویه الطاهرین و من
ربی افلا نکسا با حلة القند	ربی افلا نکسا با حلة القند	ربی افلا نکسا با حلة القند

و ما تغر غریب علی فنن | غرض الارادة تفضل و ملتبه

شیخ صدرالدین حکیم رحمة الله علیه

از اجله خلفای شیخ نصیرالدین محمود است و منظور نظر شیخ نظام الدین نیز شده گویند که پدرش
سوداگر بود و تعلق ارادت بشیخ نظام الدین داشت و بغایت کبر سن رسید و هیچ خلفی نصیب او
نشده اکثر احوال بقدر این نعمت تمام می بود و در وقت حال شیخ حاضر بود و شیخ پشت
تخود را بر پشت او مالید و او را بخلف بشارت داد و از آنجا که اعتقاد او بخدایت پیر درست بود بقصد
استیلا پیش زن رفت حق سبحانه و تعالی او را فرزندی امیدوار ساخت چون متولد شد او را
بخیرت شیخ برد شیخ او را در کنار خود گرفت تا پسر در کنار او نظر او بر جمال شیخ بود و بهی که اثر شعور از آن
نظر ظاهر می شد حاضران مجلس این معنی را معاینه می نمودند شیخ از چپ خود جامه پاره جدا کرد و برای
او بدست خود خرقة بدوخت و او را بشیخ نصیرالدین محمود سپرد و بجلالت شان او خبر داد و او را نصیحت
ست پس نصیحت متین مشتل بر معارف و حقائق و مواظبات و حکم داد و او را صنعت طب مهارتی تمام بود

نقل است که یکبار او را برپایان رفته بود و دند تا برای یکی از ایشان که بیمار بود و علاج بکنند چون علاج او موافق افتاد و بیمار ایشان صحت یافت او را خطی نوشته دادند تا بسگی که در فلان کوهچه شهر افتاده می باشد بنماید و خطر آورد و بسگی که نشان داده بودند بنمود چون سگ آن خطر را بدید روان شد و بر سر زنبی رفت و بایستاد و زمین را بکاقت و گنجی که در زیر آن زمین بود نشان داد و از آنجا که علو سمیت در ایشان است او را بدان گنج التفات نیفتاد و قیام و قنعه دلی علانی است و اصحاف است مشتمل بر حقائق و معارف صحیفه در یافت عقبات برآوردینی اعزه الله فی الدین اعوا و امور بخیر باد بهما اسلوب و خواهد بود و تا چون کیفیت عقبات معلوم شد دفع آن نوشته اید و مقرر داند اگر چه داعی را آن منزله نیست و آن مرتبه شیخ کامل است که بدان لیکن بحسب التماس اخوی بدانچه مقدر بود نوشته آمد عزیز من اول عقبه معاصی را بداند که حق تعالی ناظر است و برضای مطلع ان المسمع والبصر والقول اکل اولئك كان عنه مسئولا و در خبر آن تمکن تر از فانی را که نظر کند و بر عمر اعتماد کند و مرگ را در قفا داند و امیدها را کوتاه گرداند چون برین موانعت نماید هر آینه شرم و خوف غالب آید دشمن مغلوب گردد و دود و شهبوت شکم و فرج باید این علت را بجهنم و شیطان لیجری من ابن آدم مجری الدم فسیقوا مجاریه بالجوع و العطش علاج کند و دل خود بفرح تجو ترانی خوش دارد و از نامه الجوع طعام الصدیقین غذا گیرد و از کوثر الصوم بی و انا اجزی باب خورد تا ازین رحمت شفا یابد سوم اندوه تلفت نفس خود را و اتباع را بنجر من بخرج من مینه مهاجرا الی الله و رسولهم ثم یدرک الموت تقد و قع اجره الی الله دفع گرداند و مقرر داند که عمر و رزق مقسوم معین است تبرک و طلب و کسب و منع زیاده و نقصان تصور نبود و امر رزق هیچ شرطی مشروطه پس چه بهتر که عمر در طلب حق مصرف شود و در سلوک آخرت منقطع گردد اهل و تبع نیز بندگان اویند رزق تو و ایشان را همه متکفل است چنانچه می فرماید و ما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها و علی کلمة قضین و تکفیل است و نیز جای دیگر بفضل و عده فرموده نحن نرزقکم و یا اهلهم و نیز جای دیگر بسوگند مذکور کرد فو رب السماء و الارض ان الحق مثل ما انکم تطفون جوامد اگر باین همه استواری نداری کافی زبوسن استوار داشتن آن باشد که کار حق بحق گذاری و بطاعت حق مستوفی باشی خود را بپنج انگاری و مخلوقات اسعد و شمار می و نیز اسے دوست و غم در یک دل نه گنجد و تیغ در یک نام محال است

حسن کر عشق می رزی چنین جفا می رزی | بسک دل در نمی گنجد غم جانان غم جانان

درینا آن بزرگ بین چه می گوید لو کان البر بالبر و الناس کلهم عیالی و الله لا ابالی چهارم کفایت بر ذریض و سمن و ترک نوافل اجواب گوید لایزال العبد یقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احبته کنت له سمعا و بصرا دید و لسان فبی یسمع و بے میبصر و بے میبش و بے میطق اما تفقه را گوئی که پنج نماز بر من فرض است

میرسانند و انوار علم و هدایت می نمایند اما مردم چنان غفلت نفس و طبیعت افتاده اند که قطعاً گوش نمی دهند و قدم نمی زنند حقیقت حال بعد از مردن نکشف گردد و کجاست باقی تپا پرده براندازد جهان از روی کار و آنچه مشب کرده فردات گردد آشکارا پس نیام فاذا مات انتبهوا فرمودم در خواب غفلت اند چون بیدار بشوند و آگاه گردند خلق تا در جهان اسباب اند و به رگشتی اند و خواب اند و لا اله الا الله محمد رسول الله اکنون اگر گویند پس چه کار باید کرد و کجا باید رفت سخن نفیض آمد ترک دنیا می فرماید و تجربه از خلق و خلاف طبیعت لطیف نفس می خوانند و وجود این حال محال از دست آمدن این کار مشکل آدمی را از او قید حیات است و در دنیا است از اسباب دنیا و حیثت باطنی نوع و آسایش طبع و قید نفس چاره ندارد و در احیات دنیا و انظام کار عالم برین است حوائش بدانکه تا سخن اینک نفهمند و بکنند آن و برزند دل نشین گردد و جزیرت و مرسیگی نیار و مقصود از آنکه گویند ترک دنیا باید داد و از خلق بر کرانه باید بود و بره مخالف نفس طبیعت رفت است که ظنان نمی تکانند از جاده برین نهند و راه در روی درین و شریعت قرار دادند از دست نهند

باین نوع اگر بخواهیم با خلق باشند در
باطن باطن اند و اگر بصورت در دنیا
باشند معنی تبارک دنیا اند چه درین
صورت اگر موافق نفس عمل نمایند
و حقیقت مخالفت آن کرده باشند
محققان گفته اند که مقصود اصلی
موافقت حق است مخالفت نفس
یعنی سالکان که بر خلاف نفس
روند و بر ضد وی کار کنند برای آن
کنند که نفس موافق حق گردد و براه
راست رود و اگر او خود براه راست
رود مخالفت او معنی ندارد فقرانه
و اغنیاء امراته و رعایا مالکانشند
و ملوک خادمانند و مخدوم و علی بن
القیاس فقر را در عیبه باید و اغنیاء را
شکر امر را در عدل عایا را تقیلا و مالک
را حرم و ملوک را خدمت و فرمان
و ادب مخدومان اعنایت هر کدام
از هر طائفه که براه روش خود روند
و طریقی بندگان الهیات از دست
نهند و اصل مقرب مقبول درگاه
باشد ازینجا گفته اند که سر که هر طایفه
حرف است یعنی هر کس به هر حرفتی
و کاری که باشد اگر برینجا قاعده
و ادب بود سالک است دعوت شریعت
غیر این پنج است سرور کائنات
و سید رسل صلوٰۃ الله و سلامه علیه
و علیکم السلام از هر حرفتی که داشت
بیرون نیامد و در امان ادکار
زراعت گذاشت و تاجران و تجار
و تاملان با اهل مجال و مجاز
لا در ترک و تجرید و اغنیاء با مال
و منال و فقر را با فقر و فاقه و لیکن
هر طایفه را قاعده دستور العمل
مقرر داشت تا بران عمل نمایند

و حضور در روی فرض عین که لا صلوة الا بحضور القلب و حضور باید که در تمام نماز بودند در بعضی از نماز
چنانچه در صحیفه نماز خوانم نوشت انشاء الله تعالی و نفقه فرض کفایت اینست و چون سبب فرض کفایت
خلل در فرض عین بود ترک کفایت واجب بود آنکه گویند عبادت متعبد به بترا عبادت لازم است جواب
گویند که پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرموده است سیاتی زمان علی امتی لا یسلم الذی دین دینه الا من فرمشت
الی شایق و من قرئ الی قرئ و من حجج الی حجج الا فمن اوک ذلک الزمان فعلیه بامره الخاصة از قرآن بشنید یا ایها
الذین آمنوا علیکم انفسکم بنجم آنکه گویند بی ال جاه خوار و حقیر خواهی گشت اینجا تنبیح ان العزة لله و لرسوله
و للمؤمنین بر تبارک خصم زند و خذنگ و من یتوکل علی الله فهو حسبه بر مسینه او اندازد و بخیر الیس الی بکان عبده

شر او را کفایت کند و گوید
آنرا که تو هستی چه کم آید مستی
بادوست کج فقر بهشت است و ثواب
مستم اعز او اهل اتباع را اگر برای نفقه و غیر آن مزاحمت نمایند بتوفیق
قل لا اذواجک ان کنتم تردن الحیوة الدنیا و زینتها فتعالین استعین امر کلن سرا حاسیل او ان کنتم تردن
الله رسوله و الدار الآخرة فان الله اعد للחסنات ثبکن اجرا عظیما دفع گرداند و چون کار به سر رسد اگر ممکن
باشد بدو و یابد باند و الا بصورت حبس غلشی اختیار باید کرد و آن خود وی را خلوت خوش بود اما امید
آنست که اگر سالک دین کار صادق بود اهل و ترجیح جلدی را موافقت نمایند و بجاقت همه راه و گیرند
و برکت صحبت او نیز در ایشان اثر کند و فتم فرمان مادر و پدر را گوید و ان جاهدک علی ان تشرب فی الیس لک
بعلم فلا قطع ما شرک خفی حاصل خواهد شد زیرا چه هر چه نظر در غیرت شرک است فلما با ابوبکر سخن باز می آید
تمام گوید و در کار خدا پست بایست و خوشا و ندان اگر نصیحت کند گریه نه بمری تو در راه خویش گیر و برو
ترا سعادت باد امر انگو ساری عزیز من هرگز ترا از کاغذی بازدارد دشمن است و قول دشمن در گوش
نباید کرد و مشتم و تحقیر کنی مجایبات و ریاضات به وقت را اینجا احتیاج اینجا نیست جز این چندین عقبات
و موانع دیگر است که آن اجز شیخ نشناسد و جز بتلقین او در نتوان یافت نعم اعتقاد خلق و تو انصع ایشان
را بلا حول لیس فی الوجود الا الله دفع گرداند و خود را مرده انگارد و خلق را سنگ و کلنج شمارد و حقیقت
بماند که لا یملکون لانفسهم ضرا ولا نفعا و لا یملکون موتا ولا حیوة و لا نشور او کسی که چنین بود بدگر چه نفع و
مضرت تواند رسانید و هم آنکه مقرر است که کسی را عاقبت و خاتمت معلوم نیست بر و قبول طاعت اطاعتی
و غیر توفیق از حق تعالی است باید این معنی را بر دل خود کرد و مقرر گرداند تا ازین آفات بکرم الله تعالی خلاص
یابد جو امر و این راه دور و دراز است بتقریر و تحریر دینی آید تر الفتم که شیخ می باید آنگاه چنانچه دانده راه نماید
والله ولی التوفیق و الحمد لله رب العالمین و الصلوٰۃ علی رسول محمد و آله اجمعین و السلام

شیخ سراج الدین بن عالم بن قوام الدین ملتانی

از اصحاب و خلفائے شیخ زین الدین الخوافی است عالم بود و علوم صوری و معنوی باصل از ملتان است
 و در سهره نشو و نمایافته چون شیخ زین الدین الخوافی از دار فناء رحلت کرد شیخ سراج الدین ملتانی را
 با جازت شیخ بجای او نصب کردند و در سهره باجیای او را و او را که شیخ خود مشغول گشت نقل است
 که شیخ زین الدین است فرمود چندین هزار آدمی مریدین شدند هیچ کس رضای مراجعان نگذاشت
 که سراج ملتانی و سالها مراجع اورت و خدمت کرد نقل است که یکبار از اکابر گفت که از کسانست که
 مرا معلوم شده است که از اولیاء الله اند یکی سراج الدین ملتانی است همچنین است در ذکر شایخ سهره
 و قبر او در نهر و اله است که از دیار بکرات است -

سید تلج الدین شیر سوار

قبر در تار نول است دوی مرید شیخ قطب الدین منور هانسوی است در کوهستان نار نول است ریاضات
 شاکه کشید کار خود بجا به بجای رسانید که دام و دود مسخر او شدند و وحوش و طیور با او انس گرفتند چنین
 می گویند که چون می میخواست که زیارت پیرو بجا بیاورد هانسی بر دوشیری را از پیش می گرفت و بروی
 سوار می شد و ماری بر دست می کرد و متوجه مقام پیروی می شد چون نزدیک مقام پیروی رسید شیر و مار را میگرد
 و پیاده در شهری درآمد نقل است که رونے شیخ قطب الدین منور بر سر دیو ایستاده نشسته بود سید
 تاج الدین را حالت دست داده بود همچنان در عالم پیروی بر پشت شیر سوار میشد شیخ و آید چون
 نظر شیخ قطب الدین بروی افتاد فرمود سید این حیوان جانی دارد مردان خدا اگر دیواری حکم کنند
 که جهاد است برقرار در آن گویند که آن دیوار که شیخ بر و نشسته بود جنبیدن گرفت فرمود ای دیوار من
 سخنی بر سبیل فرض می گویم تو بجای خود باش قبر او بیرون نار نول نزدیک شهر است تولد او نیز در همین
 شهر است رحمة الله علیه و سید تاج الدین را پسری بود که او را شیخ ابدال گفته می تارک دنیا بود و از
 دنیا بر قدر ضرورت اقتضا کرده دائم الاوقات بنجد مشغول بود بر در خانه ایشان سنگی افتاده بود
 که هنوز آن سنگ بیرون پلیز خانه ایشان موجود است بالای آن سنگ کاسه چوبین نهاده بودی
 هر روز بقدر نیاز محتاج در آن کاسه مردم آورده و رنده چیزی می انداختند که قوت یومی آدمی بود
 زیاده از آن نمی آمد و اگر غله گران بودی فتوح بیشتر که می و اگر از آن می بود کمتر رحمة الله علیه -

قاضی شمس الدین شیبانی رحمة الله علیه

دانشمند متبحر بود از دلی در زمان تغلق شاه بنار نول رفت در بدایع حال که هنوز سنت نکاح از دست
 او نیامده بود و بقصد زیارت خانه کعبه برآمده چون بکرات سید در مسجدی درآمد دید که واعظی مقرر شده بود

و از جاده بیرون نون بیرون
 آورده و کفر و معاصی بیرون کرد
 و دیگر همه بیرون دایره گذشت
 سر سعادتها انعقاد شرفیت
 اعتقاد مسلمانی است و تقصیر
 دشمن بر آنکه بر عمل اجر است
 و هر کرده را جزائی و عاقبت
 عمل نیک نیک عمل بدید
 فمن یعمل مثقال ذره خیر یراهن
 یعمل مثقال ذره شر یراهن
 جزای خیر را هم در دنیا طلبند
 از آخرت غافل باشند و جماعه
 دیگر را مطلع نظر جزا آخرت است
 و کار دنیا سهل بخارند و هر کس
 هر کاری مشغول که برای خدا کند
 او را هم دنیا شود و هم آخرت
 نعمت الله ثواب الدنیا و
 والاخرة عاقبت بخیر باد
 الرساله الثامنة عشر لک
 اقرب الی التوجه الی سید
 الرسل صلی الله علیه و سلم
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 اللهم کما انعمت فزد و کما دوت
 فادم و کما دمت فبارک چون امر
 عالی بران رفته بود که این حقیر
 گاه گاهی بار سال عریضه خود را
 بیاد حاضران مجلس سامی میداد
 از واجبات وقت نمود امتثال امر
 کردن و در پی اشاره عالی فتن
 که علیکم السلام و الطاعة چون
 درین مقام آمد بایستاد و شهادت
 و معانی متراجم و متهاجم
 آورده بعضی مشرب بکلمت که
 از کتاب آن موافق وقت فقر

نیفتد و بعضی دیگر در غایت تکلیف
که اظهار آن مناسب حال ساین
به حکم تردد و حیرت که لازم حال
تشاکس و تعارض است از
هر دو جانب قطع نظر نموده بخدا
مدعیات و تقاضاه مطالب که
و عا و خیر این ذات متود و صفات
ست پر دخت دیگر از دست
فقر آید چون بقصور مقصود
بکنه کرده و بحقیقت حال نیک
در رفت از جنس معانی اقرب
طرق در حصول مدعیات تعین
استدعا و تپیش و طلب و
استدرا و توفیق و سدا و از و
خیر و رشاد بود که مقتضای جمیع
البواب خیرات و مقصد حصول
تمام مرادات است و حقیقت
طلب گفته اند آنست که شوق
مطلوب و جذب طلب باطن
طالب چنان استیلا یابد که
اگر تمامه عقلای عالم یک باب
افتند و باجماع حکم را استیلا و
تقدیر حصول آن مطلوب کنند
اصلا معقول وقت طالب
نیفتد و بفتگوی ایشان قدم
صدق از طریق جستجوی نیرا
این طلب با حصول مقصد و آن
ست و با حصول مقصود است
و گریبان این طلب
کاری مبارک جنبشی است و این
طلب در راه حق مانع کشی است
این نشان دولت و آیات
ست + این طلب محتاج
مطلوبات است + این طلب
همچون خروسی چون صبا +

بر منبر برآمد و تقریر مذہب اعتراف که در ماده خلق افعال عباد است کرد و گفت این دست من است اگر
ایک شایم من بکشایم و اگر بر بندم من بدمم بچکس را از حاضران قوت مجادله او نبود قاضی شمس الدین گفت
اگر قدرت بدست تست چو دست بر پشت بر بندی حاکم مجرات را این دخل وی خوش آید جاریه
از دار الحرب آورده بودند پیش کش او کرد و از وی ادلا شد حق تعالی در اولاد او برکت داد و علم بخشید
رحمة الله علیهم جمعین یکی از اولاد او مردی بود نامش تاج الاناضل و از وی پنج پسر شد همه دانشمند
و متقی یکی از پسران او قاضی مجد بود پدر شیخ احمد مجد که ذکر او در محل خود مذکور خواهد شد و او مفت
پسر بود همه عالم و عامل -

سید یوسف بن سید جمال حسینی حجة الله علیه

آبائی که ام او از مشهور بختان آمده متوطن شدند و او در زمان سلطان فیروز انار آمد بر پا از ملتان
در لباس سپاهیان بولایت دہلی قدم آورد چون بزرگی و دانشمندی او را مشاهده نمود در مدرسه
که سلطان مذکور بر بالای حوض خاص علانی بنا فرموده و مقبره خود نیز در آنجا ساخته است مدس
ساخت سالها در آن مقام بر مستدرس افادت نشست **نقل است** که وی هر شب جمعه
حضرت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم را در خواب می دید و برب الالباب فی علم الاعراب که متنی
ست متین منسوب بقاضی ناصر الدین بیضاوی و در دیار با شهرت دارد شرحی دارد طویل و بسیط که
مشهور بیوسفی است قابل تنقیح و ایجاز و اختصار و بر منار نیز شرحی دارد و سیمی بتوجیه الافکار و شاگرد
مولانا جلال الدین رومی است که از ملائمه مولانا قطب الدین از ی شارح شمسیه و مطالع است قبر
سید یوسف هم بر سر حوض خاص است وفات او در حدود ۷۸۵ هجری متعین و سبعا حجة الله تعالی علیه

قاضی عبدالمقتر رحمة الله علیه

ابن قاضی رکن الدین الشیرازی الکندی خلیفه شیخ نصیر الدین محمود دست دانشمند فیاض بود در روش
کامل او ستا و قاضی شهاب الدین ست و بغایت فصیح و بلیغ بود و قصائد و غزل او در زبان عربی
قصیده او که در معارضه لامیه لجم گفته است دلالت دارد بر کمال فصاحت او و دائم درس می گفت
و با فاد که علم مشغول بود و در طریق شیخ نصیر الدین محمود و اکثر خلفای ایشان این بود و وصیت او بطالبان
اشتغال علم و حفظ شریعت بود و گفتی فکر در یک مسئله شرعی فضل دارد بر هزار رکعت که مشوب بعجب
و ریا کنند گویند که وی در آوان طالب علمی پیش شیخ نصیر الدین محمود می رفت و بحث می کرد و شیخ
او را و بختما می اورانیکو دست داشتی و او را تحریر می کردی بر تحصیل علم تا انجام کار مرید شیخ شد

و نعمت باطن را با فضیلت ظاهر مقرون گردانید یکی از معتقدان ایشان کتابی نوشته است مسمی بنقاب الصیقین
مشتعل بر احوال جمیع مشایخ چشت در اینجا از احوال او و کرامات او بسیار نوشته در مناقب الصیقین
می نویسند که روزی قاضی شهاب الدین زری یافته بود با مادر خود در خانه تنهایی گفت این زرد چایی گوید
بکنیم این گفت و مجلس شیخ عبدالمقصد رفت شیخ بمجد و آنکه نظر بر قاضی افکند گفت که شما در خیال گو کردن
زرید با علم کجا پروراید و می گفت پیش من طالب علمی می آید که پوست او علم و مغز او علم و استخوان او علم است
و ازین طالب علم قاضی شهاب الدین را علیه الرحمة می خواست و کان فانی السادس و العشرین
من شهر المحرم المکرم سنة احدى وتسعين و سبع مائة و کان ابن ثمان و ثمانين سنة مرقد او مرقد والد و مرقد
خواجہ قطب الدین بختیاراوشی ست جانب جنوب خوض شمسی که آن اخا قاه شیخ عبدالصمد گویند
و شیخ عبدالصمد از اکابر عهد سلطان سکندر بود از جنوب پور بدلی آمد و مقبره اجداد را عمارت کرد که الآن
موجود است رحمة الله علیه قصیده لامیه -

میزند لغره کمی آید صبح +
ولیکن انبثاث این حالت حکم
عادت بس عزیز و نادر افتد لاجرم
بحکم ما لایدرک کله لایترک کله
باختیار رقم در راه اجتهاد و اینها
و کاری باید کرد که اصل و عمده
درین راه کارست بجا نشین
و چشم تناد را راه مطلوب نشین
محض خیال و مجرد هوس است
و آهین سر و کوفتن است و اگر
این کار در سایه مردی صحبت
ساحب دردی کنند آن را
خایسته دیگر و یا شیری دیگر بود
که کار صد ساله که از پیش خود
برگیرند آن اثر نیارد و کیست
صحبت که بمنت الفت و محبت
جانبین اتفاق افتد سر پای
عمر بلکه توشه راه ابد گردد از تاثیر
صحبت خود چه گوید که آن امری
متفق علیه است و بتجربه و امتحان
عقلا پیوسته و بتاثیر صحبت نور
ایمان و صورت یقین در دل
همس از راه درون در آید
و یوهی منتشی و منتفش گردد که
محو و ذوال آن تغذیه محال بود
و حکم علوم بهیه و لیله و دوا بجه
بواسطه عمل و قوت اجتهاد و وجود
آید آن چیز نیست که از بیرون
بدرون آید و تواند که نزد فتور
رو بقصور نهد و از آن راه که در
آمده بود هم بدان راه بدر رود
و اگر کار صحبت کمی شود و ظاهر و
باطن بر وفق افتد آن خود درون
بیرون آید و اگر دو مجال آن منجمد
بروی تنگ آید و عرض و طریقت

عن الظباء التي من دابها ابد حتى يبيك عنهم شارب الطلل فدى فوادی اعرابه سكنت من طيب طرهما من طرفها التل كانها طيبة لكن بسنها بالبيض والسم في اعلی ذری الجبل قالت لك الويل لما خفت من اسد وصيد غیری من ظبی ومن عمل وانسى رجل من معشر سجبوا قوم اذ فرحوا اعطوا بلا ملل يا طالب العزنى يعقبي بلا عمل ان القناعة كنز عاك لم يزل در آخر رجوع بنعت و زانیا می گوید له المزايا بلا نقص ولا شبه له الغرام المضى من قبال البطل له الفضائل اجدى من عصا كرت	سلم على دار سلمى فابك ثم سل وعن ملوك كرام قد مضوا قد اطلا لها مثل اجفان بلا مقل من نور وجهتها من حسن غرتها ولمساكن شغف اليرم في النخل كيف السبيل اليها بعد ان حفظت والذنب في كسل القوم في شغل نقلت اني ليك صيده اسد كلا فاني عفيف القول و العمل اسد اذ اسخطوا افتوا عدوهم على شفا حفرة النيران و الشغل واقنع من بعش بلادني فكن ملكا حياله فقلت من جابر الحليل هو الذي جل عن مثل عن مثل له المكارم ابي من نجوم دجى اليه قالت يا ليت ذلك لي له الشاغل اعلی من جبال	يا سائق لظعن في الاسحار والاصل صيد الاسود بحسن الدل و النجل صحت اذ ابعدت عنها كوجها يتيا من القلب معمور بالاحول لشمس في اسف البدر في كلف فرقا جليا بعظم الساق و الكفل طرقتها فجاة الليل في جدل لبرائن كالعسالة الذليل قالت فما تبغى لاسع قلت لها ذيل القتل و التقوى على زحل يا طالب البجاه في الدنيا تكون غدا بل يفتنك فيها كثرة الامل مكاره اكلت كالهر ما ولدت محمد خير خلق الله قاطبة له العطايا بلا من ولا بدل له الجبال اذ اما الشمس قد نظرت
---	--	---

شیخ زین الدین رحمة الله علیه

خواهرزاده و خلیفه و خادم شیخ نصیر الدین چراغ دلی است ذکر او در مجالس ملفوظات شیخ ثبت یا نه است
مولانا داود مصنف جنابین مریداوست و بیچ او در اول جنابین کرده است قبر او در گنبد است که پامان
گنبد شیخ نصیر الدین در صحن حظه واقع است رحمة الله علیه -

شیخ نورالحق والدین رحمة الله علیه

المشهور بـ شیخ نور قطب عالم فرزند و مرید و خلیفه علامه الحق است از شاهپیر اولیای هندوستان است حقا
عشق و محبت و ذوق و شوق و قدرت و کرامت نقل است که جمیع خدمتگاری فقرای خانقاه پدر
خود از جامه شوی و آب گرم کردن آوی کرد اول خدمت آنجا بودی الیه و اتفاقا در ویشی را در شکم بودی
باب خانه درآمد و شیخ نور بوقت معهود برای برداشتن آن رفته بود تمام بنجاستما بر جامه اندام او افتاد
شیخ علامه الحق آنجای گذشت و او را این حالت دید خوش حال شد و خدمت دیگر فرمود که حق این است
بجا آوردی حالا خدمت دیگر بکن در رفیق العارفین که از ملفوظات شیخ حسام الدین مانگیر می شنود
که شیخ نور الحق والدین قدس سره تاسیست سال در خانه پیر خود همزم کشی می کرد و وقتی عظم خانج او
بزرگ او که وزارت داشت او را این حالت دید گفت قاضی تو به نهیتهای شاعارت گردید و
شیخ علامه الحق فرمود که در جایی که عورت آب می کشد زمین نشین است پای می بخشد و سبوی می شکند
بر گردن نهاده بیرون کرده به تا چهار سال این کار کرد و در سرها آب پرمی کرد و بشتی باران تارند
سبوی پیر بر سر کرده می آوردند بیشتر خلق بنگاه می خندیدند و هم وی می گوید که شیخ نور الحق والدین مؤه
که شایخ پیشینه نود و نه منزل قرار داده اند تا سلوک تمام کرد و بعد اسماء الهی و پیران با پا نژده منزل
تعیین کرده اند این فقیر بیست و نه منزل اختیار کرد و منزل اول با سبوا قبل ان تحاسبوا منزل دوم من استوی
یوما تمومون منزل سوم عباده الفقیر نفی الخواطر بدین علما کار سالک تمام کرد و انشاء الله تعالی
دستم وی می گوید که روزی شیخ مشغول بوده و شورشی اثر کرد و از جموع بیرون آمد و مقامی رسید
در زیر درخت نشست آواز آمد **مصرع**
حسنت را کس عانتها شود و او نشو

و هم وی می گوید که روزی شیخ از خانه بیرون آمد و بر پا لگی سوار شد هر بار این مقدار بر زبان ایشان
می رفت : همه شب بزاریم شده و آب از چشم روان می رفت آخر در خانه عجزه خود که بیوه بود
رفت ایشان چیزی از راه دین پرسیدند از آنجا هم گریه کنان بیرون آمد فرمود ما را اگر بخشد بطل
عجزه بخشد و هم وی می گوید که روزی سواست فرموده بود خلق بسیار همراه و در گریه بیوش بود

و نقصان بروی مجال گزینان که
گوید از درون نمی روی
بیرون و در گزینی درون بیرون
را و اکنون سخن در مرشدی
دولی یا بی افتاد که آن ای وجه
توان شناخت و کدام ضابطه
نموده اند که از عظیم اندیش
علی من سیر العرفه فقها و زمره
مشکمین جمع اند که براه سلامت
رفته اند گویند اولی هو العارف
با علی قدر الطاقه البشیر بر لبها
علی الطاعات غیر منهاک است
ایضا اگر قید معرفت باشد نمی بود
شناخت دلی در غایت آسانی
بودی ولیکن قدر معرفت انداز
این نسبت معنوی از راه صورت
چگونه توان شناخت و معنی را
از دعوی جدا کرد این طالب
خون در جگر است می گویند که همین
مواظبت بر طاعات و اجتناب
از شهوات بخت محفوظ است
علامت معرفت معیار و ثابت است
بدین مسلمان که اگر بیدار افتاد
نگردد و بر او غصه نرود و سخن نیست
اکنون طریق استفاد این نسبت
و اقتباس این نوعیت مجرد
شناخت اگر کفایت کردی و جدا
بها و شیقنهما انفسهم نفرومی
طریق استفاد منحصر است و آنکه
ترا با یکی از دوستان خود شنائی
در وقت بخت و دل آفاق
وی که مستغرق نوری است مقابل
و عجزی از مافوقی از ان نور انجا
افتد و هر چند که این تعلیم و عبادت
و استقامت بوقت اتباع کشیدن

مکتوبات شیخ

و نیز بود و طوری از سیدی اندیشه
من بشارتی عذات مذکور
انکاس شده انوار صورت
بند دین سلسله خود از فروغ
حکمت نظری ست که ایشان
در نجاشا سواد و با هر تریغ شمس
اولیای خدا را با خدا گذرانند که
دی عوام و شان خود را بهتر
می شناسد و خواهش نیست که با
با یکی از ایشان دلالت کند و او
نمایه پیرایه عالمیان حضرت
غوث اقلین شیخ محی الدین
ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی الله
عنه میفرماید که نیم شب بر خیز و خود
ساز بساز و در رکعت نماز بگذارد
و سجده رود و الحاح کن و فریاد
بر آگاه مولی تعالی بر آرد این
دعا بر خواند و بایکه عاصی
تو در تمامه اوقات تو همین باشد
یا رب یا رب تنی علی عبد من
عبدک المقرین یعنی علی بنی علی
طریق الوصول الیک اگر این دعا
این جهت که فرمود اند و دائم است
یا بدینا که گوهر مقصود است آید
و نقاب حجاب از چهره مرا بکشاید
و درستی داشته که اجابت این
دعا با توبه انعام پذیرفته و تحقیق
پوشیده است الحمد لله و همچنین
هرگاه که در امور اخروی بصفت
توجه داشت و نظر را بر روی کار گذارد
بی شائبه توقف با اجابت و قبول
معون ست اگر توقف کند و اجابت
بعضی از فضول و نیت و توبه
در نیست شاید که صلوات
درین باشد که در امور دنیوی

و اشک از چشم بی اندازه میرفت بنده بیشتر شد فرمود خدای تعالی چندین خلق را سخره گردانید
است بعضی سجده میکنند و بعضی پائی می لیسند و بوسه میزنند و مصافحه می کنند و بناید که فروای
قیامت سر را پایال ایشان گردانند و هم میگویند که شیخ میفرمود نهایت ریاضت آنست که هر
وقت که دل را بخوبی طازم حق سبحانه یا بد چه در خواب چه در بیداری چنانچه طفل چون بر عبت
چیزی خواب کند بعد از ابتداء همان چیز را طلب دهد و هم میگویند که در وقتی که مراد و اع کرد و فرمود
در سخا به خواب باغی دور تو اضع بمو آب و در تحمل چون زمین و جغای خلق بکش و هم می
میگویند که شیخ من هرگز عظیم نمی پوشید و در زمستان و بر سجاده نمی نشست و میگفت حق سجاده
نشستن آنست که هر که بران نشیند چپ و راست نه بیند و هم میگویند که روزی شخصی پیش آمد و هر چه
نمود است از جنس دشنام گفت و شیخ همه را می شنید و هیچ تغییر بحال او راه نمی یافت و آخر سخن آن
شخص این بود که بیا و از خدای شیخ دست او گرفت و گفت ما با خدا ایم و خدا با ما است و در جماعت
خانه نشستن او گفت این زمین حرام است بخادم فرمود طعام بیار او گفت این گوشت
خوک مانعی خوریم فرمود تنگه بیار گرفت و باز گشت بعد از رفتن او فرمود یا ران و دیدند که
در ویش چه شوریدگی کرد و هم اومی گویند که کسی از خانه کعبه پیش شیخ آمد گفت که عذوم مرا با
شما در باب السلام ملاقات شد فرمود یا ران هرگز از خانه بیرون نه آمد م مردم مشابه یکدیگر بسیار
میباشند او گفت خیر عذوم من شما را دیده ام او را چیزی دادند و دوا کرد و ازین حکایت
منع کردند و هم میگویند پیش شیخ عرض داشت کرد که چه سرست که مشایخ بعد از سلام نماز فریضه مصافحه
میکند فرمود سنت برین است که چون مسافری از سفر باز می آید با دوستان مصافحه میکند و چون
در ویش در نمازی ایستد مستغرق میگردد و از خود بیرون می آید سفر باطن حاصل میشود و چون
سلام میدهد بخود باز می آید ضرورت مصافحه میکند و شیخ نور قطب عالم را مکتوبات ست بغایت غریب
و لطیف بزبان اهل در و محبت دلین چند کلام از مکتوبات ایشانست مکتوب نور بجانب نجم بچار
حزین نور سکین عمر ببا و اوه و بوی مقصود نیافته و در تیه حیرت و میدان حسرت چون گویی
سرگردان شده **و** همه شب بنوازم شد که صبا نداد بوی پند میدهم صبح نغمه چه گنه هم صبارا
عمر از شصت گذشته و عمر از شصت جسته و از شتر نفس ماره یک ساعت مرسته جز با و بر دست
و آتش در جگر و آب در دیده و خاک بر سر نه پیوسته جز ندانسته و جحالت دست آویزی نه جز
در دوا و پائی گمزی نه مصراع در و را با شلی بر او در در ایت ل مردان من بر در و با شلی
زحمت فرق شان برگرد باید به هر چند دست و پا دریم بپوشیم **و** گفت مگر کار بسامان خوبو نشناختن
یار از جغای خویش پشیمان شود و نشد گفت مگر زانه عنایت کند مگر و بخت سینه کار بفرمان خوش نشسته

دینا جانی غرور و نفسک مسور و حق غیور و مقصود در دل کے تو اندر سرور ادبی اللہ تعالیٰ الی
 داؤد و داؤد بشر المذنبین بانی غفور و اندر الصدقین بانی غیور **ع** راه نا امین است و منزل
 دور و مرکب لنگ و یار سخت غیور و غیرت حق آن اقتضا کرد که غیر در میان نگذاشت هر که
 بغیر او پرواخت اورا گذاشت **ع** با هر که انس گیری از سوخته شوی : بنگر که انس چیست
 مصحف ز آتش است : آبی جان برادر سالها نفسک مار را با انواع ریاضت متراش کردیم
 اما یک ساعت از شر او نریستم و یک لحظه از خود نیا سودیم **ع** کردیم بسی سپیدی : از ما نشد این
 سیه گلیمی پشت ستیم بسی بچاره سازی : پیرا من باشد نازی : دینزد و کتوبات او مسطور است
 قرار در دیش در بقیراری و عبادت در ویش ز غیر حق بیزاری مشغولی بغیر حق گرفتاری و
 طاعت بی استغراق باطن بیکاری و ظواهر آستین بدکاری خون جگر خوردن بزرگواری چشم
 از غیر و دختن بر خورداری عوام در طهارت ظاهر کوشند و خواص در طهارت باطن ز حق تعالی
 ند آید و عتاب شود و بعدی طهرت منظر اخلاق سین بر طهرت منظر ساعه فیم افنیت عمر که
 طهارت ظاهری بخرج حدث بشکند و طهارت باطن بیاد محدث بشکند مشایخ گفته اند هر که را این
 دنیا در دل آید غفلت جنابت طریقتش پیش آید دل بجزی مده و هر کس بر دل منه که رقم بیوفائی
 بر نصیب هر مخلوق کشیده اند در دهن او دهن نهاده است و وفات او در ساله مشتصد و سیزده بود

سید صدرالدین راجو قتال بخاری

ارادت و خلالت از پدر خود سید احمد کبر داشت و از برادر خود محمد و هم جانیان سید جلال بخاری
 نیز دارد و بعد از وی بر سجاده خلالت است و گویند که محمد و جانیان با برادران مبارک این
 که حق سبحان و تعالیٰ ما را بخلق مشغول داشت و شیخ راجو را بخود و حتی پیوسته در عالم استغراق
 بودی و با خلق انبساط و اختلاط نکردی که انی التایخ الحمدی و میسر پیوند مردم بسلسله
 ارادت محمد و بواسطه او است و بعضی بواسطه ولد او شیخ ناصرالدین محمود نیز میسر
 بزرگ بود و صاحب تصرف قرا و دواچه است و وفات او در سنه

خواجه اختیارالدین ع

ایرجی آبا و اجداد او از کبرائی خطه ایرج بودند و منصب محمد واری متعین منصوب خرا لامرادر اجندبه
 دست داد بکلی ترک حطام دنیا می نموده آنچه از ادراکات و انعامات متعین داشت همه را بطبع
 و رغبت گذاشته و طلب علم و طریقه زهد قدم صدق نهاد و در خدمت قاضی محمد ساوی

اجابت با دعا توان ست و
 عطا با سوال مقرون با صاحب
 همتی که که بخت صدق اقبال
 بزبان وقت و حال القطار از
 ما سوا حق مدخوست کند و
 با سوا طاعت قلب همیم باطن
 این مطلب علی را استغنا نماید
 اینجا پای همت می لرزه الامن
 اقباله الله الیه و حصه بر فضله
 من لیه و التوفیق من الله العزیز
 الحکیم حق سبحان تعالی نعمت
 دنیاوی را وسیله تحصیل سعادت
 آخرت گرداناد و توفیق احرار
 سعادت دارین را بدو باقی
 دارد و از علی کل شیء قدیر این
 بالاتر و راست تر را بی دیگرست
 که بعضی متاخرین مشایخ شاذلیه
 قدس الله سرهم طالبان را
 بدان دلالت کرده اند متاخرین
 مشایخ چه باشند که بحقیقت یونین
 و آخون را بین راه است
 را بی دیگر نیست و اگر هست
 صول مقصود و آن صدق
 توجه و دوام التماس بکفرت
 سید کائنات و منبع تمام کائنات
 صلوات الله علیه و سلم تقیاس
 انوار هدایت استفاده اسرار
 حقیقت از ان جناب بی کم و
 وسایل و تعدد و سایل و گویند
 که امام و قبل ایشان در سلوک
 این طریق امام السالین حسن ابن
 علی ست سلام الله علیهما که اول
 اقطاب سید سادات ابرار است
 ایشان گویند که آب از چشم گرفته رفتن
 در حق بکبره ترست که از پایان

که ادا سائده عهد و صلح روزگار و مرید و خلیفه شیخ نصیر الدین محمود بود تحصیل علم کرد و بنمت خلافت
و اجازت مشرف گشت وفات او چهاردهم ماه محرم سنه تسع و ثمانمائه و روضه او در مقام ایرج است

شیخ یوسف بده

ایرجی آبائی کرام وی از خوارزم بواسطه بعضی حوادث روزگار در مالک هندوستان
آمده و خطه ایرج متوطن گشتند و این شیخ شاگرد و مرید و خلیفه خواجه اختیار الدین است
و از خدمت سید جلال بخاری و شیخ راجو قتال نیز بنمت خلافت و اجازت مشرف گشته تالیفات
دارد مثل ترجمه منهل العابدین امام غزالی و اشعار نیز دارد صاحب تلیخ محمدی مرید و معتقد
اوست چنین می نویسد که روزی در خانقاه خود سماع میکرد و پیران حالت جان بخشیم
کردند سه اربع و ثلثین و ثمانمائه هم در صحن خانقاه مدفون گشت سلطان علاء الدین
مند و می گنبدی عالی بر سر قبر وی حمارت کرد در حمت الله علیه

شیخ قوام الدین رحمة الله علیه

مرید و خلیفه مخدوم جهانیان است در تربیت و ارشاد مریدان مقام عالی داشت بقدر
او در لکنه است یزار و تبرک به وفات او در سنه

شیخ سارنگ

در اوائل حال از امرای نامدار سلطان فیروز شاه بود و بلده سارنگپور که از بلاد مشهور هندوستان است
آبادان کرده اوست و در آخر که جذبات عنایت خداوند تعالی او را در یافت قدم در سلوک طریق که
مخصوص اهل وصول است نهاد و او را در خدمت شیخ قوام الدین افتاد و مرید شد و طریق شغل اهلین
و ذکر خفی از وی تلقین نمود و بعد از آن عزمیت سفر حجاز کرده بزیاارت حرمین مشرف شد و بدقی
و دیگر در حلقه صحبت شیخ یوسف ایرجی که از شیوخ وقت بود و درآمد وی استفاوه علوم طریقت
نموده و در آخر شیخ راجو قتال خرقة و امانتگذار دیگر را که از پیران طریقت بدیشان رسیده بود و جمله را
بی سابقه طلب بخانه شیخ سارنگ فرستاد شیخ سارنگ آنرا باز گردانیده فرستاد و او را در اینجا
نیت دست داده باشد بندگی شیخ بار دیگر پیش او باز فرستاد شیخ حسام الدین بزرگی بود
که بسلسله سهروردیه تعلق داشت مگر که ایحال شد شیخ سارنگ را بر قبول آن ترغیب نمود
بعد از آن شیخ آنرا قبول کرد و بان سعادت های غیبی مشرف شد وفات او در سنه

و با چندین اختلافات و کثرت
مذاهب که در علماء است
یک کس را درین مسئله خلافتی
نیست که آن حضرت صلی الله
علیه و سلم بحقیقت حیات
بی شائبه مجاز و توهم تاویل ایم
و باقی است و بر اعمال است ظاهر
و ناظر در طایمان حقیقت را
و متوجان آنحضرت افاض
و مزی است و فضل اعمال و
اقرب و سایل در سلوک این طریق
خاص بعد از کوبه و تلمیح کثرت
اتحاد تحف صلوات است
باضیمه تکرار و استمرار کلا و حید
که اصل مقصود حقیقت مطلوب
ست ازین مقوله گردد مجلس
سامی ایشان توان هم زد که
عنایت ازلی باین سعادت
کبری ایشان را از سایر اقرا
تمتاز و مخصوص شده است
والاجاه را بینم که در عین حق
سخن و سرگرمی صحبت چون
سیاق کلام در مقام افتد
بخارجت ندوم و غبار طلت
بعلوم از اهلن حال ایشان مانع
وقت چنان متصل گردد که حضور
وقت صفای حال گویند و
شنونده را نیز بهر دستان امداد
تواند و کوالی چندین شود و در طایمان
و ظلم انوار و درو ساز را که درین
مت هزار سال کسری جوی خجالت
دفعت این شان بشاید و اخبار
معلوم بگوشت اگر کسی بنور از
بعضی نقلیه بیاورد و در بقعه خود
و انکار گرفتارنده باشد این بیان

شیخ مینا حمزه علیہ السلام

وی صاحب ولایت و یار لکھنوست نام او شیخ محمد است از صغیر سن در سایه تربیت و عنایت شیخ قوام الدین پرورش یافته بعد از آن مرید شیخ سارنگ گشته و کار کرده **نقل است** که شیخ قوام الدین را پسری بود شیخ محمد نام او را شیخ مینا می نامی گفتندی و مینا در عرف اهل آن و یا رفق است که در مقام تعظیم و محبت استعمالش کنند چنانچه میان درو یا را و این شیخ محمد مینا بن شیخ قوام الدین بسبب غلبه تقضیات شهوات که لازمه اوان جوانی است در پیش کی از بلوک آن زمان اختیار خدمت کرد و چون ملوک آن زمان اکثر مریدان پدراو بوده اند تقبلی و تمنائی که از صحبت ایشان داشت او را میسر شد و لیکن بر سر آت رضائی شیخ که در وقت نسبت بحال او نشست هر چند در استرخا سئ بندگی شیخ کوشید شیخ از وی را منی نشد آخر خواست که هم بوطن رجوع نماید و در پائی شیخ بقیقه تابو که از سرگناه او دور گردد و هم بدین عزیمت رو بجانب وطن نهاد و غوغائی قدم او که در میان مردم افتاد بسمع مبارک شیخ رسید فرمودند و خواهم که آن نابرخور و ارمیش من بیاید هم در آن روز او را مرضی عارض شد و از عالم بر رفت شیخ قطب نام درویشی بود که بخدمت شیخ خاص قوام الدین مخصوص بود او را فرمود ترا می خواهم پسری شود که او را محمد مینا نام باشد و بجای فرزند آن حکم نعم البذل داشت باشد چون شیخ مینا بوجود آمد ملوک عنایت و شفقت شیخ گردید و بجای فرزند تربیت یافت **نقل است** که چون روز اول او را بکلب فرستادند روز اول در ذکر الف و بی سعانی و حقایق گفت که حاضران حیران ماندند و شیخ مینا حضور بود و مجرد از دنیا در همین سلوک بسی ریاضات شاکه کشیده بود و گویند که او اکثر بزرگواران شیخ سارنگ رفتی و مقبره شیخ از آنجا که او بود می آید بستی کرده بود و هم بنخلین چو بین بودی و بار پائی بر سینه رفتی و راه صحرا نا هموار و خارستان بودی و شهر بارید و ازشستی و بیداری کردی تا اگر خواب غلبه کند بر زمین بفتد و اگر بر زمین نشستی خارها گردا گرد خود نشانیدی تا اگر خواب آید و بفتد خارها بخلد و بیدار گردد و بارها در هوای زمستان پیراهن بآب تر کردی و در صحن حظیره شیخ قوام الدین نشستی و بیدار بودی و مقبره وی در کهنوست یزار و تیرک به وفات در سن

که بر یکی تا هزار سال نمی عرض کرده باشند و حرفی گفته دوی هنوز آنرا نفهمید و یاد نگرفته باشند هیچ مرتبه زنجارت و بلایت ازین بالاتر باشد لا اله الا الله فغوغو بالهین العباد و الغوا یت بعضی عرض کرده خنده بود که شرعاً و عقلاً عرفاً اختیار این کار و سلوک انطریق فرض عین و صین صحت است و توقف و تردد در آن و دراز کا شتبا الله و یا کم علی نه الطریقه المستقیمه و الله القویۃ انشاء الله رب العالمین سخن در جانی دیگر بود و من بجا و گیر افتادم و من خواهم از آنست که خان اختیار بدست نیست و من تصور مجلس عالی برین داشت لگرای دیگر مکاتیب نصف مشابه است انشاء الله تعالی اینجا تمام مشابه و عین حضور باشد انوار سعادت و کرامت و توفیق و استقامت و استقامت و جلالت متواتر و تنوالی باد بالنبی و الله الامجاد و الاظهار الرسالة الساعه عشره قطش و الهوام فی طلب المقصد و المرام لا اله الا الله محمد رسول الله فوق کل ذی علم علیم انجل آن مجموع لطیفه فریقه که بجهت تقاضا رسایل حکیه و کلمات حقیقه است بعد از تحویر طبیعت از لون انواع سخا و صیق وقت فوت و دقیقه متداول اقامه مایش که لازم نم

شیخ حمزه کتو

اعظم مشایخ ولایت گجرات است در سر کج که از صفات احمد بابا دست آسوده است و در سنه منوره او مقامیست بغایت لطیف و منزه و مصفی روح که نظائر او بر روی زمین کم باشد و کتو نام وی است قریب جمیر آبائی شیخ از دلی اند و وی نیز در اوان طفولیت در دلی بود و چنین گویند که در سنه دوی

مکتوبات شیخ

اولان و کثر اکوان است آنچه
اقتباس استغاده آن حوزه
آلله دانه وقت گنجید تحقیق
اینک بر کعبین البقیع معلوم
که قوت امداد و اعانت عفت
و هبل برکات در حق بعضی از
بندهگان سعادت مند بجائی میرسد
که با وجود اقتدار تکمین استیفا
اقام لذات حسیه جهانیه بر تبه
ادح و حصول برهان است
روی همت و وجه طلب از ان
صرف نموده لذت ادراک
روحانیات و شوق وصول بحجرات
را غالب راجع می آرد و ذلک
فضل الهی و توفیق من بیا ازین
گذشتیم که آن باقتضای طبع
سیلیم و بر فطرت پاک حکم میل طبعی
دارد اینجا دقیقه دیگرست که در
غالب تنالی مطالعه علوم عقلیه
تعمق و در قافی فلسفه که بعرف
الذبان آرد احکمت خود اندکان
غور و استبداد می آید که نظر
و التفات باطن از ظواهر عظامه
لیله ذهاب سحایستقامت نمود بحالم
دیگری آرد و اگر بالفرض کمی را
فطری کار گرفته و از دانه اعتدال
بهرین نیندازد ازین خود نمی گذرد
و این لونی مراتب تاثیر می رسد
ست که بهانه قصد طبعی و فطری
فریفت اتم حکمت ساخته
و با اعتقاد بجا نبوت و ایتا آورده و با
حق صورت پذیرد و اخته نظایر
صف معاصره و رواند لاس
عملیه و فلک کلاه گدایان این
کوی احتیاج نیست که بر دیگران

طوفان بادی شد و دیر بهم در طفولیت که در میان اطفال بازی میکرد و بجای دیگر انداخت و از
وطن مالوف آمده ساخت بعد از مدتی بدست بابا اسحق مغربی که در ویشی کامل بود و در کتو که از
قرمات اجمیرست جایی داشت افتاد هم از او ان طفولیت در سایه تربیت و عنایت بابا اسحق
نشو و نما یافته بر مرتبه کمال رسیده و نبوغ جادرت و خلافت وی مشرف شد و سلسله ایشان بشیخ ابودین
مغربی میرسد و بجهت طول اعمار مشایخ و سائط وصول بحضرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم قلیل
انداین بابا اسحق بیخ واسطه آنحضرت صلی الله علیه و سلم میرسد هر که ام از مشایخ ایشان صد و پنجاه
سال بلکه بیشتر عمر داشتند و وی در ابتدای حال در ویشی بعد از تحصیل علم در مسجد خانبهان ریاضت
شاقی کشید و انظار بر کمال کناره میکرد و بعد از قوت بابا اسحق چله بر آورد در مدت چهل و نه روز در کتو
و تیر ملک بالا بر قدم ترک و تجرید نیز کرده و بزیا رت حریم شریفین مشرف شده و از حضرت عالم ناه
صلی الله علیه و سلم بشارت یافته و بصحبت مشایخ رسیده آخر بولایت گجرات افتاد و ظفر خان که از
جانب سلطان فیروز حاکم شهر نروالد بود و آخر بسلطان مظفر ملقب شده باو شاه گجرات شد و شاه
آثار برکات و علاقه آشنائی که در ویشی بنده مستی شمع داشت تکلیف اقامت آن دیار نمود و بر طعن
آن مزاحم شد پس در قصبه سرکج اختیار اقامت نمود و ابواب فتوح و برکات ظاهر و باطن ببری
منشوح گشت و خلق آن دیار بانوار عقیده و محبت وی ملو شدند و بر آرد حالت حیات کند و بری
فقر باعایت و سیح بود و بعد از وفات در ویشیه وی آنچنان لنگری شد که امر او بادشاهان سیرفونند
چه جائی فقر و ساکین کی آن مردمان دی که نمود بن سعید ایزدی نام دارد و موقوفات و احوال حکایات
که از وی فینده جمع کرده و آن را تحفه المجالس نام کرده است در آنجائی نویسد که چون سعادت بابوس
حاصل شد فرمودند که سوداگری بنعم یک کوزه نبات مصری سوزاند سی سیردیک مشکنا و بزرگ در مسجد
خانبهان پیش این در ویش داشت پرسیده شد از کجائی آئی و ما را چه شناسی و چه دانی گفت
من مرید بندگی شیخ نور هبتم از خطه پنده آمده ام و پیش ازین نیز در ویشی آمده بودم چون خرید و
فروخت کردم باز در پنده رفتم بپایوس بندگی شیخ نور مشرف شدم فرمود که ام مشایخ را در ویشی
در یافتی هر کی را عرض کردم فرمود و شیخ احمد که متورادر یافتی من ساکت ماندم و فرمود چنان
ایشان را در یافتی خلعت در ویشی رفته بودی چون این سخن شنید میپراشیدم متعده شده روان شدم
در ویشی آمدم و امر و بر حکم اشارت پذیر و قصد پایوس شاکردم بعد فرمودند که ایشان را رانده اند و
ایشان را رانده ایم فاما مرتبه این در ویشی که عند الهیست از کشف و کرامت خود دانسته بود آن
جای نویسد که سلطان فیروز را نیز بنده مستی شمع افتاد می و رجوعی بود و در وقت آمدن امیر تیمور به ویشی ایشان
در ویشی بودند و پانزده روز پیشتر از وقوع این واقعه آگاه شده بودند بعضی معتقدان و مریدان از خبر که

بودند ایشان بویست شیخ بجانب جنوب رفته و شیخ فرمودند ما را موافقت خلق باید کرد و در آخر در بند
مغل اسیر آمدند چون از ایشان خوارق مشاهده کردند خبر میسر تمیور رسانیدند میسر تمیور عظیم بسیار کرد
و دواع فرمود فرمودند که چهل فقیران با مادران بنده بودند هر روز چهل کاک گرم بر پا از غیب
میفرستادند که خورش فقیران می شد و نیز میفرمودند که این درویش هذیارت خانه کعبه روان شده
بود و در جهاز نشسته و ضو میگرد پائی لغزید و دریا افتادنی الحال آشنا کردن گرفت یا حافظ یا
حفیظ یا رقیب یا وکیل یا الهی خواندند و آن یک تیر انداد در آب آشنا میگرد سنگی زیر پائی این
درویش آمده استاده شد آب تا کمر شد و این درویش همان اسماء اعظم میخواند بعد از آن نا خدا و
طا حان ما را مثل ما می آوردند و چون این درویش کعبه رسید و حج گزاره زیارت مدینه رفت
امام خانبهان و شیخ تاج الدین سرکچی و یک نفر دیگر در صحبت این درویش بودند چون در مسجد
حضرت فرد آمدیم یاران گفتند که طعام موجود باید کرد این درویش گفت ما همان حضرت مصطفی
ایم صلی الله علیه و سلم ایشان رفتند و طعام خوردند و آمدند نماز عشا کجا گذاریم بعد نماز ایشان
در خواب شدند و این درویش دست شسته تسبیح میکرد ناگاه شخصی باوازی بلند میگویی همان
حضرت مصطفی کیست این درویش دانست کسی دیگر خواب بود چون دویم کرت سوم کرت گفت
دانستم که همان حضرت مصطفی منم برخاستم پیش آن شخص رفتم دیدم که طبق بردست گرفته ایستاده
است گفت حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم فرستاده اند درویش دامن فراد کرد و طبق خرما
در دامن انداخت و طبق برگرفت لذت و شیرینی آن خرمای در بیان نیاید بعد این درویش
در خواب شد چون بامداد شد خوابی که این درویش دیده بود که همان خواب آن سه یار هم دیده
بودند خواب این بود چنانستی که حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم در مقامی مروح منور نشسته اند
و اصحاب در حضرت ایستاده و یک عورت آراسته زین مرصع و کلل پوشیده پیش حضرت مصطفی
صلی الله علیه و سلم ایستاده است بزبان مبارک فرمودند این عورت را قبول کن این درویش
عرضه داشت کرد با بوا قبول نکرده است حضرت صلی الله علیه و سلم بدست مبارک بجانب میز انگشت
علی رضی الله عنه اشارت کردند فرمودند اینک بابوست چون این درویش در آن جانب نظر
کرد فرود شاه مردان علی گویا که بابو ایستاده اند انگشت درویش کرده میگویند بابا احمد انچه فرمان
حضرت مصطفی است صلی الله علیه و سلم قبول کن این درویش آن عورت را قبول کرد و در خاطر
این درویش گذشت صورت عورت که بود آن صورت دنیا است فتح باب نیا که این درویش
را خداست از حد حضرت مصطفی است صلی الله علیه و سلم چون قافله روان شدند گفت این درویش و هر نفر
نزدیکت متبرکه برای زیارت دواع آمدند بمجاور روضه متبرکه حضرت و گز جامه سیاه بر دست کرد

بر یوزه روزند فرود آیند که صد
ارسطو و بوعلی بر یوزه برین
در میانید و بارینا بند اکنون
بمشاهده حال سعادت آل
ایشان برهان ساطع بروت
و غلبه تاثیر و کارگری هدایت
الهی و توفیق ناشای هوی عود
علا و روی بنایم که با وجود حصول
چندین کمالات حسی عقلی و حصول
بذروه اعلا کفایت و خفایت
میل و محبت بزمه فقر و غریب
خاموشان و بی زبانان کما
معرفت سخن انی و دانش اندوز
و حکمت یونانی حریفی نیا موجد
افتاده در وادی طلب تعلش
قدم صدق نهاده اند و مردم عالم
باید که بدانند که البته کمالی دیگر
در این انچه متعارف عقلی است
درین پرده است که هر کس را
بسو آن راه نمی نایند و نشان
نمیدهند یقین است که این طلب
عاقبت کار اثری خواهد آورد
و دعا همین است اللهم انما الحق
دار زفا اتباع و انا ابطل
باطلا و لا زقنا اجتناب انچه
نصیبه این فقیر از ان مجموعه
افتاد فقره چند نیست در
منابع که خطبه سال باره الهیه
سهر و دیهها بقیه تویم کور شده
است بسیار سائب و قبحال آید
بعضی سایل افضلیه فاشیه که در صارت
الفاظ و متانت معانی طری حیدر
و خطیج دار نیز خطیج بزه شد الحق
این طریقه نیز قسمتی از مباح کمال
معرفت حال است که هر که را تا آستان

ایستاده و این درویش را گفت که دستار بر سر بپوشد این درویش گفت خدمت بابو جیو دستار بر سر
 نه بسته اند همین کلاه بر سر داشتند مجاور گفت حضرت مصطفی راصلی الله علیه وسلم در دعوت بیدم که
 فرمود این شخص را ده گز دستار سیاه بده و از زبان ما بگو که این دستار بر سر بپوشد و خلق را دعوت کن
 این درویش آن دستار را بر سر دوید و دیده نمود بر سر بستم و دست پائوس حاصل شد بر زبان مبارک
 فرمودند که این درویش در وهلی مسجد خاچهان مشغول بود و ریاضت و مجاهده بسیار میکرد و در سمع
 مبارک خدمت سید جلال الدین بخاری رسانیدند که جوانی صالح در مسجد خاچهان مشغول است غایت
 مجاهده و ریاضت می کشد ایشان قصد ملاقات این درویش کردند چون نزدیک مسجد رسیدند مقتدی
 از آن این درویش آمد و خبر کرد که خدمت جهانیان برای ملاقات شامی آید این درویش فی الحال
 بر خاست روان شد چون بر در مسجد رسید نظر بر پاکی ایشان افتاد و خادمان را نظر برین درویش
 افتاد و خادمان خبر کردند فی الحال ایشان فرود آمدند آن زمان این درویش رسید کناره گرفتند و سینه
 بر سینه این ضعیف تادیری مالیدند و لب مبارک بر گوش این ضعیف نهادند و سه کثرت فرمودند ای جوان
 بوی دوست می آید ای جوان بوی دوست می آید ای جوان بوی دوست می آید بخدا تعالی و دلیعت
 دادند و گفتند ما را در وقت خوش یاد آری فراموش کنی و بعد ایشان در پاکی نشنیدند و روان شدند
 و این درویش در مسجد در مقام خویش آمد و مشغول شد و دست پائوس حاصل شد بر زبان مبارک فرمودند
 که این درویش دو از ده سال پائی بر پهنه بی رفیق و بی ابرین سفر کرده است در هر شهری و در هر قصه که
 میرسد شب را هم در مسجد می ماند و این درویش را از آفت احتلام خدا تعالی بفضل و کرم خود نگاه داشته
 است و این درویش با وضوی نماز عشا تا فجر میگذارد و بیشتر در سفر و زده میداشت در ریاضت میکرد
 و خدمت های سفر چندان کشیده که در بیان نیاید و فرمودند اگر چه در سفر مشقت و تعب بسیار است فاما
 فرحت حضور باطن و طرب لیشمار است و این درویش که پای بر پهنه و پیاده سفر کرد بر حکم حدیث
 نبوی صلی الله علیه وسلم کرد که فرمود است و استوا حفاة حراة شرون الله جرة ای عیاناً فرمودند که
 روزی درویشی پیش آمد بابو جیو چارچیل برای او دمانید عرض داشت کردم بابو جیو این درویش
 بسیار بنگ می خورد و همین زبان ازین مال بنگ خواهد خرید و خواهد خورد خدمت بابو جیو فرمودند ما را از
 فعل ما خواهند پرسید و او را از فعل او خواهند پرسید که آن وقت سن من دوازده سال خواهد بود
 از آن روز که این سخن از خدمت بابو جیو شنیده شده است متابعت ایشان میکنم فرمودند روزی خدمت
 بابو جیو فرمودند ما با احمد سخاوت بسیاری کنده تا گاهی دست فراز نکنند من گفتم بركت بابو جیو است
 من بالا باشد و هرگز فراز نشود بعد بندگان بابو جیو فرمودند از خدا تعالی می خواهم که
 همیشه دست بابا احمد بالا باشد و خلایق پیش او دست فراز کنند بعد این بیت خواندند و بیت

روحانیان رساند و از فقر ذوات
 بجز آن منور گردند و اهل انش را
 بخلی آید و تحلی سازد و انطری
 و گدزی شیخ ذکره الله بالبحیر فیروز
 که از سخنان مردم بگوید نباید شد و از هر
 وادی که سخن رانند بشنود و در این
 که چه میگویند اگر چه سخن باطل شد
 تمام باید شنید بعد از آن اگر قدرت
 بر ابطال آن باشد بهتر و الا تعاضل
 زود گذشت عقد قلب باید که بکسر
 سهو حکم شده باشد از تذبذب
 تردد محفوظ و مضمون گشته و محصور
 ای حالت توبیخ نظر مطاوعه نشان
 بیگانگان را است خوف و خطر
 دارد و در دیگر آنکه در شکلا و بهما
 و موافق در ریاضت چون سخن
 بیخا و ملحق بگرداند و نظر بر در
 و محتاجات مشقتها بر کار از غفلت
 سلا در صورت باقی محل خطا و
 خطر است و لکن اصل غلیم است هر کس
 بیافند خودی گفته است میگفته
 باش دیگر می چرا در پی آن رود
 و همگام حقیقت قابل صورت
 بر سخن افتاده است و سخن اعتبار
 و بهی ارد اما این مجال باطن است
 خارج از عالم گفت شنید کن کما
 تعلم و قل کما تر کما لیا بهیست حفظ
 مراتب در نصیحت و الله و الله و الله
 عرض جان و بگوین سخن غایت خود
 اختیار بجا دیگر افتاد و در کشید و گزین
 کجا و این سخن که اندر خورده است
 فند او ان الحمد و الا لا بهیست
 و لا الا قوه الله باله و سلی الله علی
 سید و آرد و جز بخیر و اولیا الله
 و بهیست و لا بهیست و لا بهیست

مکتوبت شیخ

هر ساله عاقل و عاقله با دو اسلام
الرساله العشرین تبیت القلم
علا الصلوات برک صبحه الا و
والا غیار الا الله محمد
رسول الله ایام سید علی بن
بناش نهاده و مواد طبیعی بپوش
در آید و مردم را بهای باغ و سیر
صواد برافزاده و بواعث و محرکات
محبت و محبت بهر سبب گویا باد
و قضا با دین عیش این محبت
میشوندان را و محبت طلبان را
غیاثا با باب الیقین و یقین
السیکن بایع و قوی که گویا این
دنیا و غیرت افتاده و روی بدار
غم آورده و قنای محبت داشته
و با و شست انس گرفته و اگر بعضی
آنها وطن بوف خوانند و مسکن
ازین نام کنند چه تفاوت نظرات
بر حق است نه بصورت حقیقت
آن باش که لذت و سعادت
چنانست که فرد اول و دانه
و حال این طائفه دیگر جز بکشت
و حسرت نه اما بکنند با اول دیوانه
بپوشن آید اگر کی لذت
خواری خون آشامی یافته باشد
و لذت که حال چیست و توداع
جگر چه فتناسی که نبوده است
جز از می کلزنگ بدامان توداع
اگر چه این نفس بکیشش
بناحیت خود از حیران
مراجع شهورات و فقدان
مواقع لذات است و
حسرت داشته
باشند اینجا

همت بلند دار که دادار کردگار
بر همت بلند کند فضل خود شایر
و این حدیث می خواندند یا ابن
ادم انفق النفق و این آیت خوانند و ما تقد صوالا انفسکم من خیر یقعد و
عند الله هو خیر و اعظم اجور فرموده در مجلس و ایشان آمدن آسانست و سلامت بیرون
رفتن و دشوار این ضعیف عرضه داشت که در بندگی سید السادات سید بهاء الدین جدا در این ضعیف
میفرمودند تا آنکه بفرمایند که در طائفه در ایشان نگریید و اگر بخوابید گرد ایشان گردید چشم و گوش را در زبان
را گرد آید دل را حاضر در آید و لبت پابوس حاصل شد بزبان مبارک فرمودند و بر سر قند این
در ویش در مسجدی در آمد و در آن مسجد دانشمندی سبق می گفت و متعلمان گرد او نشسته می خوانند
این در ویش با جامه محقر و کلاه بر سر داشته و در نشسته بود متعلی نسخه حسامی میخواند و اعراب تقیم میخواند
این در ویش در ویش است گفت اعراب غلط میخوانی آن دانشمند شنید فی الحال برخاست و با این
در ویش ملاقات کرد و عملی که سبق میگفت در آن محل این در ویش را نزد یک دانشمند سوادهای علم حاصل
کرد و این در ویش هر سوال را جواب گفت آن دانشمند را حال معلوم شد گفت با این چنین علم
جامه محقر و کلاه بر سر چرامی پوشی این در ویش گفت یکی علم دوم اگر جامه لطیف بپوشم نفس خوشی
کند این در ویش مخصوص خود را درین لباس پوشیده میداد و هم صاحب تحفه الجالس می نویسد
که روزی بمولانا محمد قاسم فرمودند که در موضع فلان روان شو مولانا که زخم تراجم می شنید و ختم
تا سوره سج اسم ربک نده بود مولانا که در ویش خود اندیشه میکرد که شب را ختم مرتب بشنوم فرو
روان شوم سبب ادبی عرضه داشت کردن نمی توانست چون زمانی مکث کرد تا یکدک کرده فرمودند
مولانا سلام کرد و روان شد شب در قصبه دولقه فرد آمد وقت نماز عشاء و مسجد جامع رفعت اقامه اقامه
کرد امام بعد از ادا می فریضه سنت تراجم شروع کرد و سبح اسم ربک آغاز کرد مولانا که در کتاب
شنید و بود از امام مرتب شنید چون از آن موضع بگذشت باز آمد و بشرف پابوس مشرف شد
عرضه داشت که در بندگی خودم جوی غفور فرایند که مکث میکرد و سبب این محنی بود که یک شب با ختم مرتب شنود و بعد از آن
روان شده فرمودند مولانا در ویش از آن توفیق انخوانند که در ویش از آن توفیق انخوانند که در ویش از آن توفیق انخوانند
ازین آگاهانیده بودند که امام مسجد قصبه دولقه ختم تراجم اسم ربک داشته است بعد ترا گفته شد که و این
شود و در ویش هر کاری که بفرمایند فی الحال بکنند و رنگ نه کنند و زبان مشیخت شیخ احمد که متوجهان
از آن سلطنت سلطان احمد گجراتی بود که بنامی احمد آباد از دست و تحمل احوال سلطنت گجراتیان آنست
که سلطان محمد بن سلطان فیروز بادشاه دلی شنید که در دیار گجرات فساد کفار بسیار شده است و در
جانب دریا کی خطه است که او را دیوین میخوانند و آنجا خانه مشهور است که او را سونتا گویند و عامل کنی نظام
مفخ نام داشت نیز بنجامین و در آنجا جماعت پیران کشیده است و خط کتباتی بمن و شاه پدید آید که در ویش از آن توفیق انخوانند

مکتوبات شیخ

اینجا صبری توان کرد اما این
درد بی درمان را چه علاج که
باجو و امکان وصول بقلم
اصلی ولایت تحقیق از حصول
آن محروم است و مدت
وصول آن نامعلوم تا حصول
معرفت و سعادت نه پذیرد و
وجه شهود جمال مطلق نگردد
خلاص از تشویش وقت
و فقرت حال ممکن نیست
خدا داند که این حالت کی
خواهد روی نمود لا اله الا الله

هر چند خواهد که زیاده از قدر
حاجت دم نزنند زبان علم
از فضول کلام نگاوارد
صورت نه بندد کاشکے کاغذ
پاره کمتر ازین پست می نماید
که جز حرف دعا گنجایش
نمیداشت ایشان همین حرف
را منطوق و از باقی همه بیاد
راست یحرف دیگر مانند گفته
که بالا از این سخن می بایست
گفت قلم سهو کرد و دل بر ایشان
بود هم نرسید و آن نسبت
که از شدت طریق و صحت

اینکار آنقدر غم نیست که از
فقدان رفیق و یار یافت یار
بیکس را نه بیم و نیام
که بد آنجا نب خواند و حرف
آشنا گوید و بهی بخشند و لعل
دهد اینجا نفس گوید که تورا
کم کرده و در کار خود غلط خورده
راه پیمان است که عارض خلایق
به آن سومیر و ندو کار همان
که ایشان بکنند اینجا خبری

ویا ای سوداگران را بزوری ستاند سلطان محمد بن فیروز یکی از امرای خود که ظفر خان نام داشت
بولایت گجرات تعیین کرد و مافع فساد و مفسدان بکنه ظفر خان تادیقی فتهائی این دیار میکرد و
اطاعت سلطان می نمود بعد از آن زمانی پسر او خود را محمد شاه لقب کرد و در سنه ست و ثمانه
بادشاه ولایت گجرات شد و چند روز بادشاهی کرد و بهای فتح دلی و در سری افتاده بود و همان
روز که متوجه این حدود شد و قات یافت و بعد از وی هم درین سنه پدر او ظفر خان نیز رسید بر سر سلطنت
نشست خود را ظفر شاه لقب کرد و سه سال و هشت ماه بادشاهی کرد و بعد از وی پسر او سلطان
احمد ابن سلطان محمد بادشاه اعظم شد و شهر احمد آباد بنا کرد و سی و دو سال و شش ماه بادشاهی کرد و بعد
از وی دیگران تا الان که نام و نشان از ایشان نمانده است تا نالد و انا الیه راجعون تاریخ بنا احمد آباد
بهشت صدر و ده است و تاریخ بنای مسجد جامع وی دوازده که عدد و لفظ خیر و بخیر بران دال است

قطب عالم

نیره مخدوم جهانیان سید جلال بخاری است از وطن اصلی خود گجرات رفته و توطن کرده نام او سید
برهان الدین است و مشهور در زبان خلایق آن دیار بقطب عالم است روضه او در تبوده است که سی
اد احمد آباد و قات او به ششم ذی الحجه سنه شصت و هجدهم در شان مائت که عدد و عبارت مطلع یوم الترویج است
و بر در روضه وی سنگی افتاده است که جامع صفت سنگ چوب آهن است و این هر سه صفت
در وی معاً موجود است و اصلاً تشخیص کی ازین سه چیز در وی نتوان کرد که کدام است اگر گویند که
سنگ است باز چون نیک ملاحظه کنند گویند که نه بلکه آهن است باز چون نیک نظر کنند بخاطر سید
که نه بلکه چوب است هر کدام ازین سه صفت در وی هم مجزوم است و هم مشکوک عجایب حیرت
بمشاهده تعلق دارد چنین گویند که قطب عالم روزی در آب مده بود چیزی بیای او خود گفت
این سنگ است یا آهن یا چوب حق تعالی این هر سه صفت را در وی احداث فرمود و الله اعلم

شاه عالم

پسر قطب عالم است نام او شاه جهان است و لقب او شاه عالم وی نیز در احمد آباد آسوده است
روضه او زیارت گاه و تفریح گاه اهل آن دیار است مقامی عالی و جای لطیف و نطیف و فیض
و شرب جمیع نیک و بد مردم شهر زیارت برزند و شب نیز در اینجا بگذرانند گویند که در بلاد سلوک
این طریق طوری عجیب طریق غریب بود حال طایف و سکر غالب اشته در بعضی اوقات
لباس حریری پوشید و بر مشرب ملائمه میرفت لیکن بر آن ولایت اوساطع و علامت
خصوص اولی بود و تربیت و ارشاد از شیخ احمد که تونی یافته بود و خوارق عادات از وی

بسیار بوجودی آمد و قات او در شش شصت و نهمین و ثمان مایه است که عدد لفظ فرست قدس الله سره
و جماعه از خلفای قطب عالم و شاه عالم نیز در احمد آباد آسوده اند و در پهن که بلده قدیمه ولایت
گجرات است مشایخ بسیار آسوده اند عظم و اشراف ایشان که صاحب ولایت آن دیار است فیض
حسام الدین ملتانی است از خلفای شیخ نظام الدین اولیا که صفیه بیان بزرگ مناقب می فرماید
و در حقیقت در آن سرزمین بوی عشق و محبت می آید و از ویرانه های وی نور برکت و ولایت
می تابد و هنوز این شهر از وجود اهل دلی خالی نیست و نبوده است

بهر زمین که نسیمی از لعل وزده است و هنوز از سر آن بوی عشق می آید
و یکی از صلحای وقت و مقبولان درگاه که در آن دیار برکت آثار بوده اند -

داور الملک

است که نام او جلایلیف است هم در لباس سپاه گری و صورت عام یعنی خاص و علامات
خصوص انصاف داشت مناقب آثار بسیار است و آثار عظمت قبول او بشمار قبر او در بعضی
از قریات گجرات قریب جوانا گده است و خلایق آن دیار و مردم ولایت کن از مسافتهای
بعید بزیارت وی هر سال می آیند خصوصاً کوران و بیاران چنانکه در ولایت غلغل و غوغا
پیش می آید جز آنکه احوال و اوصاف حمیده داور الملک معلوم و مشهور است و از پیر بهلیم بطریق
اجمال معلوم شده که وی مردی بود در اول فتح اسلام غزا کرده و فتح بسیار نموده بدجبهه پهلوان
رسیده و ده تیر تیر فیروز شاهی می نویسد که نام وی پسر سالار مسعود غازی است و وی از غزاه سلطان
محمود غزنوی است چون سلطان محمد تغلق به یار بهر آن رفت زیارت وی کرد و بجای و ران قبر وی
صدقات داد و آنکه گویند که وی مرید حواجه معین الحق و الدین است شنبوئی ندارد و در لفظات
ایشان ذکر می نیافته و این بحث علمها که شایع شده است درین نزدیکیها بحث پذیرفته و علم و از جمله شایخ

قاضی محسود

ولایت گجرات

است صاحب سکر و ذوق و عشق و محبت و شرب حالت و صلاوة و بگری با دی بربان هندی
دارد و دستور قوالان آن دیار است بغایت مطبوع و مشرب و بی تکلف و آثار عشق و وجد از بخان
وی لایع است نقل است که در وقتی که او را دفن میکردند پدر بزرگوار او گوشت کفن از روی او
برداشته نگاهبایی بجانب او می کرد و ازین چشم بکشتا و تبسم کرد پدر گفت با محمود این چه اداها
مخلایه است چنان با چشم بر بست وی در استماعی حال و احمد آباد و در عهد سلطان مظفر

و توقف بلکه تنبذی و تردیدی
یابد و مقدم است از رفتاری که
دارد باز ماند و بر پیشانی عالم
نگران گردد و نزدیک است
که رفتا خود را بگذارد و بهمان راه
رود که دیگران می روند باز ندای
از غیب در سینه یارم از این
ساکب پیدا شود و الله اعلم که
بآن حکایت نفس شنود و بفک
دیوار راه مرد و باز کرد منزل
نزدیک است گاهی چند کجاست
از انقاس معدوم و عمر است
بیش نیست از صعوبت این
راه ترس که بسیاران باین
راه رفته اند و منزل مقصود رسیده
کس با توریان نکرده
هم نگویم و باز بجهت دست به
و قدم پیشتر نهاده و هر قدم
این کشاکش در پیش است
تا غالب کدام آید غالب
همان است که هست و صفای
علی امره لکن اکثر انکس
لا یعلمون بجهت در کار دارند
و با خدا باشند و نظر از اسوا
حق بردارند که اصل مقامات
انیمت عاقبت بخیر باد
الرساله الحادیه و العشرین
تجدید الذکر فی بیان

حقیقه شکر

لا اله الا الله محمد رسول الله

باید است که شکر نعمت و از
نعمت است به و وجوبی آنکه
سبب بقای نعمت و مزید
نعمت نمیشود و لازم است

بن سلطان محمود در غایت غنا و ثروت و جمعیت ظاهر و باطن که معهود حال اکابر و مشایخ باشد
بود و در حدود ۹۲۰ نفر و تسعایه در قصبه لیس پور که از ولایت گجرات است و وطن اصلی آباء و
پدر و رفت و ساکن گشت قبر او هم در آن قصبه است رحمه الله علیه از متاخرین مشایخ آن دیار

شیخ جلال الدین

بود و نشاندی علی الاطلاق و جامع کمالات و برکات مسن و محرم تراش مشغول بتدریس علوم
و تصنیف کتب و تربیت و ارشاد طالبان بر اکثر کتب غرر و حواشی و تالیفات هم دارد و در
لباس هم بر وضع عوام آن دیار اکتفا کرده انتساب و اعتقاد وی در تصوف و شیخ محمد غوث بود اگرچه
مریجائی دیگر بود و وفات او در ۹۹۰ هجری و تسعین و تسعایه در محن خانقاه خود آسوده است
تحریر سلطوره و قتی که بقصد زیارت سید کائنات صلی الله علیه و سلم بدان دیار رسید ملاحظاتی وی متوجه
شد و بعضی از کار و اشغال سلسله عالیّه قادر به شرف گردید اکنون جانشین او خلف صدق است
شیخ عبد الله موصوف است بعلم و حلم و ریاضت و غربت و همت و عفت و سائر اخلاق درویشان

شیخ علاء الدین

قریشی بکوالیری مشهور است زیرا که توطن او در اول در گوالیار بود و مرید و خلیفه سید محمد گیسو دراز است
و جامع ستیمن علوم ظاهر و باطن چون سید احوال دیر ابنور فراست میدانست مثال ترک دنیا
و انزوا از خلق با عطا فرمود و تا آخر عمر منزوی بود بحدی که خادم را میفرمود تا کمانه دخا که بر او
خانه بیرون میکرد پیش در می انداخت تا مردم منطقه آبادانی نکنند و آمده مشوش اوقات نشوید مقابر
ایشان میان شهر محمد آباد عرف کالپی واقع است یزار و میترک به

شیخ ابوالفتح علاء الدین قریشی

او نیز مرید و خلیفه سید محمد گیسو دراز است جامع بود میان علم ظاهر و باطن و زیارت حرمین و غیرین
رسیده و کتاب عوارف المعارف را پیش حضرت سید گزرا رانیده و مثال خلافت و اقتدار یافته
او را مصنفات ست مثل تکبیل و نحو و مشایخ در تصوف و غیره قبر او نیز بکالپی است

شیخ سراج سوخت

حافظ قرآن بوده در اوائل مال صحبت مخدوم جانیان سید جلال الدین بخاری پیوسته

نعت را جوید ام شکر فیه و
کرد دوم آنکه شکر که حقیقت
آن عرفان ختم و دانش نیست
اروست نتج صفت علم و خیر
نسبت معرفت ست تا این
جود عطا که از مقوله اخلاق
و حال ست با ضمیمه این علم و
معرفت شامل کمال علمی و
گشته جوهر ذات را بجا یکدل
جامعیت علی گرداند و الا صورت
عمل بمعنی علم و معرفت قالب
روح را ماند و سلسله شکر اگر
چند به نهایت رود آخر متنی
بهین معرفت گردد که بدانند
همه از دست لاله اله اله و لا
خالق سوی الله و لا فاعل
فی الحقیقه غیر الله در خبر آمده
است که داوود پیغمبر علی نبینا
و علیه الصلوٰة و السلام بگو
عزت فریاد بر آورد که یارب
شکر نعمتهای تو چگونه گویم و
منتهای این سلسله چگونه بگو
باشد فرمان آمد یا داوود اذا
عرفت ان ما لم من نعمه یعنی
فقد شکرته فی حق حقیقت شکر
و انتهای این سلسله همین قدر
بود که خود را در میان نبیین و
از من دانی بنا و این کاتب فانی
همی و ترک وجود نهاد ماند
نمی هستی و ترک وجود چه باشد
که ام هستی و وجود تا نبی کان
نماید و ترک بندم را از نبی
همی بمر که جوید یافت نیستی
وادر اک عدم باطل و چون
ذات و صفات را باطل مثال

و تمامه و صاف و احوال او
باشد دیگر آدمی را در اینجا نمی ماند
آدمی باری کیست که او را نام
وجود ندارد اینی از کتاب مخالفه
تفصیل تحقیق معلوم توان
کرد اگر از زبان مردیکه کشای
این راه باشد بشنوند آنرا
تا غیری دیگر و نورانی دیگر
باشد و کارگروانشین هرگز
باز اگر سعادت مندی را بکمال
در جوهر ذات می این گفته
ابداع نموده باشند تا بی سابقه
تحلف در باطن نور و بوق و دوا
این پایه از همه بالاتر و محصل
مقصود نزدیک تر باشد اصل
همین است آنکه استعدا قبول
حق در اصل فطرت نهاده اند
هر چه گویند بر عکس افتد و ضد
مقصود اثر آرد و نبود با آمدن
ذکر صاحب فطرت را سخن
شنیدن و باینکان صحبت
داشتن این فایده دهد که آنچه
در استعداد می نهاده و در
فطرت می ابداع نموده اند
از قوت بفعل آرد و موجب
موانع که ستر راه مقصود اند
از پیش بردارد مشکل آنکه با وجود
قابلیت و استعداد در کار
طلب و کوشش نهاده اند که آرزو
مقصود کی سبب طلب مجرود
هوش و خیال بود اما وجود
حقیقت طلب که شفاف
و متغیر و مطلوب است
چنینی که چندان بوشی غول
شود و ماسوای آن مجرود

و سالها است ایشان کرده از کثرت عنایت و شفقتی که حضرت مخدوم را با او بوده بعضی امان دیگر
که تکمیل علوم ظاهری کرده بودند رشک بردند حضرت مخدوم را بران اشرف شد فرمود که براج
تا کعبه مظهر امنی بنی زکیر تحریر می گوید میگویند که از وی کرامات و خوارق عادات بسیار سر بریزند
در اخفای آن بسیار میگویند **نقل است** که چون شاه مدار در عهد او از جانب هر مزبکای
تشریف آورده بود طریق او جذب خلایق بوده عوام بسیار برایشان گرد آمدند و شهرتی
عظیم شد و بعضی اوضاع ایشان بر خلاف ظاهر شهرت بود در آن اوان قادر شاه ولد
سلطان محمد که از بنابر سلطان فیروز شاه بوده و بعد از فوت پدر حاکم بود از خنیدن شهرت
شاه مدار جهت ملاقات ایشان سوار شد و در اینجا که شاه منسوب بود و یصد فادان شاه
گفته که حالا وقت نیست و حکم نیست که خبر تو انیم کرد ظاهر ابا دریشی خلوت داشته اند تا کام
چنان نمودند که جوگی آمده است شاه با وصیبت دارند قادر شاه بخادمان شاه گفته که ایشان
را بگویند که در شهر ما نباشد و خود برگشته بنزل آمد چون خبر بشا رسید برآمده از آب گذاشتند
و برود عای بد کردند و خادمی را فرمودند که سه روز منتظر باش و خبر او را بیا چون ایشان از
آب گذاشتند آبله بر اعضا قادر شاه پیدا شده او از حرارت آبله بی طاقت شده پیش شیخ
سراج سوخته آمد شیخ پیر من خود را با او داجد و پوشیدن بحالت اصلی باز آمد و اثری از حرارت
نمانده و چون خادم شاه دید که او بیاض سراج آورده مایوس شده و از آب گرفته خبر بایشان رسانید و شاه را
از اینجا متوجه چو پور شد و از اینجا باز گشته بر مکن پور که ضعیفی است در نواحی قنوج آمده و پانجا بود

شاه بدیع الدین مدار

غریب احوال و عجایب طوار از وی نقل می کنند گویند که وی در مقام صمدیت که از مقامات
سالکان است بود تا و از ده سال طعام نخورده و لباسی که یکبار پوشیده بار دیگر احتیاج
تجدید غسل او نشده اکثر احوال برقع بر رو کشیده بودی گویند هر که نظر بر جمال او افتادی
به اختیار سجود کردی سلسله و بسبب کبر سن یا بهمتی دیگر به پنج و شش و اسطه حضرت
رسالت صلی الله علیه و سلم می پیوند و بعضی مداریان پیوا اسطه او را بحضرت منتسب دارند
و بعضی چیزهای دیگر گویند که اصلی ندارد و از دایره فریعت و طریقت خارج است و الله اعلم
قاضی شهاب الدین دولت آبادی در عهد او بود مکتوبی در مردم هست که گویند شاه
مدار از بجانب قاضی شهاب الدین نوشته بود و آنچه در ذکر شیخ سراج سوخته مسطور
شد از بعضی فاضل کاپی شنیده شده و گفت که این قصه در دیار مشهور است
و مقطوع به و الله تعالی اعلم رحمه الله علی جمیع رجال الله

شیخ سنانی

در ویشی بود صاحب برکت و کشف و کرامت بهر روی بود و با شیخ نور معاصر آورده اند که که روزی در سرا و فرو خواندند که درین مقام قطب نزول خواهد کرد و تهمینه اسباب مجلس کرد و بر شیخ نور التماس کرد که در سر من چنین گفته اند و درین زمانه جزو شما قطب نیست در منزل من بیایند شیخ نور دعوت او را اجابت کرد و در منزل او برفت بعد از خرج شدن طعام قوالان حاضر آمدند همه اکابر و صدور جمع بودند چون قوالان قول برگرفتند صد رهبران برخاست و گفت نامشروع است و روان خد بعد از ان مفتی روان خد همچنین همه منکران سماع رفتند یکی مولانا تاج الدین سیجانی داماد شیخ علاء الحق که مردی دانشمند بودند نشست ماند و قوالان را منع کرد فایده نداشت قوالان این بیت بر خواندند بلیت

آن سوابک کل که ناز سلطان نیست بس خرابیها کند و بر جان ویران نیست شیخ نور الدین را حطی پدید آمد و ذوقی روی نمود و در سماع خد مولانا تاج الدین بحث آغاز کرد و شیخ جواب داد چون غوغا از جانب مولانا بسیار شد شیخ گفت شد گفت مولانا تاج الدین چندین شوخی مکن مولانا چون در خانه آمد تمام اندام او را بگرفته بود و غوغا بلند شد

مولانا تقی الدین اودهی

بغایت متقی بود کار و آن بود که کتاب او را دی داشت آنرا می گرفت و در آخر شبانه خانه سر می آمد تمام روز در جای مشغول می بود چون پاره از شب می گذشت بخانه می آمد آورده اند که ابد الان بر مولانا آمد و گفتند که تو میان ما باشی مولانا گفت من بار زن و فرزند دارم با شما بیجان و مانان مرا محبت بر نخواهد آورد آورده اند که مولانا تقی الدین کینزگی خریده بود روزی آن کینزک فرزندان خود را یاد کرد و مولانا شمس را با خود برد و امان داد و روز دیگر چون زن مولانا شمس عتاب غار کرد و قضا را بعد چند گاه آن داه با شوهر و فرزندان بیامد و در پای مولانا افتاد که ما همه بنده شما ایم فرمود که ما همه شما را آزاد کردیم و رحمت الله علیه

شیخ رفعت الدین

پسر بزرگ شیخ نور قطب عالم است بسیار بزرگ و متواضع و منکر صاحب ملت بود شیخ حسام الدین لاکپوری میگوید که اومی گفت و آمد من از سنگ بازار هم کترم وقتی کاتب حروف این حکایت

مکتوبات شیخ
معمول گردد عزیز و نادر افتد بلکه
معلوم دنیا باب بود پس حیا
کرد و به وضو بود و آسود
نشستن نیز گنجایش نداشت
بودن به شکل و جلال
مشکل به لاجرم حکم لایه رک
کله لایه رک کاه روی بقبله
مقصود باید آورد و گوشه شغل
کرد دست و پائی زد تا بود که
دمی مصافقت وقت بر آید
وقتی بر جاده صدق افتد
قال رسول الله صلی الله علیه
قال و سلم ان لوکم فی الایام
و هر گاه نجات الا فخر ضو الایا
چهل مضمون این حدیث بشارت
مشغون باز گردد که در حدیث
دیگر آمده است که حضرت و اسب
البرکات تعالی و تقدس
هر روز و هر شب هفتی آفریده است
که بکرم خود کرم حق خود روی
آن خاصیت نهاده است که هر
دران ساعت بخوانند میبایند
صدق رسول الله صلی الله علیه
و آله وسلم و موافق حدیث
جنش مطلب این حدیث است
اسما بر میاست و با فضل
آنچه در ذائقه دلت می ماند
و تجربه بار یافتگان حضرت
موافق آن رفته است که اگر کسی
در دل شب گوشه خانی بچسبند
دل و حلاوت وقت و یقین
باطن سر نیاز بر درگاه عزت
بهند و دست سوال بربان
حالی با قال بردار عجب که
در بارگاه قبول بلایا و جنگ

شیخ العالی

شیخ انور رحمۃ اللہ علیہ

پسر خود شیخ نورست بزرگ بود سخنی گوشتقدان را فریب کردی و برای فقر از رخ کردی و خور انیدی و خود نخوردی
شیخ حسام الدین در مکتوبات خودی نویسد که رفندی مخدوم ناده شیخ انور را پرسیدم که عشق چه باشد فرمود
مردمان که چشم فراز کرده می نگرند آن می بینند که دوست می آید یا خیال دوست یا پیام دوست و گز چشم را بی چپ کشانند

میر سید اشرف سنائی

اورا سید شرف جهانگیر گویند از کاظمیان ست صاحب کرامات و تصرفات در سیاحت با امیر سید علی حسینی
قدس سره رفیق بود عاقبت بجانب هندوستان افتاد و در حلقه ارادت شیخ علاء الحق در آمد و او پیش از
ارادت مقامات عالی از کشف و کرامات حاصل بود و در حقایق و توحید بخمان عالی دار و او را مکتوبات ست
مشتمل تحقیقات غریبه با قاضی شهاب لدین دولت آبادی معاصر بود غالباً قاضی از وی تحقیق
بحث ایمان فرعون که در فصوص اشارتی بدان واقع شده است کرده بود و او در میناب بوی مکتوبی نوشت
قبر او در یکی از قریات جنوب است که او را کچو گویند بسی مقام بغیض ست و در میان حوض واقع شده نام
سید دران دیار در دفع جن بغایت مؤثر است و او را مفعولات است که یکی از مریدان او جمع کرده
مکتوب است و دوم برادر اعرار شد جامع العلوم قاضی شهاب لدین نور الدین تعالی قلبه
با نور الیقین دعا و درویشان و ثنای بر کیشانه از درویش اشرف قبول فرمایند نامه که منبج بعضی از سخنان
بود رسید و تفسیری که از بحث فصوص حکم به نسبت فرعون تقاضا کرده اند بوصول انجامید نباید
و است که در فصوص که از نسبت او سخن فتاده ده جا آورده اند که بدلائل عشره اشتهار دارد مشککین
مقامات مغلط ترین مقدمات وی آنست که بسیار شلجان در اینجا پیچیده اند و سخن باصل بحث
نرسانیده اند حضرت شیخ رضی اللہ عنہ میگوید که فرعون را میگویند که ایمان باس دارد یا ندارد چه
ایمان باس باطلاع احوال و وزخیه و استطلاع نکال اخروی می باشد و یا نبود چه و
از سبب غرق و تخریب مستغرق ایمان آورد و کما جانی القیصری لما کان ایمان فرعون فی البحر
رائی طریقاً و نهاده اسعاج علیها بنو اسرائیل قبل الغرغرة و قبل ظهور احکام الآخرة ما یثابہ الناس
عند الغرغرة جل ایامه صحیحاً معتدلاً فان ایمانه بالغیب لانه کان قبل الغرغرة لا بمعانیته هذا بل لآخرة
کما هو شان ایمان البأس فمن یؤمن عند القتل من الکفار فهو صحیح من غیر خلاف و فی الفصوص
خالت لفرعون فی حق موسی انه قره عین لی و لک فیه قره عینها بالکمال الذی حصل لهما کما قلنا

و در این مقصود ز غرغرة آمده
اشک شکست باقی بماند
اوست و بالله التوفیق اصل
به عارض دعا و سخن بجاست
وقت بجائی دیگر افتاد و معذرت
داشت مقصودی دیگر وارود
عرض انیمتی ست که چون جمعی
از آنحضرت برزده وقت فقرا
ثابت شده است شکر گذاری
آز بعد از ملازمت دعای خیر
چنان خیال کرده شده است
که در ضمن بعضی عرائض که بخدمت
ارسال میداد گاهی سخته که
متمضمّن معنی خیر اندیشی و خیر
طلبی بود می نوشته باشد و در
همزبانی و لذت صحبت روحانی
بماضیان مجلس گرامی بگیرد و نیز
بحکم عادت و ارادت چنان
نشسته که گاه گاهی این
ریزه را که از اقلیم مانند بر دست
این حقیر جریان میدهند و از
آنچه لایق روزگار اصحاب موقوت
حال این حقیر بود حرفی سرزنش
اگر در اثباتی آن حرف آشنا
مرز در پی سعادت و قبول
اما بشرط ستر و کتمان تا سخن در
پرو بهمانند قدم از جاوه طلب
بیرون نیفتد اول بجهت آنکه
این حقیر راجه مرتبه آنکه در ملازمت
نصیحت بکنشاید حقیقت گوئی
بنیاد نهد دیگر بسبب آنکه طبیعت
قلم طیفانی نهاده اند تا ادباً
سرمدند و نمیزند از آن چه
فهمد و در چه دادی افتد و این
روزگار که ما یلیم خود نزد فقرای

وكان قرة لعز عن بالايان الذي اعطاه الله عند الفرق قبضه طاهر امهر ليس فيه من الجبث لانه قبضه
عند ايمانه قبل ان ينسب شيئا من الآثام والاسلام يجب قبله وجعله آية على عنانية سبحانه لمن شاع حتى لا يياس
احد من رحمة الله تعالى لايام من روح الله الا القوم الكافرون فلو كان فرعون ممن يياس باور
الى الايمان فكان موسى عليه السلام ما قالت امرأة فرعون فانه قرة عين لي ولك لا تقتلوه عسى ان ينفعنا
قوله الآن وقد عصيت قبل وكنت من المفسدين اميمنت الآن وقد كنت من العاصيين المفسدين
من قبل لو كان من العتاب عند توبته الى الحق والايان به ولا يثا في صحة ايمانه وما جاء من قوله يقدم قومه
يوم القيمة فادروهم النار ويؤس لورد المورود الضمير للقوم اللعينة ودخول النار لا يثا في الايمان
وليس لكفر فرعون بعدي ايمانه نص صحيح وما جاء فيه كان حكاية عما قبل ايمانه وقائدة ايمانه على تقدير
التغيب عدم الخلود في النار والتغيب بالظلم في حقوق العباد وما لا يرفع بالاسلام فلا ينكر
على الشيخ فيما قاله مع انه ما موربهذا القول اذ جميع ما في الكتاب مسطور بامر الرسول صلى الله عليه
وسلم فهو معذور كما ان المنكر المفور معذوره قوله جعله آية على عنانية اشارة الى قوله فاليوم نجيك من
يدك من العذاب بوجود الايمان اصادر منك بعد العصيان والله تعالى اعلم بالسر من كل من
وكافر خجدا ان برادر قدوه علمي روزگار وزبده فضل او هر ديار است اما بغنايت الهي وحمایت
ناشناهي واز التفات اين طائفه عليه وتوجهات اين زمره نيشه فزني از مشرب صوفيه وطربي
از منصب باطنيه دارد و اين را اذ على ترين دولت و احري ترين رفعت تصور كنند كبري عنانیت
از ليه و رعایت لم پزیه کسی بدین شرف مشرف نمی گردد و ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء ورتبه این
مشرب وجه این منصب شمه از امام احمد غزالي رحمه الله عليه استه شود که میفرماید من لم يكن له
نصيب من هذا العلم اخاف عليه من سوء الخاتمة واد في نصيب منه التصديق والتسليم لا بل التحقيق
و بر آمدن از ورطه دریائی شرک خفی جز بپیشگیری این عقیده اسکان ندارد و برخی از اذکار معمول مثل
چشت گفته آید معمول دارند آنچه از آثار دمی نمودار شود بنویسد تا بمطابق او بر نمودار چمن و احوار
شیطان اقبال و اهل گفته آید نشاء الله چون در ایام معدود بهم التقایافته شود معارف مطلوبه
و عوارف موهوبه در میان نهاده آید جناب نتیجه المشلخ شیخ رضی که مصحوبانه تشریف برده اند
غالباً برخی از این مجتهد خود بسلطان ابراهیم ضاعف اقتداره عرضه خواهند کرد و توقع از مکارم
اخلاق برادرانه آنکه هما امكن مقتضای او خال اسرور فی قلب المؤمن کالبحر و سائر العبادات
کالقطر بمنائے من غیرت قداده فی سبیل الله حرم الله جبهه من النار رسمی در رعایته و یرفع نخواهند فرمود

این وقت سخن احکام اسلام
و شریعت گفتن حکم خایق و اهل
توحید گرفته است بلکه خست
از ان ست فرقه ملائیمه زنان
اهل شریعت اند لغو باهه
من اهل و الحیان و نال
الله العافی و دیگر چه گوید
الرساله الثانيه و العشر
تحاف الاجته ببيان
حديث الحق
لا اله الا الله محمد رسول الله
الهم اني اسالك جنك حب
من يحبك وحب على يقرني
ايك و ستاد و ستادان و
و محبوب محبوبان که مصدق
کلم و منبع تمام امر و حکم است
صلى الله عليه وآله وسلم باين
کلمه جامدا شارتي بمقتضى حقيقة
و طريق وصول بدان کرده
است فقره اول خود عین مقصود
است و اما که مراد محبت ذاتی
است که مطلق است از قيود
صفات و افعال و انجذاب
خاص است با حريت ذات
و لا محبت من جمیع است حقا
بطلب سوال چیست و فقره
ثانی اشارت است با قرب
طرق تحصیل آن مطلوب چه
محبت مردان خداست که
بمحبت از خود تهی شده و از
قید هستی برآمده و بجن باقی گشته
اند فطاهر دالین ایشان بنو
آبی ر شده و مشکوة مصباح
ذات گشته یا عین محبت است

که در کارش زنده است و چای	گر بر آید کاری از دست کسی
کار او نمود و بود کار خدا می	کار باید کرد کان از روی دل

یا مسلم آن چنان راه میگیرد
سعی کن که این چنین مروی را
مستغنی از اینست و در دل تو
جای باشد بخود را در باطن
او جای کن اگر ادراد در دل
تو جای باشد نورانیت دی
در دین ترا نورانی گردانند و تو
حق گردستی یا با دوست
ظلمت زدای آئینه دل
تو گردد اگر ترا در باطن می
جای بود باطن دی محل
نزول رحمت است هر روز
و هر لمحہ نظرات رحمت از
حضرت عزت در انجای افتد
چون تر از آب یا لایق تر از نظر
بر تو نیز افتد برانداخته نسبت
محبت و یگانگی که با وی آری
و اگر محبت این مرد را نیز
بر محبت ذاتی حل کنند و در
بناشد چه باشد البته چنین
باید اگر چه عنوان سلطنت
و وسیلگی در باد می انگزد
تو هم خلاف آن افکن و
لا حظ صفت اطلاق و قید
فرقی در میان نهد ولیکن در
حقیقت عینیت اتحاد است
همین محبت است که با آنجا بر
میگردد و تا اینجا محبت ذاتی
آمخته نگردد این محبت نسبت
بصل حصول نه پیوندد گفته
اند سخت کوه نظری کرد
خدمت مروی رود و سلطنت
نظری آن باشد تحصیل
کمال برای نفس خود کند
سخت بر یک است این

از اینجا که درویشان اطراف روزگار و دل ریشان اکناف دیار نمیده اند که نسبت بفقر جناب ایشان
را سر و صحتی است ضرورت میگرد که گاه گاه تصدیع اوقات شریفه او می آید معذرو خواهند داشت

شیخ نستح الله او دہی

خلیفہ شیخ صدر الدین حکیم است در او اہل حال از علمای دہلی بود سالہا در مسجد جامع دہلی پائین
مناظرہ می برسد درس و افادت جاد داشت و در آخر مرید شیخ صدر الدین حکیم شد و بسوگندین نظر
مشغول گشت گویند کہ دی ریاضات بسیار کفیده بود ولیکن نفوذ از ان عالم بمشام حال او رسیده
شکایت این حال پیش شیخ برد فرمود کہ ترک تدریس کن و کتابہارا از ملک خود بدرکن او بمشام
کرد کہ کتابی چند کہ بہمت نفاست و لطافت موسوم بود او نیز خود نگاہ داشت ہمز فتح باب
معرفت در توقف بود تا بقیہ کتب را نیز از خود جدا کرد و او را دیدند کہ بر لبک بی نشسته اجزا را
شست و آب از چشم او میرفت تا لوح ضمیرش از نقش سومی پاک شد و در بدل آن علم
باطن ثبت یافت و شیخ قاسم او دہی و ہلوی او مریدان او است رسالہ وار دہمی با او اب السالکین
رحمۃ اللہ علیہما در دہی می نویسد درویشان مصلحا و تسبیح و شانہ و عصا و مقراض و سوزن
و ابرق و کاسہ و نمکدان و طشت و آفتابہ و کفش و نعلین کہ بمریدان و یاران میدہند بر یکی
ولالت بر معنی دارد مصلحا دلالت بر استقامت طاعت و عبادات میکند تسبیح دلالت میکند
بر جمیع یعنی خواطر پریشان و متفرق کہ مزاحم وقت او بود و جمیع رو نمود و یک خطہ گشت چنانچہ
و انہائی متفرق جمع شدہ است شانہ نشان خیر است یعنی شتر از دوی دفع شود عصا دلالت میکند
بر آنکہ تکیہ و اعتماد و ثقہ بہرمان کی باید کہ و احادیثی است مقراض دلالت میکند بر قطع علایق و تقصیر
آمال سوزن دلالت میکند بر پیوند صورت و معنی اما سوزن را بی رشته ندہند بلست سوزن
بر رشته از پی پیوندد و آن بدو این بدوست حاجتند و ابرق و کاسہ دلالت میکند بر حایت
فقر و ہمانان بنانی و آبی نمکدان و طشت و آفتابہ دلالت میکند بر کندوری یعنی کندوری پر
حوالہ او شد و کفش و نعلین دلالت میکند بر ثبات قدم و اگر شانہ کسی دہند باید کہ بر ہمنہ ندہند
بلکہ در جامہ یا کافہ غدی پوشیدہ بدہند کہ آلت مفارقت است و چون کار و کسی دہند باید کہ
و رنیا م کرده بدہند و خر پزہ و یا گوشتی ہمراہ او کنند و تسبیح و ابرق و مثل آن آب پر کرده بدہند
و چون شانہ در شانہ دان کنند جانبہ انہائی باریک و ن شانہ دان کنند کہ در کار جدائی
موسے ابلغ است یعنی چون سبب تفرق وجدائی است دور تر باشد بہتر است

از اقربائی سلطان فیروز است نام اصل او شیرخان مدنی در لباس اغنیاء اهل دولت بود ناگاه چنانچه
از جذبات حق گریبان گیر حال او شد و بخدمت درویشان در حلقه صحبت ایشان درآمده مرید شیخ
زکن الدین ابن شیخ شهاب الدین امام شد بنحایت حالت سکر داشت وی ازستان باوّه وحدت و خم
خسکنان نخانه حقیقت است سخن مستانه میگوید در سلسله حشمتیه یکم چنبدین اسرار حقیقت را فاش نموده
و مستی کرده که او کرده بگویند اشک و جدی گرم بود که اگر بدست یکی می افتاد می سوخت در علم تصوف
و توحید تصنیفات بسیار دارد و تصنیفی دارد سسی به همدات طبق تمهیدات عین القضاات همانی بسیاری
از حقائق و دقائق در اینجا مندرج و دیوان اشعار دارد و قصائد و غزل و باقی اقسام سخن همه اینجا
است اکثر قصائد و اشعار را میسر در اجواب گفته اگر چه در بعضی مواضع طریقه شاعری نامرعی مانده
اما بعضی سخنان متین شاعرانه نیز آمده و تصنیفی دیگر دارد مسمی بمرآة العارفين میگوید بیت مانسوخ محمد مرسل
فتاده ایم: زیرا که هر وی است بدین نسخه نبی: قبر او در مقبره پیراوست قریب مقام خود قطب الدین
در لادو سرای بسیار مجرّدانه و غریبانه نهفته است قدس لیس در دیباچه کتاب مرآة العارفين میگوید
لسان وقت ناطق است و عین غیبش با غائبان حاضریم و حاضران غائب از انروی که ما نمیم
پیدا نه ایم و از انروی که ما نه ایم هویدا ایم اگر کشف رموز عیب جوئی ما را ما گویی این حرفت
که ظروف استار است و نقاطی است که نکاتش اسرار است بیاضی است که چشم دل سودا یزد
و سودا دیست که در دماغ سودا انگیزد و نوریت دیده افروز و ناریست پرده
سوز ما شجر اخضر طوریم که نار نمائے آن نوریم نورش بر ما تافته و ظلمت از ما
شتافیه و آرایه ما یافیه و با از ما می گوید و شمارا بی شاخ و برگ نیست باز کن و خود را محرم باز کن
اینجا صورتیست در آئینه کشف متجلی و عروسیست بجلیه متجلی آیین جلوه مرآة العارفين است بشناس
گرت چشم یقین است نیست مطلع کتاب مرآة العارفين همین فقرات در دلالت بفضل و کمال او کافی
است و ترتیب کتاب بر چهارده کشف کرده و در کشف رابع عشر بیان روح کرده است و الحق آن
مقدار معارف دین باب که درین کتاب کرده است در کتاب یکم کمتر است لکن کشف الرابع عشر
فی بیان حقیقه الروح بدانکه خداوند تعالی سر روح را از همه ممکنات پوشیده است و با دراک عقلی و
احساس بصری او را کس ندانسته و ندیده قل الروح من امر ربی بر اثبات وجودش قرار است و ما
هو یتیم من العلم از طلب شهودش انکار روح اگر چه با نادر پیدا است اما عقل از ادراک همیشه شیدا است
سخن در ایست با همت او حراست که او در احد و مقدار کلام مستحققان گویند که شناخت روح
بوج است تا نوح نقاب جمال عزت بر انگیزد و در شمع عقل نور معرفتش در نیکو روح حقیقت نهانست
اما قال اشاعر و کنت بالروح لا باجسم انسا ناه و صورت رحانست ان الله خلق آدم علی

سخن بفهم عاشقان صفات
نه آید یافت این معنی جز
در مرتبه عشق مفرط که مستلزم
فنا کلی است ممکن نباشد
کمال حقیقی همین است
و کمال است دیگر که ناظر
در جانب وجود و هستی است
در جنب آن محسوس
و اگر باشد تابع آن خواهد بود
و اگر نباشد نیز غم نیست مصلح
گوهر چهره است و در این حاجت
بیان جنب من بجهت نیست و
حب عمل یقینی الیک این مقام
سلوک و توسل است و عمل شامل
عمل ظاهر و باطن است
عمل باطن همان محبت
ست صمد از آن محبت ذاتی است
پس مال این کلمه نیز بضمون و کلمه
اولی راجع آید غایتش تنزل کرد
و خود را شایسته محبت وی ندید
یعنی اگر تر افتوانیم یافت دوست
داشت باری بجهت محبت تو گرفتار
باشیم و فرق عبارت و ادای
معنی بیش نیست الامت محبت
و محبت می نظر مال معنی کی آید
و اگر بحقیقت رفته و بذوق
در اختیار پیچیده است و بدان
نشان توان داد همین محبت
و محبوب در پرده غیب است
عجب در هیچ جا به خطا پیوسته
اینجا ذوق یافت است نه یافت
پس اگر چیزی نخواهد بود متعلق
محبت خواهد بود این سخن عالی
و قتی ما در رجوع بوجدان باید کرد
که ادراک عقل بفهم آن به تمام

کمال نیرسانست بیان حجت
عمل بقیر یعنی الیکالینجا فایده
بخاطر رسیده که در سلسله علییه
بنام کار بر سه طریق قرار داده اند
اول طریق توجیه و مراقبه معنی چون
و بچگونگی که از اسم مبارک الله
مفهوم میگردد و بی توسل عبارت
عربی و فارسی و غیره ملاحظه نمایند
و جمیع مدارک و قوی بدان متوجه
شوند تا آنکه تکلف از میان بر
خیزد و دوام آگاهی است و بدو
به فنای فنا کشد و دوم طریق رابطه
و آن توجیه بصوت پیرست که
فانی فی الله و باقی بالذات شده
چنانکه غیبت و بخودی روی
نمایند و صورت آن بر رخ داناکه
جهت اسفل اوست از نظر سادها
گردود و بر شهود ذات حضور
حق که جانب علو اوست بشکند
سیوم طریق ذکر لا اله الا الله بطریق
خفیه که جامع معنی نفی و اثبات است
طریق اول اعلی طرق است حصول
آن پیش از تصرف جذب در وجود
سالک تغذری دارد و دوم که
طریق رابطه است اقرب طرق و
منشأ ظهور عجایب غرائب است
و حقیقت رابطه همان رابطه حجت
است محفوظ صورت از لوازم آن
ولیکن در ضمن وی اسرار است
شگرف است و طریق سیوم حکم
و اساس کار وی حکم است و
درین حدیث اشارتی که برین سه
طریق میتوان یافت اسالک
چنانکه شارت بطریق اول است
که طریق توجیه و مراقبه است

صورت اول نور است از جمال بوبیت تافته هر آینه که قابل قبول آن آید آنحال بخود یافته هم از آن سخن
در و ممنوع است که آواز عالم صانع است نه از جنس مصنوع است افشار سرالربوبیه کفر آبی عزیز در
آینه وجهی که از مشاهد می تا بد آینه را حقیقت است و مشاهد را صورت همچنان روح وجهی است
از جمال حانیت در آینه انسایت هر که از وجه آن جمال نگرد و راهی بقدم برود هر که از وجه آینه نظر
کند و انشال از لوث حدوث ترکین اینجا حدوث عبارت از ظهور اوست در حدوث چنانچه صورت مشاهد
در آینه اتی عزیز و در هیچ چیز چندان اختلاف نیست که در روح است هر که گوید او عرض است و چشم
سرش مرض است و هر که را ظن است که او جسم است او محروم از آن قسم است و هر که یقین است که او
جوهر است او را گوش دل چون حلقه بر دست آید هر که بروی و سمت این اسامی نمی نهند عجز معرفش
خبر از معرفش همید به العجز عن درک لا دراک دراک انگشت بهر چه نمی او آن نیست که اقال
بعض الصوفیه الروح لطیفه کسری من المدالی اماکن متفرقه لا یعبر عنه بکثر من موجود او باده است نه جام
او قمر است نه غام محققان گویند روح را دو اعتبار است سراجی و زجاجی هر که از او تعبیری عبارت کرده
است و از کشف اشارتی آورده از روح زجاجیست نه از روح سراجی محققان گویند در پیش یک
سراج الله نور السموات و الارض هزار در هزار زجاج است که در تمایفه عکس کسیر سراج است
تعدد در روح باعتبار زجاج بودن باعتبار سراج حدوث و نیز بدین وجه است مصرع
هست این هزار آینه و آفتاب یک این صورت تافته اوست در زجاج که بر قدر صفائی عمل ظاهر
میگردد نباتی و حیوانی و انسانی چنانکه آفتاب از مشرق در تابد زمین از وسطه تا شیر یا بدی کی سایه که بعد
حائل بود دیگر اثر که بی حائل نازل بود و دیگر عکس محل صفا آنرا قابل بود اگر چه این آثار یکدیگر متفاوت
باشند اما در وحدت آفتاب تفاوتی نیارند پس روح نباتی همچون نخل بود که حائل دارد و روح حیوانی
چون حرور بود که بی حال سر بر آرد و روح انسانی چون عکس از روی صفائی محل از عین آفتاب
پروه برسد آرد و آن سری است بزرگای عزیز عکس در نظر تحقیق عین شخص است که آنرا از خود نور می
نیست و جز بدان وجه ظهوری نه حرکت و سکونت عکس شخص است چنانکه عکس را تعین وجود است همچنان
عین را بعکس مشهود است اگر عکس عین شخص نبودی انا الحق و سبحانی چه وجه رونموی می اگر در خاطرات آید
که روح انسانی نیز متفاوت است گوئیم این تفاوت نیز در قابل است نه در فیض آفتاب بر قدر قابلیت
محل جای خور و نماید و جای بزرگ آید چون محل بکلیت صفا یا بدو وجه خود در تابد و این تافته را در مرتبه
اول امر گویند که کل افراد نوع انسان را تساو می است و چون محل صفا پذیرد و منظور حکم ناظر گیرد آنرا
نفخ گویند و نفخت من روحی می نامند پس کل روح ملائکه ازین نظر و وجه امر الله باشد و روح انسانی بطور بدید
تصرف صورت تجلی فئات پس نسبت ارواح ملکی با ارواح انسانی چنان باشد که نسبت کواکب با قمر است

قرارداد ظهور و تفتاوت و بهرینستی نام دارد و او را در سیر ترقی است اما کواکب بر یک نور اند و ایشان را بر یک وجه
 ظهور و نیست اینان تفتاوتی نیست هم از ان از دیدن آفتاب و درند و ملائکه را نیز ترقی نیست و اما مثلاً
 در مقام معلوم هم از ان از رویت محبوبی مدد که دیدن آفتاب کواکب را آفت است اما تفریح و نور می ندارد
 و از خود ظهوری نه در آینه او آنچه می نماید آفتاب است که از جوشش بتابست او در وجه قبول خود جز آفتاب
 نمی بیند از ان در چهار بالش خلافت در شهر قلب می نشیند اینجا انسان را بایشناخت که او کیست مگر ممکن را
 هم از ان ممکن گویند که او عدم است که قابلیت قبول وجود واجب دارد پس آنچه در او باشد همون باشد
 فهم من فهم اگر چه هر کس بر قدر کشف روح اشارتی کرده است و آنرا بعبارتی آورده اما آنکه جامع احوال است
 که مبنی از کشف کمال است نیست و اصح عندهی ان الروح تسبی لطف خفی بالذات و الظاهر بالانوار و
 یظهر تصرفه بالصفات السبعة یخلق باکسرم یزول بمفارقة وی صوره بیانیه تصرفه تعالی
 فی العالم لایطفه حس لایدر عقل آبی عزیز هیچ مدی تمام روح را ازین نیست یعنی چنانچه خداوند تعالی
 پنهان است بالذات و سیاست بالانوار و نیز بالذات مستور است بافرجیات مشهوره بتعلق او تصرف
 صفات سبعه را قابل میگردد و بمفارقة تش آن تصرف از و زایل میگردد پس و از روی تصرف در جسد
 صورت بیانیه بود و تصرفش را در عالم و له المثل لا علی پس قالب نمودی بود از عالم و اعضا در و همچو
 اشیاء و تو او را در و همچو روحانیات و جسمانیات و روح و جسمی از ان جمال و پر تو می از ان جلال بل عکس
 از تجلی ذات چنانچه خداوند تعالی درون عالم است و نه بیرون عالم نه متصل
 بدو و نه منفصل از او همچنان روح هر که در خود فرو شود از دوی یک سو شود و بل خود نماید بخود
 او شود آبی عزیز اگر او تعالی وجه ربوبیت که روحش خوانی در مرآت قالب بشریت نمودی معرفت
 مستحیل الوجود بودی اول در آینه انسانیت وجه صفاتش در زانفته پس و باید و در یافته علم او از وجه
 علم و ارادت او از وجه ارادت و قدرت او از وجه قدرت و حیات او از وجه حیات و سمع او از وجه
 سمع و تبصر او از وجه تبصر و کلام او از وجه کلام اینجا عرف ربی بر نی همان ذوق دارد که من عرف
 نفسه فقت عرف ربه که حقیقت انبیا صورت رحان است پس معرفتش معرفت حق را بتبیین است بل
 در نظر تحقیق این عین نیست اما روح را تجلیات است در سیر تجلی او را وجهی است و او بهر وجه تجلی لجامی که مبداء
 و معادش خوانند و صوفیه را در ان بسی لطائف و نکات است بدانکه مبداء عبارت است از سر و روح که وجه
 رب سبوح است در کمال جمال نیست این را علم قوت گویند چنانکه قوت تنویر در آفتاب معادش اشارت
 بتفاوت آن وجه در مریای توالب ظهور از مراتب است اول بر صفت قلب بود و این همچنان است که در
 آینه قمریت بلال از وجه آفتاب چون محل بکلیت صفا پذیرد و عکس صفت شخص گردد و بلال در آینه
 قمریت بدر شود و شمس بر قدر قرنائین کمال کمال است و آوردن روح از مبداء او در معادش از جهت

و حب من یحبک بطریق رابط و حب
 علی یقربنی الیک بطریق فکروفت
 در همه جا معتبر آمد پس اصل محبت
 باشد اللهم انی اسألك حبک و
 حب من یحبک حب علی یقربنی
 الیک تتمه حدیث اینست جعل
 حبک حباً لی من نفعی الی و مالی
 و من المار بالبارد الی العطشان
 اللهم از قنا علم شریفی بخوبی خواهد
 بود یا آنکه جریان سنت الهی است
 که اصول بنزل قصصی در است
 مشد کمال او محالات عبادت
 و وجود مشد کمال لا یسما در آخر
 زبان اعز من الکبریا للاحمر
 داشته اند و احوال چنین است که
 گفته اند الا آنکه پروردگار تعالی
 بر همه چیز قادر است آخر زمان و
 اول آن را بنجا بر است و
 فیض حق را القطار نیست و
 پیغمبر اصلی الصلوة علیه آله و سلم
 انظافه نایبند باید بود که
 محمدی را دور است مثل دور
 فلکی و نهایت هر دوره مانا که بر
 صد سال که ان المبعث لهذا
 الائمة علی راس کل مائتة من
 یجد و امر دینها هر که کار می برد
 بر آید که سبب تقویة و تجدید و توحید
 این امر گردد و از هر وادی که باشد
 داخل این ایشات است و علماء
 و مشائخ و اماره حکام و غیر هم به
 مصدوق این عنوان اند و عظم
 امور در بنیال رشاد و هدایت
 است و تجدید و توحید احکام است
 بالاخر ازین کاری که مشرک است
 ابروی دولت سرمدی گردید

قل نه سبیل ادعوالی الله
 بصیرة انوار من المعنی وسمان
 وانا من الشکرین عبد الله
 بعد از وجود ظهور این چنین ذاتی
 کسی باشد که قدر این نعمت شناسد
 و شکر آن بجا آرد فیض بکثیر ویک
 به کثیر است جمله عالم زین سبب
 گمراه شده که کسی را به ال حق
 آگاه شده و در و تر پایدین باب
 تسلیم و اذعان قبول است مگر
 این نیز تنها شد خوف خسارت
 دنیا و آخرت و دعاست عاقبت
 و سوء خاتمت است عجب از موعظ
 طالبان خود چه گویم که بعد از شنیدن
 خبر ظهور اثر و اعینه دریافتین
 سعادت و باعث عشق و محبت
 از باطنش سر بر نهند و قدم صدق
 در راه طلب نهاده و دل که عشق
 و صابر بود مگر سنگ است به عشق
 تا به سوری هزار فرنگ است
 درین زمان که ایام حادی شریعت
 نوری جدید از مشرق ولایت
 و هدایت میتا بدیشک درینجا
 سری از اسرار الهی میسرست
 که توقف و انکار را در اینجا
 مجال تنگ است و در لال تنگ
 ظهور نورانیت لازم و رایج است
 و محیی اطلابان که در نظر تربیت
 دعوته تصرف و عنایت این نظر
 حق مشغول اند و کشف حقیقت
 حال استغراق در شهادت
 ایشان در ذکر الهی ظهور انوار
 اسرار و کرمات و حیل و توفیق
 استنار و روشن آب
 در زمین ۱۲ صراح

ظهور آن جمال است پس بعد از روح ازلیت باشد و جمال ابدیت و معادش ظهور او در مریای قوالب شریعت
 کفر و ایمان و سعادت و خذلان هم بدین وجه است او را و طلب کمال سری است در ادوار نبوت و اطلو
 ولایت چنانکه سران نور شمس در قران ولایت تا بدیت در این سیمه دوار و اطلو معادش است چون
 انطو امی آن نور بسوزات آید چنانچه قران شمس محاق روی نماید تا بکلی شمس شود و قمر پدید نه و شمس انجم
 نظیر نه کل غشی پاک الا وجه پس معاد عبارت از رویت و آن ظهور وجه ازلیت است در صورت
 ابدیت حدوت عبارت از درجات آن ظهور است ازینجا روشن گردد که بر هر فرد از کل مطالع همان
 نور است این درویش در معنی گوید **سید** که از خودی خویش برون آئی تو به در پرده توحید
 درون آئی تو به دراز روش چون و چرا بر گذری به از خود شده بی چرا و چون آئی تو به

سیدید الله رحمة الله علیه

نبیره میر سید محمد کیسود را از و خلیفه اوست مشرب عشق و محبت بروی غالب بود **نقل** است که وی خورد
 بود و ز می سید طایفه خود را از برای مسج بر آورد و نهاده بود که سیدید الله آمد و چنانچه عادت اطفال باشد
 طایفه را بر دشت بر سر خود نهاده و فرمود ترا این خلعت مبارک باشد الحمد لله امانت باهل خود رسید بعد
 از آن هر که را بریدی قبول کردی انابت بسیدید الله فرمودی و تربیت و تلقین فرمودی گویند
 که سیدید الله را با زنی ابتلائی محبتی واقع شده بود مدتی محبت او در لباس کتم و عفاف مستور بود
 آخر آن زن را در جهاله عقد خود در آورده وقت سحر حبس تعانی که درین دیار است عروس را جلوه
 میدادند و بجز آنکه نظر سیدید الله بر جمال او افتاد یکی ذوقی و حالتی او را دست داد آبی بر کشید و جان بحق
 تسلیم کرد و عروس در محض نشست و او را در کنار گرفت تا وقت وصول بمنزل او نیز تمام شده بود هر دو
 را بهلومی یکدیگر در قهر کردند رحمة الله علیهما -

شیخ پیاره

مرید سیدید الله است و تربیت از میر سید محمد کیسود را یافته گویند که وی در اول که بخدمت میر سید رسید
 که درویش جامی عاشق بوده او از اهل بار آن حجاب کرد و تکلف نمود و عرضه داشت که در بنده برای
 عشق آنوختن بخدمت ایشان رسید است من عشق چه دام که چه باشد فرمود مقصود امتحان حال و
 دانستن کیفیت شرب تست اگر بدین باب اقوا فتاده است بگو و حجاب مکن عرضه نمود که من وقتی
 بر بنده زنی نگران بودم و هیچ حیل وصال او دست ندادمی زنا برستم و به بختانه که او به پشتم می آمد
 رفتم تا او را به بنیم سید او را در کنار گرفت و گفت عالی بهی چون تو دیگر گویا بگویم که او را طریق محبت خدا

بیاورم این کار عالی بهمانست عزیز تر از ایامان دیگر چه چیز خواهد بود تو آنرا صرف راه محبت کردی اکنون ترا عشق حقیقی درآموزم آوراد و جبهه شیخ فریدالدین شکر گنج که داخل روضه قطب الدین بختیار است قدس سره را بعینیات متوالیه فرمود و قابل انعکاس انوار معرفت گردانید بعد از آن باشارت میر میرید رسیدید آمد شد و کار کرد و بکمال رسید

شاه جلال

گجراتی مرید شیخ پیراه است از کالان وقت بود صاحب تصرف و کرامت و ظاهر و باطن مرتبه عظیم و شانی رفیع داشت گویند که وی باصل از ولایت گجرات است و در کور و بنگاله تجریشی و حکم کردی چنانچه باستان بنشیند و حکم کند باو شاه گوراد اشتهید کرد از بهت تو هم و دغدغه که بقول غرض گویان بخاطر او راه یافت نقل است که چون قاتلان در خانقاه او درآمدند و بنیاد خویشی کردند بر هر مریدی که شمشیر میزدند شیخ فرمود یا قهار یا قهار چون تیغ بروی زدند فرمود یا رحمن یا رحمن و همین کلمه جان بحق تسلیم کرد و گویند که سر او بر زمین افتاده بود و الله الله می گفت

شیخ محمد ملاوه

او را مصباح العاشقین گویند وی در اوایل مرید شیخ احمد راوی بود و ریاضت مجاهدات و خدمت وی کشیده و در او آخر بصفت شاه جلال گجراتی رسید و نسبت عشق و محبت درست کرد و شیخی کامل و صحیح الحال بود و موع بود بوجد و سماع نقل است که یکبار سی بحضور او قوالی چیزی میگفت که مشتمل حالت بعد و فراق بود شیخ را حال بجدی کشید که نزدیک بانز باق روح رسید شخصی که بر احوال او اطلاع داشت قوال را فرمود تا چیزی دیگر بگوید که بخیر از حالت قرب وصال بود و بجز نشیندن آن کی تازگی و فرحت در شیخ پیدا شد که گویا از سر نو جانی در قالب و یخندید و اصل بحی و الفراق بمیت بد نمازیت فی الشوق حیا و میتا که ملطف می نواز دگه بنایم میکشد زنده می سازد و مرا آن منوخ و باز می کشد نقل است که یکی در خانه وی آتش افتاد هر چه از جنس طلا در خانه بود همه سوخت اتفاقا قدری شالی در میان غله بود که بهت تخم زراعت نگا داشته بودند آنهم در امان سوخت چون وقت تخم افشاندن رسید کیفیت حال را بادی عرض نمودند که شالی که بهت تخم نگا داشته بودند تمام بسوخت چه میفرمایید فرمود ما سوختار را جز تخم سوخته دیگر چه خواهد بود وضوی تجرید کرد و دو گانه بگذارد و بمناجات رفت و گفت خدا افلا برابری بکشت خویش کار میکردی این بار بدعا بنده خود بمحض قدرت خود کار کن خداوند شالی دهم آتش بر گاشتی که آنرا بسوخت دیگر شالی ندارم حکم گویند که در آن سال در زراعت ایشان در هر

بیرون ست امروز مثل این حلقه و اجتماع ال ذکر در بطاس قلم نباشد و اگر باشد کمتر باشد آنها که داخل اشکار و عمر خلوت اثر اند بقدر استعداد و معرفت خود چیزی دریافته باشند اما میرید در حیرت و تعجب ندان این چیست و از کجاست و چه تحویلیست چرا درون ندانند و ننگ عبارات و اشارت قوم اقدس نشانها میداد و از مردان راه و مرقبان درگاه خبرهای شنیدند همه برای العین میدید و دیده از آن دیده می شنیدند تا آخر اینکار خدا ساز کمال عارفان چیست و الله اعلم و علامه و احکم دعا باید کرد که حق سبحانه و تعالی نقاب تجا باز چهره مقصود بر دارد و موانع دریافت سعادت که عده آن راجع محبت دنیا و قید نفس است سده راه و وسوسه گردد اندین نظر بهوم خلق و سائر ناس است و صاحب فطرت سلیم خود بخوبی بر قبول طریق حق و سلوک شیخ انصافی و عمری آن ذلک اعظم و انه لیست علی من سیره الله علی کل شیء قدیر خلاصه دعا دعاست و تقاضا هر دعا نیست که عاقبت بخیر باد و الرساله الثالثه و العشره ترک لاختلاط و الجانیه عن صحبت له لاختلاط لا اله الا الله محمد رسول الله الم یان الذین آمنوا و اتبع

قلوبهم لذكر الله و انزل من الحق
الآن وقت آنست که عنان
عزیمت بصوب غریبخانه که
آزاد عرف وطن باوف خوانند
بگردانند و خاطر از او با هم خیالات
فارغ سازند و توهم مضار اثر از
نوعه باله منها و توقع منافع
ایجاد را بتقدیر و ارادت پرور
عزاسمه بگذارند که هر چه وی بخواهد
و علم آن الاله لو اجتمعت علی ان
ینفعواک الحدیث چند گاه در گوشه
غریبت بودن و از صحبت فقرا
مخلوط شدن و بربکات صحبت
ایشان انداختن نیز عالمی
دارد قل العدم در همی خوشم
یلعون آخر این اخبار و صحبت
اخبار جز بزرگی آئینه استعداد
و در افتادن از جناب قبول
حاصل چیست و غیر محنت و مشقت
و بی عزتی و خواری و نفعت چه
اگر حالت اضطراب و محنت پیش
آید و خدا تان ازان نگذارد
بر آن تقدیر هر چه کند مباح خواهد
بود آخر تقسیم عالم که حکیم مطلق
قرار داده بر بنیان آن انداخت
بعضی امر را بعضی فقرا و بعضی
جهال و بعضی علماء و بعضی چنین
و بعضی چنان و علی بن القیاس
و تیز میان این اقسام کسب هیچ
و نقص و کمال نیز بر عاقل خبر
غنی خواهد بود اکنون بگو که تواند
که ام قتی در هر قسم که دارند
بتقدیر حکیم قدر را طی قیاس
اگر در قسم حلاوت میدار خود

شالی و در برج بست شمالی را جنس پیش سلطان سکندر که وای عهد بود آوردند و بجهت شکر کرد که در عهد
دولت من یخنین فردان اند که هر چه از خدای خواهند می کنند **نقل مست** که وی روزی در سماع بود و
تو اجمعی نمود و ای از رایان آن دیار در آن جا که مجلس سماع بود گذر کرد و بقصد تماشا در ریچه سرور آورد چون
نظرش بر جمال شیخ افتاد و بیوقوف شد و بهندوانی که با وی بودند گفت بگیرید و اگر نه رفتم او را از آن مجلس کشیده
بدر بروند بعد از زمانی که بحال خود آمد کیفیت حال را از وی سوال کردند گفت که این مسلمان خدا را در
کنار گرفته میگردد اگر نه مرا بیرون کشیدند می بجانم و رفته بودم و در پائی ادا افتاده و در دین او در آمده
ع عاشق گردیدم که بگویت گذرد و آری ز در و بام تو میبارد عشق و وفات او در سنه تسعمائیه و قبرا و در
ملاوه است که قصیده است از قنوج و شیخ را میزدان خلفا بسیار بودند و جدیدی محرم سطور

شیخ سعد الله

مرید او بود و زمانی که شیخ در عهد سلطان سکندر درین دیار تشریف آورده بودند به تهادن خیرت او بود و معنی در دو
محبت و منتقامت از صحبت شریف الکتساب نموده و عم کلان فقیر

شیخ رزق الله

المتخلص مشتاقی نیز از مریدان اوست شیخ را بوی عنایتی خاص بود و شیخ رزق الله مردی کامل و فاضل و عارف
و از نواد و روزگار و از مردم سلفیاد و کار بود و جامع فضائل صوری و معنوی و در شرب عشق و محبت و سلامت عقل
و وسعت حوصله و صبر و مصابیت دوام حضور و منتقامت احوال یگانه عصر بود و عمر شریفش به نود و دو رسیده و
معنی ذوق و محبت در و همچنان تازه بود **مصرع** من اگر میر شدم عشق جوانست هنوز به در شان
ایشان درست بود کسیکه بصحبت ایشان میرسد چندان از سخنان معارف آینه و نکات محبت انگیز که اهل موجب
ادواق را باشد می شنید که مخطوط می شد و در سلامت طبع و طبیعت قلب نقل حکایات مشایخ و تواریخ ملوک بنده
همچو ایشان کم کسی دیده خواهد شد و سخن را نیک باطنیان و لطافت و شیرینی می گفتند و در وقت گفتن سخن محبت
و یا شنیدن ازان بجا و ذوق و حالت لازم حال ایشان بود و سفر کرده و محبتها انداخته و تجربه دیده و در صحبت
غریب و فقر و مشایخ بسیار رسیده و شعر بزان هندی و فارسی دارند و در سالیانی که بزان هندی گفته چنانچه
پیمان جوت نرچن بسیار مقبول و مشهورانه و نام ایشان در هندی راجن ست و فارسی مشتاقی و ولادت او
در شتصد و نود و هفت و وفات او بتیاریج بستم شهر زیج الاول سنه نهصد و هشتاد و نه بنده در تیاریج وفات او
گفته است قطعه هندی عارف زمان مشتاقی به وی گفت بوقت نقل مشتاقی حتم به حق چه
بتیاریج و فاش نگریست به نوک قلمش همان سخن کرد و رقم به رحمة الله علی جمیع اسلافنا

رسیده بود و بنجاب خواجه معین الدین چشتی اعتقاد و محبت داشت بدین دراز می عمر پنج گاه در کوچه های اجیر آب
بینی و آب من نینداخت چه جای بول و غائط در شهر بی طهارت نه و آمدی دور در واده شهر سکونت کردی
و اگر در شهر آمدی طهارت کامل نمی چون وضوگران خدی رو و بدرستی تا مبادا نقص وضو شود

شیخ عجله شطاری

از اول شیخ بزرگوار شهاب الدین سهروردی است سلوک شاکت ظاهر و باطن داشت مرشد وقت خود
بود و در تلقین از کار و اشتغال که مخصوص متعارف سلسله شطاریه است متعین و متفرد بود و گویند که وی
نقاره میزد و نوا میداد که طالبی هست که بیایا تا او را بنده راه نمایم و چون در مجلس نشست هر سونگاه
میکرد و گفت که اینجا تخته سیاه که عبارت از طالب علمان پرشده بی اعتقاد باشند باشد تا سخن خدا گفته
شود و در رساله است مشهور در بیان طریق شطاریه و از کار و اشتغال و مراقبات و در اول رساله
نسب خود تا بحضرت شیخ شهاب الدین سهروردی نیز ذکر میکند و سلسله ارادت دی به پنج واسطه بشیخ
بنجم الدین کبری قدس سره میرسد گویند که چون طالبی پیش او می آمد برای امتحان عقل و هوش و دان بایان
خورش برای وی میفرستاد و کسی را بروی بر میگذاشت تا به بند که وی نان با نان خورش برابر می خورد و یکی
باقی ماند که برابر بخورد این را دلیل بر فراست و هوشیاری می ساخت و چیزی از طریق ذکر و شغل باطن نمی فرمود
و اگر میدید که یکی از دیگری باقی ماند دلیل بر عدم ضبط احوال و بیخبری او میکرد و چیزی از جنس دعوات و
اوراد و آنچه بظاهر تعلق داشته باشد می آموخت و فوات او در سنه و قمر او درون قلعه منتهی است رحمه الله علیه

شیخ حسام الدین

ماکیوری مرید و خلیفه شیخ نور قطب عالم از اعیان مشایخ وقت خود بود عالم بود بعلم شریعت و طریقت و ادرا
لفظها است سیمی برفیق العارفين بعضی از مریدان او جمع کرده است در آنجای نویسد فرمان شد مریدان
نسبت به پیران بنیاد پیوند از جامه لیکن مرید صادق حقیقی که در گفته پیر و مثل پیوند سفید است بر جامه
سفید که بنشین جامه شده شود هم سفید گردد و بخیان که هر فیض که به پیر رسد برو هم رسد و هم بخوداری
گیرد و یک گفته پیر و او مرید سیمی و همچو نپوشیا است بر جامه سفید که فیض پیر او هم رسد اما او را چنان دفع نباشد بخوداری
کم بود در حق مریدان رسمی همین است اگر نیکی نداشتن ایشان دانند و اگر بدند بدیشان بخشند این دولت
اندک نیست همه حال پیرانی یا بد فرمان شد در مجلسی مردمان نشسته بودند ناگاه غوکی جرئت نزدیک
جلسه افتاد مردی دانا بود بکبریت تمام مجلس خنده شده و گفتند از غوک چه ترسیدی گفت از غوک
نی ترسم اما این می ترسم بناید که عقب واری باشد پس اگر در ویشی ناقص سلک مستقیم و صحیح دارد

ساخت و از دایره احکام آن
بیرون نمی توانی گذشت و ثواب
روزگار موافقت نمی توانی کرد
دیگر این تذبذب چیست پیکار
چه عصبیت اسلام چه شریعت
دین کجاست چه باشد خیال
کردی که اگر آدمیان و خبراران
از عمر بین دنیا داران بوده اند
و پس شاکل افوقی و فرغتی که
نقد از دنیا داران و حضرت
آنند چه کم گوشت و فقر آفرین
دارد که پادشاه جهان نمک گدازد
چون زلف و آستین یار ایستد و قیوم
آخست را خود چه گویند باین این
... قوت قناری و میرانی ایمان هم
در سلوک این طریقه و التزام صحبت
صلی است و ایمان و صحبت با
هر روز دست تر و نرسد تر
و بدر دوز تر میگردد و آنرا علاج چه
خواهی کرد و غیر ضروری صلی علیه
و آرد و سلام چه دایما بگویم بقول
لا اله الا الله ازین حدیث علوم
شود که ایمان نومی و کنگی دارد
صدق رسول الله و هو الصادق
المصدوق و بنده اشهد بان
و این حالت در هر ساعت و وقت
یومی است چه باین عظیم علم
و مالک مردم روزگار دارند
در باب در باب تأیید تا شک
نگزیده است در باب کمال آن
علی قلوبهم ما كانوا یسبون
زیاده چه گوید عاقبت بخیر باشد
و فرزند عزیز نور دیده نور الحق
نور الله قلبه بنور العرفان الا انما
از الله الضیغ خود دعا خواند

از و تبرسند که بجنبانیدن و رنجانیدن او به پیران سلسله برنجند و قرآن شده و نظر گرفته بدون بهتر
بر سر خود مانده چنانکه فشری در میان بچه پدشوش گفت ای فشر از آن کسی فشره باش فشر گفت از آن
تو فشره تان می برگ و فشری می خود و مهار پشانی آویخته شد فشر در ماند و فشر را یاد کرد و فشر پیدا شد و فشر
دیگر را جمع آید و مهار فشر بر فشر خلاص یافت و یقین میدان که شیران شکاری به بدین راه خواستند
از موریاری به فرمان شد سالک ز ذکر عاشق گردد و از فکر عارف فرمان شد فیض آبی ناگاه رسد و لیکن
بر دل آگاه رسد پس سالک منتظری باید تا از پرده غیب چه کشاید و آن شد فراق کجاست یا اوست یا نورست یا پر تو
اوست قرآن شد و روشی بر روشی رسید و رون خانه برد ناگاه آن درویش گفت الله صاحب خانه آیتنی
بر روی زن خود کشید و پرده کرد زن او را از سر این کار پرسید گفت در آن زمان که او آمده بود نگاه بود
تو خبر از خود داشت چون الله گفت بیگاه شد با خود باز آمدن آن شد که بعد از خلافت تا هفت سال فقر
دیدم و فاقه کشیدم چون گرنگی میگرفت آب بخوردم و مشغول می شدم روزی یکی از فرزندان گرسنه
شد بر من آمد و گریه کرد اینقدر از زبان من برآمد مصراع ای عیبا چون تویی همچو
منی را نه پس به پس شخصی یک طبق طعام فرستاد که او هرگز برای چیزی فرستاده بود و دیگری متواضع
چهل من باش فرستاد و چندان پشیمانی حاصل شد که از برای چه این مقدار از زبان من بر من آمد بر خود
زحیر با کرده و خدا قرآن شد که من بیشتر کنایه یاد داشتم چون بیابوس شیخ رسیدم همه آن فراموش خدا را
علم دارم از آن خود تبر فیم می خود اگر کسی خواهد تمام به ای معنی سلوک گفته آید فرمود خدمت والد در ابتدا از من
می بخیلند که ترک علم کرده است این سخن بقطب عالم رسید فرمود در ویش بخواهد که در تبع خویش وارد شود
می خواهد که در تبع خویش بار و پس موافقت که هر دو کار کند از آن روز باز چیزی گفته می آید اما هیچ نیست
وقت گفتن فهمی شود و گفته می آید و بعد از آن الما بحاله و الرجل بحاله و بودگی و جذب بود که نام الله گفتن
مکن نبود چون الله اکبری گفت بیتابی گشتم بعد یک بعضی مردم فاسوس می خوردند که پسری داشتند و بوانه شد
بعد از آن بقصد ملازمت قطب عالم برآمدم در منزل و خواب می گفتند که من برای شما غم نخورید چون درستی
سوار شدیم و ویشی زنده پوش نیز با سوار چون گشتی از آب برآمد آن درویش در آب فاده کس از حال
او خبردار نشد چون به پند و رسیدم پائی بس حضرت حاصل کردم دیدم که میان صورت ایشان صورت
آن درویش هیچ فرق نیست راه روانی که ملایک پی اند و در کشف و کشفی کمینند به قرآن شد
که من و ابتدا در حال هر روز پانزده و سیار قرآن می خوانم بعد از او را و او را شروع می شود تا نماز چاشت
تمام میشد تفسیر مدار که حاضر میبود اگر جامی معنی تو گفت میشد و تفسیر میدیدم ذوق بسیار حاصل میشد
روزی با تلف آوازه که خوب بخوانی چنانچه باید بخوانی قرآن شد که اگر کسی بتمام تعلیم برسد هم باید
که تلاوت قرآن ترک نکند اقل یک سیاره هر روز بخواند قرآن شد و ویش را چاه چیز چایا و دست

در این طبیعت شریک باشد و الله
الفرق الرسالة الالهیه
تسبیح بخیر له مع الضیاع
الحیاء بالخوف والرجاء
لا اله الا الله محمد رسول الله
و لا یغنی عن الناس نیکتی فی الاخری
آیه کریمه اشارت میکند بآنکه وجود
نفع رساننده بخلق و بکار آینده
ایشان را باینده و در بر پا بود
و باینکه گان خود را که مظاہر لطف
او خدا با بیان او ستاورد کند و خدا
است ولیکن هر چیز را سبب
او تا سبب الاسباب است
یکدیگر احسان بخشن را سبب بیکدیگر
و در یک ساخت بیشک زیرا که
براه راست برود کرد و در آنیکه بگذرد
حاجت کار او در هر دو جهان
بیکدیگر بود و خاصه آنکه بعضی
سینک و کرداری پسندیده زبانی
بر دیگران کند و در رفتار او
گرم تر و در بعضی خاص از
بخشگاه مخصوص مکرر و در
بمنزل مقصود رسد و در طباب
تمام است هرگز بر کس نمیگذرد
و لا اله الا الله نیز میبینی است
نیکی و بدی خداوند که هرگز
کند بر گزروی بدی بندیده
کافر من گزینان کروات کس
در ایمان طاعت یک نفس
عنائی دیگر اگر کسی کار نیک
کند اگر نیز بناگاه در کار به
افتد در نورانیت نیکی طاعت
بدی محو گردد اما صدمت
سیلاب بدی بنای خانه

و دو شکسته دین درست و یقین راست پائی شکسته و دل شکسته فرمان شد الطبع مرض و اسوال سکران
و منع موت فرمان شد که دنیا چون سایه است و آخرت همچو آفتاب هر چند کسی جانب سایه رود گرفتار
نیاید و چون سوئی آفتاب رو سایه خود برابر آورد آن شود فرمان شد که چنان شیون نشوید که گسان طبعین
فرمان شد آینه کس باشد آینه کس باشد فرمان شد مرد بعد از ارادت با حریفان کنه نشست بر خا
نکن که از راه برسد و خلل در کار افتد و در دلیز نشیند که مردم شیطان صفت بیایند و از راه بزنند

مولنا جلال الدین مانیکوری رحمه الله علیه

جد شیخ حسام الدین مانیکوری در سب بزرگ عالم و عابد و صابر وقتی بود آورده اند که وی بعد از نماز خفتن
تا زمانی که مردم بیداری بودند بخواب مرفت بعد از آنکه مردم بخواب میرفتند برینجا است تا بامداد نماز کردی
و هر روز چهل و یکبار سوره ایس بخواند از نماز چاشت تعلیم علم دین میکرد و خوردن او از وجه کتابت بود
صحف مینوشت و بدلی میفرستاد و پانصد تنگ بدید شد بهر گزنی وضو قلم نگرفتی و اگر در ولایت وقتی
بعیت نهیب شدی در آن ایام گوشت نخوردی بناید که گوشت از آن مواشی باشد و وی ارادت بشیخ محمد
خلفه شیخ نظام الدین اولیاقدر سل لدر سر داشت و این شیخ محمد در لباس ملوک و صورت اغینا مستور بود
و در صحبت با و شاه می بود آورده اند که وقتی شیخ محمد را پیکور رسیده بود قاضی شهر با پسرش برای دیدن او
رفتند در خاطر کردند اگر ارباب است آرد پس دانیم که او صاحب کشف است شیخ گفت مولنا جلال الدین معینان
برای امتحان می آیند پاره بنات حاضر آمد چون پاسبوس حاصل کردند آنچه نیت کرده بودند پیش خود حاضر دیدند
شرمنده شدند قاضی التماس کرد که در خانه بنده همان شویید فرمود چهل سال است که طعام از خانه قاضیان
نمی خورم چون دید که قاضی شکسته خاطر میشود فرمود پسرش را و روان قضا نانی دارد گفت نذر گفت طعام آن
پسر از ملک خود بکند خواهسم خورد

مولنا خواجه

والد شیخ حسام الدین مانیکوری دانشمند و متقی بود فقر بسیار میکشید وقتی سه فاد شده بود و شخصی پیش او
برای شفا آمد و پاره زرنیز آورد آن زرنیز را با جملش باز گردانیده داد مردم خانه عتاب کردند وقت نماز
شام شد ملک عین الدین در مانیکور فرود آمده بود دعائی می خواند او را لفظ متشکل شد پسر دیرینا عالمی
است گفتند محمد و مولنا خواجه دانشمند است طلبید و آن لفظ را حل کرد ملک عین الدین همان مقدر
زر که آن مستفیع آورده باز یادت جامه و طعام پیش آورد بعد از آن بابل خانه گفت چون با هست کردیم
و مال مشکوک باز گردانیدیم خدای تعالی ما را از وجه حلا اعطا کرد

نیکی را در نیندازد این محض
که دوست بکلم عقل آرد
نتوان یافت بسبقت محقق
علی غضبی طغرا این نشان
پناه بخدا اگر آن نیکی که اصل
و ستون همه نیکی است
و آنرا ایمان نامت از پیا
در لغت این هنگام از نیکی
های دیگر جز نامی نبود
شخص کرداری آن تن
بیجان و صورت بمعنی شد
کرداری ایمان اثری نیاید
و اگر آرد چندان بکار نیاید
و اگر نیز آید اهل اعتبار بجا
نیکی باید برگاشت که چون
بی آن اصل اثری آرد
با آن چگونه خواهد بود و با
ایمان گناه هر چند بزرگ بود
امید عفو می هست اعتقاد
نامه مسلمانی چنین نوشتند
که ایمان اجل وجود پذیر بود
و لیکن بصفت نقصان و
نقصان شئی را از حقیقتش
بیرون نبرد الا آنکه از درجه
کمالش برآرد اصل ایمان
تصدیق دل و راست گو
دانستن غیرست هلی الله
علیه و آله و سلم دیگر همه
آثار و ثمرات اوست خود
اگر این بسبب حقیقت
حاصل شد متشکل کنیال
معصیت گردد بر نفس دل
گرد و ما گرد و در گرد
و در هر دلی که حقیقت ایمان
در آید هرگز بیرون نیاید و هرگز

شیخ کالو

مؤید خلیفه شیخ حسام الدین ماکپوریت نام او شیخ کمال است و شهرت است شیخ کالوسی بزرگ و تلمیذ بود قبر او در کوه است رحمة الله علیه

مولف شیخ

حافظ کنج نشین در مانگ پور بود بسیار می خلق بوی رجوع داشت اگر کسی طعام پیش او آوردی لقمه خوردی و هم بوی دادی اگر مزارعی پیش او آمدی پرسیدی ستوران تو نغزند و گشت تو نیک است شیخ حسام الدین ماکپوری می گوید که ادوی پرسیدم که این چه می پرسید گفت این را از سلوک چه خبر داد علم چه فهم از پرسیدن این چیز بدل او خوش میشود و در خانه خویش نمیکن که خدمت چنین گفت و چنین پرسید رحمة الله علیه

شیخ علی پیرو

پرو ولایت گجرات بود می از علما صوفیه موجود است عالم بود معلوم ظاهر و باطن صاحب التصنیفات الراقیه و الایفات الالاقه تفسیر حجابی که بصفت ایجاز و دقیق موصوف است و تفسیر بقدر ان متراج داده است از دست و زواریف شرح عوارف نیز از تصنیفات است و شرح دارد بر فصوص که در آن تطبیق ظاهر و باطن کویشود رساله دارد رسمی جاد که التوحید بغایت موجز و منقح و ورانی آنها تصنیفات دیگر نیز دارد رحمة الله تعالی علیه دفات او در سه و درین رساله در تحریک دلائل عقلیه و برایین قطعه و از الزخکوک و اماطه شبهات سخن بغایت دقیق نموده و در اول رساله بعضی آیات و احادیث که اشارتی بآن مطلب عالی دارند ایراد فرموده و میگوید بنده اوله التوحید تزئین عن افئدة المنکرین ظلمات التردید اذ الم غیثم رین یبیل لتقلید وری من القرآن الجید فاینا تو لو افثم وجه الامدان السع علیم ستریم آیاتانی الآفاق و فی انفسهم حتی تبین لهم ان الحق اولم کیف بریک نه علی کل شئی شهید الا هم فی مرتبه من تقار بهم الآله بکل شئی محیط هو الاول و الآخر و الظاهر الباطن و هو کل شئی علیم و نحن اقرب الیه من کل شئی لکن لا تبصرون و نحن اقرب الیه من کل شئی لکن لا تبصرون و هو کل شئی و ما ریت اذ ریت و لکن انشردی و کل شئی بالکل لا وجه کل من علیها فان ویتی و جبر بکن و الجلال و الاکرام الله نور السموات و الارض لا یتومن الاخبار النبویه اصدق کلمه قالها العرب قول البیدع الاکل شئی و اخلاصه باطل و لا یزال البعد یقرب لی بالنوافل حتی جیبته و اذا احببته کنت سمعاً لذلک لیسع بوجوه الذی یصیر و الذی نفس محمد پیره لودیتیم بکل لیسط علی الله الی غیر ذلک من الآیات و الاخبار و الجمیع اولو ما فرار من اشبهات و متعرفما

گشت هم ابروین در برگشت بنار الفانی لایردانی او صاف که صوفیه گویند قدس الله سرهم بهرین ست رنگ بان صلی است نه عارضی صد کوه گناه در جنب ایان محمد صلی الله علیه و آله سلم پرکامی نیز در شکل تا اینجا است که این نسبت درست نشد است و بعد از دستی نسبت به شیخ شکل نیست غم ایان باید خورد و دیگر نیست سفیان ثوری را رحمة الله علیه فب هر فب در گریه فذاری گذشت دبا و واد پلا رفت گفتند خوش باش که بارگناه برگردت نیست گفت گناه اگر کوپی ست پرکامی نیز در گریه از نیست که ایان سلامت یرم یا نیست که ایان چه سلامت بلب گوهر یرم به حسن زری چستی و چالاک ما به این وزیدن باد رحمت و محبوب صبا می و جابود که غم بر سرته دل را بشکافندو گل امید را زاده دارد و جابکی از دو بازی شاه با دایان دست و بازوی دیگر خوف است که ضرر نکات آن نهال عیش را خشک و پیر مرده گردانید کمی و نیست و غیو نیل و دیگر صفات متضاده بارشعاً منتشر و صده این صفت اند که بنده را از انجالی بجای میگرداند و از جای بجای برنده حاصل نمیی شاعر در صوت مجاز فرد آورده است و گفته است که بلغم می تواند که بنادم بیکشد بنده میسازد ملا آن شیخ و باز هم بیکشد بنده

شیخ محمد علی

از کبار شایخ جوینورست و از صادقان راه خدمت صاحب مقامات علیه احوال سفینه و مومن توفیق علی
دلایند عظمیه و کرامته مرید شیخ فتح العباد و بیست و نهم و شیخ احمد علی از اکابر دینی است در فرائی که از
آدمان امیر تیمور لصبوب بی افتاد اکثری از اکابر بجانب جوینور رفتند و او نیز مردان میان بود و شیخ محمد علی
در آن زمان هفت هشت ساله بود و هم در صغر سن بقیضی سعادت ازلی و استعداد جلی مرید شیخ فتح العباد
و با وجود آن با شایسته پیر دینی پیش ملک علما قاضی شهاب الدین تلذ کرد و شیخ اصول بزودی کتبی
تا بحث امر دارد تقریب و نوشته است و بعد از فراغ از تحصیل علم ظاهر خدمت شیخ تبصیفه باطن شغل
شد و شغل باطن بروی بغایت استیلا یافت تجدید که میگوند که بر در حجه او درختی بود و سالها گذشته که
شیخ را از آن خبر نبود تا روزی بگهای آن درخت بر جای نشست او افتاده بود و پرسید که این برگها از
کجا است آن زمان معلوم کرد که در اینجا درختی بوده است از بسکه سر در مراقبه داشته بود استخوان مهره گردن
او بر آمده بود و زخم آن بسینه رسیده روضه او در جوینورست وفات او در سنه

قاضی شهاب الدین دولت آبادی

شهرت او صافش معنی است از شیخ آن اگر چه در زبان او دانشمندان بوده اند که استادان و شریکان
او بوده اما شهرت و قبولی که حق تعالی او را عطا کرد و پیچ کس با از اهل زمان او کم و از تصنیفات او یکی
خواصی کافیه است که در لطافت و متانت بی عدیل واقع شده و هم در حالت حیات او مشهور عالم گشته
و ارشاد در نحو که در وی تمثیل در ضمن تعبیر لازم نموده و ترتیب جدید اختیار فرموده است نیز متنی است
لطیف و متین و منظر و قرین و بدیع البیان نیز متنی است در علم بلاغت در اینجا مقید بسبع فده است
و بحر مواج تفسیر قرآن مجید کرده بعبارت فارسی در وی بیان ترکیب معنی فصل و وصل داده است
و در اینجا نیز از برای سبع تکلفی کرده است قابل اختصار و تنقیح و تهذیب است و بر اصول بزودی
تا بحث امر نیز شرحی نوشته و کتب رسائل دیگر نیز دارد فارسی و عربی و در ساله دار و در تقسیم علوم و در صنایع نیز
رساله فارسی دارد و وسیله شعر نیز دارد و این قطعه او که یکی از ملوک در باب طلب جاریه نوشته است
مشهور است قطعه این نفس خاکسار که آتش نزاری است به یاد گشت لایق بی آب کردن است به
یک کس چنان فرست که پابر سر دهند و ریز و بر منی و بکر که در منی است و وفات او در سنه شان و بیست
و شان مایه قبر او در شهر جوینورست قاضی شهاب الدین رساله وارده کسی پنا قبل لسا و است و در اینجا داد
عقیدت و محبت با اهل بیت نبوت سلام الله علیهم اجمعین و او به سبب سعادت و بموجب نجات وی

راه ایمان همان خوف و جاد و
و بعضی رجاء را مقدم دارند و ترجیح
نمایند که شعر بانس و محبت بود
و تمسک بذیل رحمت دارد و دیگران
بعکس آن روند که سالک بسبب
تا زیانندیم تیر تر ز رود و کاپر سیر کند
و گویند که دست حیات خوف
غالب باید چون بیم آخر رسد
و رجاء روی نماید صلاحت سلوت
اینست با جمله هر دو باید تا کار
کشاید و آنها که خواص در گه
تکرم اند و در دست زدگان نام
تسلیم اند و نویسد شکرت است
حق عالم است و مغرور شو که
خا صمکان در بیم اند و پیر و دیگر
تعا حاقبت بخیر گرداناد و دنیا
و آخرت از نصیبه عافیت عزم
نگذارد که اصل همه نعمتها عافیت
است و عافیت بزبان عرب
نام صحت و تندرستی و جوینورست
آن سلامت و رانی از تمام
آفتها و گزند باشد چه دین
جهان و چه در آن عالم غیر فزونی
صلی الله علیه و آله و سلم احب
ینا الی الله العالیه دوست
ترین و بهترین چیزها که از نگاه
حق طلبند عافیت است و گفت
مر عباس بن عبد المطلب ای
عم من بخواد از خدا عافیت که
بهترین چیز است که آنرا نخواهد
و این عبارت در زبان شایخ
درود استعاره است که درود
بر آن میسر آید بسی خوب است
اللهم اننا نسالک العفو و العافیه
و العافاه الدایمه فی الدنیا

در آخرت آن خواهد بود انشاء الله تعالی باعث تصنیف آن رساله ایچنان گویند که در زمان او سیدی بود که او را سید اجل می گفتند از اکابر وقت بود و لیکن جمال البش از حلیه علم و فضل عاقل بود غالباً قاضی را با وی در بعضی محافل ملوک در تقدیم و تاخیر مجلس نزاعی شده بود و اول قائل شد با فضیلت عالم و تقدیم او بر علوی و عامی بعد از آن بتسویه عالم غیر علوی با علوی غیر عالم آمد و در نیاب رساله نوشت و گفت که حالیه ما محض تعلیق است و علم و شایستگی پس ما را تقدیم ترجیح بر شما ثابت باشد او استاد قاضی شهاب الدین را یعنی از وی ناخوش آمد مزاج حالش از وی سخن گفت قاضی از معنی کبریت و در مناقب سادات و فضیله ایشان رساله نوشت و آنچه گذشته بود اعتذار نمود و بعضی گویند که حضرت سرور کائنات را علیه افضل الصلوات اکمل الخیات بخواب دید که او را ازین معنی تنبیه میفرماید و بر استرخا سید اجل مذکور تحریر می نماید قاضی پیش سید رفت و توبه کرد و رساله نوشت و الله اعلم

قاضی نصیر الدین گنبدی

داشتند بود در ویش هیچ چیز از دنیا نداشت و بار باب دنیا التیفات نکرد گویند که طالب علمان ایشان زنجیر خانقاه گرفته می آیتاد نقلا سبب ضعف فاقه بر زمین نداشتند لعل است که در وقتی که قاضی شهاب الدین حواشی کافی را نوشت بخیرت او فرستاد و التماس نمود که اگر ایشان این حواشی را درس گویند قبول دیگر یابد و بجهت غلبه اشغال باطن و یا برای سد باب بحث و نزاع نظر اجمالی بر آن انداخت و گفت خوب نوشته اند احتیاج درس گفتن باینست قبر او نیز در جنوب است -

شاه میا نجو

بیک واسطه مرید سید محمد گیسو در از است در ویش کامل بود در زمان وی در ولایت مند و از وی بزرگتر نبود شیخ آن ولایت او بود صد و بیست سال عمر داشت و پیر آو صد و پنجاه ساله بود گویند که وی از ابتدای شهر رجب تا روز عاشورا مستکف می بود و در حجره را بسنگ می برآورد و درین صورت مششاه بی طعام و شراب معتاد بسر می برد و روزی که میخواست که از حجره بیرون برآید فریاد میکرد و مردم را تا کسی حاضر نباشد که تاب نظر جلالت او نخواهد داشت و اگر اتفاقاً کسی حاضری بود و نظر بر آن کس می افتاد یک دور و فرج خود افتاده می بود قاضی شهر منکر او بود و بارها بوی احتساب میکرد و روزی بوقت برآمدن او از حجره قاضی نیز در آنجا حاضر بود و نظر او برو افتاد قاضی بنحو افتاد و بیوش شد گویند که روزی آن قاضی قصد آنجا بخت آنجا به شیخ آمد و بر چو دل سوار بود چون برده شیخ آمد قاضی را خبر شد از غرض بام بجانب قاضی بدید و بایست که با آن بزمین در رفت و در تبه از دست قاضی افتاد قاضی در شریعت قدمی را سخ داشت و در برگرفت

والاخرة راندن سخن مقصود می نگردد بود در بجای دیگر کشیدند لعل قلم خود بر تخم کبریا راست تواند رفت و رجوش نتواندم ز کج رفت اما به نرفت مقصود عرض دعا بود و شکرانه وجود شریف و صحت و سلامت ذات ابرکات از عارضه ضعف که بجز لطیف طاری شده بود الحمد لله که بطالع فقر او دوا در ویشان و توجیه همان که در دست غبار حشمت از چهره مقصود زد و در بعضا بسبب شد وجود شریف ایشان غنیمت است و بقاء ذات ابرکات محض حکمت و عین حکمت و حکمت محض است اگر لطف جهان آفرین بنجا کند بنده محض عام را به همه نیکیها و کمالات محض درین دو کلمه است ایتم و ما و الله علی خلق الله اللهم زد و لا تنقص و العاقبت به الخیر و الرساله الخائسته و العشره کشف استار الظلم عن لسان الحال و لقال و اقم

لله الحمد و الله
آدمی از زبان ست زبان حال
در زبان قال و در زبان لعل
زبان حال منقطع شود بسم
و تکلف بیرون است و دلالت
او بر کمون ضمیر و حکم عیان الا
آنکه چون فهم آن در بعض حال
باریک پوشیده آید اعتبار آن
در حکم عموم ساقط آید و زبان قال
که در عرف عام جز آنرا زبان

و قصد بالای بام کرد شیخ از بام برآمد دست قاضی گرفت و بالا برد قاضی را نظر بر خسته شربل نهاد و گفت
این چیست پیاله پر کرد شراب نبات خالص بود قاضی داد با وجود آن قاضی آنرا نه خورد و بیرون
آمد رحمه الله تعالی علیها

شیخ کبیر

از اولاد شیخ فرید بن عبدالعزیز شیخ حمید الدین صوفی ناگوری است بزرگ بود و صاحب مقام جامع علم ظاهر و
باطن کتاب هن که شرح خود مصباح است از تصنیفات اوست بهت تفرقه که در ناگور از دست کفار آن
دیار واقع شده بود بجانب گجرات رفته بهانجا ساکن شد

خواجہ حسین ناگور

و بی نیز از اولاد شیخ حمید الدین است بسیار بزرگ بود صاحب مقامات العلیه و الکرامات الجلیه جامع بود میان
شرعیات و طریقت حقیقت خلایق این دیار متفق اند بر ولایت و عظمت او و وقتی بکمال داشت عشقی تمام
و علمی و افرو و موصوف بود بنهایت زهد و تقوی او از اولاد شیخ و حیدر است و مرید شیخ کبیر بود در ولایت گجرات
مدتی در خدمت پیر خود بوده است تحصیل علوم کسبی و دینی نموده بوطن اصلی رجوع فرمود و سالیان مجاورت قبر
حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والدین کرد و بعبادت مولی مشغول شد و زمانی که اجمیر خراب بود و حوالی او
بیشتر شبران گشته در آن زمان بر بالای قبر شریف عمارت نه بود و اول کسی که در آن روضه بنیاد عمارت نهاد
او بود و هم با اشارت روحانیت خواجہ بنا گور رفت و بتعلیم علوم دین و تلقین طریق ارباب یقین مشغول شد
او تفسیر و اردوسی نبور البنی که هر جزوی از قرآن مجلدی جدا نوشته است و حل هر آیه بیان معانی قرآن
از آنچه در تفسیرهای باشد و تفصیل تسهیل هر چه تا سریان فرموده بر قسم ثالث مصلح نیز شرحی نوشته است
در مسائل و مکتوبات دیگر نیز دارد و گویند که سوانح شیخ احمد غزالی را نیز شرحی کرده است او بنایت موت
بوجود حضرت سید کائنات علیه فضل الصلوات و اکمل التیمات و تبرچه او را بود از خانه و چاه و باغ
همه را در تسمیه نسبت بدان حضرت کرده وقف نموده بود نقل است که او روزی عرس جد بزرگوار خود
کرده و طعام ابرو تخم نش نموده و حصه خود را از طعام برای وقت افطار نگاهداشته و اکثر از آنچه در آن دیار در
اعراس بزرگوار و جفرا تدا سالگ و امثال آن باشد آن طعامها در یک ظرف مخلوط بیکدیگر نگاهداشته
بود ناگاه چهار تن از مردمان غیب که کس ایشان را نشا سید قبل بعثت جذام در رسیدند بجای که از
انگشتهائی دست ایشان ریم و خون میکیه طعام را از وی طلبیدند چنان طعام که برای خود نگاهداشته بود
حاضر آورد آن هر چهار من آن طعام را خوردند و آنچه در ظرف باقی مانده را فرمودند که بخورد و او بغلبه

بنوانند ترجان غیر خاطر و هوان
سجده دل است هر چه گوید و آنچه
ناید از وی گوید و از وی ناید
بیشک مصرع هر چه درون
دل است آن بزبان میرود
الافرق آنست که آنچه بر کورت
دل باز عالم نفس الامر کحق و کتاب
ست و در حقیقت سایه و پرتوی
از صفت حقانیت واجب
قدیم است آمده اگر آزاد عالم
حرف و عبارت آرد صادق بود
و اگر قبول نفس و هوا و نفس
و دهم که شیطان عالم نفس است
چیزی از اکافرب بدان مخرج
و مشوب گرداند کاذب باشد
اگر چه صورتی از ان در دعا علم
که ذهن است افتاده و درون
دل نشسته است و آنچه درون
دل است بزبان آمده است چه
تجیرنی تصور صورت پذیر نبود
اما از خلوت درون دل
نیست حکایتی است از ارجیف
بیرونی افتاده و بدان زوالت
لسان گشته علم باری بجهان همه
حق است و لوح علم او از تغییر
تحریف محفوظ و لایات در
و با نیات نشا و ملکوت بهت
تقدس و تجرد از غشاه جسمانیات
بمجازات و مقامات معنوی
بنیانت ندر علم حق درون اند
وادی است که جعلت اقلع
بدون نفس و امتزاج ندر
ظلمت گرفتار کشف و جاپ
تخل و متناهی است اگر چه اصل
طه و ارجیف اما ندر ۱۲

حال و صدق طلب کمال تعطش آن همه در کشيد و هم از آن روز در آن فتنه ديگر
روى نمود **نقل ست** که دى را عرابه بود که هم بران عرابه چنانچه عرف ديار
ناگورست سوارى گشت و عرابه را خود مىسراند و گاو آن که عرابه را مى کشيدند
هم خود نگاه ميداشت و خدمت مى کرد و بغايت جامه کهن و درشت مى پوشيد
فقر چاههاى آن بزرگوار را زيارت کرده است شيخ بسا تقادر مردى بود در آن بلاد او
که بمشرب فقر بسى مناسبت داشت بدلى آمده بود اکثرى از آثار آن بزرگوار در دست او بود و بنا
ويده شده بود و هر سه جامه دستار و پيراهن و آزار هم از يك جنس پارچه بود و از آنچه ذراعى بيک فلس
هم نيز **نقل ست** که روزى او را حالت سماع در گرفته بود هم بدان حالت راه صحرى گرفت گناى
بود که بردست او بشرف اسلام مشرف شده بود و طهارت ظاهر و باطن حاصل کرده او و قول نيز
در دنبال خواجه روان شده و پير و ن ناگور حوضى ست بنيت عميق خواجه از سر حالت در آن حوض
روان شده و چنانکه کسى بر زمين رو و ميرفت و آن شخص نيز متابعت او کرد و در حوض روان شده و قال
قدم بيشتر نتوانست نهاد و باز ايستاده **نقل ست** که او را سلطان غياث الدين خلجى که با و شاه ديار
بود بسيار مى طلبيد و او اجابت نمیکرد و کبار موى مبارک حضرت سرور انبيا صلى الله عليه وسلم
پيش سلطان غياث الدين آوردند مردم گفتند که اگر اين خبر به شيخ حسين برسد به اختيار قصد
اين خود مى کند و توقف نمى نمايد سلطان غياث الدين اين خبر را بشيخ رسانيد و همان ساعت بى توقف
سماع کنان و در رو گويان احرام ديارند و بست چون قريب آن ديار رسيد با و شاه استقبال
او بر آمد مرمى و يد کهنه پوش غبار آلود بر عرايشه خيال کرد که مکشيش ديگرى خواهد بود گفت شيخ
همين ست قصد دريافت او کرد و شيخ را از شوق زيارت موى شريف فرصت آنکه بوى بلکه خود دراز
نمود گويند که بحمد آنکه نظر شيخ بران موى افتاد آن مو پريد و در دست او رسيد سلطان غياث الدين
او را بر گور پدر خود بر دو برامى پدر و عاى خير و خوست نمود و دعا کرد و از آنچه از احوال آن قبر برون
کشف شد نيز بيان فرمود سلطان پنجهامى عالى پيش آورد و قبول نکرد و گويند که پسر شيخ را نهانى سلى
بدان پيدا شد شيخ آنرا دريافت و گفت اين مار باست مار را هرگز کسى بر خود نگاه داشته است چون
میل زرد طبيعت پسر بسيار يافت فرمود پاره از اين اگر بگيرى و در روضه خواجه بزرگ و روضه جد
خود عمارت کنى کين که در پنجاب نفس کشيد پير من رفته که ترا درى بدست خواهد آمد آنرا صرف
روضات مشايخ خود کنى گويند که در تمام عمر او را در بدست نيامد غير همين رها که در زند و بدست آمد
عمارتى که بر سر قبر خواجه است او کرده و در وازه روضه خواجه را ديگرى از ملوک منهدم نموده و سخته است
و عمارت که در وازه روضه شيخ خيمه ليدن که در ناگورست هم او کرده و در وازه روضه شيخ خيمه ليدن که در ناگورست هم او کرده

نظرت روحانيتش بر صدق
است اما بنشينه
نفس و سلطان خلجى در انتظام
کار خانه فطرتش فکند و من
يکن الشيطان له قريانسار
قريباً قابله بود و انوار خضر
يخون ان شارت به است
از زبان قلم لغز با سازى نيا
و طغيان اين زبان و
احتيالى و بهتان آن اگر چه
جنش وى در دست اختيار
کاتب ست اما چنانستى که گوياء
عنان اختيار از دست وى
ر بايد در و غمايى راست ماند
در احتيمايى در غم بود و بخش
اين زبان بسيار است و کا و بار
اين نيز راجع و آيل بدل است
بظاهر اگر چه هر کتش قسرس
جادى ست اما نزد حق بصيرت
قوى تر از حرکت شوقى ارادى ست
همان نور و بخش ارادت قلبى
که از راه مجارى عصايت است
برگشت باره زبان مى افتد
از دن ني باره بجز ظهور مى کند
احد لاسمين که گفته اند است
وافت زبان قلم بسيار است
و لغز باطن الا قات اين
مقدمات از چه تقريب بر زبان
آمد و طوبى چه بود و مقصود چه
داشت اين نيز از آثار طغيان
قلم و جوش جنون بود و ظاهر است
آن بود که بگويد و عند گونه
و قصير سال عايق و انمايد
که صعب ترين حالتى که کاتب
حرف رو در وقت نطق

شیخ احمد مجد شیبانی

زبان قلم است لایسانزدا طاهر
 انشای حکیمانه و صوابی
 که کتب را به رغبت و رغبت
 رفعت و کتب و زیارت
 تا کسی چهارم افتد اینجا
 دن سرایم و حیران بودم
 از وی سرسبزتر و حیران
 خط مرا هم به تعلیم و بیان
 طوق و محبت برحق و مستطوع
 اعتدال ایستادن دارد اثره
 اعتقاد و نفس لایزال
 نهفتان و رغبت و شوری
 است اگر براه مبالغه در حق
 و تبار و نام از طبع عرف
 عادت عاقل بود اگر برود
 عربیت دین و صولت یقین
 باطل شود ای کاش این رسم
 و عادت در عالم نبود و یحیی
 دین حضرت که نایم نظریست
 و قبول این جناب باطل و طعنه
 بر معاد حان و در صحت و عقل
 نمی افتد و بحسن ذاتی و کرم
 فطری که لازم است اجابت جوهر
 صفات نفس است از کلف
 ثنائی و ساس منزله شخصی است
 خصوصاً ازین طایفه و ایشان
 که جز در کمال انسان حال یا
 زبان قابل گفتن چیزی مولد
 مطلوب نیست و را به طاعت
 و شاکستی اصل است و نه
 چون به طور دعاست بکرم دعا
 الذابیل سرع الاجابة غائبان
 از حاضران محفوظ تر و به نظر
 عنایت و قبول و به نظر
 بود اکنون بکرم انجرا و کرم

بزرگ بود جامع علوم فروع و طریقت و مع و تقوی و ذوق و حالت و در امر معروف و نهی منکر جانیان
 بود و آنکه دینار پیش و قدر نبود مجلس و شایع مجلس سفیان ثوری بود و شیخ الصدوق و شیخ شاکر و دیگر
 خواجین ناگوریت قدس سره گویند که در پیشگاه سالکی انواع علوم را درس می گفت متولد او
 مار لول ست و نشا و او جمیع و مرقد او ناگوریت و قاضی عبدالدین بن قاضی تلح الا فاضل بن شمس
 الدین شیبانی است از اولاد امام محمد شیبانی صاحب امام اعظم ابی حنیفه رحمه الله علیهما قاضی
 محمد الدین را هفت پسر بود همه دانشمند و متقی و متدین و بزرگترین ایشان شیخ احمد بود و در علم و عمل بهر
 فائق و آوان طالب علمی با دانشندان بحث کردی و بزبان عربی و فارسی تقریر کردی و در مجلس
 ملوک و امرا در آمدی و بحث کردی هم در عقوبات و شباب مرید و خواجیه حسین ناگوری خود را از بحث بصره
 در آمدن به در خانه ملوک تو به کرد علم طریقت پیش پیر خود خوانده و درین پیشگاه سالکی از مار لول
 با جمیع در آمد و مفاد سال در آن بقعه شریف بزرگ و در ع و ریاضت انواع خیرات بهر
 در پیش او غنی و فقیر و خویش و بیگانه در امر معروف و نهی منکر مساوی بود و بهیچگاه ممانعت
 را بخود راه نه داد و نقل است که وی میگفت که وقتی همراه اقربا و خود برای مدد معاشش بمنده
 رفتم دین در آن ایام خود سال بودم شیخ محمود دهلوی شیخ الاسلام بود و صدارت علماء بادی تعلق داشت و نماز
 پیش از امام تحریریه بست چون از نماز فارغ شد به یکس از دانشمندان که در صف اول پهلوی او بود و می گفت
 چون دیدم که همه ممانعت میکنند من پیشتر آدم و شیخ الاسلام گفتم که این نماز تو درست نیست تو تحریریه پیش از امام
 بستی و نیز میگوید که رسم سلاطین مندرجه آن بود که مردم بایشان پشت خم کرده و سپاه بر زمین نهاده سلام
 میکردند و قاضی ادریس دهلوی که دانشمند بود آن وضع سلام نکردند که بدعت است و سلام علیکم گفتند و برابر
 بادشاه نشسته بادشاه انصاف ایشان داد و قاضی ادریس را قاضی جمعی ساخت و چهار دیه بوی داد و او را
 فتوی که بزرگان شیخ احمد پیش از آن مفوض بود بوی مسلم داشت و وی بغایت محبت خاندان نبوت
 علیه التحیه موصوف بود بر طریقه پیر خود گویند که در عشره عاشورا او دعا ده از اول ربیع الاول جامه نو جامه
 شسته پوشیدی و در لیالی این ایام چند خاک نهختی و در بر تقایر سادات متکلف شدی و هر روز بقدر
 امکان بر روح حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم و باز واج خاندان مسلم که وسیع طعام میکرد و چون روز
 عاشورا شدی کوبیدی نواد شربت پیر کردی و بر سر خود نهادی و بدر خانه سادات رفتی و میان فقیران
 ایشان را بخور میدادی و در آن ایام چندان گریستی که گویا آن ماقده در حضور او شده است چون او از ناله
 و فریاد مار و دختران که در ایام عاشورا متعارف این دیار است بگوش او رسیدی حالت کردی و خون

از چشم باری اعراس صحابه و سایر مشایخ رضوان الله علیهم اجمعین آنچه بایشان رسیده بود و هما امكن ترك نماوى و ترمودر بسیار دوست داشتى و طالب آن نبودى و تخلص و تلو اجد کردى و مجلس نیز نکردى و در عموم احوال جانیس کم فتوئیده که بغایت سفید نباشد پوشیدی و اغلب اوقات کلاه فقط بر سر او بودى و جز در وقت نماز دستار بر سر کتر نهادهى از جهت غلبه حرارت امامی گویند که یک ستار بزرگ اعلی و یک پیراهن نفیس میاد داشتى و برای نماز جمعه و اعیاد پوشیدی و اگر کی از ابناءى دنیا آمدى نیز پوشیدی و شیر و ارد و مجلس بنفشستى و ما قال الله و قال الرسول هبیت عظمت تمام گفتی چنانکه هر ملوک آبشندی و بمردان خود فرمودى که اهل دین را بابل دنیا خوار نباید نمود که اینها مردم ظاهر میند و فقیران را و بعضی مجانین که در آن دیار بودند بسیار عورت داشتى و در تراسی که سوار میرفت چون مجاذیب را به یدى ادا سپ فرود آمدى دست بسته ایستادى و هر چه ایشان فرمودندى آن کردى و اگر کسی پیش او ذکر غایبى کردى یا سخن لایقنى کرد گفتی با بوی خاموش با فحش و اگر کسی نام او تعظیم گرفتى چنانچه رسم مریدان باشد چشم پر آب کردى و گفتی الحمد لمؤدی زیانکار و همچنین نقل است که خواجه حسین قدس سره نیز خوش پیامد مى که کسی تعظیم او کردى و گفتی که ملا حسین انک را فک کنی کسی گویند که کترین کسان باشد رحمة الله علیهم و اگر کسی پیش او آمده گفتی که من حضرت رسالت را صلی الله علیه و سلم در خواب دیده ام با دشتى و تمام قصه رو یا را بشنودى و دست و پای او را ببوسیدی و دامان و استین او را بر روی خود فرو ماییدی و بر جامی که آن شخص میگفت که در فلان جا دیده ام آنجا رفتى و بوسه دادى و گرد آن جامی را بروئى و نموى خود را بید و اگر سنگ بودى آن سنگ را بشتى و آن آب را بخوردى و برتن و بر جامه چون گلاب پاشیدی و اگر شخصی را بایسدى دعوى و خصومت شرعى بودى بمنّت و شفاعت چنان کردى که سخن سید بالا آمدى و گفتی که با سادات سخن شریعت نباید کرد با ایشان سخن بروت باید کرد **نقل است** که چون در اجیر خلل شد و قلعه را راناسانگا که گری علیهم بود از دست مسلمانان گرفت و اکثر مسلمانان را شهید ساخت شیخ احمد عجبیش ازین حادثه بهفت روز حکم اشارت خواجه بزرگ خواجه معین الحق والدین از شهر برآمد و به مسلمانان خبر کرد و که چندی برین شهر نظر جلال ست فرمان بندگی خواجه برین ست که مسلمانان از شهر برآیند و دو تنه سینه اشنى و عشرين و تسعاً با جماعه از مسلمانان اجیر برآید و شبیه دیگر کافران بر سر هم آیدند و آن دیار را زیر و بر ساختند شیخ احمد بیشتر ده ساله بود که با جمیر در آمده بود و قریب به نود سالگی از آنجا برآ و سه چار سال در ناز و نعل بود و روزی که دین مجذوب آمد و گفت احمد ترا با سان می طلبند پیش پیر خود و او خود نیز در همان خب مثل این چیزی دیده بود و آن ساعت متوجه ما گور شد و در چند روز اود را در قنابر بقار حلت فرمود گویند که در حالت سکرات بعد از آن که اندک افاقت دست می داد دست بر آوردى و یکسیر تحریر گفتمی و بخود شدى در همین حالت الله اکبر گویان جان بحق تسلیم کرد

دعا و وجود تقریباً آن عالمی مضمون این در که مختصر در ذکر دعا و بیان آداب آن مناسب آمد و آنکه دعای جامع بر مثال زمین ازین دعا که منطبق قرآن عظیم بر آن ترغیب نموده است نبود و اگر بود در معنی آیل در راجع بهین خواهد بود و در بنا آتشی الدنيا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا غناها لئلا هر چه تصور کنند از خرمی و کمال از غایت حاجت مقام کمالات روحانی تا نهایت حقیقی منزل لذات و شهوات جسمانی در حیطه بیان اجمالی این کریمه اخل ست طالب اگر در وقت حضور و تعلق مناجات هر کدام از افراد حسنة را جدا جدا که نظر طلب امید بران افتد تصور کند و سوال و تقصیر نماید و اندک چه ذوق و لذت و کجاری کنند و دیگر حاجت نیست و باید دانست که مراد بحسنه دنیا آن بود که وسیله آخرت گردد و موجب مادی کار عبقی و سلامت دین بود و آنکه نه اینچنین باشد اخل حسنة نیست و خلاصه و مختصر تر ازین عبارت است تمام حایف و طلب حسن عاقبت ست اگر فرضاً در دنیا و مدت حیات بختی پیش آید با کم و بی و نمى نماید چون سر انجام نیک و عاقبت بخیر بود همه آسان بود مقصود دیگر مقصود خلاصه اسالک منک ست اذ تو ترا میخوانم که غایت هر چه مقصود حقیقی تویی اما این مقام

دست و پنجم ماه صفر سنه ۹۲۴ بیست و هشتین و تسعمائت در روضه مخدوم بزرگ سلطان التارکین در پایان
پیر خویش جای یافت رحمة الله علیه و تاریخ رحلت او را ملا محمد نرنولی که مردم صالح و مقبول و معتقد
مسلح و مومن و دین خود بود و در زمان صبا بشرف بیعت شیخ احمد شرف شده چنین یافته است قطعه
نظم بسته بود احمد شیبیان: زردون خدا، عجز از زشاید: که تاریخ آن پیر خود نرنولی: بر آورد از
جمله شیخ زاید: **نقل است** که در نرنول مردی نامور بود از ملوک مرید او شد و او را با برادران که ضعیف
بودند خصوصیت بود روزی این مرد کوزه آب پر کرده و بر سر خود نهاده از بیرون شهر: خانقاه شیخ آورد
در مردم شهر غوغا افتاد که فلانی برای خانقاه شیخ احمد آب میکشد چون نظر شیخ بر وی افتاد گفت
با تو احمد باین کار از تو راضی نمی شود برو برادران خود را خوشنود ساز و از آن خصوصیتی که با ایشان
داری باز آ که تا من هم از تو خوشنود باشم **نقل است** که وی بعد از آن که از آمد و رفت مجلس
ملوک توبه کرد و مرید شد و شاد و این بود که نیم شب بر روضه خواجه بزرگ معین الدین می درآمد
نماز تجمیع میکرد و اذان وقت تا نماز چاشت تکلم می کرد و بعد از فراغ و طائف و نماز چاشت درس
علوم دینیه میگفت و بعد از اذانی قیلوله بر میخواست تا وقت عصر با و را مشغول می بود بعد از آن تفسیر مدارک
میان اهل مجلس بیان فرمودی و در بیان وعد و وعید چندان گریه و حالت کردی که صوفیان در حالت سماع
کنند و چنان او همیشه از غایت بکا و بیداری برخوردار بودی و این وظیفه تفسیر مدارک طریقه سلوک شایع
ایشان است که خواجه حسین ناگوری شیخ حمید الدین صوفی نیز همچنین میکردند و هفتاد سال در جیمه بر میخواست
گذاردند و **نقل است** که چون نیم شب از خانه بر روضه خواجه می آمد دروازه روضه خود کشاده میشد چون
این سر در میان مردم شهر فاش شد شخصی دزدیده از برای امتحان نیم شب بنال او گرفت چون شیخ در
دروازه درآمد آن شخص نیز خواست که در آید و تخته در او را تنگ گرفتند از عقب فریاد کرد که میان جوی
توبه کردم مولانا محمد نرنولی از استاد خود مولانا عبدالمقصد که مردی عالم و عامل و متبحر و متبع و ثقة و فقیه
و مرید شیخ احمد بود نقل میکرد که من در نرنول با چند مرید این دیگر این فتح باب را از شیخ معائنه کرده ام که
روضه شیخ محمد ترک واقع شد است رحمة الله تعالی علی جمیع عباد العالمین

شیخ حمزه دهرسوی

از اولاد شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا است سلسله او به میر سید محمد گیسو دراز میر سید پیری عظیم بابرکت نعمت
و کرامت و هموار اوقات و دقام العبادات بود کبیر السن بود از زمان سلطان بهلول تا زمان اسلام
شاه باقی بود در ابتدا حال بخدمت یکی از ملوک مشغول بود گویند که شبی پاسبانی سرای او میکرد ناگاه
بناظر او بخت که خدمت کسی باید کرد که او حافظ من باشد من حافظ او باین خیال برآمد و بزم بارت

بخدمت و چنان بلند که بای
همت از تصور ایشان و متقیان
میل زد مگر صاحب همت عالی که
بکلم فطرت سلیم باعث محبت وی
از آلودگی غرض پاک و از وسوسه
مواد هوس خالیست اللهم
ارزقنا و باجمله ائمه عمل تنگ
ست تلافی و مدارک آن بهما
و استغفار و طلب خیر و سلامت
لازم وقت باید داشت از غفور
رحیم خدای مهربان بختیائین و تا
حنات و دنیا و آخرت و لطایف
عافیت و حسن عاقبت مقرون
بطلب عفو و محبت خود شایسته
گرای کناد چون از مراسم طریقه
مراسلت مکاتیب آن بود که بعد
از عرض دعا تعرض بعضی حال
نمایند ازین باب چیزی که قابل
گفتن و نوشتن بوده باشد
نیافت الا بیان حسرت و ندامت
عمر و حکایت دوری و مجبوری
از منزل مقصود پیش ازین
بهری بر افقت همت و مساعده
توفیق بال و بری افشاند و
سفری کرد و خطی از عجز و زکات
گرفته و متقی از احوالات حضور
یافته بود چون جوانی بود و فقیه
رفیق شده و زاد و در احوال شوق
بهم رسیده بود بشوق رفت
و بندوق ماند و سلامت آرد
بمحضر شست اکنون می بینم
باز آن سودا غلبه می آرد و
باعث محبت آن مقامات
جوش میزند که آیا اگر العالمین
اگر یکبار دیگر مدعی کنی و بجام

خواجہ بزرگ معین الحق والدین باحیرت و در انجا دیوانہ بود این نام از وی نعمتی یافت و با شیخ احمد
مجد نیز صحبت داشت بعد ازان بدین خود آمد و در هر سو که قصیدہ است سرود و سی از ناول کوطن گرفت
و بعد ازان او در نمرہ می بودند و میت او را قاضی و هر سو آن بود کہ در انجا بعضی سادات بودند کہ از وضع
اشتراف خارج شدہ بودند ہمہ را تریبیت کرد و تعلیم فرمود و دو معلم کی فارسی خوان و دیگر عربی دان نگذاشت
و طالب علمان و فقرا را انو اسات میگرد و ابواب فتوح بروی بسیار مفتوح بود و اصل القطع شد
ہمہ را صرف فقر کردی و چیزی نگاہداشتی و او را دوازده خود را نیز انچہ قسمت می آمد میداد و زیادہ
از ان روانداشتی و حتی ازان باز کہ در کج عزلت نشست بدرخانہ ابناء دینا نہ رفت و خادم نفرستاد
نقل است کہ وی روز جمعہ برای نماز از دہر سو بنار نول آمدی و در راہ ہیزم جمع کردی و پشتوانہ
بستی و در جای کہ فقیری نشسته بودی بوی دادی **نقل است** کہ وی میگفت دنیا بمثل آتش است
چنان قدر بس است کہ از وی چیزی پختہ بخورند و در وقت سردی گرم شوند چون زیادہ شود بسوزد و ہلک
کند بریدی ادرید ان وی میگفت کہ یکبار مرا شیخ بجانب رگستان نصحت فرمودہ بود در بیابانی افتاد
بودم تشنگی بر من غلبہ کرد و وجود آب در ان وادی از محالات عادی بود بخاطر من گشت کہ سبحان اللہ
مشکلی تا مقدم چون مریدان را بجائی میفرستادند مریدان بجای آب شیر می یافتند و من درین بادیه
ابی آب ہلک میشوم ناگاہ چوپانی را ز دور دیدم کہ گوسفندان می چرانند و در غل و می شکست نزدیک
رفتم و گفتم کہ اندکی آب در حلق من بریز کہ از غایت تشنگی می میرم و می گفت کہ اینجا آب کجا است درین
مشک شیرت اگر بخوری اندکی ازان بخورد بعد از ساعتی باز تشنگی غالب شد ناگاہ در میان ہلک
ریگ دیدم در جای نشیب کہ آب فیروز و خنک پر شدہ ماندہ است آب را سیر خوردم و حیات از سر
یافتم و وفات فیخ حمزہ در شنبہ ہمد و پنجاہ ہفت است بست و پنج ماہ ربیع الآخر در نماز شام بود و رکعت
تمام کردہ بود و رکعت سوم جان بحق تسلیم کرد و رحمتہ اللہ تعالی علیہ

شیخ احمد عبدالحق قدس

مرید شیخ جمال پانی تپی ست درویش صاحب تصرف و مہلہ خوارق عادات و کرامات و صاحب شوق
و ذوق و سکرو حاست و فقر و تجرید بود جذباتی قوی داشت و نظری موثر و تصرفی غالب نولد او مقام مدوشت
و مرقد او نیز در انجاست **نقل است** کہ وی ہفت سالہ بود چون ملارادانہ برای نماز تہجد برخاستی وی
نہ از غاسی بطریق کہ ماہ را خبر نمودی و بزائوہ خانہ بہ نماز مشغول شدی چون در ان خبر شدی بسبب ہرانی کہ شد
منحش کردی بر جمعیت حق غالب و بلخو گفت کہ این مادر راہ زن است کہ مرا از عبادت حق باز میدارد سرور
عالم نہاد و در طلب حق برآمد گویند کہ اندرا پنچہ وی بسفر بیرون آمد و از دہ سالہ بود وی را

قربت برسانی چہ شود و بیج وقت
بی این اندیشہ و خالی ازین
خیال نیست تا در پردہ غیب
چست و ارادت ادنی بر چہ
رفتہ است الا آنکہ در ان بار اول
از قید تدبیر و مصلحت نیوشی و
عاقبت کار اندیشی مطلق برآید
بود و چیزے از انچہ نافع عزیمت
و موجب توقف گردد و در سرچہ
خیال نمی گشت الا آن محبتی و
خواہشی دارد و صلاح وقت خود
در ان می اندیشد و مصلحت حال
در ان می بیند کہ اگر بقیہ عمر صرف
خدمت آن آستانہ گردد و از
پریشانیهای این دیا و بگا لگیا
اہل این روزگار برآیدہ و مقام
جمعیت آشنائی جایا بد زہی
سعادت اگر آن شوق و آن
ہمت در کار شد جای هیچ تدبیر
و مشاورت نخواہد بود مانع نیست
و باطل اگر اختیار این سفر بہ
مصلحت و تدبیرست و دواع
مجلس عالی بیشک مقدم خواہد
آمد بر سفر والا شمار انجا را پیچیم
زیادہ احوالت از مقام اوب
دوست و اسلام و اعلیست
بالخیر آیین الرسایہ اساتہ
و اعشرون سلوک طرق
الفحاج بالاجتناب عن

الاخراف والا عوج
لالہ اللہ محمد رسول اللہ
علم شریف محیط خواہد بود بانکہ
شکر بسبب مزینمت و تقار
دولت است و استیفا و شکر

الخبر از کتبات
شیان و کتوہ
فحاج با کرم
جمع و اصلاح

بحساب عقل چنانچه مشهور است
صورت زنده و سلسله وی
آنها را پذیرد و آن تعدد و تفرع
لا تهمی اول نعمتها نعمت وجود
ست و سایر نعم بعد از وی ظهور
و نعمت وجود را هم در دو اتم نعمت
را و او هم شکر لازم پس از عهده
فکر وی که بر آید تا بشکر نعمتها
و گیربان کشاید و لیکن شارع
تعالی و تقدس بر جنت عابد
خود و شکرانه نعمتها که بر بندگان
افاضه کرده است خدمتی چند
بر ایشان واجب گردانیده و هر
فرموده و نهی کرده است و
همین قدر از بندگان راضی
شده و کفایت نموده بر قیاس
آنچه گفته اند بیتی سر به بند
شکر خواهد سجده پیاپی بخند شکر
خواهد قهقهه این نماز و روزه
و زکوة و حج شکر و جود الهی
و قوت و قدرت که بندگان
را داده و نیتی بر جان ایشان
نهاده است خصوصاً نماز که
متضمن شکر نعمتها می باشد
باطن است تمام اعضا و حواس
و قوای ظاهری و باطنی را زیر وجود
آویخته و وی بعبادت و خدمت
مشغول اند و هر که وظایف این
عبادات را کرده و یا بر وجهی که
فرموده اند بجای آورد بیشک
اجلش اگر آن باشد و لیکن ادای
اینها چنانچه باید و قبول جناب
ربوبیت را شاید کم کسی کند چنانچه
فرموده و قلیل من عبادی لشکری
زیاده برین تکلیف نمی گذارد

برادری بود شیخ تقی الدین نام مدد ملی سکونت داشت دانشمند بود و در خدمت او آمد و قصد تعلم کرد شیخ
تقی الدین وی را چیزی از علم ظاهری می آموخت و وی نمی خواند و می گفت که مرا علم معرفت حق باینکه
مرا باین علمی که شما می آموزید کار نیست برادر او را پیش دانشمندان مدلی برد و گفت این بچه مرا بخیرند
و میگویند مرا علم آموزید و من آنچه می آموزم در وی در میگیرم و شما او را پند بدهند تا مگر نپندشاد و وی
کار کند ایشان نیز کتاب صرف پیش آوردند می گفت مرا باین کار نیست مرا علم خدا بیا موزید که من
جز او را دوست ندارم همه در حال اوجیران بودند بعد از آن صحبت برادر را بگذشت و کار خود مشغول شد
نقل است که برادر او شیخ تقی الدین خواست که او را تزویج کند چون اذین قصه آگاه شد پیش
انجاء رفت و گفت که من عینم را در خدمت **نقل است** که اندر آنچه وی مرید شیخ جلال الدین پانی
پتی شد مریدی او و مریدان شیخ بهمانی کرد و شیخ احمد را نیز طلبید و در آن مجلس بعضی از مخطورات شیخ نیز حاضر
بود و وی چون این حال را معاینه کرد فی الحال بتری کرد و همدان ساعت طایفه که او شیخ
جلال یافته بود باز گردانیده داد و سر بیاویز نهاد و راه کم کرد و در اینجا درختی بود بالای آن درخت
برآمد و کس را ندید که بجانب وی آیند از درخت فرود آمد و بجانب آن دو کس رفت و پرسید که راه
که امست ایشان گفتند که راه بر شیخ جلال الدین کم کردی گفت همچنین است گفتند هم چنین است
دست که ایشان رسولان حق آمد باز گردیده و اعتراض که کرده بود تو به کرد و از سر ثابت آورد
نقل است که وقتی در مسافت در سجده در آمد شب جمعه بود مسلمانان آن محله هفت اذان
میگفتند وی پرسید مقصود از تکرار اذان چیست گفتند که ما شنیده ایم که اگر شب جمعه هفت اذان بگویند
حق تعالی ده تمام هفته بلا از اذان شهر بردارد و تو نیز بگو گفت مراد برین فعل نیست دست نمی دهم زیرا که
بنده خدا را اوجیت نیکی برسد و از بلاهای او بگریزد و آن بنده بنده خود باشد بنده خدا **نقل است**
که اندر آنچه وی و طلب حق می گفت به لازم شیخ نور طلب لعالم رفت با خود چیزی نداشت برگ
گیاهی برداشت و پیش شیخ نور نهاد و گفت با با صفاست شیخ نور فرمود با بارع است ساعتی بادی
ملاقات داشت و بی آنکه بگوید کلام واقع شود بگشت شیخ بعد از قدوس در انوار الیقون می نویسد
که در ویش چون صفایا بدلی ظهور حق در وی بود پس غیر نماند و وی از شیخ نور به شیخ ازین مرتبه
بود و شیخ در جوابش عزت فرمود که در تنزل فرو تراز است پس وی خبر مطلوب از شیخ نیافت
و باز گشت انتهی کلام را از انجام شهرها آمد در اینجا دو دیوانه بود یکی را شیخ علاء الدین می گفتند و وی
سر برهنه ماندی و دیگر را نیم لنگوتی که لته در پیش داشت و جانب پس برهنه بودی از ایشان
بشارتی از مقصود یافت و از آنسر دگی که از بی نشانی مقصود راه یافته بود برآمد و تازه شد و در
طلب میفرود از اینجا در شهر آمده رسید و با شیخ فتح الهه او وی ملاقات کرد و در وطن شیخ فتح الهه

طریق زیاده ان بود و مغرب می عشق و محبت صحبت بر نیامد با خود گفت احمد از زندگانی خبر مقصود نیافتی
بار می در صحبت مرد با باغش مگر بوی اذان عالم بیانی چند سال در مقابر و بیابان آن شهر یا هادی
یا هادی گویان میگفت باز گفت احمد اکنون میر و هم در زندگی در قبر در آئی قبر بدست خود کادید و در آمد
و مدت شش ماه در آن قبر مشغول بود **نقل است** که در خانه او پسری شده بود عزیز نام و در وقتیکه
متولد شد ذکر لفظ حق بر زبان رانند بطوریکه همه حاضران آن ذکر را ادوی شنیدند و خوارق عادت
بسیار ادوی ظاهر میشد روزی ادوی خارق ظاهر شده بود و مردم غوغا غوغا فرمود که چه غوغاست
در حضرت ما غوغای شایدا این گفت و بیرون آمد و در گورستان رفت و مکانی را اختیار کرد و گفت اینجا
خجریز باشد عزیز را بعد از ان مرضی حادث شده و در دوسه روز ازین عالم بگذشت **نقل است**
که دی میگفت منصور یک بود طاقت نیاورد و اسرار بیرون زد بعضی مروانند که دریا با فرومی برید
و آروغ نمی آرد و میفرمود نظامی شاعر ناقص بود که گفت بیت صحبت نیکان ز جهان در گشت
خوان عمل خانه زینور گشت زیرا که صحبت مصطفی صلی الله علیه و سلم چنانچه صحابه را بود همچنان را با
حال را در همان ذوالحلال را اکنون هست **نقل است** که دی در مسجد جامع اول وقت میرفت
و جاروب بدست خود میداد مدت چهل و پنجاه سال در مسجد جامع رفت فلانمیدانست که مسجد جامع
که ام طرفست چون روان میشد مریدان ذکر لفظ حق بلند می گفتند تا آن آواز در گوش او می افتاد
برسمت آن میرفت و اکثر احوال ست بودی و چشم بسته بودی و ذکر او و مریدان او اکثر احوال
حق بود و در تسکله ایشان مبعود است که در وقت ملاقات یکدیگر بجزای سلام علیک همین حق حق
حق گویند و شیش عاظم نیز همین کلمه میکنند و در مفتح مکاتیب نیز همین سه کلمه بنویسند بلکه در آغاز
و انجام هر کار دینی و دنیاوی چنانچه بعد صلوٰه و تکبیر و فاتحه و مانند آن و خرید و فروخت و سایر امور
همین کلمه را سه بار بگویند و بلند بگویند این علامت مریدان است و شاید که کسی را در اینجا خلجانی
از طریق ترک سنت سلام و تشییت بگذر میگفت و الا آن رسم چون خلاف سنت بود برافرا داشت
اما اقتلاح مکاتیب بدان باقی ست و لا باس فیہ و خاتش پانزدهم جمادی الثانی سنه
هشتصد و سی و هفت در زبان سلطان ابراهیم شمرتی و الساعلم **نقل است** که دی میگفت ذات
پاک حق بی تمام و بی نشان ست اما اگر اسمی از اسماء آن ذات پاک را اطلاق کنیم بهتر و بزرگتر از اسم
حق نباشد که معنی اسم حق سزاوار همه کمالات و ثنات بذات ست پس اطلاق اسم حق بذات
پاک را اطلاق بر وجه کمالی باشد و شیخ عبد القدوس در رساله انوار العیون در تجلیل بن فعل خدایی خلجانی
موافق اصطلاح ایشان گفته است چنین گویند که اکثر مریدان او همین کلمه جان داد و اندود و خا نقا و او
از غیب همین آوازی شنیدند **نقل است** که دی روزی با یاران خود گفت که در گارزون چراغ

حصول اهل نجات و قبول
درگاه و وصول رحمت حضرت
الهدی از ادای مقدار فرض
بر چیزی دیگر موقوف نمیدانند
و اگر با استقصاء و استیجاب
وقت بتکثر نوافل و زیایتهای
این عبادات کوفیق یابند
موجب زیادت درجات قرب
و منزلت و مراتب ضا محبت
آئی و مزین نعم غیر تنهایی وی
که لا تعد و لا تحصی ست گردد
و مراتب و اقسام نوافل
عبادات بی نهایت ست و
تفاوت درجات سالکان و
مراتب و مقامات مقرران
بتفاوت درجات عبادت
ست و راه راست که بمنزل
مقصود که قرب و وصول به
درگاه مولی تعالی ست برساند
عبادت در قرآن مجید فرماید
ان اسد ربی و ربکم فاعبدوه یا
صراط مستقیم یعنی عبادت کنید
پروردگار تعالی را که راه راست
اینست و دیگر راه نیست و اگر
بهست ناراست ست و
در راه ناراست آفت بسیار
و می باشد و رسیدن بمنزل مقصود
در خروج و خطر بود و باز و بلاک
شود یا چندان دور تر افتد که
رجوع بر راه راست متعذر گردد
و اگر قوی چند و معازله غایب
برگشت و بر راه راست
رجوع آورد و عیبی بمنزل
همین که صلاست مانند دیگر
خود را همان راه را مستقیم

سر داد و برت سرگشته نشدند
 هلاک انجامید کسی که
 زمین راه برگشته اند و رفتند
 بسیار سرگشته اند و راه دست
 یکی است و دیگری بین آنها
 است و هر دو جانب دوی
 شجرها در آنها و هم بسیار
 پیدا آمده که هر یک بقدر رحم
 و پیچی که دارد از منزل قصه
 دور افتاده و یکسکه ایم به راه
 راست مستقیم رود و هرگز میل
 به چپ و شمال نکند و در خم و
 پیچ نیفتد کیست و آنکه به گاه
 در خم و پیچ افتد و دمی چند
 بزند و دوباره راست آید از
 اهل سابقه سعادت است
 و عاقبتش بخیر بر خیزد درین
 میان خللی و فتنه و درگاه
 استقامت راه یافت و عاقل
 از آنکه هرگز روی براه راست
 نیارد و در وادی خذلان
 گمراه شود و هلاک گردد یا
 در جو غش براه راست دورتر
 افتد و اندک میگرداند براه راست
 باز نیاید سبیل سالک راه
 سلامت و قاصد طریق حیات
 آنکه در هر دم و هر یکم همیشگی
 رود و گمراهان راه باشند و نظیر
 قدم دارد تا کجا افتد و بکدام
 جانب رود و اینجا است که
 سالکان این راه هر نفس به
 توبه استغفار و اعتدال مشغول
 باشند معنی توبه رجوع است
 از مصیبت بطاعت و از
 اعراض باقبال و از غفلت

خواجہ اسحاق گارونی می سوزد تا روز قیامت خواهد سوخت مایه زوکی از طعام بپزیم که تا انقراض
 عالم بخورند و هیچ ازان دیگر کم نشود و وکی آورده بر دیگران نهاد آتش کرد و طعامی در آن دیگر بخت
 و آن دیگر را در میان راه گذارد و شست خلق آینه و در زنده طعام ازان دیگر بخوردند و آن دیگر
 به چنان پیر بود و بعد روز گفت ای عبدالحق الشهرة آفته رزاق مطلق حق است او را دهند و بندگان
 او را دهند که ازان میان بیرون آئی دیگر را از دیگران فرو آور و دیگری از برای مزید فقر طالبان
 حق گفت و دیگر را بر زمین زد و رحمت الله علیه و علی خاصه چهارده اجمعین -

شیخ صلاح درویش

در قصه دینی بالائی حوض خفته است شیخ احمد عبدالحق میگوید که چون بعد از مسافرت بر دوی قدمم آوردم
 در آنکه وطن اصلی فقیر بود و لیکن اجازت سکونت از شیخ صلاح خواستم که وی صاحب لایت آنجا بود و در
 روضه دینی رفتم و فاتحه خواندم و درود حضرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم فرستادم و ششمین صبح
 کردم که اگر یک مصلی و یک سبوح باشد درین مقام سکونت توانم کرد از تفریح صلاح آواز برآید
 عبدالحق در حوض دانی و مصلی و سبوح برگرد حوض در آمد و دست انداختم اول دست من
 بر سبوح افتاد و برگردم دوم دست انداختم ریسان یک چارپائی که نه دست آمد بر خود گرفت

شیخ جمال گوجری

وی مریدی بود در او ده شیخ احمد عبدالحق مصاحبت داشت شیخ احمد گفته است که از بزرگان پیاده مسافرت
 کردم با پنج مسلمانی ملاقات نشده الا در او ده یک بچه را دیدم و اشارت بشیخ جمال گوجری نمودم
 که در آن ایام که شیخ در او ده بود سگ ماده همراه داشت و بی بچه زایش شیخ میزبانی ولادت او کرد و همه
 اعیان و اکابر و امرای شهر را بهمان ساخت روز دیگر شیخ جمال گوجری شکایت کرد که شما تمام شهر اطلبید
 و مارانه طلبید و گفت جمال الدین میزبانی سگ بود سگ از اطلبیدیم که الله نیاجیفه و طالبها کلاب
 تو از جمله آدمیانی ترا چون طلبیم

شیخ بختیار

مرید شیخ احمد عبدالحق است و مخصوص بوی محرم اسرار و تها احوال او در سفر و حضر با وی یکجا بود و از
 مریدان او کم کسی بود که در عنایت و قرب شیخ مشارک و مساهم او بود و وی غلام سوداگری بود که سوداگری
 جواهر میکرد و وقتی مولای او در قصبه دوی جبهه سودا آمده بود بختیار را نظر بشیخ احمد افتاد و متعقد شد
 هر صلاح و مسادرت شیخ آمدی و بایستادی تا شش و هفتاد منوال گذرانم شیخ بوی التفات نکرد

و نه پرسید تو کیستی و از کجائی و بی کارمی آنی بخدمت شاه نظر عنایت بحال او برگماشت او را از آن نظر
مستی دست داد که بخود شد و در آن بخودی بگستاخی درآمد که احد این چنین نعمت داری و بنندگان خدا را
محرم میگزاری شیخ آفرین میگوید می مست همین سخن بود قدری آب نوشانید و از تندی بهوشیاری
آورد و فرمود بختیار بر مولی خود برو و رضائی او بطلب و در کار او باش بختیار سر بر زمین آورد و بگویند
که مقام سکونت مولی او بود برقت مولی چون حال او چنان دید او را آزاد کرد و بختیار را آتش شوق
و محبت چنان خالاب شده که یکدم قرار داشت گویند که شیخ شرف الدین پانی تپی در عالم اسرار با شیخ احمد
سفارش شیخ بختیار کرد و گفت احمد ترا هیچ کس در عالم چنانکه تویی نمی شناسد مگر بچاره بختیار از خان و آن
دل برگرفت و او را بگویند بر مولی آمد و در خدمت شیخ مشغول شد و هر چه از لوازم صدق و معامله و مخلص
محبت بود بجا آورد **نقل است** که روزی شیخ احمد گفت بختیار میخواهم در صحن خانقاه من چاهی کنی
و می در حال کلند آورد و بکا و دیدن چاه مشغول شد و آب بر آورد و شیخ بر آن آب بگسرد و آورد و
قسمت کرد و باز اشارت شد که بختیار این چاه را امر در خاک بیرون باید پناشت و از خاک این چاه صاف
باید ساخت شیخ بختیار هم در حال خاک آورد و چاه را پناشت و از خاک این چاه چوب تره ساخت و هیچ
نرسید کا و دیدن چاه برای چه بود و پناشتن برای چه **نقل است** که روزی شیخ در حجره خود
نشسته بود و شیخ بختیار در خدمت ایستاده پرسید بختیار چیزی می بینی چه بیند که تمام جرد از زوال است
فرمود بختیار اگر کار باید اختیار کن عرض کرد که بختیار از این هیچ در کار نیست فرمود باز به بین چه بیند که
چهره هم از خاک است **نقل است** که روزی شیخ احمد پسر خود شیخ عارف بطلبیدن بختیار بفرستاد
شیخ عارف بر دریا و رفت و آواز داد و می میخواست که باین خود بجاست کند در انشا آن بود که دخول کند
فی الحال زن را بجای خود بگذشت و جامه برگرفت و بخدمت پیر شتافت گویند که شیخ بختیار را شهوت
جلع با کمال بود و در قضا آن بی طاقت شاید که این طلب ز جهت استخوان او بود تا درین وقت
مطاوعت کند یا نه **نقل است** که دی روزی پیش شیخ آمد و گفت که قصد تجارت دارم چه فرمان
می شود فرمود برو اما مادری در یامو که تا دریا ولایت این فقیر است گویند که شیخ خود خوانده بود اما به
برکت محبت شیخ بعلم معرفت عالم بود هر چه گفتی از کتاب مدد منته رسول بزرگان گفتی رحمة الله تعالی علیه

شیخ عارف

پسر شیخ احمد علی بیست و صاحب سجاده او موانه چهل سال عمر داشت با هر طائفه سری داشت و همسر
از و راضی بود **نقل است** که هر سهری که شیخ احمد را پیش از این است آورد می سکون شیخ شکایت
کرد که از شکایت پسر نصیب یان شد هر سهری که می آید حق گوینان می آید و در حقیقت رحمت حق می موند

بیشاری و استغفار بخی طلب
سترو پوشیدن بود یعنی مازور
لطف و رحمت ظلمتی را که از
ارکاب مصیبت طاری شده
و نقطه سیاهی که از آن بر دل
نشسته می پوشد و اثر آن را زایل
گرداند و اعتذار بخدا می
آید که براه کج رفت و تائب راه راست
باز آمدن و وقفه در سلوک طریقی
استقامت افتاد و اسلک این
راه باید که همیشه ازین خیال و
ازین دغدغه فارغ نباشد و از
رفتار خود باخبر بود و از قرب و
بعد منزل مقصود آگاه باش
بغفلت خود نگردد و لیر نگردد
از دایره زبرد سیاست بیرون
نرود و این نشیند و بناگاه
بجا نرود و بجای نیفتد که بیرون
آمدن از آن در میدان براه
راست و ضلالت گردد و در حدیث
آمده است که اگر کسی باشد
که در گناهی افتد و از آن
استغفار کند و بناگاه باز
در آن گناه افتد باز استغفار
کند فضا در هر روزی بمقاد
بار بیش درین کن و مکن و
منع و زجر نفس رود و بهتر بود
از آن کسی که گناهی کند و همواره
مصرف و قطعاً با استغفار
روی نیارد تا رفتن زنده بصیبت
غیر و سیاهی ل سختی پذیرد
و در دری و مجوری تسلیم یابد
و محبت مبدل بعد اوت گردد
دیگر عیال پذیر نیست و طبع
درین که در باب سقا

و شیخ گفت که یک فرزند بزرگ هست بنوا هم داد اما هنوز پخته نشده است و در سفر و احوال پخته گردانم بعد
از آن بتوسلیم بکنیم بشرط آنکه او را به نگوئی و در رضای او باشی بعد از چندگاه پیری متولد شد شیخ عارف نام
او بنهاد و شیخ عارف را پیری است شیخ محمد نام و شیخ عبد القدوس و در این شیخ محمد است رحمه الله علیه جمیع

شاه داود

در سر مرور بود بچند واسطه شاه خضر که خلیفه خواجه قطب الحق و الدین ست میرسد در ویشی کامل بود گویند که چون
شیخ عبد الله شطاری درین دیار تشریف آورد مردم متوجه ملازمت او شدند شیخ داود نیز بقصد دریافت شیخ
به رخاانه او رفت و شیخ عبد الله را رسم بود که در بان بردر میگذاشت در بان شیخ او را منع کرد او بزور قوتی که
داشت در بان را بیگانه و بر سینا و پانها و بجز پیش شیخ در آمد و بر کسی که نشسته بود نشست شیخ او را احترام
نمود و اکر ام کرده اثنای مجلس خادمی از خادمان شیخ عبد الله گفت که هیچ بی ادب بنده نرسیده است و می گفت
هیچ با ادب بخند از رسیده است گفت این چه سخن است اگر من ادب میگویم و در بان را نمیگویم
کی ملازمت شیخ مشرف میشدم و بنده می رسیدم شیخ خوشحال شد و از وی این سخن را پسندید و عنایت بسیار کرد

شاه نور

مرید شاه داود دست بزرگ بود و صاحب کشف و تصرف ظاهر و باطن و تکی در اول قصار بود ناگهان شاه
داود بر سر وقت او رسید و قوت استعداد وی را معائنه کرد و گفت بابا کی خوب را بر خوب بزی کار و بگر
کن و تکی با شارت شیخ از آن کار بر آمد و طریق ریاضت پیش گرفت و کمال حال رسید و او را خلیفه بود در آناله
شیخ پیر که نام داشت و اگر چه وی مرید شیخ یوسف قتال بود اما حریت و ارشاد از شاه نور یافته و در پیاز نظر
او می گرفت کبیر السن و بی صاحب حال بود و تصرفی داشت گویند که وی بعد از نقل شیخ یوسف قتال بی
آمد و در روضه او مشغول شد و وقتی در واقعه دید که شیخ او میفرماید من مرا بابر ایسم خطبل سپردم و اشارت بر وی
نیکند که وی نیست بطلب نزد بیرون آمد و این شیخ پیر که در آن زمان سوداگری سپ میگرد و
برای فروختن اسپ بر وضع خرید که وی است از بهار توجه شد چون تبه هر بود رسید شیخی را وید
که در لباس مشایخ نشسته است بنحو گفت که شیخان همه مشایخ عجب اقا باشند و تکی با شراق باطن
در یافت و گفت بابا این طرف بیا مرا می شناسی آن مرد که پیر تو است واقعه نموده بود منم و آن ابراهیم خطبل
که بکمال از آن من استی اربعون رجلا علی قلبه بر ایسم فرموده بود منم و تکی به پشناخت اختیار ملازمت او
کرد و شیخ او را تلقین کرد که دو قیمت کرد که مادمت کنی برین ذکر و شرم کنی از هیچ کس و نصت نکرد بعد
از آن وی بجانب قندار رفت و بر آنچه شیخ فرمود عمل میکرد و شیخی محبت بود و وی یاد ذکر کردن شرم کرد اما

و آلهه دلائل او کافران و دود
یافته است نام این جز
است لغو و بانی
من ذلک و بحقیقت با نفس
و شیطان جنگ جمل بس
نیته آن آمد و خلاص از شر
ایشان نتوان یافت سبیل
در دفع غم ایشان صدق توجیه
و دوام التجا بنجاب بوبیت
و تضرع و زاری بدرگاه فضل
حجت اوست شیطان خود
بکر حق منفع گردد و آشیلا
و سلطان او از فاکران مرتفع
بود اما این نفس با نیست که
هم از ذکر خطا نصیب خود گیرد
و کار خود کند و وی مخدول و
فلسفه نگردد و گرا بتجا بجن و
استعانت و استمداد از جناب
عزت کبریای او تعالی و
قدس شانه و الله الموفق
الرساله السالقه و العشره
کشف الاستار عن تحقیق
معنی الکسب و الاختیار
لا اله الا الله محمد رسول الله
لا حول ولا قوه الا بالله العلی
اعظم سالکان طریق تحقیق
و واقفان حقیقت بکاری
و هر علی که کند از حول و قوه
خود تیری باشند و از ویت
عل و اختیار خود خالی از غنی
و تیری و اختیار می گردد
خالی برای ایشان کرده و
وضع نموده است از دنیا و
عبادات و اقسام طاعات

باز این خطره اذیع کرده بمقتضای وصیت شیخ عمل کرد چون باز بلامست شیخ آمد فرمود با باچرا از کذا شرم کردی عرضه کرد که بنده هرگز آنچه فرموده بودند ترک نکرده است فرمود یا داری فلان شب که این معنی بخاطر تو ظهور کرده بود من همراه تو بوده ام **نقل است** که شیخ پیرک سماع بسیار کردی اما رقص و تواجد کمتر بودی گاهی بودی که یک دور زیر میوش افتاده بودی گویند که در آنجا مرزی عالم بود و منکر سماع و حالت مشایخ تدریجی بقصد احتساب بر شیخ پیرک رفت از دور نظر شیخ برو افتاد و گفت در گرفت در گرفت بگردان گفتن آتش در شهر در گرفت در دران مرد حالت در گرفت چنانکه در رقص آمد و میوش افتاد تا آنکه چند نماز از وی فوت شد بعد از آن معتقد وی نشد و غول شد بزرگ و ریاضت و بجای مراقب بود که استخوان گردن او برآمده بود شیخ حسین سهرندی که ناقل این حکایات است می گفت که از خواشانی مردمی بود که وی را خاطر فاسد در گرفته بود همیشه در نشست و خاست استغفاری می گفت و هیچ نوع آن خاطر از باطن وی زایل نمیشد و اگر کسی استفسار میکرد طاعت اظهار آن نداشت و وی مرید شیخ عبد القادر نوربخش بود که از ولایت شیراز آمده بود وی نیز پدیدار با وی نیز اظهار توانست کرد پیش شیخ پیرک آمد و بگردید و گفت بابا این خاطر را از خود دور کن یخونه از شیخ گفتن و از وی خاطر دور شدن این شیخ پیرک از زمان سلطان بملولی تا او ازل زمان دولت اکبر شاه باقی بود رحمه الله علیه

شیخ سعدالدین خیرابادی رح

مرید شیخ میناست بزرگ بود حافظ حدود شریعت و آداب طریقت عمتی عالی داشت و موصوف بود تبرک و تجرید افیز بر طریق پیر خود سوره بود و موع بود و بوجد و سماع عالم بود و معلوم شریعت و طریقت در علم خود فقه و اصول تصنیفات دارد مثل شرح مصباح الکافی و حسامی و بزردهی و اشال آن و بر رساله مکیه شیخ نوشته است سنی مجمع السلوک بر طریقه خزانة جلای که از ملفوظات مخدوم جایان است بسی از ملفوظات و حالات شیخ مینا را در وی درج کرده و در وقتی که از وی نقل میکند میگوید قال شیخ مینا اوام الله فینا و هر جا که می گوید قال شیخ شیخی مراد از وی شیخ قوام الدین لکنهوی است وی در علم ظاهر شاگرد مولانا اعظم است که از فقهاء و علمای عصر بود و پیر او شیخ مینا نیز پیش مولانا عوارضا المعارف می خواند و قمتابخت پیر عرض میکرد که معلوم بندگی خندم است که طبع بنده تبصیر الفاظ این کتاب کافی است و درک معانی خود خاصه احوال شریف ایشان است اکنون ملازمست درس موالی از برای چیست فرمودی که بابانه دیانت است که با وجود علم ترک تعلم کنند و بعلم خود اکتفا نمایند و او را میزدان بسیارند چنانچه شیخ صفی بزرگ بود و صاحب ذوق و حالت بر تقم

و تدریج اوقات بجا آید و نظر بر سببیت عمل و تمیز جزا و عقاب ثواب نگمازند و در نظر ایشان جو فضل حق و توفیق و قدرت وی بجهان مانده جمع بین الشریعت و الحقیقه که گویند این باشد و آنکه در کن و کن عمل و زجر و منع نفس بر محل موقوف خود بسیار بود و تبه پیر و اختیار خود گرفتار و سببیت عمل ناظر خواهر که بسی قدرت و در بار وی عمل بر او بود و بنزل مقصود روح را بجز عمل و حکم و عدا و مطلقه این نیز از کتب و حساب ظاهر بیان معاد نموده و دارد ای کاش کسی کاری کند و به حال باعثه علی پیدا کند تا اینجا برسد پس از آن بگذرد از حلیه و ب طریقت مشابهه مرید حقیقت حاصل و غافل بود و از معمول مقام لغو و فنا محروم باشد بزرگی گفته است کن فی الابد و کانک قدرتی دنی الا انتها و کانک جبری میگوید که در ابتدا و حال بقوت باعثه علی و جودمان چنان باش که گویا قدری مدهمی دور انتها به مشاهده حقیقت آنچنان فسر که گویا مشرب جبریه داری قدری آن طائفه اند که عمل را از خود دانند و بنده را خالق افعال خود گویند و جبریه آنها که خود را مجبور می شمارند و اصلا اسناد فعل و اختیار خود نکنند و کما آدمیان یا مثل مرکات

پیر حضور و مجرور زیست و شیخ مبارک سندیه که با حکام شریعت و آداب طریقت موصوف بود
او مرید شیخ خیر آبادی بود و از شیخ سالار نیز تربیت یافته بود و وفات او در سنه سید صفی مروی
بود از انباله باوصاف درویشان موصوف و باحوال ایشان متحقق و در لباس اخلاص مشهور
مرید شیخ مبارک سندیه بود و از مریدان شیخ سعد خیر آبادی شیخ الله و یا خیر آبادی است که بغا
مسن و ممر بود و هنگامی که با مروالی عهد ورین و یا تشریف آورده بوده بنایت تعظیم و
تکريم مخصوص گشته و آثار عظمت و کرامت از وی بظهور رسیده و هر سال که نموده
و نود و سه است از عالم رفت رحمة الله علیه

شاه سید و

در او اهل حال و خدمت ملوک بود و دولت بسیار داشت بعد از آن جد به عنایت در کار او کفر
هر چه داشت از متاع دنیا و می همه را با اختیار و در بخت و در خدمت شیخ حسام الدین پاکپوری
افتاد و کار کرد و خرقة پوشید و در ولش شد گویند که وی در عهد سابق بر زنی عاشق بود بعد از آن
که جامه فقر پوشید هم بدان جامه پیش آن زن رفت و گفت سید آئینه شدی یعنی گدا و فقیر که فقیر
را در عن آن و یا آئینه گویند از آن با دورا سید و آئینه لقب شد آن زن نیز بطاقت محبت و رحمت
او در آمد و فقیر شد و او را اشعار است از انجمله این بیت است **دل گویدم سید و بگو احوال**
خود یکبار برو به آن دم که خودی آید و سید و کجا گفتار کو به **فصل است** که قوی شیخ حسام الدین
در اجماعی حاد فقه و شاه سید و هر سه جامه داشتند یک قبایلی نیمه و ارحا ضربه بود شیخ حسام الدین آنرا
سه قسم ساخت آبره را یکی داد و آستر بدیگری و پنجه را خود پوشید و ریشی افتاده بود آنرا بپایان خود
بر بست و سر تنچیان برهنه بود هر سه بزرگوار متوجه مسجد جامع گشتند در راه شخصی حلوادر برگهای
درخت پیچیده پیش آورد حلوادر قسمت کرد و برگها را بهم بر پیچیده بجای کلاه نهاد و رحمة الله علیه
جمعین قبر شاه سید و در فتح پور بنه سوه است که در یک کوزه مانگپور است

راجی حامد شرح

مرید شیخ حسام الدین پاکپوری است بزرگ بود و صاحب نسبت درست و حال صحیح و صفائی
بالنقل **فصل است** که در زبان سلطان شمس الدین اتمش و و برادر از سادات کردیز به پهلوی
قدوم آورده بودند یکی سید شمس الدین و او در زمین میوات سکونت کرد و بقیه از اولاد او
در اینجا مانده اند و دیگر سید شهاب الدین که از اجداد او است بزرگان ایشان معزز

سنگ و کلون گویند نزد اهل
حق این برود و منسوب باطل
بود چنانچه گفته اند لاجبر و لا قدر
و لکن امر بین الامرین و میگوید
بندی را برای تقوی باعنه
علی شوب منسوب قد نافع
بود و منسوب صواب و راه
راست آن باشد که عمل کند
و آنرا نسبتی بخود نیز اثبات کند
و با وجود آن بدانند که آن اثر
و عمل که بوجود آمده همه بخلق
و توفیق پروردگار است بنده
عالم و کاسب بوده خالق و
قادر و عمل سبب محبت است
که آنرا حق جل و علا ساخته
است نه علت آنکه بذات
خود در آن مشغول باشد و این را
سبب عادی گویند و هر چه که
چنان بود که چون پیدا شود
اثری بروی مترتب گردد
و اگر نباشد آن اثر نباشد زیرا
سبب عادی خوانند و سبب
عالم همه عادی بود یعنی عادت
الهی و سنت دی بران جاری
شده که چنین ساخته است
و اگر خواهی که آتش شعله آتش
سبب گرمی و سوختن است
یعنی پروردگار تعالی آتش را
چنین آفرید و چنین ساخته است
و لکن سوزنده و حقیقت است
تعالی و اگر صد آتش کنی تاوی
نخواهد سوزد و آنکه خواهی
نخواهی آتش علت سوختن
است و طبیعت دی چنین
این اعتقاد فلسفیان و

و کرم بوده اند و در میان مردم آن دیار برایشان اسم راجی غالب شده و او نیز در احوال حال دیار
سپاهیان بود و آخر بصحبت شيخ حسام الدین رسید و ریاضات شاقه کشید صفای باطن حضور وقت
نصیب گردید و وی ز علم ظاهر بقدر احتیاج کفایت کرد و بود و لیکن دانشمندان اسیر حلقه ارادت او بودند
گویند که وی اگر خواستی که از معارف و کشف ضامر چیزی ظاهر کند حکایتی از سرگذشت احوال خود
بیان کردی و در ضمن آن مقصود طالب حصول نجای میدی قبر او را نیکو پرست و وفات او در سنه قدس الهیه

راجی سید نور

وی فرزند راجی حاد شده است او نیز مثل پدر بزرگ و صاحب کرامت بود و لباس سپاهگری را اختیار
حال و مشغولی باطن ساخته قبر او نیز در نیکو پرست و وفات او در سنه

شيخ حسن طاهر

مرید راجی حاد شده است و از راجی سید نور نیز نعمت خلافت یافته و والد او شيخ طاهر از ملتان
بطلب علم باین دیار افتاد و مدتی در بلاد بهار سکونت کرد و پیش شيخ بده حقانی تحصیل علم نمود
و بهم در بهار شيخ حسن از خلوتخانه عدم بهمان سرای وجود رسید و از تحفون شباب هم در اثنای
تحصیل علم در طلب دانگیبر حال او شد و بصحبت درویشان افتاد و نقل است که وی به دران
ایام کتاب فصوص الحکم پیش یکی از مشایخ آغاز کرد و والد او از طریق فصوص منکرو بیگانه بود
روزی از وی از تحقیق مسئله توحید وجود استفسار نمود وی این مسئله را بروی که خاطر نشان
علمای ظاهر توانمند تقویر فرمود و موجب خلل عقده اشکال مولوی گشت و از منعی که او را
در خواندن این کتاب میکشید باز آمد هم دران ایام آوازه شیخت و بزرگی راجی حاد شده در میان
خاص و عام افتاد و شيخ حسن بدین سبب بطریقی که متضمن نوعی از امتحان حال باشد رفت
و بهم در لقیه اولی بقوت جاذبه ازلی در سلسله ارادت او درآمد و هر آنکه باین جاذبه
شوق خوار تر اینم و بیاب نگردم: اول سیکاه: علما و حلقه ارادت سید درآمد و او را مشایخ
بنو پرست و زبان سلطان سکندر انارالد بر بانه انهنو پرست عا و باین دیار قدم آورد و نقل است
که یکی از برادران سلطان سکندر که هوامی سلطنت در سر داشت مرید او بود و روزی هم درین خیال بخت
او آمد و التماس نمود که حضرت شيخ فاتحه بخواند که تا امر سلطنت دلی نصیب گردد و شيخ او را این سودا باز داشت
و گفت حق سبحانه و تعالی حکمت خویش ترقی نمی خواسته است تو در اینجا معارضه کن و طبع او باش چون این خبر
بسمع سلطان سکندر رسید و مقتضای کرامت و دانست او شد و قدم او باین جانب التماس و سبب اشتیاق بزیارت شيخ دلی
داشت طلبیدن سلطان سکندر بیکدیگر چال شد اول در آگاه آمدن در اینجا بود و بعد از آن سید و کوشکی که بکج
مصار سلطان محمد تغلق است با اهل و عیال سکونت کرد و بهم در اینجا وفات یافت و قبر او واکثر

و در میان ست و مذموب
حق و اعتقاد مسلمانی نیست
که سوزنده حق مست و لیکن
وی که میسوزد و با تش میسوزد
و آتش را در سوختن مظهر اوده
است و اگر خواهی بی آتش نیز
سوزد و اگر نخواهی با آتش هم
سوزد و در قرق حیان سبب علت
بچنین است پس پیدایش
آفریدگار تعالی و تقدس برود
نوع است یکی با سبب از
عادت خوانند و دیگری با سبب
که آنرا خارق عادت گویند عادت
برین است که تا نخیزد بر نیشوند
و آنکه بنا خورده میر شود خارق
عادت است و عادت آنست
که تاراه نرود و دهانم نزنند
بنزل نرسند و اگر بیه راه
رفتن و گام زدن برسند
خارق عادت است غالب
افعال از قبیل اول است
و ثانی نیز وقوع دارد و جرات
انبیا و کرامات و ایما دلیل است
و افعال و افعال بنده گان همه
بخلق قدرت الهی تعالی است
و اگر بیک عقل در در و همچنین
یا بنده هر چه صفت و اثر وی
از ذات خودش بود ذات
وی نیز خود بخود بود و چون
ذات از دیگری بود صفات
نیز از آن دیگری بود ذات
از دیگر بود صفات و آثار
از خود صفت نرسند
ثبت بطریق انقش پس
چون ذوات آدمیان را حق

بود صفات و افعال ایشان
نیز بحقیقت از وی بود الا آنکه
نکات ایشان را در انجیل
باشد بر آن وجه که در بیان
معنی سبب حادی تقریر کردیم
پس عل سبب جز است تا
عل نکنند جز اینانند و میل
به بهشت در نزد یعنی عادت
المدعو و جل بر آن جاریست
که تا عل از بنده بوجود نیاید
جزایش نمیدهد و بهشت در
نیارود و اگر خواهد بی آن نیز
در آرد و اگر خواهد با وجود عل نیز
ندارد و اما سنت و عادت
و می بر آن جاری شده که برگزیده
این چنین نمی کند و عمل به
بهشت نمی برد و با عل
بدوزخ نمی فرستد باز اینجا
تفاوتی و فرقی دیگر پیدا شده
که وی بجهان کریم است اول
را گاهی می کند تا ثانی انقضای
کرد وی اینست نه آنکه خلایق
را نتواند کرد و نتواند کرد اما از
کرم خود دور و عین خلاف کند
نه در وعده الا کفر را که برگزیده
بخشد و کافر را به بهشت نبرد
اینکه اوست و عقل را در اینجا
مدخلی نه مسئله قضاء و قدر و
اختیار بنده از خواست
اسرار است اینجا ایمان بایه
آورد و در مورد و در حقیقت
بحث و گفتگو در اینجا طائل
بود و هیچ علی و هیچ حقیقی
می توان بر کشف این اسرار
نبود عل بایه کرد و کوشش

از اول او در انجیل است و فات اولست و چهارم ربیع الاول نشسته تسع و تسعاً و او را سائل
است در طریق سلوک و علم توحید و از جمله آن مفاتیح فیض است در وی می نویسد سوال
سلوک چیست و سالک کیست و تزکیه نفس تصفیه قلب تخلیه سر و تجلیه روح چیست و منزل چیست
و مقصد که است و جذب چیست و وصول که است و شریعت و طریقت و حقیقت چیست و چه
مقام است جواب سلوک و طریقت رفتن است و رفتن جسمی انتقال است از مکانی به مکانی و درین
محل از سلوک رفتن معنوی و انتقال معنوی مراد است و آیین سلوک و انتقال را در مرتبه نفس
تزکیه مینامند و تزکیه نفس آنست که نفس را از اوصاف ذمیمه حیوانی با اوصاف حمیده ملک و انسانی
بلوایی و مطنکی موصوف سازد و سلوک دل را تصفیه مینماید و آن آنست که آئینه دل را از زنگار
هموم و غموم و نیامدنی میل بدو بنائی او و حرص و محبت نیاید و اندیشه مالا یعنی مصفا گرداند و تخلیه سر
آنست که سر را از اندیشه ماسوی الدود از غوغای غیر حق اگر چه بهشت بود خالی دارد و پاسبانی سر
کند یعنی اندیشه غیر حق را به سر خود راه نهد و اگر چیزی یکایک بگذرد و نفی خواطر کفری و تجلیه روح آنست
که نور مشاهد حق و بذوق و شوق و محبت و اسرار و انوار مشاهده روح را بتجلی و متجلی گرداند پس
حقیقت سلوک عبارت شد از تبدیل اخلاق حیوانی و خروج ادا اوصاف بشری و تخلی باخلاق
المدحضرت قطب عالم در رساله هلمات خویش بیان شریعت و طریقت و حقیقت فرمودند الشریعت
الاتباع و الطریقه الانقطاع و الحقیقه الاطلاق الشریعه الانقیاد و الطریقه الاستعداد و الحقیقه الاتحاد
شریعت کمر بندگی در میان بستن است و طریقت از خود رستن و حقیقت بدوست پیوستن شریعت
فرمان برداری طریقت او غیر بزاری حقیقت با دوست بر خورداری شریعت غناست طریقت فناست
حقیقت بقاست و سالک در ابتدا بسی حال حسن است و در توسط عقل عادات و در انتها ناله
است و در تیرالی المد منازل نیست و راه نیست زیرا که راه و منزل در میان دو چیز بود چون
وونی نیست نه راه است و نه منزل حضرت حسین منصور حلاج را پرسیدند کیف الطریق فقال
الطریق بین اثنين ما در سیر فی المد منازل بشمار است زیرا که آنرا نه غایت و نه انحصار است مقصد
رسیدن به وحدت حقیقی و بیرون آمدن از شرک و پندار خودی و دودی و جذب عبارت است از
رحمت خاص که آینه رحمة من عندنا عبارت از آنست و دعای مصطفی صلی الله علیه و سلم اللهم
انی اسئلك رحمة من عندك مهدی بها قلبی الی آخره مبنی بر آنست و فیض حق نیز تسمیه است
جذب من جذبات الحق توازی عمل الثقلین مصرع یک ذره غایت توای بنده نوازه
ان لربکم فی ایام و هر کم نفحات الافتراض الماسه تو مستحق نظر شوکمال و قابل فیض کنی منقطع
نشد فیض هر گز از فیاض و الیه شار صلی الله علیه و آله و سلم انی لاجد نفسا لرحمن من جنان

امرو باید که بوی داند برده و در نه عالم پراز نسیم صباست بیت درین دیار از ان سرخوشم که
 که گاهی به نسیم بوی توام زین دیار می آید به این اشارت است تجلی دائم و فیض حق و جذبه
 حق و وصول به حق عبارت از انقطاع و تبری از پندار خود می دوی است از انفعال جمل علم و وجود مطلق

مولانا آله داد

از اناطلم علمائی جو نیور است شایع کافیه و هدایه و بزدومی و مدارک در تحریرو تنقیح بطالب علمی قدرت
 تمام دارد و بیک واسطه شاگرد قاضی شهاب الدین است و مرید راجی حاشیه نقل است که شیخ
 حسن طاهر و مولانا آله داد در سلوک طریق تحصیل علم رفیق یکدیگر می بودند و در میان ایشان
 مودتی عظیم بود چون شیخ حسن طاهر در سلسله ارادت راجی حاشیه در آمد مولانا آله داد گفت که
 میان حسن شاعرت طالب علمان بر باد دادید فرمود شما نیز یک مرتبه بخدمت ایشان برسید و
 امتحان کنید تا ما را معذور داند و دیگر هر دو یار قصد ملازمت کردند مولانا آله داد مسئله چنانچه برای
 و بزدومی که بسمت اشکال موسوم بودند تصور کرده با خود راست کرد چون بخدمت سید رسیدند
 او همان عادت خود از سرگشت احوال خود حکایت آغاز کرد که متضمن دفع اشکالات مولانا
 آله داد گردید مولانا نیز مرید شد و بسلوک طریق مجاهد و ریاضت مشغول گشت رحمة الله تعالی علیه

شیخ معروف

جو نیوری مرید مولانا آله داد شایع است بزرگ بود صاحب لمحات و ال ریاضات و الدوق الحالا
 و از مریدان این شیخ احمد زین جو نیور بود عامل و متوکل و متواریع و متبرک رحمة الله علیها

شیخ بهار الدین

جو نیوری از مشایخ شایع آن دیار است مرید شیخ محمد عیسی است در ترک و تجرید و صدق و دواع
 قدیمی داشت گویند که یکدیگر می صاحب نعمت شیخ حسین نام ادد و لقه گجرات بشوق دریافت
 صحبت شیخ محمد عیسی جو نیور آمده بود شیخ بهار الدین در ان ایام طالب علمی صالح و قابل بود
 بصحبت او افتاد و این شیخ حسین علم گیمیا سیدانست چون شیخ بهار الدین را دید که جوانی
 فقیر و مستحق است روزی دل او بروی بسوخت و گفت ترا همراه با بصهرای باید آمد بصهرای
 رفت و کیمیا به بل آورد و بوی بداد که صرف مایحتاج خود بکن تا اگر باز احتیاجت
 شود با ما بگوئی که برای تو دیگر بکنیم شیخ بهار الدین عرض داشت نموده که بسنده

مکتوبات شیخ

نمود و التماس بجناب حق آورد
 تا نور یقین و طمانیت و سکینه
 در باطن پیدا آرد که از وسوس
 و خلیات صاف سازد و ترا
 انچه فرموده اند عمل کردن
 با مرونی است نه در یافت
 این سر حقیقت آن بحث
 در آن در حدیث آمده است
 که پروردگار تعالی بندگان
 را روز قیامت ادا مرونی
 خواهد پرسید نه از ذات و
 صفات خود ایان حق آن
 اسما و صفات که در شرح آمده باید
 آورد و انچه از ان صفات
 با دلک عقل در آید فیما و انچه
 متشابه بود و فهم بدان نرسد
 ایمان آورد از کیفیت آن
 باز ایستاد و بعد از حصول انقدر
 از ایمان عمل باید کرد و با انچه
 فرموده است تا هم بنور ایمان
 و صفای عمل یقینی و اطمینانی
 در دل افتد و خلیاتی نماندین
 شبه و خلیان تا آنجا هست که
 اطمینان قلب و نورانیت
 دی بنور ایمان دست نداده
 چنین ایمان آوردی یقین
 دانستی که در اینجا شریعتی هست
 نامرونی واقع شده و در تو
 چیزی نهاده اند که معنی امر و
 نسی بدان نمی نهی و در وجود
 صفت و حالیکه فعل و ترک
 بدان بوجود آید و آنرا اختیار
 گویند میبایی و در وجود این حالت
 و صفت در آدمی ظاهر است
 چنانچه سمع و بصر و باقی صفات

از شما امید کیمای دیگر است این کیمیا بکار من نیاید شیخ را بروی دل خوش شد و در تربیت باطن او بیفزود تا وقتیکه مدت ملاقات شیخ حسین با شیخ محمد عیسی باخر رسید و با نعمت خلافت و خرقه بزرگ از شیخ یافت بجانب دوله نخص شد شیخ بهاء الدین دست بدامن شیخ آورد و التماس رات و اجازت نمود آو گفت که پیر تو درین شهرست و از ما ترا بهین مقدار هجبت نصیب بود بعد از مدتی شیخ بهاء الدین را دل بلازمست شیخ محمد عیسی کشیده بعلاقه سابقه ازلی در سلک معتقدان او درآمد و مرید شد و نعمتها یافت و هنوز به نعمت خلافت مشرف نشده بود که وقت رحلت شیخ در رسید فرمود بهاء الدین خرقه خلافت تو پیش سیدی است که از ما بپور ترشیف خواهم آورد و زمانی که موعود بود در آجی سید حامد جوهر رسید و شیخ بهاء الدین نیز استقبال او بر آیدم در لقیه ادلی خرقه پوشانیده و خلیفه ساخت و قات شیخ بهاء الدین در سنه

شیخ بهاء الدین

بن ابراهیم عطار الهدی الانصاری القادری الشطاری الحسینی صاحب حالات و جمیع برکات و کرامات بود و وطن اصلی او قصبه جیدست که از سرکار مهند است با سعادی یکی از ملوک منوران دیار رفته آو قادری بود و مشرب شطار داشت آو را ساله ایست که در انجا انواع اذکار و اشغال و طرق و آداب آن بیان کرده است نسبت خود به سلسله علیقه قادریه چنین بیانیده لقن شیخ السموات الارضین شیخ محی الدین عبد القادر الجیلی ابنه شیخ عبد الرزاق و لقن شیخ عبد الرزاق شیخو خا بعد شیخو الی شیخی و مرشدی سید احمد الجلی القادری الشافعی صنفی لقنی جمیع الاذکار و البسنى الخرقه القادریه فی الحرم الشریف تجاه الکعبه و اجازتی اجازه مطلقه بان اجیز من سبجری و لقن و البس من یسئلن منی نقل است که او را در حال استنشام روائح طیبه چنان ذوق و حالت و ست دادی که نزدیک بانزهاق روح بودی گویند که شخصی در حالت نقابت غایب میشد آو را در همدان ذوق وصال یافت و کان ذلک فی احدی و عشرین و تسعائة در رساله شطار میگوید که الطرق الی الهدی بعد و انفاصل خلق گفته اند فاما سه طرق ازان طرق مشهور معروف است اول طریق انجار و آن صوم و صلوة و تلاوت قرآن و حج و جهاد است و زنده گان در سیدگان این طریق در زمان طویل اندک بمقصود رسند دهم اصحاب مجاهدات و ریاضات و تبدیل اخلاق و میمه و تزکیه نفس و تصفیة دل و تجلیه روح و هر طریق الا برار فالواصلون بهذا الطريق اکثر من ذلک بطریق سوم طریق شطاریه فالواصلون سنم فی البدایات اکثر من غیرهم فی النهایات و این ازان دو طریق اقرب الطرق الی الهدی است اصول طریق

چون این همه یقینات بی شبه معلوم است در شک و شبه افتادن چیست و طلب تحقیق معنی اختیار و جبر و جلی سازی و بهانه جوئی برای چه و اگر هنوز عقده ایمان درست نشده و استحکام نه پذیرفته و نور حق در دل نه در آمده فکر است ازین بایک روغم ایمان باید خورده بعد از حصول ایمان اشکالی نیست و ایضا موثقی است از حق کسیه و سببه که از جانب بند درخا دخل داشته باشد فکر و نظر در دلایل است اما دلایل و آیات اسلامیه نه شکوک و شبهات کلامیه که آن بجای راه پر خوف و خطرست در آن نور حقین مدول بسبب اینها بے دورست خصوصاً با معارف شبهات مخالفان و مذاب اهل ایه و اذناف ترین چیزها درین باب صحبت صالحان و خداوندان ایمان کامل و نفوس مطمئن و قلوب متنوره است و این نیز بے نادر و کیاب افتد و اقرب طرق التجا بجانب رحمت الهی و تضرع و زاری بدرگاه عورت او و صدق توجه و طلب دوام ترقب و انتظار مطلوب دست تمسک بدان متابعت پیغمبر صلی الله علیه و سلم در زدن و خدمت و ملازمت علوم نمینیکه آن

شطارده چیز اند اول توبه و هو الخروج عن كل مطلوب سواه و هم زهد عن الدنيا و محبتها و
متاعها و هو اتقا قلبها و کثیر باسوم توکل و هو الخروج عن الاسباب چهارم قناعت و هو الخروج
عن الشهوات النفسانية بنجم عزلت و هو الخروج عن مخالطة الخلق بالانزواء و الانقطاع کما هو
بالموت ششم توبه باسوی حق و هو الخروج عن كل داعية تدعو الى غير الحق کما هو بالموت فلا
یبقى مطلوب لا محبوب ولا مقصود الا الله یفهم صبر و هو الخروج عن مخطوط النفس بالجاذبة ششم
رضا و هو الخروج عن رضا النفس بالدخول فی رضا الله تعالی بالتسلیم للأحكام الالیه التوفیق
الی تبیر الله بلا اعراض کما هو بالموت هم ذکر است و هو الخروج عن ذکر باسوی الله تعالی هم
مراقبه و هو الخروج عن وجودها و قوتها کما هو بالموت و اسما ذکر برسته انواع اند اسم جلال و
اسم جمال و اسم مشترک چون صفت رعونت و درشتی را در خود نگرد اول با اسم جلال مشغول
شود تا نفس یطیع و متقا گردد چنانکه یا قهار یا جبار یا تکبر و بعد با اسم جمال چنانکه یا ملک یا
قدوس یا علیم بعد با اسم مشترک چون یا مومن یا مهتم و چون صفت انکسار و تواضع و
خاک را ہی در خود نگرد اول با اسم جمال مشغول شود بعد با اسم مشترک بعد با اسم جلال بمیرین
گونه بذکر می مشغول گردد تا دل مصفا شود و ذکر در دل قرار گیرد و مقام ذکر نود و نه نام در
تلوین است پس صدم مقام تکلیف تکلیف ذکر اگر در ذکر اسم الله است که اسم ذات است نود و نه نام
اسماء صفات اند تا در ذکر اسماء صفات است در عالم تلوین است چون بذکر اسم ذات رسد
از تابش لفظ الله الله وجود فانی سوخته شود و مضمحل گردد اینجا حاصل آید و این عبارت
از موشه بن وجود فانی است و چون از خود فانی شود بقیایا بدین مرید صادق را بی ذکر میرگزا
دل کشاد گردد و چون دل نور شود پس حقیقت انبیا و بر کشف گردد و با عالم ارواح طاقا
شود و ذکر حقیقی که شهود حق است درین منزل فتح شود و هم در آن رساله بعد از بیان کیفیت
سلوک و آداب و شرائط ذکر و طرق و اقسام و اسمی آن می نویسد ذکر کشف ارواح یا احمد
یا محمد در دو طریق است یک طریق آنست یا احمد را در راستا بگوید و یا محمد را در چپا بگوید و در دل ضرب
کند یا رسول الله طریق دوم آنست که یا احمد را تا بگوید و چپا یا محمد در دل و هم کند یا مصطفی
و دیگر ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمه شش طریقی ذکر کند کشف جمیع ارواح شود
دیگر اسماء طائفة مقرب همین تاثیر دارند یا جبرئیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل
چهار ضربی دیگر ذکر اسم شیخ یعنی بگوید یا شیخ یا شیخ هزار بار بگوید که حرف
ندار از دل بکشد طرف راست بر دو لفظ شیخ را در دل ضرب کند و دیگر
ذکر درازی عمر یا ازاد یا فخر یا محی القیوم تا طسوع گوید هزار بار و

و عمده آن علم شریف حدیث
ست نمودن و به سخنان ارباب
تصوف که صاحب صراط مستقیم
باشند آشنا شدن و بواعث
و دواعی طریق اتباع رانفت
نمودن و از موانع و اختداد
آن اجتناب کردن ست
والله الموفق و منه الاعداد
و هو الهادی لطریق السید
و الرشاد و صلی الله علی محمد و آله
و صحبه اجمعین الرسالة
الثامنة والعشرون
ترک لاختیار و التذیر
بالا کتفایر بتدبیر العظیم
الخبیر لا اله الا الله محمد رسول الله
آدمیان در طلب سوال طلب
و حاجات از درگاه فالین
البرکات دو قسم اند عبادت
حائض آنست که بحکم عجلت
بشری هر چه بر زبان وقت
ایشان آید از مرادات و
شعوات بجهل و اندیشه طلب
نمایند و نظریست بر ضلالت
نخستودی مولی تعالی نه گناه
و مقید و مشروط بدان ندارند
الافیه بل رباب خصوص از
اقل معرفت آنست که از
تعیین بدعا و طلب مراد معین
زبان ادب بسته و پای
طلب شکسته دارند و خواهش
ایشان جز رضای حق و خیر
مطلق نباشد و هرگز بطلب
بدعا مخصوص در درگاه کبریا
الحاج و تحکم نمایند و خبر بطلب

خیر محض زبان کشاید و عبارت
و دعا ایشان بسان حال و
قال اینست که پروردگار
انچه رضای تست و در آنچه
خیر است پیدا آرد و آرا با کمال
خداوند مرا آن ده که آن به
و اگر انصاف در زند و بیده
تحقیق نگردد راه راست همین
ست که بنده را مرادی نباشد
و خواستی نبود و زبان لوب
از سوال و طلب بر بند
و بر بساط عبودیت بساط
نماید که بندگی با خواست
جمع شود خواست خواست
مولی ست تعالی بنده را با
خواست چه کار و اگر خیا که
بکمال جلالت بشری و عجلت
طبعی صبر نتواند کرد یا بقصد
استئصال امر بوبیت که فرمود
ادعونی زبان بدعا کشاید
باید که او را دعای مخصوص
نباشد بلکه مطلق خیر و آنچه
بهبود او در است طلب
دارد و اگر نیز اتفاق افتد
و حاجتی مخصوص پیش آید
آنرا بشرط رضای مولی و
تشهدی وی تعالی مقبول
دارد و آنچه خیر و صلاح و رضا
حق در است بخواد یعنی
آنچه نزد وی سبحانه در نفس الامر
خیرست نه آنچه وی بشهوت
نفس و شهوات طبیعت خیر
انگاشته و نظر بهمت و طلب
بر آن مقصود داشته است
پس بنده باید که از تبریر و

بعد ادا و ظهور و هو اصل اعظم هزار کرت و بعد از عصر هوا از حسن الرحمن
هزار بار و بعد از مغرب هوا الغنی الحید هزار بار و بعد از عشاء هوا اللطیف الجبیر هزار بار و در بیان
مراقبه میگوید به آنکه کلمات مراقبه آنست که هر کلمتی و آیتی که در کلام مجید و فرقان جمید دلالت
بر معنی توحید کند آن کلمه و آیت در باطن و هم کند چند کلمات بنشسته شده بران قیاس کند
کلمات مراقبه اول و هو معکم اینا کنتم دوم اینما تولوا فثم وجه الله سوم الم یعلم بان العذیری
چهارم ونحن اقرب الیه من جبل الوری پنجم ان الله کل شیء محیط ششم و فی انفسکم افلا
تبصرون هفتم ان ربی مع السیدین هشتم الله حاضری الله ناظری الله شاهدهی الله معی هفتم مراقبه
اسم ذات محض و هم مراقبه یا حی یا قیوم یا زدهم مراقبه انیس دو آیه هم مراقبه مع اسم الحسنی نیردهم
مراقبه تلاوت کلام مجید چهاردهم مراقبه تصور فضای خویش رموزی از رموزات مراقبات نموده
آنها اصطلاح این قوم بدانند یک مراقبه پسند آید و آن اثبات هستی حق بهمه حال و فنا خویش
و جمیع کائنات نسب پس هر کجا که باشد اسم الله را در باطن بگوید و صفای دل دست دهد
و به تسمیه مراقبه آنست المراقبه مشتق من الرقیب هو الحافظ یعنی ما دام المرید مشغول با مراقبه محفوظ
من شد اغل اللذات الجسائیه و الخواطر الخنائیه و الهوامات النفسائیه و یکون متوجها
الی الحضرة القدسیة فارغا عن غیره انه قیل الفکر افضل من الذکر لانه شغل الباطن لا الظاهر
علیه غیر یعنی مراقبه آنرا گویند که نگاهبانی دل کند و دل را متوجه بحق دارد و هر چه غیر حق است
او را در باطن جامی ندهد پس اینچنین صوفی را صاحب دل گویند

شیخ بدین شطاری

از اولاد شیخ عبد الله شطاری است در زمان سلطان سکندر کوس شیخ و ارشاد و تربیت میرد
و بر طریق شطار تلقین طالبان میکرد و هم کلان محرر سلطوری شیخ رزق الله بخیرت او رسیده
است و تلقین ذکر یافته رحمة الله علیه

مخدوم مولانا عمار الدین غوری

از مشایخ دیار تلک نزل است آبا و اجداد او از دیار عرب بملک جم رسید و از غور به راه سلطان
شهاب الدین غوری بهندوستان آمد نقل است که وی در عنوان شهاب در کسب علم
نه کوشیده بود بسیار زور بازو داشت در هنگامها با پهلوانان کشتی گرفتاری روزی پهلوانی مشهور
را که از وی قوی تر بود بر زمین آورده بود دست و مغرور بجانب خانه می آمد یکی از علمای

اورا درین حالت پید و تاسف خورد و او را بدین حال طعنه زد جمعی و غیرتی بحال او راه یافت
 و از آن وضع که داشت ایشان شد و خواست که تحصیل علم کند اما چون در سردی این کار نه کرده بود
 سعی در بیناب میخانه نمود و ملازمی و خدمت شیخ محمد ترک که در نانول است اختیار کرد و شب هر روز
 افتاده بودی با دوام طهارت و ذکر و فاضل و تلاوت جز برای طهارت بدر نیامدی از روحانیت
 شیخ برای حصول علم استمداد کردی و دوازده سال هم برین نوال گذرانیدی تا بشی برای طهارت بر می آمد
 شخص پیدا شد و او را از عقب در گرفت و گفت بخواه هر چه میخواهی وی طالب طریقه اجداد خود بود
 علم و تقوی در خواست گفت برو کتابخانه بزرگان خود را پیش گیر و مردم درس بگو حق سبحانه و تعالی
 ابواب علوم دنییه را بر روی فتح کرد از شیخ احمد بن شیبانی رحمه الله علیه منقولست که می فرمود من این
 مولانا عمار را در ایام صبا دریافته ام مردی بزرگ بود کمال اتباع داشت بیچ منشی از سن سید المکرین
 صلی الله علیه و سلم ترک نمی کرد فقیر و فقرا را بسیار دوست میداشت این مولانا عمار از اولاد آن مولانا
 عمار است که در زمان محمد تعلق بودی گویند که محمد تعلق در ایام غر سلطنت خود گفته بود که فیض خدا
 منقطع نیست چرا باید که فیض نبوت منقطع شود و اگر کسی حالا دعوی پیاسبری بکند و بجهت نایب تصدیق
 می کنی یا نه مولانا عمار دبر فخر گفت که گاه و موز چه می گویی محمد تعلق حکم کرده که او را زنج کنند و زبانش
 بر آند و رحمه الله تعالی علیه.

شیخ علم الدین حاجی حمه الله علیه

مردی بزرگوار بود تارک دنیا و مجرد از علایق دنی و از کسب کردی چون بیکه مبارک فتنی یکتند داس
 در سینه همراه خود گرفت در راه بهیزم و گاه فروختی و خوردی و گدائی نکردی و از نذر و فتوح نستدی و خود را
 به بزرگی نمیدانستی تا حدی که احدی از الناس ندانستی که دردی گویند که وی سید بود اما پیش مردم ظاهر ساختی عالم
 خان میواتی مرید او بود و خواست که برای وی خانه و خانقاه بنا کند قبول نکرد و گفت شیخ محمد ترک صاحب ولایت
 است عمارتی که برای من خواستی کرد در در و خدمت شیخ یکن اول مقبره شیخ محمد ترک چهار دیواری است بمجرع عالم خان
 گنبدی بالای مزار شیخ بکر که الان آن گنبد موجود است ملا محمد نالولی از شیخ حمزه دهری نقل میکرد که
 وی می گفت که جد من شیخ صدر الدین کهرولی و شیخ علم الدین حاجی هر سه زیارت خانه کعبه رفتند چون
 در یار رسیدند کشتی بانان تحقیق کردند که اگر کسی خویش و فرامست گذاشته آمده باشد گوید و وصله رحم بجا آورد
 شیخ علم الدین داس و تبر درینه که بکر بسته بود بجهت نایب گفت که خویش و قرابت من همینانند
 کشتی بانان تبسم کردند و او را بر کشتی نشانند و آن مرد کس بوطن باز گشته مقبره او بیرون شهر نالولی
 است نزدیک برای که بجانب هر سور و در رحمه الله تعالی علیه.

تصرف خود بطلق بر آید و علاج
 کا خود را بدست اختیار و تبیین
 مولی بگذارد و قال بعض الحاضرين
 للتبريد و ان كان لابد من
 التبريد فبدر و ان للتبريد و ان
 من كان خروجا بجا بجا بجا
 کت نمی بینم این بهیمن حاصل
 و بیخاسته مقام ستاد و مولی
 آنکه این ترک خدمت استقامت
 تدبیر که شورا راه بندگی است نظر
 بود و عزت غنم عظمت و
 بهیبت بارگاه کبرای الهی
 شانه باشد و این مقام عارفان
 که بجهت غلبه قمران بهیبت سلطان
 عزت هم نخواستند و در برابر او
 بر مثال مقربان بادک سلاطین
 در بارگاه سلطنت و سلطنت که
 گوش همش بر فرمان ایشان
 نهاده زبان دقت از گفتگو
 سوالی و طلب است دارند و قصد
 و بهت جز برای مثال اموات
 حکم نه گمازند و مقام همگان
 از ارباب یقین است که نظر بر
 حسن ظن مولی کریم تالی و
 تقدس و صفت بلو بیت نبی
 عز و علا داشته و لطف و کرم
 او را و کلیل حال خود ساخته
 تمام کارهای خود را بتدبیر و
 اختیار وی سجاده گذاشته
 فارغ البال و مرفه الحال
 بر لبه فراغ و استراحت افتاد
 اند من آن خدا بیگانه بی سابقه
 طلب سوال چندین ابواب
 نعمت بر روی مراد گشاده و
 خزان رحمت بخار و وقت

مخدوم شیخ محمد الحسینی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

الاجی از اولاد حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر الحسینی الجیلانی است نسبت او شش واسطه
 بان حضرت میر سید بن طریق سید محمد بن سید شاه امیر بن سید علی بن سید محمد بن سید احمد بن سید علی
 بن سید السادات و منبع البرکات شیخ سیف الدین عبدالوہاب بن شیخ السموات والاخین محی الدین ابی محمد
 عبدالقادر الجیلانی رضوان اللہ علیہم اجمعین صاحب عظمت و کرامت است جلالت بود طوقی ظاہر و
 عظمت باہر داشت جامع علوم معقول و منقول و شمول نعم ظاہر و باطن حاوی فضایل جسی و نفسی از
 ولایت و مہجر اسان تشریف آورده و از آنجا بلتان شرف قدوم از رانی داشته بہ بلکہ اچہ وطن فرود
 یکبار سیر اکثر مہموہ عالم بر قدم تجرید وعت بے تعلقی نموده بار و دم با خیل و شتم بیار و توابع و لواحق بشار
 دین ديار شرف قامت و وطن از رانی فرود پا د شاه وقت در حلقہ ارادت و در آمدہ غایت کجہ منگی
 و اخلاص نسبت بلا زمان او مرغی داشت و ديار ملتان دکان او ان قحط جال فاضل و علما و اکابر
 بودند تشیققتی عزت ذاتی و علوفطری از ہمہ نصب سبق در رنودہ بر سندا ستیاز و اندر او باداشت
 او را عالم شعر نیز بی او اکثر بناقب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نظم فرمودہ است و دیوان
 غزل نیز ترتیب داده قادی تخلص میکند و ترجیعات از دہ زبان فرشتہ این چند بیت از انجاست

رندیم و قلند ریم و چالاک	ستیم و حریم و بیباک	جاسیم و صراحییم و بادہ
دور و صد نیم و بحر و خاشاک	والی و ابیت شش و پنج	حامی بلا و فہم و ادراک
مجموعہ راز عالم دل	منصوبہ کثافت سر لولاک	بگذشتہ ز خویش بے کدورت
نگذشتہ ز عشق جوہر خاک	آئینہ صاف باخل و غش	حسانی دل و پاک اخی شکاک
گر صاف شوی و پاک دلم	سیگوی چو قادی تو نا پاک	با بلبل بوستان قد سیم

بیت اخیر کجاست بفرشتہ نسبت شہزادیت از حضرت غوثی رضی اللہ
 عنہ زیر کہ از شہسبکی از القاب حضرت است کہ بعضی از تقدیرین اولیائیش از ظهور حضرت شہزادیت
 او بدان خبر داده و گفته کہ آنحضرت اور ملکوت اعلیٰ بار شہب خوانند و در قصیدہ قطبیہ فرمودہ است
 شہر زابل الافراح اما و دو جہا ہد طربانی العلیا باز شہب بد قیرہ مخدوم شیخ محمد در اچہ است
 رحمۃ اللہ علیہ و اور اسہ سپرد و شیخ عبدالقادر کہ اورا مخدوم ثانی گویند و سید عبدالمد کہ و فضیلت
 و لطافت طبع و سلامت قریحہ در زمان خود نظیر نہشت گویند حضرت مولانا عبدالرحمن جامی باستلح
 خبر فضائل او بجانب و تا سیر فرستادند و سید مبارک سید عالی مقام بود از ایشان خلفی مانده کہ
 نام ایشان میر میران گویند بنامیت حسن و متبرک در لاہور سکونت دارند

ما کردہ بہت آخر عادت کرم
 و استنان و صفہ و حسان
 باز خواہد داشت آن داوہ
 باز خواہد شد و اگرچہ نظر
 قدرت و بی نیازی در گاہ اولیہ
 و لا ابالی بارگاہ عزت کہ توتی
 الملک بن نشاد و نزع الملک
 من نشاد صفت او ستی
 و ہر سی نیز راہ باید لیکن این
 ان ظن لازم حال ایشان شدہ
 بکلمہ ناخدا ظن عبدی بی انیم
 تیرہ و زوال بخود و مامون سہار
 سوم مرتبہ در ترک میری زغرت
 و پریشانی و الترام صبر و سکون
 شامہ و عجز و ناتوانی است چون
 دریا خندہ و دہندہ کہ ہر چہ بخت
 بی شہزادہ امور و حوادث ہر
 و احکام قضا و قدر جای گیر
 نیست از قبول کردن آن زن
 در دادن بہان چارہ و گریز نہ
 از صبر و سکون چارہ نہ نہ
 و از کوس خبات و ستفاسک و
 نہ گفتن کہ فائدہ ندارد و دل
 این مرتبہ بخر و بخل سانی کافیت
 و کمال معرفت از مریدان
 ابائی مشطونہ بر ہر تقدیر ترک
 تصرف و تدبیر از مصالح بودہ
 آمد و شہ طراہ بندگی افشاہ
 بندگی خود بجز افگندگی نیست
 نامہ خویشی بانندگی و حصول
 اینجا کلمتہ الیت تنبیہ بران
 ضروری و علم بیان واجب
 تا تو ہم نکنند و گمان نہ بزد کہ
 چون حرکت بدید و احتیاج بہ
 راہ آمدن باید از الترام طراہ

مخدوم شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ

بن شیخ محمد الحسنی البجیلانی الملقب بشیخ عبدالقادر الثانی صاحب کرامات ظاہرہ و احوال باہرہ و مقامات غلیبہ و مناقب جلیبہ و تصوف بود و کمال است ظاہر و باطن برکاتی ساطع داشت نور می لامع و حالی با کمال و کمالی فوق الوهم و خیال بسیار از عصاة و کفایر بشاہ جمال و معائنہ کمالش بعبادت تو پیمو می رسیدند و شرف بیان شرف می شدند و سی در ولایت ارشاد حق حضرت غوث الثقلین است و در کمال است تابع آنحضرت آمد و از شیخ عبدالقادر ثانی و مخدوم ثانی گویند ہر چند کہ آنحضرت ثانی ندارد و کدام درجہ عالی تر از ان باشد کہ کسی ملقب باین لقب باشد **نقل مست** کہ وی در عنفوان شباب بغایت تنعم و ترفہ نمودی و با سباب عیش و طرب بسیار التفات فرمودی تا بجدی کہ چند شتر بار آلات تقنی و مزہیر بہرہ ایشان می بردند و در آخر حال کہ بر سجادہ میخست و مقام تربیت نشست بہ تناب کلی از استماع تقنی و قعود بروی نمود و مردمان و طالبان کمال نیز از ان زجر و منع می فرمودند و اگر احیاناً ازین باب چیزی استماع نمودی چندان بکا و اندر عاج او را دست می داد و کہ قریب باین زمان روح می رسید ابتدا حالت مجذوبہ او آن بود کہ روزی در میانان اچہ شکاری کرد ناگاہ در اجماع بصوت عجیب آواز غریب می نالید و فریادی کرد در ویشی در آن میانان می گشت گفت سبحان اللہ روزی باشد کہ این جوان نیز از خلق محبت مولی جل و علا ہجو این دراج بنالد و فریاد کند آواز شنیدن این سخن حالتی دست او و دل از تعلق ماسوی سرگشت و بچنین روز بر و زسا جذب آثار شوق و انوار محبت وی فاضل و نازل می گشت تا بنگاہی خاطر ازین جانب فارغ ساختہ بمولی تعالی پیوست **نقل مست** کہ روزی در ملازمت الدماجد اقدس سرہ قطعہ چندی از نخل آورده بودند فرمود این پیش عبدالقادر ببرد تا ابرہہ پوستن مازدوی فرمود تا ازین نخل بران سگان شکاری جملہا بسازند این اسب مست مخدوم رسانیدند کہ آن نخل برای ابرہہ پوستن بسید عبدالقادر عنایت فرمودہ بودند وی آنرا بکلمای سگان صورت نمود مخدوم ازین سخن در غضب آمد و او را بحضور خود طلبید عتاب غائر کرد ہمہ در آن شب غمخواران و غمخواران شد عنہ بخوابید کہ می فرماید عبدالقادر فرزند من است تربیت او من سکیم ترا فرزند ان دیگر مستند تو ایشان را تربیت کن ترا عبدالقادر شکاری نیست ازین واقعہ حالت جذبہ نسبت تو با و موکد و مقرر شد و دست از جمیع مواصلت و عیش باز داشت و ہمت بر قطع کلی برگاشت مزامیر و آلات تقنی بکشتن جانوران شکاری دور کرد و محاکم شد و بلوک طریق حق اشتغال فرمود چون بندگی مخدوم رخت قاسم ازین سرای غانی بجاہم باقی برزد منصب سجادگی و مقام خلافت از میان بردارد ان بجنس است و تعیین بود و لیکن بسبب آنکہ ترک ملازمت بادشاہ نموده بود و در آرد ان ہنوز در ملک ملازمان می داشتند ازین

حالت سعی و طلب جد و جہد در سلوک طریق طاعات بہرہ نیز منافی طریق بندگی بود باشد چہ این نیز داخل تدبیر و اختیار است کہ از ترک مقام آن ناچار است پس باید کہ از جمیع کارہای دین و دنیا فارغ نشینند و براہ سعی طلب جد و جہد صلاقم نہ زنند چون آنست کہ اپنے ملازمان شیخ کردہ اند تدبیر و اختیار است کہ از عیش خود برای نفس خود برانگیزم و ملازمین میرا و اختیار است کہ شاع تعالی و تقدس بطلعت رافت خود برای بندگان خود پرداختہ و مصالح دین دنیا ایشان بدان منوط ساختہ است ملک بدان دگر شش کردن ان منافی طریقہ عبودیت بندگی نیست بندگی خود بہین است کہ ہر چہ فرماید ان کئی بیری کہ ساختہ است روی برآہ کردہ است و بی آن روی و از پیش خود تدبیری و حلیہ بر نہ آگیزی و برای دیگر نہ روی و ماسی دیگر نمیدانی بندہ ا خواستی نباید این معنی دارد والا خواستی کہ موافق خواست شارع است ان زخم است بندہ است و خواستہ بندہ این بخواہد اینجا البتہ بندہ ا ان باید خواستہ کہ خواستہ اگر خواستہ ان کند بندہ ا دما و موم و موم نبود و ہر گاہ کہ

داده کننده جهان باشد که اگر حولی بفرستد
بخواه و بخواهد و اگر بخواه و بخواهد
و اگر بخواه که بکن بکن و اگر بکن
کنند که بکن بکن بکن بکن
و قشای حقیقی رسیده باشد اینجا
خواست بخواست است و نا
خواست بخواست است و نا
مشتو است که چون سلطان العالی
باز بایستایم یا قدس مرصوفان
شد که چه خواهی گفت کن ای هم
که هیچ نخواهد بخواهی گویند که
چون بایزید خواست که هیچ
نخواهد این خواست بخواست
نیز خواستی است حقیقت بخواست
آست که هیچ نخواهد بخواست
و نه خواست بخواست ای هم عطا الله
اسکندری در کتاب التوفیق
استقفا الله بگو که این
اعتراض بسلطان العالی
خون پس است که معرفت ندارد
زیرا که خواست بایزید بایستایم
این خواست را از آن
روست که مولی تعالی زوی
میخواهد که بخواهد پس این خواست
دی خواست بخواست است
باشد این خواست حقیقت
خواست بخواست است تعالی
چون دی تعالی از دی خواست
که ناخواست بخواست بخواست
این ناخواست بخواست
خواست ناخواست چه باشد
اگر خواست بخواست بخواست
باید خواست پس بگو بایستایم
تعالی این بندگان خود بخواهد
که ایشان را از پیش خود خواستی

رهگذر غلبه بر چه و ا خلاص باد شاه نسبت بخدا شسته بود ایشان جمع فرامین مسانید چشم
دو ظایف پیش او فرستادند و فرمودند که ما را باینها حاجتی مانده است بهر که خواهند سپارند سالها هم برین
حالی گذرانیدند و هر چه از دست اغیار از شداید روزگاری رسید صبری فرمودند **نقل است** که
یکبارگی بادشاه عمدا ایشان پیش خود طلبید و نوشته فرستاد که اگر ایشان مجلس را بجزو فاضل النور
مشتوف سازند عین سعادت و بخش کرم خواهد بود و با وجود ایشان که احد باشد که دعوی شیخت و بزرگی نماید
هر چه از تفصیلات و تاضیلات اخذ است فتنه باشد عفو فرموده متوجه این احد و دشمنان حضرت در جواب
نوشت **پیچ باب زمین باب وی شستن نیست** | هر آنچه بر سر می رود مبارکباد | کیست که خلعت
سلطان عشق پوشیده است | بجهای بستی کجا شود دل شاد | و این واقعه مشابه آن حالت است که
نقل می کنند که سلطان سخرافه بکنب حضرت عیسی علیه السلام نوشته بود که اگر عنان تو چه باین
صوب منعطف گردد ولایت یتیمان که ملک نیم روز است تعیین کن اگر خاقان حضرت ایشان کرده آید حضرت
در جواب نوشت **چون خیر بخیر می بخیزم سیاه باد** | جز فقر اگر بود و دهر بس ملک بخرم | از آنکه که یاقم خبر از
ملک نیم شب | اسد بکنیم روز یک جوئی خورم | و بعضی این حکایت نسبت به شیخ نجم الدین کبری قدس
نقل می کنند و الله اعلم **نقل است** که ایشان ادرابند حال با در احوال و عبادات ظاهر شغال
بسیار بود و با بیکدیگر تمام روز فرصت نداشتند و در آخر چندان استغراق بحسب شغولی باطن غلبه کرد که بعد از ادای
فرض وزن روانه بزم مراقبه کار و بیکدیگر بعد از ادای خیر تا اخلاق در بحر مراقبه مستغرق می بودند بعد از ادای شرف
تا چاشت و همچنین باین صیغ اوقات ملاقات اندک قیلوله می کردند بر همان لوریای که در مسجد افتاده بود
واقع می شد و قهتا بودی که نفس لغیس خود و از آن قیامت می فرودند و امامت می کردند وقتی دیگر برای نماز
بامداد برخاسته بودند مردم خانه فریاد کردند و آواز دادند تا سعادتی که در آن وقت روی نموده است دریا بنده تا
رسیدن مردم آن دولت تمام شده بود چون بعضی از ایشان ببلارست سیدند فرمودند که همین ساعت
حضرت عالم پناه صلی الله علیه و سلم بنده خود را بشا به جمال با کمال خود شرف ساخته بودند و خاتم که شمارا
نیز از آن فضی برسد تا تفصیل کرد **نقل است** که دزدی قوالی بخدا شسته آمد فرمود بر تو بکن باب ایشان
و سترارش و در دیش باش قوال بی توفیق را هست برین کار صوت نه لبست کی از امر الکنکاه در مجلس حاضر
بود این سخن دزدی گیر آمد برفت و سترارشید و از جمیع معاصی توبه کرد و بشت است بعد از این اشنا گردید
وزاری بنیاد کرد و گفت مرا برادری بود در کجرات حالای بنیم که جنازه او برآمده است بدفن کردن میسرند
حق سبحانه و تعالی به برکت نفس مبارکش چنین کشف جلی بعد حال با و عطا فرمود **نقل است** که یکبارگی
در ملتان طاعت طاعتی حادث گشت که کار بر خلق آید یا رنگ شد و بای حام و میان آمد مردم از بزرگوار
که در وضع وضو ایشان رسته بودی برزدند و بر موضع طاعت میالیند و شغای یافتند **نقل است** که سیفر

که در دست من خاصیتی نهادند که هر ملتی و هر مانی که برسد متغالی آنجا افتاد و در این خاصیت نیز به نسبت تراخت حضرت غوث ثقلین صلی الله علیه و آله چنانچه بعضی از اولیای عصر آن حضرت فرمودند انشيخ عبد القادر سیرى الکلمه والابصر ویکى الموتى باذن الله و از جانب کثوت غرائب خوارق اوست که می گویند یکبارى در آنچه و ملتان و دو اتخوان پیلو چندان پیداشد که صدت انیدر دهاک تو امان بودند و اصلا تخلف همان وقع عند شت مردی بود غیاث الدین نام از جاعه انگاه که بخدش ارادت شت و بغایت تقوی و صلاح آموسته بود و هر شب جمعه بشرف ویت حضرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم شرف می شد شبی آن سرور مقدار یک دست فی پاره بوی عطار فرمود و گفت این البتد و بقدرم عبد القادر به بشارت به مراد که هر جا که این فی پاره را برساند و ده بار قل هو الله احد بخواند حق تعالی آنجا فی بحال اثر شفا پیدا آر و این جانب خدمت ایشان در معامله دید که آنحضرت صلی الله علیه و سلم می فرمایند پیش غیاث الدین امانتی سپهر آیم از ایشان و بکار بند گویند که چندان آثار و اسرار ازین بظهور آمد که از خیر تقریر و تحریر خارج است و حکایت این نه در دیار ملتان مشهور است و آله شریفه حضرت مخدوم ثانی سیده بود بنشین شیخ ابو الفتح که از اولاد سید صفی الدین گار زونی خواهر زاد شیخ ابو اسحاق گار زونی بود و بنای بلده آنچه دعایت از سید صفی الدین شده است قصه آبادانی او را چنان نقل می کنند که شیخ ابو اسحاق گار زونی بعد از عطاء نعمت خلافت رسید صفی الدین حکم کرد که بر اشتیری سوار شود و هر جانب که آن اشتیر برود و تو نیز برو و آنجا انبشید مقام ساز متوطن شو چون باین سرزمین که اوچه در آنجا است سید بنشینست برنجاست بهما بنج حکم اشارت شیخ توطن کرد و مشرجه آبادان ساخت گویند که زمین اوچه صحرای کفیتی حالتی دارد که در زمینهای دیگر نیست البته کسی بودی فراق و دیوانگی می برد آن بان آبادانی که در زمان سابق دشت مانده است مقابر بزرگان است و اندک آبادانی است خاک نیست که برین تقدیر معنی وجد و کیفیت آن بیابان بیشتر از خیر خواهد بود و این شیخ ابو الفتح جدا دی بندگی مخدوم بسی متبرک عالمیقام بود و در تخریر حاضرات ایشان تصرفی تمام دشت من شریف حضرت مخدوم ثانی هفتاد و هشت سال وفات و شیر دهم سیح الاول ششمه بعین و تعالیه و مقبره شریف او دو مقام اوچه مشهور است یازده خیرک و مخدوم شیخ عبد القادر را دو پسر بود بزرگتر

شيخ عبد الرزاق رحمه الله عليه

صاحب فضایل و مناقب مفاخر متبه عالی دشت شانی عظیم دمی در وقت حیات حضرت مخدوم حاضر بود بسبب از ابو عیث بجانب ناگور شریف برده بود و در روزی در ناگور شسته بود و فرمود که امر فرزندگی مخدوم مرا آواز داده اند و پیش خود طلبیده تا واقع چه باشد چون اندک تاخیری در توجه بدان حد و راه یافت در وقت حیات نتوانستند رسید بعد از چند روز مخدوم آرزو حکم و صیت الداجد لباس خرقه و اجازت خلعت و نعمت

نباشد و بسیاری بود خواست ایشان همان باشد که من خواسته ام و تدبیر جهان کن کردیم و من خواستگام و ساخته ام برای ایشان از تدبیر و ترتیبات پخته می باید ساخت و جمع کرده ام شرایع و احکام و عقین نموده ام و ظالمت طاعات عبادات که اگر بدان عمل کنند و منقبات در زین سعادت دنیا و آخرت برسند پس ایشان اباید که از تدبیرات و اختیارات نفس خود قانع نشینند و بعد بر من که پرورده گار ایشانم و دانام تو مهربان ترم بر ایشان از ایشان گفتا کنند از من خود تدبیری بر نه انگیزد و بعضی گویند که این سخن از سلطان بایزید در ابتدا حال است که هنوز از تنگنای خواست و حیطه آرزو و تمام بر نیامده است و خواستی دارد اما خواست دی نیست که او را خواستی نباشد و مطلق از خواست بر خیزد و این خواست بنا بر است مبدل گردد و آرزوی بی مقام دارد و حاصل کرد این توهمی است که برای خصوص قول سلطان باینکه بجایش درود ولیکن با قطع نظر از آن قاعده عام و ضابطه کلیه برین باب همان است که ممنوع خواری و تدبیری است که نیکو پیش خود برای نفس خود نگرفته

شیخ مشرف شدند و قاتل در پنجم جادی الآخر ۹۲۲ هجری شین و العین و قاتل دیگر -

سید زین العابدین حمته علیه

هم در حین حیات مخدوم از عالم رفتند و والد ایشان از صالحات و قاننات بود و از ایشان خلفی ماند میر سید محمد که منظر نظر عنایت و مشمول شفقت مرحمت بندگی مخدوم بودند شاه الکبش و برادران ایشان که در لاهور ساکنند فرزندان ایشان اند و شاه الکبش پس از خلاق حمیده و صفات برگزیده موصوف بود در ۹۹۲ هجری و تسعین و تسعمایه در ولایت بنگاله بریاض ضوان خراسید حمته علیه و علی اسلامه اجمین -

مخدوم شیخ حامد حمته علیه

ابن شیخ عبد الرزاق بن شیخ عبد القادر حسنی کبیلانی صاحب سجاده برحق خلیفه مطلق حضرت غوث الثقلین بود بزرگ عالیشان رفیع المکان مظهر کبریا و جلال صاحب تقوی و کرامت و عظمی جلالت است بر عالمی دشت مقامی بس بلند از ستاع دنیوی از هر قسم که تصور کند قطعی و افرا و حاصل بود لیکن بر کرم مالک انصاف نامی که شهادت و جوب کوه باشد نشده و می مرید جد و دست شیخ عبد القادر ثانی قبولی عظیم دشت و در زمان خود کس بزرگی و شیخت خلافت این سلسله علیه میرد و هر که با وی دم خالفت و کاری از پیش نبرد و غیر ایشان حاصل وقت خویش ندید و شیخ حامد در عالم حیات خود امر خلافت و سجاده نشینی ابو له شریعت خود پس از آن پسیدی و سندی و شیخی مشکاکه مصلح الاصلیه مرآة جمال تحقیقه المحدثه النور الازهر لاطهر لاسر لاقس الاطهر صاحب المجد لافاخر کامل الباطن و الظاهر المتعجل بجلایه المصطفی و المتخلق باخلاق المرتضی الشیخ الوصی الرضی الیهی جمال الدین ابو الحسن شیخ موسی سلمه الله تعالی و اتقی و جمیع لوازم و توابع این امر شریف از اشغال باطن و اوضال ظاهر بوی تفویض فرمود از جهت محبت رضای که حضرت مخدوم را بوی بود و قابلیت استحقاق که در هر شریفش معانیه فرمود و از جهت صریح اذن یا دالت آن که از حضرت علیه قادریه درین باب یافت بعد از تفویض و تلقین و اندک مدت رحلت فرمود و کان وفاته تاسع عشر من فی القعدة ثمان و عین و تسعائة و دوی سلمه الله در خلق و خلق و ارث حضرت بنوی است صلی الله علیه و سلم و در زمان خود صاحب سجاده و رهتین سلسله علیه قادریه است و را بر گاه حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه و را بر کتب طبعی نسبت دیگر هست که اهل خصوص را باشد با بر با بشر و بیت آنحضرت حضرت عالم پناه صلی الله علیه و سلم شریف شده و حضرت مخدوم شیخ عبد القادر ثانی بطریق کشف قبور ملاقات نموده بشریت بیعت وی مشرف گشته است و وی در شجاعه و سخاوت و علم و حلم و ارث حضرت مر تصویبه بنیه است و در حسن صورت و سیرت نقاوه الله اشنی عشر صوفی و او که حدیث کانت فی عینی موسی ملاحه سن را و اصبه المصدق

اما در بیعت شرع و اختیارات وی خواست آن سنانی غیور بنود و اگر خواستی بود ازین و لا که خدای تعالی این خواست از وی می خواهد و حقیقت خواست می نبود و سنانی شرط عبودیت نیفتد و طلب وقت شیخ ابو الحسن شاذلی قدس میفرماید که در مختارات اشرف و ترتیبیه لیس لکنت شی انما هو مدبر الله لک فاسمع و اطع یعنی ترتیبی که شرع نماده و غیبیاتی که وی تعالی کرده است ترا در آن جا دخل نیست آن مدبر است که پروردگار تعالی و تقدس برای تو کرده آنرا بشنو و اطاعت کن فرمانبردار باش و آن صلی عظیم است و اسلست بحکم که بنای کافا شریع و احکام و حفظ از ترغیب و ترهیب و ربوبیت برانست این عمل فقه ربانی و علم لدنی است هر که از اینین فقه نه این روش رود از فرقه حشویه و معطله بود و خروج ازین اصل موجب بیرون افتادن از سجاده شریف و وقوع در مادی ضلالت و غوایت گردد و برین اصل تمامه تدبیرات و ترتیبات و اوضاع و احکام دین دنیا ثابت مانده و اسباب آلاء که ضائع حکیم تبارک تعالی بندگان برای انظام احوال و دهبانی و حصول کمالات می و روحانی و ترقی در جانا

است میرتی که آیت الهی خلق عظیم را مصدوق نواله عالم نور جلاله مادام بقال اللهم صل علی محمد وآله جمعین

شیخ داود رحمه الله علیه

مرید و خلیفه مخدوم شیخ حامد آخنی اکیلا فی سبب صاحب حال صحیح و کشف صریح در حین سلوک یا ضاعت شاقه و مجاهدات فوق الطاقه کشیده و از بهر الوقت غیبیه اشارات لاریبیه شنیده و ابتداء حالات جذبیه و در آمدن او در طریق سلوک پنجهان بود که او در شنای تحصیل علوم قائم توفیق الهی بجانب گیر برد و بطریق ریاضت مجاهده دلالت کرد و چندان کار بر نفس تنگ گرفت بر خلاف مراد او رفت از تصدیق و تحریر خارج باشد گاهی ان اول شب تا آخر اقیام گزرا نیدی بی آنکه بر کوع رود و گاهی تمام شب کوع بودی گاهی در بخار کوع در قندها همسیرین پنج اسب از نباتات عشق و محض بودی اختیار و التزام بودی چند سال در بیابان بین طریق گزرا نیدی تا خاطر خطیرش از جمیع مساوس و تعاقبات آسوده شد و تفرقه و تشویش از باطن فیض موطنش رخت بر بست آنگاه از برای اقامت سنت انابت و بیعت که طریقه سلوک مشایخ طریقت است متوجه بنابا قدس شد از آنجا که کمال حال و صدق طلب توفیق استعدا او بود و متعلق سلسله علیه تادیه و تثبیت بذیل عظمت این خاندان عالیشان اشارت با بشارت یافت باز دیگر متوجه شد بخصیصه کلام کی از خلفای این خانواده بزرگ است و به مقتضای اشارت غیبی بخدمت سید حامد که خلیفه رستین حضرت غوث الثقلین بود توجه آورد و دست بیعت برداد و بیعت خلافت مشرف گردید **نقل است** که می در مجلس چنان مضطرب و منتظر نشسته بود که گویا که چیزی کم کرده است یا بر آمدن محبوبی روی انتظار آرد و آنگاه او را ذوق و حالتی در گرفت و در بیان حقائق و معارف در آمدی و سخنان بلند و نکته های ارجمند گفتن آغاز کردی فرمودی که از جانب اق با به بول من می و در که نفخه از فلجات آبی با وی همراه است و اکثر احوال بجانب عراق نگران بودی و این معنی مبنی از نسبت معنویه است که او را بر آن حضرت بود و فی الله منه شیخ قطب عالم می گفت که چون بجا رست او رسیدم بحجت غایبه طریقه و عظمت نصیحت از خدمتش مشاهده افتاد بنحاطر خطو کرد که اگر شیخ طریقه مهدویه دارد بجز این خطوطی سابقه تقریبی سر بر آورد و فرمود مهدویه فرقه ضاله سبطه است و من با اس انفاص بطریق متعارف میان ایشان بصدیق از حضرت عالم پناه صلی الله علیه و سلم ثابت نشده اقل مرتبه ذکر سماع نفس است اکنون جانشین شیخ داود شیخ ابوالمعالی است که بنایت مناصب علی و قدر متعالی دارد و در ریاضت مجاهده می کشد و قبولی تمام یافته حسن مقال ضمیر معیت حال ساخته مناقب حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه در لباس عبارت فارسی در آورده بغایت لطیف و شیرین اشتیاق ملازمت بسیار است ان شاء الله تعالی میسر گردد و وفات شیخ داود در شنبه

مکتوبات شیخ

کمال علی علی خلق فرموده از تعطیل ابطال محفوظ و مصنون گردد پس بنده باید که خواست ارادت و می طلب جد ازا است و طاعت طاعات رعایت حد و شرعیات بجای آورد تا سالک راه است گردد ره راست و باطل رسی و فصل چون پایه عمل و خواست تدبیر ثابت و بر جا ماند کسی هر چه کند چه مساکین و فقرا و چه ملوک و اماره آن کرده موافق تدبیر و تقدیر و اختیار آبی و امر و نفی شریعت باید بمقام قرب و رضا و خشود می و در کمال نفس سد و ترک مال و منال جاه و جلال بیرون آمدن از دایره اسباب دنیا فقر و فقر حاجت نیفتد و اگر فقیرت او را از صابران نویسنده اگر غنی است از شاکران شمارند فقیر صابر و غنی شاکر بر دواز یا رنگا حضرت و مقبولان در کله و عزت اند نزد بعضی فقره که بر قدم تجرید و نیستی ثابت در راه بندگی و طاعت مستقیم است قرب تر و نزد جامع غنی شاکر که وظایف شکر گذاری نعمت های بجا آورد و بر فرموده شریعت رود و آنچه او را داده اند از نعمت در مرضیات حق محض

کند فاضل و زوجهی گویند فقیر
 شاکر که بر نعمت فقر شکر گوید
 و جسم در روح خود را راه
 و محبت بدل نایه فاضلتر
 از هر دو قاعده راه برزیده
 حق رفتن و اتباع شریعت
 کردن و او امر و نهی دین و
 ملت بجا آوردن است عینی
 و چه فقیر اگر فقیر بر جاده استقامت
 زود بر سجاده طاعت مستقیم
 و ممکن نه نشیند کافر نعمت
 باشد و داغ سواد الوجه
 فی الدارین سیاهی حال می
 گردد و اگر غنی قدر نعمت نشاکر
 و طعنان تکبر و غنوت و اسراف
 در زود و در فسق و فجور و هوس
 سنگ آید مرد و در خطر و در گناه
 قبول گردانند و بالمد من ذلک
 و اگر توفیق رفیق حال وی
 شود و در سلوک طریق طلب
 رضای مولی سبحانه و شکر
 گذاری نعمت پایی محبت
 استوار دارد و سعادت نشانی
 فایز آید و از ملوک دنیا و آخرت
 گزوازی و لفظاً سخن بزرگ
 یاد آید که گفته است تمامه
 آدمیان را هر چهار قسم بیرون نه
 ملوک دنیا و آخرت فقرای
 دنیا و آخرت ملوک دنیا و
 فقرای آخرت فقرای دنیا و
 ملوک آخرت ملوک دنیا و
 آخرت آنند که همچنان که
 درین جهان دایمیش و
 کامرانی و فرمان دمی و کرامتی
 دارند در آنجهان نیز ذخیره

این شاهین است که عبارت شتان منان متضمن حصول سنت و قبر او هم در شیر گرده ولایت پنجاب است
 که محل سکونت او بود و از او سلطان مامنه خلق آن دیار گشته رحمة الله علیه -

میر سید اسماعیل رحمة الله علیه

ابن سید ابدال سلسله ایشان منتهی می شود و حضرت شیخ عبدالرزاق بن غوث الثقلین شیخ علی الدین عبدالقادر
 احنی کمالانی رضی الله عنه درین دیار با سلسله سجادگی آنحضرت ارضی الله عنه ایشان برپا داشتند شیخ
 محمد حسن و شیخ امامان و دیگر درویشان غایت مدنگی و نیاز نسبت بلا زبان میر سید اسماعیل حایت میکردند و ذات
 او سنت و تسبیح و ذکر و زهد و تقوی است که بعضی تقریبات آنجا تشریف برده بودند رحمة الله تعالی علیه -

شاه فیض رحمة الله علیه

ابن سید ابی الحیوة ایشان نیز سلسله نسبت خود را بحضرت سید عبدالرزاق میرسانند از ولایت بکال در
 لباس فقر و تجرد درین دیار قدم آورده و رقبه سالوره خضر آباد در خست قاست نهادن می بود و وضع فقر و تجرد
 می گذرانید سید نصر الله مروی بود عالم و عامل و صاحب حال و شیخ و مستقیم جگر گوشه خود را در عقد نکاح او در
 آورد و بعد از وقوع این تعلق او را توطن و سکونت به آنجا اختیار وقت افتاد و قبولی تمام و شهرتی تمام
 او شد و خلق کثیر از نواحی آن دیار در حلقه راحت و عقیدت او درآمد و جمعی از درویشان اهل نیز بخدمتش
 انساب نمودند و از آنجه شیخ عبدالرزاق المشهور شیخ بهلول مرید خلیفه است جامع است میان علم شریعت
 و طریقت از اول فطرت بر نشانه عبادت و تقوی و صلاح برآمده و بر عصمت فاتی نشود نمایانده و بعد تحصیل علوم
 دینی تهذیب اخلاق و تبدیل صفات موفق شده و احوال درین نمان در دهره درویشان سالکان بچنین
 مردم در سلوک این طریق رسوخ قدم و اتباع سنت حضرت سید المرسلین صلی الله علیه و سلم اندر و غیر از این
 و ذات شاه فیض در ولایت بکال واقع شد تقریب آنکه سلطان محمد ایشان امداد آنجا فرستاده بود و از آنجا
 ثالث فی قعه نه نشین و تحسین و تسلیت هم بسالوره آورده مدفن ساخته اند رحمة الله علیه و در ایام
 مشهور است از سلاسل که انتساب باین خاندان عظیم ایشان دارند اینهاست که میان کرده شده به ترتیبی که ذکر یافت
 و از مدعیان این نسب عالی سید شاه محمد فیروز آبادی بود او را درین دیار قصه غریب حکایتی عجیب است
 که مشهور است و محل کیفیت احوال او آنست که او مروی بود در زمان سلطان ابراهیم بن سکندر لودی از
 از جانب یار دکن بدلی آمده دعوی نسب حضرت غوث الثقلین نمود و بلا خطا این نسبت عالی با خیم غلب
 او ضلع الطوار و طوالت هکوت و استناد بهمت و قوت و تنهال طریق دعوت او را با طهارت عایت غلبت
 طهارت و لطافت و اظهار دعوی بلند در نسبت سنوی بجهان آنحضرت رضی الله عنه خلق این دیار به جمع

و اعتقاد بی اختیار شدند سلطان ابراهیم در آن زمان دغدغه از جانب ظهیر الدین بابر شاه بسیار بود می
صعب ازین محروم و پیش آمده در توجه و التماس عا از خدمت درویشان مضطرب و او نیز از برای اسخام مر
سلطان مذکور دعوتها کرد و شغولی نمود چون مقتضای همتا حاکم علی الاطلاق برخلاف آن گفته بود فائده بران
مرتب نشد و بعد از ظهور سلطنت ظهیر الدین محمد بابر بادشاه هم در بنیاد عمارت های قلعه فیروز آباد ساکن بود در عهد
سلطنت نصیر الدین بهایون بادشاه نیز قدری و موقت دشت نهایت علو و جت و شوکت شجاعت و در زمان
اسلام شاه بن شیر شاه بود و او را چنان در حلقه اعتقاد خود در آورده که از حد تقریر و بیان بیرون باشد و بعضی امرا
وقت به تبعیت بادشاه خود طریقه بندگی و اعتقادی و درید و بعضی درویشان و طالبان نیز وجه ارادت و
خلافت می آوردند و با بجز کار و بار شجاعت بزرگی او در غایت و اوج درون بود و درین اشعار و سید بزرگ لیشان
از جانب لاییت درین یار تشریف آوردند که می رسید شمس الدین محمد فاضل و دانشور و لاییت شعار و نسبت
و ثار و صنعت طلب بنظر وقت بطریق به تعلیق و تحریر سیر معنوی عالم می کرد چند کتاب و دهنه نگار جمله سید
و زیاده ازین تکلیف وقت شریف خود می داد بهی همت عالی دشت مدنی در کابل اقامت داشت و نصیر الدین
بهایون بادشاه را بوسی عقیده تمام بود و دیگر سید ابوطالب و لاییت سادات عراق جوان و کسین جلایه صفای
سیرت موصوف بتقریب بعضی حواریان و وطن با لوف برآمده در بعضی سفار بخدمت میر شیخ الدین به صاحب
بود و عقد مواخاة دینی درست کردند و سیر بهند و ستان متافق و موافق یکدیگر گشته بودند و شاه محبت با سماع قدوم
سادات عظام خواست که ایشان را بجانب خود گذارد و از چند بنیت بود که درین دیار و صایه نکاح آنها صورت می
بست چون این سادات را دید که مسافرند و از شهر بیگانه آمده در مردم چنان انداخت که ایشان اکفای ما اند و با
پیش از آمدن ایشان می گفت که ما را خوشایند از شرفای عرب اگر ایشان در اینجا بمانند شاید که نسبت قرابت
و مصاهرت بنات بصورت بند و ایشان را همان خود ساخت نهایت توسع و تعلق نمود و در مقدمات خواب
و توادق و تقصیر نکرد و التماس که شمارا غیر از منزل با هیچ جایی دیگر مناسب نیست شما اینجا بمانید که در خدمت
در رعایت شما هیچ وجه تقصیر نمی خواهم شد ایشان چون مسافر بودند و غریب ایشان در پیش سلطان وقت
غایت درجه اعتبار ضرورت بهیچانگی اوستن در داند و درخت قاست بمنزل او افکنند و بعد از زمانه
بسیار ابوطالب از برای نسبت ترویج پیام فرستاد این معنی موافق مزاج وقت می نیفتاد و گفت که ما
مسافر انیم بر قدم بگریه و تفرید ایستاده اما ازین معنی سعادت ارید در همین اشعار و شی این هر دو شاهزاده با
در خانه او گشتند و فتنه و غوغا در میان خلایق بی اندازه افتاد و مصیبت و زجر بلا از سرازه شد ایشان را
بآن جامهای خون آلوده و علمهای سیاه بر آوردند و چکس از درون بدن نمود که جامه چاک کرد و بر سر خاک افکند
و خون آلوده و درخت آه از سینه نهانگشت و آن وقت حضور این قضیه پر شقت باین بیات مترجم است

باز این چه ظلم و ستم است باز این چه کوفه این چه

از اقیانای صیحات و گنج
اسباب خیرات و سعادات
با خود بزرگ و بجزا اعمال و
فضل الهی نعم بهشت ملک
جادانی تا ابد الابد محفوظ و
سرمه گشتند و فقر و دنیا و
لوک آخرت نمانند که اگر چه
بمقتضای نجات و قضای
شعوات فانی قنق بمحفوظ
نیامد بجزای صبر عباداتی
که در دنیا نکردند بمراتب علیا
از سعادت و برکات ملکوتیه
مخصوص ممانند و دهنه
دیگر نیز بقیاس مکتوبان
نمود و ما ندانیم که داخل کدام
ازین اقسام خواهیم بود این
دو قسم که مذکور شد در جات
مراتب بسیار دارد و در هر مرتبه
مراتب که داخل باشیم غنیمت
تا عاقبت کسایت
حکم مستوری دستی همه عاقبت
سند است که آخری حالت
نزد و وصل سخن در آنرا
در دایره وسیع افتاد اما باید
در یافت که حال کسایت
حاصل آن که مدعا و سوال
و خواست و سیر بزمند و بوی
حق و ثابت و محمود است و
نفی و بطلان و نه مستان
برهی دیگر است نفی از آن
که عنوان ظاهر آن خلایق
ادب عبودیت منافی و دشمن
بصورت عزت و بیست و شصت
باین جهت که بنده مامور
به کار کردن و لطف و توفیق

فراقستان چه وقت	عاشور نیست ورنه قضیه بعینهاست	این زهر بار با حسن و محبتی که دادیم
این تیغ باز بر سر شیر خد کرد	باز اینچه در و این چه الم اینچه محبت	باز اینچه چو اینچه فراق اینچه ابتلاست
باز اینچه غصه جگر نهی جان شست	باز اینچه فتنه و سر کون مکان شست	باز این با طبعیت نبوت که ظلم کرد
باز این بخاندان پیرستم که دوست	آن لیش کنه ادر از سر که تازه کرد	و این داغ خشک ادر ابر که پوست
ای وای بر محبت نیا و کاراد	ز نهاد دل مبند برین کار و باراد	و این ازاد حرم رهنه درگاه حضرت عالم بنا

صلی الله علیه و آله سلم دفن گردید و آن فبراین و بزرگ یار تگاه خلق است کان لک سنه خمس و خمین تسع مائه بعد از وقوع این واقعه اکثر مردم بلکه همه نسبت این قتل بشاه محمد کردند و جمیع خالوق از وی برگشتند و مستحقان سنگر شدند و دوستان دشمن و نزدیکان دور و محبان نفور تاج خان کرانی و شیخ فرید که هزاران صوبه ملی بودند بمجلس احوال حاضر آمدند و سنگر افتاد و گفت این زن من نشده است برضاکس بلکه بوقوف من صدق نیافته در دان در خانه درآمد و این کار کردند و خبر باسلام شاه رسید او اشارت بعمل کرد که سلسله شرعی در نیاید چه باشد بران عمل نمایند جمیع علمای لاهور و دهلی و دیار جونپور و بهار کلم سلطان وقت باجماع نمودند و محضر ساختند و خود منکر مطلق افتاده بودند چون در مجلس حضری آوردند می گفت که بکنید اینچه می کنید من مظلوم و بیگناه و از قصه این مصیبت معرا مبراد مظلومی و بیعزتی و سحرسته اهل ریتمی قدیم است بطریق وراثت با رسیده است هر چه بر سر می آید بران صابریم علمای وقت در فتوای قتل او مختلف افتادند و هر چند تردد کردند به نبوت شرعی که شبهه ادران دخل نباشد نرسیده تا مدت بعد بر سر این قضیه غوغا بود و اورا مقید و سجون نگاه میداشتند و از امانت و خواری هر چه نصیب بود و چیزی فرو نگذاشتند نقل است که شیخ امان پانی تپی را درین محضر هر چند تکلیف کردند و طلبیدند حاضر نشد و میفرمودند قدم امان در دوزخ چرخان رود که در سر که که اهل بیت پیغمبر آوره خوار و گرفتار در پیش ایستاده کنند و من در مجلس معزز و مکرم نشسته باشم می فرمودند کشته شدن حضرت آن شاهزاده با حیثیت و خوار کردن ایشان نیز حیف دیگر از آن نیز خون در جگریم و ازین نیز در خوف و خطر هم می فرمودند جنیان و پنهان کارها بسیاری کنند معاذ الله که از ایشان چنین مصیبت بر سر زند و با جملگی بعد از چند گاه هم در زندان جان بعضی مردمان بعد از مردن پای او ریخته و باز از کشاله کرده و یک گوشه گذاشتند آخر در زیر قلعه ملی نزدیک تر کشاکش بر روز دفن یافت نقل است که جماعت همانان پیش او بودند و طعام تناول می کردند یکی از ایشان سیل جزرات اظهار کرد و می طرف جزرات بسته پیردن آورد و پیش همان نهاد در بین ایشان گریه کنان آمد که یکی غلام کچه سپاهی سروسن برهنه دیگر جزرات مرا کشید در حرم سراسر حضرت آورد و دست چیزی بان زن دمانید باز گردانید می گفتند که اینها بسبب تخفیر جن بود که او دست او را مردان و خلقای بسیار بودند و بعد ازین واقعه کمتر کسی بر محبت و اعتقاد او راسخ مانده باشد شیخ محمد عاشق که در سنبل بود مرید خلیفه او بود و این شیخ محمد بغایت مؤمنی و روشی صاحب ذوق و حالت همست مجاهده بود شیخ حسن سرست که در بهر کانونی میزد و او بود و حجت الله تعالی

الحق در خواستن تدبیرات و ترقیات علیم خبر که برای اصلاح حال و وصول او به رجه کمال وضع کرده و بیان تکلیف نموده است اقامت نمودن و مطلق آنرا نفی کردن بهر تعطیل کشد و اثبات آنرا علی الاطلاق بقدر واعتزال آورد و باطل است طریق جامع توسط آنست که از پیشینه اثبات نکلید و از حقیقت دیگر نفی کشد و بسا که این طریق حفظ این قاعده تا ماله ضاع و احکام و اسباب تدبیرات عالم هم مثبت بود و هم مثبت بود هم محمود و هم مذموم و هم از هر دو حیثیت نظر کرد و بر یک وجه اقتضای نمود خطا کرد از مرتبه جامعیت جا افتاد بیرون افتاد و از اینجا است اختلافات مذاهب اقوال و تفرق و تحزب اهل عالم از ارباب هدایت و ضالان از ذنابل و توحید و بصیرت از منی بر لغد و حیثیات جهانست تعدد حیثیات نهات معنی منظور باید داشت قاعده کار ثابت ماند و حقیقت با همیت عالم و بی وی هم ثابت است و هم نمی از جرم صفات حصول وی نیز همین طریق و منوال بود عالم از حیثیات ذات مایه بود خود معده و منفی است و به اعتبار ظاهر صفات حق

مولانا سماء الدین رحمۃ اللہ علیہ

جامع بود میان علوم دینی و حقیقی و تقوی و دوع از دنیا زیادت بر قدر مایحتاج اختیار کرده وی مرید شیخ
 کبیر است بنیره خندم جهانیان سید جلال الدین البخاری رحمۃ اللہ علیہ و گویند پیش مولانا سماء الدین که از
 بشاگردان میر سید شریف جرحانی بود و تذکره و از نشان سبب نبی و قانع که در آن دیار واقع شده برآمد
 مدتها در زنتهور و بیانه و غیر آن کر رانیده بعد از آن به بلخی آمد و وطن کرد سن کبیر داشت و در آخر عمر حائمه پیش
 رفته بود حق سبحانه و تعالی بوسیله علاج بصارت ابوی رد کرده نقل است که ی گاهی بر در خانه خودی
 ایستاد وی گفت غلبه شفقت مهربانی بر خلق خدا بران میرد که جمیع خلایق از چشم سماء الدین آه باشد وی
 بر لغات شیخ فخر الدین عراقی عاشری نوشته نه بجل معانی آن افی و کافی است رساله دیگر دارد و سی بفتح لاسر
 اکثر آن بعینه منقول از رسائل شیخ عزیز نسفی است و فائده و مفید هم جامدی الاول سنه احدی و تسع مائه
 و مقبره او و اولاد او بالای حوض شمس است آنجا صدف و صنوف از اولاد او خفته رحمۃ اللہ علیہ نقل است
 از منتحل الاسرار که از مکتوبات شیخ عزیز نسفی آورده است بآنکه در معنی انتهای انسان اهل شریعت اهل حکمت
 و اهل وحدت اختلاف دارند اهل شریعت می گویند که حق ارواح را پیش از جسد و بعد از آن رسال بیا فرید و هر
 یکی را مقامی معین گردانید باز گشت و بدان مقام خواهد بود و ما سماء الدین مقام معلوم یعنی روح هر که در مقام
 ایمان مفارقت کند باز گشت با آسمان اول خواهد بود و روح هر که در مقام عبادت مفارقت کند باز گشت با آسمان
 دوم خواهد بود و روح هر که در مقام زهدات مفارقت کند باز گشت با آسمان سوم خواهد بود و روح هر که در مقام
 معرفت مفارقت کند باز گشت با آسمان چهارم خواهد بود و روح هر که در مقام ولایت مفارقت کند باز گشت
 او با آسمان پنجم خواهد بود و روح هر که در مقام نبوت مفارقت کند باز گشت با آسمان ششم بود و روح هر که در مقام
 رسالت مفارقت کند باز گشت با آسمان هفتم خواهد بود و روح هر که در مقام اولو امر می مفارقت کند باز
 او بکسی خواهد بود و روح غیر که در مقام ختمیت مفارقت کرده است باز گشت و بعرض است هر یکی از آن
 مقام که نزول میکند باز همان مقام خروج می کند و دائره خود تمام می کند حال این نه مرتبه چنین خواهد بود
 و اما آنکه بمقام یان نرسد باز گشت با آسمان خواهد بود بآنکه گفته اند که انیر استب خلقی اند که کسی و در خلق
 خدای تعالی تمهید نیستین حق و دین قیم این است اگر این مراتب کسی بود می ممکن بودی که هر کسی به
 از مقام اول خود در گذشتی و بمقام بالا رفتی و لیکن کیس مومن غیر شی بمقام نبوت سیدنی نیست و
 مقصود از سلوک در یک این نفع است که پیش از مرگ معاینه کند و مقام باز گشت باشد بده افتد از مرتبه
 علم یقین بر تبه عین یقین رسد و عروج انبیاء و نوح است کی آنکه شاید بروح باشد بی جسم و دوم شاید که
 بروح جسم باشد و عروج اولی یک نوع است بروح جسم و بآنکه اهل حکمت

در وی دقت و سیفات قدیم
 تعالی مراد را سوخت و ثابت
 و هست ناست و مدار کار
 بر حیثیت بود در شیخ شریع
 احکام دین و ملت نظام
 قوانین ملک دولت و غیره
 آنک من الاحکام و الآثار
 برین حیثیت است حصول
 کمالات و جوی و معرفت
 سماء الدین و کوئی برین وجه
 مسترب یاوه گویند و از افوا
 و اسرار حقائق اشیا و در مرتب
 احکام و بدو و محروم و بی
 انسیب ترازو سونسطانی
 گیری نیست که حقیقت عالم
 او هم و خیال گوید و در چیز
 و هر حکم شک و دحاشا
 کلا بنای تمام کارها و حصول
 جمیع کمالات بر اعتقاد و
 یقین است یقین می باید
 و یقین نباشد هیچ کار
 کشاید و نتیجه دهد و از خیار
 بهر چه کند بر یاد و بر یاد رسد
 و حکم میانشو و اگر یقین
 سبب اتصال باطن است
 بوجود حق ثابت در نفس الله
 موجب ثبات استقامت
 بر نعل اعتقاد و سلوک طریق
 رشاد و سده ادا این همه بی
 ثباتی و سرگردانی مردم در دنیا
 ردین از شک و بی یقینی است
 و صاحب شک پریشان
 و بی ثبات ترازو صاحب شک
 اگر چه صاحب همکار از طریق
 صواب و در ترو در درک

اسفل حجاب فروخته ترست
ولیکن صاحب شک تزد
پریشان تر فرگردان جرابه
آری در کاخانه ذات الهی
وصفات و شیونان تنهایی
دی حیرت شک بازتابه
نشود و شک حیرت زیرا که
خیر از قمر خیزد دریا که شی بو
و شک از جبل و نکت کایه
و حیرت در حضور بود و شک
در غیبت است چنانچه یک
در نظاره محبوب حیران است
و حال و کمال اورا بی حجب
بدیده محبت می نگرد و لیکن
بکمال می نمی رسد و او را
آن نمی تواند کرد و این حال
از شاه محبوب و ادراک
کمال و بی نهایتی حسن و
جمال پیدا آید عریض یک
وجه چنانکه از ماده نظر
هر چند نظر میکند حسن جلوه
دیگری کند و دقیقه دیگر در
نظری دارد و در شمع دیگر میکند
و غمزه دیگر می خورد و وقتی دیگر
می بخشد بخلاف مشک که
دی در وجود محبوب صفات
کمال و انوار حال و شک
و تزلزل و در ساعت توتری
افتد و محبوب تری گردد و غم
حیرت مرکب از علم و جهل است
ما علم موجود است و جهل
در کینه و هر دو ثابت است
و شک نمودن و نهیب است
و علم و جهل مطلق علم دارد
و جهل بیان این آن پیش

می گویند که روح پیش از اجساد موجود و بنویس ایشان مقام معلوم نباشد اکنون مقام خود را پیدا می کنند
و اصل حکمت می گویند که محال است که روح آدمیان پیش از اجساد آدمیان بالفعل موجود باشد از جهت آنکه
اگر بالفعل موجود باشد میان ایشان امتیاز باشد یا نباشد اگر نباشد پس احوال یکس باشد و این محال است و اگر
امتیاز باشد پس باید المایزه غیر را با اشاره بود پس روح مرکب باشد اتفاق است که روح انسانی مرکب نیست پس
هر یکی از روح با جسد برابر بالفعل موجود شود اما تبعه مفارقت از جسد روح باقی است پس اگر کمال حاصل کرده
باشد بازگشت و بعقول و نفوس عالم علوی است عقول و نفوس عالم علوی جمله علم و طهارت اند و این در کتاب
علوم و اقتباس انوار باشد و علم و طهارت حاصل کنند و میر که نسبت به عقول و نفوس حاصل کرد چون نفوس
وی مفارقت کند از عالم عقول و نفوس عالم علوی او را بخود کشند و معنی شفاعت است با هر که ام که نسبت
حاصل کرده باشد بازگشت و با او باشد اگر نسبت به نفوس فلک حاصل کرده قبول فیض نوی می تواند
کرد چون در خیال مفارقت کند بازگشت نفوس در نفس فلک قرار باشد و اگر در خیال مفارقت نکرد و علم و
طهارت می بجای رسیده که نسبت به نفوس فلک لا فلاک حاصل کرده و قبول فیض از وی می تواند کرد
چون درین حال مفارقت کند بازگشت نفوس فلک لا فلاک باشد چون اول در آخر را دستی باقی را هم
چنین میدان گفته اند که هر آدمی مستعد امکان است که بریاضات مجاهدات با کتاب علوم و اقتباس انوار نفس خود را
بجای رساند که نسبت شود با نفوس فلک لا فلاک چون مفارقت کند بازگشت و نفوس فلک لا فلاک باشد و اگر
این نفس انسانی مستعد بریاضات مجاهدات با کتاب علوم و اقتباس انوار نشود و علم و طهارت حاصل کند در زیر فلک
قرار که دروغ است باند و با عالم علوی که جنت است نرسد و گفته اند که هر نفس خود را بجای رساند که نسبت به نفوس
فلک لا فلاک حاصل گردد و علم و طهارت اینهاست مقامات انسانی رسانید و هر که عالم صغیر تمام کرده در عالم
کبیر خلیفه خدا گشت و خلیفه کبیر است احمد و چون اکبر و اکبر عظم و جام جهان نیا و آئینه گیتی نامست بن الملک الحی الذی
لایوت الی الملک الحی الذی لایوت درین مقام گاه بواسطه عقل و دل با حق تعالی سخن گوید و بشنود و گاه
بواسطه عقل و دل با حق می گوید و از حق می شنود چون در مقام مفارقت کند ابدال آباد در جوار حضرت پالمیر
خویش و شادان باشد و از قربان حضرت می باشد و این بهشت خلص جای کمال است بدانکه این حدیث گویند که عروج
آدمی احدی نیست اگر آدمی مستعد بر ارسال مستعد باشد درین هزار سال بریاضات مجاهدات شغولی شود هر روز
چیزی داند که در روز گذشته ندانسته باشد از جهت آنکه علم و حکمت خدا تعالی نهایتی ندارد و نزدیک است وحدت
بهیچ مقامی شریفتر از مقام آدمی نیست بازگشت آدمی هم با آدمی باشد و حشر گاه وجود خود -

شیخ عبدالعزیز بانی رحمه الله علیه

پسر مولانا ساء الدین از زمانه وقت بود و لغایت تجرید داشت و ابتدا حال تزوج کرده بود چون آن مانع

مکتوبات شیخ

دآواره بنگردد و بجهت
 اشتباه در معنی شک و
 حیرت گفته آنکه گفت حیرت
 دو قسم است حیرت محمود و
 حیرت مذموم حیرت مذموم ارجح اهل
 بعضی شک است این سخن
 دوست است ولیکن حقیقت
 حال همان است که من گفتم
 ای غرض آن هم که تو
 در جلوه ناز آبی و من چشم
 بروی خوشت و فیه حیران
 باشم و وصل یکیه ازان
 مواضع که یقین در آنجا در
 وثابت باید اعتقاد جزا رعل
 و یاداش کرد درست کردار
 رشت بود یا یک هر کس
 چه کند جزا آن در دنیا و آخر
 بیا بدغایت آنکه دنیا لازم
 نیست محل جزا و ظل و حقان
 اعمال و انگشتان بواطن و
 سر را آخرت است که تمام مقصدا
 در آن موطن ظاهر شدنیست
 در دنیا باغدد هم نباشد و سراج
 ساهل راه در بخاراه است
 ز فرسوست در جهم من حیث
 لا یعلمون و دنیا دار بتلا و
 محل فتنه و بلاست مصابت
 مصائب و مکر و بات آن
 مخصوص بظالمان و بدکرداران
 بود گاهی نیکان هم دست
 و قرار این را نیز بویاری گها
 زادران حکمتهاست درست
 و لطیفهای نهانی و بهترین
 جزا که در دنیا صادقان
 راه و مقبولان در گاه را

حضور وقت نماز عبادت یه با اختیار از وی مفارقت کرد گویند که وی درین ترک مصافحت بخود کرده بود و هر چه
گفتی بصیغه غائب گفتی خواه که خواهد رفت گفتی خواه هم آمدنم رفت مرا و اکل حال بدی بودم تنی در خالقان
شیخ نظام الدین اولیاء قدس سره مشغول بود گویند که وی برای هر وقت نماز غسل کردی و جامه ستی غالباً
بادشاه عهد قوی را سبک کرده بود و در آن میان جماعه از سادات نیز اسیر شده بودند وی رفت به بادشاه گفت
که سادات ابگزار بادشاه گفته او قبول نکرد وی گفت حرام باد سکونت در شهری که تو بادشاه آن شهر باشی
بعد از آن بمنده رفت بادشاه آنجا آمد و چیزی بادشاه پیش کش کرد قبول نکرد و گفت باینها کافرست
بحاکم فلان دیه فرمان ده که در فلان بیابان مرا جابده و تشویش ظلم کند هم بعضی قرابت مند و مقام کرد
آنان قبر او هم در آن جا است حمه الله تعالی علیه -

سید کبیر الدین حسن رحمہ اللہ

سیاحت بسیار کرده بود بعد از آن در ایچ سکونت کرد گویند که وی صد و هشتاد سال عمر داشت و الله اعلم
گویند که از وی خوارق عادت بود و دی آمد و عظم و اشهر خوارق او از خارج کفار بود از کفر بسوی اسلام و پیچ کافرا
بعد از عرض کردن او اسلام بایروی طاقت نماندی و در قبول اسلام بی اختیار شدی جماعه جماعه کفار پیش
او می آمدند و مسلمان میشدند و گویند که این نسبت در بعضی اولاد او نیز مروج بود و گویند بعضی از اولاد او بسبب
انغوائی نفس دنیا بید عتما مبتلا شدند و اختر اعمای عجیب پیدا کردند و بجز نای غریب منوب گشتند و الله اعلم
و این سبب محض بدنامی سلسله او باشد و وفات او هشتاد و دو سال و شش و دو ماه و چهار روز و نیم است

شيخ حسام الدين متقي ملتاني رحمه الله

عالم بود و زاهد و متقی از پایه فائقواهد استطاعت مبرمته فائقواهد حق تقاضا رسیده و سی در رقمه بغایت احتیاط نمودی و در زمین خراجی زرعتی می کرد و خراج سید او و او آخر که سبب بعضی حوادث تفریط و تخلیط در اراضی خراجیه آن دیار راه یافت تا بحالت محضه رسیدی خوردی آخر کار به برین حالت از عالم رفتی بجا که وی در زهد و تقوی دور و مسلمانان آیتی بود از آیات الکی و بے شک شبهه از اولیا خدا بود **واللّٰه انّ اولیاء الله لا خوف** علیهم **واللهم** یزّنون الذین آمنوا کانوا یتقون شیخ علی متقی در او ائمه بصیبت و رسیده و تعلم نموده و نسبت در مع و تقوی تحصیل فرموده رضی الله عنه و عن جمیع اصحابین **نقل است** از شیخ علی متقی کسی فرمودند و زنی بندگان شیخ حسام الدین گفتند که امروز که در تنی بر دل طاری است مسبب آن چه باشد و عادت ایشان آن بود که هر گاه در تنی ظلمتی در باطن چاس میفرمودند در شان رقمه تحقیق و تفحص میکردند که مبادا شبهه بآن راه یافته باشد برای تحقیق این معنی درون خانه رفتند و از شخصی که کار و بار رقمه حواله او بود پرسیدند که امروز طعام از کجا بود

به بند زین توفیق عمل و
تقطیع طلب فطوری و
ولیعین است که بدان جد
قوت بر مجاهده زیادت
برسی و طلب قوی و
شوق و محبت تیزتر گردد
و تجربه و نظر احوال و احوال
ساکنان این طریق و کار
گذران این عالم دین باب
شاید این حال است که کثرت
عمل و قوت مجاهده باز یابد
توفیق تاجیه مرتبه سانی
اندیشا کی باشد که دورست
ناز گردون یا جزوی از
کتاب الله خواندن طبیعت
وقت می دشوار باشد
بهرن و اعتیاد هزار رکعت
و ختم قرآن بلکه پیش از آن
آسان گردان همه جزای
عمل و نتیجه صدق نیست
و این مزیه توفیق و کثرت
عمل که جزای عمل است
دنیا در حقیقت استعداد
و تکمیل جزای آخرت است
لان الا جز علی قدر العمل
اعتقاد و یقین بجزای عمل
ایمان باید و اعتقاد شریعت
و گردیدن بقول خدا و رسول
خدا است دانستن وعد
و وعید که خبر صادق بدان
خبر داده است و اگر رضا
بکنی داده ایمان است
افتاده و نور یقین صفت
سازم ترن خوی گرفتن
چیزه مفتی الارباب

و چه طریقی بودند بعد از تحقیق و تفهیم حال معلوم شد که گفتند در گرفتن آن شخص از خانه همسایه بی اذن وی
گرفته بودند و نزد همسایه رفتند و از وی عفو کنانید و چیزی بهم بوی دادند که سبب ید رضای او باشد و نیز
نقل است که می فرمودند که دوزی شخصی از مجلس برخاست نادانسته کفشهای بندگی شیخ حسام الدین
پوشیده رفت چون خبر شد آن شخص کفشهای را حاضر در ایشان تا بهای کفشها را آن شخص از دست گرفتند و گفتند
که ما تمام اشیاء خود را از ملک خود بر آورده ایم تا اگر بالفرض شخصی در وی تصرف نماید در حرام نیستند رحمة الله علیه گویند
که وی در سایه دیوار بقبر شیخ بهاء الدین زکریا نایب تادی که آن اندوه بیت المال ساخته اند و حق مسلمانان
بر وی صرف شده تنوع و متمتع بآن درست نباشد و او را پسری بود شیخ بایزید نام او نیز بصفت برع و
تقوی موصوف بود و باحوال مشایخ تحقیق **نقل است** که طریقی شیخ حسام الدین آن بود که اگر کسی را
سیدیدند که در مسجدی نشسته میکنند او را از آن منع می کردند و حق امر معروف و نهی منکر بجای می آوردند و بجلالت شیخ
بایزید که خود را در گوشه پنهان می ساخت وی گریست شخص بروی رویه فوج آورد و ندانست که این و پیوست
گفت که این چیست این چه کاری کنند بعد از آن است که این محله تقو دست که مردم ابدا بے آید
رحمة الله تعالی علیه

شاه عبدالعزیز شیخ رحمة الله علیه

از اول شیخ الاسلام بهاء الدین زکریا است قدس الله سرهما و بعد از آنکه بعضی از ابا کرام اواز ملتان به علی شریف
آورده اند از سلطان بهلول بودی بامادی اختیار کرد و دختر خود را بوی ادوسی سالک بخدمت بوب بود
سلطنتی ظاهر و عظمتی با هر دشت در او ان سلوک یا ضلالت شافیه و مجاهدات فوق لطافه کشید و از وی نقل میکنند
که می فرمود در ابتدا سلوک اگر ناز می گزاردیم کمتر از هزار رکعت نبود و اگر تلاوت می کردیم از سه حتم نمی کردیم
و قائم که بر آن کیساعت تربت می شد زیاده از آن همه بود شیخ حاجی عبدالوهاب در فیس خود می نویسد یا هذا
انی كنت ليلة في خدمته ردي رئيس العقلاء الجانين عبد الله بن يوسف المقرشي دكان عيليني ماعلي الله فلما
انتهى الى كيفية المشاهدة فقال ان هذا العلم لا يدخل في التقرير ولكن حصل به ترشد يرشد قال ذلك لان
القلوب في كونها و احوال متفاوتة لا يوجد قلبان متفقان في جملتها لحوالها كل قلب لثمة غير لثمة قلب
غيره **نقل است** که دوزی بر بالای بام بلند که آن در پهلوی روضه او ایستاده است نشسته بود و نماز
او را الحاقی در گرفت و هم بدان حالت نهالای بام بزمین افتاد و آن بیچ آتاری بوی نرسید **نقل است**
که وی در حالت جذب بر غایب از زمین رفته بود و آن بر غایب مرده افتاده بود و مردم را ازین حالت گفتگوی
بود و اینا حق حیوانی گشته شود وی بر سر بر غایب آمد و ایستاد و پشت پای زد و گفت برخیز و مردم را بیدار
نمکن بقدر حاجتی آن بر غایب زنده شد و برخاست و دوزی هم در حالت خود بود و خدمت گاران را

مکتوبات شیخ

فرمود که هر متاعی که در خانه هست بیرون آرند و آتش در خانه زنند پس او شاه احمد در آن زمان خرد بود و در خدمت پدرا بیستاده و گفت بیرون آوردن اسباب یکان یکان از درون خانه تکلیفی دارد و همه آتش در زنند که همه یکبارگی پاک نبودند و شایسته دل خوش شد و صحنه شاه عبداله قریب بلی کشته است مشهور نیز او تیرک به وفات او بسبب دوم صفر سنه

شیخ حاجی عبدالوهاب بخاری رحمه الله

از اولاد سید جلال بخاری بزرگ است که جد سید جلال الدین مخدوم جهانیان است سید جلال او پسر بود سیدی احمد بزرگ دیگر سید محمود مخدوم جهانیان پسر سید محمود شیخ حاجی عبدالوهاب بخاری از اولاد سیدی احمد است بزرگ بود موصوف علم و عمل و محبت و ادب و اهل حال که هنوز در ملتان توطن داشت و زمی در ملازمت پیر و استاد و صهر خود سید صد الدین بخاری نشسته بود از وی شنید که گفت دو نعمت در عالم بالفعل موجود است که فوق جمیع نعمتهاست لیکن مردم قد آن دو نعمت الهی را نماندند یکی پانی بزرگ و از تحصیل آن ناخافند یکی آنکه وجود مبارک محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم بصفه حیات برین موجود در دم این سعادت ادنی یابند و دیگر قرآن مجید که کلام پروردگار است وی سبحانه و تعالی بواسطه بیان مکتوم و خلق از آن خافند و نمی برد شنیدن این کلام از پیش پیر خواست در خدمت یارن مینه در خدمت برادر خشکی بزیارت پیغمبر صلی الله علیه و سلم بشتافت این سعادت ادنی یافت باز بوطن اصدع نمودند و از آن تقریب بعضی سوانح و زکات نام بخانتقال نموده در عهد دولت سلطان اسکند لودهی به پای سلطنت بکنند بوی عقدا پیدا شد و آنچه از شرط تجلیل و تعظیم بود رعایت نمود و او را با شاه عبداله نسبت محبت و نیاز و طلب استر شاد چندان بود که آنچه می گویند که فنا فی الشیخ میباشند این چنین خواهد بود نسبت صحبت او با وی بطریق تشبیه مناسب حکایت مولانا روم است باشم تبریز قدس الله سرزمین و بار دیگر هم از دلی قدسیات حرمین کرد و مکرر باین سعادت عظمی رسید و به بشارت با از جناب حضرت خاتم الرسل صلی الله علیه و سلم بشارت یافته باز باین حدود فرمود وفات شیخ در سنه ۹۲۱ شین و ثلثین و تسعائیه که عدد و عبارت شیخ حاجی موافق آنست منقره ایشان در جوار قبر شاه عبداله است شیخ حاجی عبدالوهاب التفسیر است که اکثر قرآن بلکه تمام آنرا ارجاع به نعت پیغمبر و ذکر او کرده صلی الله علیه و سلم و بسیاری از ذائق عشق و اسرار محبت را استخراج کرده آن غالباً و قوع آن در غلبه حال و متغراق دقت بوده است بدانجهت در بعضی مواضع جانبی بلفظ و عبارت نامرعی مانده است بخنی چند از وی انتخاب می رود تا کیفیت بیان آن کتاب غرائب ما ب سنگتف گردد سوره هر که قول تعالی کیص علم با حبیب حبیب الرحمن صلی الله علیه و سلم ان الحروف المقطعه من عند الله العظیم التي قد سمت الى النبی العظیم و عند مقل الغیب العیلمها الا هو و قال علی بن طالب کرم الله وجهه

کون عمل کند بدانجه ایمان آورده
نه زمین کثرت عمل قوی خواهد
بخشیدایان او را چه انوار
عالم و ایمان متلازم و متعاضد
یعنی هر یکی لازم دیگر است
که بر تو نورانیت هر یکی بر
دیگری می افتد عمل ایمان
قوت پذیرد و ایمان قوت برود
سعادت و محبت یکسانند عمل
را موقوف بر قوت ایمان یقین
نباید داشت مهربان از ایمان
که حاصل است اگر چنانچه عملی
باشد عمل باید کوشید که این
عمل حالقی و نوختی در
دل پیدا خواهد شد که ایمان
بدان قوی خواهد پذیرفت و
این قوت ایمان باز قوت در
عمل کرد و این عمل ایمان
اقوت بخشنه چنین تأمیر
ایمان و عمل مند و مقوی یکدیگر
باشند و ملازم و معاضد یکدیگر
پس آنکه گوید چون یقین حاصل
شد و ایمان درست گردید
در سلسله محبت به دست آمد
دیگر احتیاج به عمل نماند و تکلیف
برخاست و اگر او عمل باشد
عمل او حسن تفکر و معرفت
خواهد بود که کفعل باطن است
نه عمل جوارح خطای کند و
بر او عبادت میرود و خلاف
تجربه حکم واقع و مخالف
نفس قرآن میگوید که سیر باید
شمسین جلد و هم و قلوب بهر
ذکر الله قرار داد اهل طریقت
است که هر چند محبت بیشتر

اتباع بیشتر و هر چند ایمان کامل تر عمل قوی تر و دافتر موز تر و سیه لطافه عین بعد از قدس سره یکی معترفی گفت که از آن بوی استغفار عمل آفرین نزدین این سخن از دردی کرد و زنا کردن بدتر است هرگز نشاید که عاقل ترک عمل کند حاشا! تراحوال انبیا صلوات الله و سلامه علیه در بیان و محبت الهی که خواهد بود و با وجود آن تعجب شدت که ایشان در طاعت و عبادت می کشیدند بحکیم اگر در جرم آن حال مجال غیور نبود صاحب قرب قاصدین اولاد علی علیه فضل الصلوات و اکملها چندان در نماز شب بایستاد که پاهای تارنخی می سیاه میسید و چون او را صلوات علی علیه السلام اینحال باشد دیگران چه گویند قاصد رسول الله صلی الله علیه و سلم فی الصلوة اللیل حتی نورست قدام احدی و آنکه گویند که فضل انبیا بزرگ تر است تا دیگران را بنامند و بیایند و بنوعی چون تشیع برای است که دیگران بینند و اتباع کنند پس اگر این دیگران اتباع کنند در عمل نیارند فائده شریع باطل گردد پس لازم عمل بتاقت رسول الله صلی الله علیه و سلم کردن و نیز کمال مراتب درجات بسیار و بی نهایت است و کدام مرتبه را اعتبار می کند گویند این سخن

بنا اسم الله الأعظم جل جلاله و اعظم یا هذا کمال ان یكون انکاشاة الی کن و الهاء و الیاء اشارة الی لفظ هیا الله و اعمین اشارة الی عین بعد محمد سید المرسلین صلی الله علیه و سلم و تصد اشارة الی صوة رسول الله صلی الله علیه و سلم و المعنی بهذا التاویل کن هیا عبد الله صوة تتجلی بحال الله فتتبع الناس بک یكون هذا الخطاب لیسید المرسلین بصیوة فی رحم الله بعد ما کان و حاد و لو ان الله نعمة كانت که عند الله جل جلاله و صلی الله علیه و سلم اذ نادى ربی ربی و انما یکن هذا انما ذکر یا اخصیة تتشابه سید المرسلین صلی الله علیه و سلم و هو الذی توجه الیه جمیع الانبیاء علیهم السلام فی یومهم و هو الامام المشوفیا بنیم صلی الله علیه و سلم و انی خفت لموالی من ورائی و لیکن یا هذا ان یكون خوف نیکو الموالی بان تغییر و انی الامتظار سیدنا و ذلک لان الانبیاء کلهم كانوا منتظرین لبعث رسول الله و لیکن یا هذا ان یکنی خد الکتاب لقوة و آتیاه حکم صبی و خانا من لدنا و زکوة قال الله تعالی یا عبی خد الکتاب لقوة اسی خد الکتاب التمثل علی صفات سید المرسلین صلی الله علیه و سلم یا عبی خد الکتاب و آتیاه حکم اسی فهم الکتاب بان یعرف سید المرسلین القوة هو لتوجه سید المرسلین علیه السلام و کان تقیاً و کان متقی المد عن اخلاف محمد صلی الله علیه و سلم و سلام علیه یوم ولد و یوم یوت و یوم بعث حیا اعظم یا هذا کمال ان یکن الضمیر فی علیه سیدنا اسی و سلام علی محمد یوم ولد و یوم یوت و یوم بعث حیا و هذا الذی کلوا اللبن الخلو ط بالارز و السكر المصري و اذ کر فی الکتاب مریم اذ انتبت من لها سکانا شرقیا اسی و اذ کر یازوج مریم فی البجته یا محمد خوب صوة یا احمد خبروی فی کتابکم یوم زوجتکم لیکن ان یكون ابتداء مریم من لها و اختادها سکانا شرقیا لکونها عاقبة بانها تكون زوجة سید المرسلین فی البجته فتوجهت الی زوجة لان یحصل الوارثات فی حب الله تعالی و حب المرسلین صلی الله علیه و سلم فانتخبت من دوهم حیا یا فارسنا الیهار و حنا قتل لها بشر اسرا اعظم یا هذا ان یتمیل ان یكون المراد بالروح روح سید المرسلین صلی الله علیه و سلم فیکون ان الله مثله لصیوة البشری اعمین صوة رسول الله التي ظهرت فی الدنیا کی تراهم مریم فاذا رات فی البجته تعرف ان هذه صوة تشلت لی فی الدنیا صلی الله علیه و سلم و نادیناه من جانب الطول الامین و قربناه بنجاة اعظم یا هذا ان الله الموسی کلک کان بعث رسول الله سید المرسلین النجوى ایضا کان کشف فضائل سید الانبیاء و المرسلین صلی الله علیه و سلم لایسمعون فیها لغوا الا سلاما لیکن ان یكون اسلامهم علی رسول الله صلی الله علیه و سلم و منه علم و اعم ثم فیما بکرة و عشا لیکن ان یكون الرزق یلوجه مع سید المرسلین صلی الله علیه و سلم و هی فضل الرزق تلک البجته الی نورث من عبادنا من کان تقیاً یتل ان یكون من کان تقیاً یورث الله تلک البجته محمد صلی الله علیه و سلم فسط من ایشاد و یمنع عن ایشاد و هو سلطان فی الدنیا و الاخرة طه الدنیا و البجته و الاشارة الی صلی الله علیه و سلم و ان تنکم الا و ارد با کان علی ربک حتما تقصیلا و اسنکم با عباد الله الا و ارد جمعی و اخلها و علیه اکثر المفسرین و قبل ان دروهم قیامهم و لها و قبل حضورهم فی ناحیة النار و ذلک الوجه لان قوله و ان تنکم الا و ارد با یشل سید المرسلین ایضا بهموم و هو الذی لو دخل الله لصا صلت بستانا کانست لعمی لاهل النار لان

ابراهيم الذي كان نوره فيه صار ناره! تانا وروحا وريانا فليفت اذا دخل هو بنفسه النار والشمس
 بالشر بالله لو وقع نظره على النار لصارت جنات تجري من تحتها الانهار ونعم ابن النار بما نعيم ابن الجنة
 ولكن النار واهلها محجوبون عن الله وحبيبه قال الله تعالى فضر بينهم بسورة باب الآيات وعلم يا هذا
 ان قوله وان منكم الا وادها بشارته بهذا العموم للشائقين الى سيد المرسلين لان يحصل لهم الاجماع
 في الحبيب في ذلك المشهد المبارك فينظرون اليه صلى الله عليه وسلم ثم بعد ذلك لو غلبوا بالاشتغال
 انفسهم كان النظر المبارك قوة وزادا لا يام العذاب نعوذ بالله منه والله الكريم بفضل لا يفرق
 بين المحبين انشاء الله تعالى والباقيات الصالحات خير عند ربك ثوابا وخير مرثاة يحتمل ان يكون المراد
 بالباقيات الصالحات النظرات الى سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم فالبصر لقوم والبصيرة لقوم
 سورة طه قوله تعالى الا تذكرة لمن ينسى علم يا هذا ان في الكلام عين الاقارب من المحبوب
 ولكن في التعجب لذات المحبوب وذلك ان الله تعالى بفضل قال طه ما انزلنا عليك القرآن
 لتشقى اى تتعب تقع في التعجب ثم قال الا تذكرة لمن ينسى وقد اعطاه خشية لم يعط احدا
 من العالمين ومثل ذلك في الشاهد ان رجلا طلب محبوبا فلما جاء المحبوب اخذه الطالب وعانقه
 معانقه شديدة بالقوة حتى بلغ منه الجهد وهو يقول ما طلبتك لتعجب يا محبوبى ويلقى به جانقه
 بقوة شديدة والمحبوب ضعيف البنية يتأذى بظاهرو ويفرح بباطنه فلذلك الخشية كان لئلا
 حلوا عند سيد المرسلين فكانه لم تعجب فلما اتها نودى يا موسى انى انا ربك فاخلع نعليك اعلم يا هذا
 ان الكلام لما جاء نودى بكلام السلاطين امر باول المتوجهين الى الملوك فقيل انى انا ربك
 فاخلع نعليك فتولاه انى انا ربك اظهار سلطنته وقوته فاخلع نعليك امر برعاية الادب عن التوجه
 الى السلطان والحبيب الشاهد الناظر الى وجه السلطان يعين الراس نودى بقوله تعالى اسلام عليك
 ايها النبى ورحمة الله وبركاته فكان الخطاب بين الكلام والكريم باظهار سلطنته وكان بين الحبيب
 والمحبوب باظهار الموانسة والملاطفة فستان بين الخطابين يا هذا فافهم ان الكلام كان غاميا ولامسا
 على الحاضرين والحبيب كان حاضرا والسلام للحاضرين والكلام باظهار السلطان للطلاب والاسلام
 على المطلوبين فالكليم كان طالبا ونعم الطالب المولى والحبيب كان مطلوبيا قد طلب بالبراق
 واوقف من النوم بلا وعد سابق سورة انبيا قوله تعالى لو اردنا ان ننزلهم من السماء لانا
 ان كنا فاعلم ان علم يا هذا ان فيها اسرار الله لا يعلمها الا هو والرسول وقد يحتمل ان يكون المراد
 من المتخذ من لدن رب العالمين هو الحبيب صلى الله عليه وسلم اى لو اردنا ان ننزلهم من السماء لانا
 النصارى لا يتخذناه من لدنا بان يتخذ محمد اولاد احيين كان لدينا نور اقبل جميع الكائنات وهو بشر
 ليس كمثله احد من البشر لان يتخذ عيسى الذي هو من اتبلع محمد ولما ولكن الله سبحانه وتعالى منزه

که سبگویم که چون ایمان درست
 گردید که مال رسیده احتیاج
 به عمل ندارد ایمان خود عمل
 کمال می پذیرد این سخن نامضبوط
 و نه بطست لا والله این
 سخن ملاحظه است آنرا گوش
 نباید کرد نود با شریک کفر
 والا کاد نعم در اصل وجود
 ایمان و مفهوم آن عمل معتبر
 و ماخذ نیست ایمان به عمل باشد
 ولی ناقص و به عمل کامل تمام
 گردد و آنکه آمده است کلا یا
 لا یزید و لا ینقص اشارت
 به اینست که عمل داخل در
 حقیقت ایمان نیست و حقیقت
 او یکی است که آنرا تصدیق قلبی
 گویند و اقرار کردن بربان از
 برای اجرا احکام است و در
 دنیا و عمل کردن بخواج ابراهیم
 تکمیل و تمییم است تا در حق
 دبیر و نادر گیر پس ایمان
 زیادت و نقصان ندارد و لیکن
 بکمال نقصان موصوف بود
 و زیاده در حد و ذات شی بود
 و کمال در صفات باشد یا آنچه
 یکس که مترادف کس بلکه حدس
 و خبر کس بود تعیین تصدیق و تعیین
 یکی کامل از تعیین دیگری باشد
 در صفات و نتائج و فرات برانها
 تفاوت قلوب در قوت و تفاوت
 مثلا ولی باشد مثل آفتاب
 روشن و تابان و علی و غیر مثل
 ماه شمس و شمع و امثال آن
 تفاوت تصدیقات بر همین
 قیاس خواهد بود و این سخن روشن

مکتوبات شیخ

احتیاج بشرح و بیان ندارد
و باجمله تفاوت در ایمانهاست
و ضعف فکال و نقصان
ثابت است و قوت و کمال آن
بعمل است و ضعف و نقصان
بترک عمل است کارکن کار
بگذراند گفتار کاتبین راه
کار دارد کار به دنیا مریضه
الآخره هر چه کار بر روی
بیت از مذاهب مذنب
و هتقان خوش است او مولوی
مذهب و هتقان چه باشد
هر چه کاری بدوی و صل
در اعتقاد نامه مسلمانی نوشته
اند که بنده بازتاب معصیت
کافر گردد و عاصی را کافرا
خواند اگر اعتقاد مسلمانی
بر جاست و مادام که این
اعتقاد بر جاست و معصیت
معصیت میداند و حرام
را حرام می شمارد و در میان
راه خون و رجاسه و کافر
نیست و اگر حرام احوال
داند و یا معصیت را سبک
پندارد کافر گردد و مؤمن عاصی
و اثم و درون خ نماید اگر قادر
مختار خواهد چندگاه او را
در شبکه عذاب گذاشته و از
آتش و دگر و درت معصیت
پاک گردانیده باز بهشت
در آرد و اگر خواهد بی سابقین
علاج بعفو و مغفرت خود را
بخشاید و در خواست جیب
خود صلی الله علیه و سلم را
علت معصیت شفا بخشد

عما یقول الظالمون فحمد عبده و رسولہ و عیسی عبده و رسولہ حج قوله تعالی ان الله انزل
یسجد له من فی السموات من فی الارض و الشمس تسجد له و علم یأمن ان لایة بحر الله و فیها عظم المحبوب
الی المحب جل جلاله و صلی الله علیه و سلم و من رسم المحبوبین انهم یظهرون انقیاد الخیر الی المحبوب
المکرم کمال الکریم کی یغبط و ینقاد اکثر ما ینقاد هذا من مصالح المحبة لایعرف قدرها الا ارباب
المحبة بآرک الله فیما عامل المحیب ففی کل کلام له نعمة صلی الله علیه و سلم و یحتمل ان یکون فی الکلام
اشارة الی حال سید المرسلین فی بدو الاسلام حیث کان لایمر علی شجر و لا مدرو ولا جمل الا یسجد
اقوال الله انهم تر یا محمد خوب روی ان الله یسجد له ای یتضع و ینقاد الله بان یأمر الله
فیسیجد للمحبید صلی الله علیه و سلم و هذا الوجه الذی من الحلو عند ارباب المحب صلی الله علیه و سلم
قوله تعالی اذ بان الابرار هم مکان البیت ان لا تشرب فی شیدا و طهر بیتی للطائفین القایمین
و المرکع السجود اعلم یأمن ان المقصود من البیت و هو طینة سید المرسلین صلی الله علیه و سلم فیها
شرفت الکعبة و سمیت ببیت الله تعالی و الله اعلم و الطهر ایضا کان لترربة سید علیه السلام
و فیها سر الله لا یعلم الا الله و الرسول جل جلاله و صلی الله علیه و سلم قوله تعالی الله یصطفی
من الملائكة رسلا و من الناس اعلم یأمن ان الایة فی سر الله تعالی حیث قال الله یصطفی
من الملائكة رسلا و من الناس و لم یقل و من الناس رسلا و یتحتاج فی تفسیرنا ان یحتمل ان الله
اراد بالکلام و الله اعلم و رسولہ و من الناس رسلا و احدا هو سید المرسلین صلی الله علیه و سلم
و رسلا آخرین هم امثاله سید المرسلین صلی الله علیه و سلم فالقصد من رسل الناس
هو واحد معین و غیر اتباعه و من نوره فکانه واحد فی الحقیقة و الملائكة لیس قسیم بهذا الامر
بان یکون واحد و هو سید المرسلین و امام المتقین محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم قوله تعالی
یا ایها الذین آمنوا ارکعوا و اسجدوا و اعبدوا ربکم و فعلوا الخیر اعلم یأمن ان الخیر کل الخیر هی
متابعة سید المرسلین قولوا و فعلوا حالا فالمتابعة القولی و الفعلی یکمن ان توجب بغیر صحبة جل
من رجال الله الذی جعلهم من جنوده فیسوق الیه من کان له نصیب من علم الوراثة
فی الازل فیکمن ان یحب الله عبد المحبة خفية فیدخل فی الطلب و یأخذ العمل باقوال
سید المرسلین و یطلع کتب الاوراد و حکایات اصحابین و لکن المتابعة الحالیه لا یحصل
الا بصحبة شیخ کامل و قد وجد له صحبة حصل له منها حال من احوال رسول الله صلی الله
علیه و سلم علی قدر طاقتهم فان الاحوال بدایا الارواح بحکم الالطیام و ذلك انما یحصل
بالصحبة و الالفة ثم اعلم ان الالفة هی المقصودة فی وجدان علم الوراثة و لو ان واحد
من الطالبین یحب یخاکا ملایسین و لم یحصل الالفة من الجانبین لا تسری احوال الشیخ

والوان واحد من عباد الله صاحب واحد من رجال الله ساعة واحدة ووقع الالفة والمهجة
في الله في قلب كل منهما فصار كل واحد منهما مفتون صاحبه استحق المريدان يسرى علم الولاية
من باطن الشيخ الى باطنه ويكون هذا الصحبة اليسرة له زاد العمر فكما يزداد حبه في الشيخ يزداد
حبه في الله ورسوله وحب واحدة والحكمة في سرية الاحوال من البواطن الى البواطن
ان الله سبحانه وتعالى خلق سيد المرسلين محمد رسول الله بنفس متالفة رحيمة وكرمية متخالفة
باخلاق الله سبحانه ومن اخلاق الله سبحانه الشوق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
حاكيا عن الله سبحانه وتعالى الاطال شوق الابرار الى لقائي واني لاشد شوقا الى لقاء
فتلق رسول الله بهذا الخلق على الكمال فكان مشتاقا الى المشتاقين وكان شوقه اشتد
من المشتاقين اليه لكون شوقه على قدر مرتبته وشوقهم على قدرهم وكان للنفوس المتزاح
الحكم النفسية فاجتمع الشوقان شوق الحبيب وشوق المشتاق من الامة في دوا واحد والقلب
وجه الى النفس فقام نفس المشتاق من الامة مقام نفس سيد المرسلين لاجتماعهما فافاض
القلب نعمة الحال الى نفس المشتاق من الامة لما هو مجتمع بالنفس الاحمدية الرحيمة فوجد
صاحب النفس المجمع نفس سيد المرسلين في وادي الشوق قسطا من احوال قلب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فتكمن الاحوال في قلب المشتاق من الامة ثم حصل منه لغيره بهذا
الطريق المذكور ثم لغير ثم ثم ثم الى يوم القيمة فهذا السبيل تجري بكم الله تعالى ما خلد مشتاق
من المشتاقين بالصحبة والالفة فالحرقة للصحبة والصحبة للالفة والالفة للنعمة والنعمة للذة
واللذة للوصلة والى ابد الاباد انتهى زيادات الصلوة والواعظا وثمراتها ولا يكاد يخل
تحت التقرير والتحريم وكان شروع هذا التفسير في شهر ربيع الثاني سنة خمس وعشرين تسعمائة
واتمامه في يوم الاثنين السابع عشر من شهر شوال سنة خمس وعشرين تسعمائة وكان بين الشروع
والاتمام ستة اشهر وعد من الايام

شاه جلال شیرازی

مرید شیخ محمد نوزخ بخش است که برگلشن راز شرح دارد درین دیار در زمان سلطان سکند
از مکه معظمه تشریف آورد و سکونت کرد عارف بود و صاحب حالت و اهل مشرب
شوی مولانا روم و معانی آن نسبت به خاص داشت و در خدمت درویشان آنرا ساند
کرده چلیه نیک نورانی داشت از روز اول که آمد آتش دیگرانش سوز شد اکثر احوال

هم از اول بخت بفرستند
و بنمان دوزخ سیاست
نفرماید و تعالی بر همه چیز
قادرست و علی الاطلاق
حاکم یغفر لمن یشاء و یعذب
من یشاء انت اوست و
یفعل الله ما یشاء و یخیر
شان او معنی خداوندی و خداوندی
اینست هر چه خواهد بکند و
هر که خواهد ببخشد و هر که خواهد
بگیرد بکس یاروی حکم نیست
و در حضرت کبریای او بمان
دی مجال لطف و سوال نه
و امر و نهی که فرموده است
و وعده و وعیدی که کرده است
و در وعده و تقطاعات
نبود و در وعده نیز بچنین است
و با وجود آن اگر مقتضای
عفو و کرم در گذرد و نگردد
می سزد و امید شفاعت سید
کائنات صلی الله علیه و سلم
آنها را راز برای عفو گناه
و نیکو کارانی برای رفع درجات
و اثنیست و در حق بیجا کان
در ماندگان که غیر فضل و
کرم او پشت و پناهی ندارند
میفرماید شفاعتی لایزال الکبار
من امتی و فرمود اگر من بمیت
و قریب خود را شفاعت کنم
دیگر گرانم و نیز آمده است
که پروردگار تعالی حرام گوشت
آتش دوزخ را بر فاطمه و
فرست و ی عجب آنکه جای
دیگر میفرماید ای بنی هاشم
نگاه دارید و بر این نیتهای

خود را از آتش دوزخ می
مالک نیستیم شما را انعام خدا
چیزی را و این و امثال این
بجست بے نیازی و لا اله الا
درگاه کبریاست که کسی را
در اینجا مجال سوال و امکان
اعتراض نبود و آنچه بالا رفت
بمقتضای کرم و عده لطف
و عنایت است و گفته اند که
خواص بر مقتضای وعده کرم
و بشارت لطف و رحمت
اغنی عن الاموال و الغنائم
ذاتی حق حال ایشان شده
ازینجاست که تمامه قربانی
و مخلصان حضرت عزت پیلان
وادی خوف و رجاء اس
و بصیرت حاضر و دائر ماند و
فی توانند بر داشت و بهیچ
چیز دل نمی توانند نهاد و بیست
کان گذار اوصار که از فراموشی
و عدم را بر وجود دوست
و آرزوی عدم که هرگز دی
و چنین بیند می برند و با کمال
هر چه هست ایمان است غم
ایمان باید خورد باقی غم نیست
ایمان و فی چیست الا الا الله
محمد رسول بعد ق دل عقار
کردن بے شک و شبهه بان
گویند بگویند محمد رسول الله
است اگر چه جز اول طهر
بزرگ درست و دیگر حق
شامل تر و جامع تر است
و مقتضای اینست که
علیه السلام

مان و فرنی برای همانان در خانه او طیار بودی هر وقت هر کس که همان آمدی این طعام
حاضر آوردی غیر طعامها دیگر که در وقت معین نخندیدی نقل است که وی میگفت که
وقتی در حرم شریف از درویشی سختی شنیدم که موافق ظاهر شریعت بود خواستم که او را
بگیرم و تعزیر کنم بر بالاس کوه برآمد من دنبال او کردم برگشت و بجانب من دید و این
بیت بر خواند **دست ناپیدا گریبان میکشد** **من پست گریبان میروم**
این بیت در من اثر کرد و بیوش افتادم و از خود خبر نداشتم او را با سادات بخارا نسبت
قربانی واقع شده بود جگر گوشه خود را بشیخ مدثر بن شیخ حاجی عبدالوهاب داده بود و وفات
او در سال ۹۲۷ رجب و اربعین و تسع مائة و دهم و جوار قبر و شیخ حاجی عبدالوهاب است رحمه الله تعالی

شاه احمد شرعی

ترک دانشمند متبحر و درویشی کامل بود جامع اقسام علوم عقلیه و نقلیه و رسمیه و حقیقیه
و در یارچیزی توطن داشت و کبیر السن بود و فقی در جواب ابیات صاحب کشف که در
طعن اهل سنت و جماعت دارد گفته است **شعر** **و جماعة سمو اهو اہم سنۃ**
و جماعة حم عمری مؤلفۃ **قد شبهوه بخلقۃ فتخو فورا** **شیخ الوری فستروا بالبلکف**
شعر **عما القوم ظالمین تلقبوا** **بالعدل یا فہم عمری معرفۃ** **قد اہم من حیث لا یدرونہ**
تعطیل ذات اللہ مع نفی الصفۃ و وفات او ۹۲۸ ثمان و عشرين و تسعمائة بعد از تحقیق و
تفتیش احوال معلوم شد که جماعه مار که نسبت ترکیت منسوب اند بایشان پیوند قربابت
در اصل هست شیخ عبد الغنی سنیتی که از قدمای موالی این دیار است و متشرع و متعبد اگر
شاه احمد است بعضی تصنیفات و مسودات شاه پیش او باشد و در اکثر احوال نقل فضائل
و مناقب ایشان میکند میگوید که در وقتی که ملازمت ایشان تلمذ میکردم عمر ایشان نو و دوش
سال بود و ایشان در تیر اندازی نظیر داشتند روزی تیری انداختند تیری بنشان رسیده
بر گرفت اگر بگویند بر تیر که بیندازم در سواف تیر دیگر بند کنم دوسه تیر همین روش انداختند
و همانا از آن گفتند که تیر باضایع میرود و اسراف میشود اگر نه تیر یکدیگر بند کنم و تیر نقل میکنند
ایشان در علم عمل و دعوت از آیات عظمی الہی بوده اند هر روز جمعه باد شاه را بقوت
تصرف این علم خود می کشیدند و حاجات مسلمانان را می آوردند تسبیحی داشتند و دہ اول
از هر یک از این بادشاه را در جنبش می آورد و دیگر در عزیمت دیگر در سواری همچنین بر یک
از این بادشاه را در سواری می آوردند و تیر را بعد از تمامی عد و معین بکار داشت ایشان میرسید

یقین معلوم شده که وے
آورده اند و همین از همه
در اینجا اعتقاد بالو هیئت
حق تعالی خواهد بود اگر چه عقاید
بالو هیئت وصفات اولی
از ان ارسال و بعثت
شریعت اوست از برای
هدایت خلق نیز مستلزم
اعتقاد رسالت است اما
اول ظاهر تر و صریح تر
از این است و منطوق کلام است
اگر کسی صد سال لا اله الا الله
گوید تا یکبار نکوید محمد رسول الله
بحکم شرع مسلمان نگردد
یعنی میگوید من خود اله و
پروردگار همه شما ام عقاید
و گردیدن من چه سخن است
و چه مجال توقف آنرا که من
برگزینم و برافرازم بوسه
ایمان آرید و بگردید که استخوان
بندگی و صدق عبودیت
درین است بر قیاس امر
ملائکه بسجود آدم یعنی مرا که
می پرستید و تسبیح و تقدیس
میکنید خود پروردگار شما
و سزاوارتر امتحان بندگی
شما در آن است که بپایه از خاک
برانزم و فیض روح خود را
دران بدم و او را بر شما گویم
و امر کنم تا همه سر بر خاک
نهدند بنمیداد و اسب و کعبه
تا پیدا شود که بنده کیست
و بندگی چیست بجا
و گفته اند که در آخر زمان
که وجود مرشد کامل نادرست

روزی ایشان بجهت حضور رفته بودند یکی از غلامان بجا که در خدمت ایشان می بود تسبیح را
از صندوق بر آورد و همان نوع که از ایشان مشاهده کرده بود گفت که این دانه که میگردانند
بادشاه قصد ملازمت شاه میکند و این دانه دیگر که بگردانند سوار میگرد و این دیگر فلان
همچنین تعداد دانه ها میگردانگاه بادشاه در غیر وقت معتاد بدرخانه ایشان در رسید و ایشان
در طهارت خانه بودند حیران شدند که سبب چه باشد که بادشاه امروز در غیر روز معهود آمده
بعد از آن معلوم شد که آن غلام دانه های تسبیح را کیفا تفنگ گردانیده بود این آمدن بادشاه اثر آن بود

شیخ سلیمان

ابن عفان المندوی الدهلوی در ارشاد و تربیت طالبان و تلقین اذکار اشغال و ایشان
یکانه عصر بود مسافرت بسیار کرده و نعمتها یافته گویند که ویرانقل ارواح که مرتبه نیست
از مراتب تصرفات نفس ناطقه انسانی حاصل بود بجهت آن از اکثر احوال قرون ماضیه
خبر وادی گویند که وی در تجوید قرآن یکانه عصر بود و در معامله قرآن پیش آن سرور صلی الله
علیه وسلم تجوید نموده و شیخ عبدالقدوس پیش او تجوید کرده و مدتی مدید در خانقاه او بود و وفات
او شب چهاردهم ماه محرم در سال ۹۲۴ اربع و اربعین و تسعمائیه و مقبره او عقب مقبره خواجه
قطب الدین است رحمه الله علیه

شیخ عبدالقدوس

مرید شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق است صاحب علم و عمل و ذوق و حالت
و حلالات و وجد و سماع و می اگر چه بظاهر دست بیعت از شیخ محمد گرفته است ولی معتقد و
عاشق شیخ احمد عبدالحق است و بروحانیت او مشغوف و در کتابی است مسمی بانوار الیون
مرتب بهفت فن در فن اول مناقب شیخ احمد نوشته و اظهار اعتقاد و بندگی با وی بسیار
نموده چنانکه در ذکر آن بزرگوار بر صفحه بیان ثبت یافت و وفات او در سال ۹۲۵ خمس و اربعین و تسعمائیه
و شیخ عبدالقدوس را مریدان و خلفا بسیارند و از جمله مریدان او شیخ بهر و بود در اول
مائ محرف رنگریزی مشغول بود در او اخروقت هدایت او در رسید و او را جذب الهی در گرفت
و تسلیم شد و مرید شیخ عبدالقدوس گشت و احوال در ایشان بمقتضی فطرت ذاتی
در وی پیدا شد وفات او در سال ۹۲۵ ثانی و تسعمائیه رحمه الله علیه و شیخ عمر درنی
مرید شیخ عبدالقدوس است و خلیفه عبدالرزاق و توبه و عقیدت او بشاه عبدالرزاق بود

اشتغال بصلوة بسید کائنات
 علیه افضل الصلوات و
 اکمل التحیات بامشغولی که
 موصل و مقرب است
 به احتیاج توسل بمرشد
 بلکه بعضی گفته اند که سالک
 را از حیثیت توسل و تقرب
 اشتغال بصلوة اولی و
 اقرب بود اگر چه ذکر الهی علی
 و اعظم است و گفته اند که برای
 روشنی راه هدایت و تقیاب
 رحمت بالاتر از اشتغال
 بصلوة بر نبی صلی الله علیه
 و سلم چیزی نیست و بعد از
 فراغ عبادت است هیچ عبادتی
 بالاتر از آن نیست و برای
 هر مشکل و دشواری و قلمه
 حاجات دینی و دنیاوی
 مثل وی نیست و نبود
وصل بسط و تطویل
 درین سخن بسیار افتاد و
 بحقیقت بارتعنت این
 هر چه بر سر وقت طفلان
 این خص پاره است کافرا
 قلم نامند و اندک شعرت
 و اخلاص کا نتایج چون است
 و هر گونه راه سکون و سلالت
 هموار و امید نتواند یافت
 و به جوش و خروش هم
 نتواند زد همیشه از راه
 در شکایتم دبار به جد کردم
 که لودار رفیق حال غمگینم
 درازل با وی در میان غم
 و غم زبانی غم اما چه کنم که از
 صحبت وی صبر نتوانم کرد

نقل است که روزی شاه عبدالرزاق بقصد ملازمت شیخ عبدالقدوس رفته بود
 شیخ در حالت بود بعد از آنکه آن حالت فرو نشست شیخ عبدالقدوس یک یک از مریدین
 و خلفای خود را بشیخ عبدالرزاق می نمود آخر دست شیخ عمر را گرفت و فرمود این مرید شماست
 در پای شامی افتد شیخ عمر برخاست و هر دو دست بر پای شیخ نهاد و سر در پای شاه
 تاهرد و جانب مرعی گرد و آد جمله خلفای وی شیخ عبدالغفور اعظم پوری بود بزرگ بود
 و صاحب واقعات و کرامات گویند که وی حضرت سید کائنات راصلی الله علیه و سلم در
 خواب دیده آن حضرت این صیغه صلوٰه را بوی تلقین نمود اللهم صل علی محمد و آل محمد و اسماءک
 الحسنی رحمة الله علیه شیخ عبدالقدوس را اولاد بسیار شد و پسران او همه عالم و متعبد
 و متکلیس بلباس مشائخ و از میان ایشان شیخ رکن الدین مردی متبرک بود و بمشرب
 فقر و محبت موصوف بر قدم والد خود قدم می نهاد یکی از ابناء او شیخ عبدالنبی بود که تحصیل
 بعضی علوم رسمیه نموده بود در جوانی متوجه زیارت حرمین شد و پیش بعضی از فقهای بکره
 برخی از حدیث نبوی برخواند بعد از آن بوطن اصلی خود که قزوین است و تقشق منسوب بآپدر
 و احکام بکمت مسئله توحید و سماع در افتاد پدراود در باب اباحت سماع رساله نوشت
 و او نیز در باب آن رساله در انکار سماع ساخته لا جرم باعث ایذا و کلفت بسیار شد و
 این باعث شهرت او گشت بادشاه وقت در آن زمان صدری میخواست که بصفت علم
 و دیانت موصوف باشد بتوسط بعضی اسباب و وسائل در آنجا احدی و سبعین و تسعاده
 پس بصدارت نشست و نقش نگین حضرت شیخ در زمان جلوس این بود لا اله الا انت
 سبحانک انی كنت من الظالمین زیاده از آنچه استحقاق داشت منصب عزت و صدارت
 یافت و درین امر کوس استقلال و استبداد زد و از مال و جاه اعتبار زیاده از آنچه گفته
 شود نصیب او شد بادشاه وقت را بوی اعتقاد عظیم پیدا شد و مردم بسبب آن در نظر
 اعتبارش بحقارت و راندند با شراف و افاضل کمتر از مراتب ایشان سلوک بنمود و هر که
 بمنزاج او راست نشد و به عیار قبول او تمام نیامد محروم ماند بعد از مرور سنین و شهرت سلطنت
 بسبب بعضی حوادث با وی منقرض شد و از منصب صدارت معزول گشت و کان ذلک
 فی قننه ست و ثمانین و تسعمائة و آورو مولانا عبداللہ سلطان پوری را که دانشمند بود
 و مقدم و رئیس و از زمان افغانان تا این زمان معتبر و معزول لقب بنمودم الملک بحزم
 و متانت رای و تجارب امور و جمع اموال موصوف بود بکه فرستادند و هر دو را که مدت با هم
 متنازع و مخالف بودند بصورت رفیق یکدیگر ساخته بجانب آن بقعه خریف روان کردند

و در گوشه سلامت نشست
 که شکرین مونس و نادر ندیم
 شیرین سخن ست احمد شکر
 که عصمت ذاتی و حفظ خلعت
 لازم حال اوست و با وجود که
 چندین منطق و کثارت
 و پر سخن و دراز نفس است
 هرگز حشو بیوده بر زبان وی
 نرزد و از شارح عالم امر وی
 بیرون نیفتد و پای سلامت
 وی درین راه لغز و از سر
 غراب سلامت نکند و بیم
 سیاست ندارد و هر چه
 گوید شرح و بیان کتاب مبین
 کند و او الدین الفیض بود
 و الله اعلم نسال الله سلوک
 طریق السداد و الرشاد فی السبیل
 و المعاد و ولی التوفیق اللهم
 الی سوا الطریق و صلی الله
 و سلم علی السید الانام اللهم
 الی طریق الحق و یقین محمد
 و آله و اصحابه و اتباعه جمیعین
 هدایه طریق الحق و یقین علم الدین
 الرسالة التاسعة
 والعشرون تحقیق
 الیاس عن قبول
 ایمان الباس
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 اللهم ارنا الحق حقا و الرقنا
 اتباعه هدایه علماء و ملت
 دانه دین شریعت برآند
 که ایمان الیاس غیر مقبول
 باس در صفت یعنی شد

و با وجود آن هرگز میان ایشان در اثنا طویق و نه در آن مقامات شریفه اتفاق و التیام و رفع
 که در صورت دبست آخرب صبری نموده از مکه معظمه بدیار هند رجوع نمودند فائده نگرد
 مخدوم الملک هم در دیار گجرات فوت کرد و کان ذلک فی سنة ۹۹۱ هجری و تسعین و تسعمائة
 و شیخ عبدالنبی باز حضرت بادشاه آمد مدتی مدید در بندیکانه محبوس بود در برابر آن همه عزت و
 جاه و اعتبار که داشت ذلت و حقارت و بی اعتباری دید و امانت و خواری کشید و هم در
 حبس فوت کرد سنة ۹۹۲ هجری و تسعین و تسعمائة شیخ عبدالقدوس در رساله قدسیه
 در معنی گرنگی میگوید بدان الملک الله تعالی که گر سنگی بر دو نوع است سفلی و علوی سفلی جمیع
 حیوانات راست که چون روح حیوانی باطنی این جهانی امتزاج یافت و به پیکر وجود در مرتبه
 مرکبات که عبارت از کلمات الله است بشتافت سبب قیام وجود در مقام نمود و حرارت در باطن او
 بطور پیوست و محتاج غذا گشت و تو آتشی گرنگی خوانی و غذای او آب و طعام خاک
 دانی این از عالم سفلی عروج نیاید که از تجلیات ذمائم است و مقام صور مختلف بهائم و علوی
 انام جمله خاص و عام راست که چون بحر محض بود از محض غیب از مقام فاجبیت از عالم
 جنبش بی جنبش و جنبید بهیو حق ظهور یافت و در میدان حضرت احدیت تجلی بشتافت که
 عبارت از الله احد است و تجلی بسیار و انوار و اسرار بیشتر همه صفات کمالات از جمال و
 جلال از کرمی و حیوی و ستاری و جباری و قهاری و رزاقی و خلایقی و رحمانیت و ربوبیت هزار
 در هزار از اینجا موج بر موج زد بر حسب استعداد نظام هر که لون الما لون انا که نور الله در روح
 انسانی و نبی الله و رسول الله و ولی الله این همه هماد است بنظایر مختلف خویش قدجا که
 من الله نور و این اول است از مقام احدیت و این مقام روح انسانی و عالم جبروت است
 و این مقام قرب و عالم معیت است و این مقام اگر چه تجلی است اما از سطوات مقام جواری
 فائده تمام نمی یافت باز در مقام تجلی بشتافت عالم عقول پیدا آمد و آن عالم ملکوت است و مقام
 روح انسانی است و درین مقام اگر چه فائده ظهور که نفس معرفت است بطور پیوست اما مقام تقدس
 و مبین تسبیح و تهلیل است و این نشان قید بود و اما الله مقام معام پس عشق را منظر زیارت
 و فائده کمال معرفت که مقام عروج بمنتهای بر و بست بطور پیوست باز در مقام تجلی بشتافت
 عالم اجسام پیدا آمد اینجا ظهور تمام انجاسید و عالم عشق موج بر موج زد چنانکه ملکوت جبروت
 و جبروت افتادند و اینجا نقطه اول و آخر در مظهر انسانیت ظهور یافت و بعروج دان الی ربک
 المنتهی که بحر محض و وجود صرف بوده است بشتافت بدان سبب که جوش سوزش عشق مقام
 فاجبیت که در کتم ذات سر کمر صفات و در مرتبه محض وجود با خود داشت بیرون انداخت

و عذاب آید و مراد اینجا سکرات
موت و معاشنه احوال آخرت
است که در وقت حضور
موت روی نماید و در بعضی
اخبار آمده است که هر یک
از مومن و کافر در وقت موت
جای خود را می بیند مومن
در بهشت و کافر در دوزخ
پس چون کافر درین حالت
ایمان آورد این ایمان معتبر
نباشد چه ایمان باید که نصیب
بود و با اختیار بنده و قصد
امثال امر الهی و طاعت
و فرمانبرداری و سی تعالی
باشد و ایمان درین حالت
ایمان بغیب نبود و منظر آرا
باشد چنانکه روز قیامت
تمام کفران فریاد برآورد که
ربنا ابصرنا و سمعنا فارحنا
فعل صالحاتنا و انا موقنون خدا را
ویده ما بینا شد و گوش ما
شنو انگشت و یقین انعم
که آنچه پیغمبر این تو خبر داده
بودند و کتاب تو بیان ناطق
بود حق است ما را بنیاباز
بفست تا ایمان آریم
و عمل صالح کنیم و مستحق
ثواب شویم این ایمان
واقرا و اعترا من عمل ملین
وقت فائده ندارد و در
حدیث آمده که ان الله
لیقبل توبه العبد الم غفر
غفره کنایت است از احوال
موت و شدت سکرات و
مسمی جان محقق

معلومات را بعلم سپرد و و علم را با معلومات در سه ذات که بجز صفات است بر دو ذات را بمجاز
صفات داشت و صفات را کسوت ذات ساخت و وحدت در کثرت گردانیده کثرت را
کسوت و وحدت پوشانید وحدت در کثرت و کثرت در وحدت و غلط در صحت و صحت در غلط
و غائب در حاضر و حاضر در غائب افتاد حسن و قبح هر دو قدم در صحرای وجود برآر است
الرحمن علی العرش استوی علم برافراشت فریق فی الجنة و فریق فی السعیر پیش همه داشت
تا بدین سبب نار الله الموقدة التي تطلع علی الافئدة جوش برآورد شور و فغان در کون و
مکان انداخت و ما را از دمار عاشقان برخاست تا هر یکی بر قدر استعداد منظر از نوعیت
الم ذلک الکتاب لا یریب فیه بر جان و جهان تاخت و چنگ بدامن محبوب و مطلوب غنچه دزد
این است معنی آن گرسنگی که در معده بشر در نهاد نیاید افتاده است و آن تیز تر و گرم تر
از آتش دوزخ است که گرسنگی کثیف را بلطیف رساند و مقید را مطلق نشاناند انسانیت
را بر حرمانیت برانند که از گرسنگی مردم بخدای تعالی تواند رسید و این خاصیت در حیوان
و دیگر نهاده اند اگر چه گرسنگی دارد که از مجر و سفلیات اند ملائکه و ارواح اگر چه از علویات اند
اما آتش گرسنگی ندارند لاجرم از مقام خود تجاوز نتوانند کرد این کار آتش است و باز بار
در دو محبت و عشق است اکنون بدانکه گرسنگی راسته مقام است مقام اقل را آتش
اگر گرسنگی خوانند که غذای آن آب و طعام است مقام دوم را آتش در محبت و عشق
خوانند که غذای آن خون جگر و خاشاک غیر است و مقام سوم را آتش محبوب و معشوق
خوانند که غذای او حسن و جمال و اوصاف کمال است ان الله جمیل یحب الجمال

عاشق حسن خودستان بی نظیرا حسن خود را خود تماشا می کند

شیخ امجد دهلوی رح

در زمان سلطان بهلول بود اکثر ازم آستانه خواجه قطب الحق والدین بسیار نمودی و بر وقت
ایشان متوجه بودی وقتی بداعیه طلب از وطن بآمد بآبی رسید باطل قدم در آن و رطبه نهاد و جهان
بہلاکت در دو سوئی از آب سر برآورد و او را از آن ملکه نجات داد و بخانه باز آمد و در کنج نشست
و قدم بیرون نهاد و انتساب فتح و استفاده خود بی واسطه بخواجه کرد و مرید گرفت مقبره او
بالای حوض شمس است رحمة الله علیه

شیخ ادب دهلوی رح

جد مادر کاتب جردت نام اصل ایشان زین العابدین است عرف شیخ و شتم کمال بود

متويع و متعبد و در غایت خشوع و انکسار و تادب و قار و الد میفرمودند که ما هیچ کس را ندیدیم که در بیرون و درون یکسان باشد الا ایشان بهمان آداب و اوضاع که در میان مردم می بودند درون خانه نیز بودند و زبان ایشان دائم بذكر الله می گشت و حکمیه در غایت جمال و نورانیت داشتند چنانکه انوار علم و تقوی از جبین ایشان لایح بود اکثر احوال صائم بودی و در لقمه احتیاط تمام داشتی سلطان ابراهیم هم پیکند رو دهنی ایشان را بحاجت خویش خواند قبول نکردند و می مرید مولانا سماع الدین و شاگرد میان عبد الله طلبی است رحمه الله علیه وفات او در سنه ۹۳۲ اربع و ثلثین و تسعمائة مقبره او جانب غربی حوض شمسیت

شيخ يوسف قتال

مجاهدات و ریاضات بسیار کشیده و کار کرده بود او مرید قاضی جلال الدین الیهودی است که صهر او بود چنین گویند که او در هفت پل که از عمارات سلطان محمد تغلق است و مقبره او در آنجا ریاضات می کشید و مشغول می بود بهمدان اثناء مردی که او نیز جلال الدین نام داشت و دعیت نعمتی پیش او بود در وقت او رسید او طالب بود بر در اود منتظر نشست هر چه آن درویش فرود قبول نمود و بموجب اشارات او مشغول بکار شد و بمقصود خود رسید رحمه الله علیه وفات او در سنه ۹۳۳ ثلث و ثلثین و تسعمائة

مولانا شعیب

عالم عامل و در صورت و سیرت ملک مثال بود و در وعظ و تذکیر بظفر زمان خود در زمانی که او وعظ گفتی و قرآن خواندی همگی را محال عبور از آن راه نبود می اگر چه خود بارگرا بر سر داشتی ایستاده شدی و استماع نمودی و او را در وعظ بحسب اختلاف مقامات و عدد و وعید حالات عارض شدی جمیع اکابر و علمای شهر در پای و وعظ او حاضر شدند و اکثر از موالی و اهالی شهر در ابتدا شاگرد او بودند و آله ماجد او مولانا منهلج در آوان صغر از بلده لاهور بقصد تحصیل علم در دلی آمد و در تحصیل علم ریاضات شاقه کشید بعد از آن در عهد دولت سلطان بهلول بود می مفتی شهر شد و همین حاکمونت فرمود نقل است که مولانا منهلج در بعضی اوقات آرد و روغن از دو کانه ها که اندی کردی و از آن چراغ ساختی و تمام شب با مطالعه پرداختی و چون روز شدی از همان چراغ نان بختی و بهمان قدر که تفکر کردی مدتاً برین حال گزرا نید تا علمی بدست آورد و قبیله دمارا نسبت

در قرآن مجید میفرمایند که یک نیغصم ایما نهم لما رواه ابان یعنی ایمان در میان مومنین باس و عذاب الله انفع نکره و جای دیگر میفرماید که کویست التوبه للذین یعلمون البیان حتی اذا حضر احدهم الموت قال انی تبت الان انشاید که استدلال باین آیت صحیح تر و صریح تر از آنست که احتمال دارد که مراد برودت باس در آیت سابقه باشد علامات قیامت و طلوع الشمس از مغرب باشد چنانچه بعضی مفسرین این کویه را بیان تفسیر کرده اند و این آیت اخیر که ما بر خواندیم بهر حال ناسی کند بعد هم قبول توبه و ایمان در وقت حضور و دردت کما لا یخفی و بعد از دلیل و مقصود که ذکر کردیم ظاهر شد که توبه از معاصی نیز در حالت باس مقبول نباشد و در اینجا بعضی علماء از اهلانی هست و لیکن ایمان باس و توبه از کفره اتفاق و اجماع مقبول نیست اکنون لازم آمد که باجماع اصحاب ایمان فرعون کرده و وقت او را بک غرق آورد و قبل از آنکه زمان او را بک غرق و در بیاضیت این حالت ایمان باس و یا سرحیات وقت خطر است نه محل اختیار همین است اختیار و مقصد نظام علی بن محمد بن قنایخ

و مقصد ایان است از بیکس
ادایمان خلائی در آن ظاهر
نیست و لهذا وی در زبان
شرع و عرف اسلام همه جا
بذموم و مقبوح و ضرب الفل
گفته است که با عناد آمده و
چندین آیات قرآنی ظاهر
بلکه نص در تفسیر و تفسیر بود
حال و دعاست مبداء و
مال اوست چنانکه فرمود
فاخذ الله المال الآخرة
والاولی و میفرماید ففصل
فرعون الرسول فاخذناه
و بیلا و جایی دیگر میفرماید
و استکبر هو و جزوه فی
الارض بغیر الحق و ظنوا انهم
الینا لایرجعون استکبار کرد
فرعون و لشکر او در زمین
بنات حق و گمان برد او و لشکر
او که مال و بازگشت ایشان
بما که قمار زد و بطش ایشان
نخواهد بود چنانچه حال کافران
و منکران است فاخذناه و
جنوده فنبذناه فی الیمین
بقهر و عذاب گرفتیم ما و را
و لشکر او را و ایمان خیم و غرق
کردیم شان در دریای قنطر
کیف کان عاقبة الظالمین
پس چنین که عاقبت کار
ظالمان و منکران کافران
که با خدا و پیغمبر خدا کبر کردند
و بجزای آن در دنیا و آخرت
گرفتار آمدند و سوا شدند
چگونه است و جلنا همایه
به عنون الی النار و گویانیم

قربت بخدایت مولانا قریب است نقل است که آن درویش که شیخ یوسف قتال
را از وی نعمتی حاصل شد اول پیش مولانا شعیب آمده بود و گفته مولانا ترا کاری میاموزیم
و لیکن بشرط ترک کاری که داری یعنی درس و تذکیر مولانا ترا ترک تعلیم و تدریس و تذکیر بیکاری
مصلحت وقت خود ندید گفت من مروی ام محنت بسیار کشیده و علمی بدست آورده امید
نجات آخرت درین طریق داشته ترک آن با اختیار از دست من نمی آید اگر کاری بفرماید
بدان مشغول باشم تا خود آن مشغولی غالب آید و آیین اشتغال که دارم فراموش گردد
و اختیار دارم در ویش پیش مولانا شیخ مولانا یوسف قتال رفت و او چنانکه معلوم شد
با مثال امر آن درویش برخاست و هر چه فرمود بر همان رفت و قات مولانا شعیب در راه
است و ثلثین و تسعمائة و قیراد بر بالای حوض شمسی است متصل خانقاه ملک زین الدین
که از صلیح اخبار زمان سلطان سکندر بود رحمة الله علیه بجانب شمال

ملک زین الدین وزیر الدین

ایشان دو برادر بودند از پنجابی روزگار و صلحای امت از مردم سلطانی آبای ایشان
در سلک خدمت موروثی بعضی سلاطین و بی انتظام داشتند محاسن اخلاق و محامد
اوصاف ایشان بد فائز در رنگی زین الدین از و کلاسه خان جهان که از بنی اعمام سلطان
سکندر است انا را الله بر بانه بود چون سلطان را با خان جهان مذکور مزاج محبت عنایت
اسخاف پذیرفت و از جهت حفظ بعضی قواعد سلطنت و ملاحظه نسبت اخوت اظهار
رنجش و کدورت با وی مصلحت نمی دید هر چه از منصب و ولایت دوازده هزار سو و بود
بظاهر هم بر دمسلم میداشت و لیکن در باطن زین الدین را حکم فرمود و دو کلمه نیز بخطها
خود او را نوشت که هر چه از اموال و املاک خان جهان باشد تصرف نماید و هر نوع که داند
خرج کند بنوعی که خان جهان را برین معنی اطلاع نباشد و نه بیند و نوشته بود که از زین الدین
خبا که فتنه شد هیچ کس با وی کاری نیست از آنجا که تفریق بر خیزد و این حواله می شود
بصارت خیر و حال ثواب رسانید و بعلایق مصلح و تقوی و خدمتگاری اکثر مشایخ و علماء
وقت را با ایشان محبتی و رجوعی بود زین الدین بخدایت ملازمت برادر که در دگاه سلطان
داشت اکتفا نموده روزگار تجرد فراغت که موجب جمعیت عبادت است میگذرانید
و اغلب اوقات در حضرت دلی بسیر مقامات و اماکن آن مخطوط می بود و قریاتی که در حوالی
دلی حواله گاه دارد بملکیت گرفته علی و صلحایان همه در صحبت او خوش میگذرانیدند

وزمان دولت سکندر زمان صلاح و تقوی و دیانت و امانت و علم و وقار بود او را با علما
و علماء و اکابر و اشراف علی عظیم شد و اندک از کثافت عالم از غرب و بحکم بعضی سابقه است و
و طلب بعضی بی آن در عهد دولت او تشریف آورده و وطن این دیار اختیار کردند چنانچه
اکثر بزرگان که درین طبقه مذکور می شوند از آن قبیل اند و با تحقیق محاسبه زمان سلطنت آن
سلطان سعادت نشان از حد تقریر و تحریر خارج است و از وی نیز در باب فراست بلکه کرامت
حکایات نقل می کنند **۵** گر این جمله را سعدی املا کند به نگر دفتر می دیگر نشان کند
تا پنج جلوس او بر سریر سلطنت و امالت اربع و تسعین و ثمان مائه و آرتحال او به عالم آخرت
ثلث و عشرون و تسعمائة و مدت سلطنت سی و نه سال نقل است که این شیخ زین الدین
هرگز تلاوت کلام ربانی در غیر حالت قیام نمیکرد و در حلی می ساختند تا بسینه آدمی بلند و
در وی قرآن می نهاد و تلاوت میکرد و گاهی که غلبه نوم بودی کند می گردن می انداخت و بسقف
خانه محکم می ساخت تا اگر خواب بر کند دیگر در مضبوط گردد و تمام متعلقان او از خدمتکاران
و غیر هم همه نصف آخر شب برای تجدید می خاستند و تا وقت چاشت در منزل او جز
باشارت دست و زبان کاری نشد از جهت مشغولی او و در آن وقت گویند که ویرا شب جمعه
بروح مطهر رسول الله صلی الله علیه و سلم مقدار چندین برنج قبولی می بختند که بر هر برنجی
سه کت قل هو الله احد خوانده می میدند و در ایام مولد آنحضرت صلی الله علیه و سلم
هر روز یکبار تنگ زیادت میکرد تا در روز دوازدهم دوازده هزار تنگ خرج می شد و
قیاس باید کرد که مجموع خرج این دوازده ایام چه مقدار مبلغ می شود بان ارزانی اسباب
مصلح که در آن زمان بود نقل است که هر دو برابر ختمای قرآن میکانند و هر روز چهار
الترام غسلی که آنرا در استجابت دعا اثری عظیم شهرت دارد کرده تاحق سبحانه و تعالی شهادت
نصیب شان گرداند و عاقبت همچنان شد که ایشان میخواستند و شیخ زین الدین را در
۹۲ ست و عشرين و تسعمائة یکی از فلامان نافر جام در شیر که بدان عادت تسبیح داشت
زهر داد شیخ و زین الدین همراه ابراهیم در **۹۳** ست و عشرين و تسعمائة شهید شد و قبر او
جانب غربی حوض شمسی است خانقاهی دارد و صفة و مزار وی جای متعین و سه بستان
و از میان عماراتی که بالای حوض است ممتاز و مشهور و هم از موضع روضه و حالت قبر او آثار
رحمت قبول لایح و نایح است رحمة الله تعالی علیه

شیخ جمالی

مرید مولانا سمان الدین یحیانه روزگار و مجمع اطوار بود نام اصل او جلال خان است در او

ایشان را یعنی فرعون را
و جنود او را اما مان پیشوایان
گمرايان و کافران و درخشان
که دیگران را بکفر و ماضی
و آتش و دوزخ دعوت کنند
و یوم القیامة لا یصرون
و در روز قیامت یاری و
نصرت داده نشود ایشان را
و دفع کرده نشود عذاب از
ایشان بلکه مغذول و مردود
و ابدی العذاب باشند
و اتباعا هم فی بدو الدنیا لعنة
در دنیا بروی و جنود و سه
لعنت کردیم و یوم القیامة
هم من المقبوضین و در روز
آخرت او و جنود او از دنیا
و مقبوحان و مردودان باشند
حالش این است که دیدی
و وصفش اینکه شنیدی
دیگر با یحیانه و فخر و کجاست
و حسن عاقبت از کدام
اگر وی مسلمان و طاهر
مطهر او دنیا رفته باشد بزرگ
او را بخینین یاد کردند
اگر اوصاف دیگر از علو و
اسرار ظلم و استکبار را به
احوال گذشته که در حالت
حیات داشت حمل کنند
صورتی دارد اما اینجا میفرایند
و یوم القیامة هم من المقبوضین
و هیچ ذی انصاف و عدل نیست
نه پسندد که این ضامن باشد
را درین آیت مخصوص بخود
دارند با وجود آنکه بر دوزخ
باشند صریحا و تصدیقا

هرگز مقبول نیفتد که دست
نزد خدا مسلمانی پاک و
مومن صادق باشد و هیچ
جامع او نگویید و بیان حسن
خالت و حیرت عاقبت
او نکند و ضمیر هر که ما ایند
بود که در مدت عمر کفر و طغیان
ورزید و در آخر فضل و محبت
مادستگیری حال دس کرد
و سلامت رفت بلکه همه جا
مذمت و ملامت او کند
و تشنجه و تنقیج و سزاید
و دس هیچ جا بصفت
ایمان و عنوان اسلام
مذکور نشده الا در این آیه
که میفرماید حتی اذا ادركه
الفرق قال آمنت انه
لا اله الا الله آمنت به
هنذا اسرائيل و انا من المسلمين
سابق و سابق این آیه
روشن است که چگونه است
ظاهر ادای سخن در آنست
که آن ظالم تمام عمر خود تکبر
و اصرار و علو و علو و کفر
و طغیان ورزید و موسی و
هارون علیهما السلام در حق
وی قوم وی دعا ببلایک
و عذاب الهی کردند تا دم آخر
که انجیای مایوس شد و
مشاهده عذاب الهی کرد
بزبان او و اسلام و اذنین
شد که اکنون اظهار ایمان
و اسلام چه فایده کند که عظمی
اختیار او دست رفت چاره
نماند آن همه کفر و فساد

نکته

جلالی تخلص میکرد آخر بشارت پیر جمالی تخلص کرد او را پیر را وینیم گذاشته بود بنا بر استعداد
قابلیتی که داشت تربیت یافت و کسب کرد و شاعر شد اقسام شعر از مثنوی و قصیده و غزل
گفته حکایت شعر او بر این سخن ظاهر است قصیده او بهتر از غزل و مثنوی است مسافرت
بسیار کرده و بزیارت حرمین شریفین مشرف شده مولانا عبدالرحمن جامی راقص سره
مولانا جلال الدین محمد دوانی را علیه الرحمة دریافته مهابت صورت و معنی در ذات او تعبیه
یافته بود در محافل و ارتکاب عزایم امور بغایت دلیر بود که کسی را از اکابر در مجلس فرصت
سخن دادی ابتدای او از زمان سلطان سکندر بن بلبل است در پیش بابر پادشاه
نیز معتبر بود و بنام او قصیده گفته که در وی این بیت است **شاه دشمن کش**
ظیل الدین محمد بابر آنکه به کشور بنگاله راز الفار کابل بشکند و بنام هاپون پادشاه نیز
قصاید گفته بآپیر خود اعتقاد عظیم داشت این بیت او در نعت پیغمبر صلی الله علیه و سلم
شهرت دارد و بعضی از صلحا در خواب بقبول این بیت در پیش آن سرور بشارت یافته
موسی زبوش رفت بیک پر تو صفات به تو عین ذات می نگری در تسمی **محمدر**
او در مقام خواجه قطب الدین است قدس سره بغایت نزه و لطیف بحضور خود ساخته
و خانه که الآن قبر او در دست در حالت حیات مسکن او بوده وفات او هم ذی القعدة ۹۲۲
اشی و اربعین و تسعمائة در سالی که هاپون پادشاه بکجرات رفته بود او نیز همراه بود همان جا
فوت شد شیخ جمالی ماد و پسر و یکی شیخ عبدالحی که حیاتی تخلص دارد مجموعه مکالمات اخلاق
و مجمع محامد و صفات در زمان خود مجمع الفضل و مرجع النظر قاب و همیشه پدر محبوب تر و بدل
نزدیکتر بود نشاء غریبی داشت و ظهوری عجیب به گوشه فیض حالتی نبود شعر او بدیهه
میگفت و بسیار میگفت آحق اگر باین قوت که در گفتن شعر او را بود اگر فکر و وقت صمیم آن
می شد آثار غریبه از وی بظهور می آمد همیشه در مقام بدست آوردن دلهای و نگا بداشت
خاطر یاران بود و بآهر طائفه سری داشت از انجمن او را قبول دیگر بود با وجود عزت و
بزرگی که داشت به تعلقی و به تکلفی او زیاده بر همه بود در اندک وجه معیشتی که او را بود
چنان خوش می گزیدانید که کلفت و محنت را گرد سر پرده حالش مجال عبور نبود هر روز در
حواله گاهی و دایم در سیری و هر دم در شوقی بود با این بهم از معنی فقر و خنا و در رندی که
سرمایه سعادت ابدی است قسطی کامل نصیب او شده در زمان افغانان هر که از جنس
طالب علم یا شاعر یا قلندر از ولایت با این جانب می افتاد در منزل او می بود و بهر یک
مهربانها و ندهنها میکرد و مبلغی کفایت از تر که پدر باور سید بود و آنهمه که در مدتی از عمر خود صرف

اوقات یاران کرد و هم در جوانی رخت ازین سرای فانی بر بست و لاوت او در سنه ۹۲۳ ثلث
 و عشرين و تسعمائة وفات او در سنه ۹۵۹ تسع و خمسين و تسعمائة است قبر او که بر صفا که بیرون
 روضه پدرست سید شاه میرک سید عالی نسب از اولاد میر سید شریف جرجانی و در جزیر
 فنون و نوادر امور بنیظیرست در تاریخ وفات او گفته است قطعه تاریخ نادیر عصر شیخ عبدالحی
 که بوصفش مر از زبان نه بوده وقت نزوحش بسر سید م من به گفتم ای چون تو در زمان نبود
 سال تاریخ خویش خود فرما که جز او در این زبان نبود گفت تاریخ من بود نام
 بنده وقتی که در میان نبوده از عبارت شیخ عبدالحی لفظ عبد سقا طنوه است دیگر شیخ گدائی پسر گلان
 شیخ جمالی است وی در بزرگی و جاه پهلوی پدر میزد و در اول آخر همت کسب عالی و مفاخر داشت تمام
 اطوار بزرگی و عزت ملاحظه اوضاع باه و دولت می بود در این ای در سلک مقربان خواص ملازمان
 نصیر الدین محمد همایون بادشاه انارالند بر هانه منتظم بود و بعد از آنکه شیر شاه غلبه کرد
 و بر سر سلطنت پای نهاد بجهت اختصاصی که بسلسله همایونیه داشت سلوک طریق سفر
 بر راس اقامت اختیار نموده بدیار گجرات بدر رفت و از آنجا عزیمت زیارت حرمین شریفین
 کرد و این سعادت عظمی با اهل و عیال مشرف شده در عهد دولت شاهنشاه وقت جلال الدین
 محمد اکبر بادشاه بدیار مالوت عود نمود و بواسطه ارتباط و اتحاد که بجناب خانخانان محمد میرخان
 داشت نهایت درجات اعتبار رسید و بعد از آن بسبب وقوع بعضی امور که از لطافت
 خفایای جذبات الهی بود و باعث بر ترک دنیا توجه خانخانان بحرین شریفین شد و هم در راه
 حج در سنه ۹۶۰ ثمان و ستین و تسعمائة بشهادت رسید او بتقریب بعضی حصاد و اعاد می از اینجا
 برآمد بجناب کوه جیل میر افتاد و تهادان دیار گذرانید و باز آمد و بوجهی از اندام معاش غنا
 فرمود از جناب سلطنت سکونت شهر نمود و چند گاه در گوشه فراغت و آسایش با وجود کبر سن
 در بساطین بهشت آئین با ماهر و یان نازنین گزانی و چون نوبت مرگ سیدیه که شت بمالهم
 و یگر رسید و کان ذلک فی سنه ۹۷۰ ست و سبعین و تسعمائة

سید حسین پامی میناری

در ویشی بود سفر کرده و صحبت اندوخته بغایت جسیم بود در زمان سلطان سکندر از جانب
 مشهد مقدس طوس بدلی آمد صحبت او با سلطان خوش بر نیاید در قلعه دلی که به مسجد
 پامی منار اقامت کرده گوشه گیر شد بعضی از نسا و امرای سکندریه معتقد او شدند و بهشتی
 ضروری او را بهم رسید و هم زمین و درون قلعه را زراعت میکرد و حاصل آنرا صرف فقرا

کجا رفت و تکبر طغیان تو چه
 شد امر و ز ترا در دنیا نیست
 و رسوا کنیم و مرده ترا از خاک
 در بار باریم و تا شاگاه و
 جای عبرت عالمیان بادیم
 تا بمانند عبرت گینه که فتن
 کفر و طغیان و تکبر با خدا و
 رسوخد انضیحت و رسوائی
 است در دنیا و آخرت چنانکه
 فرمود فاعذه الله نکال الآفة
 و الماولی ان فی ذلک لعبرة
 لمن یعشی و آنکه امر اء فرعون
 گفت فرعون عین لی و لک
 لا تقبلوه الا یتهم بجرطن و
 حساب بود و حکمت پروردگار
 تعالی در وی آن بود که وی
 علیه السلام باین گمان
 و حساب از دست آن ظلم
 خلاص گردد و به هلاکت رود
 چنانکه اطفال و گنیمه این جیل
 و فریب بود از آسیه رضی الله
 عنها و استخلاص موسی
 علیه السلام از دست آن
 ظالم با طلاع دادن چغتایی
 آسیه را بر عاقبت حال
 وی علیه السلام بفرست
 یا الهام عاقبت حال غنای
 کار القاط و ی خود آنست
 که فرمود فالتقطه آل فرعون
 لیکن لهم عذراً و جز نا ظاهر
 آنست که مراد حقیقت
 عداوت بود که در نفس الامر
 و عاقبت حال با شریع
 پیغمبری با مسلمانان دشمن
 نبود و اگر گویند مقصود و ادوات

می ساخت میان او و شیخ جمالی بسبب امور ناشایسته نزاکتی در میان بود طبع اکثر اوقات با او در مقام ظرافت بوده و در بعضی امور ناشایسته نسبتی میکرد و می ازین معنی در قهر شده و آلت خود را به بریده پیش شیخ فرستاد بعضی گویند که این حکایت غلط است و را علت تسقا شده بود بمشاورت اطباء و قصد کرد در مردم اینچنین شهرت کرد و گویند شیخ جمالی این بیت را برای ایندای او بطریق مزاح و ظرافت گفت بمیت آلت پیش را چو بریدی به علت پس چگونه خواهد رفت و و الله اعلم وفات او در ۹۴۲ هجری انیسوی و در ۱۵۴۲ شمسی و تسعانه و مقبره او در پای منار شمسی است رحمة الله تعالی علیه

شیخ یوسف چریاکوئی

در ویشی بود بر مشرب شطار حلقه ذکر بس غریب بر پا داشت در اثنای آن ابیات عاشقانه میخواند و شوق میکردشان عالی داشت بدو واسطه بطیخ عبد الله شطار میرسد خدمت اله به صحبت او رسیده و تلقین ذکر نموده و الا آن اولاد او در بعضی از قصبات میلان و آب موجود اند رحمة الله علیه

شیخ خانوگوالیری

از مشاهیر دقت خود بود و مرید خواجه حسین ناگوری است و خرقة از شیخ اسمعیل شریزید شیخ حسین سر مست که در چندیری بود نیز داشت و وی بروحانیت خواجه بزرگ معین الحق والدین بغایت متوجه و فانی بود از جهت کبریا و ضعف نبیه به تعظیم مردم قیام نموده و خدمت والد بصحبت شریفش رسیده بودند از ترک تعظیم و قیام که از وی در مردم شهرت یافته بود پرسیده فرمود که من پیر شده ام و ضعیف گشته از برای تعظیم هر داخل خارج قیام نتوانم کرد مخصوص ساختن بعضی دون بعضی لائق بحال فقر انباشد مرا معذور دارید و شیخ نظام نارنولی از مریدان اوست و نیز این طریقه ترک قیام بقصد اتباع شیخ مسلک اردو قبول تمام و شهرت عام یافته و شیخ اسمعیل برادر شیخ نظام نیز مرید خلیفه او بود مردی تمام بود مریدان دارد خواجگی پیری است در بیان در گوشه مسجدی افتاده در ویش بخفته کار کرده مرید شیخ اسمعیل است شیخ منور که در آره بود نیز مرید خواجه خانوست خالی از جذبه و نوع حالتی نبود وفات شیخ خانوگوالیری در ۹۴۲ هجری

شیخ علاء الدین رحمة الله علیه

ابن شیخ نور الدین اجود هندی از اولاد شیخ فرید شکر گنج است قدس سره غریب و هر و حیدر

که در حالت حیات داشت گویم پس قره عین بودن نیز درین حالت تواند بود آنچه مفهوم قرآن میباید و الله اعلم باقی وقوع موت وی در احادیث و اقوال صحابه و تابعین و علمای مشائخ متقدمین و متاخرین بحال خود است اگر مفهوم قرآن و اشارت احادیث و تفقک آثار سلف ایمان اسلام و حسن خاتمت دی بودی اینهمه مشهور و ضریب المخل کفر و طغیان نشدی روایت که چون ابو جهل بعین در غره بدر گشته شد آنحضرت فرمود صلی الله علیه و سلم با ست فرعون هذه الامة اگر فرعون موسی و طاهر و مظهر از عالم رفتی تشبیه ابو جهل بعین که بالقطع از اهل جهنم و ارباب شقاوت و سوء خاتمت است با وی درست نبود اگر گویند تشبیه باعتبار عتو است که در حالت حیات داشت گویم هیچ جاد و زلیل شریعت و عرت دین نیل است که یکی را بعد از موت توبه و حسن اسلام باعتبار حالت سابق که در کفر و عصیان داشت مثل سارنه و مشبه به گرداننده لان ایمان بحسب مآل قبله چندین از رؤسای قریش که مدت عمر

فوقین

صاحب اخلاق حمیده و صفات ملکیه و تمی از بد و فطرت مذهب و مؤدب آمده بود اخلاق درویشان و کمالات ایشان بحسب جبلت در ذات او مرکوز بود جامع صفت علم و کرم و سخاوت و عفو و صفح چیز می از آنچه از اسباب حظ نفس و آسایش تن باشد بخود راه ندای و آوردن زمان خود فریاد ثانی گفتند قدس سره و آورا بار و حایت خواجه قطب الدین قدس سره رابطه خاص بدو اعتقاد کامل گویند که روزی در ویشی پیش او آمد که تریاق با خود داشت او گفت که پیش ما نیز تریاقی هست باری امتحان بکنیم کجاشکی آوردند و قطره زهر در کام او چکانیدند پاره کاک لنگر خواجه را آب ساخت و بان کجاشک او در حال زنده شد ولادت او در ۲۸ شنبه اشین و سبعین و ثمان ماه و فوات او در ۲۸ شنبه ثمان ماه و تسع ماهه مقبره در سراسر است قرب دہلی کہنہ کہ الآن اتحاد امجاد او در آنجا سکونت دارند

سید سلطان بہر اچھی

خدمت والد میفرمودند کہ دی در ویشی اہل دل و خاکسار و صاحب ہمت بود و مرید شیخ علاؤ الدین ابو دھنی اما تلقین و ارشاد از مشرب شطاریہ داخست از لباس اکتفا بستر عورت داشت و در اکثر اوقات سر بر ہمت می بود گاہی با جماعہ فقرامی بود و گاہی تنہا و بتمام رسم مقید نبود ذکر چہر بسیار میکرد و ضرب و ذکر کہ بر قلب صنوبری میزد بعینہ مثل آواز سندان داشت و کثر کثرت می جمید خدمت والد میفرمودند در ابتدای طلب روزی بخد مت وی نشسته بودم و وی بکتابت مشغول بود و من سر فرو فلندہ مشغول بذر بعد از ساعتی خشمناک سر بر آورد و بجانب من دید در ہمین حالت تبسم کرد و برخاست و مرا در کنار گرفت و لطف فرمود و مرا مجال استکشاف حقیقت اینحال نشد چون از خدمت او برخاستم شنیدم کہ وی خود در مجلس دیگر نقل این معنی میکرد کہ امروز جوانی پیش من آمدہ بود کہ دل او ذکر میکرد مرا بروی غیرت آمد و خواستم طباخچہ بر روی دل وی بزنم ناگاہ پیری حاضر شد و گفت جاسے رحم است نقل است کہ وی را با ہندو زنی محبت واقع شدہ بود و برکت توحہ اولیٰ شہید اسلام مشرف شد قبیلہ او داد خواہ شدند و پیش محمد زمان کہ از اقا سب ظہیر الدین محمد بابا پادشاہ بود رفتند و وی بشیخ گفتہ فرستاد کہ زن را از خانہ بیرون کنید و اگر نہ بر سر شامی یا کیم شیخ تیغ در دست گرفت و برآمد و گفت و تمی مسلمان شدہ است او را بکافر سپردن جائز نیست اگر دغدغہ جنگ است زود بیا نید تا خدا چہ کند از گفتن شیخ ربعی در دل وی کار شد

در کفر و عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر برہند و در آخر ایمان آوردند و با ایمان رفتند ہرگز در شرع باعتبار حال سابق مذمت و تشنیع ایشان مذکور نشد خصوص در قرآن مجید باین کثرت و اشتہار و تقلید و تشنیع کہ در مادہ فرعون واقع شدہ است و بیچرگی از مشایخ طریقت نسبت ایمان و اسلام بفرعون نکرده بگر شیخ محی الدین ابن عربی در کتاب فصوص ہدیین قول یا منی است قبول ایمان باس و معلوم شد کہ این خلایق اجماع است بائنی باس بالفرعون و یقین است کہ حالت ادراک غرق حالت باس و حلول موت است بجلان مبادی غرق کہ آنرا ادراک غرق نتوان گفت الا بجا زو فی القاموس ادراک لمحہ و بحوق غرق در حالت غرق و اتصال آن ہوس بود بعضی از مفسران گفتہ اند کہ این کلمہ در دل خود گفت بعد از غرق شدن و شیخ نیز در فتوحات مکیہ غایت تشنیع داشتہ تکفیر ادراک و گفتہ کہ در فرخ را در است بعضی از مفسران بعضی دیگر در درکات ہی ہست کہ

و از آنچه میگفت پشیمان شد و از جمله مریدان و خلفای شیخ علاء الدین شیخ ابن ابروهمه بود مردی عزیز و مسن و متبرک و مجذوب شکل بود رحمة الله تعالی علیه

سید علاء الدین

سید عالی نسب و متبرک بود صاحب ذوق و حالت و جلالت و در فن موسیقی هند و قونی تمام داشت شعر هم میفرمودند این غزل زواریات قفا دست غزل اندام آن گل خندان چه بنگذارد

کسی مراد بیا که هست جو دارد	بجستجوی نیاید کسی مراد دل	اگر مرغ هر چو می گفت گوی او دارد
حدیث عشق تو تنه من هم میگویم	هنوز ساقی ما بادور رسیده دارد	نشاط باده پرستان منتظر است سید
که این متاع گر انمایه را نکودارد	متلعل دل بکف لبری بده تو علا	که هر که هست ازین غم نه گنگد دارد

سید علی رحمة الله علیه

قوام وی از ارباب کمال و سکر و وجد و حال بود دائم با خود حالتی و سرگرمی داشتی سخن را مجذوبانه گفتی و لباس خاص مقید نبودی گاهی خرقة مشایخ پوشیدی و گاه لباس سپاهیان در بر کردی و در وصل از سادات سوانه است و در آوان طلب بکام چون پورا فتاد و خدمت درویشان کرد و مرید شیخ بهاء الدین جو پوری شد و قبول خاص و حالتی مخصوص نصیب او شد و ابواب بروی مفتوح گشت چهار منکوحه داشت و وظیفه داران بسیار بودند هر چه از فتوح رسیدی نصف بر وظیفه داران قسمت یافتی و نصف دیگر بر منکوحات و وصول فتوحات بروی متصل و متوالی بوی و هرگز منقطع نگشتی گویند که وی تا چهل سال هیچ خادمی امر نکرد و خدمت نفرمود شبی خفته بود نشسته شد کسیکه هر شب آب خوردن در جایی خواب می نهاد مشب فراموش کرد و آب نهاد او دست هر جانب نظر آب بدست نیامد باز خفت باز تنگی غلبه کرد با آب جست نیافت چون تشنگی بنهایت رسید و کار بهلاکت کشید بخواب است که از کسی طلبید و نقض عهدهی که با خدای بسته بود کند بمرگ تن در داد و گفت بیا ای مرگ وقت تست بآرد بیک حکم اضطراب دست برای تفحص آب فراز کرد کوزه پر آب یافت آب بخورد و خدا را شکر گفت خدمت والد میفرمودند که من بکلامت رسیده ام و از وی سخنان شنیده ام از ذوق و عرفان طیب قلب و سرگرمی محبت از کلمات ادلاج بود میفرمود که من تا بوده ام بخانه دنیا داری زرفته ام و هر کسی را از ایشان بخانه خود طلبیده ام و خادم بخانه کس نفرستاده ام میفرمود که بعضی مردم که بخانه کس نمیروند

برای اهل عتود استکبار
بر رب العزت که شد و غلط
انواع کفرست آفریده اند

مثل نرود و فرعون در شلغ
ایشان اما دین کتاب یعنی
فصوص بر خلاف نشان گفت
میگویند که مقصود ایشان
اینجا بیان محتمل آیت قرآنی
است حتی اذ اودع الفرق
قال امست الایة تحقیق
مذهب و مذهب و معتقد
ایشان همان است که در قضا

بیان کرده اند و الله اعلم
و بر تقدیری که مذهب و
اعتقاد ایشان ایمان حق
بود دیگری را چگونه عقول
بدان صورت بند و با وجود
مخالفت تمامه علماء مشایخ
اینجا محل حیرت است
غایت کار تقاضا و اغراض
است و تکلف در توجیه
و تطبیق قول ایشان بکن
نه آنکه قول ایشان را تصادف
و معارض اقوال تمامه اهل

دین و ملت دارند و همین
را مذهب گیرند اعتقاد کنند
و از همه جانب چشم پوشند
آخر عصمت در غیر نیامست
اگر در یکجا خطائی رود چه
نقصان دارد چندین ائم
مذاهب که مقتدیان دین
و مشوهران اهل عالم اند
چندین جا خطا در جهل کرده
اند اگر دیک مسئله از ایشان
نیز خطا رود چه شوم و چه نمانی

ورقه میونسند و خادم میفرستند این چیزی نیست ممنوع توجه بدیشان مست هر وجه که باشد
میفرمود که پیغمبر اصلی الله علیه وسلم در خواب دیده ام که میگوید علی دلیل بر در خود میرنی و از او حل
خلق خیزدانی شوی گفتم یا رسول الله اگر کوهل هست از آن تست و اگر در از آن تو علی بیچاره بینم
چیسست فرمود برای خلق خدا دعای کن که دعای تو در حق ایشان مستجاب است میفرمود که خادم
فقیر ایم روز خد متکاری ایشان میکنم غیر آنکه در میان عصر و مغرب مرا معذور دارند و مرا حرم ال
من نشوند بگذرند مرا که در آن یک ساعت بجال خود باشم میفرمود که مرا عجب آید از آن طائفه
که بر قولان حکم کنند که فلان صوت یا فلان غزل بگو این را خوش دارم و این را خوش ندارم ذوق
من مقید نیست مرا هر چه بگویند خوش آید و بهم بران ذوق کنم قبر او جو نبور است وفات او
در سنه ۹۵۵ خمس و تسعمایه

شیخ ادھن جوپوری

پسر شیخ بہا الدین است از مشائخ وقت خود بود و بزرگ بود عظمتی ظاهر داشت بسیار مسن
معموم و متبرک بود مدت عمرش از صد متجاوز گشته و شوق و محبت و ذوق او همچنان تازہ چنان ضعیف بود
که تادوکس اورا نگرفتند ای بتادون توانستی بحالات حالت سماع چنان عشق و جوانی کردی که ده کس
توانستندش گرفت نقل است که در وقتی شیخ بہا الدین در خدمت شیخ محمد عیسی بود بر نماز باید او
شیخ را و ترکیب اولی دریافتی و اگر چنان بودی که از اولاد او کسی مروی نیز از لوداک این سعادت محروم نگشتی
مگر روزی پس از وفات شده بود کسی دیگر نبود که تجیز و تکفین او پردازد و ضرورت شد او را مقید شدن بدن
ازین سبب در آخر تشہد بجماعت رسید شیخ بعد از آن که از نماز فارغ شد روی بجانب او کرد و گفت
بعد ازین میرد انشاء الله تعالی بعد از آن شیخ ادھن متولد شد و تعالی ببرکت دعای پیر عمر او و اولاد او
برکت داد و وفات او در سنه ۹۷۶ است و سبعین و تسع مایہ قبر او نیز در جوپور است

میان قاضی خان طفر آبادی

قدس سرہ مرید و خلیفہ شیخ محسن طاہر است از جملہ صادقان این طریق است صاحب مقامات
و کرامت حرمت و نہایت تجریدی بحسب زمان اگر چه متاخر است ولیکن بحسب صفای معاملہ
از اعمدہ متقدمان است نقل است کہ دی می گفت سی سال جاندا کنیم و دیافشہا کشیم
تا تدری علم بکاند نفس حاصل کردیم و دانستیم کہ نفس بچہ طریق راہ میزند و چہ کمینگا ہسا دارد
نقل است کہ نصیر الدین محمد ہالون بادشاہ بہر چند از دی التماس قبول ندری کرد قبول نکرد

مکتوبات شیخ
کمال نیست و اگر تقلید اتباع
است اتباع این قوی و حل
عقد ملت در امثال این امور
بترست و باعتبار نزدیتر
اگر گویند کہ امثال از ارباب
کشف و یقین اند و ہر چه
گفتہ اند از روی کشف گفتہ
اند و چندان حقائق و دقائق
و معارف و مواجہہ ایشان
بنظر آورده کہ با وجود آن طریق
خطا امکان ندارد و ہر چه
شیخ درین کتاب گفتہ است
بہ تفادت و زیادۃ نقصان
از حضرت رسالت است
صلی اللہ علیہ وسلم این کتاب
دیگر است این بارم نتوان زد
و اللہ اعلم بکنہ معنی ہذا الکلام
حقائق و احوال ہوا جلیہ خلیان
بحال خورست و سخن اینجا
در دلیل شرعی میرود این قدر
علوم است کہ انسان از سمو
و نسیان خالی نبود و عصمت
خاصہ انہماست آخر شیخ
در فتوحات میگوید بیچ آیتی
بخود و عذاب و ر و دنیا فہ
در وصول نار مستلزم عذاب
نیست و حال آنکہ در مواضع
متعدہ انقرآن واقع شدہ
است در سورہ مائدہ آمدہ
وفی العذاب ہم خالدون
و در سورہ فرقان فرمودہ بخند
فیہ ما ناہای کنایت در فیہ
راجع بعذاب است و در سورہ
الم تدری السجدہ و ذوق عذاب
الخلدہ و در سورہ زخرف

ان المجربین فی عذاب جهنم
خالدون و اگر آنچه ایشان گفته
اند همه از روی کشف و یقین
است پس در فتوحات حکم
بکفر فرعون اشد کفریه معنی دارد
و اشد اعلم و با کجمله نصیحت
آنست که در محققات حکام
کفر و ایمان از سودا اعظم برین
نباید رفت و تابع امر مجتهدین
باید بود و در آداب مطلق
تابع مشایخ و حسن ظن و اعتقاد
برین طائفه داشته توجیه
و تطبیق اقوال ایشان با کلام
علماء و مجتهدین باید نمود و شد
الموفق و لهم الصواب و شیخ
ابن حجر مکی هندی در کتاب و ابواب
ذکر کرده است که علماء امت
و مجتهدین دین ازین آیت
قل کم یفقهون یا انهم لما راو
باسنا اجماع کرده اند بکفر
فرعون و بر تقیة نزل شک
نیست در انقلا و اجماع
بر آنکه ایمان باشد با عدم ایمان
بر رسول و صحیح و معتبر
نباشد پس بر تقدیر تسلیم
صحت ایمان فرعون باشد
تعالی ایمان وی بود علی السلام
و چون نیافته و درین آیات
بلا تعارض نکند و پس این ایمان
دی نفع نکند اگر کافری هزار
بار گوید اشهد ان لا اله الا الله
الذی آمنتم به المسلمون
نموده و نگویید و ان محمد رسول الله
و اگر گوید که سخن فرعون متروک
بایمان موسی علیه السلام نکند

یکباری کاغذ سفید با مهرها و نشانها که در فرمان میباشد خدمت شیخ فرستاد تا هر موضعی و
هر مقداری که خواهند در اینجا بنویسند فرمود ما را احتیاج نیست و بے احتیاج حق مسلمانان
گرفتند روان باشد و ما در خدمت پیر خود عهد کرده ایم که ۵۰ از خدا خواهیم داد و غیره سخنوا هم بخدا
که نیم بنده غیر و نه خدای دیگر است بپند گفتند که بفرزندان خود عنایت کنید شاید که ایشان را
احتیاج باشد فرمود ما را بر ایشان حکم نیست ایشان دانند متانند یا ستانند چون فرمان را
پیش شیخ عبداللہ که اکبر اولاد او بود بردند وی نیز قبول نکرد و گفت پسر باید که بر متابعت پدر و چون
پدر را قبول نکرد ناچار ما را نیز آن بایکدی که ایشان کردند خدمت والد میفرمودند که وقتی با چند از جناب
جوینور قاصد دہلی بودیم چون گزر نزدیک بظفر آباد افتاد قصد ملازمت شیخ از واجبات وقت
نمود و آنجا شیخ در آمدیم و منتظر آمدن ایشان شستم چون وقت نماز شد شیخ و صوفیان دیگر از خلوتها
برآمدند و بعد از نماز شیخ بامتیوجه شد و پر مخالتیم ز کجای آیت و کجا میر و ندوچه کسانند و چه نام
دارند هر یکی جوابی عرضه کرده شد ما حضری درویشان که داشتند حاضر آوردند و دراع کردند و والد
میفرمودند که از همان ساعت که ازین پیش میرون آمدیم گریه بر ما استیلا کرد که بکیفیت آن
نتوان رسید تمام آن روز در گریه گذشت قبر او هم در ظفر آباد است فات او پانزدهم صفر سنه
سبعین و تسعمائیه

شیخ محمود دودلاری

از مہرہ علم توحید و رندان مشرب تجرید و تقویہ و حیفے شکر بود مشربی عالی داشت و ہمتی
بلند در سنہ درین دیار قدم آورد و میان وی و شیخ امان صحبت در پیوست و شیخ امان
استفادہ علم توحید و تحقیق کتاب نصوص الحکم و غیرہ پیش او کرد گویند کہ چون شب شد می وی
از نشاء ذوق و حالت سیر گرم گشتی فرمودی ہاں دیوانہ جالاً وقت سخن ست کتاب از میان
بردار و سخن بشنو از حقائق و اسرار آنچه بنیان حال آمدی کشف نمودی گویند کہ او را
بعضی از غرائب علوم مثل کیمیا و مانند آن حاصل بود بارہا با شیخ امان گفتی درخت
پر بارم بجنبان تا میوہا چینی وی گفتی ما را از شما سخن توحید بجا می صد کیمیاست ہمین پس است
در حق شیخ امان فرمودی جوہری قابل یافتہ ولیکن حیث کہ یک چشم دارد و در مخاطبات نیز او را
بلفظ کورک بخواندی مدتها در آگرہ اقامت داشت بعد از ان بعلاقہ محبت شیخ امان و رابطہ خدمت
او در بیانی بہت سکونت فرمود و شیخ امان برای مدد معاش بقدر کفایت نیز حاصل نموده و ہما نجا
وفات یافت قبر او و قبر شیخ امان یکجا است قدس اللہ ربہما

شیخ محمد حسن رحمت الله علیه

پسر بزرگ شیخ حسن طاهرست از عارفان روزگار بود حال صحیح و مشرب عالی داشت گویند که وی چون از خلوت برآمدی از بند و مسلمان هرگز نظر بر وی افتادی تکبیر برآوردی و تعجب کردی جامع بود میان علم و حال و بظاهر صوریه نیز تعلقی داشت اصل نسبت او از جانب پدر بسلسله چشتیه است ولیکن ارتباط او بسلسله و شریفه قادریه بر همه غالب است سالها در حرم مدینه رسول الله صلی الله علیه و سلم مجاوری کرده و از مشایخ قادریه که درین بودند بیعت جازت یافت بار دوم که شیخ حاجی عبدالوهاب بزیارت حرمین رفت او را بوطن اصلی آورد و آواز داد که در جوی پور بود و اقامت او در آن گره و قبر او در دلی در زینبجی منڈل بایر قبر والد بزرگوار خود قدس سرها گویند که وی بعد از نماز دیگر در آمدن شب را چنان منتظر بودی که کسی منتظر آمدن محبوبی باشد همینکه شام درآمدی در خلوت رفتی و در حجره بستی و شمع افروختی با حق مشغول شدی گاهی از آنچه وقت اقتضا کردی از علم این طائفه امانمندی و چون تمام گشتی بسوختی یا مقرر اض کردی و بعضی از مکتوبات او را جمع کرده اند یکجا نوشته و بعضی رسائل نیز دارد از آنکه گاهی شعری نیز گفتی بعضی از مریدان وی او را شاه خیالی نیز گویند او را مریدان بسیار اند و علم او سطح درسطور شیخ فضل الله که شیخ منجم عارف دارم مرید اوست او آخر مریدان شیخ است و شیخ منجم مرید بود صاحب برکت نعمت و با شغال و اوراد مشغول و در محبت پیر مغلوب صاحب ذوق و حالت و مقبول مشایخ و عباد و بیکتی ظاهر داشت و نعمتی شامل در وقت فوت بسیار مراد رفت رحمت الله علیه وفات شیخ محمد حسن سبت و هفتم رجب سال ۹۸۴ اربع وربعین و تسعایه و این چند کلمه از مکتوبات اوست بدانکه عالمی است که مدرک آن جزو اس نیست قل هو الله انشاکم و جعل لکم السمع و الابصار و الافئدة و عالمی دیگر است که مدرک آن جزو عقل نیست العقل نور یقظه الله تعالی فی قلب المؤمن فیفرق بین الحق و الباطل و الصواب و الخطا و عالمی دیگر است که مدرک آن جزو علم نیست فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون و عالمی دیگر است که مدرک آن جزو عشق نیست و هو القاهر فوق عباده و یرسل علیکم حفظة ای عزیز و رای طور حسن و طور عقل و طوع و طهر و طریق دیگر است که عشق نامند در آن طور چیزها معلوم شود که در اطوار دیگر نشود عرف من ذاق الاطال شوق لا یرار الی القالی و انا الیهم لاشد شوقا جو امر و معنی مشتاق صورت است و صورت مشتاق معنی و موالی مشتاق بنده بنده مشتاق مولا اند **ب** بانک می آید که ای طالب بیا جو و محتاج گدایان چون گدا **ب** بودی جوید گدایان ضعاف **ب** بچو خوابان کایینه جوین صاف

و با وجود آن ایمان ایشان مقبول افتاد و جایش آنست که منشی است که سحره بیان تعرض نکند هرگاه که گفتند رب العالمین بگو و بار دن در ضمن اضافت رب موسی و بار دن ایمان موسی نیز بدیانت بخوان قل فرعون که گفت الذی انت بنو اسرائیل با آنکه ایمان سحره ایمان مجد و معجزه موسی بود ایمان معجزه رسول عین ایمان بر رسول است پس ایشان صریحا ایمان موسی آوردند بخلاف فرعون که در کلام که اصلا ایمان موسی مذکور نشده نه بصریح و نه بشاره بلکه ذکر بنی اسرائیل نه موسی با وجود آن که رسول اوست اشاره میکند بآنکه هنوز بهوست کافر است و در مقام عناد و استکبار است و اگر گویند که از بعضی صوفیه نقل کرده اند که ایمان نزد معاینه عذاب نافع است پس اعداء جماع بر کفر فرعون حائز نباشد چه بنابر تکفیری برین سلسله است پس چون در اینجا خلاف است اینجا نیز باشد جوابش آنکه بر تقدیر صحت نقل این سخن از صونییه دلیل اجتهاد که بر قول ایشان تعویل و اعتماد باشد خلاف است ایشان منع انعقاد اجماع کند بر ما در رد نشود و قول ما با انعقاد جماع است

بر کفر و غیور نگذرد که میگوید که حکم با کفر و غیور نه تنها از جهت عدم اعتبار ایمان باس است بلکه از جهت عدم اعتبار ایمان است با شریعت و جهت عدم ایمان بر رسول دی موسی علیه السلام و اگر گویند که ابن عربی بصورت ایمان اضطرابی قائل شده و با ایمان فرعون رفته است جوابش آنکه این سخن از ابن عربی مسلم و مقرر نیست و عصمت از خطا مخصوص انبیاء است و آیت قرآن و حدیث صحیح و اندر بطلان ایمان باس و بعد از وجود آیت و حدیث التفات بتأویل کسی نتوان کرد و تفسیر اولیه از صحابه و مجتهدین که بعد از ایشانند باموافقت حدیث و اجماع کفایت میکند در مقصود و چون ثابت و واضح گشت گویان باس صحیح نیست ثابت شد که ایمان فرعون نیز ثابت نیست با وجود آنکه اگر تسلیم کنیم که ایمان باس صحیح است عدم عصمت ایمان فرعون باقی است از جهت عدم ایمان و در مبنی و بارون این ترجمه کلام شیخ ابن حجر است در کتاب زواید و الله اعلم بالباطن و السرا بر الصلوة و السلام علی سید الرسل الصادق المصدق محمد و آله و صحابه و اتباعه اجمعین

ذات عاشق صفت و صفت عاشق ذات آمد حرکت عاشق سکون و سکون عاشق حرکت شد آثار از افعال و افعال از آثار منفک نشود انگسار از کسر و کسر از انگسار متفصل نگردد افعال و افعال افعال مظاهر و مجالی ذات و صفاتند و جز ذات مولی و تبارک تجرد صفات کمال دی تعالی و تفرد از مقتضات و محالاتند جز ذات او هیچ چیز وجود ندارد و جز صفات مشهودی وحدت مقتضای ذات آمد و کثرت مقتضای صفات ۱ این جمله صفت که کردی اثبات میدان همه بی تصرف ذات او را همه صفات میخواند لیکن صفتش همه یکی دان اعلی ان الله تعالی و تفرد ذات او واحد و صفة واحدة لکنها تنوعت بتنوع النسب و الاضافات و کثرت بتکثر الشیون و الاعتبار باطن بود بی نمود آمد و آن ذات خداست و صفات وی ظاهر نمود بی بود آن افعال خداست و آثار افعال او ۲ بودی که نمود نیست او را ذات است و صفت بیان در باب و اثر که نمود هست بی بود فعل و اثر بی بین و شتاب اگر چه من حیث الافهام للعقول صفات غیر می نماید اما من حیث التحقيق و الحصول عین یافتند ۳ بودست نمودست اگر چه چیز نیست حق است همه بود و جهان جمله نمود شوق است بوحشت کثرت به فوق کثرت نمود آمد و وحدت همه بود هر مظهری که هست مغایر است هر آن چیز را که در وی ظاهر است و ظاهر بصورت و شیخ خود در آن مظهر بارز نبذلت و حقیقه خود بیست نه مبنی صورت در آب و مملکت که آن دیگر بود تو دیگر سستی مگر مظاهر آتی که در آنجا ظاهر و مظهر با یکدیگر متحدند و منسوق میان ایشان باطلاق و تجرد تعیین و تقید است مثلاً حقیقه انسانی باعتبار اطلاق و تجرد ظاهر است و باعتبار تعیین و تقید مظهر مشک نیست که آن حقیقه تعیین افراد خود است که مظهر اویند ۴ آن نیر پاک ظاهر و تخص تو مظهر است باشد میان ظاهر و مظهر دوی محال فرقی بجز تقید و اطلاق یافتن ۵ نتوان میان ظاهر و مظهر هیچ حال قال بعض العارفين هو الظاهر بالتقيد والتعين الذي اقتضته الاسماء والصفات والباطن بالاطلاق والتجرد الذي اقتضته العوية والذات والآخر بالانكشاف والا سجد هو اثر التعيين والتقيد الاول بالاستتار والحفا الذي هو اثر الاطلاق والتجريد وهذه الاولیة والآخریة من حیث المرتبة لا من حیث الزمان اذ المكون عین الاکوان سبحانه من خلق الاشياء و هو عینها انسان نام تمثیل خدا می است تعالی و تفرد بصورت جمله موجودات در اسم بشکل دست با شکل کل کائنات عالم انسان کبیر آمد انسان عالم صغیر وحدت انسان دلیل است بر وحدت ذات بلکه هر ذره از کائنات که در نظر خواهی آورد وحدت حقیقی و کثرت نسبی در و مشاهده خواهی کرد نور محض و ظلمت صرف هرگز نمی نشود و پنجه می میگردد و نوری است با ظلمت مخلوط که آنرا ضیائی نمند و هر چه می بینی است با هستی مربوط که آنرا ایمان بخوانند هر ظهوری که حق را نسبت با عیان واقع است بواسطه تنزل آنحضرت است از کمال نوریت

مکتوبات سفیج
الرساله الثلثون
وجود الفناء فی وحدته
الذات بالقیبه عن
جميع الجهات

لا اله الا الله محمد رسول الله
روزگاری دراز شد که جلوه
محبوب انزل بایندگان
بلطفه انالی بحاطه بازو عتی
و شکست در بر هم ریخت بنای
کارخانه وجود و میرود و سلطنت
و عزت محبوبی انتضای ابتلا
و امتحان میکند خاصه دیرین
سال نازد که شمه محبت برنگ
دیگرست و ظهور قدرت و سلطنت
غلبه دیگر دارد و دست تقدیر
پنجه امکان بشریت لچنان
بر هم پیچیده و بر زمین بجای
و خوارى افکنده است
که از هیبت و لریزه آن تاب
نشستن و مجال ایستادن
و مجال سکون و آرامش
نگ و تیرگی گشته و فراموش
آمدن حال جمعیت بالاد
مسائل عادى شده با خدایا
آخر اینها عادی و نمودند که
بصر صرصر و صیحه تحسب
شان هلاک کنی و اتصال
نالی امت موجود محمد اند
بفضل و رحمت خود کرده و
بایشان وعده بکرم و فضل
و آسانی رفته است و همه
سخنی و تنگ گرفتن چیست
فی فی غلظ ایهما کرشمه
محبوبیست و معامله محبت

و بساطت و اخلاق بمرتبه افعال و اسما و صفات چون ممکنات فی حد ذاتها معدوم اند و علم و شعور
و ادراک شان نیز معدوم باشد میت چه نسبت خاک را با عالم پاک به که ادراک است عجز از ادراک
درینا و در داندیم که چه فهم خوابی کرد و کجا سر بر خوابی آورد و شناسای حق غیر حق نیست
لا یعرف الله غیر الله نهایت روش سالکان راه حق تعالی و تقدیر آنست که بمقامی برسند که
جمله اشیا را محو و فانی در پر تو نور تجلی حق تبارک و تعجب یابند و بفقر حقیقی که مرتبه فنا فی الله است
مستحق گردند و حکم ان الله یا مکرهم ان توذوا الامانات الی اهلها هستی بهست راجع شود و نیستی
به نیست عاید گردد و ظهر النور و المنن باشد به بطل الزور جان و تن باشد

شاه عبدالرزاق جنجانه

مرید و خلیفه شیخ محمد حسن ستوی از مشایخ قادریه است بسیار صاحب کمال بود و حال
طایف داشت و از وی خوارق و کرامات بسیار نقل میکنند در او ائمه تحصیل علم کرد بعد از آن مشرب
عشق و محبت بروی غالب آمد ریاضات شاقه کشید و از مجاهده بمرتبه مشایخ رسید گویند او را
با حضرت علیه قادریه نسبتی بکمال بود و به واسطه از آن حضرت مازون و مشارخی و چه کمال باشد و
در ای آنکه کسی به واسطه از آن حضرت مستفیض باشد و او در صبر بر شدائد و تحمل بلا قدمی راسخ داشت
نقل است که یکبار سیدی بهست یکی از اعوان گرفتار بود شیخ او را در بند دید ضامنی ارشد و او را
گفت تو از شهر بدر رو که من بجای تو در بند خواهم بود ازین معنی بر سر او مختها آمد و همه را تحمل کرد و
خود را ظاهر نکرد و غالباً میان او و شیخ امان پانی تپی در تقریر مسئله توحید و اطلاق وجود عینی و غیره
او به عالم گفت دگونی در میان بود او و بعضی دیگر از مشایخ عصر اطلاق حق را برنگی دیگر تقریر می نمودند
و شیخ امان را درین باب سال است مسمی با ثبات الا حدیث که مخالفان او را و رائیه خوانند از وی
چیزی درین باب نقل خواهیم کرد انشاء الله تعالی و شاه عبدالرزاق را مریدان و خلفا بسیارند سید علی
که در لویان است از مریدان اوست و بکبر سر سوه است مشغول ذکر و صاحب ذوق است و ذات
شاه عبدالرزاق ۹۴۹ تسع و از بعین و تسما و شاه عبدالرزاق مکتوبی در باب عینی و حق جل و علا
نسبت با فراد عالم و نفی و ریاست آنحضرت عز و مه که در میان ایشان و شیخ امان در اینجا سخن بود و شیخ حسین
پانی پتی که مودی بود صاحب ذوق و شوق و حالتی از مخصوصان فانی فی الشیخ بود یکی از مخصوصان
خود نوشته است در اینجا نقل کرده شد اگر چه از افشای این اسرار و اجزای این کلمات زبلی و کلمات
حروف متعاشی و غیر متجسس است لیکن چون ایشان گفته اند نوشته ما را از نقل آن چاره نیست و بهشت
برابر اداین مکتوب آن نیز بود که این مجموعه با جنم مکتوب شیخ امان که بعد از وی در مقابل دی نوشته شود

و مقدمات تربیت بصورت اگر چه
سخنی و در مضمونی همگانی است
مقصود تعریف و تربیت است
یعنی تا بدانند و شناسا شوند
که قدری دیگر و عالمی دیگر است
که در آنجا جز عجز و حیرانی
و شکستگی و ناتوانی صورت نمیدهد
و از حول و قوت خود بر آیند
و از مستی و صفات آن باری
شوند شرح این سخن بسطی
طلبه کشاده تر از این بگوئیم
بدانکه پروردگار تعالی و تقدیر
و عظمت و ابرو جمال و جلال
و لطفت و قهر هر یک از این
آشکارا بحد و نهانی گاهی
لطفت آشکارا کند و نعمت و
راحت بخشد و در ضمن آن
قهر نهان سازد حال عامه
خلایق این بود لایسها اهل کفر
و عصیان و گاهی قهر آشکارا
نماید و بلا و محنت فرستد
و لطیفای نهانی مدوی پیدا
بود غالب حال اهل خصوص
و طالبان قرب و دوستی
و شناسائی اینست معامله
این کارخانه همچین رفته است
دم زدن که چو چنین رفته
و چون شده گنج ندارد و مطلوب
جناب اقدس از بندگان
بحکم فاجست آن اعز
شناسائی اوست با سواد
صفائی که او راست شناسائی
و سه سبحانه حاصل نگردد
مگر به شناسا گردانیدن او
بنندگان را بخود و شناسا

مشابهتی بکتاب نفحات الانس که جامع مکتوب شیخ عبدالرزاق کاشی و شیخ علاء الدین سمنانی است
واقع شود بسم الله الرحمن الرحیم حضرت خداوند ذوالجلال و العین شیخ المشائخ شیخ حسین دام حسنه
و عرفانه الفقیه عبدالرزاق احمد عرض رسانیده آنکه علم یا اخی متعالی الله بالمعرفه و محبت ان بالمعرفه
علی نوعین استدلالی و وجدانی و اما الاستدلالی فان من طلعه حسن الله و اتقانه فی خلق السموات و الارض
و ما بینهما الا حله فی کل صنع آیه استدلال بها علی صانع حکیم مرید الی غیر ذلک لیکن ذلک الصنع اثر است فی معرفت الله
بدانکه او هذه المعرفة و ان كانت ضروریة لا یسع المؤمن جعلها و لا ینفقه عقد الا یمان الا بها لکنها معرفه عامه
و لیست من المعرفة الحقیقیة فی شیء نیست چو آیت است روشن گشت از ذات بگریز ذات او روشن
ز آیات بآیات و المستدلون یعرفونه و را العالم و هم المؤمنون بالغیب المستدلون باللیل
ز بی نادان که او خورشید تابان ببنور شمع جوید در بیابان بآیات المعرفة الحقیقیة الوحیدانیة فی ان ینخلع
ذات العارف عن ملابس الوجود بملازمة الرياضات المجاهدات و اداة الذکر بمواظاة القلب و اللسان
و الا اعتصام بعروة همة الشیخ فسلک به مسلک الفناء ینخلع الله علیه لباس نعوت و سماء فانه الذی
یعرف الحق بالحق کما قال رسول الله علیه الصلوة و السلام عرفت ربی بر بی س رویت حق بحق
شهود بود و خاصه حضرت وجود بود و حاصل این معرفت آنست که جمیع موجودات ممکن بنور حق یعنی تجلی او
پیدا و روشن گشته اند و بواسطه تجلی او بصورت اشیا نسبت وجود با شیا کرده اند و بحقیقت غیر حق هیچ
موجود نیست و جمیع اشیا با وجود شده اند آنکه حق سبحانه و تعالی درای عالم است و عالم درای حق است
تعالی الله عن ذلک علو کبیر اعوذ بالله من الذلل و الخلل و من تفسیر القرآن برای بل لیکن نه از من فضله
و عطائه قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا آمنوا بالله یعنی ای آنکسانی که ایمان آورده اند ایشان یعنی
المؤمنین الذین یؤمنون بالغیب هم المستدلون خالطهم الله بخطابه و امرهم بقوله آمنوا بالله را می
بالشهادة کما اشار الی هذا الا یمان بقوله الا انهم فی مرتبة من القادر بهم الا انه بكل شیء محیط محقق باید که مشاهد
حق فرماید در هر متعین بے تعین زیرا که الله تعالی مشهود است در هر مقیدی با سببی و صفتی اما فی الواقع نه مقید
بهینا بلکه مطلق است ازینها همه عالم جمال حضرت اوست بآوا جمیل و جمال دارد دوست
فاعلم یا اخی اطال الله بقاؤک بالمعرفة و المحبة ان الحق سبحانه و تعالی واجب الوجود فاذا واجب وجوده
وجب عدم ما سواه فان الذی لظن ان سواه لیس بسواه لانه تنزه ان لیکن غیره سواه بل غیره هو فلا غیر
والی هذه اشار النبی صلی الله علیه و سلم بقوله لا تسبوا الدهر فان الله هو الدهر اشار الی ان وجود الدهر هر
وجود الله تبارک تعالی لا الله تعالی و را العالم تعالی الله عن ذلک شاید که بخاطر شریف ضحک نماید
روشن تر از این عرض دارم یا انیا الذین آمنوا آمنوا بالله یعنی ای آنکسانی که ایمان آورده اند ایشان
بذات خود یعنی هستی را بخود نسبت کرده اند و استدلند که ما موجودیم در حقیقت مطلق خطاب

از ملک باب بنیسان میرسد که یا ایها الذین آمنوا یعنی المؤمنین المستیقین بانفسهم آمنوا بالله ربان وجودک
وجود الله بلا ضرورة وجودک وجود الله و هذا معنی قوله عليه السلام من عرف نفسه فقد عرف ربه زیرا که
اولی است و آخر اوست ظاهر اوست باطن اوست فاذا ثبت انه الاول والاخر والظاهر والباطن
ثبت انک لست انت بل انت هو فاذا عرفت نفسک بکذا فقد عرفت الله والا فلا لاه کما
جزئی حقیقتی و راک و راء الموجودات کما تعالی الله عن ذلک علوا کبیرا شاید که واضح فکر در روشن
ازین عرض دارم قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا آمنوا بالله یعنی المؤمنین الذین آمنوا بالاشیاء
و یتقوا بان الاشیاء موجودات علی حدة مستقلة و راء حقیقة المطلقه خطاب کریم از رحمت رحیم
بدایشان رسید آمنوا بالله لا بالاشیاء لان اعیان المعلومات معدومات ابد موجودات بوجوده سرمد
و هذا معنی قوله عليه السلام اللهم ارنا الاشیاء کما هی **هـ** در نظر عین غیر آب نمائند محو شد قطره و
حباب نمائند و اعیان ازین که ممکن اند معدومند و اعیان ممکنات را آثار است در وجودی که ظاهر
و در اعیان وجود عین حق است و اضافت وجود با اعیان نسبتی است اعتباریه و افعال و تاثیرات
تابع وجود اند و اعیان معدوم و معدوم نه موثر تواند بود فاعل بلکه موجود حق است تعالی و تفرد
عاید است باعتبار تعین و تقیید بصورت عبد و این شانی است از شیون ذاتیه او و معبود است باعتبار
اطلاق و عین عبد باقی است او تعالی شانه معبود است و راء حقیقت عبد زیر که حقیقت عبد
ذات اوست تعالی شانه و آن ذات از حسب تعداد و تکرر که بواسطه تلبس او به تعینات می نماید
خلق و عالم است پس عالم پیش از ظهور عین حق بود و حق بعد از ظهور عین **عالم هـ**
بشکل بتان هنر عشاق حق است | لایکه عیان در همه آفاق حق است | چیزی نه بود و زنی تقیید جهان
و الله که همان وجه لطلاق حق است | فاذا لا موجود الا الله ولا معبود غیر الله وقد ذکر ان حجاب وحدانیه
و فردانیه لا غیر و لهذا جاء الوصول ان يقول انا الحق وان يقول سبحانی ما اعظم شانی و ما وصل ال
الابصافه صفات الله و ذاته ذات الله لانه لا ذات الا ذاته و لا وجود الا وجوده کما ثبت من قبل
بقوله عليه السلام لا تسبوا الله هران الله هو الله شاید که واضح نگردد در روشن ازین عرض دارم رومی
عن البنی علیه السلام انه قال حالکما عن الله تعالی یا عبدی مرضت فلم تعدنی و سالتک فلم تعطنی
اشترائی ان وجوالمريض و وجوه و وجود السائل و وجه و اذا ثبت ان وجود السائل وجوده مثبت
ان وجوده و وجود جمیع الاشیاء من المکونات من الجواهر و الاعراض وجوده و حق ظهر سر ذرة من الذرات
ظهر سر جمیع الموجودات الظاهره و الباطنه و اتم که واضح نگردد در روشن ازین عرض دارم و وجدانی
را در کتاب آرم قال الله تعالی فی محکم کتابه الحمد لله قال المفسرون الالف واللام فیهِ للاستغراق
معناه جمیع الحمد لله یعنی هر چه در صحائف کائنات از جمل شریفه و محامد است آن شریفه و محامد ذات طاعت

مکتوبات شیخ
گزیانیدن او بخود مبسوط است
آیات و شواهد بود در انفس
و آفاق و مقصود اینجا ذکر معرفت
انفس است حصول آن بنظر
و تامل بود در آنچه بهرست
دی تعالی بر آدمی زاد از نورال
قدریه و ایراد کند از احکام را به
و آن دو قسم بود آنچه موافق
شهرت و هوا ای بندگان افتد
آزما حکم عرف و نظر ظاهر عطا
خوانند آنچه مخالف هوا می
نفس ایشان بود منع گویند
و در عطا صفات لطیفه از
جود و کرم و فضل و احسان
و منت و عطف مشهور گرداند
و در منع صفات قهریه از جبر
و عت و کبر یا وجلال و استغنا
و عظمت و سطوت بنماید
اصل مطلوب که معرفت است
در هر دو صورت حاصل است
بلکه در صورت قهر اتم و اکمل
که بقهر مای عزت و عظمت
بند ازستی و صفات خود
محو و منسلخ گردد و در لطف
بخود مشغول و مترسل فائز
که شود منعم و محبت و
ذاتی است هر دو حال بیک
منوال بود **هـ** عاشقم
بر لطف و بر قهرش بجد
اسعجب من عاشق این
هر دو ضد با اما با سهلانی فقر
و نگاهداشت وی و وفای
بشریت و ضبط نفس قوی تربیه
هـ بن بالبحر و یغنی و بر السند
کردن ۱۲ شهری الارب

از دیکه این سخن نظریه
بارحیثیت فقری افتد و اگر
تمام با اینجانب روی هم
سخن که دروس افتادیم
از مبط بر افتد سخن اینجاست
که لطف باری عز شانه
گاهی آشکارا بود و گاهی
نهانی و لطف نهانی چنانکه
دانی در طور محبت خالص تر
و خلوت حقیقی با محبوب بخیر
بود که وجود بیگانه را بوسه
ماه نبود و هر حقیقت لطف
با احتمال ندارد و لطف ظاهر
بر بیگانه چیز افتد و حقیقت
از باب لطف نبود شاید که
داستدراج بود چون هر چه
از محبوب رسد نعمت و کفا
در هر صورت یعنی در قدر
و لطف شکری نعمت و حب
بود و چون این مرتبه است
و دست همت بشریت
از ان کوتاه باری کم زان بود
که صبر کند و خاموش
نشیند و دم از سخن نزنند
و به آنکه وی جل جلاله ایم
اللطف است بر تمامه
مخلوقات نه گاهی لطف
او مسطح بود و قهر محض بود
آید پناه بخدا اگر قهر محض
متوجه گردد یک جایی
بجانبه و یک ستاره
بر آسمان درخشند و دیگر
در دریا بخوشد و یک
برگ موختان خار زد و یک
سنگ مرده بر کو بهار بیاورد

تعالی شانه پس با شارت قوله تعالی الحمد لله معلوم میشود که هیچ ذاتی و را ذات باری تعالی موجود
نیست و امکان ندارد که بی ذات حق سبحانه و تعالی ذاتی دیگر موجود باشد و الغرض از ذاتی دیگر برای
ذات حق موجود باشد و از صفت خالی نباشد زیرا که هر ذاتی که در امی ذات مطلق موجود باشد
از قبل و از بعد و از فنا و بقا حرکت و سکون خالی نباشد پس ذات اینها صفات او باشد و قد ثبت
ان الصفات کلمات فثبت ان ذات الله واضح تر عرض دارم قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا
آمنوا بالله یعنی آن کسانی که ایمان آورده اند بخدای تعالی بانه خالق موجود و را که موصوف بصفات
الکمال معنوی عن النقص و الزوال خطاب کریم از ملک جیم بدیشان رسید آمنوا بالله بان ذلک الخالق
الموجود لیس و را که موصوف بصفات الکمال منزله از نقص و زوال بل ذلک الموجود الموصوف انت
فامن بالله بانک انت الموصوف بصفات الکمال من غیر انت چون ایمان بخدای تعالی بیاری مؤمن
باشی و الله المؤمن دیونه یگانه خوش میفرایند

بیرون حدود کائنات است دلم
فایز از تقابل صفات است دلم
مراة تجلیات ذات است دلم

و دوی در رساله دیگر نوشته است که اقرب طرق ذکر است و از ان قریب تر مشغول بودن با صورت
پیر و مرشد است کسی را که حق سبحانه تعالی توفیق رفیق گرداند که مشغول و اسطه پیر حاصل شود و هیچ
کاری بهتر ازین کار ندارد و در گوشه افتاده هم درین ملاحظه مشغول ماند اگر چه ریاضت دیگر نداشته باشد
همین او را بخدرا رسانند و مبتدی را از مشغول بودن بصورت پیر گزین نیست زیرا که عالم الهی عالم معنی است
و دیدن او ممکن نیست مگر در صورت صاحب کمال که انسان کامل ذات او ذات حق است و مقصود
کلمات حق است

مظهر تام خیر انسان نیست که همه کون را مستخرج کرد
انبیا و اولیا را حق بدان سر مخفی کرده ام با تو بیسان این فقیر را حضرت پیر ملاحظه است

خود با ذکر چهار پایه فرمودند بجدی مشغول شتم که بالکلیه از ذکر رفتم یعنی همین ملاحظه صورت ماند
غیر از نماز و رخص و سنت موکده که لابد از دستم نمی آید و هر کس که بواسطه پیر مشغول ماند اگر چه دستش
عبادت و ریاضتی نیاید هم مقصود وی بر آید زیرا که هر صاحب دولتی و سعادتندی که بایشان متوجه
شود و در متابعت ایشان موافق رود و نور روی رختان ایشان در مثل وی بتابد بواسطه صفای
وجه ایشان خود را عین ایشان یابد لاجرم فیض و عطای که بایشان میرسد با و نیز رسد و ذوقی و حالی
که از ایشان ظاهر میشود از هر ظاهر شود چنانچه حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم در باب
ابیکو صدیق رضی الله عنه فرمود یا صبی الله فی صدری شیئا الا وقد صببته فی صدر ابن ابی قحافه
حضرت پیر و فقیر چنان غالب آمد بود که چون خلق ماه میدیدند و بنده نیز مینگریست اصلا
ماهتاب در نظر نمی آمد و بجدی مشاهده صورت غالب بود که غیر از وجه مبارک ایشان هیچ چیز ندیدم

نمی نمود و اگر بر درخت و بر دیوار و بهر جانب که نظری کردم جمال حضرت ایشان مشاهده میشد
در هر چه نظر کردم غیر از تونی بنیم و غیر از تو کسی باشد حقا که محال است این سه در هر چه نظر کنم
بتحقیق جز نور رخ تو نیست منظور

شیخ امان پانی پتی رحمته علیه

نام او عبد الملک است و لقب او امان الله و غالب در زبان مردم جز اول لقب است و می از
علمای صوفیه موصوفه است از تابعان ابن عربی قدس الله سره در علم این طائفه مرتبه بلند و پایه ایچند
داشت و در تقریر مسئله توحید بیان شافی و تقریر وافی و سخن توحید را فاش گفتی و فرمودی اگر پایه
انصاف در میان باشد ازین علم را بر سر منبر تو ان گفت بطریق که صلاح را بنجامال انکار نباشد و گفتی
مراد را بتدوین و دلیل بر مسئله توحید بود الا ان بعنایت الهی شانزده دلیل دست داده است
او را در علم تصوف و توحید کتب و رسائل بسیار است و آثار تحقیق از تقریر احوال و رساله دارد و می
باثبات الانبیا که بیان طلاق حق و احاطه او بجماعت کونیه با حفظ و رایته او در عین عینیه او با علم
مطابق از ذوق کمال و کلمات محققین اهل توحید کرده بر کواکب مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره
شرحی نوشته است در غایت بسط و تطویل در اول آن مقدمه بسی جامع و مفیدی در تہذیب
اخلاق و تخریب عادات مرتبه کمال داشت فرمودی سرمایه درویشی پیش ما و چیرست تہذیب
اخلاق و محبت خاندان پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمودی که علامت کمال محبت آنست که از
محبوب متعلقان او تجاوز نکند پس علامت کمال محبت حق آن باشد که محبت او متابعت پیغمبر
کن و علامت محبت پیغمبر آنکه محبت اهل بیت او سرایت کند لقل نیست که اگر در وقت درس
او را طفلان ساوت بازی کنان در آن کوچه میرسد اول کتاب در دست گرفته و بایستادی و مادام
که ایشان ایستاده بودند و در محال نشستن نبود می او در تصوف مشرب ملاستیه داشت و در مجلس
او از گردنیا و مالایه و غیبت مردم نگذاشتی اوقات او بذکر حق و نشر علوم معمور بود و به کتب
قوم بسیار مشغول بود و بمطالعه و تدیس آن مشغول فرمودی اللهم ارزقنا افعالهم و اقوالهم فرمودی
که قال این علم عین حال است فرمودی هر کسی را در چیزی کشایش داده اند کشایش مادر کتب
ایشان است اگر طاعتی پیش او بارادت آمدی فرمودی که چیز بخوان که طریقت ما نیست و از نهجت
عوام الناس بد بروی هجوم کمتر بودی و خانقاه در باطن داشتی طالبان را از عشق صورت منع کردی
فرمودی ابتلا این مرتبه ای ما از کار باز میارود از وجوه آسایش از خور و خواب هیچ چیز را بخود راه
مردمی بملو بر زمین نمادی و از طعام انکی چشیدی و در جمیع احوال با فقر و عیال تسلیم سلوک فرمودی

کلمات شیخ
جلوه لطف اوست که بستی
عالم بدان بر پاست اگر چه
کرشمه قدر در جانب نیستی و
برکنند بنیاد این خانه است
و نظر حقیقت گاهی تیره به
بقا و انتظام کارخانه حکمت
افتد و ماده نسا در اصل
صلاح جدا گرداند و درخت
وجود ما از شاخه بی بر
اصلاح بخشد تا از فزاده لطف
که به صلح دارد بطور رسد
باین معنی تمامی کار خاد برت
و عبودیت بر امتزاج لطف
قرست و هر دو دائم و دائم
و تمامه بندگان بلکه سائر
موجودات با عام و شامل
ازینجا گفت آن مرد عارف
که در زخیان در دروغ لطف
باشما اگر چه مرحوم شان
توان گفت یعنی اگر عذابی
عظیم تر از آنچه کرده تعذیب
کردی توانستی لطف اوست
که به کمتر از آن کرد این گفتار
فرقی میان لطف و رحمت
پیدا آمد صاحب فن گفت
داند که معنی لفظ لطف از
ماده می و از مقابلت معنی
مندی متعین گرداده لطف
یعنی از رفی و نرمی بود و ضد
می از قهر و رشتی و سختی بود
رحمت غضب آمد و متعلق
رحمت محل محبت در رضا آمد
و چون رضا آمد از بر ناست
اینجا عذاب کجا بود
و من الرضا من کل عیب کلید

قول وی سبحان قل فلم یضربکم
بدونکم دلیل آنست و لطف
یضا از دم نبود گاهی با جوی و گاهی
نرمی نیز نمیشد و هنوز مادی
غضب باقی است و رحمت
در دنیا عام بود و در آخرت
مخصوص با اهل آن خانه
که پشت نام او است نفی
رحمت الله هم فیما خالدهون
و از اینجا که سخت آن مرد که
دروغی را مرحوم گوید الله
لطیف بسباده عباد و بیخاشال
مومن و کافرست زیرا که فرمود
و یرزق من یشاء و رحمت
جز نسبت بهو نشان یاد نکرد
و آنکه گفت در رحمتی وسعت
کل شیء مراد رحمت جودی
و افاضه توابع و لوازم آنست
بدلیل عذابی اصیب بین
اشاء و آخر این سخن را چنانچه
لفظی نقش گردد و مقصود
آنست که پروردگار عالم
ما بندگان خود لطیف است
ظاهر یا خفی و سررشته
مصلحت در دست قدرت
و حکمت اوست تعالی شان
و عظم بر نه سخن درین لطف
خفی بود که درین روزگار خوان
ضمت آن پنهان کشیده و
کمتر کسی را از آن محرم گذاشته
اند تا هر کسی بقدر استعداد
حال و حوصله فهم آن را نصیب
از نعمت معرفت بردارد و عوالم
این بلا و شیوع این ابتلا
درای آن حکمتی که نیز در می بیند

گویند که یاری دیوانه پیش او آمد و گفت که امان همین ساعت بزرگوار بر من از آسمان فرود آمد و
در ساعت مغلان همه رازده بودند تو بر خیز و بامن بیا و گاران مرا از دست ایشان خلاص کن
حاضران مجلس بهزل و استهزا پیش آمدند ایشان را منع کرد و بادرویش بجز دست پیش آمد طعامی
حاضر آورد و آبی پیش آورد و رویش طعام بخورد و آنچنین و بخواب رفت و آن حالت از او فرو نشست
و بدر رفت آنگاه با یاران خود گفت محاذیب را نمودار بامی باشد انکار چرامی کنید عالم نمودی
بیش نیست چه عجب اگر بوی چنین نموده باشد گویند که از وی گاهی فرض نماز فوت شدی
با آنکه در ذکر و حضور دائم بودی و بر آنچه از علم و حال و صدق و کمال او منقول است این را جز بر حسن
تاویلات حمل نتوان کرد شهادت میداد بودی و بهر باره فحاشتی و وضو کردی و توبه نمودی و نعره زدیدی
و الله اعلم بحقیقه الحال نقل است که او را بار بار دیده اند که نماز شروع میکرد و از ایاتک نصب
و ایاتک تعیین نتوانستی گذشت همین کلمه را تکرار کردی و در آخر بخود افتادی و بار بار دیده اند که
در نماز شروع کردی و رنگ روی او گردیدی و طاقت قیام بارکان نماز نداشتی و الله اعلم بحقیقه
احوال او میرید شیخ محمد حسن است و شاکر و شیخ محمد مودود لاری با کثر سلاسل ارتباط داشت و در
مشرب قلندریه بدو و وسطه بشاه نعمت الله ولی میرسد و از میان سلاسل اعتقاد و تعلق او بسلسله
علیه قادریه غالب تر و محکم تر است نقل است که وی بتقریب بعضی دوستان بهی تشریف می آورد
بار آخر که حالت خواب فرمود در وقت رخصت بجانب یاران دید و گفت این باریکی از دو سفره سراسر
انشاء الله تعالی شیخ زکریا جودهنی که خص اصحاب زبده احباب بود التماس نمود که یاران نیز
در رکاب خواهند بود فرمود اگر سفر ظاهر است با یاران است و اگر سفر دیگر است یاران بخدا سپردیم
بعد از آن چون بخانه رسید همه کس بهم حیرت مقام و دواع شد کتاب لکشادی و نظر کردی و دواع
فرمودی و گفتی که از تو بسیار ملاحظه شدیم و فایده ها گرفتیم و همچنین حجره و در و دیوار و دواع کردیم درین
شنا و اراتپی عارض شد فرمود که آب بسیار گرم کنند و کوزه های نو بیا رند که امروزه سواس تمام عمر
زائل میگردد و از دهم ماه ربيع الآخر عرس غوث الثقلین رضی الله عنه کرد و فرمود از صاحبان تقدم
نباید کرد و طعامی که نخته بودند بخش کرد و از دهم ماه مذکور حالات سکر و موت بر وی غلبه
کرد و در آن حالت میفرمود که مشایخ طریقت ایستاده اند و فتوای توحیدی طلبند و کلمات توحید
بر زبان او میرفت و کان دفاته فی ثانی عشر ربيع الآخر ۱۲۵۹ هجری و خمیسین تسما و شیخ امان المعتمد
و شاکر و ان بسیارند شیخ تاج الدین بن زکریا جودهنی که در حسن اخلاق و معرفت کتب تصوف توحید
بر طریق شیخ میرفت و شیخ رکن الدین که در ذوق و سخنان توحید و وجدانیات ممتاز بود در اول در
سلک استفاده وی نظام داشت و در آخر بصحبت شیخ سلیم سکرری افتاد و شیخ حسین چشتی که

بکس خط و جودت طبع و شعر و ذوق و حالت امتیاز داشت و این بیت او خالی از تامل نیست
چنین که بر پرتاؤس قیس را میبلیست بنگار و اثری پای ناکه دلیل است به مولانا حسین نقشی که
در صنعت خط و کتابت و مهر کنی بسیار بودی متبرک و سخن و بیدار دل و خوش وقت و خوش خلق
و ولایت شعرا و زکیبت قلب در نهایت جانب احباب بنظیر بودی مرید شیخ بهلول است ولیکن
بخه منش نیز محبتی و اعتقادی و ملازمتی داشت و از انجمله

شیخ سیف الدین حمزه علیه

والد فقیر است غایت محبت و اعتقاد و بندگی بخد مت و می داشت کم وقتی باشد که ذکر شریفش نکند
باشد و ایشان را بکافی و حالتی دیگری دست نداده باشد بیشتر سلوک یا ران شیخ بخدش در رنگ
مانده است نسبت به راهزده و بخلاف والد فقیر که نهایت ارادت و محبت شیخ موصوف بودند میفرمودند که
فقیر را هفت سالگی در طلب شوق بندگی در ایشان بود و خدمت بسیاری از ایشان رسیده شد
این معنی در خدمت او یافته شد در هیچ کس دیده نشد و ربط و تعلقی که دل را بخدمت او واقع شد هیچ جا
واقع نشد و شکین و یقینی که بطویل صحبت او حاصل آمد از هیچ کس نیامد و لهذا والد هم را بعناایت
خاص مخصوص ساخت و خرقة خلافت پوشانید و مثال خلافت تا چند روز و خط خاص خود سوه
کرد و بسیاری از علوم قوم در آنجا درج گردانید و شغل باطن که آنرا سحر و قلب گویند در آموخت و بعضی
از کتب قوم که ضروری این راه بود تعلیم فرمود و آلام را در او اهل حال یا یکی از علمای حال ظاهر که
انتساب بسلسله بهر و رویه داشت رسم بیعت واقع شده بود و چون در خدمت شیخ امان افتاد عمر
کرد که بنده را پیش از رسیدن بنحیبت شما بیعت بجای واقع شده و حالاجا ذبه محبت و ارادت شما
بر همه غالب است طریق چیست فرمود غم نیست المرمع من احب درین راه اعتبار محبت راست
میفرمودند اول که در بندگی و می رسیدیم بر سید چیزی از احوال خود با تصورات خیالات خود بگوئید
عرض کردیم که ما را احوال نبی باشد و تصورات و خیالات ما چه خواهد بود فرمود برای آن میگوئیم که مناسب شما
را دریا بکم تا بکدام مشرب واقع شده است عرض کردیم که بنده را اکثر اوقات چنان متخیل شود که گویا تمام
عالم از عرش تافرش محاط من است و من بر همه محیط فرمود در شما تخم توحید نداده اند بعد از آن تربیت فرمود
و تلقین کرد و شبی پیش خود در خلوت خاص طلبیده فرمود راهی است که بدو قدم بخارند و راهی است
که بیک قدم برسند آن اینست که یا وجود است یا عدم و العدم بیس بشمی وجود همان حق است بنظر حق
بیک قدم بخارند و مشغولی دیگر فرمود که آنرا سحر و القلب گویند و فرمود گدشتن از آب دفتن بر هوا
و افتادن در آتش اینها همه درست و در اولی این معنی دست نداده قدس الله سره و در خاتمه

که آن نیز جانب صنعتی پرورد
یعنی اگر این همه بلا به جامعه
مخصوص افتادی بسی سخت
بودی و در زیر بار آن پست
شدندی قسمت کرد و شایع
ساخت تا با بریکتر شود و
به کلام اندک ازان برسد
این نیز لطف حق بود و هو
نظاره و اگر نیز بر بعضی گران
افتاد و بهلاک انجامید و ران
نیز مثل این حکمت و مزید
اجر گذشتگان و زیادت هم
باقی ماندگان تواند بود
صد هزاران طفل سر بریده شد
تا کلمه الله صاحب دیده شده
و چون ازین نعمت بیکران این
گذرای ریزه بین خوان کریم
نیز خاله نصیب شده بود
بحکم اما بنمته ربک نداشت
ازان نیز سخن را نم به آنکه
صولت صرصر قهر و ابتلا چنان
پای صبر و سکون را از جاس
در آورده و بر بستر بالافکنده
بود که اگر وثیقه اجل معلوم
بشما نیست مهلت نمی آید
بر خواستن ازان بحیات و
حرکت ارادی از مقوله محالات
عادی می نمود و اگر قوت الطمان
آسی دستگیری نمی کرد و قوت
نمی بخشید از بیم پاشیده داز
دست رفته بود و اگر در و انوار
متوالی نمی شد و کشف ظلمات
طبیعت نمی نمود و نبات از وقوع
در هوا و بی غفلت امکان
نداشت بجهت الله که در ابتلا حال

بامداد نورانیت جمال محمدی
صلی الله علیه و سلم خداست
روحانی از روح الوان نعمت
ابیت عذری در شام جان
رسا میداند که قوای جسمانی را
تازه ساخت و ماده قوت و
قوت ایام نفوذ یافته شد در
آفرینش بطور سلطان قدرت
چنان شد که تمام از خود غایب
ساختند و چیزی از آثار هستی
فرنگد اشتند و نفوذش کائنات
انفسی و آفاقی از لوح ادرک
بتام بزد و دند و بجای مشرق
ساختند که بزبان لطق و
تعبیر بیان آنحال محال باشد
و بجای بردند که هرگز آسجارا
باین کیفیت ندیده و بدان
نرسیده بود چه گوید که اسنجا
چه بود و چه بود بجز حدیث حق و
هستی مطلق اگر گویی هستی
مطلق مدرك نشود و دریافته
نگردد و هر چه مدرك گردد دریافته
شود حادث بود و صورتی بود
حاصل در ذهن و محاط آن
از جمله عالم بود گویم که این سخن
حق صریح است بیزج شک
و ریب چه مدرك جز صفت
نباشد ذات مدرك نگردد معنی
ذات همان که مدرك نگردد و صفت
بر ذات پرده بود و هرگز این مدرك
بنهایت خرد اگر یک پرده از
شود برافتد پرده دیگر نشیند
و چهار پرده نخستین پرده برشته
یکی است و لیکن من نگفتم که
مدین حال ادراک بود

تفصیل بعضی از احوال و کلمات و الهم مذکور گردانند و انشاء الله تعالی اکنون نقل ادرساله اثبات
الاحمدیه شیخ امان بکنیم بدانکه اول رساله میگوید پوشیده نماند که چون عرفا محققین و ناظران تیزبین قائلان
وحده وجود و فائز ان بسعادت معرفت و شهود فرموده اند که ما را بوجدان صحیح و کشف صریح معلوم گشت
گشت که حضرت واجب تعالی عین حقیقه وجود است و همه موجودات ظاهری و مشهود بعضی از طائفه
متصوره این را بنوعی فهمیده اند و بوجهی در خاطر گزانیده و آینه اند و قسم اند پس بنا برین سخن هر یکی با نیاز
و ثمرات آن در اینجا مذکور میگردد و تا حق از باطل پیدا آید و کمال از ناقص هویدا آید بدانکه قوه العلماء
جناب مولانا جلال الدین و می علیه الرحمة در شرح رباعیات خود چنین میگوید که بعضی از قاصران چون
از محققان شنیدند که حق تعالی عین ذات وجود است حمل این معنی بدان کرده اند که حقیقه حق تعالی
جامعیه مشترک میان جمیع موجودات است و چون از بعضی اصحاب علوم عقلیه شنیده اند که کسی موجود
نیست الا در ضمن افراد حمل این معنی بدان کرده اند که حق تعالی موجود نیست الا در ضمن افراد ممکنات
و وجود او منحصر در وجود افراد است و صفات او منحصر در صفات افراد چنانچه علم او منحصر در علوم افراد
ممکنه باشد و چنین قوه و سایر صفات او کلام او همین کلام بشری باشد و این معنی ضلالت
است فطریق و هالتست شنیع بعد از ان میگوید که این فقیر را یکی ازین طائفه انقاساق صبیحه
واقع شد و در آن اشنا قائل شد با نخصار وجود حق تعالی در ضمن وجود ممکنات و انحصار علم و کلام او
در علم و کلام بشری با او گفتم این سخن مستلزم آنست که بعضی ممکنات معلوم حق تعالی باشند و بعضی
مجهول او باشد و همه در نسبت با حق شریک اند مثلاً عدد و رنگ بیابان قطرات باران اصلاً معلوم بشر
نیست چه پنج فرد از افراد بشری مطلع بر آن نیست و نه مجموع افراد بشری نیز پس بدین فرض که علم خدا
تعالی منحصر در علم افراد بشری باشد تعالی عن کلام انکینام مثال اینها معلوم و نباشد و دیگر چیزها که معلوم بشر نیست معلوم
او باشد و دیگر پوشیده نیست که این معنی خودی آنست که موجودات ممکنه خود بخود بی ایجاد دیگری وجود
باشند زیرا که موجود این موجودات غیر از حقیقه وجود نیست و آنرا خود امر مشترک خیال نموده اند و از آنچه
که لازم می آید غافل بوده و بعضی میگویند که حضرت حق سبحانه تعالی تفرد بود و هیچ چیز دیگر با وی نبود
اما چون تجلی فرمود و خود در بصورت اختیار نمود هر آینه آن وجود مستقل که پیش از ظهور و بروز بار و اح
و استباح بران بوده نماند بلکه در اینها ساری گشته و بصورت این موجودات مخفی چنانکه آنحضرت را
وجودی دیگر مستقل و را این موجودات و خارج ازین مخلوقات اکنون باقی و ثابت نیست الا آنست
که بوجه همین موجودات معلوم و مشهود میگردد و غایب این طائفه اگر چه در تقدیم وجود حق سبحانه
و تعالی بر سایر موجودات و اثبات آن بر وجه استقلال قبل از ظهور و البروز از طائفه اولی پیشی
گرفته است اما در نفی وجود بر وجه استقلال و رای این موجودات بعد از ظهور و البروز بر سایر

و اثبات وجودش بوجود همین موجودات مساوی آنست و درین معنی هر دو از یک قبیل اند بلا حواجز
و لاتفاوت و شک نیست که درینجا نیز اموری چند وارد میگردد و بعد از ابطال این کلام صحیح بطلان
بدلائل متعدده عقلیه و نقلیه و شرح و بسط کلام در آن میگوید آنچه گفته اند که حضرت سبحان تعالی متعین
و اگر نه شخصیه لازم آید واقع نیست زیرا که هر موجود که باشد بهر وجود که موجود باشد حقیقاً کان او اعتبار
غینیا کان او علمیا لفظیاً کان او خطیابی تعیین نباشد زیرا که موجود را از تمیز و امتیاز چاره نیست و
تمیز و امتیاز بی تعیین ممکن نیست پس ناچار هیچ موجودی بے تعیین نباشد خواه به تبع تعینات مطلقاً
باشد یا آن معنی که تعیین او مانع شرکت میان همه تعینات عالم نباشد چنانکه تعیین حقیقه مطلقه که حاصل
همه حقائق عالم است و صادق بر همه افراد عالم چه پوشیده نیست که اگر چه آن حقیقه مطلقه فی حد
نفسها متعین است و از اعدادی خود ممتاز اما تعیین او مانع شرکت میان همه افراد عالم نیست
و خواه اخص تعینات مطلقاً یا آن معنی که تعیین او مانع شرکت بود چنانکه تعیین زید و عمر و زید را که تعیین
شان جز بر هر یکی از ایشان صادق نیست و خواه اعم من وجه و اخص من وجه یا آن معنی که نسبت
ما قبل اخص بر دین نسبت ما بعد اعم چنانکه حقائق کلیه متوسطه میان این هر دو خواه زائد بر حقیقه
بود و خواه همین حقیقه و سر درین آنست که هر موجودی که در وی ترکیب بود تعیین و ابال امتیاز
وی زائد بر حقیقه مشترک وی بود مثلاً اگر موجود قائم بذات خود باشد چه هر گویند و اگر نه عرض و شک
نیست که تعیین و ابال امتیاز شان زائد بر حقیقه مشترک ایشان و هر موجودی که در وی ترکیب نبود
بلکه واحد بوجه حقیقی بود تعیین وی عین حقیقه وی بود و اگر نه واحد نبود و بلکه واحد پس ناچار غیر ذات
موجود بنفس خود متعین بنفس خود قائم بنفس خود را بنحوی که آن معنی که آنچه دیگر از آن وجود حاصل
می شود از تمیز و امتیاز ویران بذات خودش است پس آن ذات بذات خود موجود باشد و بذات
خود متعین یعنی وجود عین آن ذات باشد و تعیین عین آن ذات و شک نیست که چنین موجود
غیر از وجود مطلق و ذات حق تعالی نیست فیکون وجوده عین ذات و تعیینه عین ذات فیکون متعیناً
بمعنی انه یفید لنفسه ما یفید تعیین المتعین فی الخارج بالنسبه الی غیره من التعینات الاخره و تحقیق
علیهم الرحمة و عنهم الرضوان میگویند که پوشیده نیست که چون سلسله موجودات متعین به بعد یک
غیر متعین متناهی میگرد و بجهت آنکه هر تعیینی مسبوق بلا تعیین است و هر تعیینی حکم میکند بسبق
غیر متعین بروی زیر که تعیین را از مبدای که از و ناشی بود و محلی که لوی عارض شود چاره
نیست پس ناچار است که یک غیر متعین باشد و آن غیر متعین می باید که پیش از عروض
تعینات و تقییدات خود بخود بذات خود موجود باشد تا آن همه تعینات مرا و را عارض ثابت
تواند بود زیرا که مقرر است که ثبوت شی مرشی را فرع وجود مثبت له است و شک نیست

مکتوبات شیخ

و دریافت بلکه گفتیم احدیت حق
بود و پس و آنچه نسبت در میان
نه بود و او نیست و مانند این
الفاظ مطابقتی با آن معنی دارند
و اشارتی بدان نتواند شد
نه اشارتی که تعدد و مغایر
مشا را بیه در اینجا بود و اگر
شود دریافت و وجود اثبات
کنند اما نه معنی نسبت بین
الاشیاء گنجایش دارد آخر
ذات حق علم دارد و علم غیر ذات
و تعددی در میان نه اگر علم
و حضور خود بخودش باشد
چرا نباشد مضمون این بیت
مگر اشارتی باین معنی تواند بود
در راه خود او را خودم
بخود کن چنانکه بخود بخود
بخود اعمده و با بجهت جلالی
بوده نیکذوق و وجدان از
بیان چونی و چگونگی آن تا به
و آنچه در جهان بر آمده و بجز
و چگونگی عین من ذاتی و من
لم یبق لم یبق و زیاده برین
چون که گفته اند گفت و گو
را حاکم است اکنون آنرا
بیامی آدم و ازان حکایت
میکنم مثل خواب خوشی دیده
بالذات شکری چشیده بیاد
آدم و ازان تعبیر کن آن حالت
را تصور میکنم و گو آن خیال
می بینم و میگویم و هر چند گویم و
شرح دهم بهم نرسد پوشیده
گردد سخن دیگر گویم که بهم نرسد
بیان کن خودش زبان من را
است تو محال کن من چنان گویم

سوال در ایشان شهود ذات
و تجلی ذاتی و محبت ذاتی و مثال
این کلمات میگویند معنی آن
چه باشد و مقصود از آن چه بود
و اشارت به چیست و توحید
نفی شود و دریافت و سایر
نسب اعتبارات کردی جواب
اسخچه ما گفتیم نه سخن در ایشان
و قرار داد ایشانست تو جمع
و توفیق میان این دو سخن طلب
تا بگویم به بیان وی اسخچه تو ام
گفت بشنو مقرر عرفای محققین
است که دریافت ذات بچون
و چگونه حق و ادراک کنه ذات
مطلق وی عز شانه حاصل
نبود بلکه ممکن نه محبت این
حکم از عنوان محکوم علیه ظاهر
است چه هر چه اندیشه کنند
و ادراک نمایند صورت و
مثال بود و صورت و مثال
بچون و چگونه نبود و مثال
گفته اند قدس الله تعالی
اسرار هم هر چه خلق با فهم
داده ام ادراک نمایند و علما
و عقول بدان احاطه نکنند
و هر حقیقی که مکتوب شود
هر جمالی که شهود گردد و
هر کمالیکه مدرك بود و هر لویکه
تجلی کند و هر چه تعبیر کند
و خبر دهد و اشارت نماید و هر چه
علم و معرفت بدان منتهی گردد
و عقل حاضر نماید و بهم برسد
هر چه بر خلق ظاهر مکتوب نشود
و تراند امکان دارد که ظاهر شود
همه خواهد بود و ظهور حق و

که ماهیات قطع نظر از تعینات و تمیزات موجود نیست تا چه میز می مرا بهر اعارض و ثابت تواند بود
بلکه ماهیات خود عبارات از همین اعراض و تعینات اند چنانکه این معنی در حدود شان مبره میگوید
و نمی بینی که هر چند حقائق موجودات را تجدید میکنند غیر از اعراض چیزی ظاهر نمیشود مثلاً وقتی که
گویند که انسان حیوان است ناطق و حیوان جسمی است نامی متحرک بالارادة و جسم جوهری است
قابل مرابعا و ثلثه را و جوهر موجود است لانی موضوع و موجود است که مراد از تحقیق و حصول
باشد درین حدود و هر چه مذکور شد همه از قبیل اعراض اند بخلاف آن ذات بهم که درین مفهومات
ملحوظ است چه معنی ناطق ذات الهی نطق است و معنی نامی ذات الهی التمجید و بکذا فی البوائی زیرا که
آن ذات بهم قائم و عارض بغیر خودش نیست و گرنه این اعراض مراد از اعراض و ثابت نمودند
بود و حال آنست که همه بوی قائم اند و همه بوی عارض پس ناچار همان ذات بهم غیر متعین
باشد و مطلق باشد و تعین وجود صرف و ذات بحت است که قائم است بذات خودش و نفی همه
مرا این اعراض را و او را باعتبار هر تعینی نامی است و اتاری و احکامی و پیش صوفیه موصوفه است
اسرار هم آن ذات بهم موجود خارجی است و مطلق باطلاق حقیقی که هیچ گونه تعین و تعدد و تکثر را
مجال گنجائی نیست و اگر نه مسبوق بلا تعین بود یعنی آن موجود مطلق نه کلی است و نه جزئی و نه خاص
و نه خاص و نه واحد و نه کثیر و نه مطلق و نه مقید بلکه مطلق است از همه قیود تاحیدی که از قید
اطلاق نیز فان قید بالاطلاق بیشتر طاق تعقل بمعنی انه وصف سلبی ای لا یتقید بشی لای معنی
نه اطلاق ضده التقید بل هو اطلاق عن الوحدة و الکثرة المعاو متین و عن الحصر ایضاً فی الاطلاق
و التقید و فی الجمع بین ذلک او التشرع عنه فیکون نسبت الیه و سلبه عنه علی السواء لیس احد الامرین
اولی من الآخر فیصح فی حقه کل ذلک حال تنزهه عن الجمع و این را حواله بکشف صریح رد ذوق
صمیم می کنند زیرا که عقل قائل بجمع اضداد نیست و درین موجود حقیقی همه اضداد مجتمع اند و تعین
یکدیگرند و معنی این سخن نه آنست که وی فی حد نفسه محکوم هیچ حکمی نیست بلکه بآن که هیچ یک
ازین نسبت در حقیقت وی مآخوذنی و اگر چه در یک خارج بغیر یک ازین نسب نخواهد بود
چنانکه اهل ظاهر در ماهیات گفته اند که ماهیات فی حد نفسانه کلیست و نه جزئیست بآن معنی
که هیچ یک ازین نسبت در حقیقت وی داخل نیست بل هر یکی ازین نسبت زاید بروی است
چنانکه اگر کلیت با وی اعتبار کرده شود کلی بود و اگر جزئیته اعتبار کرده شود جزئی و اگر هیچ یک اعتبار
کرده نشود نه محکوم کلیت بود و نه محکوم جزئیته نه بآن معنی که ماهیت در خارج منفک از کلیت و جزئیته
موجود است و اگر نه واسطه لازم آید بلکه آنست که در حقیقت و نفس الامر یک موجود است جامع
جمع اضداد بآن معنی که نه اولست و نه آخر نه ظاهر است و نه باطن هم اول است هم آخر هم ظاهر است نه بآن

اول است آن رو که آخر است و آخر است ازان رو که اول است و ظاهر است ازان رو که باطن است
و باطن است ازان رو که ظاهر است بلکه اول است ازان رو که نه اول است و نه اول است ازان
رو که بدل است الی مثل ذلک من الاضداد الاخره سوال مقرر است که هر چه در خارج موجود
باشد البته متعین باشد و هر چه متعین باشد مطلق نباشد پس ذات موجود در خارج مطلق
چگونه تواند بود جواب پوشیده نیست که مراد از اطلاق در اینجا آن نیست که متبادر بفهم عقلا
بلکه آنست که ویرا تعینی منافی سائر تعینات نباشد بلکه تعین وی جامع وی بود با همه تعینات
لاحقه مراد در مراتب تنزلات وی این معنی مستلزم آن نیست که آن مطلق فی حد نفسه متعین
نباشد تعینی که مخرج از کلیته و اطلاق بود بلکه وی فی حد ذاته و حقیقه در خارج متعین است
و نسبت سائر تعینات مطلق فیکون متعینا مطلقا و لا منافاة بین تعین و اطلاق می بینی که
کلی طبیعی نزد بعضی عقلا و حکما در خارج موجود است و معنای کلی است و تعین او در خارج
منافی کلیته وی نیست و کلیته وی منافی تعین وی نی و اگر چه نزد بعضی وجود در خارج و کلیته
منافی یکدیگر است و لکن ذلکلی طبیعی را موجود نمی گویند اما جانب وجود و بر جانب عدم
واجب و غالب تر است چنانکه در کتب عقلیه مذکور است دلائل هر یکی در اینجا مسطور یعنی تعین
آن موجود مطلق مائل تعینات متعینه نیست زیرا که هر تعینی از تعینات معینه مقابل تعینی
دیگر است و مجامع با وی نیست بخلاف تعین آن موجود مطلق که تغایر و تقابل در اینجا شکی نیست
بل عین هر تعین علوی و سفلی است و صوری و معنوی و از اینجا متحقق گشت که وجود در خارج منافی
اطلاق نیست بلکه همان موجود متعین در خارج مطلق باطلاق حقیقی است که سچندین کمالات
تجلی فرموده و خود را در صور متعینه و موجودات متکثره بصورت اغیار نموده با بقا و خودش علی
ماکان غایب فی الازل قبل الظهور و البروز من الوحده و الاحدیه الذاتیة فی الحقیقه و نفس الامر پس
تعدد صوری باشد و احدیه معنوی بآن معنی که اگر چه آن ذات متعین و موجود در خارج از حیثیه آن که
آن عین ذات است مشهود به بصورت همچون سائر موجودات جسمانی اما به بصیرت معلوم و
معقول میگردد که نسبت این موجودات بآن حضرت ذات از حیثیه تمایز صوری و تغایر عینی چنان است
که اگر و صورت از میان این صور کونی را اعتبار کنند هر آئینه آنحضرت سه کننده آن دو باشد و اگر
آن سه را اعتبار کنند هر آئینه آنحضرت چهار کننده آن سه باشد کما ورد فی القرآن المجید مایکون
من تجوی ثلثه الا هو اربعه و لا خمسة الا هو سادس و لا ادنی من ذلک و لا اکثر الا هو مهم و لا شک
انه لو لم یکن غیر العالم لما صح هذا لکنه صحیح فهو غیر له و لا شک ان الغیریه بحسب الحقیقه لکن
فلا بدوان یکون سب التعین و التقید فلا جرم ان یکون له سمانه تعین لا فردا و العالم

کتوبات ضعیف

افراد ذات و صفات حق اند
و حقیقت حق عین ذات او تعالی
و تقدس ذات حق و ربی آن
همه است و منزله از ادراک
عقول و تعالی از احاطه افهام
کل ما خطر بالاک ان یخس فی
فی خفا لک فاشهد و اذ لک
هر چه اندیشی پذیرا
فناست و آنچه در اندیشه نایه
آن خداست و و ازین سخن
لازم نیاید نفی آنچه اثبات کند
از شهود ذات و محلی ذات و
محبت ذات عا شا هم در اینجا
اثبات است و هم نفی نفی آنچه
نیست و اثبات آنچه هست
و حقیقت سخن راست آن بود
که هست را هست نمای نیست
نیست یعنی حق را حق و اند
باطل را باطل گردانند معرفت
شناختن است هر چه را چنانکه
بست شناخت که ذات
حق و هیچگونه گمی به آنست
آنکه بشناسد که ویرا نتوان
شناخت و العجز عنک
الادراک و ادراک و البصر
عن سر ذات الله و از اینجا
شناختنی اگر هست با سواد
صفات و افعال است و آن نیز
بجای که چنانچه چیز معلوم نیست
اسما و صفات حق چه باشد
و لیکن خود را گاهی اضافه
بذات کنند و تجلی را نیز بوسه
نسبت دهند و شهود ذات آن
بود که وجه هست و قلبه محبت
و مری بصیرت و نظر باطن متعین

من الروحانیات و الجسمانیات تعینات آخره حیثیه سر بیان معنوی واحدیه عینی چنانست
که عین این موجودات روحانی و جسمانی و این موجودات عین آنحضرت احدیه الهیه اند و هویت
عینیته لا غیر چه اگر حضرت حق سبحانه و تعالی از حیثیه احدیه ذاتیه و هویت عینیته منظور بود
همه در وسه مستهلک اند و عین اویند و اگر از حیثیه سر بیان و ظهور منظور بود خود بصورت
همه اظواهر متمثل است پس غیر چه باشد و از کجا باشد پیش از آن نیست که غیریه به تعین و
و تقید میگردد پس رأیه بحسب صورت باشد و عینیته بحسب حقیقه کما ورد فی القرآن المجید و الله
من وراثتهم محیط و کشف صریح و ذوق صحیح اثبات این دو حیثیه می کند و اثبات احکام و آثار
مشان و ادوات هر دو ایشان واجب و لازم میگردد و اصلا معرفه کاملان محقق و عارفان مدقق آنست
که کثرت را بالکلیه نفی کنند بلکه آنست که کثرت حقیقی و تغایر نفس الامری منفی بود و غیریه اعتباری
و تغایر صوری مثبت تا هر دو از وحده کثرت بر جای خود باشد احکام و آثار هر یکی جاری بود پس
ایشان نه اثبات عالم میکنند همچون اثبات اهل ظاهر و نفی آن میکنند همچون نفی اهل باطن
بلکه هم اثبات آن می کنند و هم نفی آن و نه عالم غیر از حق سبحانه میگویند و نه حق را سجاده و روبرو
عالم همچون حکما و متکلمین و نه عالم را عین آنحضرت می گویند و آنحضرت را عین عالم همچون اهل تعبد
بلکه عالم را هم عین و غیر آن حضرت می گویند و آن حضرت را هم عین و غیر عالم پس ایشان نظر بشاه
وحده حقیقی واحدیه معنوی اهل جمع باشند و نظر بملاحظه غیریه اعتباری و تعدد صوری اهل فرق
نه جمع مشان حجاب فرق ایشان است و نه فرق ایشان حجاب جمع مشان پس حضرت حق سبحانه
و تعالی من وجهه و را عالم باشد و من وجهه و را عالم نباشد و عالم نیز من وجهه و را آنحضرت
باشد و من وجهه و را آنحضرت نباشد پس هر چه در شان خود میخواهی بگو اگر میخواهی بگو که من
عین تو ام و تو عین منی اذ لا فارق فی الحقیقه و ان کان فبالاعتبار فمذا هو الجمع بین العینیة
الحقیقیة و الغیریة الصوریة و اگر میخواهی بگو من عین تو ام و تو عین منی اذ لا نصیب لی
من الوجود بلکه همه توانی اذ لا وجود الا للمطلق پس عین تو کجا تو انهم بود و تو همه توانی لا فقاء
الاطلاق بلکه همه منم زیرا که اطلاق استجابیه اینست و در مظهر جز تقید هویدانی پس
عین من کجا توانی بود و من هم تو نه ام یعنی اگر چه استم اما عین تو نیستم الا نصیب
من الاطلاق و اختصاصی بایس من شانک و تو هم من می یعنی اگر چه استم اما
عین من نیستی لانک است بقید و من هم منم لثبوت التقید و تو هم توانی التحقیق الاطلاق و
من هم تو ام باعتبار اتحاد المظهر مع الظاهر من حیث البطن تو هم منی باعتبار اتحاد الظاهر مع
الظهر من حیث الظهور و نه سبحانه کمال را و نه الکمال هو کمال الذات و کمالها لیس من شان البشر و انکما

نکته آرا نگاه سر ذات حق
گردد کثرت و تعدد صفات از
نظر توجه و تعلق وی برافته
و این مستلزم ادراک و ملاحظه
و در باطن و ظاهر و در باطن
که باطن وی الهیه و در ظاهر
از وضع عمری و فاعلی و در باطن
و اگر چه ملاحظه این معنی نظر
بر مفهوم تقید بصفت عینیت
چنانچه اصل ماده اشتقاق
است یا بحکمیت صفات
کمال چنانکه لازم مفهوم
است انچه لا اله الا الله
هویت که ظاهر الهیه بدان
جز ذات الهیه و هویت صریح
نگردد و با هیچ صفتی و نفوی
دیگر تلبیس ندارد و اگر نظر
عما جیب این مقام بنگاه
در مراتب عفتی انصاف افتد
مطلع نظر شودش جز ذات
نمود و مرات از نظر ساقط
معنی قادیانیت ذاتیکه
صفت قدرت دارد و عالم
ذاتی که مراد عالم بود یکی باشد
که تعلق علم و نظر یا فلتش
بهین صفات و تعدد آن بود
و از ظهور وحدت ذات
غافل الاتبعاد اجالا و اگر نه
سابقه علم بدان می بود که اینها
صفات یکذات اند و با دمی نظرش
چنان درآمدی که بخدا داشته
متعدد باشند دیگری باشد که علم
نظر متعلق توجه و جز این ذات
و احد نبود و تعدد صفات در مرتب
شان از نظر بصیرتش ساقط

اکثر از متحقق له سبحانه ان لا اول ولا توقف ثم بوجه ما وند من حیث ان کمال سعی فطری و صفی و ان کان لا یتحقق الا بالغير و الغیر و الموجودات العلمیة و العینیة الا انه ایضاً فی غایة التفریع من التقید بحقیقة دون حقیقة و التقید لیس من الاختصار فی جهة دون جهة صورتیة کانت او معنویة بل الاستیعاب کل الجهات لاطاعة لکل الحقیقات یعنی اگر چه درین کمال تعدد و کثرت واقع است اما جمالیات در وی نیز لا مع ست و شک نیست که چنین اطلاق از نتیجه آنست و یواسطه ظهور ذات در ان پس بناچار حصراً و انحصار را جمالیات نباشد چرا که باشد منافی کمال باشد یعنی

من با تو چنانم لے نگار خشتی	کانه غلطم که من تو می یابونی
هم من منم و هم تو توئی هم توئی	و هنوز سلسله کلام او درین ساله

در ازست و در سخن باز و لیکن این قدر که نقل کرده شد کافی است و تشعار مقصود وافی و الله اعلم

سلطان جلال الدین قریشی حمه علیه

ما از احوال عجایب و غرائب شنیده ایم که در تحریر و تقریر نگین درویشی بود صاحب حالت و مجذوب شکل اکثر احوال سر و پا برهنه بودی در بسیارها گشتی و از پوشش بر مقدار سرعورت اکتفا کردی و علوم عقلی و نقلی و رسمی و حقیقه همه بر ذکا داشت و گاهی که در تقریر آن افتادی بیانی وانی کردی چون بود هیچ کس هیچ چیز تعلق نداشت بمجاود غلبه حال تنقید بود با حکام شرعی و هیچ کسی از اهل نیارا در نظر سمیت و اعتباری نبود و در هر شهری و قریه که رفتی اهل آن معتقد وی می شدند و هجوم می کردند و مریدی گرفت می گفت که یک مرید دارم هشام نام مجذوب است در صحرا می گرد و گویند که وی را عالم نسبت فیض بود بزبان عربی و فارسی و هندی سخن کردی و اکثر اوقات در سخن در آمدی و سخن بسیار گفتی چون گرم سخن گشتی بر خاستی در و بصره انهدای ملا نور محمد نازولی می گفت که یکباری در مسجدی جماعت از محبتیان نشسته بودند وقت نماز باده بود وی در آمد و صفت اشکست و پیشتر رفت و تخریم نماز بر بست مردم را این ادای او گران آمد چون وقت نماز تنگ شده بود و قراة طویل خواند و سر برهنه نماز کرد این ماده الزام ساخته با وی بجدال در پیوستند چندان از روایات فقهی برخواند که مردم را جز حیرت نینفزد و در آخر سخن در حدیث من کرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی و من ذکرنی فی ملا ذکرته فی ملا خیر منه افتاد و بی اندازه سخن کرد و چون گرم سخن گشت بر خاست و راه صحر اگرست گویند که یکی از معتقدان او از سخنان کتابی جمع کرده پیش وی آورد کتاب از دست او گرفت و در چاه انداخت وی بغایت قلی محبت داشت با این بخت و بختی

حاصل عشقت سخن پیش نیست	سوخته سوخته سوخته سوخته	و گاهی گفته مصراع
خام بمم بخیه شدم سوخته	مشرپ قلندریه داشت از عبادات بر فراض و سنن و اتب انقصار	

نمودی فصوص الحکم و سائر کتب تصوف یاد داشت گویند که وی مدت پنج سال بیواسطه کتاب علم حقیقت

و در نامه عدد اسماء حسنی مشهور بصیرت و طوطی و احد شود ذات این بود اگر چه درین صورت نیز صفت پرده ذات او است این پرده در میان است لیکن ذات را در پرده می بیند یعنی چه تعلق وی بان ذات است که در پرده است فرق است میان آنکه پرده بیند یا در پرده بیند کشف الغطا را از دوت یقیناً اگر آثار با نفعی است یعنی پرده واجب و مانع از شهود ذات نیست مطلقاً از نظر بصیرت مطلقاً مثلاً کی با محبوب در پرده است تعلق قلب و قبله توجه او همان محبوب است که پرده است نه پرده که او در و و این هر دو حالت در آئینه محسوس که صورت در ان نگردد موجود بود شهود ذات در آئینه بصفت هم برین قیاس کن و تعلق ذاتی نیز همین بود الا آنکه شهود ذات است بهیچ وجه و کند و در وی ظهور غفلت و کبریا و محبت بود و قلی منسوب سخن افتد در ریخا نور انیت انگشاف و جمال محبوب پیدا بود چنانچه در مثال محسوس شاهد می بیند را گویند و تعلق آن اگر در آئینه می نماید اینجا هر دو سخن موافق آمد و در اک احاطه دریافت تنقی شد و توجه و تعلق و حضور ثابت نگفتم که متوجه ذات اندک احاطه کند ذات کند ذات ابی پرده بیند این گفتیم که قبله توجه و تعلق در وی هست و طوطی بصیرت وی ذات مجرد است که در لباس صفات مشهور

این سخن با سخن نخستین نقیض
نیفتد و اگر گوی پس چون اگر
ذات حق محال توجه شود بر نصیر
نه عدد و نه کلمه هر که در آخر است
چیزیست چگونه است جوابش آنکه
قیاس کار دنیا بر احوال آخرت
راست نیاید اینجا حوصله بصیرت
تنگ برده های ظلماتی فزونی
بر هم نشسته و در که مضیق جهان
محبوس و محصور گشته آنجا که هست
و نورانیت آنکشان دیگر است
تفاوت بسیار است آن باین
قیاس نتوان کرد و خود که چیز
دنیا آخرت می ماند آن سستند
سلطنت که هست است آن
توت و اما طایفه اهل بهشت است
که با حوصله اگر قیاس این
عالم می گنجند و از ایت ثبات
نیامد و ملکای او هم از تنگنای
دنیاست که جزایندگان آن
عالم نهاده اند که این عالم گنجش
آن ندارد و دیگر آنچه در سنت واقع
شده همین قدر است که خدا را
عزوجل در آخرت برینند آنجا
این تدقیق تفرقات و اطلاق
جستی مذکور نیست بنمای آن
برعت است و در عین هر کذات
را با صفاتش بدین شکاک گویند
او را بدیده و ه بودن صفات
یا احتجاب ذات و سلطوت او را
عظمت و جلال آنجا که طاعت
تو اگر جسمی و انبیای پاسبان
دارد از اکتاف تشنه با ایستاده
مثلا با چندین صفات متعدد
و متکثر که در دگرگونی گذاریدیم

خوانده بود و درین پنج سال روی آدمی مدیده و جزو بزرگ درختان نخورده و آوستاد او از رجال الغیب
بود قصه جذب آن بود که وی بر شخصی عاشق بود و چون در شورش عشق او را جذب دست داد و آخر بجا نرسید
افتاد در صحرائی جمیع روی روحانی صفت را دید که غایت حسن و جمال داشت دنبال او گرفت شخصی از وی
پرسید که مگر آن شخص را خواجہ خضر بود گفت فی علامت دیدن خضر آنست که پیش از ظهور او بارانی تنگ
بار و دایم آنچنان نبود بلکه از مردان غیب بود و بهجت صد و سست و پنج علم یاد داشت می گفت حضرت
مردی حسنی داشت که مگر یوسف را باشد و الحیانی داشت که شاید او را بود و می گفت که چون مرید
شدم فرمودند که برو نوکر شو بیرون رفتم شخصی پیش آمد که گفت که نوکری شوی نوکر شدم و اموال بسیار
جمع کردم فرمودند که آن همه بتاراج ده تا سه مرتبه بفرموده ایشان همچنین کردم بعد از آن در جنگی که کسی
نشان آن ندانم جبره بود و درون حجره چشمه شیخ درون حجره بودی و من بیرون آن پانچ سال عمرین پنج
بودم و جز در وقت نماز ملاقات نشدی می گفت که کور باد این چشم اگر درین پنج سال روی آدمی دیده باشد
سعی صد و چند علم مرا در آموخت و باقی را گفت برو که حوصله نداری روزی آن مرد روحانی از پیش
او رفت و در دنبال او دید هر چند سعی کرد در نیافت باز با گریه کردی و نغمه زدی و این ابیات در یاد

میرشد خود بر خواندی	در ریاضات تنهایی ما	در ریاضات سرمد بیانی ما
در ریاضات رفت از سر ما	همای بر پرید از کشور ما	این بیت نیز می خواند

من است می عشقم شیار نخواهم شد	از زندی و تلاشی سبزار نخواهم شد
-------------------------------	---------------------------------

نقل است که روزی پیش او ذکر کیمیا کردند گفت که بولفت گفت بعمل کیمیا هم تلف وی بطریق همین
افتاد و در حال زرشه خراقی دیگر نیز از وی سموع شده است چندگاه در دلی تشریف داشت و در
بیاض و آگره و نواحی آن نیز می بود و عمر او سست پنج سال بود و وفات او ثمان در بعین تسهله و قبرا و
در بعضی از قریات مندوست رحمة الله علیه

میرسد از اسیر رحمة الله علیه

بن معین عبد القادر الحسینی القادر الایرجی بزرگ بود متبرک و دانشمند کامل بر سائر علوم عقلی و نقلی و
رسمی و حقیقه عبور نموده کتب بسیار از هر علم مطالعه کرده و تصحیح فرموده و مشکلات آن را چنان حل
کرده که هر که را ادنی سنا بیهوده باشد نظر بر کتاب او کافی است و احتیاج او ستاد نیست و الحق در دلی بر زبان
او میچکیند انش او نبود و چندان کتب سائر بجا او از کتابخانه او برآمده که از هر صنف و صنف خارج است انصافا
آنست که هر که معاصر بود از وی استفاده نمود و قائل نشد با علیمه او بی انصاف است و هم تعلیت جمل بی انصاف
و ناحق شناسی اهل دوزخ را همیشه در زانو خود میباید و هیچ کتب مشغول بودی و در س کلم گفتی و مردم را

از افتاده محروم داشتی و کتاب خود را بکس گستر دادی مگر آنکس را مخلص یافتی خداوند که ویرانگر بناها
منظور بود شیخ عبد الغفری حسن صوفیان و دیگر پیش او از علوم قوم تلمذ کردند و از شایخ و علما مردم بزرگ
بخدمت او شتافتند و او چنانچه از فنون علوم استرازانوده بود از برکات صحبت درویشان و ربط
بمسلسل مشایخ خانوادهای ایشان او را دواشتغال از کار و دعوات و طریق تربیت ارشاد
نیز جمع کرده بود و نسبت او بسلسله علمیه قادریه بر همه غالب است مرید شیخ بهاء الدین قادری شطاری
است و رساله که شیخ بهاء الدین در طریقه شطاریه تصنیف کرده گویند که برای او کرده است و گویند که وی
بیواسطه از شیخ نظام الدین در عالم خرق یافته است و در مجلس سماع حاضر نشدی چنین شنیده شده است
که شیخ رکن الدین بن شیخ عبد القدوس می گفت روزی بخدمت وی عرض کردم که امروز عرس حضرت
خواجہ قطب الدین است قدس سره اگر تشریف برند و در مجلس حاضر شوند حاکمند فرمود شما بروید و بزیارت
قبر ایشان مشرف شوید و بر روحانیت ایشان متوجه باشید تا چه می فرمایند پس من بزیارت رفتم و در مقابل
قبر شریف خواجہ متوجه روحانیت می قدس سره شستم و مجلس سماع گرم بود و قوالان و صوفیان بچشم
و خروش درین آثار حضرت خواجہ می فرمایند که این بهجتان دماغ ما را برزند و وقت ما را مشغول سازند
پس من بخدمت میر سید ابراهیم آمدم خند کرده فرمودند که اکنون ما را سعد و رمی دارد بیا به عرض کردم
این چنین است کمی فرمایند حق بجانب شماست الله اعلم قدوم او در دهی در او اخر عمره سلطان سکنه
در حدود نشت عشرين و تسعایه و وفات او در عهد دولت شاه شمس التکون و تحسین تسعایه و قیام او در
مقبره سلطان المشایخ در خانقاهای که پایانی وضعه این خیر و ست علیه الرحمة و الغفران -

سید رفیع الدین صفوی رحمة الله علیه

جامع بود میان فضائل حبسیه و شمسیه آبای گرام ایشان همه علماء و صالحان و اتقیا بوده اند میر حسین الدین
صاحب تفسیر معنی ازاجداد است که سالها مجاهد در مدینه رسول صلی الله علیه و سلم بوده است و هنوز از اولاد
وی در مکّه مظهر ساکن اند و این تفسیر معنی تفسیر است موجب تفتح و مفید و رسائل دیگر در مقاصد جزیه مشتمل بر
تحقیقات غریبه نیز دارد و شیخ صفی الدین عبد الرحمن که نسبت بوی سلسله ایشان با اسادات صفویه گویند
نیز از اجداد عظام است از مشایخ حدیث قدوة و محققین مولانا جلال الدین محمد وانی است ایشان را
اسادات سلامیه نیز گویند غالباً یکی از اجداد ایشان از روضه مقدسه حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم
آواز جواب سلام شنیده بود میر سید رفیع الدین نیز در ششمین بود و محبت جو و سخاوت و خلق
و لطیف داشت در معقولات شاگرد مولانا جلال الدین وانی است گویند که مولانا در شیراز عیالت سابقه
حقوق و بزرگی آبا و اجداد او هم بخانه ایشان آمده درس می گفت و در حدیث شاگرد شیخ شمس الدین

و در یافتن و آنچه فلسفه گویند
اعراض است و علم به تبتلال
عقل است یا ده است نظر برب
و آنکه عالمه صوفیه می گویند که
زات بخت در کمر در در حیطه
خیال اندر آید حقیقتی است که
بیان کرد و برای اظهار عجز از
معرفت ذات حق و علو و تنزه
و تقدس او از احاطه و دل خلق
بوی این بوده و دید آخرت آن
و جی که مذکور شد منافات ندارد
تا اینجا این آمد که ذات حق جل
و علا در آخرت به بصیرت توان
و بدخواه بکمت خاصیت آن
نشاره یا تا بر عین آنکه بید
به بصیرت داده اند بکمت است
که آنجا بصیرت بصفت بصیرت
بخشند و ظاهر را بزرگ است اطن
بر اند و شراط و خواص در
دویت بصیری واقع است بقوا
پذیرد و مکان و جهت مقابل
و قرب و بعد حکم می کند و بعضی
از عونا گفته اند که با بقیه میر سید
که دیدن در یافتن حق بصیرت
ست و چون شاعر خبر از او بفرست
مادر آخامد غلی خواهد بود آمانا
و صدفا اگر می گفت که چنین
شمار ایا قفا شمار او گوشتش و گوشتش
شمار او غل خواهد بود و نیز قبول
می کردیم و ایا می آوردیم معنی
صفت بصیرت را در هر صفت
که پیدا کند تواند چه بصیرت
بصیرت بصیرت همه عادی است
و جله و البصیرت حق تعالی
ست تعالی شانه به چه نماید

توان دید و السلام و صل بان
ای قلم سلیح باست و چین
تیز و نوکس است کن غان
گره آرد و روش خود رگزار و
بی تماشای جولان مکن که مجال سخن
تنگ است این همه حقیقت کمنی
حسیت بر سر قصه خود و دیگر
که حال حسیت حال نیکوست
و الحمد لله علی کل حال آخر تو خود
قیاس کن که چگونه بود حال غایت
حیران اسباب غفرا داد ساخته
و توشه راه بر نه داشته که یکایک
آواز بیل جیل بشنود و در واد
سفر افتد و بی قوت پای دبر
نهد الحمد لله که زاد امید و دل بسته
بر احوال و کل نشسته بر راه وطن
صلی و شوق دیدار وستان حقیقی
دارد و با بخله قصه نیست که یکبار
به سبب و صلابت تمام آواز
کوس جیل شنیده بعد از شش
دبر آواز این کوس گوازیای
بلند تر از آن قتل آواز بیل غازی
مانند چیزی از ترشیده شبیهی مفرد
گفته بود و پای نشسته است
تا چه قران رسد الان یکباره
زنان می گذرد که آن آواز همارا
فرو نشسته می بینم و ندانم صد
از آن نمی شنوم تا واقع حسیت
یا غفلت بحال جلال کرد است
طریان آن بروی راه یانت
یا بکندن اطناب بر دشمن خیال
و سواری سفریان بر خواتن
را هیان منتظر مانده تا تو قف
از حضرت سلطان در حکم سفر
و هیلت دوزی چند واقع شد

ابن عبد الرحمن السخاوی الحافظ المصری است که از محققین ارباب حدیث و قدوه متاخرین ایشان
است گویند که شیخ سخاوی پیش از آنکه میر رفیع الدین صحبت او برسد استداجازت پنجاه و چند کتب نوشته
بر روی فرستاد بعد از آن صحبت او رسید و مشافهت حدیث را از وی شنید و مدت مدید تلمذ نموده و اصل سید
از شیراز است و قول او هم در نجاست بعد از آن بعضی از ابا کرام او بجانب حرمین شریفین فتنه متوطن
نشدند و او در زمان سلطان سکندر از بکرات بدیارد ملی تشریف آورد سلطان سکندر را در حق و اعتقاد
عظیم پیدایش اگر چه وی در امور دنیوی و مسائل و مسائل تسمیه تعلقی نمود اما همه ایثار می کرد و بمصر
میرسانید و باذن سلطان سکندر هم در اگر اقامت فرمود و آلا آن هیچکس از اخلاق آن چنان نیست
که نسبت فرزندی ادا دنی سناست داشته باشد سلسله ایشان بالکلیه منقطع شد و کس نماند اما
البیه اجمعون وفات او در شش و اربع و تسعمائة و قبرا هم در نجاست که خانه او بود رحمه الله علیه

شیخ بهاء الدین مفتی اگره رحمه الله علیه

بقایت مردی بزرگ و عالم و عامل و مرمو و تبرک و متین بود و در سخاوت و اعانت امداد مسلمانان
یکانه عصر از اول و لا شیخ الاسلام بهاء الدین زکریاست توفی فی ستمائست و شین و سبعمائة شیخ جنید
ولد او نیز از نیکان بود رحمه الله علیه

شیخ حاجی حمید رحمه الله علیه

مرید شاه قازان است و وی مرید شیخ عبد الله شطاری مسافرت بسیار کرده و کوزه و مقدار یک سبو بود
و محضامی در دست و مصلاهی بر کتف کرده می گشت بسیار ضعیف البینه بود شیخ محمد الملقب بغوث
با هشت برادر مرید او بود و گویند که روز اول که بقصد ارادت رفت حاجی حمید برخاست و او را رکن گرفت
و گفت بیا شیخ محمد غوث پرسید که او را بی سابقه کار غوث خواندن چه سبب است گفت باکی نیست پدر
پسر خود را نام شاه عالم می نهد و شیخ ابو الفتح پسر شاه قازان بود در وقتی که هجوم خلافت بر حاجی حمید بسیار
بر شیخ ابو الفتح رفت و خلافت گرفت تا سبب کوفت خاطر پسر زاده نگردد اما در اصل خلیفه شاه قازان
است و ازین جهت است که شیخ محمد در شجره خود نام شیخ ابو الفتح را نمی نویسد و این معنی سبب کوفت
خاطر مرید شیخ ابو الفتح شده بود اما شیخ محمد غوث سالها در قلعه کلینجر ریاضت نموده و دعوت اسرار الهی
کرده و در آخر کار خطه وانی و قسطنطنیه کامل از عزت و شهرت و مال و جاه و عظمت نصیب او گشت و نصیر الدین محمد
همایون بادشاه انا را بعد برانز معقد او شد وفات او در ستمائست و شین و سبعمائة و ثمان مائة و در کوا لیا است
و قصه انکار علمای بکرات بروی تقریب بعضی رسائل وی که مردم آن را معراج نامه گویند مشهور است

و اسد اعلم و شیخ بهلول برادر شیخ محمد بود و نیز بواسطه اعتقاد با د شاه مذکور در اعلی مراتب جاه و عظمت رسید و در آخر بدست میرزا بهندال شهید شد قبر او بر دروازه قلعه بیانه است -

میر سید عبدالوهاب حتمه الله علیه

ابن سید عبدالحمید سالوری بزرگ بود متبرک من نقل است که وی در اوان صغر همراه پدر در حوض درآمده بود تا غسل کند مردوی از درون آب پیدا شد و او در آب کشید و ناپیدا ساخت بعد از مدت مدیدی هم از آب سر بیرون آورد و بانسبت فیض و فتح باب علم و نیز نقل کنند که والد او روزی هدایه نقه درس می گفت و او باطفال هم در انجا بازی می کرد در اشنای درس سخن شکل شده و اندوختی باید گرفت که آن اشکال صورت انحلال پذیرفت بعد از بلوغ بد رج رجال بمطالعه و تدريس علم اشتغال داشت روزی در کتابخانه که هر جانب کتابها نموده و اجزای افتاده بود و شسته مطالعه می فرمودند شخصی بر سیمای غیبیان تجلوت او در رسید اشارت بجانب کتابها کرد و ادای که اینها چیست و اشتغال بدان چه حالتی در باطن او پیدا شد که باختیار از همه برآمد و بطاعت و عبادت مشغول شد و از بحث و مطالعه دست باز داشت مات رحمة الله علیه ۶۵۹ سنه و ستین و تسعائة و قبر او هم در سالوره است -

میر سید عبدالاول حتمه الله علیه

ابن علام الحسنى مرید بعضی از اولاد میر سید محمد گسیور از ست که در دکن اند و نشاند بود جامع جمیع علوم عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی و در اکثر علوم تصنیفات دارد بر صحیح البخاری شرحی نوشته سمس فیض الباری و رساله فی الفرض سراجی را نظم کرده و بر آن شرحی تعلیق نموده و رساله دیگر دارد فارسی در تحقیق نفس و معرفت آن و آنچه متعلق است بدان بغایت محققانه نوشته است و مختصری در سیر نبیره نوشته منتخب از کتاب سفر السعاده بر اکثر کتب حواشی و شرح تعلیقات دارد بغایت سن و عمر بود در آخر عمر نسبت آنکسار و غربت و مشرب بر حال او غالب آمده او را از علوم رسمیه فی الجمله دهنوی دست داده بود از هر علم علم کتب بسیار داشت آبا رسید از دید پور بوده اند که تصبیه است از مضافات جوینور بعد از ان بولایت دکن رفته و تولد او سهر را بخاشد و هماغنا تحصیل علوم نموده و مکرم و مجلی شد و در آخر حال کجرات آمد و آنرا انجا بحرین شریفین رفت باز احمد آباد عود نمود و در آخر با ستمدعای خان خانان محمد میر خان شهید که در شفقت بر خلق خدا و محبت درویشان و تربیت علما و فضلا با آن علو شان و رفعت مکان که وی داشت بی نظیر عالم بود و توجه بولایت دکنی شد پیش از آنکه ملاقات واقع شود مدت دو سال کمابیش

کیفیت حال تردد و جراتی است تا چه حکم شود اگر حکم سفر در رسید بسم الله آخرت الرقیق الاهل و اگر چند روز مهلت است تحت الحاح علی نقوه الله و بر تقدیر مهلت و توقف سفر جرات است که یارب این چند روز و عمر هفت بدست آمد و راجع کند و این غنیمت بدین چهارم رسیده را بجا نهد و ای اگر این همه تنبیهات و تذکرات را دیده و شنیده و بلرزد بر غفلت افتد و هم غرض نفس و طبیعت گردد و بر احوالات و دایما حکم بورد و العاده المانوا اعتنا باز می بینم نفس و طبیعت را اگر بر کار خود میسوزند و در حیرت و می نشینند در این حال گذشته را کان لم یکن و دنیا منسیامی انکار نکر سرشت آدمی را و چنین افتاد و طبیعت می چنین سرشته اند و زبان بگیرد بگویم تقدیر الهی چنین رفته و قضای وی چنین نشسته تبدیل و تغیر تقدیر ممکن نبود و حکم قضاء دیگرگون نگردد و جفت بقلم باموکان محمد علی کل حال و اعوذ بامین حال ایل الازعاقبت بخیر است ان شاء الله تعالی و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و صلی الله علیه و آله المصطفی الااین لمین و آله و اصحابه و اتباعه اجمعین الرساله الحادیه و ثلاثون سلوک طریق لتعلیم بیان حقیقه الرضا و تسلیم

در شهر دلی در صد حیات بود آخر در سنه ۹۶۲ تمان و ستین و تسعاً بر حمت حق پیوست قبر او در دلی قلعه
 دلی است نزدیک بکشک زور در میان گور غیر بان افتاده است رحمة الله علیه نقل از رساله معرفت نفس
 فصل بی آنکه نفس نقطه مشترک است گاه نفس گویند و ذات حقیقه شی خوانند چنانچه در آیه تعلم انی نفسی الا
 اعلم انی نفسک گاه نفس گویند و روح علوی خوانند و آن نفس با طاقه گویند و گاه بخار لطیف خوانند
 که از جوف دل تبخیر حرارت غریزی متصاعد شود و از راه مجاری عروق بجمع اجزاء و اعضا بدن
 جاری است و از فرق تا قدم در تمام بدن ساری چنانکه در شخص متماثل باشند و در وقت و بلاغی و فیزی
 یکی ظاهر که بدن است و یکی باطن که نفس است و مثال بدن پیرامینی است بر تن و مثال نفس بخاری
 عمومی که در جمیع اجزاء پیرامین رسد و به شکل پیرامین برآمده گویا یک آدمی بخاری در تن هر آدمی قائم
 است و باید دانست که این آدمی بخاری حیوانی است که حس و حرکت و حیات بدن بدو است و حقیقت
 متحرک و حساس است و جمیع و شیع و حرص و هوا و جمیع صفات نفسانی بدو قائم است و در کون تصور
 مراد از لفظ نفس همان است فصل پنجم در آیه کریمه فرموده ثم انشأناه خلقاً آخرای ثم انشأنا لکبارا
 الروح الانسانی بعد ما کان نباتاً خالیاً عن الروحین و آنچه در حدیث صحیح وارد شده ثم یسل الله
 ملکاً ربیع کلمات همین معنی دارد و باید دانست که اول تخمیر حیوانی و ابتداء تعلق انسانی متعین با رگی
 می باشد و وجود انسانی بی حیوانی ممکن نیست و کذا العکس در انسان زیرا که بلا شک بعضی از بعین
 نفخ روح انسانی می شود و همان ساعت چنین در شکم متحرک می گردد پس بنیها ملازم باشد فصل روح
 انسانی در غایت صفا و نهایت لطافت باین بدن کثیف ظلمانی هیچ مناسبتی نداشت و روح
 حیوانی فی الجمله صفا و لطافت داشت آن روح انسانی بواسطه مناسبتی که با روح حیوانی داشت حکم
 آنکه بعضی الشریهون من بعض باوی تعلق گرفت و در مرتبه اول بنایت محزون بود و از جهت فراق مقام
 اما بتدریج با روح حیوانی الفت گیرد و آن مقام خود را فراموش کند بعضی از روح تابع نفس شوند
 و بدو رکات رویه منحرف گردند و بعضی نفس مرکب خود سازند و آلت ترقی خویش و وسیله کسب کمال
 خود کنند چه از روح بر مذمب تحقیق مجراند آلات و اعضا ندارند و قبل از ترکیب بدن امکان ترقی میشتند
 فصل چون روح علوی مدتی در جوار اموات تمام و مبدع بر کمال جلالت قدرته بود و تا شریذ کوره و انوشت
 مناسب او بود و روح مغلی چون در مقام بعد و تا اثر واقع است متاثر شدن و انوشت مذکوره لائق او
 آمده پس از از دواج روحین مولودی حاصل شده که نام وی قلب است و می و الوجهین و متقلب
 است و بجهی بیدار دارد و در جهی بباد و باید دانست که مذکب محسوسات نفس است و مذکب معقولات روح
 و مذکب اشیا می مرکب از معقول و محسوس قلب است پس باید که مذکب اشیا که مذکب محسوس باشد و معقول
 و آن ذات و صفات حس و ادب است تعالی شایسته چیزی دیگر باشد پس بر حمت شایسته لطیفه دیگر اعلی

لا اله الا الله محمد رسول الله
 نعمتهای الهی که بر بندگان خود
 افاض نموده است غیر تنهایی
 است محض اخصای اجناس
 و انواع آن از اعطای عقل و
 حیله و هم خیال بیرون است
 چه جای افراد و اشخاص آن
 و اگر رضا جزو نبی و نعمتهای
 حسی را چنانچه اکل ذریه مثلاً
 تصور کنند و در اسباب آلات
 و اطوار و احوال آن اهل رفیق
 نظر نمایند شکل که مرز آن برآید
 و استیفا و استقصای آن تو اندو
 و محبیب مرغوب ترین نعمتهای
 از ایمان نباید داشت پروردگار
 تعالی عافیت است و عافیت
 اگر معنی امن و سلامت از جمیع
 آفات و مکر و هات ظاهر باطن
 ابراهه نمایند خود شامل تمامه
 نعمتهای دنیا و آخرت افتد
 ولیکن معنی ظاهر و متعارف وی
 که تندرستی و صحت بدن است
 نیز نفی غم و دلتنگی و غم
 و مشا و در استقامت احوال
 و باعث و موجب صد افعال
 و اعمال است چنانکه گفته اند
 دین درست و تندرست و گفتند
 است با الهی تندرستی
 که هر چه تندرستی به بدو میرسد
 هست از عیش و کامرانی دنیا
 و افعال و اعمال این معنی بر
 وجود عافیت و تندرستی است
 نعم اینجا طائفه هستند که بلا و
 نعمت و مرض و صحت و رنج و
 راحت نیست نیست ایشان

و صفی فرستاد و قلب تعلق اود آن اسر خوانند و لطیفه دیگر صفی از همه فرستاد و بر سر تعلق ساخت
و آن را خفی نامند و کشف ذات متعالی بچشم خفی شود چنانچه در حدیث قدسی وارد شده و فی الخفی انوار کون
لطائف احتمال دارد که همراه روح علوی در هر فرد انسانی متولد باشند و بحسب حجب ظلماتی نفس و صفات
وی مستور ماند و بعد از کشف نفس و تصفیه قلب و تجلیه روح بطور آئیند و احتمال دارد که بعد تجلیه روح
محدود آن نفس شوند و بهو علی کل شیء قایل و چون لطائف مرتبه معلوم شد روح حضرت صلی الله علیه و سلم
ابوالارواح و معدن همه نور است و نشانه موجودات پس همه لطائف کوره را کالبد فرض باید کرد و روح
حضرت صلی الله علیه و سلم جان همه و تعلق روح حضرت صلی الله علیه و سلم با سایر ارواح و لطائف تصرف می
در آن بچگونگی تصرف روح علوی بود و نفس بدن و جمیع لطائف بلکه همه موجودات تصرف آن روح مقدس باشد
و آنچه را بکشف شود بیان کرده اند که و رای روح انسانی روح قدسی است اشارت بر روح پر فتوح حضرت
تواند بود صلی الله علیه و سلم فصل روح حیوانی و انسانی قلب هر بدن جزئی حقیقت است معیار آنکه در بدن گیر است
اما خفی ظاهر است که هر یکی از ایشان روحی و یکی است بصفت وحدت و جزئیت جمیع ابدان و نفوس ارواح انسان
متعلق گشته و در همه آن تصرف و بیان تعلق روح واحد در ابدان متکثره آسان است مثلاً نفس انسانی در بدن و
جمیع اعضا و اجزای می تصرف است فرض کنیم نفس باشد قوی چنانچه در بدن تصرف می کند در تمام خانه و در دو دیوار
آن نیز می کند یا آن معنی که دیوار شرقی را غربی سازد و غربی را شرقی و مانند آن و کذا نفسی دیگر قوی تر باشد که در تمام
شهر تصرف باشد پس تمام شهر نیز از اعضای او بود و همچنین نفسی باشد که در تمام قلمرو می تصرف
باشد که در تمام عنصر و نفس باشد که در تمام افلاک و عناصر تصرف کند مثلاً روح جبرئیل علیه السلام بدن وی
مجموع افلاک و عناصر باشند و محیطا به همه سموات سبعة بود و لهذا مقام او سدره المنتهی است که فوق سموات
سبعة است و از اینجا است که چون یوسف علیه السلام در چاه انداختند جبرئیل علیه السلام را امر خدا که
ا در کعبه یوسف هنوز بقعر چاه نرسیده بود که جبرئیل او را کفایت برگرفت و باسانی فرود آورد پس
جبرئیل را گویند که مسافت هفت هزار ساله بیک لحظه قطع کرده و بچاه رسید بلکه هر مسافت آسمان و عناصر
اعضا و اویند و تصرف او درین عالم مثل تصرف شخص بود در اعضای او گویند درمی از عقد گردن جبرئیل
علیه السلام فرورخت و هنوز تا بسینه نرسیده بود که بدست گرفت و همچنین عزرائیل علیه السلام را روحی
است که جمیع ارواح اعضا اویند پس تصرف وی در قبض ارواح مانند تصرف شخص بود در اعضای
او و تصور این بعضی اساس اثبات معجزات انبیا علیهم السلام و کرامات اولیاست چه نفس می نویسی
می یابد که در خارج بدن تصرف می کند همچنان که در بدن و چون روح مقدس حضرت صلی الله علیه و سلم جان
همه عالم است باید که در همه اجزای عالم تصرف باشد و از اینجا است که با اشارت قرآنی روشن کرد و گویند
فصل تا نحن از ناخن جدا فرمود فصل چون نهایت سلسله ارواح و لطائف بر روح حضرت

یکسان شده و معنی عاقبت نزد
ایشان سکون قلب مع است
در هر چه دل باشد آرام گیر و برقرار
بود عاقبت است چه بلا و نیت
اگر دیگر این اقرار و آرام منحصراً
نست راحت است ایشان
در پنج و بلا و معنی حال است
راحت و صحت برای خود و ریشان
و که ما به بلا و محنت همچنان تو
نخ کرده ایم و دعا بلا معنی کسان
بودن بقای صفت و شهود
منت است یعنی آن نسبتی که
باجه دارند و یقیناً که بفعل اراوه
اوست باقی است در راحت و نعمت
مشاهده و طاعت انعام او می نمایند
و در بلا و محنت نظیر فقر و جلال او
دارند اما آنکه تشویش در وقت
و تغییر در حال پیدا نشود و خل
در کارخانه وجود نیستند و در حال
بتمام مساوی بود و محلول حال با
نی افتد اینقدر هست
چرا که با شرم خدا دانست
بهر گوشه کافتم شناختم
گشایی تو از ذوق وصال
دارم و در مجرم یا در جالت
دارم و در زنا خوشی و خوشی
حال که هست و فارغ از تویم
خیالت دارم به ملا بر تساوت
احوال سختی و نرمی محنت با کمال
ست تا بلا چه را بود و محال که گنج
مقدار باشد و الله اعلم بحقیقه الحال
و صل صبر بر بلا و رضا بقضا
و مقام آنکه مسلمانان لا یشاء
اهل خصوص قرب الایاتان
درین دو مقام واجب است

صلی الله علیه وسلم منتی شده و آن روح مقدس جان همه ارواح باشد بالا ترک مرتبه پیش نمانده و آن
است کذات متعالی حق سبحانه و تعالی المثل الاعلیٰ بمنزله جان روح حضرت باشد

حق جان جهان است جهان جمله بدن	افلاک و لطائف چه قوس این تن
افلاک عناصر و موالی اعضا	توحید همین است دگر حیل و فن

فصل بیست و نهم که نسبت تصرف و هستی حضرت سبحان به جمیع ذات عالم علی السویه است و هر فرد
آئینه و منظر جمال با کمال آنحضرت است و مع هزار وقت ندا و خطاب توجه بدل صنوبری کردن بنابرست
که دل معدن روح حیوانی است و باقی لطائف روح حیوانی متعلق اند پس توجه قلب توجه به جمیع
لطائف باشد و با تجمل توجه قلب موجب فتح باب است و مقدر کشف لطائف ثم فتم علی الترتیب
تا نهایت الامر مکاشفه انوار قدسیه ذات و صفات حضرت حق سبحانه هم ازین طریق باشد و لهذا
گفته اند در قلب صنوبری روز نیست که با آن روزن کشف علوم غیب مشاهد مرآت جبروت لا اله الا الله

لشکر حسنت گنج در زمین آسمان	من درین فکر که اندر رسیدن چون جا کرده
-----------------------------	---------------------------------------

فصل درین مقام لطیفه بخاطر رسیده که ملوک راسه مقام می باشد.

اول عمارتی وسیع و عالی که همه لشکر در وی حاضر شوند و وزرا و کارکنان و عمال در هر گوشه و زاویه
بنشینند و حل عقد و رتق و فتق و عزل و نصب و عطا و منع و عرض عساکر و محاسبه اعمال نمایند -
و دوم مقامی متوسط که بادشاه با جماعت مختصان آنجا مجلس میدارد و عوام الناس و سایر مردم
لشکر را آنجا داخل نیست و صاحب مجلس در آنجا بحقوق خدمت حضور قیام می نمایند و بانواع عطیات
و تشریفات مخصوص می شوند و بحلاوت لذت قرب متلذذ می گردند -

سوم عمارتی مختصر که حرم حرم غیرت و سرادق خلوت و عصمت است که بادشاه در آنجا خلوت فرماید
و هیچ از خاص و عام و بیگانه و آشکارا مجال و مسلخ نمی باشد پس بر حکم الظاهر عنوان الباطن بادشاه
بادشاهان راجعت غلظت غلظت نیز سه مقام است -

اول عرش عظیم که محل فیض خواص و عوام است و دیوان زرق مومن و کافرو و خوش طبع و واد
وجود بقا و جمیع حیوانات و نباتات و معادن و سایر لطائف و بساتین و مرکبات است و چون عرش
بالای همه عالم است و مطالب عموم خلایق از عرش قانری می شود و لا جرم بی اختیار بواطن همه آدمیان
به جهت فوق متوجه باشد و وقت دعاء سوال سر آسمان گشند -

مقام دوم کعبه شریفه است که جز دوستان خاص و مومنان نخلص را آنجا داخل نیست ایشان
را در آنجا انواع عطا با نصیب شود و بشرت مغفرت گناہان با تقدیم و فضیلت قرب ذواجلال
والاکرام مشرف و سرفراز گردند و کفار را آنجا نصیب نیست -

و فرق در صبر و رضا آنست که در
صبر تلخی و کراهتی هست که طلب
بتکلف خود را بر تحمل شده و
مکاره و برداشت تحمل با قرار
میدهد و بزور بران میدارد و
چون بصبر خود و عادات شد
ترقی کند جای در مقام رضاند
ع صبر تلخت و لیکن برترین
دارد این معنی دارد اگر چه جز
صبر که نور غایت موجود فرخ
ست در دنیا و آخرت نیز شیرین
ست و در رضا سکون آرام
است که تکلف ببدان راه
نبود و بعضی گویند بلکه حلاوت
یابد و بلا و الذی شمار در مقام
رضای سه مقام عالی است و
بالا تر از آن مقامی در مقامات
سلوک نیست چنانکه در احوال
بالا تر از حال محبت حال نه
رضا هم از محبت خیر و چند
محبت غالب تر رضا و محبت را اینجا
گفت آنکه گفت از دنیا و جان
الحلاوت فی البلاد اما اینجا نکته
ایست که بعضی محققین گفته اند
که رضا از مقامات عالی است
یعنی اگر قلب برقرار بود از تعلقی
که صفت دوست محفوظ گردد و
رضا حاصل است اگر چه نفس
طبیعت بخواصیت خود مضطرب
گردد داشته باشند و الهی بکشند
با دام که در سکون آرام دل
مشویش و مضطرب آه نیابد
از آن حیثیت که فعل محبوب
است مرضی و محبوب لذت نیابد
مثلاً محبوب اگر تشنه باشد و اگر

مقام سوم قلب بنده مومن است قال الله لا يستغنى ارضى ولا سامنى ولكن يستغنى قلب عبدى المومن ودر آية كريمه بسم الله الرحمن الرحيم اشارت برين سه مقام است و تاويل آن برين نهج است بسم الله المتجلي على عرش قلب المومن بالغرزة والوحدة الرحمن المتجلي على عرش اعظم بالرحمة العالمه الشاه الامير المكرم المتجلي على عرش الكعبة المشرفة بالرحمة الخاصة المحضه بالمومنين اينچه ذكر كننى مشهور است كه متوجه قبل بنشسته سه بار اسمى گویند و اشارت بفوق و قدام و قلب مى كنند مراد بهين عرض شده است الله سبحانه اعلم

شیخ علی بن حسام الدین حجة الله عليه

ابن عبد الملك ابن قاضى خان المتقى القادري الشاذلى المدينى الحشتى رحمه الله عليه كالمه و متعة تامة آبا كرام او از جنود آمدند و تولد شريف وى در رب پاينور و هم در او ان صفو و هفت و هشت سالى پدر وى را در خدمت شاه باجن حشتى كه در رب پاينور بود برده و مرید ساخته بود و در قریب آن ایام بسطخرت خرامیده وى بعد از فوت پدر بمقتضای طبیعت بشری چند گاهی بملذات حسیه مشغول بوده و قریب بایام شباب در ملازمت بعضی از ملوك بمنده آمده قدری از اسوال انشیای دنیا بدست آورد و بعد از ان آنامى جاذبه عنایت و هدایت در رسیده و حقارت متاع دنیا و فناى اهل آن در نظر آمد و در خدمت شیخ عبد الحکیم بن شاه بابین رسیده خرقة خلافت مشايخ حشتیه پوشیده و چون در اصل فطراتى نشاء غریت تقوى و ورع غالب بود بجانب دیار ملتان سفر کرد و محبت شیخ حسام الدین متقى رحمه الله عليه بر سید و سلوک طریقه و ورع و تقوى را با داد و تعاون برکات صحبت ایشان پیش گرفت و در مدت دو سال تفسیر مجزای وى و کتاب عین العلم در ملازمت ایشان مطالعه کرده همراه زاد و تقوى و راه حل و تقوى عریت حرمین شریفین را و هم الله تعظیما و نشر نفایات و در اینجا با شیخ ابوالحسن بکری رحمه الله عليه که بالا جماع از اولیای زمان خود بود صحبت داشت و نمذ نمود و دیگر علماء و مشايخ عصر را كه در ان دیار مشرف بودند دریافت و استفاد نمود و در اینجا بزرگى بود كه او را شیخ محمد بن محمد بن محمد السجادی مى گفتند از وی خرقاتى خلافت سلسله علیه قادریه و شاذلیه كه لقطب الوقت شیخ نور الدین ابوالحسن علی بن الشاذلى منتهى مى شود و مدینه كه بحضرت شیخ ابودین شعیب المغربی قدس الله اسرارهم مى رسد پوشید و در كمه خطی رخت اقامت و استقامت نهاده عالم را با نور طاعت و مجاہدات و با ثبات افاضت علوم دینی و افاضت معارف یقینى مستقیم و مستفید ساخت و بجمع و تصانیف کتب و رسائل در علم حدیث و تصوف اشتغال فرمود بعد از مشاهد آتمار خیر ایشان از توالیف و غیر آن عقل حیرن میشود و بجز هم حکم مى کند كه اینها بى توفیق کامل و برکت شامل كنهانى از کمال مرتبه استقامت و رسوخ درجه ولایت باشد و جو و نگیر و جامع صغیر و كتاب جمع ابجوامع شیخ جلال الدین سیوطى را كه احادیث تشریب

المز و طبیعت بخالصیت
مكروه و الملام خواهد بود و لا چون
از دست محبوب است و باعث
النفات و غنای است لذت
و محبوب ناید كل شى من الملیح
و طور محبت مجازى در جور و بجا
محبوب شود بر وجود این معنی
توان یافت و مستقال اردی
تلخ بامید شفا نیز مثال انت
زیرا كه حكم طبیعت اختیارى است
و بنا بر این مقامات بر اختیار
ست یا رب كمر شعور زانده و تیز
بر خیز و این حالت سكر و مستغرق
ست كه مستان مجذوبان را
بود و سبب و رضاه اشغال آن
مقام موشاران و بیداران
ست كه ایشان را اهل صبح و بکین
خوانند و مجازى مجامین را
ازین كمالات نصیب نموده و لهذا
عقل را بر مجامین فضیلت نهند
قال غوث الغلین شیخ محمى الدین
عبد القادر الجیلانى قدس الله
روح و اولیای النبایا كه بفرقه
سعداء و عقلاء و مجامین العقلاء
افضل را بچنان افتد كه سطوت
سلطان محبت بر تمامه قوی
و جوارح غلبه گردد و در عالم ملكا
و شاعر سرایت كند و همه بر
اشغال حكم سلطان محبت
تسفق و متحد شوند چه روح
قلب و چه نفس طبیعت چنانكه
در حدیث سید عارفان كالمز
كالمز علی بن ابلوطاه نقلها
ومن تسلیات الكما اخبارى
و ان واقع است الله اعلم

حروف تهجی جمع کرده و اوقای احاطه جمیع احادیث نبوی از اقوال و افعال کرده صلی الله علیه و سلم
 بتویب فرموده و بر ابواب فقهیه ترتیب داده و الحق بنظر در آن کتابها ظاهر می شود که چه کار با کرده و چه
 تصرفات نموده و بار دیگر منتخبات از آن گرفته و اکثر کلمات را انداخته آن نیز کتابی مذهب منقح آمده گویند
 که شیخ ابوالحسن بکری می فرمود و لیسوطی منته علی العالمین و المتقی منته علیه و دیگر رسائل و کتب تصنیف
 کرده که سالکان طریقت و طالبان آخرت را سرایه وقت و مددگار حال باشد مجموع تصانیف
 و تالیفات وی از صغیر و کبیر و عربی و فارسی از صد کتاب تجاوزست و اول تصانیف او رساله تبیین الطریق
 است که تصنیف آن از غیب ملهم شد و دیگر مجموعه حکم کبیر کتابی است نافع شامل خلاصه هر چه در علم
 کتب تصوف است بیا ران خود می فرمود که علامت فهم کردن شما این کتاب است که هر چه از
 وقایع این اهل مشکل شود از اینجا حل کنید و هر مسئله از مسائل این علم که پرستد از وی جواب دهید
 و اشتغال وی به تتبع سنن و احادیث نبوی صلی الله علیه و سلم تا آخر وقت حیات بود که در آن وقت
 بمقتضای عادت بشری جنبیدن ممکن نباشد شب و روز بتالیف کتب احادیث و تصحیح و مقابله
 آن مشغول بودی گویند که در فهم دقائق و تنبهاط معانی و نکات بر تبه رسید و بود که علمای کبار
 که در آن دیار شریف بودند غیر از تحمیر و تحسین نمی نمودند و شیخ ابن حجر که در زمان خود عظم فقه و علم علما
 که معظّم بود در ابتدای حال او ساد شیخ بود اگر در معانی بعضی احادیث متوقف و متردد شدی شیخ
 گفته می فرستاد که این حدیث را بتویب جمیع الجوامع در کدام باب نهاده اند تا بقرینه و قیاس آن
 معنی آن بی می برود و بارها خود را نسبت بنحسب شیخ تلمیذ حقیقی می خواند و در آخر مریدین و خرقه
 خلافت پوشید و علی بن القیاس جمیع مشایخ و اکابر آن وقت بکمال فضل و ولایت وی معترف و
 در رعایت تعظیم و تکریم وی متفق بودند و الا آن نیز خواص و عوام آن دیار چنانچه مشایخ سلف
 را یاد کنند او را نیز یاد می کنند و با قطع نظر از تصنیف کتب و نشر علوم که علمای ظاهر را نیز بعد از
 حصول توفیق و برکت میسر باشد آنچه از ریاضات و مجاهدات و کرامات و محاسن اخلاق و مجاهد
 اوصاف و رزانت افعال و مسانت لحوال و رعایت آداب ظاهر و باطن و تقوی و ورع از وی نقل
 می کنند اول دلیل است بر کمالات باطنی و احوال حقیقه وی و وی در روز رحلت مجله از احوال
 صحبت خود با مشایخ نوشته است نسخه آن که از خط شریف ایشان نقل کرده شد این است بسم الله
 الرحمن الرحیم و الصلوة والسلام علی سیدنا محمد و آله و صحبه اجمعین و اما اوصی بلفقیه الی الله علی بن
 حسام الدین الشیرازی فی یوم خروجه من الدنیا و دخوله فی الآخرة ان هذا الفقیر لما کان صغیراً جعلنی
 والدی رضی الله عنه مریداً للشیخ الاجل ابن جنّ قدس سره و کان طریقہ رحمة الله طریق السماع و بصفا و التوکل
 و الهیجان فلما وصلت الی سن التیمیز بین الحق و الباطن اخترت و فضیت بشیخا عما باتا نوا ان المرید

حکایت حبالی بن نفسی املی
 و اما من الما الی الی الله و الله
 فرمود خداوند بزرگواران محبت ترا
 نزد من محبوبتر از نفس من
 و اهل من جمال من و محبوب تر
 و شیرین تر از آب سرد و زلفه
 از اینجا معلوم گردد که غلبه محبت
 تا آنجا رسیده که در طبیعت نیز
 سرایت کند و از دوستی و لذت
 آب سرد و شیرین که جبلت
 آدمی را در نزد و تشنگی بر آنست
 قطعاً اختیار را در آنجا مطلق
 نیست غالب تر آید و در اینجا
 نکته دیگرست باریکتر و بلند تر از
 اول که این غلبه محبت و سرایت
 در تمام قوی و لطافت گاهی
 بهجت مزج و خلط این لطافت
 و عدم تمیز احکام و آثار آنها
 اتفاق افتد و این نیز در مجاز و
 عامل مکر بود که در کشور وجود
 ایشان بقبضه و بربط
 هست و احکام و آثار قلب
 و نفس بطور طلب طبیعت بی تفصیل
 و تمیز در هم و بر هم گشته گاهی این
 بران غالب آید و گاهی آن
 بر این گاهی نفس بطور طلب
 و گاهی قلب بزرگ نفس آید
 و از احتراز و اختلاط آنها
 احوال غریب و رنگارنگ
 به بعضی ناصبها و بعضی پیدا
 آید که تحقیق حکم نتوان کرد گاهی
 از نجاست و مصید زان طبیعت
 بخلاف ابواب صحیح و ممکن که
 کارخانه وجود ایشان منشق
 و منقسم بود و هر چیز ایشان که

انصبي اذ جعل مرید شیخ نهو باخیا بعد البلوغ ان شار جعله شیخا وان شاد اتخذ لنفسه شیخا آخر موافقه
لوالدی فیما اختار لی فلما مات والدی وشیخی رضی الله عنهما البست خرقه مشایخ حشمت ابن شیخ عبدالمکرم
بن الشیخ باجن قدس سره ثم اردت صحبه شیخ یرشدنی ویدنی علی ما اتمنی من طریق الحق نقصدت بلاد
بلقان وصحبت الشیخ العارف بالله حسام الدین المتقی علیه الرحمه والغفران مدة ثم سافرت الی الحرمین الشریفین
وصحبت الشیخ العارف بالله ابی الحسن البکری قدس سره وَاخذت الخرقه القادرية والشاذلیة والمذنبية
ولبست هذا الخرق الثلاث من الشیخ محمد بن محمد بن محمد السخاوی قدس سره و نیز شنیده شده است که هم
در وقت رحلت در رقعہ کاغذ چیز سے نوشته یکی انمخلصان خود سپرده بود چون بعد از رحلت
وی کشادہ مضمون خط این بود اعلیٰ الخوانی رحکم اسان دکان عندنا امانه من هذا الشان فادنیاما
بامر الله الی اهلها فهم من فهم والسلام و اعظم آثار خیر و اقوی براہین کمالات وی رحمۃ اللہ علیہ در این
ویار حقیقی اوست کہ مرکز دائرہ استقامت و قطب فلک ولایت است کہ امر و زبانتا اتفاق مشایخ
و تقرای آن دیار ازین تاشام در مقام ولایت کبری ممکن است فقر و مشایخ تمام آن دیار به تبرک
می جویند و اشارت می کنند و هو الشیخ اکمل العارف بالله عبد الوہاب بن علی المدحج الحنفی المتقی
القادر علی سلمہ الله و البقاء و وصل الینا من فتوحاتہ و نفعا ببرکاتہ و برکات علومہ و بعد از ذکر شیخ صفیر
بیان بذکر شمه از مناقب مفاخر ایشان موشح و مزین می گردد انشاء الله تعالی و آنچه از احوال
شیخ در اینجا مذکور ساخته می شود از ایشان سماع دارد الا انشاء الله تعالی فرمودند کہ دران مقام کہ
ایشان ببلقان و صحبت شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ می بودند و خلوت نشسته می بودند شیخ
حسام الدین کتابها را بر سر خود نهاده بدرجہ می آمدند و استقیدان می نمودند وی گفتند حسام الدین
آمده است چه می فرمایند یک موبار همین نوع می گفتند اگر در جرحہ می کشاد نمی نشستند و با ہم مذاکرہ
تفسیر بیناوی می نمودند آن مقدار کہ وقت خدمت شیخ اتساع داشت می نشستند و اگر در نمی کشاد
باز می گشتند بعد از آن چند گاہ ہمدان دیار کہ محل سکونت ابرار است سیر می کردند و در ہر جا ہر مقام
کہ خوش آمدی و فراغ عبادت دست دادی روزی چند اقامت می نمودند می فرمودند کہ وضع ایشان
در ایام سفر آن بود کہ در خریطہ راست کرده بودند و یکی اسباب طعام و حوائج آن از برنج و ماش مجرد
و مخلوط و آرد و روغن و تیل و نمک و حوائج دیگر و ظروف طبخ و ہیزم کہ خود از جنگل می آوردند ہر کجا
ازین اشیاء اندک اندک بر می داشتند و اگر مقدار قوت دوسہ روزہ بودی آن را وقت سہ ہزار روزہ
می ساختند و در مسجد فرو می آند خانہ بکراہی می گرفتند وی نشستند حقیق می زدند و آتش می گرفتند
و آب رقیق آب کہ مقدار یک مشک آب کہ بعد از فراغ از طبخ و وضو و شراب اگر احتیاج غسل افتد نیز
توان کرد نیز بر میداشتند اول آب صاف می کردند و ظرفها را پاک کرده بدست خود طبخ می کردند

بجای خود با سند و مقام خود
و افراد بوجدانیت ذات حق
متصل روح در مقام شوق
و در ادبیت مولی سجا بہ تعلیق
و قلب در معرفت اسماء و صفات
وی تعالی و تقدس از انجہ تعلیق
بعلوایات ارذلت و نفس
و طبیعت در ادای حقوق و ہوا
مخطوط حکام و آثار سفلیات
مشغول نہ انہا مانع ازین و
زاینہا شغل لہ ان نہ مرج
و خلط را در صفای وقت ایشان
راہی و نہ هیچ حال مغلبہ را
سلطانی و احکام آثار احوال
و افعال ہمہ این لطائف جدا
جدا بر وجہ استقامت اعتدال
موافق حق و مطابق حکمت
وجود آیند و ہمہ دیگر را با
خود مستقل و مستقید و معتدل
باشند و هیچ یکی از دائرہ تعاقبت
و استقامت و اعتدال بیرون
نیفتند این کمالات خاص جامعہ
مخصوص است کہ بر وجہ اتم و اکمل
جز در جوہر ذات بابرکات سید
السادات صلی اللہ علیہ وسلم کہ
انہم مطاہر و انوار مشارق اہل
و اکمل خلایق است موجودند
در غیر ذات شریفی در بعضی
از کمال اولیا از ارباب یکین
بتفاوت استعداد و متابعت
و استعداد از مقام محمدی پر تو
این نور و اسع و محیط نیز افزاہ
و اسد اعلم و ہو کل شیء علم حق
بجای دیگر افتاد و مقصود باین
حال صنعت ملتوانی و وحشت

دجیرانی خود بود که با وجود ضعیف
پیری که در دینی و دوا و مرض و علاج
ست بیماریهای غریب و غریبه
شکوفه استیلا یافته و ملازم وقت
و حال این شکسته بال گشته
نزدیک است که از سطوت آن
قوت و حرکت بدن سکون طلب
و فراغ وقت و سلامت حال
روی بخدمت آرد بنیه این حقیر
در اصل منعیست افتاده و تمام
عمر مشقت و ریاضت گذشته
و دلان پیر به یاد یافته و بیماری
علاوه آن شده دیگر حال
باشد الحمد لله علی کل حال چنانچه
چاره نیست و از رضا و تسلیم گرد
نه آرد و کوس چیل گوش میرسد
و جای تغافل نمانده اگر حکم جلبت
غفلت طاری گرد آن دیگر است
و تحقیقت مثال اهل عالم در
غفلت و موشیاری بدینسان
ست که مثلاً جمیع در شکر گاهی
افتاده و اخبار گاه سلطان آواز
کوس چیل می شنوند و استعداد
سفری کنند و دل از آقامت
بر میدارند و گاه زمانی آواز
کوس فرو شست غافل شدند
و بخواب غفلت رفتند و گمان
بردند که حکم سلطان با قات
شد باز آواز کوس آید باز سر
برداشتند و منته گشتند باز
فرو شست باز غافل شدند و همچنین
عمر درین غفلت و موشیاری
میرود و می گذرد و روزی باشد
که حکم چیل واجب و شتم گردد
و برین باری بفرض دیت افتد

و هرگز کسی اخذ دست نمی فرمودند و با خدا عهد بسته بودند که استعانت بغیر نکنند و کلامی که از دست
خود بر آید یکسب دیگر نفرمایند و اگر بالفرض احتیاج کلی می افتاد اول چیزی بدست آن کس میدادند
بعد از آن خدمت می فرمودند و در جریده دیگر مصحف و چند کتاب که ضروری راه بودی بر می داشتند
باین نزاهت و صفا و تجرید و تفرید سیری کردند و اگر کی التماس صحبت و خدمت می کرد و قبول نمی کردند
بعد از آن بیدار گجرات قدم آوردند و سلطنت این دیار در آن زمان بدست تصرف سلطان بهادر
بود و او را باستماع اوصاف و کمالات ایشان جاوید ملازمت ملاقات قوی مست که بخدمت بیاید
قبول نکردند و حالت ایشان در آن وقت چنان افتاده بود که هر کوشه که میرفتند غلامان و نبال می گرفتند
و چون پروانه بر شمع می افتادند و ایشان در حجره را بر روی مردم بسته مشغول می بودند و هیچکس را
نخورد راه نمیدادند فی الجمله چون شوق و طلب سلطان بهادر از حد تجاوز کرد قاضی عبداله سندی
که از اهل علم و تقوی و صلاح بود و بهجت و قوی بعضی عواید و زکات را از سنده نیت اقامت مدینه
با جماعت کثیر از اهل عیال و فرزندان برآمده چند گاه اقامت گجرات نموده بود و با شیخ رابطه محبت
و مودت و اعتقاد قوی داشت عرض نموده که التماس سلطان بهادر را یکبار اجابت فرمایند و اگر
خواهند با وی کلام نکنند ما صاحب در میان خواهیم بود و او را به سخنان مشغول خواهیم داشت
و راضی خواهیم ساخت فرمود او را چگونه بنیم که بعضی منکرات در وضع او از لباس و غیره ظاهر
ست چگونه روا باشد که او را بنیم و امر معروف و نهی منکر نکنیم گفتند ملازمان هر چه دانستند بگویند و بکنند
او را آرزوی آنست که یکبار بخدمت برسد چون سلطان بهادر بلازمت آمد نصیحتی که بایست کرد
او را کردند و دیگر یک کرد و رنگ گجرات فتوح فرستاد آن مبلغ را بتمام بقاضی عبداله سندی کوردادند
که چون باعث ملاقات و واسطه حصول این مبلغ شما بودید این مبلغ هم شما تعلق داشته باشد و تفرقه
که طریق شیخ و در ترتیب دارش و طالبان و مریدان آن بود که طالب رابطه هر از آنچه بود نمی برآورد
و همین حالت که بود می گذشتند و ایشان خود را بطلن بکار تربیت و مشغول می بودند و بهمت
و توجه بر تربیت و تسلیک او بر می گماشتند و او را ازین معنی خبر نه تا بعد از مدتی بعلم بدی
حسی معلوم اومی شد که بجای رسیده است که در اینجا نبودی فرمودند و همچنین فقیر چون در خدمت
ایشان درآمد و دو سال اصلاً معلوم نکرد که ایشان باین کس متوجهند و هیچ چیز از ذکر و در و مجاهد
و امثال آن نفرمودند غیر آنچه لازم وقت این کس بود اغلب اوقات کاری که می فرمودند که ارباب
و مقابل تصانیف و مؤلفات خود بود و کمال این کس آن بود که ایشان کار خود می کنند ایشان
خود در کار این کس بودند تا بعد از دو سال در یافتیم که ما آنجا که بودیم نیستیم و بجای دیگر رسیدیم
که هرگز آنجا را ندیده بودیم می فرمودند که شایخ را در تربیت و تسلیک طالبان و طریق است

بعضی اخراج طالب کند باختیار از او ضاع سابق که در دست بعد از ان کار فرماید این
 طریق اشتق و صلب است خصوصاً در ابتدا حال و بعضی دیگر مرید را هم بران حال و در میان آنکه است
 بگذرانند و خود در کار او شدند و تبدیل صفات او کنند تا رفته رفته نوری و صفای در کار او پیدا شود
 که بدان مقصود رسد و این روش آسان ارفق است می فرمودند که غالب اوقات ایشان مصروف
 بنشر و افاده علم و امداد و اسعاده اهل علم بود و در دادن کتاب و اسباب کتابت و اعانت در نیاب
 بجد بودند بدست خود سیاهی راست می کردند و بطالب علمان میدادند و کتابها که از دیار عرب
 مفید و کیا بهم میرسید شیخ متعدده از وی است کتاب فرموده بهر کس میدادند و ببلاد دیگر که آن
 کتاب در آنجا وجود داشت می فرستادند می فرمودند که در مجلس درس و غیره اگر حاضران بحث میکردند
 ایشان خاموش می بودند و هیچ نمی گفتند مگر آنکه کلمه ضرورت می افتاد و اگر کی سخنی نقل می کرد
 که هیچکدام جانب از نفسی و اثبات آن دلیل نبود می شنیدند و هیچ نمی گفتند و در باب کتب و تالیفات
 و اسرار و توحید و امثال آن کلمات از شطح و طامات قوم نیز بطریقه ایشان همین بود می فرمودند که خط
 ایشان از طعام جز اقامت رسم عبودیت و حفظ تریب بشریت نمانده بود و مثقالی چنه از طعام شوربا
 می ساختند و در آن نیز بخش دیگران می کردند چشیدنیش نبود می فرمودند که ایشان را خادمی بود
 کمال نام در غایت کج خلقی و بی ادبی که هر چه می خواست می گفت می کرد و ایشان او را بسیار
 دوست می داشتند و بخلقهای او را تحمل می کردند و روزی شوربای پنجه آورده بگفت شورشون
 چشیدند گفتند که چ اینچنین کردند و چون این چنین ساختند همین مقدار گفتند که با کمال بشنیدند و شوق
 شوربای با و دادند و گفتند اندک بچشید و ببینید که چون آمده است بسیار شورخورد نیست چون قبا
 آن بظاهر بود آن را نتوانست انکار کرد و در شتی نمود گفت آری انهم که شوشه دارد اما خوب است
 باک نیست بخور گفتند خوب پس آب بیارید آب آوردند و شوربا انداختند و آنچه نصیب بود از ان بخورند
 درین میان فقیر پرسید که درین ضعف پیری حال نفل ایشان در نماز چه بود و از نمازهای نفل چه مقدار
 می کردند فرمودند نماز نفل در جوانی بسیاری کردند اما در اواخر عمر عبادت ایشان ذکر می خفی و تفکر
 و تصنیف علوم دین بود اما با وجود آن و تمام شب بجهت عارضه ضعف پیری و او را بول ده دو اوزه
 بار برای بول می خاستند و هر بار وضوی کردند و آنچه خدا خواسته بود از نماز و رعت یا چهار رکعت یا
 بیشتر می گزارند و می فرمودند که در ابتدای حال که ثوبت کتابت می داشتند ثروت خود از وجه کتابت
 می کردند و نیز از بیوه زنان که میرسیدند قرض می کردند و صرف ضروریات خود می نمودند و اگر از جائی
 نتوح میرسید آن قرضه را ادا می کردند زیرا که در ادای قرض توسعه هست و گاه گاهی زنا می فرستاد
 که بغالب ظن از وجه حلال می بود نیز صرف می کردند و در آخر حال اعراض پیران را هم بر نقد قرار داده بودند

مکتوبات شیخ
 استعدا و ان ساخته با ما خواست
 باید رفت و خواهی نخواهی
 دل ازین سرچیه فانی برد
 تا آنجا که سیر و ند چه روی نماید
 آنجا همه بقادر بقا و عیش در
 عیش و ذوق و در ذوق و سرور
 در سرور است انشاء الله تعالی
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 الرسالة الثانية
 و التثون مشاهد الاله
 بین التبحر والاستتار
 لا اله الا الله محمد رسول الله
 نافع ترین کار بادرین زمانه
 مطالعه کتب قوم است که در باب
 فصاحت و تهذیب نفس نوشته اند
 طالبان خیر و قاطبان کار را
 که در نفوس ایشان استعدا قبول
 نصیحت نهاده اند بسی موثر
 و مفید اند و آنچه در قوت و
 استقامت ایشان کامین است
 بفعل رد و باعثه عمل قوی گردانند
 و عقاید ایمانی را که مبانی است
 و ملاصحت اعتقاد کنند و فسرده
 شده باشد تا زنگی و نوی بخش
 که ایمان را کهنگی و نوی نازکی
 و فسرده می باشد و ایم یک
 حال بیک منوال و دایج حال
 است جده و ایام کم قبول آید
 الا الله نشان آنست سحاب
 و عنوان الله علیه با هر که گفتند
 که بایست ساختن بشنیدند و بکلام
 الا الله ایمان نو گردانیم اگر چه از
 در دلیکه در آمده دایم و ثابت
 و بر جای خود است و چون

سلفی که بطعام خرج می یافت تخمین کرده بر فقر انجش می کردند و بهر کی بطریق خفیه آنچه مناسب حال می بود می دادند و می گفتند که ترتیب مجلس طعام و از دوام عوام خالی از تکلفات و تشویشی نیست می فرمودند که یکی از وزرای آنجا ایشان را تکلیف ضیافت کرد یکبار به خانه بنده تشریف آوردند و روی بر کتفه باشد فرمودند مرا معذور دارید هم از اینجا دعای بکنیم خدای تعالی شمار را برکت دهد چون آن شخص بسیار کرد فرمودند پس می آیم ما بسبه شرط -

یکی آنکه هر جا که خواهم بنشینم را تکلیف نکنند که بالاتر بیایند و بر صدر نشینند گفت همچنین باشد هر جا که حضرت را خوش آید بنشینند -

و دوم آنکه تکلیف نکنند که این بخورید و یا آن بخورید هر چه را خوش آید بخورم -

سوم آنکه هر گاه که خوش آید برخیزم و بیایم تکلیف نکنند که یک ساعت دیگر بنشینند آن شخص عین شرایط از ایشان قبول کرد و وعده کردند که فردا بایم انشاء الله تعالی چون فردا شد نان پاره و خرطیله که دادم در گردن خود آویخته می داشتند انداختند و تنها بمنزل وی آمدند و هم نزدیک در نشستند آن مرد و فرشتها تکلیف انداخته و جای ملوکانه ساخته بود گفت اینجا بنشینید بالاتر بنشینید گفتند آخره شرط است که هر جا که خوش آید بنشینم آن شخص ملزم شد چیزی نتوانست گفت گفتند زود باشید که وقت تنگ است طعام ها کشیدند ایشان نان پاره که داشتند از خرطیله خود بر آوردند و بخوردند آن شخص التماس کرد که این طعام ها چیزی نمی خورم گفتند شرط آنچنان بود که هر چه خوش آید بخوریم و دیگر برخاستند و وداع کردند که شرط بود هر گاه که خواهم بر آیم و السلام می فرمودند که یکباری در مکة خطبه در عهد حیات شیخ دوم و مغربی آمدند پس و پدر بغایت مراض و مشغول و متعب پس بعد از ده روز یا پانزده روز از افطار کردی و پدر بعد از سه روز و پنج روز شیخ چون تعریف ایشان شنیدند قصد ملاقات ایشان کردند در آن ایام ضعف بسیار بود پای خود نمی توانستند راه رفت گفتند اگر یاری ما را برکت خود توانستند سوار گرد و بر برویم

یکست می که قوی داشت بروی سوار شدند و بلازمست آن دو عزیز آمدند و فقیرا و نسخه حکم کبیر را همراه گرفتند چون ملاقات کردند آن دو مرد چون دانستند که ایشان مردم بزرگوار و مشهور اند و آیدند ایشان موجب شہرت و باعث تفرقه وقت خواهد شد بسیار و مانع خشک و بی التفاتی نمودند بفقیر گفتند که ببینید که چه نوع ما را از سر خود و می گفتند خود را از رحمت صحبت خلاص می گردانند بعد از آن فرمودند که ما کتابی جمع کرده ایم از اقوال مشایخ پاره از آن بخوانیم بفقیر اشارت کردند که بخوانید چون سخنی چندان خوانده شد این زمان گرمی دیگر در وقت پیدا شد و آن عزیزان نیز بخت اختیار شدند در حرکت درآمدند و انبساط نمودند و قهرا گرفتند بعد از آن آن دو عزیز دادم در ملازمست شیخ می آمدند و استفاده می نمودند

تا آخر هر دو مرد شیخ شدند رحمه الله علیهم و علی جمیع عباد الله الصالحین می فرمودند که شیخ در باب توکل

در دل جای گرفت هرگز بدو نرود و لیکن بذر حق و تذکر توحید نورانیت آن صفت گزوار و درون بیرون افتد و پرده از جلال تعین برافکند و آتش مشوق آید و گردن چنانکه آتش در زیر خاکستر پوشیده بود چون بجا و متاب گری آن سید آید زیاده بر آن چنانکه آتش تنگ خورده بود چون صیقل کند روشن گردد این قوم اختلاف است که عارفان اشهر حق دادم باشد یا نباشد جمعی گویند باشد و بسیاری بر آنند که نباشد اشاره باین مبنی کرده است سلف حافظ دوم وصل پس بنی شود و شایان کم التفات بحال که آنگاه شایه لا اله الا الله و لا اله الا الله است که عقدا بیان و ربط قلب اتصال بر بعد از آن بر تریقین سیده و تحقیق تحقق و حصول یافته دایم برقرار خود است و لیکن بعد از وفات او را آن آنگاه گاهی گاهی است لی مع الله وقت بر قول کسی که آن ابرگه گاه حمل کند و گوید الوقت سیف قاطع و برق لامع شایان این حال است اما احوال و موهبتان اینچنین خواهد بود و قیاس طالع حضرت وی صلی الله علیه و سلم بر آن درست نیاید و منت باد بر آن که گفت مراد بوقت اینجا دایمی است ای لی مع الله وقت دایم مستمر یعنی قیاس

و وصول رزق سیواسط اسباب می گفتند که بارها در براری و نماز مشاهد افتاده است که آب قهر
چاه بود و آهوان تشنه بر گرد چاه برآمده و بجانب آب نگاه کرده ایستادند آب از تنگ چاه جو شیده
بالا دوید و آن حیوانات آب خورده و سیراب شده برگشتند و شاید که مایه ازین آب با خورده بیم می نمود
که شیخ میفرمودند آنچه بوجه حلال کسب کنند هرگز ضائع نشود و اگر آن را کم کنند البتة باز بیابند و موافق
این سخن حکایتی از سرگذشت خود بطریق تمثیل فرمودند که وقتی که در کشته دریای شورشسته بودیم
طوفانی شد و کشتی شکست با چند نفر بر تخته پاره بماندیم و بعد از چند روز بر ساحل افتادیم کتابی چند
که همراه ما بود ترشده بودند و چون سفر پیاده ضرورت افتاد و طاقت برداشتن آن کتابها نبود آنها را
را در بره از برار سرب و عرب دفن کریم و علامتی بر آنجا گذاشته متوجه که مخطمه شدیم در آنسای راه
تشنگی غلبه کرد و در بر عرب چنانکه معلوم است آب پیدا نمودیم آن گفتند که درین وقت غایب کنید تا حق تعالی
آبی فرستد محل آنست گفتیم تا دعا خوانی کنیم شما آئین بگوئید و غایب کرده شد پروردگار تعالی باران
بفرستاد که بدان سیراب شدیم و قرا بهار را بر آب کریم بعد از چند گاه بکر رسیدیم طواف عمره کریم بین
اصفا و المروه سعی می کریم که بدوی چند باری بر سر کرده پیش ما آمدند و گفتند کتابها داریم اگر بخیر چون
بکشادیم همان کتابهای خود بود که در بر عرب دفن کرده گذاشته آمده بودیم بهای کتابها را با ایشان
دادیم و کتابها را ستیم او را قبیح بیک دیگر چسبیده و خشک شده بود و بار دیگر آنها را آب تر کریم تا از
هم جدا شدند و لیکن یک حرف از آنها ضائع نشده بود و مانع استفاده نگشته خدمت شیخ حاجی نظر
بخشی که از کمالان عصر و مردان راه است و بعد از تحصیل علم و ریاضت و دریافت مشایخ ما و راه انهر
و بلاد شام و مصر که مخطمه آمده و کارها کرده بخدمت مشایخ حرمین و مرقین رسیده و تکمیل نفس بطایفه وطن
نموده و یکی از اکابر رجال است که این حقیر بعبادت دریافت و لطف عنایت ایشان در آن مقامات
شریفه فائز شده و آثار کمال مشاهده نمود و بنگان این فقیر از اولیاء الداندا ایشانند و ایشان بخدمت
شیخ علی متقی نسبت محبت و اعتقاد و اختصاص بسیار داشته اند نقل می فرمودند که روزی یکی از مخلصان
حضرت شیخ پیش فقیر آمد و گفت از سرازه و جوان شده شسته اند و حسنی عجیب مسلمته شکر ازند و ترا
می طلبند بقصد امتثال امر ایشان و شوق مشاهده این حالت رفتم شیخ را بر هیئت قدیم دیدیم
ولیکن بقایا و آثار حالت سکر موجود بود و مرجای گفتند و عنایت نمودند و فرمودند امر و زحمت
غریب بر ما قائل شده بود و از برای طلب مزید یقین حاضران چیزی از عالم خرق عادت نیز ظاهر
شد شمار اطلبیده بودیم تا مشاهده آن حالت بکنید با رفتم شمار از ارباب یقین اید شمار حاجت
خارق نمودن نیست باز این عالم فرود آیدیم نقل است که بارها سلطان محمود گرجانی ببلایست
ایشان آمدی و بسبب آنکه بعضی با سهله غیر مسنون بر خود داشتی در وی نگاه کردندی و بوی

حال و اندازه وقت من بیکان
کنند که گاهی باشد و گاهی
باشد اینجا تحول و تغییر غایت
و مغلویت و بلند و پست و
زیر و بالا نبود که شاه حقیقت
که حقیقت جامع است و صلی الله
علیه وسلم و مقام حاق و سطا
و اعتدال است و ثابت و نرآت
شهود که قلب شریف است
در غایت تدویر و صفات
و نورانیت و مشهود که ذات
حق است لا یرذل محاذی و
مقابل آن افتاده و تجلی نموده
چنانکه هست هست تغییر و
تبدیل از کجا باشد و از صفات
که در سم و برسم سازد در بیرون
ست اما در درون جزو ذات
نه و در ذات تحول و تفاوت
نمود اما اینجا نیز می گویند که اگر
بکانون و تعلق نمایند و وقت
بالتصال لطیفه سر که غف با راز
و لطائف دیگر کف نفس و قلب
و روح است بجلایات صفاتی
مخطوط و معمور باشد قیاس
که بقضای مصلحای و قاعده
که قوم نهادند در یافته است
اما حقیقت آنست که حال شرف
آنحضرت صلی الله علیه و سلم از همه
جداست و کیفیت آن کینه
و ادراک نتوان کرد و هر که از آن
بقیاس حال خود چیزی گوید
و بیان کند گویا بمان خود و بل
تشبهات کرده باشد و ما اعظم
تولید الله است و بیکس در آنجا که
ادست جزو خدا انفسا جداست

خدا را چون وی کسی نشانت
در خلوتی که او با خداست همه
بیرون در انداخته است بنده طاعت
ست و مطلوب محبت است
و محبوب شایسته و مشهود
قاصد است و مقصود آن یک
خداست و دیگری او در آن یک
وجه خلائی نمیتوان کرد که خدا
خداست او بنده مادر خوانده
دیگر که طالب مطلوب محبت
و محبوب است باین حکم نتوان
کرد که طالب کسیت و مطلوب
محبوب کسیت و محبوب کدام
هر دو هم طالب بند و هم مطلوب
و هم محبوب اند هر دو محبوب و محبت
او طالب این مطلوب در مرتبه
دیگر و مطلوب این طالب
دوئی بکده از حقیقت یکی است
من طبع الرسول فقد اطاع
الله و یا مد فوق ایهم زیاده
برین چه گویم کفر ای حقیقی سینه
درین باب قهر است که اگر آن را
بیرون افکنم صدایان بجا
از آن رشک آید اسرار پرده
بهتر و ناگفته و اگر گویند چیزی
گویند که تعلق بکار دارد و کارش
ست که جمال محمدی را قبله
محبت بود و وجود بازند و
بظاهر و باطن متوجه بدان
باشند چنانچه چند آنکه در ذکر
محو فانی شوند و جز وی طلب
و مقصود نماند و منظور و مشهود
نبود و براه متابعتی روند
باطن معلوم و اعتقادات که در
ظهور کرده و مظهر ظاهر اعمال

متوجه نشدندی تا روزی لباس صالحانه پوشیده آمد بعد از آن بحشیم ضا در وی نگریستند
پس وی التماس کرد که امروزی حضرت شیخ بمنزل فقیر تشریف آرند چو دل ایشان را بر و شخ و بر و شخ
و بمنزل خود آورد و گویند که سلطان مذکور در آب و سوا سی عظیم داشت و هیچ حیل این لذت از وی
زائل نمی شد شیخ طشت و آفتاب طلبیدند و کلاه خود را سه بار بشستند و آنهارا بر زمین ریختند کثرت
چهارم آب ادر طشت جمع کردند و فرمودند با محمود این آبی است که در شریعت مطهره پاک و لطیف
ست و شک کردن درین معنی از سوا سی است و سوا سی کار شیطان است این آب انجورید
و هیچ شبهه انجور را نه مید سلطان محمود بگفته شیخ آن آبها را تمام فرو برد و دیگر نقش سوا سی تمام
از لوح دل او شسته شد و هرگز و سوا سی بوی راه نیافت حضرت شیخ عبدالوهاب متقی سلمه اسد
تعالی در محلی از احوال ایشان رساله نوشته سیمی با تحات لتقی فی فضل الشیخ علی المتقی و بده عبارت
وفات بندگی شیخ علی متقی در ثانی جادی الاولی ۱۰۵۰ هجری قمری و سبعمین و تسعایه بود پیش ازین تاریخ در
اربع و سبعمین آواز ره طلت ایشان در کلمه مبارک مشهور شد و ایشان در آن وقت تندرست و صحیح بودند
و هیچ مرض نداشتند چون این خبر در کثرت منتشر شد علما و صلحا و عجمان و معتقدان فوجا بعد فوج برای
پرسیدن می آمدند چون ایشان را خوش و خورم باصحت بدن می یافتند تعجب می شدند حضرت
شیخ تبسم کرده با ایشان تجدید توبی می فرمودند و وعده شفاعت می کردند و می گفتند که مثل این فقیر
مثل شخصی است که شربت موت را چشیده و بر احوال مابعدش مطلع شده پس از خدای تعالی
درخواست که باز ویرا دوم بار در دنیا بفرستد پس خدای تعالی حاجت او را گردانید و ویرا باز دنیا
فرستاد پس معلوم است که این چنین شخص از استعداد موت غافل نخواهد شد و همچنان این فقیر از
استعداد موت غافل نیست و در مرض موت گفتند که من قطیم و شدت و سکرات موت لازمه مقام
قطبیت است برای رفیع درجات پس اگر بر من شدت سکرات بنیذا اعتقاد کم نکنید و نیز باین فقیر
فرمودند بعد از آن که مراد فن کنید مدتی روح من ببقای خواهد رسید که نسبتی که میان من و حق در حالت
حیات موجود است منقود خواهد شد پس نا امید مشو و بهمت تصور صورت من از دست ده و بذكر
دعا و تلاوت قرآن نزدیک قبر من مشغول باش تا آن نسبت در تو پیدا آید بعد از آن هر جا که
خوش آید باش حق ماد و ماه پیش از رحلت و جماعت از جنیان بر ایشان ظاهر می شدند یک عمت
بطریق اعتقاد و ارادت و محبت می آمدند و از ایشان فواید دینی می گرفتند چنانچه تجدید توبه و عقد
اخوت و غیر ذلک مما تعلق به الارشاد و النصیحه و برپای مبارک حضرت شیخ بوسه می دادند و میرفتند
و جماعه دوم بطریق انکار و اعراض و صداوت پیش می آمدند و گاهی بمیاس نصاری و فساق
ظاهر می شدند و تکلم نمی کردند و حضرت شیخ مکتوبی بجانب ایشان نوشتند ازین مکاتیب و مکتوب

پیش فقیر موجود بود تعلیق مکتوب اول بسم الله الرحمن الرحيم بعد الصلوة والسلام علی رسول الله
من احقر عباده علی بن حسام الدین الشیرازی الی عظیم الجن السلام علی من اتبع الهدی وبعد فاکرم
تر و نامه میده و لا تکلمون معناه نفرت ما هو مقصود کم و ان من صحابنا رجلا اسمه عبد الوهاب
ان شتمتم اطهر و اعلیه و خبره بمقصود کم حتی یعینکم فی ذلک اللهم اننا الحق و حقنا اتباعه و انما
الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابه و هذه الورقة مربوطه بساریه المجلس و السلام تعلیق مکتوب دوم
الحمد لله الذی باخلق الجن و الانس الا یعبدون اسی لیسعرونه فاعلموا حکم الله ان الله تعالی خلقکم
الا معرفته و اتفق العلماء و عقلاء و احکما و علی ان معرفه الله لا تحصل الا باطن و العقل و الحکمة فمن ترک
الکلام مع الناس و لم یعلمهم جدالم یکن له ان یعرفهم الله و من لم یعقل خیر من شر و نفع من ضر لم یکن
ذلک ایضا فاجتهد و احکم الله ان تکلموا مع الناس و تعرفوا اسلایهم و کونوا من الهادین المهدیین
هذا حق لزم علی فاسقطه عن ذمتی و هذه نصیحة فلیعقل من شاء و ایضا در قریب ایام حلت در ایشان
عالات و جذبات پیدامی شد که در جمیع حرکات و سکونات ایشان تغییری راه می یافت شبی از شبها
در ماه صفر شش و سیصد و شصت و شصت که از مدت رحلت قریب سه چهار ماه مانده بود فقیر گفتند که
بخوان فلان بیت شاعر فقیر نیز است دریافت که کدام بیت می خوانند این بیت خواندم

هرگز نیاید در نظر نقشه ز رویت خیر | شمسند انم یا فرجوری ندانم یاری

ماست غریب در ایشان در گرفت با و ادبلند فرمودند بخوان بخوان فقیر چند بار این بیت را که می خواند
از ایشان سخنها می محبت آمیز و ناله های شورا انگیز ظاهر می شد بعد رین میان خادم آمد که طعام
سوجود شد و عادت آن بود که طعام را برای ایشان سح می کردند و می مالیدند بجدی که هر دانه که طعام
ست با دانه دیگر متحد می شد که فرق کردن میان دانه ها ممکن نبود و همه یکذات می شد و چون خادم
ز طعام خبر کرد گفتند که طعام را سح کن بعهده فرمودند که یا چگونه سح می خواهی کرد اینچنان سح کن که
همه یکی شود و وی نماند چنانچه این دو هره خبر میدهمی گوید و هره | سن سلیلی پریم کے باتا

بن ال سبی حیون دوده نباتا | و حالی غریب نمودند تمام شب بهمین حالت زنده داشتند و کلمات
عبت انگیز میفرمودند فقیر هم تمام شب در ملازمت بود و دران ایام شبها همه در خدمت می گذرانید
من نقل بعبارة از رساله مذکوره است و نیز باین فقیر حقیر عبد الحق بن سیف الدین قادری غفاه الله
عنمای فرمودند که شیخ دران ایام ذکر بسیار می کردند و بقوت و غلبه می کردند که فوق آن متصور
باشد با وجود آنکه قوت حس و حرکت در ظاهر ایشان مانده بود و در حالت ذکر چنان تخیل می شد که گویا
بیزی بروقت ایشان عارض می گردید و ایشان دفع آن می کنند و گفتند جای قبر در محلا باید گرفت
ما پیش از رحلت نبل متعین شده باشد باز فرمودند خداوند که مدت نهایی ما چند است و کی میروم

و طاعات که حکم فرموده مشغول
دارند و از هر که غیر از اشیای هر چه
جز درین می ست فارغ دیگری
باشد حق و صدق همان نبی
کروی آورده و راست و درست
همان اشی که دی نموده و فضا
اگر در عقل تقصیری رود باید کرد
اعتقاد قصوری نبود اگر در
کوشش شستی پیدا کرد درش
درستی باید و اگر حل و اعتقاد
کوشش و کوشش هر دو جمع
گردد کار تمام بود دیگر چیزی
نبی باید اینجا را اشیای است نبی
نزدیک روشن و آن مراقبه
حسن و جمال و تصور حلیه با کمال
اوست صلی الله علیه و سلم تصور
آن در جمیع احوال نیت محبت
و اجلال النصب العین بصیرت
ساختن و تخیل را بوی بستن
و دایم بدیده خیال و بطاعت
در روی نگرستن و در خلوت
احضار ان نموده بوظیفه صلوة
نعت توجه و حضور مشغول شدن
و بزبان عار و مناجات نصیر
و تعلق نمودن بلسان حال
شکستهای و خرابیهای خود
عرض کردن و ادا و اداعات
از حضرت وی درخواستن
و عاشقی با و نیازمندی با که
در وقت حضور محبوب دست
میدهد و زبان تعبیر از کشف
و بیان آن قاصرت بر رو
کار آوردن نزدیک و روشن
ازین راهی نیست و آنها که
رسیده اند باین راه رسیده اند

این مقبره عموم مسلمانان است پیش از وقت رحلت جمعی مردم تنگ کردن مناسب نباشد بعد از مدت هر کجا مناسب اند و دفن کنند و سپهرین ایام تشریف مرتبه طبعیت بالباس خاص مطرز بطرز مخصوص که برای اقطاب ارزانی می گردد خبر دادند و پیش از وقت رحلت فرموده بودند که با دام انگشت شهادت ما را موافق حرکت ذکر متحرک بینید بدانید که هنوز روح در قالب است همین که این انگشت از حرکت ماند معلوم کنید که روح را رقبض کردند در آخر دم همچنین مشاهده افتاد که انگشت شهادت در حرکت بود و در هیچ عضو دیگر حرکت اثری نمانده بود الا در همان انگشت که بر طبق ذکر در حرکت بود و در وقت رحلت سربارک ایشان بر زانوی فقیر بود فقیر رحمه الله علیه و هوذا اگر اسد نجبه و کان ذلک وقت السحر ثانی شهر جمادی الاولی ۱۰۸۵ خمس و سبعین و تسع مائة و صا را تاریخ وفات قضی نجبه و کان لاداره رحمه الله خمس و ثمانین و ثمان مائة و تاریخ وفات ایشان شیخ که متابعیت نبی نیز یافته اند و از غرائب خوارق و کرامات ایشان آنست که بعد از وفات ایشان به وازده یا چهارده سال سیدی احمد پسر برادر زاده ایشان فوت کرد و خواستند که برسم که مغظم که مرده را در قبر کبی ارضی او لیای شهر دفن می کنند چنانچه امام عبدالسیافعی را در قریه فیضیل بن عیاض رضی الله عنه نهاده اند و این در قبر حضرت شیخ بنهند چون قبر را بگشایند وجود مبارک ایشان با کفن همان طور خشک شده موجود بود و حال آنکه خاصیت زمین که مغظم آنست که در سه چهارم راه مرده خاک می گردد و اثری از وی نمی ماند رحمه الله علیه و علی جمیع عباد الله الصالحین فقیر در وقتیکه در که مغظم بود و در خدمت حضرت شیخ عبدالوهاب می بود بزیارت قبر ایشان می رفت و در آن بر قبر ایشان رفته عرض حال خود کرد و طلب شفاعتی از جانب ایشان کرد و می شنید که ایشان بر بالای مقام خفی بر سر نشسته اند و فقیر در حضور ایشان ایستاده عرض کردم که فقیر در خدمت خلیفه شما شیخ عبدالوهاب می باشم سفارش فقیر ایشان بکنند ما التفات و عنایت بیشتر نمایند و همین معنی بر سر قبر ایشان عرضه نموده بودم می فرمایند که مقصود شما حاصل است ان شاء الله تعالی خاطر جمع دارید والسلام اکنون از کلام ایشان چیزی نقل کرده شود و ایشان را شرحی است بر رساله اصول الطريقة که از مصنفات سیدی شیخ احمد زروق است که از مشاهیر مشایخ مغرب عبارت من را نقل کرده آمد اگر چه در حقیقت از کلام ایشان نیست و لیکن بحسب اشتهال بر فوائده نقل آن اختیار افتادمی فرمایند قال شیخ احمد الشهیر زروق رضی الله عنه و رضی عنایه حبیب المین سال عن اصول الطريقة اصول طریقنا خمسة اشياء التقوى السمو والعلاية واتباع السنة في الاقوال والافعال والاعراض عن الخلق في الاقبال والادبار والرحمة عن اسد في القليل والكثير والرجوع الى اسد في السر والضر وفتح التقوى الرجوع والاستقامة وفتح السنة بالتقوى وحسن الخلق وفتح الاعراض عن الخلق بالصبر والتوكل وفتح الرضى بالقبالة والتفويض وفتح الرجوع بالحمد والشكر

و ازین راه بوسیله در فیض از جناب رسالت گشاده گردد و باطن بنور یقین منور شود و حال بجلیه بخت آراسته آید و حفظ عصمت الهی از جمیع مخادوت و مکاره نگاهبان وقت گردد و صدق می باید و طلب و بعد از وجود این دو صفت وصول بسر نیز آن مقصود آسان است اما صدق طلب که و طالب یکی کسی هست که بی شائبه غرض محکف از جناب عزت فقدان با سواد خواهد و از هر چه با سوامی او در صفا اوست بری گردد و هیچ چیز در هیچکس او را ازین مطلب مانع نیاید و قطع تعلق از همه کند و بای بند هیچ چیز نماند و همیشه گرفتار نفس و طالب با سوسی است نهایت تنی و درین مقام طلب کمال نفس و ظهور آثار اوست و چون این نیز بی شائبه وجود دوستی است از حقیقت صدق و اخلاص که ترک اغراض دنیا و اعراض آخرت است محروم باشد از او گاه چند دروغ زن که با چندین آلودگیهای طبیعت خود بهشکاف نفس و دعوی طلب این راه و محبت حضرت که می کنیم گوئیم مشکل آنکه با وجود نا اطمینان بی استعدادی ترک این هوس نیز نمی توان کرد و ازین راه باز پس نمی توان آمد و بدون توبه مشکل و جدایی مشکل

فی السرا والابحار الی السدی اضواء اصول ذلک کلمه خمسة علو الحمة وحفظ المحرمه وحسن الخدمة ونقد العز
وتظیم النعمة فمن علت همته ارتفعت رتبته ومن حافظ حرمة الله حفظت حرمة ومن حسنت خدمته
وجبت کرامته ومن الفذ غرته دامت هایتة ومن غطت النعمة فی عینه شکرا ومن شکرا استوجب المزیة
من نعمهم با حسب عدل صادق اصول المعاملات خمسة لطلب العلم للقيام بالامر وصحبة المشایخ والاف
للتبصر وترك الرخص والتاویلات للحفظ وضبط الاوقات بالاوراد والحضور واهتمام النفس فی کل شی
للمخرج عن الهوی ولسلامة من غلط فطلب العلم آفة صحبة الاحداث سنا وعقلا ودينا من لا یزج
لاصل ولا قاعدة وآفة لصحبة الاعتراض والفضول وآفة ترک الرخص والتاویلات لشفقة علی
النفس وآفة ضبط الاوقات لتسلع النظر بالفضائل وآفة اهتمام النفس بالافس بحسن احوالها وبتفاهتها
وقد قال تعالی وان تعدل کل عدل لا یؤخذ منها وقال الکریم بن الکریم صلوۃ الله وسلامه وبارئ
نفسی ان النفس الامارة بالسوء الا ارحم ربی واصول ما یدوی به علی النفس خمسة اشیا تخفیف لمعة
من اطعام اللجاء الی الله عما یعرض عند عرضة والفرار من مواقع الفتنة ومن موافقت ما یخشاہ وقوع
الامر المتوقع فیه وادام الاستغفار مع الصلوۃ علی رسول الله علیہ وسلم نجوة او اجماع وصحبة
من یدل علی الله تعالی وعلی امر الله تعالی وهو معدوم وقد قال الشیخ ابو الحسن الشاذلی رضی الله عنه
اوصانی جیبی فقال لا تنقل قدیمک الا حیث ترجو ثواب الله تعالی ولا تجلس الا حیث تامن غلبا
من معصیة الله تعالی ولا تصحب الا من یتقین به علی طاعة الله تعالی ولا تصطف لنفسک الا من یداو
به یقینا وقل ما بهم او کلاما یدفعه وقل ایضا رضی الله عنه من ذلک علی الدنیا فقد غشاک ومن
ذلک علی العمل فقد تقیاک من ذلک علی الله فقد نصحاک قال ایضا رضی الله عنه اجعل التقوی
وطنک ثم لا یضرک مرج النفس الم ترض بالعیب وتصر علی الذنب وتسقط منک الخشیة بالغیب
قلت وهذه الثلاثة هی اصول البلاء والاکافات وقد رایت فقر اذ الوقت ابتلوا بنجمة اشیار الی انار الجبل
علی العلم الاغترار بکل زاعق والتهور فی الامور والتغریر بالطریق وستیجالی الفتح دون شرطه فابتلوا
بنجمة اشیار البدعة علی السنة واتباع الباطل دون الحق وعلل بالهوی فی کل امر او حمل الامور وطلب
الترکات دون المحتائق وظهور الدعاوی دون صدق فظهر ذلک خمسة الوسوسة فی العبادات
والاسترسال مع العادات والسمع والاجتماع فی عموم الاوقات واستماله الوجه بحسب الامکان
وصحبة انبار الدنیا حتی النساء لصبیان واعترانی ذلک قانع القدم وذكر احکامهم ولو تحقیقوا
لعلموا ان الاسباب رخصة لضعفها ولتقام بها بقدر الحاجة من غیر زیادة فلا یستعمل معها الا بعید من
العدوان لیساع رخصة لمغلوب او کمال او هو اخطا طانی بساط الحق اذا کان بشرطه من المله فی محله
ادبه فان الوسوسة تاملها جهل بالسنة او خیال فی العقل ان التوجه لا قبال الخلق ادبار عن الحق

مکتوبات شیخ

سخت گریه در کار افتاد است
مگر خدا بکشاید و اگر با وجود این
ناقصیها و آلودگیها فضل و
رحمت حق کار خود کند و بجا
که خاصگان درگاه خود را
عطا فرموده مخصوص گرداند
قادرست و فعل او را عظمیست
همین قدرت است که در امید
و بیم دارد تا امید هم نمی توان شد
و ایمن نیز نتوان بود الا با
بمن الخوف و الجواراهی با یک
ست اما روشن است
بس کار غریب است و
مشکل و آسان و چون جبر
صراط است بسی روشن با یک
به حال شکرت الحمد للی
کل حال اعوذ بالله من حال
اهل النار لا اله الا الله محمد
الرسول الله و العاقبة الخیر
الرساله الثالثة وثلثون
التظیم لامر الله
لشفقة علی خلق الله
لا اله الا الله محمد رسول الله
التظیم لامر الله و لشفقة علی
خلق الله و شهیدان و
دین سلما نیست که جز بقوت
آن بنده را بتمام قرب رضا
مولی تعالی رسیدن محال است
و تفاوت سالکان این طریق
در سرعت سیر و قوت سلوک
و قرب نان حصول بحجاب
حق برانند اذ قوت این دو
با دوست هرگز از همدین دو
با دوست و قوی تر رسیدن

بقام قرب آسان تر و زود تر
و با تغییر از آن بقوت باز و کرد
اشارت بآنکه قوت سلوک است
وصول بر ساطت این صفت
بعد از مساعدت عنایت توفیق
بجای رسد که سیر و زواری بعضی
رہروان بشا بطیران افتد که
در طرفه بعین مسافتی بعد
بدان قطع کنند و در یک ساعت
و یک لحظه بجای رسند و دیگران
بمدت عمر باشند مجاہد و قوت
عمل نتوانند رسید و مردان
حق ببال محبت جو بر بزرگوار
قدم بکنند و عرش جا کنند و باز
صفت اول زین و صفت
که تعظیم لامر است رعایت
آن اہم و اقدم است و سببیت
آن در حصول قرب اتم و اکمل
گویا بنیان بازوی راست از
جانور و دست راست از آدمی
است و قدرت بر عمل قوت
در سلوک بدان سخت تر و ستوار
تر بود الشکفہ علی خلق اند اگرچه
در تحصیل نسبت الفت و محبت
و تجلاب فیض رحمت رعایت
علامہ جنسیت و سلوک طریقہ
النصا و شکر گذاری مولی
تعالی و تقدس مقامی عالی
و مرتبہ رفیع دار و دلیل است
بر سلامت فطرت و علو ہمت
و ذکا و طبیعت و موجب ثواب
جزیل و ذکر جمیل در دنیا و آخرت
و باعث قرب و رضا خداوند
ست تعالی اما مقام تعظیم لامر
عالی تر و شان مرتبہ بی شک

سیما قاری مدامین اوجبار غافل مصونی جاہل و ان صحبۃ الاحداث ظلمت و عار فی الدنیا والدین قبول
ارفاقہم اعم و اعظم و قال سیدی ابودین رضی اللہ عنہ الحدیث من لم یوافقک علی طریقک لو کان
ابن سبعین منہ قلت و ہذا الذی لایثبت علی حال و یقبل کما یلقى الیہ فیولع بہ و اکثر ما تجدہ فی انباء الطوائف
و طلبۃ المجالس احذر ہم بغایت جہدک کل من ادعی حالا مع اللہ ثم ظہرت منہ احدی خمس فهو کذاب او سلوک
ارسال الجوارح فی معاصی اللہ و تصنع فی طاعة اللہ و اطیع فی خلق اللہ و الوقیۃ فی اہل اللہ و قل یا ختمہ علی
الاسلام و شروط الشیخ الذی یلقى الیہ المرید نفسہ خمسۃ علم صحیح و ذوق صحیح و ہمت عالیہ و حالہ خضیۃ و طبیعہ
نافذہ و من فیہ خمس خصال لا تصح شیخۃ اہل بالیدین و استقامت حریمات المسلمین و دخول الایمنہ و اتباع
الہدی فی کل شیء و سوار الخلق من غیر سبالات و آداب المرید مع الاخوان و الشیخ خمسۃ اتباع الامر و ان ظہر
خلالہ و اجتناب النہی و ان کان فیہ حقہ و حفظ حرمتہ غالباً و حاضر او حیا و میثاقاً و القیام بحقوقہ حسب الامکان
بلا تقصیر و عزل علقہ و ریاستہ الا بالوافق و ذلک من شیخۃ مستقیمین علی ذلک بالانصاف و النصیحہ و ہی مسائل
الاخوان ان لم یکن شیخ مرشد و ان وجدنا قصاعن الشریط و الخمس اعتماد فیما کل فیہ و عول بالاخوۃ فی الباقی
انتمت الاصول المذكورۃ بحمد اللہ و حسن عونہ و ینبغی لک ایہا الطالب مطالعہ فی کل یوم مرتین او مرۃ
والافنی جمیعہ حتی تنطیع معانیہ فی النفس و تقع تصرفات مقتضا ہا فان فیہا غنیۃ عن کثیر من الکتاب و الصیایا
فقد قیل انما حرمو الوصول لتضییع الاصول من تالمہا عرف ذلک ثم لا یرال بعد ذلک بتعمد یا قصد التذکر
بہا و فقہا اللہ و ایاک لمضاء از ولی ذلک القادر علیہ و حسبنا اللہ و نعم الوکیل و قال رضی اللہ عنہ معنی
الطریقۃ علی خمس تحقیق فی التقوی بحفظ ما لا ینصی و لا یطلع علیہ الا اللہ و تحقیق فی اتباع السنۃ بحیث لا یخلف
الا بالاصح او قارب او کاد و رفع لہم عن الخلق بحیث لا یتوجب فی امر من الامور الا بما جازاۃ فلا یلزم ما کان
حیث ہو و لا یمدح محسن من حیث ہو بل من حیث امر اللہ فیہ و التسلیم للخلق من حیث ما ہم فیہ باقار شریک
و ایتار السلامۃ و العافیۃ معہم و الاسلام للقدور فی جمیع الاحوال بالصبر و الرضا و الشکر و العمل علی قول
الشیخ ابی الحسن اشار الی رضی اللہ عنہ اجعل التقوی و طنک و لا یضربک برج النفس الم ترض بالعیب
او تصر علی الذنب او تسقط منک الخشیۃ بالعیب و رجوع الی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حیث کنت
و اتبع البیت الحسنۃ تمہا و خالق الناس خلق حسن و ایتار القولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایت شیخا مطاعا
و ہوی متبعاً و اعجاب کل ذمی راہی برایہ فعلیک بخاصۃ نفسك و تری طاعة اولی الامر و عدم الاعتراض
علیہم بالناس کرفت کانا و اللہ حسبہم و تصلی الضعی و تظہر و تقصر فی السفر و لا تقول بصلوات الاسبوع و الکیا
والایام الفاضلہ و تعل بصلوۃ التبییح و توثر ما فتح اللہ بہ من تجرب یا و اسباب من غیر اختیار لاحد ہما عند
وجود الآخر و ماخذ کل سبلح لایلمحہ نقص فی المودۃ فلا ضرر فی الدارین و تذکر یا جمع و تجتمع لذلک لا علی وجہ
ان فضل لکن لما فیہ راحۃ النفس و صورتہ الطریق و تر الزیارة الاحیاء و الاموات لم تضیع واجبا و مندوبا

مسا که او تری لکل مومن برکه الامن خالف السنه ولا تقصدی الامن مسح علمه وورعه و تسهل کل خیر الرضا
عن الله باقسم واللّٰه الی اسدنی کل شی فی مفتاح کل حاجه عند الفقیر و هو به من شر الخلق عظم من کل
حصن بنت الاساس التي علیها بنی الطریقه ومن معانیها انشاء الله تعالی بتوجه لفتح المحقیقه و صلی الله
علی سیدنا محمد وآله و سائر الانبیاء و سلم

سیدی الشیخ عبدالوہاب المتقی القادری الشاذلی سلمه الله تعالی رحمۃہ علیہ

تولد ایشان در سند و ست والد شریف شیخ ولی اسد از اکابر و اعیان دیارمند بود و بسبب وقوع
حوادث و زکازان دیار بران پور آمد توطن گرفت و در اینجا نیز مغرور و کرم شد و در اندک مدت
بدر آخرت رفت و پسران ایام والده عزیزه نیز در گذشت و ایشان را صغیر لسن گذاشتند و هم از
زنان صغیر سن قائم توفیق الکی رفیق حال ایشان شده و طلب حق قدم بر راه فقر و تجرید و مسافرت و سیر
عالم کشید غالب سیر ایشان در نواحی گجرات و کانت ولایت دکن و سیلان و سرانندپ بوده و در
اکثر اوقات قرار داده بران بود که زیادت از سه روز در هیچ مقامی اقامت نکنند مگر در بعضی شهرها که بابت
تحصیل علم و تقرب صحبت مشایخ و صلی بقله استیفاء غرض فقر اض حاجت اختیار اقامت ضرورت
می افتاد و هم در عنقوان شباب که سال عمر به سبست نرسیده بود و ملتجی نشده بودند بکه مغلطه آمدند شیخ
علی متقی رحمۃ الله علیہ بشنیدن خبر قدوم ایشان بسابقه نسبت آشنائی که بوالد ماجد ایشان داشتند
پیش ایشان آمدند و مهربانانه نمودند و استدعای صحبت فرمودند و چون حسن خط و کتابت از ایشان مشاهده
کردند گفتند که بیا بید و اگر تو انید برای ما کتابتی هم بکنید ایشان بمقتضای استغنائی ذاتی و بی نیازی که
مسا نران را و مجردان را می باشد در مجلس اول اجابت دعوت شیخ کردند و گفتند انشاء الله تعالی به بنیم
تا نصیب چیست در آخر شبانه فضل کمال و هتقامت احوال حضرت شیخ اختیار صحبت نمودند و سابقا
والد بزرگوار ایشان نیز وصیت کرده بود که اگر تو رفیق سلوک راه حق دست و پد ملازمت شیخ علی متقی
و امثال ایشان اختیار کنی و از صحبت فلان و امثال وی و یکی از شیخان زمانه را ام بردند که بدعت
اسما و تخیل ملوک مشهور بود و پسر نمائی و ایشان خط نستعلیق را بسیار خوب می نوشتند شیخ بابت آنکه
خط نسخ قرآن و شعرا صالحان است از خط نستعلیق بر آورده بمشق خط نسخ اشارت کردند و چون وقت دست
در مرتبه اعلا بود در اندک مدت خط نسخ نیز حسن صورت پذیر شد و بکتابت تالیفات شیخ تصحیح و مقابل
آنها مشغول شدند و برای شیخ کتابت بسیار کردند بحدی که تصور آن از حیثه حصر خارج بود و کتابی بود
موازنه دوازده هزار بیت در استکتاب و متنساخ آن استعجال می کردند و دوازده شب تمام کردند و در
هزار بیت نوشتند با کتابتها دیگر که در روزی کردند و اکثر ترتیب و صلاح توالیف شیخ برست ایشان

مکتوبات شیخ
کلمه اسلام و تشدید ایمان
دین و ملت بالاتر از انست
و حقیقت سچ و صفت و بیج کار
کبا عث قبول و سفید روی
مرد در بارگاه عزت و درگاه نبوت
توانند بالاتر از ان نیست که
در تقویت دین ملت ترویج
و تأیید سنت گویند و در ان
بذل جهود نماید و در واد آن
شکر اگر چه تن تنها باشد سفره
و تعظیم امر الله با تمثال او امر
و نواهی شریعت باشد که آنچه
فرموده اند که بکن بکن و از آنچه
باز داشته اند که بکن باز نماند پس
بناد اسلام را در و کن که تمثال
او امر و اجتناب از نواهی باز
این اجتناب نواهی هم و اخل
ست در سلوک طرق حق و حصول
بمقام قرب از امثال او امر و تمثال
پرسیز بسیار را که الکن بکنند
هر چند هزار اودی و شافیه بخورد
فایده ندارد و شفا نیار داما اگر
در پرسیز احتیاط کند و در رعایت
آن مبالغه نماید امیدار صحت
تمام است اگر چند شاید که در برتر
انند و بی پرسیز استعمال اودی
و استقصا در ان سودمند نباشد
و اگر هر دو جمع شود بلا بکار تمام
تر بود و حصول شفا و در دست
دیده مشایخ طریقت فضل است
اسرار هم گفته اند که باطن متقوا
در تقوی و اجتناب از محرمات
و مکروهات و شبهات هم و اخل
ست در حصول مقام قرب
و حصول اگر در باب التعلی

بر فرض واجب است و تنویر
 اقصا نمایند و در احراز تکثیر
 نوافل و عبادات کوشند در
 حصول مقصود کافی ست اما
 تکثیر نوافل و مستحب از احکام
 محرمات و منہیات چیزی نیست
 و ترک فرائض مساوی دران
 با تعقیب نوافل مبالغه و تقصیر
 دران از غرور نفس و فریب شیطان
 شمرده اند و با بحله اعظم امر الکی
 با مثال او امر و نواهیست
 یعنی کار کردن با پنجه امر فرموده
 و بازماندن از آنچه نهی کرده اما
 مخفی نماند که در تعبیر تعظیم امر الله
 اشارتی کرده کمی باید فهمید
 یعنی با وجود عمل و تقوی حسب
 طاقت آن قدر که تواند تعظیم
 امر الکی و بزرگ داشتن آن
 و بعزت نظر کردن در اصول
 و قواعد شریعت و محبت عظمت
 و اعزاز و احترام اهل دین که
 متقربان و مقبولان حضرت
 نبوت اند و خوار داشتن پیش
 افکندن و التفات نمودن
 و اعتبار نکردن اهل عیث و غیث
 و کاذب و اباحت را که دوران و
 مردودان این گاه اند و هم در حضرت
 ازان است اشاره به تعظیم امر الله
 برین است آمده در عنوان این
 علیه السلام گفته اند که قتل ملاحه و زنا و
 حکم زنده گردانیدن بخیال برانند
 که درین شریعت نهاده ایشانست
 و هر یک یک از اینها را خوار داشتن
 ساختن گویا پیغمبر اعظم است
 و بانی گوانید و این خود ظاهرست

و دران زمان در مکه معظمه قحط سالی بود و احوال شیخ نیز بفقرو فاقه می گذشت و برای کس دیگر کتابت می کردند
 اما از اینجا چیزی بدست آید قوت ایشان دران ایام آن بود که چند کسیر را بادیجان که دران زمان از زان بود
 می خریدند و در وی نمکی انداخته بطریقه اچار نگاه می داشتند هر روز قدری از ان تناول می کردند با بحله
 در اتباع شیخ و خدمت و استرضای ایشان چندان کوشیدند که معنی قنای فی شیخ که می گویند آن باشند
 لاجرم بغایت ظاهرو باطن مخصوص شده و بانوار و اسرار و کمالات متصف آمده و نسخه کمالات بلکه عین
 ذات ایشان گشتند تا آنکه شیخ می گفتند که یک بار و برادر که در راه خدایا فیتیم عبد الوهاب بود می فرمودند که چون
 شیخ ما را می دیدی ساختند اول از تفهیل فقر بغنا اقرار گرفتند و گفتند برین اعتقاد باشید و ما نیز همین
 عقیده ایم بعد از ان دست بیعت بماد و اندوختند صحبت ایشان با شیخ در شهر جادی الاولی ۱۲۸۹
 ثلاث و ستین و شصت بود و آتشی آن تا وقت فوت ایشان ثانی جادی الاولی ۱۲۹۰ سنه خمس و سبعین پس
 مجموع مدت مصاحبت دو آتیه سال باشد و سن شریف ایشان الآن و الله علم شصت و چهار باشد
 و عدد جهای ایشان چهل و چهار که مدت اقامت بکده معظمه است یک سال بعد از رحلت شیخ بجهت حق بعضی
 صله ذوی الارحام گجرات آمده بودند بعد از ان سال بکه عود فرمودند و حج آن سال فوت نشده مدت آمدن
 کشتی از انجانب پانزده شانزده روز بود و رفتن ازین جانب چهل و روز وقوع این هر دو حال در غایت
 ندرتست که حکم خارق عادت دارد و اکنون در علم و عمل حال اتباع و متقانت و تربیت و تسلیک مریدان و افاده
 و اعانت طالبان و شفقت و مهربانی بر فقرا و غرا و نصیحت خلق الله و برکت و عظمت مضارعت نورانیت
 و سایر ابواب خیر و وارث حقیقه و خلیفه راستین و صاحب سر شیخ ایشانند و اهل حریم و مشایخ مدین ما بریم
 حاضر و غایب و از شاخ و مهر و شام هر که ایشان را دریافته است متقدا و اندر ولایت و علو شان ایشان
 می گویند و علی قدم شیخ ابی العباس المرسی تلمیذ قطب و قله الامام ابی الحسن الشاذلی و بعضی از
 مشایخ مین بجانب اهل حریم در تعریف حال ایشان نوشته بودند علیکم یا اهل الحریم بالشمعه المصنیه
 من الله فیکم فاستضیوا به سید حاتم مردی است از مردان این راه متفق علیه اهل مین صاحب اللیل
 السنیه و له لسان حال فی احتیاق و التوحید بشوق ملاقات ایشان بکه آمده و استیذان در آمدن
 ایشان اذن ندادند و گفته فرستادند که ملاقات القلوب اوقع ملاقات دلهایک دیگر است حاجت
 ملاقات جسمی نیست و وی بهمین کلمه از ایشان راضی و خورسند رفت امسال که این فقیر عزیمت
 هندوستان می کرد از اهل مین می شنید که سید حاتم مذکور درین موسم نیز قصد ملاقات ایشان دارد
 و در این حقیر در همین ایام عزیمت هندو خلوت خود نشسته بود و حزب البحر کتابت می کرد و
 از علمای مکه شیخ علاء الدین نام که بعلم و صلاح ممتاز و مشهور است بر سر وقت این غریب در رسید و
 حال پرسید و گفت ایش تکبیر و قلت از حزب البحر کتبه لا قرأه فی المركب عن رکوب البحر قال بل کم

فیه اجازه من احد قلت نعم اريد ان سيجزى الشيخ عبد الوهاب المتقى قال لکم شيخ عبد الوهاب معروفیت
انما فی خدمته من سنتین قال بشری لکم بان حکم مبرور و علم مقبول پرسیدم کیف ذلک یاسیدی گفت
سافرت بلاد الیمین واورکت مشائخ و فقراده فوجدتهم کلهم متفقین علی الثناء علیه و الاخبار بانه قطب
مکہ فی وقتہ و طریقہ ایشان در باب کتب حقائق و توحید مثل فصوص و امثال آن توقف و تسلیم
ایشان را درس نگویید و بدان اشتغال نکنند و آنکار هم نکنند و بدنگویید و چنانچه عادت فقہاست طعن
و تشنیع نیاید می فرمودند کہ اول باید کہ اعتقاد خود را ظاہر و باطناً با اعتقاد اہل سنت و جماعت است
سازند و راسخ گردانند و بعد از رسوخ این عقیدہ از ہر جہ ایشان گفتہ اند و نوشته اند نیز محروم نمانند
کتب ایشان را کہ در حقائق و اسرار نوشته اند نیز مطالعہ بکنند و آنچه مشکل شود از ان بگذرند و در زمانہ
و خلجان را بخود راہ نہند نہ آنکہ اعتقاد را ابتدا از ہمین کتب راست کنند و از ہر کس ہرچہ بشنوند تابع
شوند می فرمودند باید کہ ہرچہ بشنوند اگرچہ سخن باطل باشد زود بانکار و تعصب پیش نیاند اول خود
بشنوند کہ چہ می گوید و بفہم سخن نیک در روند کہ قائل آن چہ مقصود دارد بعد از ان اگر توانند آن را
موافق حق سازند و گرنہ رد کنند و اگر این را نتوانند از سر آن بگذرند و خلل در عقیدہ خود بینند از ند
روزی کتابی را ذکر کردند کہ نام وی انسان کامل است فرمودند کہ آن کتابی است در حقائق و توحید
بر طرذ کتب شیخ ابن عربی تصنیف شیخ عبد الکریم جلی کہ در عدن بودہ اند از متاخرین مشائخ میں جامع
علم و حال بعد از ان سخن در تعریف این شیخ عبد الکریم کردند و فرمودند کہ ایشان تفسیری نوشته اند
و برسم اسم الرحمن الرحیم نوزدہ مجلد نوشته بعد حروف وی بر ہر جہ فی مجلدی دوسہ از ان پیدہ شدہ است
شگرف علوم و ذکر کردہ اند بعد از ان فرمودند اما دروی زہر ہاست آن را شکر اند و ذکر کردہ اند اگر از انہا
پرہیز توانند کرد مبارک است والا احتمال ضرر غالب است می فرمودند کہ بیچ شرط سلوک این راہ
آن نیست کہ ہم در اول اعتقاد توحید وجود کنند بر وجہی کہ در فصوص و امثال آن مذکور است شرط
راہ مداومت عمل ریاضت است مقرون با اعتقاد اہل سنت و جماعت بعد از ان فوئی
و حالی پیدا خواہ شد کہ بآن در باطن چیزی مدک خواہ شد می فرمودند کہ ہر کہ را بینند کہ بکلمہ اسلام اقرار
می کند و نماز و روزه می کند از وی اگر امثال این کلمات چیزی صادر شود معدوم و از ند و تکفیر و تشنیع میکنند
و نسبت با کاذب کنند اما اگر این چیز را نداشتہ باشد و این سخنان بگوید اول حدست او را با قطع منکر باید بود
و طریقہ ایشان در سماع نیز نزدیک بہین طریق است از مرید تعجل آن راضی نیستند و بر فعل مشائخ
منکر نمایان فقیر عرض کرد کہ در دیار ما این رسم سماع عجائب متعارف شدہ است و اگر کسی وی اجتناب
کند و براہ انکار رود و او را بتامہ خلق مخالف باید شد و ہمہ مردم پوی از عمر آن بدے شوند و بخالف
مشائخ او را اتہام کنند کسی چہ کار کند فرمودند اگر احیاناً با یاران موافق و اہل معنی و ہم سرگاہی غزلی

کہ ہر کہ مخالف او در قول طریقہ
کسی را عزت داشت و تعظیم کرد
گویا آن کس را خوار داشت و
تحقیر نمود و ہر کہ موافق حال
و تابع طریقہ می تعظیم داشت
گویا او را تعظیم داشت چنانکہ
گفتہ اند دوست و دشمن و دشمن
دوست دشمن مسلمانی این است
باتی و دعوی بدلیل است و در باب
محرمات و نامشروعیات نیت
داخل ندارد کہ گویند نیت کسی
معلوم نیست کہ چیست نیت
نیک می باید عمل اعتبار ندارد
نعم اصل نیت نیک است اما
نیت نیک آن بود کہ بدان
کار نیک بکنند نیت نیک
کار بد یعنی چہ و باید دانست کہ
نیک و بدی بحکم شرع است ہرچہ
فرمودہ شرع است نیک و ہرچہ
نافرمودہ او بد و رعایدین نوشتہ اند
احسن احسنہ الشرع و البقیع
ما قبہ الشرع یعنی فعل نیک
ہمان کہ شارع گفت کہ کن
و بد ہمان کہ گفت مکن یعنی کن
مکن شارع فعل احسنی و قبحی
نبرد و عقل اورا اینجا خلق نیت
و حکمی نہ کہ بگوید این کار نیک
ست و این بد اگر گویند کہ این
سخن خلاق منقول است و
مصادم نفس الامر چہ ہر کس
داند کہ علم و عدل وجود و وجہ
شلا نیک است و ہبل و ظلم و ہبل
و کبر بر این معنی را بشک حکم
عقل می توان است و حکم وی
بی شبہہ در اینجا صحیح بی تو

بر شرع فضا اگر تریعت نبودی
این حکم عقل بجای خود بود
جوابش آنست که اولاً باید دانست
که معنی نیکی و بدی در چیست
تا روشن گردد که آن حکم شرع
ست نه حکم عقل نیکی و بدی
دو معنی دارد یکی آنکه صفت
و کاری در حد ذات موجب کمال
بود و مردم آن را بتائید و خلق
مح کرده و یا موجب نقصان
بود و خلق آن را نکویش کنند
و متعلق ذم گردد این معنی حکم
عقل و عقلی توان دانست
اما رادیکلی و بدی در اینجا است
که در آخرت موجب ثواب و
عقاب گردد این معنی هر حکم شرع
نمی تواند دانست عقل ادراکی
داخلی نیست اگر کاری بود که مردم
آن را بتائید و کمال دانند
شرع ادا آن نمی کرده موجب
عقاب آخرت گردد و اگر ایشان
ناپسندیده و از دستا سرع
بدان امر کرده موجب ثواب
عقل را در دریافت آن عقلی
نمود عسی آن نکرد و اشتیاق
خیر و عسی آن تجو اشتیاق بود
شرک شامل این حکم نیز تواند بود
و ترتیب ثواب بر صفات مذکوره
از علم و عدل وجود که گفته شد
بنا بر آنست که شارع تعالی
و تقدس بدان امر فرموده است
و عقاب بر اصداد آن صفات
بجهت نهی اوست و اگر آن
بودی تجسین و تقبیح عقل فایده
و عقاب بدان باز نشی عقل

یا جگری شنیده شود باکی نیست عرض کردم که آنجا اجتماعها کنند و اهل ناهل و فاسق و صالح و از
هر جنس مردم جمع شوند چنین و چنان کنند بران وجهی که در دیار میهن و ستان مشاهد فرموده باشند
این چه حکم است فرمودند این چنین خود اصلاً جائز نباشد و نباید کرد و اجتناب از آن از واجبات
وقت طالب حق است درین صورت قطعاً مسأله و مسامحه نکردند و ایشان اکثریت عمر مجرد بوده اند
و در زمان شیخ هم بوضع تجربه گزارانیده اند و تزویج کرده اند بعد از ایشان که سن شریف باین چهل و پنج
بود تزویج کردند و پیش از تزویج هر چه از فتوح یا از وجه کتابت بهم میرسید همه صرف فقر و درویشان
می کردند و عهد کرده بودند که هیچ چیز نگاه ندارند مگر آنچه ضروری باشد از جامه و قوت و کتب اما الان
حق اهل و عیال را مقدم می دارند و جانب ایشان را رجحان است و با وجود آن در تفقه احوال غبار و غبار
فقر و تقصیر نمی کنند پشت پناه غرابی هستند که ایشان از طعام و جامه و نقد مددی کنند خصوصاً فاضل
زیارت آنحضرت را اصلی اند علیه و سلم جمیع وجوه در تهیه اسباب سفر ادا و اعانت می فرمایند می توان گفت
که درین بیان ایشان در علوم شرعی کمتر کسی خواهد بود و قاضی لغت مبالغه می توان گفت که گویا
همه یاد داشت و فقه و حدیث نیز همین حکم دارد و مبادی علوم عربیت نیز زیاده از قدر کفایت است
سأله ما در حرم شریف درس این علوم گفته بودند و اکنون که عارضه ضعف بصارت ظاهر حادث شده
هم در منزل خود مشغول می باشند اگر بعضی اوقات از درس خالی می شدند بمقابل کتابی که در صحیح و مقابله
آن عموم نفع باشد مشغول می شدند مثلاً کتابی نادر و قلیل الوقوع کثیر النفع می بود بسبب عدم تداول از
حیله صحت عاقل گشته اصول نسخ آن را هم اکنون بهر ساندیده صورت تصحیح می دادند و در تحقیق سخن
بسیار که می نمایند آنچنان که طالب رتبه تام حاصل آید بی آنکه تشدق لسانی در میان باشد می فرمودند
علم بمنزله غذا است که همیشه احتیاج آن باقی است و نفع آن عام و ذکر ثواب و دو گاه گاهی بدن علاج
باید کرد طالب را ناچار است که بعد از هر چند گاه خلوتی بقصد تحصیل فراغ قلب حضور خاطر اختیار کنند
خصوصاً در ایام فاضله مثل عشره اخیر از رمضان و عشره ذی الحجه و امثال آن و بدکردن نفی خواطر مشغول
باشد اما اشتغال علم و تعلم و تدیس آن دائمی است عرصه کرده شد که مشایخ فرمودند که طالب باید علی الدوام
در ذکر باشد فرمودند که هر که با عمل خیر مشغول است اتم و ذکر است و اگر از آن ذکر است تلاوت قرآن کریم و غیره
و ذکر است و هر چه عمل خیر است ذکر است این دائمی است و اما آنکه تعلیم و تعلم را ترک کنند و از همه کارها بازمانند
و خلوت اختیار کنند و بدکردن مشغول شوند این حکم علاج دارد که گاهی گاهی بکنند و در ابتدای کار چون
علت قویست لاجرم علاج بسیار باید کرد و اکثر خلوت باید بود و ذکر باید کرد می فرمودند که روشنفکر
متقدمین همین است که تشبث با انواع اعمال خیر و تهذیب اخلاق و نشر علوم می کردند می فرمودند که علم
ادان قبیل نیست که هیچکس مترک آن فایده نمی بیند و تصحیح نیت باید کرد و روزی درویش از خدمت ایشان رسید

که نماز گزاردن بهتر است یا ذکر کردن فرمودند نماز گزاردن هم کاری بزرگ است ولیکن بکثرت ذکر
اتصال و اتحادی حاصل می شود که آخر بقای وحدت می کشد عرض کرده شد که فساد و صحت چه می باشد
فرمودند آن لذتی است بچشیدن تعلق دارد مطلوب حقیقی جمیع طالبان این راه ادراک همان لذت است
و هر کس که در عمر خود یکبار آن لذت چشید دیگر تازنده است ذوق آن باقی است عرض کرده شد که طریق
دعوت که بعضی درویشان می کنند چه حکم دارد از طریق وصول هست یا نه فرمودند که شاید باشد ولیکن
اهل دعوت اخلاق ایشان مذهب کم می باشد ایشان اکثر کج خلق می باشند ایضا خلق نتواند کشید هر که
با ایشان بد باشد و در مقام مکافات می شوند عمده درین راه تهذیب اخلاق و تحمل ایذا و بلاست
خلق است فرمودند شیخ ما را نیز این طریق معمول نبود ما را از جای اجازت سیفی بوسند عالی دشت و شیخ
را نبود در وقتیکه بفقیر اجازت علوم شریعت و طریقت می دادند اول اجازت سیفی را از فقیر بر گرفتند
بعد از آن فقیر را اجازت آن دادند تا این فقیر از جانب ایشان مجاز مطلق و خلیفه کل باشد میفرمودند
که این کیفیت حلقه ذکر و بعضی اوضاع و احوال ذکر که درویشان می کنند اگر چه آن اسندی صحیح است
نبوی صلی الله علیه و سلم نیست اما از استحسانات مشایخ است در اصل کاری که ذکر و التزام ذکر از بر سر
آن کار است دخل دارد و موثر است و اصل کرهین لا اله الا الله است و انواع دیگر نیز راجع به این است
لفظاً و معنی و تصور می فرمودند که در ذکر الفاظ تمام باید گفت و درست بر آورد و باطلا که در نفس و اظهار
حرف ها و در جانب اثبات نیز در تمجید می باید بر آورد و اظهار هر دو می باید کرد و بعد از غلبه
شوق و استیلا می ذکر هر طور که بر آید باید گذاشت آنجا محذور است مطلوب در آن وقت شوق
و غلبه ذکر است فرمودند که سبب در مانند ذکر آیه و امثال آن که می کنند همین طور چیزی است که حالت
از میاید آن شیخ را در وقت غلبه حال و استیلا می ذکر دیدم که این چنین می کرد دیگر ایشان سند گرفتند
و همین را دستور ساختند عرض کرده شد که ذکر خفی که می گویند چه معنی دارد فرمودند ذکر خفی یعنی کبری
که آهسته گویند که همسایه نشنود معنی خفی این است عرض کرده شد که بعضی می گویند که ذکر خفی آنکه زبان
را در انجا دخل نباشد بلکه می گویند که قلب را نیز از آن خبر نبویان چیست فرمودند این حکایت نیک است
بافعل معنی ذکر خفی است که تنها از خلق بگویند و ادنی مرتبه ذکر اسماع نفس است ازین کمتر نباید چنانچه
قرأت در نماز و اما آنکه در دل بگویند آن یاد کردن خداست جل و علا آن هم امری است محمود ولیکن نزد
اطلاق مراد از ذکر همین لفظ افقه و طریقه ایشان در ستر احوال و کتمان اسرار و توبیخ در کلام مجرب است
که هرگز بنام محرم سخن از حقائق یا از خصوصیت احوال خود از ایشان سر نمی زد و اگر تقرب کلی نبود همان
مقدار بگویند که ضرورت باشد و در اصل مقصود کفایت کند و چون این فقیر را بشا به انوار استقامت
و استمع فضائل ایشان نسبت بندگان بخدمت ایشان حاصل شده مگر اگر اصلاح کرده شد که گاه گاه

چه در یاد که اگر در روز بسویم
رمضان بخورند عاصی شوند
و اگر فرای آن روز که روز عید
باشد نخورند تا تم گردند حکم حکم
شرع است چیزی دیگر نیست
اتبع رباح تقصا و حجت سابق
و سلم سلمی و در حجت دارت
و اینجا نکته دیگر است که واجب
ست بر آن تنبیه کردن و آن
اینست که باید دانست که بنا
و در تمام کمالات و طوای
و شامل سایر حسنات این
و چیز است نیت صحیح و عمل صحیح
اگر این هر دو جمع گردد و بسی
نادر افتد که جمع گردد و کار تمام
بود و دین مسلمانی کمال پذیرد
نیت صحیح همان بود که کاست
که کنند برای خدا کنند و مقصد
تقرب و طلب رضا و باید ثواب
آخرت کنند و این در اکثر خلق
از فرق درویشان و اقسام
و طوائف ایشان پیدا می شود
حتی که مشکان و آتش افروزان
که هم در دنیا عذاب آتش
گرفتار اند و در بهنگان که بکشتند
نبوی لعن الله الناظر و الناظر
عمل طرد و لعن الله غیر ایشان
هم بوجرم خود و اعتقاد فاسد
خویش نیت صادق اند و ملوک
طریق قرب حق می نمایند تقرب
حق می جویند اما عمل صحیح که
تا بقصد برسد و دردی مقصود
به بیند و عمل صحیح آن بود که
رضی حق در وفق طریقه دین
و شریعت و فرموده شارع باشد

ریاضتها و مجاهد با باید که موافق
طریق حق و مرضیات الهی باشد
تا اشیاء آرد و اعتبار را شاید
معنی مجاهده و ریاضت چیست
یعنی نفس را بزور و مشقت
موافق حق ساختن و تقاد
و مطیع شریعت گردانیدن
و همچنانکه نیت صحیح بعمل صحیح
صورت نمی بندد بسا که یکی را
را عمل صحیح دست دهد موافق
فرموده در ظاهر کار می کند
اما نیت صحیح ندارد و بر او سمع
می کنند این شخص نیز از ثواب
آخرت و رضای حق محروم باشد
که انما الاعمال بالنیات پس
نیت صحیح عمل صحیح هر دو باید
تا کار کشاید و باشد التوفیق
و مقصود از آنکه گفتیم مجاهده
ریاضت بی موافقت حق اثری
نیارد یعنی اثری که باعث
زیادت نور ایمان و حصول
رضای حق و مفید روانه در
روز جزا و نجات از عذاب است
اجر و ثواب گردد و الا باشد که
بعضی ریاضتها و مشغولها
که جو گوی و اهل کمانت الهی باشد
و از بعضی بی ریاضت نیز بکمر
و استدراج الهی ظاهری گردد
و اثری در کشف بعضی عوالم
و ظهور بعضی از جنس خوارق
عادات و تخییر بعضی ارواح
خبثیه از بین جنس کایان
و عمل صالح در آن شرط نباشد
پیدا کنند چنانکه در آیه وی نماید
و در قول نیز ظاهر بود آن یک است

از بعضی احوال اخبار خود مشرف و مستفیدی ساخته باشند پس گاه گاهی بتقریب و مناسبتی که در آن
سخن پیدای شد چیزی از آن نقل می کردند و اول چیزی که بعد از عرض این سخن از خدمت ایشان پرسیده شد
آن بود که عرض کرده شد که این فقیر دتهاست که از بعضی مشائخ و فقرا این اهل حریم می شنود که
نسبت به شما خبر می دهند که به علی قدم الشیخ ابی العباس المرسی حقیقت این سخن چیست تبسم کردند
و فرمودند ما چه دانیم که ایشان چه می گویند خداوند که ایشان از کجای می گویند بعد از آن در ذکر قب
شیخ ابو العباس مرسی شروع کردند و فرمودند که ایشان تلمیذ شیخ ابو الحسن شاذلی اند و شیخ ابن
عطارد صاحب الحکم شاگرد ایشان تصنیف دارد و در بعضی لطائف الهی فی مناقب الشیخ ابی العباس و
ابی الحسن بسیار بزرگ بوده اند و قتی با دشا و وقت را در حق ایشان اعتقاد درست نبود بقصد محبان
تقوی و درع ایشان همان ساخت و دو نوع طعام نخت یکی از جنس ماکولات مثل گوشت و مرغ
و مانند آن دیگر از جنس محرمان مانند سگ و گربه و اشغال آن و بعضی از ندای خود گفت که صفت
از مردم بنشانی شیخ و فقرای ایشان یک جانب و پیش ایشان این طعامهای حرام نبی مردم را و سپاس
را جایی دیگر و پیش ایشان طعامهای حلال نبی و علامتی و تمیزی در ظروف و ادواتی قرار دادند تا مشتی
نشوند شیخ را در عین مجلس این معنی کشوف شد برخاست و آستین بالیدند و فرمودند امروز ما خدمت خلق
خواهیم کرد و این طعامها را پیش ایشان خواهیم کشید طعامهای حلال را می گرفتند و پیش فقرای نهادند
و حرام را پیش امرایان آیت می خوانند الخیثات الخیثون الخیثات و الطیبات
للطیبین و الطیبات للطیبات بادشا از بدگمانی خود توبه کرد و در پائی شیخ افتاد و درین مجلس همین مقدار
حکایت از شیخ ابو العباس مرسی فرمودند و زیادت در جواب فقیر نگفتند فقیر را انتظار آن در خاطر باشد تا بعد
از مدتی بی سابقه سوال فرمودند پارسال شما حکایتی گفته بودم یا شما باشد آن حکایت تکرار
که در آن وقت گفته نشده بود و آن حکایتی که پارسال گفته بودیم این بود که نور محمد حسن نام مردی بود از
خادمان مولانا محمد طاهر بنی که بجهت خدمت از خدمات ایشان در او این حیات شیخ بکامده بود و بطاقت
اعتقاد و محبت که مولانا مذکور را بخدمت شیخ بود هم در رباط ایشان خلوتی گرفت آنجای بود درین اثنا
وی بیمار افتاد و بیماری می سخت شده گاه گاهی عیال می گویم شبی آن سرور را صلی الله علیه و سلم در خواب
می بینم که می فرماید درک هذا الرجل فثبته اشارت باین مردی کنند که وی را در یاب و دستگیری کن بدار
شدیم و بر خاستیم و پیش آن بیمار رفتیم چه بینیم که در حالت نزع افتاده است و بر بالین می نشستم و از قرآن
و ادعیه و اذکار آنچه مناسب وقت بود بر خواندم وی این آیت را بخواند یتثبت الله الذین امنوا
بالقول الثابت و جان بخت تسلیم کرد از خواندن و این آیت انشائی بضمون قول آنحضرت صلی الله
علیه و سلم فرموده بود و ثبته یا فتم روز دیگر بر قبر او رفتم و فاتحه خواندم و هم نزدیک قبر وی بخواب رفتم می بینم

که نشسته است چون ما را بدید پیش ناآمد و گفت که حق تعالی بکرت تثبیت شمار از شر و سواس شیطان
که در وقت نزع دخل کرده بود بجات داد مرا قریب بخانه شیخ رحمه الله در بهشت خایه تعیین کرد این معامله
را بخدمت شیخ عرض کردیم و شیخ رحمه الله نیز در مجلس حاضر بودند و هم شیخ و هم ایشان گریهها کردند این
حکایت بود که پارسال بفقیر گفته بودند امر فرمودند که این حکایت در تخته هست و آن اینست که این مرد
که او را در خواب دیدیم گفت که بیاید و سیر منزل کنید بر در خانه او رفتم دروازه بلند برآورده اند دیدیم
وازی بر دیگر در آمدیم خانه دیدیم منزهت و منور و متلالی و مکلن بجوهر و لالی چنانکه تعریف خانهای
بهشت کرده اند بعد از زمانی رخصت گرفته برآیدیم وی تا بیرون برسانیدن ما بیرون آمد چون بیرون
آیدیم مردی دیگر را دیدیم بسای کر است و ولایت عظمت پیش آمد و سلام کرد و تود و نمود و التماس
درود در آمدن کرد گفتیم که ما شما آشنا نیستیم و شما را نمی شناسیم در خانه شما چگونه درآیم گفت حاشا
ما اگر چه بظاهر یک دیگر آشنا نیستیم ولیکن میان ما و شما نسبت اتحاد و یگانگی است شمار را با چاه منزل
ما باید رسید پرسیدیم که نام ملازمان چیست گفت نام فقیر ابو العباس مری پس درون خانه رفتم این
خانه با صد خوبی آن خانه اول بود که آن مرد داشت تر صبیح وی از لالی بود این از لوازمیت موصی
برای ما تعیین کردند و فرمودند که این جای ماست شما بجای ما بنشینید و صاحب مقام ما باشید بعد از آنکه
از آن خانه برآمدیم خانه نوگیدیم بهمان صفت خانهای سابق موصوف در وی بندگی شیخ علی متقی
نشسته اند و آنها را وجد اول مختلف در صغر و کبر این اشارت بهتری کنند وی گویند که این جامع کبریت
و بهتری دیگر که این جامع صغیر و وجد اولی اشارت می کنند که این فلان در سال است و تجدولی دیگر که این
فلان همچنین کتب در رسائل خود را نام می برند هر یکی را بهتری و وجدولی تعیین می نمایند بعد از اتمام
این نام فرمودند که این بود آنچه ما را در باب شیخ ابو العباس مری نمودند شاید که بعضی از فقرای این
را هم برین احوال اطلاع نموده باشند یا مثل این معامله نموده و بسیرین کار اطلاع داده و ایشان با مل حین
خبر کرده و لیکن ما هیچ کس این احوال نگفته ایم امروز بعد از سی سال شما گفتن این حکایت ضرورت
افتاد سخن در ملاقات حضرات داده بود فرمودند که یک باب در صغیر سن همراه والد خود بتقریب بعضی حوادث
که در دیار من و حدوث یافته بود در بیانها افتاده و راه گم کرده بودیم و هیچ چیز از جنس طعام و شراب
همراه ما نگر سنگی بر ما غلبه کرده چنانچه عادت اطفال باشد در گریه آیدیم والدنداری می داد و می گفت که
صبر کن طعام در پیش است ولیکن اینها در دفع الم جمیع فائده نداشت همدین حال شب آمد از جهت
ترس شیرو گرگ بالای درختی برآمده شب گزرا ندیدیم صبح می بنیم که قریب آن درخت چشمه آب شیرین
میرود و پیر مردی نوزانی بر آن چشمه نشسته ما را چون دید و قرص گرم از بغل برآورد و با او هم نزد یک
آن موضع بقریه دالت نمود آن قریه را انور دیدیم و بدان آب شیرین سیراب شدیم و راه قریه گرفتیم

و این بلید و ازینجا است اصرار
و آنها که این خطا کاران کفر
و گمراهی خود و اعتقاد و انقیاد
بعضی از آن و ساده لوحان
و ما استوار و همان در اعتقاد
مسلمانی ایشان ازین همه غیبت
تقوی و صلح موقوف باری
ایمان اعتقاد خود باید و گروین
و میل بجالفان دین کردن و
اعزاز ایشان نمودن بماله
و تغافل از ملاحظه دین صورت
معقولیت نمی بندد و هر که
مسلمان است و لفظ کلمه شهادت
دارد و در زی اسلام بود و بر
طریقه مسلمانی بیرون آید و اگر
صد عیب بیند بپوشد عزت
اسلام و حرمت ایمان می زند
نه بند که اهل لا اله الا الله همه
اهل عزت اند هر چند استیثوت
نفس باشند در قید عصیت
گرفتار آیند غایت آنکه اجرای
احکام شریعت و اقامت
حد و دین بر ایشان بکنند
و خود اگر این نسبت ایمان
درست باشد هرگز نخواهد گشت
که آلوده بمعصیت گرداند و اگر
نیز گردد آخر نور ایمان غالب
خواهد آمد و ظلمت عصیت دور
بغیر و مغفرت الهی و شفقت
و درخواست حضرت سالت نباهی
یا که خواهد گشت آشنائی دوستی
با نجاب باید کرد که میان هرگز
رعایت دوستی و آشنائی از
دست ندهند و گویند
آن شده باریست با کریمان

کادما دشواریت بدایمان
بسیع عظیم است آن اخضر نقان
شمر و قلوب الوقت شیخ ابوجن
شاذلی قدس الله روحی فرماید
اگر کشف کرده شود نور ایمان
مؤمن عاصی بپوشد و برگردد
آسمان زمین را چه جائی
مؤمن بطیع و فرمود اگر ارم کن
مؤمنان اگر چه عاصی باشند
و ارم کن ایشان را بموعود
و نهی کن از شک و ترک صحبت
فاستان را به طریق تغذرو
مگر انتهی اصل ایمان است و
بانی همه نفع آن غم ایمان باشد
و اگر چه ایمان بقای آن گمان
می نماید ولیکن بسیار مشکل است
و چون فضل الهی آن رسیده است
ازین جهت گفت
ایمان چو سلامت بلب گور
بریم به اسفند نهی چستی و
چالای با به و اگر نور ایمان
بالو طاعت جمع گردد و فو لنور
علی نور بیدی الله لنور من
یشا و یضرب الله الامثال
للناس و الله یکل شیء عظیم
سخن دور و دراز میرود این
قدیس است بس کم
مردیرکان را این بس است
بانگ دو کردم اگر در ده
کس است به حق سبحان تعالی
تمامه کارهای دنیا و آخرت
را بخیر گرداند و از دنیا
گردا زول ناکشوده و جمال
مقصود نافورده بزدان علی
کل غمی قدیر با جابه صاعقه

چون در آن قریه رفتم و آسوده شدم باز شوق دیدن آن مرد و آن چشمه غالب آمد و زیر آن درخت
آیدیم در آن چشمه در آنجا بودند آن مرد و حیران ماندیم گویا که آن مرد حاضر بود که در آن بیابان از برای امداد
و اعانت مظاهر شده بود و الله اعلم و قتی سخن بد است در آنجا افتاده بود فرمودند که فاستقان میبندان
نیز قوتی و تصرف می دهند که بدان جذب قلوب عوام الناس می توانند کرد و آنها را که در دین
و شریعت قدم را سنجند از جامی برزند و موافق این حکایتی از سرگذشت احوال خود فرمودند
که قتی در ایام مسافرت در شهر ری از چهار طیاره افتادیم قاضی شهر مردی بود شافعی مذهب عبدالمعز
نام که با درویشان و مسافران و رفته پوشان سری داشت ما را چون نیز درین لباس پیش ما آمد
و نشست و صحبت داشت از وی پرسیدیم که در شهر شما مردی باشد از جنس صلحا و فقر که با وی صحبت
توان داشت گفت مردی هست از اهل باطن که اکثر مردم شهر معتقد او هستند ولیکن چون ظاهر
از تکاب بعضی نواهی الهی می کند ما را با وی خواهش نیست روز دیگر برنشانی که قاضی داده بود بدین
آن مرد بر رفتم دیدیم که بر مکانی مرتفع جای ساخته است و در سه کس دیگر نیز با وی در آنجا ساکن اند
جماعه از مرد و زن تشنه است ما چون در آیدیم خوشحال شد و مر جایی گفت بعد از ساعتی پیاله
در میان آورد و شراب خوردن بنیاد کرد ما را نیز اشارت کرد که بخورید ما گفتیم این حرام است خوردنی
نست هر چند مبالغه کرده اند ما بیشتر شد گفت نمی خوری برین ترا چه می کنی آخر از پیش او محزون
و غمناک بر خاستیم و پیش یاران خود آیدیم طعام حاضر بود خوردن خوش نیامد همچنان بخواب رفتم
و با هیچ یکی از اصحاب آن قصه را در میان نیاوردیم در خواب می بینم که بستانی ست لطیف پر اشجار
و فواکه و عیون و آنها را زیاده بر آنچه تصور توان کرد در راه وی خارها و خنثها و شدتها که وصول بدین
متعذر است همان مرد پیاله شراب در دست پیش ما می آید و می گوید که بخور من ترا درین بستان میسر است
در خواب نیز از تکاب آن انعامی و ابایی دست می دهد که در بیداری دست داده بود و درین میان
بیدار شدیم و لاحولی گفتیم باز خواب در همین حالت در خواب دیده شد بر خاستیم و التجا بسر و کائنات صلی الله
علیه وسلم آوردیم و استعانت بد آنحضرت نموده متوجه شدیم این بار در خواب می بینم که آنحضرت صلی الله
علیه وسلم حاضرند و من نیز در خدمت ایستاده عصای در دست آنحضرت است ناگاه آن مرد مبتدع پیدا
شده است آنحضرت عصا را بجانب وی انداخته اند و وی بصورت سگی گشته از پیش آنحضرت
اگر نجات است انگاه بمن فرمود که وی گر نیت دیگر درین شهر نخواهد بود از خواب بیدار شدیم و وضو
نازه بر آوردیم و دو گانه شکر گزاریم و بجانب منزل آن مرد روان شدیم دیدیم که هیچ آفریده در آنجا
نست او خود پیش از آمدن گر نیت بود مردم گفتند که چند ساعت شد که خانه را ویران کرد و درخت
اقامت درین جا بر بسته رفت و السلام و قتی در عبادت شریح حکم مذکور شد اعمار فون الواصلون بعین

الحقیقه علی بساط الجذب او غیره عرضه کرده شد که غیر جذب و سلوک نیز طریق وصول می باشد
با آنکه ظاهر از کلام قوم انحصار درین دو طریق مفهومی شود فرمودند که با شد زیاد برین معنی نکرده
و فرمودند که ما در ابتدا حال واقع پیش آمده بود یکی نظر کنید تا مل نماید که آن داخل کدام قسمت
در آید و نگردد کن در باغی نشسته بودیم و چندی از فقرات همراه ما بودند و بطبعی بهر سید و دیار آن بهتیا
آن مشغول بودند ناگه ای شخصی از دور نمایان شد و بجانب ما متوجه گشت بخاطر رسید که اگر آن مرد بیاید
او را تکلیف کنیم که همراه ما طعام بخورد چون نزدیک رسید گفتیم اگر نشینید طعام در راه است تقصیر است
اکنون بهر دین گفتن بر میسد و بگریخت آنچنان بر میسد و بگریخت که وحشی از جنگل برید و بگریزد این دای
آمدن او و رسیدن و گریختن او در دل تاثیر کرد و خیال او ماینزد و دیدیم هم در میان دوختن این باغ
خائب شد هر چند تفحص کردیم نظر در نیامد چون نا امید شد بهر می گشتیم ناگاه دیدیم که در اصل درختی که
شاخهای او بر زمین افتاده بهم بر آمده بود پنهان شده نشسته است خود گفت چه می بینید و گریخت
گفتیم شمار می بینیم گفت باری پیش ما بیایید و فتمیم و نشستم گفت بگوئید الله الله شش مرتبه یا هفت مرتبه
همکار هم شریف کردیم چیزی از نور غیب نمایان شد و حالتی در گرفت که از خود و فتمیم و بی شعور افتادیم
همچنان که کسی قبیل موت از خود میبرد و باز خود آن مرد گشت کردن با اساس میکرد تا بعد از زانی با قاف میم
اما چندان از وجود آن حالت متاثر شده بودیم که تا چند روز بحال خود نتوانسیم آمد و اثری عظیم در ذات
خود احساس کردیم وقتی دیگر سخن در ذکر جوگی جنگ و ریاضت و تصرف ایشان افتاده بود فرمودند در
ایام سیاحت ما را با یک جنگ صحبت و تصرف ایشان افتاده بود بغایت مشغول مراض بود و خوارق
حادثات می نمود و می گفت که من قلعه می بینم از طلا و مرامی گویند که اگر چنین و چنین ریاضت کنی
ترا درون این قلعه در آیم و مردم شهر تمام لذن و مرد و بیارت وی می آمدند و مبلغها و طعامهای آوردند
و وی هیچ از آن مبلغ التفات نمی کرد و از آن طعام نمی خورد و ما با وی از دین اسلام سخن می کردیم بسمع
رضای شنید و در دفع و ضحلال آن خیال که وی صورت قلعه از طلا می دید متوجه شدیم آخر من دفع
و مضحل شد چند گاه چنان بود که کلمه می گفت و بکار جوگی گری خود نیز مشغول بود در آخر مسلمان خالص
شد و بر دست ما توبه کرد و مرید شد و قتی دیگر تقرب ریاضت در ایشان و ترک سوال عدم التفات
بشعوات طعام می فرمودند که چند گاه قوت ما آن بود که ماری می رفت و استخوانهای ناکار آمدنی که
قصایبان می برتاقتند به داشته می آورد و پاره از کاه گندم که در میان گشت زاریها افتاده بود می آورد
و آن استخوان هارامی کوفتند و آن کاه را شسته و پاکیزه می کردند و در میان دیگر کرده در آب می شستند
و بهر کدام کاسه از آن صاف کرده می خوردند بعد از چند روز مردم شهر آگاه می شدند و طعامهای آوردند
و دیگر از آن با انتقال می کردیم و جای دیگر می رفتیم و دیابت بر سره روزا قامت نمی کردیم و حکایتی دیگر است

کتب استخ
جدیر صلی الله علیه و آله محمد صلی الله علیه و آله
الرساله الرابعه و الثلثون
بداية الانام الی
التمسک بالشرع الاحکام
لا اله الا الله محمد رسول الله
و الله يقول الحق وهو يهدي
السبيل وصول بمقصد او چیز
باید اول راه شناختن و دوم راه
رفتن و روش راه رفتن طریق
سلوک آن رفتن داخل نشستن
راه است چه هر که راه فرودش
راه رفتن را نیز بیان کرده
و طریق سلوک آن تعلیم خود
است و راه راست باید تعلیم
بمقصد رساند و در آسان
رساند که آفت در راه نارسد
بسیار باشد راه راست بحکم
نص قرآن مجید عبادت است
قال الله تعالى ان ربی درکم
قاعده و هذا صراط مستقیم تمام
عبادات بشمارت و بهر یکی
از آن راهی است بجناب قرب
حق الطریق الی الله بعد از تفصیل
اخلاقی که گفته اند این معنی
دارد اگر کسی غیر این اندیشه خطا
کند و در ورطه ضلالت الحاد
افتد و راه نمایند و روش آنرا
بیان کنند پیغمبر صلی الله علیه و آله
درود بر جان پاک او و بر اهل بیت
مطهر و یاران عالی قدر او باد
و دیگر همه پیروان او و بند هر کس
او کرد و بر خود نموده او رفت
بمنزل مقصود و رسید بانی تبه
ضلالت و محل خوف خطر است

کسان که زمین راه برشته اند
برفتند و بسیار گشته اند
و آفت سالکان در زمان ما
ناشناختن راه است که بطریق
اصل و براه اتباع نزد و طریقها
مستحبت و راه های مبتدع را
که بعضی بجهل و میل طبع
و بعضی بجهت تمنا و لباس
و بعضی بغلبه حال و طمع سر
و بعضی بقصد علاج مرضی که
مخصوص وقت و حال ایشان
بود پیدا کرده اند تابع شده
و اعتقاد کرده که طریقهای
موهل و محدث قرب اینها
ست و طاعات و عبادات
و احکام شریعت شغلها می طلبد
و عادات ارباب ظاهر است
مشغولیهای درویشان دیگر
ست بلکه گویند که اینها برای
هدایت عامه است طریق خاص
جز این است و گویند که نماز
در روز و کار پیوه زمان است
و کار مردان دیگرست و خطا
و غفلت این نهادان در ریخا
ست که نمی فهمند که این شغلها
و کار را بیان کرده و نهاده
کیست و فوائد و نتائج اینها
چیت و نیت اند که بعثت
انبیاء خصوصاً سید رسل
صلوات الله و سلامه علیه
و علیهم که سعادت از برای بنی
مکارم اخلاق و تکمیل محابه
افعال است از برای هدایت
خلق و تکمیل عباد و تقرب
ایشان است براه رشاد و سداد

هم ازین باب که فقیر از یکی از یاران ایشان شنیده است کمی گفت یکباری در ایام قحط در مسجدی
با یک یار دیگر نشسته بودند در یک گوشه مسجد ایشان مشغول بودند و در گوشه دیگر آن یار دیگر قوت
واده بودند که با یک دیگر سخن نمکنند و از کسی طعام نه طلبند بخت روز برین حالت گزشته بود که
ایسچ چیز از طعام نخورده بودند شخصی حلوا فروش طعام در میان این دو کس می نهاد و می گفت ایسچ
کدام از ایشان آن طعام را نخور و چون مکرر شد دیگر آن مرد حلوانی لقمه می کرد و در دهان ایشان
می نهاد و می خورد و بنابرین حالات مذکوره در زمان سیاحت ایشان بود که هنوز بکعبه مخطبه نایده بودند
و مدت عمر ایشان و الله اعلم پانزده شانزده سال و نوزده یا بیست سال بوده اند که بکعبه تشریف
آوردند و شیخ علی شقی صحبت داشته اند و از وی این فقیر پرسید که با وجود این ریاضات
و حالات و مکاشفات و تصرفات که همه ناظر در کمال و تمام اند و پیش از صحبت شیخ وقوع یافته پس
آنچه بر ملازمت ایشان موقوف بود و در صحبت ایشان حاصل شد چه بود و فرمودند
ما سر چه داریم بکرت ایشان و فیض ایشان است بعد از زمانی گفتند که دین ما شریعت با ایشان
مقرر و مستقیم ماند در زمان سابق اطوار مختلف و احوال متنوع پیش آمد خلاصه اند که در آخر کجای افتادیم
و از کدام وادی سر بر می کشیدیم بصحبت ایشان طریقه دین ایمان و اتباع شریعت استقامت یافت
اصل کار و آخر مقامات همین است و قتی سخن در اتباع آنحضرت و استغراق محبت وی صلی الله علیه
و سلم افتاد فرمودند یک باری می بینم که بالائی قبه شریف حضرت کائنات صلی الله علیه و سلم برآمده ایم
و قبه از بالا شق شده و ما از راه آن شق بر موضع قبر شریف افتاده و در درون آن درآمده و محو و مستلا
گشته ایم بعد از آن قوتی پیدا شده که از مشرق تا مغرب گرد جمیع آفاق عالم بجا آمده ایم و دیدن این واقعه
در زمان حیات شیخ بود ایشان فرمودند که تعبیر این خواب آنست که صاحب آن در اتباع آنحضرت
صلی الله علیه و سلم کامل آید و در محبت آنحضرت صلی الله علیه و سلم مستغرق و فانی گشته بصفت
بقای با الله متصف شود و قتی سخن در آوردن عمره جبراه که موضعی مشهورست بر مسافت یک مظهر
از مکه مخطبه و آنحضرت صلی الله علیه و سلم در وقت قسمت غنائیم چنین در اینجا اقامت فرموده عمره
بر آورده بودند و افتاده بود فرمودند که اگر اینجا بروید از مقام نزول آنحضرت صلی الله علیه و سلم که در جبل
است خافل نباشید و آن مقام را نشان دادند و تعیین فرمودند و فرمودند اگر نصیب باشد روت
آن حضرت صلی الله علیه و سلم در اینجا میسرست فرمودند قتی مادر اینجا خواب رفته بودیم هر بار که چشم
بهم می آمد جمال آنحضرت صلی الله علیه و سلم در نظر بود شاید که از صد بار استجا و در مدت یک و پاس
بلکه کمتر مشرف شده باشیم و ایشان باین عمره بسیار میرفتند و صایم و پای برهنه میرفتند

شیخ عزیز الله متوکل حمه الله علیه

پیر شیخ باجن است که پیر شیخ علی تقی است رحمه الله علیه تعالیٰ تقویٰ و توفیق داشت چون شب شدی هر چه در خانه داشتی آنچه از قدر حاجت زیاده بودی بر همسایه قسمت کردی تا آنکه آب وضو نیز بهمان مقدار بگذشتی که برای طهارت نماز تجز ضروری بودی و اختیار مجلس خود راه ندادی روزی یکی از اغنیای عصر از بعضی اولادوی التماس زیارت کرد فرمود اگر بیاید و در صفت نعال با فقرای دیگر یک جانشیند باغی نیست وقت نماز شام بود که آن تو اگر بخانه شیخ آمد دید که در خانه تاریک افتاده چیزی در خانه نبود که روغن چراغ بخزند با پیر شیخ گفت که سبوا س روغن چراغ بهر مضمخ خرج کنند و اگر تمام شود اعلام فرمایند تا دیگر فرستاده شود روز دیگر چون شیخ مشاهده کرد که چراغ بسیار گرد خانه افروخته اند فرمود این همه چراغ از کجاست حقیقت حال را با وی عرض داشتند راضی نشد و آن تو اگر راضی بودی که دیگر روغن چراغ نفرستد و آنچه حاضر بود همه را بر فقر و مساکین قسمت کن ایشان در بر بهمان پور بود و در احمد آباد نیز بعضی از اولاد ایشان توطن داشتند رحمه الله علیه

مخدوم جیوقادری رحمه الله علیه

در شهر بزرگ از دیار کن ست می بود بزرگ بود بغایت مسن و ضعیف و متعبد و متبرک که عالی همت و عظیم الشان و با اغنیای بسیار بی التفات بود از خلق مستغنی حضرت شیخ عبدالوهاب می فرمودند که ایشان در از غایت ضعف طاقت ایستادن نبود و لیکن کمر مستحکم می بستند و اکثر شب برای نوافل می ایستادند می فرمودند که وی از عالم شیخ ما بود در استقامت دین و رعایت تقوی مدتی ما را ایشان صحبت بود نزدیک بود که دست انابت و ارادت با ایشان داده شود و لیکن نصیبه مادر پیش شیخ ایداع یافته بود و وفات ایشان در اوسط ماه عاشره باشد و الله اعلم

میان غیاث رحمه الله علیه

در بروج که از بلاد مشهوره گجرات است بودند از خواص عباد الله و مصدوق خیر الناس من ینفع الناس می گویند که از هر چیز و هر جنس که مردم را بدان احتیاج افتد ایشان نگاه می داشتند و بمرم خیر می کردند چه از زر و جامه و اغذیه و ادویه و کتب و اسباب آلات همه در خانه ایشان بود و فصل اعمال ایشان این بود و با وجود آن عالم و عامل و متقی و متبع بودند حضرت سیدی الشیخ عبدالوهاب می فرمودند که یک باری آن حضرت صلی الله علیه و سلم در خواب دیدیم پرسیدیم که یا رسول الله من افضل الناس فی هذا الزمان فرمودند افضل الناس میان غیاث ثم شیخک ثم محمد طاهر رحمه الله علیه اجمعین

اگر افعال اعمال ایشان فرموده و طرق و سبل که نموده اند مقرب و موصول نباشد دیگر چه خواهد بود اما کیست که آن افعال و اعمال ایشان که شرط است بکنند و نعت شهود و مراقبه که معنی احسان است که الاحسان آن تقدیم یک کلمه تراودان لم کن تراودان یک بجای آورد این راه را چنانچه نموده اند سلوک نماید از ریختن سست اعتقادی اهل لطافت با حکام شریعت که آنرا بشرط آداب چنانکه باید دانند و بگویند نتایج و ثمرات آن ادر یافته پس بر راه تردد و انکار رفتند و در شرطه خیران و خسران ابد حلقه در مانند این کوتاه نظران را باید که اگر از تقصیر کوتاه نماندشی خود را در یافت اسرار و انوار ان درین نشسته محجوب و محجور نشستند باری اعتقاد ایشان ایشان نگاه دارند و سر رشته از دست ندهند و بدانند که آن آورده کلیت و در نشاندگی جزای آن چیست و نتیجه آن چه فاعلم نفس با حقن لعمریه قره تعین می فرمایند که هیچکس نمی داند که چه پنهان کرده شده نهاده شده است مرثب خیران و بهلول از بستر راحت و از اندک و از نعمتهائی که پروردگار تعالی بایشان داده است و عطا نموده اتفاق کنندگان الانچه سبب قرار دادام و لذت و سروری

میان محمد طاهر رحمة الله علیه

در بین حکام بوده از قوم بوره که در آن دیارند حق سبحانه و تعالی او را علم و فضل داد و بحرین شریفین رفت و علما و مشایخ آن دیار شریف را دریافت تحصیل و تکمیل علم حدیث نمود و شیخ علی متقی رحمة الله علیه صحبت داشت و مرید شد و بار او بیکت و کرامت برطن صلی عود و بعضی بدعتها که در آن قوم شایع بود از آن کرده میان اهل سنت و بدعت این قوم تمیز و تعریف نمود و در علم حدیث تالیف مفیده جمع کرد از آنجمله کتابی است که متکفل شرح صحاح ست سنی بجمع البحار و رساله دیگر مختصر سنی معنی که تصحیح اسما و رجال کرده بی تعرض به بیان احوال بغایت مختصر و مفید و در خطبهای این کتب مع شیخ علی متقی بسیار کرده است و وی بوسیت شیخ سیاهی بجهت امداد طلبه راست می کرد و در وقت درس نیز به حل کردن آن مشغول می بود تا دست نیز در کار باشد و وی در از اله بدیع و اهل بدیع که در آن دیار بودند تقصیر هم بدست آن جماعت در سنه نیف و ثمانین و تسعمائة بشهادت رسید شکر الله سعیه و جزاه الله عن المسلمین خیرا -

شیخ عبد الله و شیخ رحمت الله رحمة الله علیهما

سندی مدنی و عزیز بودند از فقهاء و صوفیه از مدینه مطهره بدین دیار شریف آورده و افاده علم حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم نموده طلباء و این دیار ایشان را شیخین می گفتند خواجه عبد الشهید عبید الله رحمة الله علیه می فرمودند که این شیخین یاد از ان شیخین می دهند که ابو بکر صدیق و عمر فاروق باشند رضی الله عنهما هر کدام آیتی در علم و عمل و تقوی در نظر ایشان از ان مقامات شریفه بدین باب کس نیاید و ایشان از یاران خاص و خلفاء شیخ علی متقی بودند بعضی حکام که از جانب سلطان روم بکلمه می آمدند شیخ اعتقاد و بندگی بسیار داشتند شیخ از برای اکثر اصحاب و خدام و هجرای خود و طیفه گرفتند الا ایشان را و بندگی شیخ عبد الوهاب زیرا که وجوه این مال خالی از شبهه نبود و الله شیخ رحمة الله قاضی عبد الله از ولایت سند در بعضی حوادث روزگار بقصد زیارت سید کائنات صلی الله علیه و سلم و توطن در آن مقامات بابرکات با جمعی کثیر از فرزندان و اهل و عیال برآمده چند گاه در احمد آباد افتاد نمود و با شیخ علی متقی صحبت داشت و بعد از وصول بمقامات شریفه در مدینه منوره توطن فرمود و در آنک مدت از عالم در گذشت و این شیخ عبد الله یا روم صاحب قاضی عبد الله بود و نشود نمانی ایشان در مدینه منوره بود و سالها در آن مقامات شریفه بدرس و عبادت گزرا نیده بجهت بعضی حواشی و بواعث در صد و دوشسته سبع و سبعین و تسعمائة درین دیار آمدند بعد از عود چند گاه در احمد آباد که حکم طعن

چشم ایشان گدازد و در آخرت از نعم بهشت خود دیدار مولی که این همه را بفضل و کرم مولی نگاه داشت و نتیجه عمل بندگان باشد پنا آنکه فرموده جزا بکافران و ناعلمون عزیز من صلی الله علیه و عمل است که درین جهان پس برده قضای دل را بنقد روشن گرداند و تسعید البذل و منوهای بهشت شهود مولی تعالی بصیرت و ذوق شوق داشته ظلمت کفر و حجاب بزداید همین نور در آن عالم تمام شود فراخ تر و لطیف تر گشته چنان شود که آن ملک بی پایان را فرا گیرد و محیط گردد و عیانان غیم جنت را بدست آورد و خدا بمثل همانند را بصبر نماید و کبر حجاب از میان برخیزد و قطعا برده نماند و خطای دیگر که این خطا کاران کرده اند آنست که مشروع عمل اموات میان کامل داشته اند و هم از اول یقین می طلبند و می گویند تا یقین نشود که حقیقت کار چیست عمل کنیم باین راهی و بوجهل بیکار نشسته و در گوشت و بطالت افتاده می گذارند درین صورت نه عمل بودند ایمان خسر الدنیا و الآخرة و نیک بود بخسار این بسین و ندانند که لواذیت ایمان بعمل ثواب پذیرد و خانه توفیق عمل بایمان زیاده تر گردید و نور هر دو متعاضد است

اصلي ایشان داشت اقامت نمودند و در آخر هر دو بزرگ تفاوت چند سال در حين مرض که قوت حسن و حرکت مفقود بود از احمد آباد برآمده غزیت آن مقامات شریفه نموده برآمدند و موصول بکعبه معظمه فرصت یافته عنقریب بارتقا حلت فرمودند رحمه الله علیه و علی جمیع عباد الله الصالحین

شیخ حسین رحمه الله علیه

از یاران بندگی شیخ عبدالوهاب بود او در سلوک این راه رفتاری خاص و در بی قیدی بی تکلفی و بهمت فراموشی طریق مخصوص بود می فرمودند که این شیخ حسین از وقتیان ما بود عجائب حالتی مشنگ همتی داشت در خریدن ادنی چیزی مثل حبوب و بقول هر چه بدست اوی بود می داد و خواه مظهر می خواست و پویه و اصلا مقید نمی شد که حساب کند و بهای پرستی فرمودند وقتی از آب زبده می گذشتیم جامع شیر جمع شده بودند و درون آب میشه شیر بود و مجال عبور بر مردم تنگ آمده این شیخ حسین بستی کار گرفت و بردست دیگر چادر خود را پیچیده و درون میشه درآمد و شیر را که در آنجا بود پاره پاره کرد و برآمد و راه بر مردم کشاده داد می فرمودند وقتی شخصی در جائی بلند ایستاده ناز می کرد و در دلت نماز و سوا می نمود الفاظ نیت را تکرار می کرد چنانچه وقت بر حاضران مشوش ساخت این شیخ حسین دست به سر رسید و می زد چنانکه درون آبی که در پایان آنجا بود میفتاد و دیگر اثری از آن سوا که در باطن او بود اصلا نمانده وقتی پیش ایشان طالب علمی احیاء العلوم می خواند و زبان او بغایت لکنت داشت و در قرأت کتاب بسیار عاجز بود و مضطرب می گردید می فرمودند بارها بخاطر می رسید که باین کاری کج خلقی کرده شود بران نوع که شیخ حسین بآن مرد مصلی کرده بود و موجب زوال و سوا می شده اما از انانی آید حالت وی اقتضای آن می کرد شاید که بعد از صرف همت بتدبیر اثری ظاهر شود می فرمودند که یکباری ما بملاقات میان غیاث رفته بودیم و شیخ حسین همراه ما بود میان غیاث را در شان طهارت آب و نگاه داشت ظروف آن احتیاطی تمام بود که از کسی دیگر دیده نشده است و ایشان خالی از سرعت غضب هم نبود شیخ حسین آب از خم برآورد و بخورد و آن ظرف صغیر را که بومی آب از خم برآورده بود هم بر زمین نهاده میان غیاث در غضب آمد و فریاد زدند که های های این ظرف پلید ساختی این سخن از ایشان گفتن و از شیخ حسین آن ظرف را بر زمین زد و گفت اگر پلید شد شکسته بهتر میان غیاث خنده کردند و او را در کنار رفتند و هیچ نگفتند و درینجا شاید که بخاطر کی اد حاضران گذشت که این کوزه شکستن از شیخ تفصیح و اسرار بود چون جا نوبت باشد برای دفع خلجان او فرمودند که مذہب امام مالک آنست که ظرف که ملوث شد طهارت آن ممکن نباشد و استعمال آن جائز نیست پس غیر از شکستن آن ظرف چه سبیل باشد -

افتد و حقیقت یک نورست که در دل تصدیق است و چون بر زبان آید قرار گیرد و هرگاه در اعضا و جوارح سرایت کند اعمال خیر و نور علی نور میدی الله نوره من یشاء و راوول بهین ایام اجالی تقلیدی می شروع در عمل میکرد و پایی بر بساط توفیق نهاد تا وجود همه نورانی شود و ظلمت تقلید بنور تحقیق مبدل گردد و صورت تفصیل به ایام از برده اجال جلوه گر گردد آن پنج و پنج و محبوبانند که ایشان را راوول فطرت نور شهود منور بدست قرب و حضور مخصوص آفریده اند اما آن نیز نور و جلالی بسیط و جذب بهم اجالی است که بعد از نزول و درود بمقام سلوک تفصیل احوال مقام کمال در یافته برسد و قریب حصول مستقر و تنگ می نشانند سخن از ضبط بیرون رفت مقصود آن بود که هادی معلم شایع است و چیزی چند از علم راه دین حق تعلیم کرده و تلقین نموده است آن را باید دانست و بدان کار کرد و هر که جز او است اگر همان گوید که وی گفته یا چیزی گوید که شرح و بیان آن کند و باعث تقویت و ترویج و فروزی حال آن گردد مبارک است باقی همه بسیار و در و بال است حدیثی از حضرت می صلی الله علیه و سلم میاد آمده که مشغلی بر

شیخ عبدالعزیز بن حسن طاهر رحمۃ اللہ علیہ

بیان بعض اعمال خیرست ایراد
وی در اینجا مناسب می آید
بدانند و آگاه شوند که آن از کدام
مقام توبه نور و جانی انگشتان
دارد دست و چه عظیم خواهد بود
قدر و مرتبه آنچه از مثل این
مقامات ناشی و فاضل شده
در همه احکام و اوضاع کار خجاست
رسالت آمد ازین بیلست
و مردمان رسل انگاشته
آسمان گرفته و منصب اهل طهر
و وظیفه عوام پنداشته اند نفوذ
باسمین الجبل و الغریه حدیث
اینست که احمد و ترمذی از معاذ
بن جبل آورده اند که گفت
در کشید روزی برآمدن پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم برای نماز بآورد
تا نزد یک شد که طلوع کند
آفتاب پس شتابان از خانه
برآمد گیسو برداردند و نماز بگزارند
و سبک بگذارند بعد از سلام
صحابه را با و از بلند بخوانند
فرمودا همه بر جای خود بنشینند
بر خیزند پس فرمود آگاه بشید
می گویم شمارا که چهارزد است
مرا امروز از نزد دبر ملک برآ
نماز بامداد شب بر خیزم و بخوابم
کردم و گاه از نماز از پنجه
خواست بود تا گاه دیدم در گاه
خود را در نیکوترین سورتی از قرآن

خلیفه میان قاضی خان است از مشاییر متاخرین مشایخ چشتیه بود بسیار بزرگ بود عالم بود و علوم
شرعی و طریقت و حقیقت ابتدای صغری در ریاضت و ریاضت ناشی شده تا حدی که بجز توبه و شست
رسیده بود و هیچ چیز از او را و اوقات که در ابتدای حال التزام نموده بود تا آخر عمر فوت نشد وی در اتباع
مشایخ و حفظ قواعد و آداب ایشان یگانه عصر بود و او را در تواضع و علم و صبر و رضا و تسلیم و تفقید خلق
در عایت نظر می نمود در زمان خود یادگار مشایخ چشت بود در دینی بود او و سلسله ارشاد و مشیخت
بر پا بود وی از اهل سماع بود گویند که در وقت رحلت هم بنذوق و حالت رفت و ختم او بر این آیت
خدا فیسمان لندی بیده ملکوت کل شیء و الیه ترجعون قدس الله سره الغریه حدیث و الدمی فرمودند
که هر گاه ما را در ایام جوانی نظر بر جمال شیخ می افتاد بی اختیار حالت بکادست می داد از جهت معنی
شوق و غربت که در صورت او مشاهده می افتاد و تولد او در جوانی و در شان و تسعین
و شان با یک و نیم ساله بود که همراه والد خود بدین تشریف آورده و ششم جادی الاخری سنه
نهم و سبعین و تسعمائة وفات یافت و مرقد او هم در محن خانقاه اوست فقیر در تاریخ فوت و گفته قطعه

شیخ کامل عارف دوران خود عبد الغریه	آنکه می داد اهل دل را مجلسش یاد از نیست
هر چه از اوصاف اهل الله در عالم بود	حق تعالی از اول فطرت بذات او مرث
یادگار اهل چشت او بود در دوران خود	گشت از آن تیارخ فوشش یادگار اهل چشت

و آنجب اولاد او شیخ قطب عالم است عالم و فاضل و صاحب اخلاق حمیده و صفات پستیده قدم
صدق و استقامت بر سجاده پیر نهاده اوقات بطاعت و عبادت معمور دارد و عظم خلایا را و
شیخ جلیلیده است که در میان سایر خلفا و مریدان شیخ با اتحاد و اختصاص و محرمیت و عزت
امتیاز دارد و امر از جانشین شیخ او را می دانند و دیگر شیخ عبد الغنی بد او نیست که بصفت علم و
عمل و حال در ریاضت و فقر و عزلت و سایر آداب سلوک موصوف است و در فناء شهر دینی مسجدی
ست از عمارت فیروزی بعبادت مولی تعالی مشغول است در اوضاع و احوال او آثار قوت
و استقامت لایح و بایح است -

شیخ جنید حصاری رحمۃ اللہ علیہ

از اولاد شیخ فریدالدین گنج شمس بزرگ بود و بغایت کبر سن رسیده و عظمت طایر داشت و عت
کتابت او مجدی بود که آن را حبل جز بر خارق عادت نتوان نمود و در تمام آن مجید با اعراب

بیان صفت حق است مراد
بعصده صفت و شان است
که در محلی لطف و کرم بود و شوق
بعض صفت بسیار آید چنانکه
گویند صورت مسلمان نیست

می نوشت و خوارق دیگر نیز از وی نقل می کنند و او در بعضی رسائل خود از غرائب و نواد عالمی که از عوالم خداوی بوی روی نموده نوشته است که از حد و هم و فهم خارج است خداوند که آن را چه تاویل کرده است و چه او را برین داشته است گویند که بعضی اولاد او بجهت استبعاد خلق آنها را شسته و محو کرده اند و الله اعلم و فاته او در سنه و قبراو هم در حصار است -

میان نجم الدین رحمة الله علیه

سند وی مرید شاه جیو است صد و نهمی سال عمر داشت پدر او وزیر سلطان غیاث الدین بنده می بود عارف بود و صاحب حال و مجرد از علایق و از لباس بستر عورت اکتفا داشت هفت سال بود پیر او بر و نظر کرده بود و بجانب خود کشیده گویند که در احمد آباد از وی احیاء میت واقع شده بود بعد ازین قضیه از انجائنا غائب شد و هیچ کس از اهل آن دیار نشان او نیافت و بدلی آمد اکثر اوقات در مقام خواجه قطب الدین قاسم سر می بود و بعد از آن از روحانیت حضرت خواجه رخصت طلبیده و بمقام اجیر رفت و در اقباق اوقات وفات یافت گویند که خواجه بزرگ معین الدین یکی از اولاد خود در خواب نمود که شاه نجم الدین در صد و فوات است او را پیش حجره من جا باشد الا ان گور او در همان جا است -

شیخ برهان کاپلی رحمة الله علیه

بغایت مشغول مراض بود گویند که وی تصرف عالی و کشف جلی داشت و دهرهای هندی از وی در خلایق مشهور است بی گوشه حالتی و دردی نیست و بعضی گویند که وی اعتقاد ممد و یه داشت و الله عالم وفاته او را و اخر ائمه عاشره است -

شیخ سلیم بن بهاء الدین رحمة الله علیه

از اولاد شیخ فرید الدین شکر گنج است ولادت او در سنه ۸۹۰ شمسی و ثمان ماهه دی در او ان جوانی هم در لباس سپاهیان و ملازمان ریاضات و مجاهدات می کشید و بهر آن او ان پیش از تعلق بقید تزیین خیال سفر بر روی افتاد و در سنه ۹۳۰ هجری و ثلثین و تسعمائة برآمد بزیارت جوشن نصیر مشرف شد و در دیار عرب و عجم سیر کرده و بهجتها انداخت و کارها کرد و بعد از تمامای مدید بسکری که بهر مدبر ارباب ایشان از مدلی که وطن قدیم بود بتقریب ملازمت بعضی اماره رفته در انجا سکونت نموده بودند رسیده و در سیکری گوشه گرفته و مشغول شد وی مدت عمرت ایام کبرین و نه طری می داشت

مکتوبات شیخ
صدوت حال تفهین و اگر
حال خود را بیان می کنند که
من در آن وقت و صورت
نیک و حال شریف بودم
خود چون نباشد که وقت
شهود خاص و مجلی تمام و
افاضه انعام عام است
فلا اشکال پس نه آمد که با
محمد گفتم لبیک پروردگار
من گفتم سیدانی که کدام
اعمال است که ملا علی که
ساکنان حظایر قدس ملکوتند
خصوصیت می کنند در آن
اعمال یعنی در شرف و فضیلت
آن لبیک دیگر نزاع و بحث
دارند و در برداشتن آن
بمصدق قبول ثبت نمودن
در دیوان اعمال سابقست
می نمایند بر آد میان بدان
اعمال رشک بر نه گفتم
یار بنیدام تو دانا تری
بدان سگبار این نه آمد همچنین
جواب گفتم پس دیدم من
پروردگار در لقای تو فکرت
که نهاد هر دو دست قدرت
و انعام خود را در میان دو
شانه من نمایا فتم بر تقنین
را از انزل می در سینه خود
پس معلوم گشت و نکشف شد
برین هر چه در زمین آسان
بود و شناختم و در تمام اعمال
ذکر و را اگر رسیده پروردگار
من از من بایند آمد که با محمد
گفتم لبیک پروردگار بر گشت
در چه چیز خصوصیت می کنند

و افطار پخیز با سه سرو مضیف مثل سرکه کهنه و بعضی نباتات بارومی کرد و هر روز آب سر و غسل می کرد
و در بهارستان جزیره پیراهن یکتانی پوشید و بعد از اقامت درین مقام متاهل شد و فرزندان
و اولاد عیال بهم رسیده بر و رایام جمعیت بظاہر احوال ایشان نیز راه یافت و عمارتها و باغها
و چاهها ساخت و در مقام شیخ تنگن گشت نماز بر طبق عمل اهل عربین بر اول وقت ادا می کرد و
بعضی عادات مخالف شریعت که متعارف عوام باشند نیز رد داده طالبان را ریاضت مجاهده
می فرمود و ظاهر مجلس او مشایخ محافل اغنیاء و حکام بودی یکی را پسند و دیگری را زجر فرمودی و آنها
که بخدمتش رسیده اند و بغت محبت و اعتقاد او منقوت اند و چیزهای غریب از کشف و کرامت
و تصرف ظاہر و باطن از وی نقل می کنند و بار دیگر در شش ماهه انشین و تسین و تسعائیه بسبب بعضی
پریشانیها که از جانب همیون ملعون رسیده باز متوجه حرمین شده و سفرها کرده و در شش ماهه
و سبعین باز قدم آورد و سلطان وقت جلال الدین محمد اکبر اعلی السدشان را با وی رابط و عقاب
و اتحاد رغایت قوت و استبداد پیدا شد بقرب آنکه او را فرزند می شد توجه بشیخ آورد
حق تعالی او را پسران داد ایشان را هم در منزل شیخ تربیت فرمود و بادشاه را چندان عقد
صحبت و محبت نسبت بخانواده شیخ در ظاہر و باطن منعقد شد که حاجی در میان نماز جمیع توابع
و لواحق او از زن و مرد بغایت بادشاهان مخصوص گشتند بست و نهم ماه مبارک رمضان شش ماهه
تسع و سبعین و تسعائیه هم در اعتکاف ازین عالم در گذشت و هم در روضه که بنا آن بحضور خود
نهاده بود و بعد از وی حکم والی وقت تمام شد موقوف گشت و در واقع عمارت مسجد و آن روضه
عمارتی است که بر روی زمین مثل آن عمارت بسیار کم خواهد بود تاریخ تاسیس او ثانی مسجد الحرام
و تاریخ اتمام خانقاه اکبر رحمة الله تعالی علیه.

شیخ نظام الدین انبلیشی رحمة الله علیه

مرید شیخ معروف جوینوری است که مرید مولانا آمد او شایع کافیه و هدایه است و سی سالک
مجدوب است حال صحیح داشت و سکر و تلوین بر حال او غالب بود در او ان سلوک ریاضت
شاده کشیده بود اخراق باطن و کشف خواطر و رغایت ظهور داشت هر که بملازمت شریفش رسیده
است البته چیز ازین باب مشاهده نموده و سی آذماع پر میز کردی و مریدان را نیز از ان
و از تعلق بمظاهر صوری منع فرمودی و گفته با در اگر چشم نه بندند و ریاضت نفرمایند کجشکان
جنگلی گیر و اگر ریاضت فرمایند کلنگ شکار کند و در باب سماع فرمودی چرا در اختلان باید افتاد
و اگر تقلید کنند باید که تقلید او اهل و کلانتران کنند و با وجود آن گاهی که مالتش در گرفت

لما اعلی این باقیم بیاب
خصوصت می کنند در کفارات
یعنی عملهای که هر چه از گناهان
صداد گردد بدان بخشند و از
مواخذ کردن بران بگذرند
پس گفت پروردگار که دست
کفارات انتم برافتن برای
در یافتن نماز جماعت و تسین
در سجده نماز گزاردن و انظار
در یافتن وقت نماز آینه
و وضوی کامل سیرات آوردن
هنگام باخوش داشتن طبیعت
آب را چنانکه در حال ضعف
و بیماری و سختی سرواوند
آن باز ندامی دیگر آمد یا محمد
میدانی که در چه چیز خصوصت
حق محبت می کنند ملائکه گفتیم در جات یعنی
عملهای که بدان مراتب در جات
بندگان در درگاه عزت بلند
گردند آمد که در جات کدام
ست گفتیم اطعام طعام
بسکنان و گرسنگان و ان
یعنی انعام و احسان ایشان
کردن تا آن با قوت معیشت
خود گردانند و لین الکلام سخن
با خلاق نرم گفتن باز درستان
در شتی نمودن و در بعضی روایات
بجای لین الکلام انشاء اسلام
آمده یعنی آشکارا اسلام اوان
پیکار و آشنا و الصلوة الطیل
والناس نیام و نماز گذاردن
در دل شب هنگامی که مردم
در خواب باشند اشارت
باجتماع صفت خود و تواضع
و عبادت است که موجب رفیع

آتش در نهاد او فتادی و گاهے کہ اجتناب کردی خون نشستی و زحمت کشیدی و اکثر سخنان او از آداب طریقت و فضائل اعمال بودی مگر با صاحب سر خود از توحید و حقائق نیز گفتنی نقل است کہ معنی متصل صبح صادق بر آمدی و نماز کردی و روزی بر طریق معبود درون مسجد مصلّا گسترده بودی درون خلوت کہ بر آدم هم بیرون ایستاد و گفت کہ همین جا نماز میکنیم شاید کہ در اینجا از موزیات چیزی باشد آخر چون نگاه کردند پنهان بوداری در گوشه مصلّا پیچیده در آمده بود و فاتمی در سالنہ احدی و ثمانین و تسع مائے -

شیخ جلال قنوجی قریشی المشهور به للارحمۃ اللہ علیہ

صاحب ذوق و حالت و وجد بود و در دعوت اسما و الهی نیز فتوح داشت شبها بر خود گریستی و فریاد میکردی و نغمه زدی و بارها در غلبه جذب و حالت تغیر وضع ظاهر کردی و بر خرسوار شدی و در کوچه های شهر گشتی بسیار سن و عمر بودات فی سئۃ ثمان و ثمانین و تسع مائے

شیخ جلال الدین تھانیسری الکابلی رحمۃ اللہ علیہ

مرید و خلیفہ شیخ عبدالقدوس ست از مشایخ مشایخ وقت بود عالم بود و عامل مستقیم و شیخی کامل از اول عمر تا آخر لطاعت و عبادت و درس و وعظ و ذکر سماع و ذوق و حالت گزرا نیاید سن طویل یافته بود بر حفظ آداب و نوافل و رعایت او را و اوقات تا آخر حیات مستقیم بود نقل است کہ او را پسر فوت کرده بود در آن چند گاہ کہ در مصیبت او داشت سماع نکرد آن در و بر رحمت الهی مختلط نگردد و شرک نباشد اکثر مکتوب شیخ عبدالقدوس بنام اوست و او را نیز مکتوبات است بر طرز مکتوبات پیرات رحمۃ اللہ علیہ رابع عشر و بیست و نهم و تسع و ثمانین و تسع مائے و ہوا بن خمس و تسعین سئۃ رحمۃ اللہ علیہ -

شیخ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

پیر فانی بود از جانب ملتان بدلی افتاده سیاحت بسیار کرده و ریاضات شاقہ کشیده اکثر اوقات ساکت بودی و سخن کہی کم کردی بندہ بلا زمت او رسیده بود و طریقہ التفتا و عنایت را دیده و بفقیر سخنان بسیار کرده گویند کہ وی می گفت کہ من منتظر پسر هستم حق تعالی او را درین کبر سن عنایت کرده و بعد از ولادت او نقل کرد و راجعہ بود بخادمہ فرمود کہ چیزی در خانہ هست بیا تا بدین کنم خادمہ گفت کہ ترا کے در خانہ چیزی بود

مکتوبات شیخ
درجات علوم مراتب شجر
شرف مرد بجد دست و کرامت
بسجود ہر کہ این ہر دو ندارد
عدمش بہ وجود ہر دو ندارد
فرمان آمد کہ بخوان ہر چه بخوانی
پس ما کردیم و در روایت
آمدہ کہ تعیین دعا ہم از در گاہ
آمد کہ چون نماز کنی این دعا
برخوان اللهم انی اسالک
فعل الخیرات خداوند سوال
می کنم ترا توفیق کن کن کار
نیک او ترک کن کارهای بد را
و گزشتن کارهای بد را
لہسا کین و دوستی سکینان
کہ ایشان را دوست دارم
زیر کہ دوستی ایشان نشان
دوستی ایمان و ترک مجوسیت
ست یا دوست داشتن ایشان
مرا آمل ہر دو چنی یکی است چون
ایشان وارد دست داشتند
لابد وی نیز ایشان را دوست
خواہ داشت چہ دوستدار
خود را ہر کس دوست دارد
و محبت یک نسبت است کہ در
ہر دو وطن افتادہ و بر تو افتادہ
است و ان تقرب فی و ترجمنی
و سوال می کنم ترا ای پروردگار
کہ بیا روزی گناہان مرا زحمت
کنی بفضل خود بر من اصل
اینست و اگر مغفرت و رحمت
پروردگار نباشد خلاص
دنجات ممکن نیست آدمی
مرا سرگذاہ و تقصیرات است
کہ ام عمل و کہ ام کار کشاست
در گاہ قبول باشد و گنجی

تمام عمر وی بر ریاضت و سلوک این راه گذشتہ ذوق بسیار و صحبت خوشگوار داشت گاہے
اورا بر آواز ناله دردی و شورشی و گریہ در می گرفت کہ بیان آن از حد تقریر بیرون است
باصطناع از ما و راه النہر است و سالہا در حرمین شریفین بفقرو ریاضت و مجاہدہ و عبادت
گذرانیدہ در زمان دولت افغانان در حدود ۵۰ و ۶۰ سال و تسع۷۰ و ۸۰ سال و تسع۷۰ و ۸۰ سال
آمد و صحبت اکثر مشائخ این دیار دریافتہ اکنون در دہلی بدایچہ لایق وقت درویشان باشد
می گذرانید و در ۹۰ و ۹۵ سبب و تسعین و تسع۷۰ رحلت کرد و قبرش نزدیکی ترہ شیخ برہان الدین
بلخی است رحمۃ اللہ علیہ۔

مولانا بختی رحمۃ اللہ علیہ

نام وی محمد است بختی تخلص و در اوائل حال بسیار بے قید و بے ملاحظہ بود و در آسنہ
توفیق الہی رفیق حال او شدہ اورا براہ فقر و ریاضت آورد سی سال صوم دہداشت
و ریاضت کشید و در دہلی قریب مقام شیخ نظام الدین اولیا میرزا محمد عزیز کہ عظیم خوانین
عصر است برای وی خانقاہی بنا کرد و در آنجا مشغول می بود و ہم در آنجا مدفون گشت
در گوشہا و ویرانہا دہلی بسیار گشتی چیزے از کشف قبور نیز از وی نقل می کردند و در
وقت رحلت نیز بیدار دل و با خبر رفت مولانا حسن کشمیری کہ جوانی عالم و فاضل بود و ب
و مہذب مقبول لہا و متقدرویشان است تا پنج وفات و گشتہ است
کہ بودش نظیر رشک ریب سال تاریخ آن ملک سیرت
فات فی السبت شیخنا بختی
فات بختی نہا رسید ز غیب

ذکر بعضے مجازیب بے ملاحظہ تقدیم و تاخر

شاہ ابو الغیب بخاری رحمۃ اللہ علیہ

پسر شیخ حاجی عبدالوہاب بخاری است سکری طائف و حالتی غالب اشتہور زمانی کہ تحصیل
علم کردی با طالب علمان سبقت و درس التماس کردی و اعتمد از نمودی کہ شاہ اکرم خواجہ
و در اعتماد بر فرصت وقت نیست خدا داد اند کہ چہ حالت پیش آید سبعتی ہر چہ تمام تر برا کثر
کتب متداولہ عبور نمود بعد از ان اورا جہد پیش آمد و از ہمہ کار ہا باز ماند **نقل است**
کہ وقتی تمام روزمان در خانہ ایشان بختہ بودند تا بہا گرم شدہ ماندہ بود وی آمد و ہر دو پایہا
را بہا بہا تھا و باقی ایستاد و از ان اثری در پای شریفش ظاہر گشت **نقل است** روزی

بعد از ان فرمود حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم این قصہ کہ ہم حق
ست آن را یاد گیرید و پس از
یا در رفتن تعلیم کنید و گران
اکھد کہ در ضمن این شرح
و بیان کہ متضمن تعلیم این قصہ
شد عمل باین حدیث بہتال
این امر وقوع یافت باید دانست
کہ بہتال ترین اعمال دراجر
و خواب و نزدیک سازندہ
ترین بندہ را بجناب حضرت
کرم و ہاب نماز است و صحیح تر
و صادق ترین احوال عالی
کہ در نماز دست دہد و نماز قرة
العین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم و آنحضرت را در نماز نشود
خاص و صالی مخصوص بود کہ
و غیر آن نبود لی مع اللہ
کہ فرمود نماز بود اگر چہ بوس
صلوات اللہ و سلامہ علیہ دایم
الوصال ہستید و در قرب حضرت
ذوالجلال بود اما اینجا خلوتی
دیگر و محبتی دیگر بود قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما لکون العبد من بہ و بہا جہ
فرمود بندہ را یعنی ذات شریف
اورا در سجود و قنوتی است کہ
در اتحاد و یگانگی بالاتر از ان
حالتی نیست مثال بر معراج
نسبت بسائر اوقات نہیں
را بقدر معرفت صفائے
وقت و علم و حال و اسرار
و انوار نماز نصیب ہست و از
مشائخ ہر کس موافق حال
و مقام خود آن اشیر کردہ

بر یارت پیران خود رفت و گفت اگر نصیب است فردا نیز در ملازمت شما میسرسم از اینجا بخانه آمد و پیش والده رفت و پرسید که ماما هیچ می دانید که من سید هستم گفت بابا تو سید و پدر تو سید فرمود از پدر و جد که می پرسید من سید هستم یا نه بعد از آن خدمت کار را پیش خود طلبید و گفت برای صاحب خود چه نوع خواهی داشت باری بگریزید همان روز یار و زدیگر و اسد اعلم رحلت نمود.

میان معروف رحمه الله علیه

مجدوبی بود در مقام حضرت خواجه قطب الدین در گنبد قدیمی که نزدیک تقبر شیخ برهان الدین بلخی است می بود با وجود حالت سکر و جذبه در علم کسیر آیت بود از آیات الهی در وقتیکه شیر شاه قلعه دلی را ویران کرد و بجزر شنیدن غائب شد که هیچ نشانی از او پیدا نشد.

شیخ علاء الدین مجذوب رحمه الله علیه

او را شیخ علاول بلاول نیز گویند او در کشف حال و اطلاع ضمائر آیتی بود از آیات الهی هر کس که بخدمتش رسیده است البته حیرت درین باب از وی دیده در او اهل حال طالب علی می کرد بیشتر احوال در سامانه بود می در دلی نیز میان طالب علمان می بود بعد از آنکه او را حالت جذبه در گرفت در آگره افتاد و تهاجر بود بعد از آنکه بسبب ظهور کرامات و امارات مردم را با وی رجوعی افتاد و خادمان برای او خدمتگاران می خریدند و در خدمت او می گذشتند و او بمقتضای طبیعت بشری میلی می فرمود و از بعضی از آنها ولد می نیز پیدا می آمد خدمت می شیخ رزق الله قدس سره می فرمودند که یکبار می از همت اخبار بعضی فرزندان که غائب بود متردد بود می خواستم که برای خیریت او تصدق کنم یا قرآن بخوانم یا اسمی از اسماء الهی را در دیگرم در همین تردد پیش شیخ علاء الدین رفتم تا بهره ایشان اشارت کنند بران عمل نمایم بچندی که مرادید فرمود قرآن عظیم از همه فاضلتر است

می فرمودند که روزی بخدمتش عرضه کردم که ما را یک مشغولی فرماید که آنرا کار به بندیم فرمود شمارا نخته عشق بس است حاجت بچیز دیگر نیست و خدمت ابوی قدس سره می فرمودند که یکبار می از صحبت یاری جدا مانده بودیم و بغایت اشتیاق او داشتیم و آن یار در دلی بود شبی در خواب می بینم که من آن یار در خدمت شیخ علاول بلاول نشسته ایم من هست آن یار می گیرم و پیش شیخ می آورم و می گویم که بروست این جوان بوسه میدهد شیخ می گوید

کاتب حروف را نیز در ابتدا کتابت این مکتوب حالی دست داده و منتی فرساید که چیزی از آن چه یافته است بنویسد چون مکتوب بآخر رسید آن ذوق نماند و منت از دست رفت انشاء الله الحق و مکتوبی دیگر اگر وقت مساعد کرد و توفیق باری بچیزی بظهور رسد الامور مروه باوقاتهای این قدر بس است و علی السید السند و ابی الکرم محمد و الهی صبحه اجمعین و سالکین من اتبع الهدی و احیاء الدین الحق المبین و العاقبت بالخیر

لا اله الا الله محمد رسول الله فیلسوف و زکات خواجه نصیر طوسی بجانب شیخ عالم عارف صدر الدین قونوی قدس سره تعالی سرها العزیز نامه نبشت و در خواست کرد تا چیزی از راه وصول بحق بنویسد و راه نمایی کند خواجه نبشت که اگر شیخ سخنان از حقایق و معارف متعلق بوجود و طریقه توحید و تحقیق سبب انوار و ماند آن چیزی خواهد نوشت تا ویرانیز در انجا بقوت علم و فکر محال گفتوگو خواهد شد

و هنگام حرکت زبانی گرم
خواهد شد شیخ دعای چند از
او عیال آورده انتخاب و در فرشتا
تا آنها را و در خود سازد و بران
مرا و من نماید اما راه کشاد و گداز
و روشن شود بعد از آن هر چه
منصبت افتد کرده خواهد شد
نصیر طوسی را این معنی از شیخ
ناخوش آمد و گفت ای سنانا
بابتدیان و نود آید گان او
بنویسند و بمنش من که در علوم
و معارف و خوشگانی کنم در
تحقیق مطالب باید بماند رسید
ام چه مناسبت دارد و شیخ
فرمود اصل همین است هر کس
از آن گنجینه آیت از گنجهای
الهی که رسول وی تعالی صلی
علیه و سلم گنجینه داراوست
بکمال وی در مصالح بندگان
وی خرج می کند مبتدی و می
چ باشد همه ریزه خواران این
خوان اند بخور علم و عقل منتی
نشان شد و عمل شرعی باید
تا کار بر آید **بعل کار بر آید**
بسخن دانی نیست مقصود
از توطیه و تمهید سخن باین
حکایت آنست که دعای چند
بود که بصلی و وقت تشبث
با آنها در دفع شر از راه و صیل
جمعیت وقت از واجبات
وقت ایشان نمود و تذکیر
و اعلام بدان از مقتضیات
محبت و خیرخواهی بود و در نگاه
ما را متابعت و محبت مشایخ
مشتراک داد و از پیروی

که شام بوسه دهید که عاشق حق تعالی او را قبولی خواهد بخشید صباح آن شب بیکه تر بخندست
شیخ رسیدیم دیدم که بر در شاهاده است از دور مرا بید و فریاد کرد و گفت بروید زود بروید
که مشتاق شما اند و این دو کلمه را گفت که خیر دین خیر دین همان ساعت غنیمت دلی مصمم گردیم
و متوجه شدیم کسی از جنس خدمتگذار همراه نبود در شخص آن اندک توقفی می بایست کرد چون
اشتیاق عظیم غالب آمد مقید بآن نشدیم در سراسر فرود آمدیم شخصی پیش آمد گفت نام
توصیت و کجای سیر وی گفت نام من خیر دین است دلی میروم می خواهم که در نزد است با شما چون
بمنزل دیگر رسیدیم شخصی دیگر پیش آمد که بدلی می رفت و نام او نیز خیر دین است سر آن لفظ
خیر دین که شیخ مکرر فرموده بود اکنون ظاهر شد آن هر دو خیر دین همراه باشند و چون بدلی
رسیدیم آن یار بسیار آنها را اشتیاق نمود و خوش حال شد تاریخ وفات او علیه السلام الدین مجذوب
که نهند و چهل و هفت است -

مسعود نخاسی قدس سره

دیوانه بود در بدایون شیخ نظام الدین اولیای فریادخواج زین الدین ساکن مدرسه معزی
او را گفت ما را فایده ای که گفت شراب بیا رخا ج زین الدین غلام را فرستاد شراب آورد
پیش پوانه نهاد و پوانه گفت بر کنار آب ویم آنجا بخوریم رفتند و بر لب آب نشسته دیوانه خواج
زین الدین را گفت بر خیز ساقی شو بر خاست پری کرد و می داد دیوانه می خورد و چند آنکه
مست شد گفت جامه بکشیم و در آب رویم چون از آب بیرون آمد خواج زین الدین گفت
بر تو باد که پنج خصلت را ملاحظه کنی -

میکی در خانه کشاده داری بر هر که هست -

و دم طلق الوجه پیش آئی و ترحیب و بشاشت نمائی -

سوم آنکه هر چه میسر شود در بیغ نداری از قلیل و کثیر پیش آری -

چهارم آنکه بار خود بر کسی نهی -

پنجم آنکه بار کسان را تن در دهی -

شیخ حسن مجذوب قدس سره

از قصبه ریری بود در دلی سیری کرد و با سلطان سکندر رودی عشق می باخت گویند
که او را چند بار سلطان مذکور در بندی خانه نهاد و در بست روز دیگر دیدند که در باز آری گرد

وسیری کند یکبار دیگر سلطان سکندر در محل خاص نشسته بود که او یکایک پیدا شدند نمود
این جا بے رخصت با چون آمده گفت من عاشق تو ام بخت دیدن تو آمده ام منتقلی پر آتش
در پیش بود گردن دیوانه گرفت و در منزل نهاد و زمانی طویل برین حال گذشت بعد از آنکه
سر برداشت اثری از آتش در روی ظاهر نبود.

شیخ حسن بودله دهلوی قدس سره

از اولاد بعضی اہالی واکا بر شهر بود از اول فطرت مجذوب آمده و از اوضاع و اطوار
این عالم غافل و فارغ افتاده بود و وضعی عجیب و حالتی غریب داشت اکثر احوال بہنہ
بودی و عضو مخصوص او کہ مردان را باشد اصلاً انتشار نکردی گویا کہ غلو و رگلی را در دیوار
زده اند ہر چہ از زرو جامہ پیدا شدی ہمہ را با تو الا ان و ہر کہ حاضر بودی بخشدی و با وجود
این حالت در مظاہر صورتی کہ در محافل حاضری بودند نگران بودی و ذوقا کردی بتعصی
از علمائے وقت او را در خواب دیدند کہ در خدمت سرور کائنات علیہ الکریم التجات حاضر
ست و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را وضوی کنند و بعضی دیگر گویند کہ بعضی حاجیان از کہ
آمدند گفتند کہ ما او را در حرم مکہ دیدہ ایم و قات او در حد و مکہ نہصد و شصت و چہار
باشد و اللہ عالم و قبر او در بازار دہلی نزدیک روضہ خواص خان ست و این خواص خان
از موالی شیر شاہ بود و در سخاوت و صلاح از افراد وقت بود اوصاف و احوال نہاد الوصف
وارد و بسبب شہرت بلکہ کثرت برہمین قدر اختصار افتاد و او را سلیم شاہ شہید ساخت
در نہصد و پنجاہ و ہشت رحمۃ اللہ علیہ.

شیخ عبداللہ ابدال دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مردی بود مشہور مجذوب و صاحب حالت در بازار ہمار قص کنان گشتی و دہرہای
ہندی سادہ موافق حال گفتی ہمراہ او مردم با و تھا و رہا بہانیزی گشتند نقل ست
کہ روزی بیمار بود تا اہل خانہ او را چند کس دست در بغل کردہ بر خیزانیدند و بہ ہیز خانہ
نشانند و درون خانہ باز آمدند تہان لمحہ دیدند کہ او غائب شد و اثری از وی پیدائست
خدمت عمی شیخ رزق اللہی فرمودند کہ چون در جرات رفتیم از مردم ذکر او و دہرہای
او بسیار شنیدیم گفتیم وی اینجا کجا آمد او دہلی بود گفتند کہ اکثر احوال اینجا می بود او
بہ دہلی کجا رفت شیخ از قریب بیان ما بود با جہد فقیر نسبت خواہر زادگی داشت ہر گاہ جدا

مکتوبات شیخ
اغیار محفوظ اول افوض
امری الی اللہ العزیز
در کتابت نفس از شر اعدا
حساد حکم اکسیر دارد و ہمہ در
منطوق قرآن مجید این
خاصیت را بدان منوط و
مربوط ساختہ می فرماید و قتلہ
الدسیات ما کرم و اوحاق
آل فرعون سوء العذاب
اخذل این قصہ در سورہ
سورن آل فرعون ست
کہ قبطیان در ہلاک ستمیصال
وی سعی داشتند و برکت
این تقویہ لطف و حمایت
حق او را از شر اشرار و قات
نمودہ عدی مہین در اینجا
مقبوریت و اگر قصد تفسیر
و توفیق ہر روز قریب باید
کہ کمتر از دہ باشد و زیادہ
بر صد حاجت نیست ہم
لا الہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین کہمائی
دیگر است از گنجینہ کلام آفرین
عالم تعالی و تقدس کہ در کتابت
آن فرمود و مہینہ من الغم
و کذلک نجی المؤمنین صل
آن قصہ بونس علیہ السلام
ست کہ در حکم ما ہی افتاد
و پروردگار عز و ملا برکت
این سبب بخاتش داد و فرمود
فلو لا انک کان من پسین للبت
فی بطنہ الی یوم یبعثون شاہد
بر توحید و عظمت الوہیت
در کلام لا الہ الا انت و شہود
عجز و عبودیت در انی کنت

خواص و فوائد از شریف افوض امری الی

تقدیر

فراہم کردہ لا الہ الا انت

در آن حالت سکر و جذبه دیدی متوجه شدی و گفته که تو خویش حقیقه مائی بخلاف اگر در آن دیگر را دیدی که از مشرب معرفت و محبت بیگانه بودند اصلاً متوجه نکشتی رحمة الله تعالی علیه

میان مونگر قدس سره

در لاهور بود از مجاذیب وقت بود منفسه گیر او جذبه قوی داشت خدمت حاجی محمد می فرمایند که در وقتی که ما به لاهور رفتیم شیخ حسن بود که بسبب محبتی که با ما داشت همراه ما بود روزی در مجلس نشسته بود ناگاه شیخ مونگر رسید چون نظر او بر شیخ حسن افتاد گفت تو اینجا کجا آمده و ترا بدینجا چه تعلق است همین گفتن بود و از شیخ حسن از اینجا اگر بختی صلا بجای ندید و از اینجا بی توقف گریخته بدلی آمد و قرار آمد.

بابا کیو ر مجذوب قدس سره

باصول از کالپی است در ابتدای حال طریق سلوک بسیار ورزیده و سقامی کرده شبها بخانه ضعیفان می گشت و خنما پر آب می کرد آخر بمردی رسید که حالت جذبه ضعیب او شد در گویا رانده و ابواب فتوح بروی مفتوح گشت و دلها می اهل عالم بوی رجوع شد **نقل** است که وی اکثر احوال در استغراق بود مگر بعضی از حوایج طبعیه او را قدری افاقه دست میداد بعد از چند روز چیزی از جنس جوب تناول می کرد و از لباس بستر عورتی اکتفا کرده بود و اکثر اوقات آن هم نداشت جامها نفیس پیش او می آوردند او مردم می بخشید اغنیا را بخود کمتر راه می داد و بدیل عالم را می داشت و از وی خوار بسیار نقل می کنند و انتساب او در سلوک بسلسله شاه مدار بود و بکبر سن رسیده بود و از اسرار بسیار خبر می داد و تاریخ فوت او بعضی از فضلا عصر کیو ر مجذوب یافته اند علیه الرحمة.

باین مجذوب قدس سره

در اجمیر بود بر درخواه معین الدین قدس سره افتاده بودی فرزند ناووه بود و در اجمیر و راجه به آلمی دست داد **نقل** است از شیخ حمزه و هرسو که می گفت که چون در اول حال تو به زیارت خواجه بزرگ معین الحق والدین رفتیم قدس سره این باین مجذوب می کرد و در گرد او بودند گفت میان می آید مردم هر جانب نگران شده اند که خواهد بود ناگاه از گوشه من پیداشد گفت اینک میان آمد چون نزد یک رسیدم گفت میان نزدیکت یا

من الظالمین ذوق عظیم دارد که دریافت مقصود از احاطه آن بیرون نتوان شد و بعضی از اهل این شان گفته اند که اداست و اتمام عدد هیز از دین و بیکی بمنزل مقصود رساند صد و درین طریقه که ما نمیم حایت بیچ عدد معین در کار نیست ذوق و حضور در کار است و فی الحقیقه چون سرودعا و عدد دست نما از جناب شارع عددی معین نگردد قطع بدان نتوان کرد و علم بر اجتهادی نیست الله اعلم الرسالة السادسة والتلثون استیناس انوار انقبس فی شرح دعا انس لا اله الا الله محمد رسول الله بسم الله على نفسي وحبني بسم الله على اهل و مالي و ولدی بسم الله على ما عطا الله الله ربی لا اله الا الله شیدا الله اکبر الله اکبر الله اکبر و اعز و اجل و عظم ما عطا و احذر عن جارك و جمل تناو ولا اله الا الله لا اله الا الله من شرف نفسی و من شرف کل شیطان مرید و من شرف کل جبار عنید خان و توکل بحسب الله لا اله الا هو علیه توکلت و هو رب العرش العظیم ان ولی الله الذی

نول الکتاب هویتولی
الصالحین این عاقل
بن ملک ست رضی الله عنه
که خادم رسول الله صلی الله
علیه وسلم دوه سال خدمت
آنحضرت کرد و آنحضرت او را
بالتماس مادرش بدعا
خیر در دنیا و آخرت مشرف
و مخصوص ساخته و حق سبحانه
و تعالی بدعا آنحضرت و غیر
و مال او نادوی برکت عظیم
داده و عمرش از صد سال تجاوز
شده و اولاد صلبی اش بعد
تن رسیده هفتاد و سه تن
از ذکور و بانیاث باغ و
بستان وی در یک سال
دو بار میوه می داد این برکات
دنیاست برکات آخرت را
خود چه توان گفت شیخ جلال الله
سید طی که از اعظم علمای حدیث
ست در کتاب جمیع الجوامع
می آرد که ابوالشیخ در کتاب
ثواب و این عساکر در تاریخ
آورده اند که روزی انس
رضی الله عنه نزد حجاج بن
یوسف ثقفی نشسته بود حجاج
حکم کرد تا چهار صد اسب از
انجاس مختلفه در نظرو
در آورد پس بانس گفت
هرگز دیدی کسی صاحب این
محمد رسول الله را مثل این
اسبان و دیگر اسباب و لت
و کمیت بود فرمود بخدا گویند
بتحقیق دیدم من نزد آنحضرت
صلی الله علیه و سلم چیزی را بهتر

رسیدم کتاره در گردنم کتاره را گرفت و گفت این چیست گفتیم این سلاح ست سنت پیغامبر
کتاره را بگذاشت اندک خرج دادم از گره من بگذاشت گفت این چیست گفتیم تو شتر راه ست این سنت
پیغامبرست صلی الله علیه و سلم مراد و شانه بود هر دو شانه را بر آورد شانه سر را دور تر پرتاب کرد و شانه
ریش ست من داد من باین اشارت همان زمان مخلوق شدم درین اثنا شیخ احمد مجید و خبر یافت که کس
قاضی کریم الدین تارک شده آمده است مراد خانه همان برو میان باین در مجلس حاضر بود هر یکی با
با اهل مجلس نواله می داد و هر کس از دست او تبرک بر می گرفت یکی در آن میان گفت که این همان
اورا چون محرومی گزاید طبقه که پیش می بود تمام برداشت مراد داد و گفت هر کس القمه و میان تمام طبق
همین که از انجاء برخاستم مردم مرا میان حمزه گفتن گرفتند و فتح باب من از آن روز شده
نقل است که چون سلطان بهادر پسر بادشاه گجرات در زمان شهرادگی از پدر رنجیده
بدیار اجمیر آمد اول بزیارت خواجه رفت و اجمیر در آن زمان در دست کافران بود و مقام
خواجه را معبد ساخته بودند و بای بتان کرده سلطان بهادر در دل خود نذر کرد که اگر مرا
حق سبحانه و تعالی بادشاه سازد آنچه حد انتقام ست ازین کافران بکشم میان باین هم در انجا
می بود بایه خود که شادان نام داشت فریاد زد که شادان شادان تخت بلند بنه که مرغ دریائے
رسیده است بهادر این تفاؤل گرفت و برگشت و بعد از آن چون بادشاه شد بر سر این ولایت
مقتضای عهدی که داشت وفا کرد و از کفار آن دیار انتقام کشید.

آله دین مجذوب قدس سره

در ناز نول بود صاحب نفس اکثر اوقات در بازار ناز نول بودی و الا آن قبر او سهر انجاست
در هر جا که نشستی تا چند روز بر نخاستی و با خود در سخن بودی گلته در گریه بود و گاهی در خنده
و گاهی با خود در اغراض بودی و گاهی دوتاره زدی و بذلهای افغانی گفتی نه که منته و چرین
در برداشتی و در دست و پا آهن پوشیدی و در وقت تکلم و خطاب چنین گفتی خدایا بیا خدا یا برو
خدایا بنشین بهر که سخن کردی همچنین گفتی ملا محمد ناز نولی می گفت که مادر من می گفت که تو
طفل شیر خوار بودی یکبار چنان بیار شدی که اسید حیات منقطع شد آله دین دیوانه نزدیک
محل ما بگذشت بیک گل کوزه داد و گفت برو و این گل در خانه فلان پسر آنکس گل آورد و من
داد و من آن را تقوید ساختم و در بازوی تو بستم حق تعالی ترا صحت داد و پدر تو برفت و آله دین
را انجاء خود آورد تا چیزی بخوراند آله دین گفت خدایا چیزی گرم و چیزی سرد و چیزی ترش
و چیزی شیرین پدر تو فی الحال برنج پخت و شکر و جغرات حاضر آورد و او خورده باز گشت گویند

که در سربازار گنده برپا کرده بودند وی هرگز اباپی در گنده دیدی او را خلاص کردی و پای
خود در گنده کردی و هم ملا محمدی گفت که روزی من فلوس چندند ز کرده بودم و در طلب
وی برآمده در اکثر جاهاش دیدم نیافتم ناگاه در گوشه شهر در مزبله دیدم که شخصی زنده بر سر
کشیده افتاده است در خاطر من رسید که مگر مرده افتاده است چون نزدیک رسیدم زنده
بجنبید و قسم که زنده است سر زنده بر آورد و گفت خدایا بیا چه آورده چند فلس که به نیت
او آورده بودم و دادم دست از خرقه بر آورد و آن فلوس از دست من بستاند و گفت خدایا بازگرد
اینجا مزبله است رحلت او در کلاس است و اربعین و شصت است و پانزدهم ماه شعبان شنبه
نزدیکت میدن صبح صادق و تاریخ وفات او مجدوب صادق است قدس سره

شاه منصور قدس سره

مجدوبی بود در دیار مند و صاحب کشت جلی و تصرف غالب نقل است که در وقتی
که محمد هاپون بادشاه متوجه گجرات بود کس را بخدمتش فرستاد تا قاولی درین باب گیرد
چون آن شخص پیش او درآمد تیری از ترکش آن شخص گرفت و پیرمائی او را بر کند و هم در پیش
نهاد چون آن شخص مبعر که سلطانی باز آمد کیفیت حال را باز نمود بادشاه فرمود که این نشان
آنست که ما را فتح نشود و لشکر مای سامان گردد و لیکن درین اشارتی است که اگر چه بشکریا
پریشان گردد و ابر شود و لیکن صلوات ماسلامت ماند و سلامت بجای خود باز رسم حضرت
شیخ عبدالوهاب می فرمودند که این شاه منصور مجدوب آب وضوی شاه بهنگاهاری که صاحب
ولایت سرهان پور بود زده خورده بود این حالت از انجا یافته بود و می فرمودند که در ابتدای
حال که غرمت بر سلوک این راه داشتیم و همت بر اختیار فقر و تجریدی گذاشتیم بخدمت شاه
منصور رفتیم تا قاولی و نفسی از ایشان بگیریم همین که در پیش وی نشستیم پرسید تو بهاکری
می توانی بخت و بهاکری در عرف عوام آن دیار زنان باجری را گویند و آن خاصه فقر است
که بدست بپزند و بخورند باز خود گفتند بهاکری بختن مشکل است بعد محنت باجری بدست
آوردی و آن را آس کردی و خمیر ساختی و همیزم جمع کردی و آتش آوردی آتش
می افروختی و نمی گرفت ناگاه در گرفت سروریش و روی همه سوخته شد بهکری بختن مشکل
ست همین سخن بزبان هندی شکسته که ایشان داشتند مجدوبانه تکرار می کردند بهراکه ایشان
این سخن می گفتند مادر دل خودی گفتیم بیزیم انشاء الله تعالی بعد از آن سر برداشتند و گفتند
اگر بپزد تو اند بخت همین لفظ را بچاه و حضرت باز تکرار کردند بهراکه ایشان می گفتند مارا

ازین شنیدم از رسول خدا
صلی الله علیه و سلم که فرموده
است اسپ که مردم نگاهدارند
سه قسم است یکی اسپ نگاهدارند
تا در راه خدا جهاد کنند و با دشمنان
دین و اعدای دین بجنگند
و گوشت و پوست و خون آن
روز قیامت همه در میزان
اعمال وی باشد و دیگر
اسپ نگاهدارند و در حاجات
خود سوار شود و دفع بیادگی
کند و یکی دیگر اسپان نگاهدارند
برای نام و آوازه تا مردم
برینند و بگویند که فلان چنین
و چندان اسپ دارد جای
او در آتش و دوزخ بود و سنان
تو ای حجاج ازین جمل است
حجاج بشنیدن این حدیث
بهم بر آشفت و با غلبه غضب
وی تیز شد و گفت اگر لایق
خدمت تو ای انس که پیغمبر
را کرده صلی الله علیه و سلم و کتاب
امیر المؤمنین یعنی عبدالملک
بن مروان که در سفارشش
و رعایت احوال تعین نموده
است نمی بودی که مردم با تو آرد
انچه می کردم انس گفت لا اله
عز و جلالی کرد بچشم بیجا
من دید بدستی شنیدم من
از پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم
کلماتی که همیشه در جاه آن
کلمات و ترسم آن کلمات
از سطوت بیج سلطانی و اثر
بیج شیطانی حجاج از بیت
این کلام از خود رفت بعد

سمت بر اختیار فقر و تجرید تازه ترمی شد دیگر از پیش ایشان برخاستیم و دنبال کار خود گرفتیم.

شیخ یوسف قدس سره

مجدوبی بود در راه و محفوظا الاوقات مردی بلند قامت جیم و مهیب و معظم و ستار بزرگ بر سر می بست و سر مخلوق می داشت صاحب کشف جلی و اشراق باطن شیخ قطب عالم می گفت که روزی او را در نجاس لاهور دیدم المیتاده و سخنان بلند و اسرار از جندی گوید و چیزها از خفیات احوال من بمن گفت که غیر علام الغیوب را بران اطلاع نبود روز دیگر بقصد ملازمت او رفتم تا در باب سفر تقاول گیرم و او را در جای که می جستم نیافتم بنزدیک داشتم باز آمدم و یاران خود از سرگذشت احوال چیزی می گفتند ناگاه وی در انجا رسید و روی بمن آورد و گفت زنهار سفر نکنی که مبارک نیست مردم اینجایی می گفتند که شیخ امروز بعد از دو دوازده سال اینجا آمده است و درین مدت هرگز او را عبور برین مقام واقع نشده رحمة الله تعالی علیه.

سویچن مجذوب قدس سره

دیوانه بود اهل حال و صاحب تصرف باصل از قوم کورده بود مسلمان شد و مجذوب گشت و در خدمت شیخ علاء الدین اجد هنی افتاد مدت عمر هم در خدمت او بمقام خواجه قطب الدین بسر برد و در راهی بروی گزشتی که چیزی نخوردی و نوشیدی و وقتها بودی که نزدیک بچند من طعام فرو بردی و تمام مشک آب آشامیدی وقتی او را دیدند که در انبار چونه افتاده است و چونه می خورد او را گفتند که این چه می خوری این طعام نیست گفت چه کنم این بدبخت حرص بسیار دارد جز بنجاک سیر نمی گردد.

ذکر بعضی از نساء صالحات

بی بی ساره رح

والده شیخ نظام الدین بابوالموید بسیار بزرگ بود از متقدمین ست نقل است که وقتی اساک باران شده بود مردم همه دعا کردند باران نیاید شیخ نظام الدین ابوالموید رشته از دامن مادر خود بدست گرفت و گفت خداوند بجزمت آنکه این رشته دامن من ضعیفه است

از ساعتی سحر برآورد و گفت بیاموزان مرا یا باجمه آن کلمات را گفت هرگز نیاموزم ترا بخدا سوگند که تو نه اهل آنی تا چون وقت رحلت انس رضی الله عنه رسید آبان که خادم وی بود بر پیش آمد و فریادش انس گفت چه خواهی گفت آن کلمات را که حاج از تو طلبید و تو بوی ندادی و او را نیاوخته گفت بی بیاموزم ترا آن کلمات را و تو از اهل آنی خدمت کردم من رسول خدا را صلی الله علیه و سلم ده سال پس در گذشت وی از دنیا در حالی که راضی بود از من و تو نیز ای آبان خدمت کردی مراده سال در می گذرم من از دنیا در حالی که راضی ام از تو بگو در یاد و شام این کلمات را بخانه یاد ترا خدا بخوان از همه آفات بسم الله علی نفسی و دینی حرز می کنم و پناه می سازم بنام خدا بر نفس خود و دین خود و توانم که مراد بسم الله مجموع بسم الله الرحمن الرحیم باشد که بخواند اولش گفتا نموده چنانچه گویند چه می خوانی گوید الحمد لله می خوانم یا الم می خوانم و مراد تمام سوره است و تخصیص کرد حرز را بنفس دین زیرا که بنابر تحصیل هر کمال وصل در سبب افعال نفس و دین است

که هرگز چشم نامحرم بر وی نینداهد و است باران بفرست از شیخ این حرف گفتن از خدا باران
فرستادن قبر او در پهلوی نمازگاه گفته است که قبر حضرت خواجه قطب قدس سرس پشت
آن واقع است رحمه الله علیهما -

بی بی فاطمه سام ۷

از صحاحات و قاعات و عبادات زمانه بود و در موقوفات شیخ نظام الدین و خلفا
الشان بسیارست می گویند که سلطان المشایخ در روضه فاطمه سام بسیار مشغول بود
شیخ فرید الدین گنج شکر فرمودی که فاطمه سام مردی است که او را بر صورت زمان فرستاده اند
شیخ نظام الدین فرمود که شیراز همیشه برون آید کسی نه پرسد که آن شیرازست یا ماده فرزندان
آدم را طاعت و تقوی باید خواه مرد با خد و خواه زن بعه در مناقب بی بی فاطمه سام غلو
فرمود که در غایت صلاحیت و کبر سن شده بود من او را دیده ام پس عزیز عورتی بود او را با شیخ
فرید الدین و شیخ نجیب الدین متوکل برادر خواندگی و خواهر خواندگی بوده است بنهار حسب
حال هر چیزی گفتی این دو مصرع من از ویاد دارم **هم عشق طلب کنی و هم جان نرسی**
هر دو طلبی و بی میسر نشود و نیز فرمود که من از بی بی فاطمه سام شنیدم که می گفت از برای
آنکه پاره نان و کوزه آب کسی دهند نعمتهای دینی و دنیاوی نثار او کنند که بصد هزار روزه
و نماز نتوان یافت و در موقوفات میر سید محمد کیسود رازی نویسد که روزی در مجلس شیخ نصیر الدین
محمود سخن در فضائل بی بی فاطمه سام بود فرمود فاطمه سام بعد از موت یا شخص حکایت کرد
که روزی بر محمود خویش در حضرت رب العزت می رفتم از طور ملکی در گذشتم ناگاه فرشته گفت
کیستی بایست چه باشد که نیک بیاک واری گزری و من سوگند خوردم که من هم آنجا نشستم
تا خود رب العزت تعالی مرا طلبد پیشتر و من ساعتی گذشت بانی خدیجه و بی بی فاطمه زهرا رضی الله
آمنند در پای ایشان اقدام گفتند ای فاطمه امروز به تو کیست که خدای تعالی بطلب تو مارا
فرستاده است گفتم من کنیزک شمام کدام عزت بالاتر آن باشد که شما بطلب من بیایید اما
من سوگند خورده ام فرمان شد فاطمه راست می گوید شما از میان دور شوید الی الی خاست
من از جا بلندیم بحضرت گفتم خداوند حضرت تو این چنین بی ادبان هم باشند که آیندگان
حضرت ترا نشاند این سخن گفت و آهی زد و در میان گور خویش نشست میر سید محمد کیسود رازی
کنایت از خود کرده می فرماید کمتر خد شکاران عرض می دارد که چنین گمان دارم که خواجه این
حکایت از خدمت خود می کرد اما برسم قدیم بلفظ غیبت می فرمود و در خیر المجالس می گوید که روزی

باز تقدیم کرد و نفس را از جهت
بودن وی موقوف علیه صل
کمال دینی و دنیاوی و لهذا
ایقاعی او در مملکت حرام است
و ابقای او حتی الامکان واجب
و در مسائل شرعی می آرد که
اگر یکی را القمه در گلو بند شود
و دم آبی که بوی آن تقدیم
شده را فرو برد بهم برسد شراب
خوردن که با جلع و شرج حرام
ست درین حالت او را
حلال گردد بلکه واجب بود
تا باعث بقای نفس و حیات
فانی که سبب حصول حیات
حققه جاودانی است گردد
و آجر آنکه کفر زبان باطنیان
قلب بایمان در حالت حیرت
اگره نیز هم ازین میل است
و از برای نگه داشتن جان اگر
ناشایستگی بگویند دل بخوا
خود بود نصیحت است بخت
ایقاعی نفس دین و اگر صبر
کنند عمل بعزمت نمایند آن
خود اعلی و ارفع است این
مسئله در کتب فقه تفصیل مذکور
ست از آنجا بایست که
بسم الله علی اهل و عالی
و ولدی بعد از حفظ و اعزاز
نفس و دین اهل مال و ولد را
یا بگوید که اسباب بقای نفس
و دین و ممد و معاون آنند بعد
بسم الله بر سر آنها آورده و بهمان
لفظ بسم الله که در اول آورد
بندگی نکرد و گفت بسم الله
علی نفسی دینی و اهل و مالی

و ولدی و سلوک این طریقه در
 عبارت نزد ارباب معانی افشار
 کتب بر آنکه هر دو قسم یعنی هر چه
 اول مذکور شده و آنچه در آخر
 ذکر یافته مقصودست و اعتناء
 و اهتمام بهر دو علی السویه است
 و اهل قائل هر دو بیک معنی
 است گاهی بمعنی تابعتان
 و پسران استعمال یابند و گاهی
 بمعنی اولاد اینها چون اولاد
 در آخر ذکر یافته معنی اول است
 درست و مال و منال چون در
 مقام بیح و تحسان مذکور
 گردیده و مراد بدان مال حلال
 افتد که وسیله آخرت گردد و حفظ
 و احراز آن نعم سعادت و ثمر
 کمال است باقی همه بیهوده و مال
 و نکال و ولد بمعنی اولاد بود
 خواه ذکر و خواه انانیت و خود
 اولاد نیز از اسباب قیام سعادت
 بازوی دین دولت است و
 فرزند اگر رشید بود و صالح موجب
 سعادت دنیا و آخرت است
 در حدیث آمده است که سچیز
 است که از آدمی زاد بعد از دین
 وی از دنیا باقی ماندگی علم
 دین که با اهل آن آموخته باشد
 و این سلسله را که منتهی بحجاب
 رسالت صلی الله علیه و سلم
 برپا دارد و دیگر خیر جاری که در اینجا
 منعت نبوتان خدا بودند
 از وی بجا ماندن و خوش
 آنکس که مانند پس از وی بجا
 یل مسجد و چاه و همان سرکه
 دیگر فرزندان و کعبه و منور

مولانا حسام الدین بخدمت شیخ نظام الدین قدس سرها آمده بود و فرمود مولانا حسام الدین
 ما روز ابدالی را ویدیم عرضه داشت کردگار دیدید فرمود بزیارت بنی بی سام رفته بودم نزدیک
 خطیره و حوضی است یک مرد پیدا شد سبب خیار بر سر کرده کرانه حوض فرود آورد و خیارها انبار
 کرد و خود و ضوی ساخت که مرا از وضوی او تعجب آمد چون وضو تمام کرد برخاست و دو کعبه
 باراحت تمام نماز گزارد و مرا از ذوق نماز او تعجب آمد بعد از آن میان آب رفت و سبب رسید
 بهشت بعد از آن یگان یگان خیاری شست و درودی فرستاد و در سببی انداخت تا تمام خیاری
 همچنین شست بعد از آن سبب گرفت و سه بار میان حوض فرود بردار بر آورد و در کرانه نهاد
 تا آب بکشد من از غایت تعجب بر خاستم و یک تنگه سفید در دستار چه من بود باز کردم و پیش
 او بروم گفتم خواه قبول کنید گفت شیخ مرا معذور دار گفتم خواه تو برای و حیتل چندین
 بار می گیری و زحمت میبری یک تنگه نقره خدای تعالی فتوح بتو میرساند چه انسانی
 باز گفت معذور دارید گفتم ما را کیفیت بگو چرا نمی ستانی گفت نشنید تا بگویم من و آن
 مرد هر دو نشستم آغاز کرد پدر من همین کار کردی من خرد بودم که پدر را ز سر بر رفت مادر
 مرا آن قدر احکام عبادت آموخته بود که پنج وقت نماز گزاردن می دانم بعد از آن چون
 وقت نقل مادر شد مرا نزد یک خود طلبید و گفت درین چیز گریه نهاده ایم گشاید یا رفته
 بهنجار بروم گریه بیرون آمد پیش مادر نهادم گریه باز کرد چیزی علیحد کرد و گفت این وجه
 کفن و غسل و بر آوردن گریه نموده است درم مراد او گفت این بایه همه عمرتست پدر
 تو در باغات رفتی خیاری و سبزی بستنی و آن را بفروختی و روزگار بدان گزید انیدی
 تو نیز خیاری و سبزی بستانی و بفروشی و جز این وجه هیچ وجه بخوری چون آن مرد این
 حکایت تمام کرد در یافتم که او از ابدال است از هیچکس چیزی قبول نکند مگر مزدوری رحمت
 علیه و علی جمیع الصالحین در سیرالاولیای گوید که بنی فاطمه در حوالی قصبه اندر پست خفته
 است و روضه او قبله حاجات خلق گشته محراب طور عرض می دارد که قبر وی الآن نزدیک
 دروازه نخاس دلی و خرابه افتاده است که هیچ کس نمی داند الا ما شاء الله حای که مردم
 آن را انبهای بی بی شام گویند و بعضی عوام الناس بی بی صائمه گویند هر دو لفظ غلط است
 نام ایشان بی بی فاطمه سام است رحمة الله علیها

والده شیخ فرید الدین شکر گنج رحمة الله علیها

بسی بزرگ مستجاب الدعوات بود نقل است که چون شیخ فرید الدین شکر گنج در اجودین

سکونت گرفت شيخ نجيب الدين متوکل را فرستاد تا والده را بيارد و در آشنای راهی آمدند و رفتی
 فرود آمد و دين بياينه آب حاجت شد شيخ نجيب الدين بطلب آب رفت چون باز آمد والده را ندید
 متحیر ماند چون بخدمت شيخ فريد الدين آمد قصه بازگفت فرمود تا طعام ساختند و صدقه که آمده است
 دادند بعد از مدتی شيخ نجيب الدين را در آن حدود گذری افتاد چون زیر انداخت آمد و دل او
 گذشت که درین موضع بروم مگر نشانی از والده بیا هم همچنان کرد استخوان چندی یافت از مجلس استخوان
 آدمی با خود گفت باشد که این استخوانهای والده ما بود شیری یا دوی پلاک کرده باشد آن
 استخوانها جمع کرده در خریطه انداخت و بخدمت شيخ فريد الدين آورد و قصه بازگفت شيخ فرمود
 که آن خریطه پیش من بیا و در ده بیشتان یک از آن استخوانها هم پیدا شد

بی بی زینخار

والده شيخ نظام الدين اولياست میفرمود که والده مرا با خدا تعالی آشنایی بود اگر او را
 کاری پیش آمدی تمام آن کار خود در خواب بیداری و اختیار بردست او میدادند و هر حاجتی
 که مرا باشد پیش خاک والده خود عرض میدادم غالب آن باشد که هم در هفته کفایت شود
 و گاه باشد که تا ماهی بکفایت برسد و میفرمودند اگر والده مرا حاجتی بودی یا نقد یا صلوة گفتی
 و دامن مبارک خود پیش دستی حاجتی خواستی همچنان شدی که خستی میفرمود والده مرا چنان
 معهود بود و زنی که در خانه مانع نبودی مرا گفتی که امروز ما مهمان خداییم من در ذوق این
 سخن بودم قضا امری یک تنکه را غله در خانه ما آورد چند روز متواتر از آن نان میکردیم
 من تنگ آمدم که والده کی مرا خواهد گفت که امروز مهمان خداییم تا آن غله تمام شد والده مرا
 گفت امروز ما مهمان خداییم یک ذوقی و راحتی در من پیدا شد که آنرا وصف نتوان کرد
 نقل است که در آن ایام که سلطان قطب الدين بن سلطان علاء الدين خلجی خواست
 که ما شيخ نظام الدين اوليا منازعت کند و سبب منازعت آن بود که سلطان قطب الدين
 مسجد جامع در قلعه سیپری عمارت کرد و در آدل جمعه مشایخ و علمای اطلب کرد که درین جمع
 نماز درین مسجد بگزارند شيخ نظام الدين جواب فرستاد که ما مسجد نزد یک داریم و این است
 همین جا خواهیم کرد و در مسجد سیپری زفت و سبب دیگر آنکه در غره سهرابی حکم بود که تمامی
 امه و مشایخ و صد و اکار بر تهنیت ماه نو بخدمت بادشاه میرفتند و شيخ نظام الدين
 نیزت فاما اقبال خادم میرفت حاسدان این معنی را بادشاه رسانیده مشاء عداوت
 ساخته بودند سلطان قطب الدين را غرور بادشاهی دیگر آمد و گفت اگر در غره ماه آیند ضیایم

بعلا سالیان پادشاه را موجب
 آمد و دين گنا جان و باعث
 رفع درجات بهر کرد و در ترحم
 بهین ترتیب واقع است
 و ذکر نشان بدین ترتیب
 اشارت مست بفضل علوم
 مال بر ولد و دين باها ناکه
 وجود ولد صالح خصوصاً در
 آخر زمان ما درست و در بعضی
 روایات ذکر ولد بر ذکر مال
 تقدیم یافته و بیشک ولد
 از مال محبوب تر و عزیز تر
 باشد و حفظ و احراز و
 مطلوب هر دو مقدم تر بود
 بسم الله على ما عطا نى
 الله عز و جل نعم بنام خدا ببر
 نعمتی که داد مرا خدا چون ذکر کرد
 چند نعمت مخصوص که اصل عمده
 نعمتهای دنیا و آخرت است
 بعد از ان لفظ عام آورد تا همه
 نعمتهای اصل و فرع و جزئی و کلی
 را شامل باشد و بحقیقت حصر
 نعمتهای وی تعالی بیرون دایره
 امکان است و آن تعداد نمیشود
 لا تحصى و ان الانسان نطووم
 کما را آدمی اتم بنفس خود ظلم کند
 و کفران در ندادن جت فرمود
 ان الانسان نطووم کفار
 بصیغه مبالغه و جای دیگر میفرماید
 و ان تعدوا نعمه الله لا تحصوها
 ان الله غفور رحیم یعنی اگر بشمار
 آوریم نعمتهای وی قطعه بودی کار
 برآوی تا بدین کار نرسیم
 تا پاسی که دانه تنگ بودی
 مغفرت و رحمت وی تعالی

نیز از نعمتهای اوست اصل
اینست باقی همه بیج در
حدیث آمده است در نیاید
بیج یکی بیست را بملش
الا بفضل خدا و رحمت و
تعالی شکر این نعمت باید گدا
و بکار نه نشست سید العالمین
صلی الله علیه و سلم حذر
در نماز شب ایستادی که
پایبای مبارکش بیامیدی
و خون از اناروان شدی
گفتند یا رسول الله آخر
نه گنا مان اول و آخر ترا درید
اند قوله تعالی لیفرک الله
ما تقدم من ذنبک ما تاخر
و دیگر اینهمه تعب و مشقت
چیسست فرمودی تعالی مرا
بخشید و بخشنیدن دی نعمتیست
عظیم اگر شکر این نعمت نکم
بنده شاگرد ناسم سید اولین
و آخرین که عالم و عالمیان
طفیل اویند این همه تعب
کشد و بندگی کند دیگران را
خود چه گوید الله رب
لا مشرک به شیئا
خداست پروردگار من یک
نی گردانم با و هیچ چیز
را فضل این کلمه و خاصیت
دی در دفع محنت و شدت
انچه پیش آید مرزا از حوادث
و دواهی و احادیث بسیار
واقع شده و حقیقت میگوید
شود توحید افغانیست که هر چه
پیش آید همه را از پیشگاه داند
و در دام خرگ نمیفته

اورا بیا رانیم چنانکه دانیم این خبر شیخ رسید بیج گفت و بنیارت والدۀ خود رفت و گفت
این بادشاه در خاطر ایندای من دارد اگر غره ماه آینده که با خود ایندای من راست گرفته است
کار او بکفایت نرسد من بنیارت شما نیایم از راه ناز و نیاز که با والدۀ خود داشت این معنی را
بخدمت او گزرا نید و در خانه آمد بقضای الهی غره ماه آینده بلای بر جان بداندیش آمد
و خسرو خان پراون که یکی از مقریان سلطان قطب الدین بود او را بکشت و از بالای قصر برین
انداخت چنانچه مشهور است **نقل است** که میفرمودند غره ماه جمادی الاخری روز نقل
والدۀ من شب آن ماه چون ماه نوید شد سر در قدم ایشان نهادم و تنیست ماه بروفتی معموده
بجای آوردم و در آن حال بر زبان مبارک ایشان رفت که غره ماه آینده سر بر قدم که خواهی
نهاد دریا فتم که نقل ایشان نزدیک رسیده است حال من متغیر شد گریه در من گرفت گفتم
ای مخدومه من غریب بیچاره را که می سپاری فرمود که جواب این بامداد خواهم داد و فرمود شب
در خانه شیخ نجیب الدین متوکل بباش حکم فرمان ایشان استخار فتم و آخر شب قریب صبح
جاریه آمد که مخدومه شمار امی طلب چون رسیدم گفت دوش سخنی پرسیده جواب آن وعده
کرده بودم اکنون بگویم فرمود دست راست که امست برگرفت و گفت خداوند این بتومی بسیار
این گفت و جان بحق تسلیم کرد و روضه او متصل روضه شیخ نجیب الدین متوکل است و خانه
ایشان هم در اینجا بود و بی نور که عورت استخار بنیارت میروند اگر وجود میدارد عقب مقبره او خفته است
رحمة الله علیهما

لی بی اولیاح

از صاحبات وقت خود بود گویند که وی در خلوت اربعین چهل قرنفل با خود بردی و در حجره را
بستی روزی که از خلوت برآمدی چند قرنفل بکار بردی و بآبی افتاده بودی گویند سلطان محمد
را بوی اعتقاد عظیم بود و الله عالم قبر او بیرون قلعه علانیست و اولاد او آلان بسیارند که
ایشان را هم بنام او دانند شیخ احمد مردی بود از اولاد او مردی بچینه و کار کرده بسیار از
مشایخ را در یافته بود رحمة الله تعالی علیهما

تکمیل

رحمة الله علیه مصنف کتاب هذا

بیان اجلاء حضرت شیخ محدث

در ذکر مجلسی از احوال بعضی از اسلاف کاتب حروف رحمة الله تعالی علیهم و تفصیل احوال والد ماجد
قدس الله سرور العزیز جد بزرگ ما آقا محمد ترک بخاری از سجادوار و دمان عظمت نشان سلطان

محمد علاء الدین خلجی بدلی تشریف آورده و چون در آنجا قبیلہ دارو سر قوم خود بوده است جماعه کثیر از اتراک که پیوند قرابت و رابطه بیعت و خدمت بوی داشتند نیز از وطن اصلی انتقال نموده در ملازمت او درین دیار رسیده اند و بنظر عنایت و تربیت آن سلطان عالی مرتبت آمده باقصی مراتب شوکت و عظمت رسیده از برای تسخیر ممالک گجرات و فتح بنا در آن باجماعه از امرای عالیشان متعین شد از امضا و انصرام آن مهم بحکم سلطانی بهما نجانم اقامت ساخت روزی او را بایکی از امرای دیگر که در آن مهم با وی مساهمت و مصاحبت داشتند در بعضی قضایا خصومتی واقع شد خدمتش از صحبت غیاب روی بر تافته متوجه بارگاه سلطانی شده بخدشت دیگر و منصب بلند تر از آن مخصوص گشت بعد از انقضای ایام سلطنت علای در عهد دولت قطب الدین و تغلق شاه او با فرزند آن که هر یک در فضائل ذاتی و کسبی و در دولت و نعمت سرآمد زمان خود بوده اند بحکم المال و البنون زینة الحیوة الدنیا داد عیش و کامرانی مسید او اند حضرت و هاب بے علت چندان در اولاد او برکت ارزانی داشته که صد و یک تن اولاد صلبی او بوده اند و رای احفاد او را در دیگر و در اندک متی آن همه بحکم قادر مختار رخت اقامت بدارالقرار بردند غیر یک پسر ملک معز الدین نام داشته است و اکبر اولاد بود و حکمت بالذات الهی اقتضای بقای او کرد و لاجرم ازین مصیبت سعب و واقعه عظیم آن همه آسایش و فراغت بدر و محنت مبدل شده انتظام مهام امارت و دولت بر افتاد خدمتش ترک جمیع خیل و حشم گفته و لباس سیاه پوشیده در خانقاه شیخ صلاح الدین سروردی عکوف نمود بعد از مدتی حضرت شیخ بمقتضای اشارت غیبیه او را رجوع بابل و عیال ترغیب نموده و بشارت داد که انشاء الله تعالی از همین پسر تو اولاد تا قیام قیامت بر روی زمین باقی ماند حق سبحانه و تعالی ملک معز الدین را چنان کرد که گویا جمیع فیض و استعداد و نعم آن صد کس را هم بوی تنها ارزانی داشت و بعد از مدتی والد ماجد او از مهمات این عالم فراغ کلی بدست آورده متوجه عالم دیگر شد و کان ذلک فی سابع عشر من بیع الاخره تسع و ثلثین و سبعه مائه مقرر او پس پشت عمید گاه شمس است بعد از آن او را پسری شد بنجابت و سعادت موصوف و بفضائل و کمالات منعم ملک موسی نام بعد از چند گاه جائگاه عزت و دولت را بوی سپرده والدش نیز بریا ضوضا خرامید و وی در فترات که بعد از انقضای عهد دولت فیروز می واقع شد با او بایست ما و را و الله رفیع در کاب دولت مآب صاحب قرآن اعظم امیر تیمور گورگان بدلی قدم آورده سلسله با واحد و تازه کرده قدم اقامت و استقامت محکم ساخت و دیگر ازین دیار بحکس الدین قبیلہ قصد دیار دیگر نکرد و از ملک موسی پسر آن شد بدلی و از نسل ما شیخ فیروز نام دهشت که حضرت

با حسن ظن بر پدر و دگارش که چون در تربیت او دست بکند صلاح کار بنده همدان خواهد بود و لیکن این در حق کسی بود که دائم متوجه و متبعی بجناب لطف و کرم اوست تعالی ثناء و تمامه امور خود را بوی تفویض نموده و بر توان نور ولایت بر ناصیه حاشش تافعه و پروردگار تعالی بلطف خاص متولی امور او شده و از اندهب آنست که اصلاح برادر تعالی واجب نبود و هر چه خواهد کرد لایسأل عما یفعل هم میسألون تشبیه مراد حقیقی بآنکه در شرع ورود یافته هرگز این عا بخواند جزایش این است آن بود که متحقق بدان حال و منتصف بعضی آن شود و الا بجز حرکت جوارح و جنبانیدن زبان چندان کفایت نکند مگر آنکه نص شارع معلوم شود که این خاصیت در هر دو لفظ نفس حرف و صوت آن زمان اثر خاصیت بر آن لفظ مترتب گردد و حاجت بحدک معنی نباشد و با وجود آن بکار نباید نشست و عمل موقوف آن حال نباید داشت فضل خدا واسع است و همه سبحانه بحسب الدعوات بنده کلان است بهر حال که بکفایت رعایت فرما آداب حسابی است و لیکن فضل و کرم وی تعالی بیرون و بیرون محبت است و از رک کل

لا ینک کله و باشد التوفیق چنانچه
در باب اخلاص در یاد عمل از
شیخ فیوض دمان خود شما الهله
والدین مسهرودی پرسیدند
که چه کار باید کرد چون عمل کنیم
ریا راه یابد اگر نکنیم بیکار نشینیم
فرمود عمل کنید و از ریاست تناف
نمانید بیکار نشین مصلحت
نیست آخر این عمل اگر دم
پذیرفت بهم بنورانیت عمل
سراخلاص در دل پیدا شود
انشاء الله تعالی الله اکبر
الله اکبر الله اکبر
و اعن واجل واعظم
ما اخاف واحدا
خدای بزرگتر و غالب ترست
از چیزیکه می ترسم من و بیم
میدارم از آن چیز در بعضی
روایات و اعظم بعد از اجل
نیزند کورست کبریا عزت و
عظمت و جلال در معنی نزدیک
بهم آیند و اگر کبریا را باعتبار
ذات و عزت و جلال و عظمت
را با سجا و جلالت را بصفت
اعتبار نمایند دور نباشد و
چون نفس بجمیل و بی هین
خود ترسی و هراسی از اغیار
وارد خصوصاً در جائیکه عالمه
باعتاب تر از خودش افتد
چنانچه سلاطین و جباران
درین کلمه با استحضار عظمت
و کبریا ای آسمی که ستارم آسمان
و انقلاخ نور یقین است دلیرش
ساخت که آن ای نفس
مترس که پروردگار تو بزرگتر

صوری و معنوی و دینی و کسبی بود در علم سپاه گری و دفاع حرب نادر زمان خود بود و در اکثر
صنائع حرمیه بقوت طبع و جودت سلیقه بینظیر وقت و در علم و شعر و شجاعت و سخاوت و ظرافت
و لطافت و عشق و محبت و سایر صفات حمیده معجیل عصر و در دولت و حشمت و جاه مکنس و
عزت و عظمت مشهور روزگار معنی حلوت و شعر و ظرافت و ریاضه ما از وی پیدا شد او در اوائل
عهد دولت سلطان بهلول بود قصه آمدن سلطان حسین شرقی را و محاربه وی با بهلول نظر کرده
آن نسخه پیش ما بود درین وقت پیدایی شود و این دو بیت از وی بخاطر مانده است از جواب

حسین شرقی در مخاطبه بهلول لودهی گفته است **هـ** | ایاقا بلض شهر دلی شنو
حیاتت چو خواهی ازینجا برو | منم قافلض ملک ماراست ملک | خدا داد ما را خدا راست ملک

در بعض غزوات به یار بهراج متوجه شده شد شهادت چشیده هم در اینجا مدفون گشت
در ششستین و شان مایه و آرد و وقتی که بغیر متوجه می شد حلیله جلیله ایشان عرضه نمود که
ما را چند روز هست که امید واری فرزند می بست فرمود که از خدا خواسته ام که آن فرزند زنی
باشد و از وی اولاد بسیار شود و او را شما را بخدا سپردیم تا بعد ازین ما را چه پیش آید قلمو مختار
بدعای آن بزرگوار سپر عطا کرد و شیخ سعد الله نام جد حقیقی ما باشد در فضیلت و لطافت و
ظرافت و عشق و محبت و سایر اوصاف طریقت و ارث پدر بزرگوار خود بود و بعد رصف آثار شد
نجات از ناصیه حال اولایح بود و می بعد از کسب علم و فضیلت مرید مصباح العاشقین
شیخ محمد منگن که از کمالان وقت بود و سابقا ذکر وی گذشته شد و در خدمت او کار کرده و ریاضتها
کشد و قبول خاص یافت و نعمت اجازت و خلافت از خدمتش مخصوص گشت و شیخ
رزق الله را که اکبر اولاد او بود نیز مرید شیخ ساخت خدمت والد میفرمودند که والد مادام الاحول
در ذوق و شوق و ریاضت و مجاهده و طلب فقر و فنا بوده شما بیداری بودند و گریه میکردند
و ابیات عاشقانه می خواندند از آنجا این ابیات میر خضر و بخاطر مانده است که در وقت آخر شب
می خواندند **هـ** | همه شب دوی ریز صبا نشسته | همه کن بخوابحت من بقیلا نشسته

غرض بای امکان چه خیال است این | این جل سلطان بدل که نشسته | اما آخر غزل خدمت عمی
میفرمودند روزی ایشان پرسیدم که این کبیر مشهور که بشنیده باس و می خواندند مسلمان بود
یا کافر فرمودند موحود بود عرض کردم که موحود مگر غیر کافر و مسلمان است فرمودند فهم این معنی دشوار
است خواهی فهمید کان و فاته فی یوم الجمعة الثانی والعشرون شهر ربيع الاول سنة ثمان
و عشرون و تسعمائة و پد رم در آن ایام هشت ساله بود میفرمودند که چون رحلت ایشان قریب
رسید وقتی سحری مرا برداشته بالای خانه بردند و بعد از ادای تهجد مرا مقابل قبیله ای تاده کردند

و گفتند خداوند تو میدانی که پسران دیگر را تربیت کرده و از ادای حقوق ایشان برآمده ام این را
 یتیم میگذارم و بیکس حق او هنوز زنده نیست این را بتومی سپارم مری و متولی امور او تو باش این
 بگفت و فرود آمد و قدم بعد از فوت پدر مقتضای استعداد ذاتی و بموجب دعا و والد روز بروز آثار
 ترقی در شد و قبول مشایخه نموده در خدمت والده و صلوات ارحام با وجود صغر سن و وجود برادران
 بزرگ آنچه حق آن باشد ادا نمود و با وجود موانع و صوارف روزگار تحصیل علم و فضیلت نیز
 بتقصیر یاضی نشد و در شعر و فضیلت و قبول خواط و ذوق و شوق و محبت و ظرافت و لطافت
 دلی تعلقی و و ارسنگی و طبیعت قلب حضور خاطر و ذکر لطائف و نکات و فهم و قائل و اشارت
 یگان روزگار و افسانه و یا خود شد مردم این شهر اتفاق دارند که دلی عبارت ازین برادران
 بود و بعد از حصول مرتبه عقلی و تمیز جز محبت طریقه درویشان و بهوای خدمت ایشان در دلی
 نیفتاد و اگر چه بسبب تحصیل کفایت معیشت با بعضی اغنیای از انبای زمان صحبت ضروری میشد
 ولیکن بیچسب از صاحبان را بر سر فقر و فاقای ایشان اطلاع نبود و آنها اهل شهر و این کمتر کسی بر سر
 فقر و معرفت والده و اعمام با سبب تست و تقف احوال و فضیلت ظاهری که غشاوه حال
 درویشان است راه می یافت و اکثر مردم ایشان با آنچه عنوان ظاهر ایشان بود از شعر و فضیلت
 و ظرافت و خوش طبعی یاد کنند مگر کسیکه بصحبت ایشان دخولت رسیده باشد خایده که وقوفی
 داشته باشد با وجود وسائط و وسائل ظاهر و باطن بزخارف و نیا التفات نفرموده و همگی بهمت
 و جلالت نیت بر صرف قلب قطع باطن از تعلقات بر رسوم و عادات مصروف داشت میفرمودند
 و قسم یاد میکردند که هرگز ما را هوس بر طلب یادت و شوق بر تردد و تحصیل اسباب غنا و ثروت
 دنیا نبوده است اگر توجیه قلب بود هم بجانب فقر و محبت آن بود اگر حدیث نفس بود چهره
 خیال بود میفرمودند که مراجعیت آید از جماعه که برای خلق کاری بکنند تا ایشان را به نزدشان
 اعتباری بخواهد چه کار است کار با خداست میفرمودند لذت دنیا بعیینه مثل لذت احتلام است
 که در لحظه میگذرد و کدورت و کثافت آن باقی می ماند میفرمودند که مرا از ابتدای هفت سالگی
 که آغاز ادراک شعور است و در طلب آن راه و شوق معرفت الله بود و تمام عمر درین فکر و
 ذکر گذرانیده شده میفرمودند چندان چیز از غرائب احوال در ایام مشغولی و مجاهده معاینه افتاد
 است که اظهار آن منافی سر و اخفا که لازم حال فقر است باشد میفرمودند که در ابتدا حال
 تکلف میکردیم که نسبت یادداشت میداد و الآن اگر نیز از تکلف نایم که لحظه از آن
 معنی غفلت پیش آید شاید که صورت نه بند و میفرمودند که وقتها در احوال بعضی مشکلات
 این راه پیش می آمد که قریب بحالت از یاق روح میرسید و در شتاب عارض اوقات میشد که کسی

مکتوبات شیخ

و غالب تر از دشمن است
 گردنمست تو نیست گنجان ی
 ترست + تو از مولی تعالی
 چرس تا همه از تو ترسند
 رخاوت عن الله خاف عنه
 کل شیء و درین کلمه تنبیه است
 بر آن که در وقت معامله غالب
 باطن را معلوم و معهود بکریا
 حق دارد تا مبدیت و غفلت
 بیگانه را در عمل جای نماند و در
 سطوت نور عظمت و جلال
 وی تعالی اجباریت و قهاریت
 دیگران محفل و متواری گردد
 عن جبارك غالب است همایه
 تو پناه آورنده بتو چون چنار
 کبریا حق و شهود عظمت او
 کردار غیب بتمام حضور آمد
 و خطاب کرد و همسایگی حق
 بدوام توجه و التجا بجناب
 لطف و تسک بذیل عت
 دوست بر که منجی بجناب عزت
 دوست بر که مقرر و مغلوب
 نگردد ۵ عزیز تو خواری
 نه بیند ز کس + و جل شانزه
 و بزرگست شاد تو و بیچسب
 بکنه صفات کمال تو دوت
 لا ینال تو نرسد ضعیف و لا قوت
 دبی و قوی و اضعیف گردانی
 تعز من تشاء و تنزل من تشاء
 صفت تو هست و لا اله
 غیرك و نیست هیچ معبود
 بحق جز تو اللهم لا اعوذ بك
 من شیء نفسی چون منبت
 غرور و قنار و باعث بی یقینی
 دلی ثباتی نفس است پناهیست

بخدا از شروی و هر چه از شد
 بادی داد رسد همه از نفس است
 پیغمبر فرمود صلی الله علیه وسلم
 رب لا تکلنی الی نفسی طریقه من
 ولا اقل من ذلک پدید آید
 گدازد از نفس من یک چشم
 زدن بلکه کمتر از آن مراد ایم
 با خود دارد و مشاهده عظمت
 خود بگذرد تا یک چشم زدن غبار
 را محال تاثیر و تصرف و غلبه
 بر من نباشد و من مشرک
 شیطان مرید و من
 مشرک جبار عنید پناه
 میجویم تو از شر شیطان ایمنه
 شده و از شر بر سلطان
 متکبر مائل از راه راست معاند
 حق معنی عناد از راه راست
 بر آمدن و مخالف شدن حق
 را با وجود شناخت آن چون تیر
 کارش و سلطنت و ملک اغوا
 در اضلاع شیطان حواله کرده اند
 و برین قیاس حال جباران
 و قهاران ماکوسه بر خلق انداخته
 از شر ایشان از اجابت است باشد
 و شیاطین و وقسم اند شیاطین
 جن ابلیس و جنود وی شیاطین
 انس ظلمه و اهل انیسان اول
 اشارت با اول است و ثانی
 بنانی و قوت و همیه که در شریعت
 آدمی ندانند و او را
 شیطان عالم انفس گویند و
 از شیطان عالم آفاق است
 که بر عقل و جمیع قوی و مشاعر
 سلطنت دارد و بر عقل مصفا
 و منور بنور یقین که کلمه ان عبادی

خود را بکشد بارها عزم آن کرده می شد که در چاهی بیفتم که ازین حالت بعد و غمی خلاص یابم ناگاه
 بعنایت الهی درمی از موهبت و معرفت مفتوح می ساختند و این حقیر لالائوت را باین نعمت
 گرامی می نواختند میفرمودند که ما را نوافل و مستحبات و عزائم که روندگان این راه را باشد صلا نیست
 غیر عجز و نیستی و حسرت و ندامت اگر قبول افتد روزی تهریر مشرب قلندیه در پیش ایشان کرده
 شد که ایشان را نوافل و مستحبات چندان نبود خلاصه کار ایشان بعد از ادای فرائض تحریب بود
 و عادت بود و طبیعت قلب مع الله سبحانه فرمودند ما خود چیزی نیستیم اگر باشیم باین مشرب خواهیم
 بود و نسبت ارادت و انتساب ایشان بحضرت علیه قادیه بود و از سلاسل دیگر نیز اجابتی و شربی
 داشته و بسبب مشغولی باطن در آخر بطریقه سنیه نقشبندیه درست بود و غالب بر حال
 ایشان مشرب توحید بود میفرمودند که چون مشاهده کرده میشود که علما و فضلا در طلب جاه و عزت و
 کثرت اسباب و جمعیت اموال و نزاع و خصومت که با خلق می افتند مرا شکرانه آید بر آن که بسیار خود را
 و اکابر نشدیم بارها بفقر می گفتند باید که با هیچکس در بحث علم نزاع نکنی و بکلفت نرسیانی اگر ادانی که حق
 بجانب دیگر است قبول کنی و اگر نه دوسه بار بگو اگر قبول نکنند بگو که بنده را چنین معلوم است آن نوع
 نیز تواند بود که شما میگوئید نزاع برای چیست میفرمودند اگر شما را با پیر و استاد خود محبتی و اعتقادی
 بود درین معنی بدگیری جنگ نکنید و تقصیب نور زید این کار محبت است آنرا که محبت نباشد چه کار
 کند فائده در اعتقاد و محبت اتباع ایشان است جنگی که کنی آن از برای نفس خود است نه برای ایشان
 میفرمودند که طالب این راه باید که بر کلمات مشائخ اعتقاد کند و خود را برزور بر آنها بندد و شاکش نباشد
 را که در بعضی مسائل ایشان خلجان کند بخود راه نهد و درین راه اول به تحاشی در آید و اگر نه تمام عمر
 در خلجان ماند بعد از آن که باتباع و تقلید اعتقاد کرد بعد از صحبت ذوق و سلامت فطرت البتة بمرتبه
 تحقیق و یقین میرسد میفرمودند که مراد اول حال در کیفیت معنی توحید و صحت این عقیده تردد و خلجان
 بسیار بود و هیچ وجه راه تحقیق آن نمی بردم با خود گفتم که چندین اولیای خدا و مشائخ کبار برین فتنه اند
 اگر ایشان غلط کرده اند و بر ضلالت رفته معاذ الله من چه چیزم که من نیز بر ضلالت باشم عاقبت چنان
 شد که اگر بعد از حلیه خواهیم که خود را در شبه اندازیم ممکن نباشد میفرمودند که ما چون نظر بر شخصی افتد
 اول نوری بسیط اجمالی غیر متکیف مشاهده افتد بعد از آن تفصیل صورت او و تشخیص آن ملحوظ گردد
 و یکی از یاران در حالت سفر آخرت بدین ایشان آمده بود با خود فرمود از محمد و ممدانی که مشاهده
 کردم است حق را در مظاهر کونیة چنان بیند که صورت را در آئینه بشر طیکه آینه از میان بر خیزد و زبان
 صورت منظر ماند و این معنی فقر را در اینجا میسر است تا آنجا که نماند میفرمودند که معامله بر طریقت
 بسیار است که مراد این صاحب همتان این راه دارند و حاصل کار تحقیق همین است که ملاحظه معیته

لیس لک علیهم سلطان مملکت
وی ازان مقهور و مفتی ست
و استغاده از شروی که حدوم را
بصفت موجود و باطل را در لباس
حق نمایند و واجب ست نوال
خون از اسوی حق خیزه فعد
از الله هم بصورت نه بند و در
حقیقت استغاده از نفس ست
چنانچه در فقره اول مذکور شد
فان تولوا فقل حسبي الله
لا اله الا هو علیه تکیلت
وهو رب العرش العظيم
این آیتی ست از قرآن مجید که
حضرت حق سبحان تعالی بپسول
خود صلی الله علیه وسلم امر کرده
میفرماید پس اگر پشت دهند
کافران و روی بجانب حق نیانند
و از قبول آن اعراض نمایند بگو
ای محمد ای محبوب من ای محفوظ
و معصوم من جسی الله است
مر خدا لا اله الا هو نیست هیچ
موجودی بحق مگر وی علیه تکیلت
وی گذارم کار و بار خود را او
وکیل خود گردانیدم او را هو
رب العرش العظيم و دست
پروردگار عرش عظیم ست که
عظیم تر و بالاتر از وی خلقی
در عالم اجسام پیدا نشده
چون سون کلام در دفع شر جبار
و تهاوان و دفع بیم و ترسانان
بود و اصل داده آن شود
فهر عظمت الهی ست منقطع
کلام بر سنن مطلق آورده ختم
بر عظمت کرده و اگر اصحاب چنین
و را بابت عورت مراقب عاقله غافل

حق هیچ اشیا را ندست ندهد و یکدم ازین خیال باز نماند دست در کار و دل بایا چنانکه گفته اند
و اتم همه جا با همه کس در همه کار ای در نهفته چشم دل بجانب یار [این طریق که بدان دست که
خود را باین صورت نموده است و مثل بدان فرموده رویه او را کم نباید کرد تا اطلاق و تنزه حق در این
اعتباری او با عالم محفوظ ماند میفرمودند که تا حقیقت معنی مثل معلوم نشد از شوب شک و ریب
خالص نشد و بعد از حصول این معنی هیچ شک شبه گردنی کرد و میفرمودند که حصول این دولت
در خدمت شیخ امامان شد قدس سره العزیز میفرمودند که ما هر چند تصور کنیم که غیر معنی توحید امکان
داشته باشد پیش ماصورت نه بند و در صد و رکعت از وحدت غیر این وجهی معقول نه نماید
میفرمودند که ظاهر چنان می نماید که اعتقاد این معنی فطری ست هر که در فطرتش نهاده اند و تکلف
آزاد می یابد علامت آن در ظاهر اعطای فهم سلیم و ذوق صحیح ست میفرمودند که حالتی که
و توجیه حضور خود منافی غفلت ست علامت صحت نسبت و رسوخ آن ست که در احوال دیگر
از اکل و شراب و غضب و نزاع با کسی بهیاری باشد و ازین معنی غافل نبود میفرمودند که تو هر امتحان
کن در حالی که خواهی به بین که ما ازان نسبت آگاه استیم یا نه درین مقام حکایتی فرمودند که
در ویش بودند که در نسبت حضور و آگاهی در مقام امتحان یکدیگر بودند آن دو در ویش روزی
در مجلس نشسته بودند فقیری از بیرون درآمد یکی ازان دو در ویش از دیگری پرسید که این فقیر را
می شناسی که کیست گفت هموست که میدانی بعد ازین گفتن آگاه شد که چه میگویی این ویش
نیز در تمام امتحان او شد با خود گفت اگر در باره فقیری او را امتحان خواهیم کرد لا جرم آگاه خواهد
شد بعد ازین حال در کاین بود ناگاه بعد از مدتی دید در مجلس وی شیخ بزرگبار و فاش و شوق نشان
در آمد این دو در ویش بآن یا خود گفت حضرت شیخ را میدانی که چه کلان گفت لا والله نمی شناسیم
گفت این نیز همان کس ست که میدانی پس بهیاری در مقام غفلت شواری ارد و میفرمودند
یکی از مواضع غفلت اکل طعام ست و لیکن کسی که بهیاریست او را عین مشاهده است اگر
در کیفیت طعم و لذت آن در رود که از کجا ست و چگونه و این لذت چیست و دریا بندگی است
میفرمودند که حالت کتابت هم مشاهده غریب تا شایع عجیب دارد ظهور حزن مختلفه از ممکن
غیب تجلی اشکال متنوعه از کتم عدم با وحدت علم و اراده قلبی مثالی عجیب ست از برای
ظهور کثرت از وحدت و مثل وجود با حکام و آثارا هیات که عبارت ست از صور علمیه میفرمودند
مثلی مطابق مقصود درین باب مثل جبرئیل ست بصورت رحیمه کلبی در اینجا نگاه باید کرد که
دران صورت چیزی از حیة است غیر آن صورت علمیه که از وی در فضل جبرئیل حاصل شده
و جبرئیل مقتضی بندرت و ارادت کامله خود با حکام و آثار آن صورت افاضه وجود خود نموده

باید خطای اضافت درین وقت
نگاهند و حفظ صلاحت
ادخل باخدا چنانچه قطب الوقت
شیخ ابو الحسن شاذلی رضی الله
عنه در حربه البهره که از حضرت
خاتم الانبیا صلی الله علیه و سلم
تأقین نموده است در باب
حرز و حفظ تریاق اکبر است
فرموده ستر العرش سبیل علینا
و عین الله ناظره الینا و یحول
الله لا یقدر احد علینا و الله
من در انهم محیط برده عرش
برافزوده است یعنی غایت عظمت
الهی بجانب ما ناظر دیگر بقوت
الهی بتجسس را قدرت بران باشد
قدرت دی تعالی همه را محیط
که راه بیرون آمدن از محیط
قدرت او محال و هو الا التسل
فالمده وصیت شاذلی شاذ
است قدس الله سره
مر مریدان را بخوانند این دعا
یعنی صبی الله لا اله الا هو
تکلمت و هو رب العرش العظیم
گفته اند اگر کسی باشد که ویرا
هیچ وری نباشد الا همین
در رکعات میکند او را از جمیع
اوراد و گفته اند که خواندن
این دعا اگر نم و حضور نباشد
نیز موثر و مقبول است و عدد
خواندن آن ده کرات است
بعد از نماز جمیع و بعد مغرب و
اگر هفت بار بخواند نیز کفایت
ست بلکه این همه حدیث و ایت
اقرب است و حاصل آن
توحید به بجانب حق و طاعت

باید خطای اضافت درین وقت

فقدان خواندن دعا

اورا متلبس لباس وجود خاص ساخته ظهور نمود و تجلی فرمود با بقای حقیقت جبرئیل بر صورت
خود بی تغییر و تبدل و حلول اتحاد در چه چیز کند و اتحاد با که شود و در اینجا خود غیر از جبرئیل و صور
علمیه او چیزی دیگر نیست و علم او نیز نظر بر تحقیق عین اوست پس آن صورت عین
جبرئیل است نظر بر حقیقت و غیر اوست نظر بظا هر جبرئیل نظر باخلاق و تنزه خود و رای اوست
محیط است بوی و بعد از صورت که خواهد مثل کند و ظاهر شود همین نسبت است حق را بظا هر
صوری و معنوی و الله من و را هم محیط میفرمودند که بندگی شیخ امان این کلمه بسیار میگفتند
هو الساری فی جمیع الذراری علی ما کان علیه من الوحدۃ و الاطلاق میفرمودند تجوی و تمیض در
نور ممکن نیست اگر صد هزار چراغ را از یک چراغ میفرمودند و آن یک چراغی نقصانی و تمیض
و تجوی نرود و همچنان وجود آتی با آنکه صد جمیع شیا است بر حال خود و تجرد و اطلاق خود دست
میفرمودند از روح حیست حصص فیوض الاهی و تعینات وجود واجب که بر باسیات تقسام یافته
نه انقاسی که عقل آنرا بر انقسامات دیگر قیاس کند و این را تمثیلی غریب روشن میکردند و
میگفتند که گاهی دیده باشید که طفلان برای بازی کوزه را سوراخ سوراخ کنند و درون آن چراغ
نهند نور چراغ از آن سوراخها نمایان شود و لیکن چراغ بحالت خود دست و در آن انقسام تمیض
را محال نیست همچنین در اینجا وجود آتی بر صورت اطلاق حقیقه خود باقی است و با وجود آن از
روز نهاد و در پهای ماهیات تابانست میفرمودند مشایخ فرمودند که عالم از دست و بدوست
بلکه همه اوست و در گفتن بهترین است که گویند از دست این کار دل است بزبان تعلق ندارد
و گفتن همان به که موافق شریعت بود میفرمودند اگر نیک ملاحظه کنند حقیقت معنی از دست
عین معنی همه اوست یا بند میفرمودند غیر حق چه باشد و از کجا باشد کان الله و لم یکن مع شئی
پس هر چه شد از و شد الا آن کما کان یعنی اکنون نیز خداست و چیزی دیگر با و نیست الله و لا
س کما غیره و کو غیره و کو نقش غیر سوی الله و الله مافی الوجود میفرمودند پیش ما بهر عبارت
که گویند ما همان معنی توحید فم کنیم در قم ما این بهر عبارت که عالم مخلوق اوست یا مظهر اوست
مال بهر دو یک معنی در آید میفرمودند که در جوانی ما در سرگرمی وقت گاهی ازین دای چیزی گفته
می شد اما اکنون خطی و ذوقی که در سکوت از آن استخفا آن دست و در گفتن نبود هر چند پنهان
دارند ذوق و درکت زیاده تر شود و اگر گاهی از کسی نشای این سر مشایخ می افتد چنان غیرت
دست میدهند که اگر ممکن بود بر دهن او زده شود که باز ازین معنی دم نزنند میفرمودند فائده در
اطهار آن کدام است غیر از حضور و هتاک حرمت شریعت مگر آنکه طالبی و همزبانی پیدا شود که
در خلوت با دای چیزی توان گفت و و ادم را از بدو فطرت می شرب عشق و محبت آفریده بودند

آنچه گفته اند مصرع که این لذت بشیر آمد درون با جابرون آینه ایشان را آنچنان بود
میفرمودند من طفل بودم مقدار پنج شش ساله در مکتب میخواندم آنجا پسری بود در سن و سال چند
مردی که او نیز در آن مکتب میخواند مرا با او نسبت عشق بود و در آن زمان مرا از معنی عشق و مشغلات او خبر
نبرد لیکن اطوار آن بر من میگذشت در مدت عمر هرگز ازین خیال خالی ننویدم غیر آنکه درین سیرانه
بست جوی این کار از دست نیاید و بی قیدی و رسوائی مناسباید خود را بر نور نگاه میداریم و گریه
و آنچنان از آتش محبت کبابست و جان از شوق این کار خراب میفرمودند که روزی بر بالای
قلعه تعلق آباد شسته بودیم و شوق داشتیم کسی که با و تعلق بود پایان دیده شد از همان جا
بر زمین افتادیم در آن وقت اصلاً آزاری نرسید اکنون آن زخمها در ضعف پیری سر میکشد
و گاهی این برادران در خلوت بهمی نشستند و قهوا و التهامی کردند و سخنانی درد آمیز و حکایتهای
دل آویز میگفتند الآن از هیچکس این معنی و حالت مشاهده نمی افتد مجلس ایشان اول تا آخر
شوق و گریه و درد و محبت بود نسبت شیخ رزق الله در سوز و گریه چنان بود که آتشی در زیر
خاکستر پهلایبانش اندک که کاویدند همه آتش بر آید و مثال والد چنانکه آبی از چیزی چکیده
می ماند و فی آزاری که با و رسید ترا دید بغایت رقیق القلب سریع التاثر بوده اند سخنی از
از درو محبت پیش ایشان نگذرد و متاثر نشوند و گریه نکنند فقیر را یاد نیست که این رباعی
خیام را پیش ایشان خوانده باشیم و ایشان را گریه و حالت دست نداده باشد اگر چه خود در
یکروزه بار بخوانم رباعی این کوزه چون عشق زاری بود | در بند سزای نگاری بوده است
این است که در گردن او می بینی | دستی است که در گردن یاری بوده است | میفرمودند که در اول حالت سماع
و در گرفتن آن یک لمح است که در آن شعور مفقودست مثال برق خاطف در آن لمح
یک چیزی نگنجی هر چه واقع شود آه یا سیر یا دیا تجلی لطیف و بعد از آن اثر اوست
که باقی می ماند یک ساعت دو ساعت کمتر یا زده تا چه مقدار تاثیر کرده باشد میفرمودند
حقیقت این سخن که فقها میگویند الغنا مبهت النفاق بیچ معلوم نمی شود نفاق بسامع
چه مناسبت دارد آنجا که از هستی خود خبر نماند نفاق چه معنی دارد مگر آنکه این خاصیت در حق
طائفه مخصوص باشد و الله عالم و ایشان بهر که توجه می نمودند و تربیت می کردند در هر
مرتبه که آن کس می بود البته قبول و استیاضی می یافت و این معنی بسیار تجربه کرده شده
است و حق سبحانه و تعالی در نظر عنایت و تربیت ایشان تاثیر عجیب نموده بود
که هر چند کسی در ادنی مرتبه قابلیت و استعداد بودی توجه ایشان البته کارگر افتادی
و این حقیر را امیدواری تمام است که و رای محبت فرزندی و هر پدری که طبعی است

مطلب است با شوق و عظمت وی
تعالی تبری ناسود و ترک نمید
اختیار و زکات و خفتنا علی الله
الطریقة المستقیمة ان کفی الله
الذی نزل الکتاب هو بتولی
الصالحین و در بعضی روایات
این کلمه نیز آورده اند که در دست محمد
برستی و راستی که دوست و منوی
تمام امور من خداست که فوتمند
است کتاب الگوری تدبیر تمامه
امور دنیا و آخرت که است یعنی
قرن محمد را و وی سبحانه تعالی است
میدارد و تولیت او میکند مر
صالحان اللهم جعلنا من الصالحین
و دعائتو التحیات را نیز در حق
تقریبی ترجمه و شرح کرده شده
بودن نیز منقول میگرد
الرساله السابعة الثلثون
تجلیه القلوب بقدر
الملکوت بشرح دعاء
القنوت
لا اله الا الله محمد رسول الله
قنوت یعنی دعا و طاعت سکوت
قیام مشغوع آمده و هر یکی ازین
معانی را با آن مناسب و در تعیین
مواضع و آداب درین دعا
گرفته است مختار آنست که اگر
همه جا بخواهد است
و اگر در بعضی مواضع بی و او نیز
خوانند و او بدینچه سموع و شهور
بسمه باری نگاهی آید اللهم
انا نستعینک خداوند مایاری
و در وسط بسم از تو در هیچ کار
و تمامه دعا نیاید و آخرت بی

در طاعت عبادت که بے توقیف
واعانت که مخصوص بندگان خاص
تست و موجب حضرت تست
میرنا طه اللهم معنی یا الله آید از
بعضی سلف رحمة الله علیه منقولست
که فرمودند چون خدا را با اللهم یاد
کردی گویا همه نامهاش یاد کردی
و بقوله اللهم اسم عظمی که دعا
بوسیله آن باستجاء شر اعدا دیگر
البنیة مستجاب است و انما استعینک
بلفظ جمع آوردن آنکه داعی بکس
اشارت است بآنکه و باید که در
طلب خیر مسلمانان با خود شریک
گرداند و برخوان نعمت بیکران حق
تنها خواری نکند یا اشاره بآنکه
همه محتاج مدد و معونت حق اند
چون عدا و اگر از اول تا آخر همه
جمع آید از استغانت و استمداد
جناب لایزال مستغنی باشد باسقاط
و استغنی نقش را از مرتبه تحقیق
و نیز اعتبار تا باشد که در ضمن جفا
و طفیل مقیدان در گاه دعا و اد
در سبک اجابت و قبول مناسک
گردد و مستغفرات بطلب آید و نش
گناهان بیکسیر از توجن استغاثت
و طلب توفیق طاعت که در طلب آید و نش
گناهان نیز میکند تا بهر دشت جلب
نفع و دفع ضرر که هر دو جنح ظفر
و بجا اندک بذیل مقصود کرده
باشد یا چون توفیق بر طاعت طلبید
در هیچ طاعتی و عبادتی بے ثواب
نقصان نبود و چنانچه حق عبادت
است از دست نیاید استغاثت میکند
از آن نقصان و تفصیل که در طاعت
روشنای خدا است و منتهی علیه السلام

بنظر خاص و عین عنایت خود این حقیر را اختصاص میفرمودند یاد دارم که روزی در ملازمت
ایشان تقریر بعضی سخنان علمی می کردم و ایشان بجانب بنده ناظر بودند و شامی سخن ایشان
را حالتی در گرفت و غر باز دند و گریه کرد و بهم در آن حالت هر دو دست بر روی فقیر
بر آوردند و دعا کردند و بعد از فرود آمدن آن حالت فرمود که ما را ادمشاهده شما تحسلی
دست داد و نوری مشهود شد که تعبیر از کیفیت آن ممکن نباشد خداوند آن چه حالت
بود میفرمودند که ما را از صفای صحبت درویشان و طول ملازمت ایشان این مقدار شده
است که حقیقت احوال آدمی را می شناسم و این معنی از ایشان بسیار تجربه کرده شده است
هر که ابر صفت که ایشان موصوف می ساختند اگر چه بالفعل از روی آن صفت ظاهر بود
ولیکن در آخر البتة آن صفت سر می کشید مبالغه کرده میفرمودند که اگر شب تاریک یکی را
مساس کنم امید هست که حقیقت حال او در یادم میفرمودند بعضی آدمیان هستند که
باین کس کاری ندارند و از ایشان نسبت باین کس آزاری نه ولیکن ایشان را در دل این
کس جای نیست میفرمودند بیشتر بی رضای ما با جماعه ایست که تکلف و تصنع کنند و
نفاق ورزند و با خلق چنان نمایند که نباشند بی تکلف راست راست باید بود چنانکه
باشند باید نمود کار با خداست با خلق اصلا کار نیست و والدیم را اشعار بسیار بود از غزل
و قصیده و رباعی ولیکن اکثر آنها به بیاض نرسیده فوت شد یکی از او با شان تمام کتب
و رسائل تصوف و غیره که در مدت عمر بدست آمده بودند بدزدید خیال کرد که آن اسباب
دیگر است اگر چه بعد از آن مطلع شد که این نه آن اسباب است که بکار وی آید بتوهم آنکه مبادا
ظاهر شود همه بسوخت میفرمودند که گاهی در ایام جوانی بتقوی شعری گفته میشد خاطر بدین بخش که ده میشد و مال
خیال تصنیف و هوای این کار هرگز نبوده و یکدور ساله که نوشته شد بجهت آن بود
که روزی بندگی شیخ امان فرمودند که اکثر یاران در صحبت مامی باشند اما معلوم نمی شود
که یاران ما ازین مشرب ذوقی حاصل کرده اند و این معنی را فهمیده اند یا نی باید که حجاب نکنند
و از عرض کردن آن شرم ندارند عرضه کرده شد که فقیر را مجال آن نیست که در حضور شما
تقریر نماید اگر حکم شود اما نموده عرضه کرده آید بدین جهت حریف چند نوشته آمد میفرمودند
که ما را فصاحت و بلاغت آن مقدار نیست که دعوی فضل و سخن آرائی و کمال معنی
روائی توانیم کرد چند چیز فقیرانه و مفسدانه هست که بکم وقت املانوده شده است یکی
رساله ایست مسمی کاشفات در آنجا میفرمایند ادراک کردن آن حقیقت بی کم و کیف
در مرتبه منحصر است یکی آنکه بکم و کیف در مرتبه جمیع اعتبار شمول و احاطه در بیان

در جمیع وزاری مشاهده کند زیرا که وسه درین مرتبه عین کم و کیف خواهد بود و آنکه بکم و
 کیفیت نه باعتبار آن چیز مبدل باعتبار تشل آن شخصت بدان چیز نمود و ظهور او در آن پس
 باعتبار این معنی نیز همان حقیقه مطلقه با جمعیتش منظور است کما قال کل شیء فی
 کل شیء و ادراک جمیع مراتب با کمال وجوه در صورت عنصری انسانیت بعد از تحلیل
 ترکیب عنصری تا آنکه باقی نماند مگر آن حصه وجودی که عبارت از وسه بانامی کنند
 و اگر جمیع اعضا و حواس ظاهری و باطنی فانی فرس کنند حقیقت انسانی با حال خود است
 غیر آن معنی که بقای انسان بدوست و فنا می او بتصور فنا می اوست و شک نیست
 که ادراک آن لطیفه برین وجه بکم و کیف خواهد بود ان الله خلق آدم علی صورته ثبات
 بوحدانیت اوست و علم آدم الاسماء کلمات از جامعیت او دیگر رساله ایست
 مسمی بسلسله الوصال متشوی است قریب بانصد بیت می فرمودند که آن بغلبه شوق
 در یک روز گفته شده است و باز هرگز بران عبور نیفتاده اگر جا به سهو و خطای
 واقع شده باشد اصلاح کنید در مدح شیخ امان میگوید

هست هم از صحبت کفر و دین	در نه چه حدست که راز درون	از دهن چون منی آید برون
من کیم و کیستم و چیستم	از دم عیسی نفسی زیستم	اوست درین راه مرار و بهما
خاک درش چشم مرا تو تیا	هست دل او بخت آویخته	آب صفت در همه آمیخته
وست من و دهن او با یقین	مقصود مقصود من آید دین	عشق نش هدم و هم ساز من
در غمش مونس هم از من	غزل	سازی نموده در همه عیان عیان
که غایت ظهور نهانست نهان	از نام ایشان که تواند نشان بد	گو یا هزار نام نشانست بی نشان
پیش از ظهور بود ما کان شی مع	بعد از ظهور هست علی علیکان	کون مکان بر تو حسن جمال است
دین طرفه ترنگ که نه کونست نه مکان	نزدیک رفان محقق محقق است	کو عین عالم است ولیکن درای آن
که روی پریش همچو عروسان جلوه گر	که با هزار شور و شغف ملوان	سیفی سجویش نسبتی گمان
ای وای بر کسی که باند دین گمان	دایضه	بجای سدره نشینی مرغ بالائی
ز بهر دانه فتادی بدام رسوائی	خراب عشق بکام توئی سدره حوض	پیری بگردشگر چون باب حلوائی
ز دشمنی است که نفس تو بر پاره نان	بساخت ست ترا هر دو هر دو جان	دم آدرچون از دست ساقی هوش
چه خام شربی را باده زنه پیمائی	لباس بوریگر پوشی از یارند	هزار مرتبه بهتر ز صوف ارائی
بر و میکده سیفی بنگر از سر هوش	که عارفان خدایند زیر یکتائی	میفرمودند که سیفی بخاری
شاعر بزرگ ست ما را با و می مشارکتی نیست فقیر تمت این تخلص بر خود می نهاد		

استیلاج بفقو و مغفرت کردگان تعالی
 در طاعات بیشتر است از آنکه در محبت
 بقیصود و مقام قرب بسیار حضور
 سخت تر است از آنکه در بقیصود
 استغفار سبب ادر استغفار فیض
 و در دوستان خزان امداد و نمان
 حضرت واجب الوجود دست براه
 و عم نواله برسل السماء علیه السلام
 و میدگم با موال و بنین الایم
 دلیل آنست سید العالمین
 علی الله علیه سلم و یک مجلس
 هفتاد و کرت و گاهی صد مرت
 می شربت که نکر استغفار میکرد
 خداوند که معنی آن استغفار
 و باعث آن تکرار چه بود و از کجا
 بود سخن دین باب بسیار کرده اند
 جمله از آن در رساله مرج البحرین
 فی الجمع بین الطریقین که در جمع
 بین الشریع و الحقیقه و تطبیق
 ظاهر و باطن صورت تالیف
 یافته است آورده ایم انچه
 مرا از بهر خوشتر و بمقام ادب
 نزدیکتر نماید آنست که این تفضل
 از جهت امت و طلب آمرزش
 گناهان ایشان بود و اگر آنجا
 بهر رحمت مغفرت است استغفار
 برای چه باشد و الله اعلم و تنقذ
 باید که از سر توبه و حضور باشد
 و الا چون گوید استغفار الله یعنی طلب
 آمرزش میکنم از خطا و باطنش از
 استغفار این طلب حضور حق غافل
 بود کند با نم آید و این گناهی دیگر
 است که از استغفاری که باید اینجا
 گفت بعد و یعنی الله عما که
 استغفار از آنجا که استغفار کرد

اذا كان القدر على الكريم و فرمودند که در جواب منکره و نکیر بنویس بنی محمد
و شیخ شیخ عبدالقادر الجیلانی فرمودند و دیگر ما را تعلقی اینجا نیست بعد از دو سه روز ازین
واقعہ وقت نماز عصر بود که ایشان از حالتی دست داد بعضی بیتها و در هر جا خواندند و گریه بسیار
کردند و بر گریه خفتند و دیگر قدم بر زمین نهادند فقیر در سجده و طلبیدند و دیدم که در روست
ایشان آنقدر اثر ذوق و خوشحالی و تازگیست که شرح آن نتوان کرد و با خود زمزمه دارند و بفرمود
خطاب کردند که باید آنکه ما اکنون اصلاً رنجی و محنتی و کوفتی نیست شوق در شوق و طرب
در طرب است هر زمستی و بیماری که در بدن ما بود بدر رفته است و لیکن ترا باید که مشغول شو
و دعا کنی که مراد از اینجا بداند مرا مطلوبی که در تمام عمر بود دست داده است مبادا باز
این حالت نماند و اتم دعای کردم که آخر دم در یاد خود داری و به شوق و ذوق از اینجا بری
اکنون جمال این مراد با حسن و جوه جلوه گرفته است اگر هم درین حالت پیش خود طلبید
کمال لطف و عنایت او باشد و هر که از یاران و دوستان بدین و پرسیدن ایشان
می آید از وی همین التماس میگوید که دعا کنید که از اینجا برویم و اگر یکی از ایشان میگفت که حقیقتاً
شمارا صحت عطا کند تا خوش می آمد میفرمودند از برای خدا این بگوئید دعا کنید تا مرا بر دارند
گاهی میگفتند که هفتاد سال گذشت که درین سرای دنیا نیم اگر یکی در سرای دور و زمی باشد
و لگن می شود ما خود هفتاد سال زیاده درین محنت سر بودیم چرا ملول نشویم و طعام را مطلق
ترک دادند میفرمودند رغبت نیست چه خوریم و فائده بهم نمی بینم و گاهی میفرمودند که از
برای این تیر نمی خورم که مبادا سبب بقای من شود ما را هر دم که اینجا می رود و جکفت می رود
توجه دل تمام بدان جانب شخصی گل آورد و بوییدند و در فرستادند فرمودند و که فرستادیم
روح گل و خلاصه او همراه آن خلاصه موجودات می رسد و جسم او اینجا می ماند بعد از آن
مقامات حوض سلطان و اطراف آن و اوقاتی که در آن اوقات ازان مقامات محظوظ میشدند
و ذوق می گرفتند یا کردند و فرمودند نزدیک است که ما هم باین مقامات برسیم و سیر کنیم
یکی در حالت سکرات از ایشان پرسید که چه چیزی بینید فرمودند باغها و آبها می بینم
و سادات بخارا حاضرند ایشان را می بینم روزی فرمودند که فرمان حضرت غوث الثقلین
آمده است بخوانید که چه حکم می شود فقیر گفت که چه کس آورده است فرمودند یکی از
صالحات سادات آورده است نیک ملاحظه کنید که چه نوشته اند روزی فقیر در آن
ایام بشامه و کمال ضعف و ناتوانی ایشان گفت که عجز بشریت غریب چیز است فرمودند
حقیقت عجز آنست که افتقار و احتیاج که لازمه ماهیت امکانی است بوجدان در بیان

محبت چون صیغه نفع لبر و زبان
عرب منید بنمرا بخدی و جمل
فصل آقا فائز و هر ساعت ایمانی
جدید بود آید و هر عید و لذتی
پس تمام اوقات مومن عداوت
لذت و لذت باشد اللهم اقمنا
ملاده الامان و ارد قلادة النظم
الی و جهلنا لکرم و عظم سباب
تجدید ایمان تازه گردانیدن آن
محبت صحنه و نظر کمال ایشان است
خود را انما می که از خود فانی و محبت
باقی باشد خدای تعالی شناسائی
قد این نعمت روزی گردانده است
کتب این قوم نیز نافرین است
دینا باند و فی التوفیق و علم
الهاب و متوکل علیک و توکل
میکنم بر تو و تمام کارها را به تو سپارم
توکل از ذرع ایمان لوازم آنست
تو تعالی علی الله توکل و ان کنتم
مؤمنین توکل در همه جا بود غالب
در مقام عزت و شرفش و رباب
رزق آید و حقیقت آن نقد اعتماد
است بر شایسته با تعالی و توکل
او رزق بندگ را از آرزوین حاصل
شد توکل برست آمد ترک سباب
عادی از این مقام نیست سباب
و می که مباحثه آن منافذ توکل است
ترک سباب عادی برای تحقیق و فهم
مقام توکل و استعانة النفس است
چنانچه مشایخ طریقت محال کرده
اند و لا حقیقت توکل همان تقصیر و
جهل است و نشی علیک الخیر
و شما میگویم بر تو تکی را برستی و شما را
میگویم و شما را بگویم و شما را بگویم
چون حق را وکیل خود گرفت در دست

و درک این معنی ذوقی گردد روزی فرمودند که اگر از حافظان خوشخوان که آشنای شما اند کسی را بطلبید تا استماع قرآن بکنیم باز فرمودند تو خود شب و روز بحضور من تلاوت میکنی بس است حالا وقت هیچ آرزو و خواهش نیست وقت عبودیت است اگر انصیب است کسی را خواهند فرستاد همان روز که ازین عالم رحلت خواهند کرد و فقیر بقصد تلغین که در حالت احتضار مسنون است گفت که ظاهر اقدارین وقت بیاس انفس مشغول میشوند چشم کشاند و آهسته گفتند بیاس انفس از برای امروز کار می آید که اعضا همه از کار رفته است و قوت دم زدن نمانده است چند بار زور نمودند و بلند ذکر لا اله الا الله فرمودند و ساکت شدند و بیاس انفس مشغول شدند بعد از چند ساعت بر حمت حق پیوستند و کان ذلک فی السابغ والعشرین من شهر شعبان ۹۹۹ تسعین و تسع مائة که عدد عبارت ولی تحت القباب متضمن آنست رحمة الله تعالی علیه رحمة وسعة و جزاه عنا خیر ماجزی والد عن ولده

خاتمه در عرض بعضی از مبادی احوال کاتب حروف ختم الله له بالحسنی والدم را و او آخر عمر که زمان ضعف و پیری بود مشغولی خاطر منحصر در فقیر بود سه چهار ساله بودم که ایشان را مرضی صعب الگذشتن ایام جوانی و رفتن یاران غمگساران جانبی عارض شد در آن مرض باعث دفع دلگیری و رفع کلفت صنعت و پیری بهمین فقیر بود و در آن زمان در کنار رحمت و جوار عنایت ایشان تربیت می یافتم و بهمدان ایام طفولیت سخنان این طائفه را در کام جان این حقیر ریخته تربیت باطنی را ضمیمه شفقت ظاهری می ساختند و من نیز بکمال مقتضای بیست والد و دیوانه آن کلمات بودم اندکی خاموش می شدم و خود را فراموش میکردم و چون آگاهان طلب اعاده این افاده می کردم بعضی از این سخنان با خصوصیات وقت هنوز در خزینه خیال من مانده است خالی از غایتی نیست و غریب تر از و آنکه فقیر را حالت انطفاف بود که مدت عمر دو سال یاد و نیم سال خواهد بود آن سخنان در خاطر که گویا حکایت می روزست در آن زمان نیز که آثار تربیت و عنایت ایشان ظهور آمد تحصیل علوم حاصل شده بود شب و روز خدمت ایشان در تذکر و تذکار و بحث و تکرار میگذشت شها پس می آمد و بنده را بهمزبانی خود قبول داشتند مخطوط بودند خصوصا در تلقین علم توحید و تحقیق مسئله وحدت وجود و روحی که موافق علم و شهود است و اگر گاهی بمقتضای تقید مقدمات علم کسبی بقصد تحقیق این علوم و بهی دغدغه و شبهه میان آورده می شد میفرمودند از این نوع شبهات و خلوک درین مسئله بسیار بود انشا الله

وکیل چون مقتضای نصیحت عمل کند و برادر دوستی و غیره ای کل مد متعلق رضای او گردد و عقد دوستی استحکام گیرد و اگر خلاف این شود عقد محبت انحلال پذیرد و محل سقوط گردد و دفع آن بهم میسر میگردد که با کالت تو ششم و ترا شاگرد و یاریم چنانچه گفت و شنید که لا تکفر و لا یسکرم و ترا بر نهتای تو و کفر نیست تو نیز که ترا لایا سمعت کالت را که با از نشویش در نزد و نظیر و او و گیر کار و بار خلاص کردی و نافع البال بر سبب زبان و شریعت نشانیدی بالاتر ازین چنانچه گفت و چون رضی نباشیم بکالت تو که در وکیل و صفت باید دوستی و افرو علم کامل این هر دو صفت منحصر است در توادای شکایتی با حکم عقل از محالات است از جهت تواتر الای و تواتر نفهمی بجهان و از جهت تنوع و تشبیه آن که در بر نفس هر طور زنی از نعمت ظهور آید که قسمی خاص از شکر اقتضا کند و تنوع جمیع انواع نعم و مقابلت آن مخصوص بایات انواع شکر و حیزم کمال قدرت بخیر نبود از جهت لزوم تسلسل چه شناسایی نعمت نعمتی است بهتر از آن نیست و توفیق فکر بران نعمتی و دیگر بخیال شکر فکر الی الای نهایی و همین محال است و حیزم عظیم است که از لایزال از ان بزرگان برین آدمی شوا بود و لیکن این احتمال این روشنی است که خواهی کرد حق و فضائل و افعال خود مقابل گویند و این هرگز درست نیاید و شکر را انرا هم و مواجب تقبیل

رفته رفته پرده از روی کار بکشایم چنان یقین روی نماید ولیکن باید که دائم درین خیال باشیم
و هر مقدار که دست و دهن سعی کنید و این بیت میخوانند **لنگ لنگ و خفته شکل و بے ادب**
سوی او می خیز و او را می طلب به اول از قرآن مجید بقیه تعلیم و قواعد تهی که اطفال خوانند
دو سه جزو بلکه مکرر و الله اعلم تعلیم فرمودند سبق و در سبق ایشان می نوشتند و من می خواندم از
قرآن همین مقدار تعالیه کرده ام بعد از آن با تر تریست و شفقت ایشان چنان قوت بهم رسید
که هر روز قدری از قرآن میخواندم و هر مقدار که پیش ایشان می گذرانیدم در دو سه
ماه ختم قرآن تمام کردم و در حفظ و سواد چنانچه معلمان صبیان اطفال در مکتبها یاد و دهند مقید
نشدند فقیر را تا فواید بر طریقه اطفال مقید شده نویسانیده باشند بعد از آن بطریق اجمال در
اندک مدت شاید اگر مقدار یک ماه تعیین کنیم دروغ نگفته باشیم قدرت کتابت و سلیقه نشا
پیدا شد حق سبحانه و تعالی در توجیه و عنایت ایشان اثری و خاصیتی نناده بود که اگر هر چند
کسی در مرتبه استعداد و ثبوت دور تر افتاده بودی بتوجه و تربیت ایشان زود از قوت
بفعل آمدی مگر هر چه هست اثر توجیه و عنایت ایشان است و ایشان را جمیع حقوق
از اوت و تربیت و تعلیم و ارشاد بر ذمه این نامراد ثابت است و از کتابهای نظم و اشعار
که قبل از آن متعارف این دیار است شاید که چند جزو از بوستان و گلستان و دیوان خواجہ
حافظ تعلیم کرده باشند و هم از ابتدای حالت صغر بعد از ختم قرآن میزان صرفت یاد دادند
تا مصباح و کافیه خود تعلیم فرمودند در همان زمان اکثر اوقات بر نفس مبارک ایشان میگذشت
که انشاء الله تعالی تو زود دانشمندی شوی میفرمودند که مرا حفظ غریب دست و دهن بتصور
آنکه حق تعالی ترا بکمالی که من خیال کرده ام برساند و من در حوزه درس و افتاده تو بر و ساده
ضعف پیری تکیه کرده شسته باشم و گاهی کتابها را تعداد میکردند و میفرمودند همین چند
کتاب را که خواندی دانشمند شدی میفرمودند تو یک مختصر از هر علم بخوان ترا بسنده است
بعد از آن انشاء الله حیوان ابواب یکت سعادت بر تو بکشاید جمیع علوم بے تکلف تحصیل روی
نماید این نفس پاک ایشان اثر آورد و در تحصیل علوم یک سرعتی و عبوری دست داد که
مشابه طی زمان و مکان که میگویند باشد از مختصرات نحو مثل کافیه و لب و ارشاد شاید که
در بعضی اوقات یک یک جزو بلکه بیشتر طری می نمودم بلکه سبب حرص و شوقی که بها تمام
تحصیل و فراغ داشتم چنان بودم که اگر جزوی از این مختصرات صحیح و محشی بدست می افتاد
بگذرانیدم آن پیش استاد نمی بردم و ختم و محلی از مطالعه که در آن او ان بنظر در حواشی دست
می داد اکتفا کرده بجزو دیگر نمی بردم و اگر بحثی آسان پیش آمدی یاد کتاب سابق آن حکایت

و اندوختن همه اینها بطل است
و نفس خود را بنبی و سنت ثابت کند
و این نفس را بطل است اما آنکه متحقق است
بحقیقت شکر از رسوم شریعت غایب
این مشقت و اطاری نشو و چه شرع قلای
بر نوع از نعمت آشکری زبان غریبت
تعیین فرمود چنانچه نماز در دو سجده و رکعت
و امثال آن بر اقامت آن کند بحکم
شرع از شاکران باشد که اقال بعض
المحققین منقطع و متکلفین بفرمان
و میگویند یعنی از باطن میگذریم یعنی در
ظاهر کسی را معصیت زد و دومی زمانی
کند ترا خواهر نفس باشد خواه خلق قول
تعالی لا تعبدوا من دون الله و اعلم
الآخرین و ادون من خدا و رسول هر که
ایمان بخدا و روز آخرت و عدم کفر و کفر
ندارد آنرا که شمر خدا و رسول است
و عید وین باطن یا باطن است بسیار
آنها را بستاندن در مقام رعایت سنت
که کمال ایمان کامل آنکه بدین زبان جراح
مخالف اختیار باشند و اگر اینقدر نباشد
باری عز و جلال و محبت موافقت ایشان
نگاه دارند و ذلک ضعف ایمان الله
ایا الله فجعل چون تبری از اسوی
کرد و قطع ترک غیا و نبوی و جاده خلاص
استقامت بر سجاده عبادت اقامت
نموده میگویند خلوت از عبادت میکنند
و غیر ترا و مطلق مفسد و توفی در غیر این
و دنیا و عراض آخرت و لذت نصیحه و
فسیحه و برای فرمان برداری امر تو
و طلب رضای تو نمانی گذاریم و میگویند
عبادت بسیار است چون نماز و روزه و زکوة
و دفع قربات بود از جهت شهادت تمام
عبادت و قربات او با فعل یا ترک
تخصیص کرد او را نه که باز چون سجده

شب خواب چه و سکون کدام است به خود خواب ببا شتقان حرام است به هرگز در شوق کسب کار طعام بوقت نخورده و خواب در محل نبرده و هر بنا وجود غلبه بر دودت هوای زمستان و شدت حرارت تابستان دوبار به رسد و بلی که شاید از منزل مابعد و میل داشته باشد میل میکردم در میان روز ادنی وقفه در غربت خانه بسبب تناول چند لقمه که سبب عادی قوام حرکت اراست و واقع می شد و مدتی پیشتر از وقت صبح به رسد میرسیدیم و در سایه چراغ جزو می کشیدیم و غریب تر آنکه با وجود احاطه اوقات و شمول ساعات مطالعه و تذکار و بحث و تکرار هر چه از کتب خوانده میشد بلکه و رای آن از شروح و حواشی در نظری آمد تقید آن بکتب از ضروریات وقت میدانستم اکثری از شب پاره از روز مطالعه میگذاشت و پاره از شب و اکثری از روز بکتابت میبرد دائم پدر و مادر من هلاک آن بودند که یکدم با کو دکان محله بازی کنم یا شب بوقت متعارف پدر از کشم و من میگفتم که آخر غرض از بازی خاطر خوش گردنست و مرا خاطر همین خوش است که چیزی بخوانم یا مشتق کنم بر عکس آنکه پدر آن مادران اطفال را بر خواندن و بکتابت فتن زجر کنند و عتاب نمایند و در جانب دیگر بمبالغه خطاب میکردند گاهی در اثنای مطالعه که وقت از نیم شب در میگذاشت و الدم قدس سره مرا فریاد میزد که بابا چه میکنی من فی الحال دراز می کشیدم تا دروغ واقع نشود و میگفتم که خفته ام چه میفرمایند باز بر می نشستم و مشغول می شدم و چند بار در دستار و موی سر آتش چراغ در گرفته باشد و مرا تا رسیدن حرارت آن کجوه دماغ خمسه نه به خود با چراغی که در دماغ نرفت کدام باده محنت که در این غنفلت کدام خواب چه آسایش و کجا آرام بخیر تر ز دل خود که عمر نرفت دلی از کج غمگه هرگز بصحن باغ نرفت و تکرار علم در کثرت صلوٰه و اوراد و شب خیزی و مناجات هم در اوان طفولیت بمقتضای جبلت صوری جد و اجتهاد بوجود می آمد چنانچه مردم چنان می بودند و هنوز ذوق آن اسحار و اوقات در کام وقت پیدا است تا آنکه بفضل نامتناهی الهی و توفیقی الای باشد جزای وافر و قسطی کامل که من غریب شکسته نه در خور این همه انعام و اکرام از حضرت غریب نواز شکسته پرور حاصل وقت شده است زیاده تر از آن محنت و ریاضت می کشم و مشغولی تعلیم و افاده معاذ الله بلکه تعلم و استفادہ بسر میرم و در ذایه غوت افتاده و دل بامنیابی نماده بامیج کس از نیک بدکاری نه و از هیچ آفریده بر دل خبری نه و از مصاحبت این و آن فارغ بالم بلکه از ذکر زید و عمر و که در ترقیب نخورند کور شود نیز در ملازم به با سع صد شکر که با هیچ کس کاری نیست و از من به این چیکس از این نیست اگر بر دل شمنان من باری هست

رحمت بخشنده اندامید واری محبت مقدم آور و بر ترسکاری از غنصب آنکه خواص در تکریمین و هشت زدگان عالم تسلیمند نوید مشو که رحمت من عام است مغرور مشو که خاصان و بزمین ان عذابك بالكفار ملحق بدستی و راستی که مذاب تو بکافران لاحق و پیوسته است یا پیوسته کرده غده است یا دین کلام بعد از نون بکتاظر در باب امیدواری است و ملحق را بکسر جا و فتح آن بر خوانده اند و معنی هر دو یکی است فی القاموس کحه ادر که کاحقه و بنا لازم و متعدد آن عزابک بالکفار ملحق ای لاحق و الفتح احسن الصواب انتی کلامه تکلمه در بعضی کتب فقه حنفیه سطوت که بعد از دعا و ذکر این عار که مآثر است قنوت مذنب شافعی است و حضرت سید علی و سلم از امام حسن سلام الله علیه علی الهی و الکرام تعلیم نموده نیز بخواند بهتر و جامع تر باشد اللهم اهدنا فیمن هدیت خداوند اراده راست نما ماراد منمن انجمه که راه را نموده ایشان را و عافنا فیمن عافیت و عافیت بخش ماراد انجمه که عافیت بخشیده ایشان او قولنا فیمن تولیت و دوست دارو متولی امر را شود آن جماعه که دوست داشته ایشان را و متولی امر ایشان شد و بارک لنا فیما اهلین و برکت در بار هر چه که داد و عافیت و قنار بنا مشرما قضیت و نگار ما را ای پروردگار از ترس و قضای خود

فما كرهه انك تقضى ولا تقضى
عليك به ربيك انما يكمن في حكم
كروهه فيشود بر توافقه لا يدان من
والبيت به ربيك انما يكمن في حكم
كروهه فيشود بر توافقه لا يدان من
اورا ولا يعز من عاديته
وعز نبي شود وكيك دشمن ميدي
اورا والمهدي من هديت
وراه راست يابنده كسيست كه راه
راست نموده تو اورا تباركت بنا
ونعاليه بزرگي تو اي پروردگار
ما بلند مرتبه كه هيچ كس بكنه كمال تو
نرسد يا خال الجلال والاكرام
اي خداوند صفات سلبه شبيهه اغفر
وارحم بيازم رحمت كن و تقاوت
ها قلم و بگزارانچه ميداني از
گناهان ما انك انت الاعز الاكرم
بر ربيك غالب تري تو كرم تري از
هر غلب و از بركم و صلي الله على
محمد النبي الامي وآله وسلم
الرساله الثامنه في التلويح
تحصيل البركات
بيان معنى التلويح
لا اله الا الله محمد رسول الله
التي هي لله تمامه عبادات فقيه
والصلوات وتمام عبادات فقيه
والطهيات وتمام عبادات فقيه
ثابت مست خدای تعالی تقدس
يخمين خبير كرهه انداين رسالات را
رسم است كه چون در حضرت ملوك آيند
اولا سلام كنند و نماز خوانند ثانيا
خدمت كنند و مجوز نماز نمايند ثالثا
تحفه بگذارند لائق حضرت تا مقبول گردد
و شايان عنايت حضرت بادشاه

بر خاطر دوستان من باري نيت حضرت غريب نياز شكسته پروردگار احصاء لغناه والا حصر لالائمه
اين غريب را بلطف عام بذوق و حالتي بخصوص گردانیده است كه حضور و جمعيت وقت من
موقوف اختلاط و مصاحبت خلق نمانده است بخود سكر ام هر چند سر سرى شد باخيان خود خوشم اگرچه
مايخواليا بود گوياء كه اين مقطع غزل مطلع معرفت احوال من است **ع** عجب كجا صحبت كس خيال كوت
دارم بخود مردم ديوان عالمي از بد و فطرت بحكم وصيت پدر كه ميگفت بان تا ملاي خشك
دنا هموار نهاشي همواره از عشق و محبت دمي ميزنم و در طوق غربت و در مندی قدی نمی نهم
بیدردنم هم هرگز از عشق **د** دلم دل دردناك داريم **ا** امیدواريم كه دم آن پیر صاحب
قدم كاری كند از اصل كار كه بكار نفس است بكار ندارد و گاهي كه دلخوش كنم بدان كنم كه مرا
در ابتدای كار و اثنای تحصیل مزالیق و مضایق كه علت زلت قدم و موجب زلیغ بصر بود
پیش می آمد و از بیرون پرده غیب از اسجاء كه من میدانم دستگیری ميكردند تا غلبه قدرت قادر مختار
خللی در بنا را خانه نفس و شیطان انداخته بے اختیار در داو كیه غربت و انفراد بنشانند وجه
طلب از جانب اغیار بسوی دیگر گردانیدم و قی از معارضت عقل و مزاحمت و هم توحید
مطلب كه شرط راه طالبان است صورت نمی بست و نقش مراد بر وجه صدق و سداد
نمی نشست آخر الامر چون از استشهائ خلق كاری نه برآمد جز استخاره حق چاره نماند و از
تدبیر عقل گریه نكشود جز دیوانگی ره می نمود **ع** **ز**ین خرد بیگانه میباید شدن
دست درد یوانگی باید زدن **ب** بعد از حصول راحت و نوال و سواس كه لازم حال حرمان
و یاس است دست از همه كار شسته و چشم از اغیار بسته بر در دل شستم تا چه پیش آید
و كدام در بکشاید ناگاه بحكم ما خاب من اناب الى الله و قد خاب من التجا اليه چاره گریه بچارگان
وزاره های آوارگان مرا بجانب خود طلبید و من بیخا نمان سلسله شوق در گردن افكند و بسوی
خانه خود كشید و من نامراد را بمنزل مراد رسانید یعنی بدرگاه جنب خود صلی الله علیه و سلم
جای داد از حریم محرم و عنایت محروم باز فرستاد **ع** **ا** حاشا ان یحرم الریحی مكانه
اویرجع البحر منه غیر محترما **ا** آنچه من فقیر حقیر از اكرام و النعم حضرت خیر بشیر نبی صلی الله
علیه و سلم بشارت یافته ام اشارت ننواختم كرد امید دارم كه ظهور آثار و الوار متكفل
ابرا از مضمین اظهار آن گردد انشاء الله تعالی اگرچه نظر بكثر نقصان ذاتی و قلت استعداد
نظری نا امیدی گونه در حصول مطلب و وصول مقصد راه یابد و لیکن دست امید
بلند است و پای یقین ارجمند كه چون در سفینه نوح نشسته ام بساطل نجات رسیده است
و جمال مقصود دیدنی بر درین كشتی نشست اگرچه طغیان كند یقین داند كه از طوفان

آتش و دوزخ در امان است اعتماد من بصاحب قدمی است که مالک رقاب اولیا است
 ره روی نتوان یافت که در خدمت او قدم از سر نسا زوزیر پایی او سر نیندازد و این خود
 بسبب سرفرازی ایشان است که یک قدم بر قدم مصطفی بود بلکه دم بدم بقدم آورد و سعاد
 آن سرست که با کمال او گردد هر چه جمیع پدران از وراثت مصطفی و مرتضی اندوختند همه
 بآن خلف صدق رسید بنگر که این چه غنا بود اگر چه دار ثانی بسیارند ولی آنچه بوی رسید
 بهیچکس نرسید وراثت مال بهیچکس نصیب برابر قسمت کنند ولیکن در وراثت حال یکی را با دیگر
 برابری نرسد بلکه بر لوری نبود اگر دیگران قطب اند و قطب الاقطاب است و اگر ایشان
 سلاطین و سلطان السلاطین محی الدین که دین اسلام زنده گردانید و ملت کفر را برانید
 که الشیخ یحیی و میت زهی مرتبه که ایجاد دین از حی قیوم است و احیاء از وی غوث ثقلین
 آنرا گویند که جن و انس همه بوسه پناه جویند من یکس نیز پناه باد جسته ام و بر درگاه فتاد
 مرا جز عنایت او کس نیست و بغیر لطف او فریاد رس نه

بیتین بهر اکابر دین	شیخ دارین و هادی ثقلین
بادشاه ممالک قربت	ره نور و مسالک قربت
چون پیمبر در انبیاء ممتاز	اولیا بند هاش از دل جان
وصف تعریف از من نه نکوست	خود کرامات او معرّن اوست
عاجز از مدحت کمال ویم	همه دم غرق بحر احسانم
در دهر عالم باوست امیدم	هست با وی امید جاویدم

افتم او را بهیبری کند و اگر از پای در آیم او دستگیری نماید بحکم بشارت های که او بجان خود
 داده است و سعادتهای دنیا و آخرت آماده است فرموده است که قاضی الحاجات مرا
 سحلی نوشته داد که در آن نامهای مریدان من تا قیامت ثبت افتاده همه را بمن بخشید و قلم
 عفو بجز اتم همه کشید اگر نام من در نامه مریدان او مکتوب شد پس چرا غم خورم که کار چرب
 معاد و مطلق شد من نام را در مریدان او قبول در و بدست اوست خواهان اویم خواستن او
 مفوض بدوست ارادت حقیقی از من مجازی کجا آید و صلوة دائمی باین نبی نمازی نشاید
 انتسابی بوسه کرده ایم و پناهی بدرگاه او برده ولیکن چنان دانه که چون این سعادت
 از انزل نصیب من است تا به قریب من خواهد بود در آن زمان که از خود خبر نداشتم نامش
 بر لوح دل می نگاشتم **۵** **ما عشق تو نه امروز گرفتار شدم** که گرفتاری ما با تو روز از دست
 جاذبه محبت او بخود میکشید مراد آن قدر و نه ذکر شمع عنایت او بخود میخواند و ما بآن شعور

شود امام محی الدین نادی در شرح مسلم
 میگوید بحقیقت معنی سلام و ملک بقاء
 عظمت حیات به تحیات بر لفظ جمع
 آورد زیرا که بادشاهان عالم را از عرب
 و عجم حتی مخصوص بود که اصحاب ایشان
 مرثیان بدن تعظیم و تکریم میکردند
 پس میگوید تحیات به ثبات است
 مراد شاه بادشاهان را که خالق عالم
 است او است بحقیقت مستحق آنها
 و دیگران جز عاریتی بیش نیست و
 کرامی در شرح معراج بخاری از خطابی
 نقل مینماید که تحیات رعایا ملوک را
 که نزد ملاقات بدان تحیت میکردند
 کلمات مخصوص بود و چنانچه در بعضی
 صباحا و در غم نمی هزار سال مانند آن
 میگفتند و مثال این الفاظ و صلاحت
 آنکه آن تحیت بگوید که تعالی توان کرد
 بنویس خصوصیات الفاظ را گذاشت
 و معنی مطلق تعظیم استعاش کرد و
 التحیات کلماتی است از انواع تعظیم است
 و تعالی شانه داشت تحت آن میخوابد
 و صلوات یعنی نمازهای فراوان بر او
 برای دست صلوة را بر زمین میانی جل
 کنندانی اندوت کلماتند و معنی است
 نیز گویند یعنی چنانچه از دست بر او صلوات
 و طهارت کلمات طیب و اعمال صالحه میروند
 و از دست و تلمیذ یعنی تسبیح است مناسب
 مقام السلام علیک ایها النبى
 و رحمة الله و بركاته سلام بر تو باد
 ای پیغمبر و رحمت خدا و بركاتی و رحمت
 و تعالی امر فرمود در کتاب مجید در مومنان
 را که صلوة سلام بفرستید بر پیغمبر و صلوات
 علیه که کیفیت سلام است که در اینجا
 ذکر نموده و به نسبت صلوة را ذکر نموده
 معلوم شود اگر گویند که خطا بهر حال را بود

و آنحضرت صلی الله علیه و سلم در مقام آنکه حاضر
است بر توحید و خیر خطاب چه باشد و پیش
آنست که چون بود این کلام در اصل معنی
در شب معراج بعینه خطاب بود و دیگر بگفتن
نداد و بر همان اصل گذشتند و در
شرح صحیح بخاری میگوید که صحابه
در زمان آنحضرت صلی الله علیه و سلم
سلام بعینه خطاب میگفتند و بعد از
از زمان حیاتش بخین میگفتند السلام
علی البنی و جمیع الله و بر کلماته بلفظ
خطاب بعینه عرفان را با تحقیق گفته
اند که آنحضرت باعتبار سریان حقیقت
و نبی صلی الله علیه و سلم و در آن موجودات
و حاطه ذوات باریکات دی بسائر
ممکنات و ذرات معالی حاضر و شایسته
دور و بعینه خطاب حقیقت بلاحظه
آن جنود و شهود است صلی الله علیه و سلم
یا رسول الله و سلم قائده و احادیث
صحیح و قریب است که هر بنده مومن که بر
آنحضرت سلام میفرستد آنحضرت بنفس
شریف خود جواب سلام او میگردد و اینها
هیچ خلافی نیست خلاف در آنست
که این رد سلام از آنحضرت مخصوص است
بزیاران قبر شریفش که در حضرت و آیند
و بطریق داخلان مجلس سلام میگویند
یا خالص است مرصع لایان نیز که در قره
تشه لفظ که مذکور شد سلام فرستند
و ظاهر و ظهور و بقول تعویذ کفر و فرق
آن باشد که سلام زائران بوی بلیسمع
شریف میرود و از دیگران بواسطه ملکه
سیاحین که حضرت عزت ایشان بتبلیغ
صلوة و سلام از امت بر آنحضرت
صلی الله علیه و سلم بگماشته است
چنانچه در حدیث واقع شده است
والله اعلم السلام علینا

اینها در ذوات و شهود است

هنوز از دم مستی اثر نبوده مرا که جذب عشق تو از خویش میر بودم را لطف باطنی او بود که ظاهر باطن
مرا مخطوط و ملحوظ داشت و اول آن آخر معصوم و محفوظ پذیر چون خاک در او بود درین نسبت
تقویت و تربیت میفرمود و عمر بانی تو سل بحجاب این بادشاه عالم پناه می شتافتم ولیکن
بوسیله یار منی یافتیم بارها از بشارت غیبی اشارت و ابتغوا الیه الوسیله می شنیدم و در طلب
وسایات که سبب تحصیل این فضیلت بود موجب تصحیح نسبت و تحقیق سلسله ارادت گردد
میدویدم کسی می خواستم که نسبت طینی را با مناسبت دینی ضم کرده باشد و قرابت جسمانی
را با قرب روحانی فراهم آورده تا دست بوی دهم و پای او گیرم بلکه تازه ام در پای او میرم
آخر صدق نیت من کار کرد و شجر اخلاص من بار آورد بر مثال ویر زخم من حیث لایکحتسب
بر سر من عیسی نفسی را فرستاد که هر نفس او مانده بود از آسمان معرفت نازل و باعث عید
و سرور و اخروا و اکل نوسی مقامی که جمال او ناریست از شجره وحدت طالع و نور از
جانب حقیقت طور حقیقت لامع خلیل بقای که رخساره زیبایش گلزار بوستان خلعت
و گل گلستان دین و ملت است مصطفی جمالی که دهاشش نکلان خوان انا الملح و زبانش
تبیان قرآن انا افصح است مرتضی کمالی که دلش باب مدینه علم و فتوح و بر ضمیرش ابواب اسرار
و کشف مفتوح حسن سیرتی و ارث مرتبه و انک اعلی خلق عظیم و نائب منصب بالمومنین
رون رحیم حسین سرمدی که مصدوق و بیطه کم تطهیر آمد و مصداق الا الموده فی القربی شد
زین العابدین و امام الصادقین السید التقی النقی و العلوی العلی المهدی سمی کلیم الله و محبوب
حبیب الله و با عی احمد خوی که عالمی بنده اوست یوسف رومی که ماه خرمده اوست
عیسی نفی که جان دل نرند اوست موسی که لقای ده دست خوابسته اوست هر کلامی که در کلام کلیم آورده
بر وی صادق است و بحال او موافق او را مگر بر قلب موسی آفریده اند آنکه جگر گوشه محمد است
صلی الله علیه و سلم و با عی ای دیده بیا بقای منظوریه بین آن جبهه آن جمال آن نور بین
در وادی امین محبت بگذر هم موسی و هم درخت و هم طور بین حمیده صفاتی که جانشین جامد
و وارث مقام محمود است چه حامدی که هر شا گستری که محامدا و صافش بر شمار و بی ختیا
در اشای شانند ای لا احصی بر آورد حاصل که چون این آفتاب دین و دولت طلوع کرد
چنان دانستم گویا بحض طالع من آمد بجز آنکه دیده بحال او روشن شد در دل نور دیگر
یا فتم و سروری دیگر در بقیه اولی دل از دست دادم و در پای عزت افتادم
مدتی بود که مشتاق لقایت بودم لاجرم روی ترا دیدم و از جبار فتم بعد از چند گاه جست و جوی
گفت و گوی حال خود در میان و زبان بعرض حال کشادم او خود بصغای باطن و ظاهر باطن را پیش

از من دریافته بود و مقصد و مقصود مراد آنست ولیکن از برای امتحان صدق تعطش و تحقیق
 حال تفتیش من فرمود که ای تشنه بشنو که ماهمه جداول یک نهریم و انهار یک بحر و یقین
 دانم که تو طالب آن بحری همچنان که بارسیده بدیگر آن که با شکر می جویند و همچو ما ایشان نیز
 خود را نه آن بحر میگویند پرس تا هر کدام که شیرین تر و صاف تر یابی در طلب آن بشتابی و اگر
 چنانچه نخواهی که پایۀ اختیار در میان آری و نظر ملاحظه و امتحان بگماری تو خود را بدان بحر
 بسیار توجه بد و آرتا ترا از کدام جانب خواند و کجا رساند فریاد بر آوردم که من حیران در سرب
 تخیل مانده و بر ساحل تخیل افتاده را با بحر چه قربت که خروش من بد و رسد و کدام آشنائی
 که او بر خروش گوش دارد خود را بتورسانیده ام تو هر جا که خواهی برسان فرمود بان نامید
 مباش ترا با بحر آشنائی خاص است و اگر نه باشد هم آن دریل رحمت است بر همه محیط
 چه مرکب و چه بسیط و همه کس را شامل چه ناقص و چه کامل حاشا که وقت حاجت بفریاد تر
 و در وقت درماندگی دست گیری نکند لاجرم در پی اشارت او شتافتم و هم در شب اول
 بشارتی از مقصود یافتم پس عنان اختیار از دست رفت بی توقفت دست بدست و
 دادم و بی اختیار در پای وی افتادم و کان ذلک بکرة الست من شهر شوال سنة خمس ثمانین
 و تسع مائة و احدى عشر رب العالمین سعادتى دیگر و نعمتی عظیم بردارم که از خدمت آن صبر کردن
 نمى آرم اگر چه آن اسرارست سزاوار سر و کتمان **مصراع** لیکن از شوق حکایت بزبان
 می آید بشنو که چون سعادت ازلی مرا تحصیل این نعمت ابدی هدایت کرد و اتم در اشتیاق
 آن بودم که بشارتی از مطلوب یا بم تا زادتسل و اطمینان گرفته در سلوک طریق مزید بشتابم
 ولیکن اگر حرقت فرقت طالب داری دانی که این آرزو چه بلندست و این مطلب چارچند
 من و وصال تو بهیسات بس عجب هوس ست این بهیمنکه نام تو ام پر زبان رود نه بستان
 دایم درین سودا روز شب و شب بر زمی آوردم گاهی شبها بیدار شایم که بارقه از ان جمال تابد
 و گاهی روزها در خواب بنیال آنکه نشانی از وصال بیا بم **م** اگر تو وعده و صلح منی بیدار
 حرام باد سر خود اگر خواب بر آرم **م** و اگر خواب نمائی جمال خود یکدم **م** برو و حشر نخواهم که سر خواب آرم
 تا وقتی که جاب عقل و پند اطلب از میان رفت فضل و کرم کار خود کرد من مسکین را بیواسطه هر در
 دیا خود برو آن همه بیداری نتیجه خوابی آورد که بر اتب هست از بیداریست **م**
 بخوابی ز تو راضی بخوابی خوشنود **م** حاصل از وصال خوابی خیالی دارم و محمل این حکایت این مقدار
 است و تفصیل آن بر زبان قلم نامقدور **م** حقایق شوق بپایان نمیرسد
 کوتاه ساز قصه دور دراز **م** اکنون من مسکین با فریاد خود مناجاتی است و حاجاتی که بدو گاه

و علی عباد الله الصالحین
 سلام بر ما و بر بنده کائنات خدا که صلوات اندک
 گویند و درو این سلام چنانچه مشهور است
 از حضرت پروردگار تعالی است بر رسول
 اتمام علی الصلوة و السلام و شرب معراج
 پس بر در سلام است بر الله تعالی
 جویش آنکه سلام دعاست سلامت از
 آفات و کرب و آوای تعالی و تقدس منزله
 و مستغنی است از کمالات و بی نیاز است
 کنند پس بدل آن سلام بندگان خاص
 فرستاده قرآن گاه و متعلق بزیل عزت
 اویند و در حدیث صحیح آمده که چون صحابه
 خلف آنحضرت صلی الله علیه و سلم نماز
 گفتند سلام علی الله من عباده و علی
 جبرئیل میکائیل علی فلان فلان آنحضرت
 بجانب حاجت میدگفت آنرا بشود سلام
 فاد صلی الله علیه و سلم فی الحیات و فی الصلوة
 و الطیبات سلام علیک یا ائبى و رحمة
 الله و بركاته سلام علینا و علی عبد الله
 الصالحین و مودعه خود سلام است یعنی
 خداوند سلامت سلامت بخش دیگران
 سلام بر منی ندارد سلام بر منی رسید
 و بر بندگان و منی بر منی بر منی صلوات کرد
 نیز در آسمان است بر جبرئیل میکائیل
 غیر ایشان همه در آنجا اهل انوارند
 ان لا اله الا الله و اشهد ان
 محمدا عبده و رسوله و اشهد ان
 است بخوانی خداوندی بر سالت محمد صلی الله
 علیه و سلم تحقیق در بعضی روایات آمده
 زیاده و صده و لاخریکه و اگر این زیاده را
 نیز بخوانی بنده است بر منی و بندگان
 صحیح و بدیهه و منی بر منی صلوات کرد
 فی و در آسمان است بر جبرئیل میکائیل
 است و در حدیث منی بر منی صلوات کرد
 آنرا بخوانی بنده است بر منی و بندگان

عرض دارم کلمه چند ازان درین اوراق نیز ثبت کردم تا هرگاه که خواهم وقت خود را بدان خوش کنم و اگر حال دیگری نیز موافق حال من افتد وقت او نیز ازان خوش گردشاید که مرا دعائی کند که موجب حصول مدعا گردد و آنه قریب بحیب

مناجات بدرگاه قاضی الحاجات

خداوند اتو یا ما چنان کن که مولی کریم مفضل باینده ضعیف مقصر عاصی کنده چنانکه حاکم عادل قادر باراهن مفسد عیار بدکار خداوند اگر با ضعیفان عدل پیش آری ما عجز و صبر حقیقه پیش آریم اگر چه با حاجت محبت نیست ولیکن چه کنیم که غیر این مقدمه دست آویزی نداریم خداوند باینده را مجبور بران ساختی که جز نفع خود ننخواهد خلق این جبلت از کیست استعداد و قابلیت ماهیته اینها زبان دیگرست ما بکلام تو آموخته ایم و شریعت حبیب تو اندوخته ای و انشا و وثیقت در وی خوانده ما را شکران و مالم بشاگردم یکن در دل نشاند ادعوی استجب لکم آنجا دیده و ان الله حی کریم صفت ترا شنیده لا تبدیل لخلق وجه القلم بما هو کائن خبرت لا یسأل عما یفعل و ما یبدل القول لدی خداوند اگر استعداد و قابلیت در قدر فاعلیت تو شرط است پس این درد بید و اتا اید علاج پذیر نیست خداوند از کرم منور که در مندی تا ابد و بداد او نرسد خداوند با هر محضوری عطا کن که هیچ ازینا یاد نیاید یا کسان ده که جمیع مطالب دنیا و آخرت بر آید استغفر الله ما ابان این مقدمات چه کار ضعیف فقیر سالم قوی ده که یقین آرم و غنای ده که احتیاج از خلق بردار و عطای کن که ظاهرو باطن معمور دارد خداوند اتو میدانی که سینه چه پر مال و امانی ست و یقین در ضعف و ناتوانی ولیکن هیچ مدعا تبیین نتوانم خواست چه دانم شاید که خیر در خلای آن باشد مگر درجات آخرت که خیریت آن متعین است گاهی با عنة از باطن خیزد که خواهمش این نیز خارج از طریق معبود است بنده را آرزو نباید ولیکن این منزلت بعید است و بنده عاجز سر اسرار آرزو و خواهش است الهی یقین دانم که جمیع آرزوهای دنیا چون موت در میان است هیچ است و از تو رضای تو خواهم و استقامت طلبم بر استقامت و قوت یقین و غلبه عقل بر وهم محبت موت عطا کن تا رفیق ازین عالم دشوار نیاید و محبت فخر روزی کن تا محبت موت روی نماید خداوند احوصله مباشرت اسباب نیست و بی اسباب هیچ کار را فتح باب فی اندکی کار این بیچاره را از دایره اسباب بیرون نه و اگر بسبب نکی سبب را بر آسان کن یا مفتح الابرار و یا سبب لا سبب بشی و نا سبب لا نستطیع له طلبا خداوند اتو میدانی در دنیا که بنیاد کرده ام

این صیغه بخواند کفایت است اللهم علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم علی آل ابراهیم انک حمید مجید فی سخره اللهم بارک علی محمد و علی آل محمد و بارک علیکم اجمعین علی ابراهیم علی آل ابراهیم انک حمید مجید و در وقت تشبیه اعتبار لزوم قوت و تشبیه در شبیه سخن است ازان جواب گفته اند تا زمان در ساله جذبا قلوبا اید که ر شده است و حسن اجوبه که تشبیه اینجا و نفس صلوة چنانکه در نقلی عز و علانا انا و حینا ایکیا اوحینا الی نوح و ظهور و شرف وجه تشبیه مشبک فایست مبتدا تشبیه و صلوة از ادویه هر چه خوشتر آید بخواند و اگر از انوارات بخواند افضل است از اینجا و نیست کی نیست که آنحضرت صلی الله علیه و سلم بعدین اکبر التماس و تعلیم نموده ربانی ظلمت نفسی ظلمت کثیر و لا یغفر الذنوب الا انت قاضی مغفرت عن عندک ارحمی انک انت الغفور الرحیم دیگر آید دعا بخواند اللهم فی احوالک من فتنه عذاب القبر من فتنه عذاب النار من فتنه السبع الدجال من فتنه المعز الما فوم من فتنه الحیا و المات و اعوذ بک من الفتن و اظهر منها و ابعث اللهم غفری اقم موت ما آخرت ما برت و ما علمت ما برت امانت علم منی و دنیا اتنا فی الدنیا و فی الآخرة حسنة و قاعداب لکن نیز بخواند که جامع و

شال است
الرساله التاسعه والثلاثون
تثبيت القلوب بتصور
عظمة رب العباد
لا اله الا الله محمد رسول الله
الله صغیر الدنیا با عیننا و عظم

رجا بر جانب منقطع است غیر از درگاه تو بوسیله خاصه گان درگاه تو خلافت همه می ترسانند که این
به صحت است و نفس از همه ترسیده تر و ترساننده تر است خداوند اگر متوقع خلق و متوهم نفس
پیش آید بذات پاک تو که از همه پاشیدیم و هلاک شدیم بهیچکوب طاعتی بندگان ترا معلوم
است خداوند احوال من پیش آر که گره از دل کشاید و دل را باغ سازد و خاطر را فراغ دهد یا ارحم
الرحمین یا غیاث المستغیثین و یا خیر الناصرین خداوند اکار بر وقت موقوف است و لیکن
پیش از آن بشارتی که است فرما که خوش حالی آرد و یقینی که کلفت از میان بردارد و کار دنیا
را بر ما آسان نما و وجود و عدم او را یکسان گردان و لا تجعل الدنيا الا بهیمة و لا مبلغ علمی
ولا تسلط علی من لای یرحمنی علیک توکل و انیب خداوند حقیقت توکل و تفویض بکمال معرفت
و شهود صورت نبند و معرفت و شهود مرتبه کمال است که مانا قصان را دعوی نرسد مثل من
مثل کوریت بر جا مانده بی دست و پا نهاد و صحر افتاده و آفتی بوی رسیده نادیده بی اختیار
بحکم جبلت و مضطرب فریاد کند تا کسی دستگیری کند و بفریاد او رسد و اگر بالفرض داند که هیچ
کس دستگیری نخواهد کرد نیز از استغاثه پاره ندارد و از جزع و فزع صبر نیارد خداوند اگر
بنده از توفیق است تو خود حاضری فریاد رس و ضائع مگذار خداوند تو میدانی که پیش از آنکه
با سباب است بر نیم چه امید با که در سینه ما نبود اکنون که نظر بر اسباب می افتد خیالات سابق
رو بگو تا بهی نمی بودم هست پس می افتد خداوند امید با که گفته را تو گردان و خاطرهای
افسرده را تازه کن آنچه ندانی است نقش آن هوس را خاطر ما دور کن و آنچه دانی است
بر آن بهیمتی بخش که سعی در آن کنیم و یقینی ده که پیش از وقت استعجال آن نکنیم خداوند ارایم
صغر بحکم جبل و جبلت همه مقتصر بر خواهش دنیا بود بهر طریق که باشد اکنون که اندیشه آخرت
رو به تو غم آخرت با غم دنیا یا رشد اگر نیادهی بطریق ده که خلل در دین نیارد و غم آخرت را از
دل بردارد الهی آخرت چنان کن که جز غم آخرت نداشته باشم و سینه را بنا خن محنت نخرم
الهی ترقی در کار آرتنزل و اربار از پیش بردار مطلوب ضائی تست بهر نوع که باشد و
بهر طریق که بود و اگر گاهی بمقتضی عاجلت بشری و میل طبیعی چیزی خواسته شود در ظاهر اگر مطلق
باشد در باطن مقید باین قید خواهد بود اللهم و فتنه کما تحب و رضی و جنبی عما تسخط و لا
ترضی اللهم لا ترم بی حیث نهی و لا تقدر فی من حیث امر تنی خداوند همه چیز بر تو آسان
است آسان چه باشد هر جنس کرم که توان خیال کرد به بندگان خود کرده همه انواع نعمت
که توان تصور نمود عطا فرموده و نیاز و جاه و شوکت و عظمت و رفعت و دین و علم و هدایت
و معرفت و قرب و کرامت و هر چه توان تصور کرد به بندگان خود داده نا امید از چه باشم

جلال کثرت فلان بر باد می فرزند و بدست تو
عظمت کبریا حق که هیچ چیز عظیم تر
و کبر تر از ذاتی تعالی نیست هو العلی
العظیم آدمی چون نظر بر ماهیت مکانی
نزد میندازد و چندان اعتیاد نیستی خود
در یاد که در نظر او اک مبتلا شتی معدوم
گردد و خود را هیچ دنیا بجای باید که نشان
بهیچ نهادن بروی نیز نیست جوهرستی
نهادن است لکن حقیر را گاهی در هنگام صفا
وقت بلایکی نظر چون نظر بر تعین جوهری
ساعتی نگذشته باشد و خط زرقه که از نظر
مبتلا شتی فانی گردد و بر مثال بر یاد تو
در آسمان گاه کرده باشی که تا میرد دقیق تر
و باریکتری فتنه و رفته رفته مبتلا شتی
فانی میگردد و گاهی که بعد از نظر صفا
وقت از آن تراست مانند پوست پاره
خیف گفته خراب بنده زده بخورد و هیچ
چیز منظر گردد و گاهی تل تل محکم بعضی
میباشد مثل سینه مفتاح که بغایت هست
و ضعیف است هنگامی مثل خشتها شعله
یا ذره یا از آن نیز گشته گاهی که در نظر
از غاشی تعلق بوجود مکانی محروم
صاف تر بر حاصل چنانچه حاصل فضل است
باشد و عدم تعلق باید و هیچ اثر سعی
نشان دینی نماند و رضای فرانی
که مشغول نقش بندید نور الله را و هم
در وقت توجه میبایند اند و میگویند که
خود را رضای فرانی یا فیتیم خود را بپایند
یعنی نور او را که جلیل بسیط و لطیف شد
که ایجات می نمند که نعمت تعین جودی
از میان طوف خشم چون چیزی کشید از
میان افتد که سایه انداخته مانع روشنایی
آفتابی با چرخ می شود باشد لاجرم فضا
نورانی سید گردد و خود را یا فیتیم حق خود را
می یا فیتیم کرم کردیم سبحان الله که افنام

و چه وی نمود قطعا قصد بیان این سخن نمود
مقصود آن بود که برای حفظ اوقات و امور
باطن و غنای قلب امتلا و وجود بنوعی
و صفای حال فراغت تصور عظمت
وجود حق و غلبه رب انبساط علم وی
لازم میسر نمودن سستی خود و دریافت
ذات صفای حقا حال خود لازم است
یا مقدمه دوست ظهور نیستی خود اگر چه
اصل نفوس الامرست اما بنوعی که تاراجی آن
از سستی و پستی است چه که نظر بلند
نباید داشت و بجانب علو نباید رفت
و نظر بر نوعی وجود مطلق و عظمت
کبریائی او نه گماشت که تمامه سستی بای
عالی و سفلی عقلی و حسی در جنب آن
محمول باشد شیخی است کلامیست و اورداد
آمده اللهم انی أصبحت من تهلب علی و صبح
امری بی غیری فلا فقیه فقری از بنفیر
گاهی بعد از این کلام پنجمین میخوانند
و اذ صبح امری بیدار غنی غنی غنی
و بعد از تصور عظمت و جلال حق بسیار
نورانیت و کمال غنی صلی الله علیه و سلم
ببین مشا که کن که چه بادشاهی است
و چه صاحب غریب توان و ملک دنیا و
دین بخش است که هر یکی از تو کردن او
و بندگان و گاه او زده گواشت و دین
ایند و فریاد رس حرج انس و بادشاه
نمین آسمان متصرف بر ملک ملکوت
انه بعد از انانی انوار و لایست سیادت
این خدایگان نظر کن مستغنی از عوام
الناس باش اینجا مقصود آدم دور
اول مکتوب مختصر همین بود مقصود آن
داشتیم که تلخ خود را و می نیست تو نیستی
من بلک طایب جمیع وقت و کشفادینه
را که اینجا نیز حکمت جامع هر دو
و همکاری و هم پیشگی بودی نیست

لیکن مشیت تو در میان است تا که بختی و خجسته خواهش خواهش تست یقین دائم که خواهش
بنده را بی خواهش تو تاثیر نیست و فائده فی و لیکن بنده بیچاره است از خواهش صبر تواند
و بی آرزو نتواند بود حکم کتاب تو دست حبیب تو دعای میکنم اجابت بر تست نظر بر شرائط
اجابت که می اندازیم باز نا میدی روی نماید و سستی در کار میشود شرائط مختار مطلق حاکم
علی الاطلاق را چه باشد و اگر حکم تو چنان رفته است که بی شرائط اجابت نکنی اول شرائط
اجابت که امت فرما بعد از آن توفیق و عاده به طریق از درگاه تو مقصود خود میخوانیم بملایطه
همه چیز هر چند گویم که چندین الحاح ادب نباشد و چنین فریاد در کار نبود طبیعت قرار نگیرد
و تا بشارتی از مطلوب ندی و برهانی و یقینی عطا نفرمائی اگر این دعا بموقت اجابت نرسید
فوا حسرتا ثم و احسرتا چنین نشود یا الله الا اجابة الا اجابة یا کریم القبول و القبول یا رحیم خداوند
بخوبی نفس و شیطان اوقات مشوش گرد و آخر آن هجوم کند چون دست بکلام مجید تو زیم
جمله غما تسلی یابد و تمام محنتها مبدل براحت گردد بعزت تو که اگر هیچ حالت در دفع هموم
دنیا و مزید یقین احوال آخرت چون تلاوت کلام تو یافته باشم خداوند ابکلام خود محبتی عطا
کن که در آن مستغرق گردیم تا هر چه غیر ذکر تست در نور دیدم خداوند ای چکس کیفیت غم مرا
و حقیقت آنرا جز تو ندانم که گویم بحقیقت حال نارسیده حرنی گوید که هیچ بمن درنگی در درد
من علاج نپذیرد و بسیار کس آنرا بر غرضی دیگر حمل کنند الهی تو میدانی حقیقت حال مرا
و عرض مرا و غایت مرا و نیت مرا الهی دم از صدق نیت تو اخم زد که از تو هیچ پوشیده نیست صدق
نیت از تومی جویم حسن عمل از تومی خواهم خداوند هیچ عملی ندارم که شاید در گاه تو بود همه
بعزت نقصان محلول و مفسدات نیت مشمول جز نیک عمل که هر چند نسبت باین جانب حقیر
باشد ولیکن بذات پاک تو که بس عظیم و خطیر است اگر چه اعمال بندگان همه به نقصان و تقصیر
موصوف است اما زبان ادب نیست تقصیر بآن عمل راضی نیست آن عمل کدام است
قیام بندگان در حضرت حبیب تو با تحفه صلوة و سلام بر آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم
بعت تضرع و انکسار و عجز و انتقاد خداوند کدام موقف و محل باشد که افاضه خیر و نزول
رحمت در وی زیاده از اینجا باشد خداوند یقین صادق است که این عمل مقبول در گاه تو خوا
بود و در ذل و بطلان را بدان راد نه خاشا خاشا و من جاهد الباب لایحشی الله و خدا و خدا
در طلب روز افزون دار و صدق تعطش زیاده کن نعمتی که داده استان و شوقی که بخشیده
باز گلیه بشارتی که کرده ظاهر آرزو بشارتی که داده مؤثر دار اناک علی کل شیء قدیر خداوند ابرقت
خواهم که تقوی نو بر انگیزم و آنچه در دل است بر زبان آرم اما نتوانم در تو آنچه در ضمیر نیست

بهتر از من دانی عاقبت کلامی که در دل من نیاید آنرا نیز دانی خداوند این همه الحاح
تحکم نیست بلکه عین عجز و انکسار و اضطراب است و خلق الانسان ضعیفا خداوند انیکان رفتند
و مردان گذشتند و زمانه رسیده که در وی نیک بودن دشوار بلکه تصویر نیکی هم محال
اما اگر تقویت کنی و تائید نمائی آسان است الهی اگر چه در از افراد اختیار باقی مانده باشند
ایشان را نکاهد ابر برای تخم نیکی و از آن تخم فروغ و ثمرات پیدا آکسید بار شاخ در شاخ کن
و دهار ابلغ در بلوغ ساز کثرت طیبه صلهها ثابت و فرعمانی السماء توتی اکهار کل حین باذن
ربها و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و افوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد
سپردم بتو مایه خویش را || تو دانی حساب کم و بیش را || و صلی الله علی حبیبه محمد و آل
اجمعین قصیده دارم در لغت خواهم که اختتام سخن هم بدان کنم تا عاقبت کار محمود گردد
تسویه این قصیده اگر چه درین دیار صورت یافته بود ولیکن بعد از وصول سعادت زیارت مدینه
مطهره در حضرت سید کائنات علیه فضل الصلوة والتسلیمات خوانده شد بموقف اجابت و قبول
یافته موجب حصول مامول حقیقه گشته و الحمد لله علی ذلک

قصیده

بیای دل دمی از هستی خود ترک عوی کن
فکندی چون نظر در عین معنی بعد از ان ایدل
ز چاک سینه بهرم صد نوای درد دل بشنو
چو زین دار فنا قصد سفر سوی دگر داری
بصد خون جگر در زیران کش تو سن نفست
بس انگه بر سر کوی فنا نه پای استغنا
اگر خواهی تماشای جمال شاهد معنی
بشاگردی در آدر مکتب جان پس بلوح دل
مندی حفته دل چشم تماشا سرفروم فکون
چه حاجت کنی خلوت روی در کنج تنهایی
بیاد را بنجم خلوت گزین و از ره دیگر
بسرش غیر را محرم مگردان بلکه در خلوت
چون فی سوس کوی چه دل کو جان همه پیچند

میفکن چشم بر صورت نظر در عین معنی کن
چو عنقا از سر عزت بقاف فقر ما وے کن
بدین قانون محبت ترک بزم اهل دنیا کن
چرا غافل نشینی ای دل اسبابش مهیا کن
بدین سان راه را حل گیر و قصد راه عقبی کن
وجود خویش را بگم در شود نور مولی کن
نخست این چشم صورت بین عمل عشق عمی کن
تعلیم دبیر عشق حرف شوق املا کن
بعین عبرت آخر سیر صنع حق تعالی کن
بیاد دوست خود را از خیال غیر تنها کن
بچشم دل جمال دوست را بهرم تماشا کن
چنان پوشیده کن فکرش که از دل نیز خفا کن
دلیلت کل شیء بالک الا وجهه را کن

نصیحت کنمتا ابناء و روزگار و ترس غبار
بر سر خطبانی و دوسوئی نگارنی دل تشویش
وقت فتور حال راه نیاید دل چون کلو
بعظمت حق و جود محمدی شد دیگر گجا
جایی سواس بدخلیت غیر خواهد ماند
اگر از مقام شود عظمت کبر یا منزل کنی
و بعالم بشریت و خود خواهی و آرزو
مطالب حصول مقاصد آئی امید در پاش
که اینجا همه مطالب حاصل است آخر
نکات ملک خداست و متصرف و مدبر
اوست بر نیابت و کالت و سفارت
رسالت و پیغمبر و خاصه کان درگاه
و حاضران گاه و بیگاه او است دیگر
کیست الله العزیز و رسوله المومنین
و کل المنافقین لا یعملون ثاقان آنها که
بزیان لا اله الا الله محمد رسول الله
میگیرند و در دل ظلمت شرک و نظر بر
اغیار دارند بلا حظ و باب شریعت نیست
گویم منافق نیستند ولیکن منافق
صفاتی تا با الله علیه و علیهم شیخ
ذکر الله باخیر در شتال بصیغه صلوة
الله صل علی محمد و آل و صحابه اقره تعلیم
میگرد و میگفت بدین که در چه دریا با
غوطه مینی اللهم که گفتی در دریا کمال
جامع حق سجاده افتادی و چون علی
محمد گفتی در دیان فضل بود پیغمبر
غوطه خوردی و با آله و اصحابه در دریا
کمال ایشان غماصی کردی آخر نصیب
افتادن تخی دست ازین بجز و بکدن
صوت نهاده بان ای فرزند که گفتی
وقت و ابنا و روزگار همه چند قسم اند
جمعه از ایشان که فی الجمله روی دارند
و انظار ایشان تمامی علی نیستند
و گاه گاهی بر مثال سقوفه نار از نور
بدل ایشان می تابند و از غفلت بیخاست

نیزه خاطر اربابان ایشان جمع دارد بلکه
خود وی انصافش معنی ندهد خاطر
از ایشان از گرفتار صحبت و دوستی ایشان بود
و بعضی دیگر نسیانی و زنده و مکار و نیکو اند اگر
بهر آنی نشویند و بهر دیگر نسیانی و نیکو
چنانچه ثانی بیانشور است بهر زیانی
از آن نرسد که گرفتار آن نفس پاک و دشمنی خود
خواهند و نزد ایشان عزت و سرور و بی
فرمان حق است که دم صبر علی با یقولون
و با هر چه هم چنان و اگر زیان نبردنی
کنند و در مقام این بیانی بیایند
مسبیل هجرت بحرم خدا و مدینه پیغمبر
که هجرت سنت انبیاء است و بهر حفظ
العلیم باری وقت را غارت مکن جمیع
از دست مده و فرصت غنیمت دان و
خاطر جمع دارد و امیدوار باش این دعا
بخوان که سید عالم صلی الله علیه و سلم
بفرزند خود سید حسن بن علی رضی الله عنهما
که اول قطب این امت و منتهای خلافت
کبری است در دعا نموده الله الله الله
فی قلبی رجاء که قطع رجائی عین و کمال
حتی لا ارجو احد غیرک به ساجده خدایت
این کلمات تصور گشت بزبان تمام آید
که تضمن خیری باشد با الله التوفیق و
العاقبة بالخير

الرساله الاربعون دفع لکسل الموطنه علی العمل

لا اله الا الله محمد رسول الله
بانی نفس چه تقصیر و عین میکنی و
از کار کردن بی نشینی و رغبت کاری کن
بعضی ترک عمل و کسل است یا کسل خدایت
کمال خود را بدهد است تو چه وجه چیزی
وجود تو نیست است تو داند نمی ندیدی
ترتیب کرده در توفیق نهاده و ترابری

چو فرق واضح آمد در میان ملک بالک
کش از پر کار الا حیط عدم بر صفحه عالم
پس آنکه نقطه ذاتست کاه مرکز هستی
برون از روی صورت و زره معنی درون دانش
همان نقطه متحرک کرد و آمد دایره پیدا
چو بینی نور مطلق خویشتن را در میان ناری
مسمی واحد و اسمای او از حد و عدد بیرون
در اسمای حقیقی شد اسمی عین هر اسمی
معنائست مشکل محاسب قلان وحدت
کمال نفس و هم تهذیب اخلاقت بدست آید
حقیقت از شریعت نیست پیش عرفان بیرون
برین کشتی نشین تا بگذری زین بحرب پایان
زبان نگشایا فرموده شایع سخن این است
و همان را قفل خاموشی نه و سر بسته دار آن
و اگر خواهی زبان بکشی و در راه سخن پویی
سریر آرای ملک آفرینش احمد مرسل
نشد تا بر سر منشور عالم خاتم حکمش
بیان قربت اوقاب تو سین است او دانی
قیاس رتبه و مقدار فضل از انبیاء و اوی
حبیب الله بود او انبیا را دان محب الله
بخود میرفت موسی لیکن او را حق بخود بدوش
چو خود بردند او را در حق او قدر آبی گفتند
خطاب باعتبار آن تو لیتیم اگر خواندی
اگر خیریت دنیا و عقبی آرزو دارے
بیای دل قدم نه بر سر کوی وفا و انگه
سروتن را بر ماه جلوه آن سر و بالا کش
شنایش گودی چون نیست اینایش نه تو ممکن

هلاک و هستی را حکم بر هر چیز حال کن
بسان دایره آنرا محیط جمله اشیا کن
برون زین دایره آن نقطه را ثابت بالا کن
میان نقطه و آن دایره غیریت افشا کن
مثال از بهر این از نقطه جواله پیدا کن
هو الحق از انانیت بعد از این مختار اولی کن
بر اسمی شهود نور ذات آن مسمی کن
عجب مشکل حدیث است این گوش و گوش اصف کن
بتحصیل کمال نفس حل این معما کن
اگر این را بهوس داری بنامی شرع بریا کن
مثال آن بکشتی سازد و شبجه آن بدریا کن
چو فرعون از نه خود را غرق بحر کفر و انکار کن
پی اسمای توقیفه زبان عجز گو یا کن
کلید امرش آوردن در سر بسته ترا و کن
شنای باد شاه یثرب و سلطان لطیف کن
که پیش از وی نشد در ملک هستی کار فرمان کن
زدیوان ازل تا مدبران منشور طغر کن
بمقدار علو قدر او این نیز ادر نه کن
ز قطره تا به دریا یا روزه تا به بیضا کن
قیاس کار از اسرمی بعد جلاء موسا کن
ز رفتن تا به بردن فهم فرق آشکارا کن
بهوسی لن ترانی فهم تفضیلش از اینجا کن
باین والی و الا قدر ملک دین تو لا کن
بدرگاهش بیا و هر چه می خواهی تمنا کن
ز راه صدق جان خاک راه آن کف پا کن
دل و جان را فدای حسن آن خسار زیبا کن
باین یک بیت مدحش را علی الاجمال ایفا کن

مخوان اور خدا از بهر امر شرع و حفظ دین
چو از انشاء تفصیل صفاتش عاجزی یابد
خزایم در غم هجر جالت یا رسول الله
اسیران تو جان دادند در هجر لب لعلت
جهان تاریک شد از ظلمت ظلم سیه کاران
زبان کاران بیان نر هوا سودای زرد دارند
همه بی همتان و هر نخل آئین خود کردند
ز ظلم ظالمان شورست و غوغا هر طرف آخه
بسنگ سیم و زر جابل گر انبارست از عالم
بصدیق صداقت پیشه فرمانا قدوم آرد
عمر را باز بستان بر سر سیر معدلت آئین
همه کس راست از عجب تکبر دعوی اندر سر
بر فحیل این رو بهان بفرست شیر حق
بزور بازوی خیر کشا بنیا و جهل افکن
و گرنائی تو بایاران بظلم آباد این دنیا
به صورت که باشد یا رسول الله کرده فرما
محب آل و اصحاب تو ام کار من حیران
بیا حق مده تصدیع خدام جنابش را
بقسمت باش راضی دم مزن الا بشکر حق

دگر هر وصف کش میخوای انند حش ملاکن
بیا و عرض حال خویش بچند امش انشا کن
جمال خود نما رجمی بجان زار شنید اکن
دبان بکشا و از راه کرم احیای موتی کن
بیا و عالمی را روشتن از نور تحبلا کن
شکست در رونق دگر می این بازار سودا کن
بلطف امان و مبین از کرم احیای میا کن
بعدل و رافت خود و بطون این شور و غوغا کن
بنیزان عدالت قدر هر یک را بگوید اکن
طریق صدق و آئین و فارا باز پید اکن
بدین آئین میان خلق رسم عدل احیا کن
ز سر بفرست عثمان را و قطع امر شور اکن
بفرمایش که قلع باغیان و قمع اعدا کن
رواج رونق بازار علم و کار تقوی کن
بدفع ظالمان حکم نیابت را بعیسا کن
بلطف خود و سوسان جمع بے سر و پا کن
بلطف خویش اهل علم و فوهم در روز فردا کن
که احوال تو معلوم ست اظهارش مکن یا کن
سکونت و رزو تسکین دل خود از قسمن کن

کاری آفریده و بانی مکرده توفیق کار
بخشیده و بایان میا ساخته و بنده
او و گونا نده او و میگردد و میخیزد و میخیزد
میخواهد هر چه فرو مکن چنانچه میخیزد
بجنت در میان میاد خود را بسپار
بنصرت فی ملک کفایت بشا و این بدان
ماند که یکی لعبتی از گل سازد و آنرا
در دست بگیرد و بچکاند و آن لعبت
بر خود بپسندد و خواهد که بچکاند این گشتیم
این عبادت که تو میکنی چه برین غی نازی
و چه او را اعتبار میکنی و چه قدر می نسی
که در آن تکامل میکنی و بران تمت نام
می نسی و اگر هست برای خود میکنی بر که
منت می نسی بر خدا و رسوله و ایا خلق
مینون علیکم ان سلوا قبل ان توعی اسلامکم
بل الله من علیکم ان هاکم لایمان و
خلق را از عمل توبه فائده که برایشان
می نازی کسی برای خود کاری کند و
منت بردیگری نندایا هست تو خود
و عمر خود یک ربعی از خدا نکرده و همه
برای اجرت میکنی و در دنیا و آخرت
امید باداری و برای نفس خود کاری میکنی
میکنی و تو خسته راه آخرت یسازنی پس
برای خدا چیست ان حنتم حنتم نفسکم
فان الله عمل تو سر خواست و دعا و رزو
و طلب است و بنی نیست بجمعی
آنکه خالص برای خدا کنی و خود را از دنیا
چندین اهل دنیا کسی کاری برای خود
میکند و در طلب معیشت میزند و جانی
میکند و توبه برای خود کاری کرد و بلکه
حرص و طمع تو زیاده از ایشان است کار
تو برای صلاح دنیا و آخرت است
و ایشان خود همین برای دنیا می نهان
همه قانع نشسته کمالی چیست و
نارزش بر فرصت را عنایت نمیدانی

قال بعض اصحابنا فی تأریخ هذا الکتاب

طیب مدحی انفا سک | اما دکن الله قوه و غنی | نام تاریخ این کتاب عزیز اگر کنی ذکر اولیا حسن

بسم الله الرحمن الرحیم

کتاب اخبار الاخيار تمام شد و تحقیقت تمام آن زمان شود که از ذکر جمیل قدوة الاخبار زبدة المقربين
الابرار قطب لاقطاب جهانیان مآب منظر تجلیات الهی مصدر برکات و نعماتناهی امام ربانی مسجد
الافت ثانی شیخ احمد سرهندي و فی الله تعالی عنه طرفی بر بندد از آنجا که شیخ مصنف رحمه الله تعالی
علیه آخر عمر از ان خیالات که نسبت بحضرت ایشان داشت بجمع فرمود و آوردن ذکر این قدم کمالان و اسبق

و از خدا فی قری که بسیار نشاء و توفیق
 باز گیرد و ترابیک را نشاء و چون تاریک
 دلان محبت دنیا در باطنی بریزد و طلب
 آن سرگردان سازد و ترابا تو گذارد و خیالات
 پیوده خاطر پریشان بر تو بکار رود
 بطالت محسوس اندازد و خوار گرداند
 و نام ترا از دیوان اهل سعادت محکومند
 آن زمان دانی که حال تو چیست دیگر
 پیشانی خوری سود و گند نغمه خدا
 در خود نمی نگری شکر نمایی بر خیزد
 عمل کن و شکر گو که هم باعث مزین
 عمل خواهد بود و هم سبب یاده نعمت
 و اگر نیک نگری و بفهمی که کمال فرمائی
 همین مزین توفیق عمل خواه که همه در
 اینجا است بهترین جزای عمل که عالمان
 طلبند همین زیاده عمل است فردا
 بینی که چه چیز را با خود ببری و چه نوری
 از باطن تو سر برزند و چه چیز بپذیرند
 آن چیز شیعی و گویای کاش بیشتر
 و بهتر از این کار میکردم و بیساعت ده
 دنیا بکار نمی نشستم چه که در اموال
 با خودم باشم و کمال نگردد و اگر که بپذیرد
 بیشتر کند دنیا جا کار و مزین آخرت
 است هر چه اینجا کارند آنجا بدوند
 و بدانند در هر عمل نوری نهاده اند هر که
 عمل ترک کرد نوری از وی فوت شد
 خصوصاً در فرض و واجبات است
 مگر که نور در اینجا قوی و تمام کل
 است مهربانی و عنایت الهی تعالی نگردد
 که بر بندگان اراد و گفت این عملها را
 البته کنید و از دست ندیده و بتقصیر
 از خود در حق خود ارضی نباشید و اگر نکند
 در محل عقاب بکشد زبانی عنایت
 که برزور و تکلیف بده ایستقامت
 و حضور میخاند محبت یک من قوم

و اصلان در آخرین کتاب مناسب نمود و چون در حقیقت کار نگری اول و آخر کیست و
 رجوع شیخ مشهور و بر سه نشئات مذکور و این امر ظاهر تر شود چون به بینی مکتوب شیخ را که در آخرین
 نسخه بیاریم انشاء الله تعالی با بکمال است آنجناب به بست و هشت واسطه به امیر المومنین
 سیدنا عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه میرسد در سال نصد و هفتاد و یک لادت آنجناب داده
 در کمتر ایام از تحصیل علوم فراغ حاصل کرده از والد ماجد خود اجازت سلسله چشتیه و قادریه و
 سهروردیه و کبرویه یافتند و بهوای حجاز محل شوق بستند و به حضرت دلی رسیدند در اینجا با حضرت
 خواجه محمد باقی قدس الله سره العزیز دولت ملاقات است بهم داده صحبت گیر افتاد در طریق علییه
 نقشبندیه بیعت فرمودند و در دو ماه و چند روز نسبت حضور نقشبندیه حاصل نمودند چنانچه
 همدران ایام حضرت خواجه بیکی از مخلصان رقم فرموده اند که شیخ احمد نام مردیست از سرهنگ
 کثیر العلم و قوی العمل روزی چند با فقیر نشست و خاست کرده عجبای بسیار از روزگار
 اوقات او مشاهده نموده بان میانید که آفتابی شود که عالم از روشن گردد آفتابی و نیز حضرت خواجه
 فرمودند که شیخ احمد آفتاب نیست که مثل ماهن ازان ستاره ها در سایه او گم اند و ارشادات خواجه در
 فضائل آنجناب بسیار است که روفاً لا اختصار بهین قدر اکتفا رفت همدران اندک ایام آوازه
 حضرت بلند شده آستان فیض نشان ایشان محط رجال مجمع اصحاب کمال گشت علما از دور
 نزدیک بخدمت رسیدند و امر از ترک و تاجیک بشرف حضور بهره ور گردیدند مشایخ عمارات
 آوردند اکابر زمانه بتواضع برخاستند و کت ایشان مس باطلا شد و ذره با آفتابی آن بابر کا
 ایشان آیتی بود از آیات الهی و نعمتی بود از نعمای ربانی نزاعی که در میان صوفیه کرام و علما
 اعلام از هزار سال بود ایشان برداشتن و مورد حدیث صله شدند چنانکه در حضرات القدس
 آمده علامه سیوطی در جمع الجوامع حدیث روایت کرده که پیغمبر صلی الله تعالی علیه سلم فرموده یون
 فی امتی رجل یقال له صله یدخل الجنة بشفاعته کذا او کذا ما ناکه اشارت بوجود مسعود حضرت
 ایشان باشد چه ایشان در میان علما و صوفیه صله بودند که اختلاف فریقین را در وحدت وجود و حفظ
 راجع داشته اند چنانکه بعد تحریر این مقال خود نوشته اند الحمد لله الذی جعلنی صله بین البحرین
 انتی اطلاع بر مغیبات اشرف بر خواطر و تصرف در مکونات ادنی صفتی بود از صفات جمیل ایشان
 و کمینه وصفی بود از اوصاف جلیل آن جلیل الشان شاره خوارق و کرامات که در کتب مقامات
 مروی شده بهفت صد میرسد و ما عدای آن اند که چه مقدار رسیده باشد بکمال لایزال که لایزال
 که یک سه از آن حواله قلم میشود آورده اند که سفر بودند و هو اگر م یاران التماس باران کردند حضرت متوجه
 شدند بار آمد بارید و دیگر یکی گفت غرم حج دارم فرمودند ترا در عرفات نمی بینم سالها رفت و حج رفتن پیش

نیا مدو یکم جان محمد نام تاجری بود از مریدان حضرت از وی حکایت کرده اند که گفت روزی قریب شام جوئی بدست من آمد و فرمودند که بیاغ حافظ درویشی چند فرود آمده آمد و میان ایشان عزیزیست که دروغ چپک برودارد برود این جو را باوده و او را بیکر فتم دیدم که قلندری چند نشسته اند و درویشی دروغ چپک برودارد و بانک فاصله نشسته چون مرادید گفت که حضرت ترا پیش من فرستاده اند گفتتم آری و جو زش دادم و دعای ایشان سانیدم فرمود ما را طلبیدند خود نیامدند عاقبت با من روان شد و رسید حضرت از من توه خوستند و مردم فرمودند که آن درویش بده رو که بطرف آن بزرگ کردم هم حضرت ایشان را یا فتم وی گفت که حضرت ایشان بده باز که این سو رو کردم حضرت ایشان را دیدم آن عزیز از ماجرای من از حضرت پرسید فرمود که جان محمد نام پسر فلانی از جلند دست و پا گفت پدر او با من آشنا بود و او در که ام سلسله بیعت را و ارشاد کردند که در سلسله قادریه پس او گفت که بسفاه من او را بحضرت غوث الاعظم رسانید رضی الله تعالی عنه حضرت برخاستند و بجانب ستاره قطب اشارت فرمودند که جان محمد ستاره قطب می شناسی همین ست یا دیگر نیک بنگردیم که از میان قطب شخصی زنده سیاه در بر چون تیر عجل سید حضرت فرمودند که ملازمت غوث الثقلین کن پس حضرت غوث بهمت ستاره قطب متوجه شدند و غائب گشتند و چون مسجد رسیدم آن عزیز گفت که غوث الاعظم را دیدی گفتتم آری از جمله الهامات بشرات ایشان که قدر کثیر است یکی اینست غفرت لک و لمن تو سل بکلب اسطه او بغیر اسطه الی یوم القیمه و هر که طالب تفصیل کشف و کرامات و الهامات بشرات ایشان باشد بر او ست که جو ع نماید بکتب مقامات چون حضرات القدس و برکات احمدیه جز آن معارف جدید و حقائق نامره که از ان قلم نورانی رقم بخند افتاب نیست که چشم منکران از ان خیره و روزها سدا انان تیره این معارف و حقائق که می شنوی و این هدایت ارشاد که می بینی با علی نداند میکند که صاحب آن مجدد است نه مجددات بل مجدد الف صده تا هزار فرقی نه اندک است که کونتم تعلمون از کارم خلاق و حسن سیرت ایشان چگو یصبر شکیب ضا و تسلیم کسیر از خوالی شفقت بر خلق صله رحم عایت ارباب حقوق سبقت در سلامت در کلام شمه کردید ایشان در طریقه ایشان کتاب سنت است این یک فضیلت مقام هزار فضائل تواند بود و کتابی سخن در او اخر عمر کارخانه ارشاد طلبا با بنامی کرام سپرده خود از خلوت قدس بزم انس بود که بر می آمدند اکثر اشاره بقرب فات خود میفرمودند تا دوازدهم محرم سال هزار و سی و چهار به حضرت گفتند که مرا نمودند که میانه چهل و پنجاه روز رحلت من واقع خواهد شد چنانچه روز سه شنبه وقت صبح یا پاسی از روز برآمده بعمری که شصت سال موافق چنین عمر سرور و عالم صلی الله علیه و سلم بود ازین حال که بهشت جاودان نقل فرمودند ان الله وانا الیه راجعون پس انتقال آن خلاصه به ارچه در زمان غسل چه بعد از ان عجائب که مشاهده افتاد و در بان منظر مطالعه کتب مقامات است و مکتوبی که حضرت شیخ محمد الحق رحمه الله تعالی علیه بخدمت خواجه صالح الدین

نقاد و من با سلسله الی الحجه میراے نفس در بر و از نور ظلمت می بری و از بیم حضور من می در اندازی و تفسیر بر پا خود میزنی الله ولی الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الی النور بر نیز در بزم نور و حضور کون و عمل کن و عمل برای خدا کن خود را از نظر خود ساقط کن اگر چه حصول این حالت در اختیار نیست و در طاقت تو نه این کار خداست فعل او عمل کن دعا کن شکر گو و الحاح کن و بنال این حال نیز عطا خواهد کرد و بنقد عمل از دست ده که هر چه هست از عمل است سنت الهی برین جاری شده که هر که بناورد از راه طاعت بنوازد و هر که را بنوازد از راه معصیت براندازد همه فضل و دست ما فضل خود را موقوف بعمل گویند و عمل نیز فضل و دست لک فضل شوی نه من بشاد و الله ذو الفضل العظیم اگر باعث بزرگ عمل کسل است ساحتی صبر کن قدم ثابت دور و سیر بر سیر غفلت کسالت منه چندان نورا در باطن تو بیند از نگو یا حیاتی نور و قالب قوت تو بخند علاج کسل صبر است که الشجاعت صبرا عده و اگر غلبه کسل سر بر سیر خواب ندادی شیطان هم آغوش تو گوید و تا دم صبح ترا در خواب اندازد و درون ترا تاریک گرداند اگر بخیزنی بخود آئی و بال و پر را در غفلت بیفتانی و ذکر کوئی و وضو کنی متوجه باشی و حاضر آئی لحظه لحظه نور بریزد تا وجود تمام نوری شود و اگر باعث کسل است طعامت و طعام بسیار خوردن خلوت تو نیست زیرا برای طعام خوردن نیاید و نه و اگر غلبه خواب است خواب حکم گرام است خود را در گریز خواب چارهای کند

و خود را در حکم اسرار چنانچه از خود و اگر چه
 کسل و غفلت و بیان فتور عقاید و طریق
 ظلمت و غرض غفلت است ساعتی
 غرض مشغول باشی که در حضور این ظلمات
 راپاره کنی و بحال خود بیانی قنای در
 ایمان انشراح و سینه و نور می دل
 پیدا آید و بدانکه هیچ چیز بر تو نرسد
 حدوث نور حضور از استقامت و عمل
 و اوست آن نیست نخست همین کسل
 بر خیز و شروع در عمل کن خصوصاً نماز که
 فاضلترین علمهاست خصوصاً نماز
 شب یک کعت تمام نموده باشی که
 حال کشته غفلت و غفلت بدرفته
 و رنگ کسالت بر طوط شده و تانگی
 و نور می و وقتی پیدا شده باشد
 هر عملی که کنی خوب کن و بجا کن بآداب
 کنج ارکان و در شراکات و چه خوب
 بجا آید وانی که شاید که همین آخر عمل
 تو باشد و همین ساعت آخر عمر تو
 هشتاد و پنج و در باب که چه گفتیم
 دیگر تو دانی که **س** کار کن
 کار بگذر از گفتار که اندرین راه
 کار دارد کار

تمت کتابه الرسائل الالیهین
 ویتلوها ما زاد علیها بعون رب
 العالمین وفضل سید المرسلین
 صلی الله علیه و سلم وعلی آله
 و اصحابه اتباعه بداه طریق
 الحق و محیی علوم الدین

مقام

خلیفه حضرت خواجه باقی بالله قدس الله سره چنانچه نوشته اند و در صد این مکتوب و عده ایراد آن در آخر کرده
 بودیم نیست درین ایام صفای فقیر خدمت میان شیخ احمد سلمه الله تعالی از حد متجاوز است اصلاً پیرده
 بشریت عشاوه جبلت بمیان نماز و قطع نظر از رعایت طریقه و انصاف و حکم عقل که باین چنین عمر نرزان
 و بزرگان بد نباید بود و در باطن بطریق ذوق و وجدان غلبه چیزی افتاده که بان از تقریر آن لال است
 سبحان الله مقلب القلوب و تبدل الاحوال شاید ظاهر بنیان مستقبا و کنند من نمیدانم که حال چیست
 و بچه منوال است انتی بلفظه صلی الله علی سید مومنان محمد و آله و صحبه اجمعین بر حمتک یا ارحم الراحمین

خاتمة الطبع

نشر خاتمة طبع سابق حلیه خامه منظر صفات ارباب لوی محمد حسین افضیه

محسن بیان اهل حیرت حمد و ثنای علیم و خیر است که اشباح خبا غیب بر مرآت قلب در عالم صلی الله علیه و سلم
 نمایان نمود و از شمول نورش قمار ضلالت را بخیر و ابرار را استفاده فرمود و کما جعل نور القمر مستفاد من نور الشمس و
 زینت حرف زبان کافه انام اهدای صلوة و سلام بحضرت نجبر صادق و بشیری و نذیر است که عمل بر اخبار و اتحاد
 او سبیل رضوان الله جل جلاله و نور و پرده با از اسرار سربسته نشود و نور رسالت از نور من الشمس و این من الشمس
 اما بعد بنده حقیر محمد حسین فقیر ساکن بخت خلف شیخ محمد سمیع غفر له الله الجلیل عرض میسر که
 در مذهب محبت کبریا آمده و مساکین اهل عشق مولی را صلوات درین مان فرخی تو امان بود و جلیل
 مقصود و دلهای و عماری سلمای مدعای اهل صفا که عبارت است از کتاب مستطاب حکایات عاشقین ب
 غفار و روایات مشتاقین جمال که در گار غیر را غنیمت الی الجنة و الاخالفین من النار الذین یصدقون
 و لو كانت الجنة نصیب العاشقین بدون جمال و اویلا و لو كانت اسقر نصیب المشتاقین مع وصاله فاشوقا
 المسمی باخبار الانبیاء فی اسرار الابرار از تالیفات عالم دین رب فلق حضرت شیخ عبدالحق ابن سیف الدین
 اسکنها الله فی اعلی علیین از بابا فاد تآب مولوی حافظ محمد عبد الاحد سلمه الله الصد
 جلوه فرمای نظارگیان و شعشعه ریزه منظر مشتاقان میشود و وقت است که نقد عقل و خرد دینار بار مغان
 رونمایی داده بنقود جانا مشتری آن شوند و بصاحبیت این رفیق بی بدل خالی از خلل با صلاح ظاهر
 و تصفیه باطن پردازند اکنون قتی است که گرفتاران اتباع هوا از دیدن کتب قصص کاذبه و خلاصه اقع
 مثل بدر منیر و فسانه عجائب و بکا و لی و اگر کل و غیر باوند که بای باطله شعر اغماض ز زریده بطلالع
 این تذکره محبان خدا آهن و وجود خود با اطلای دست افشار گردانند و چراغ صنم خانه هوا و هو
 را شمع حرم توبه و تقوی سازند و بالله التوفیق و بیده از مته التحقیق اللهم اغفر لمصنعه و لمن
 طبعه و لنا نظریه و لنا اثر الخاتمة آمین آمین آمین

مکمل

بسم الرحمن الرحیم

اعدادی که در اذکار و تسبیحات و مقادیر احکام و عبادات تعیین یافته اسرارست که جز شارح که واضع آنست حکمت آنرا نداند و کینه آن نرسد و عدد اربعین را در کمال و تکمیل خاصیتی و اثری خاص است که در غیر آن نیست خمرت طینة آدم اربعین صباحاً و مائة بیقات ربه اربعین لیلۃ و بعث الله علی راس اربعین سنة از دلایل صدق آنست و من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً و من اذکر صلوٰة الجماعة اربعین صباحاً از نتایج و ثمرات آن مایز اگر در جمع این چهل رساله که حکم عمر چهل ساله دارد و تین و تبرک بدان جویم و در حصول کمال بدان فال زینم از عالم رعایت و مناسبت و در نباشد بعد از آن هر چه بران افزاید جدا نویسیم اگر آن نیز بجل رسید نور علی نور و اگر ز سید تکمله و تئیم آن باشد و در رسم عنوان اختیار بدست کاتب است یا اول و ثانی بنویسد یا حادی و اربعون و ثانی و اربعون بنکار و حاصل هر دو و لفظ یکی است بالفعل اختیار بر لفظ دوم افتاد که نقش اخیر است فنقول و بالله التوفیق -

الرسالة الحادیة والاربعون تنویر القمرب الابد فی تصویر معنی شرح لصد

الله و رسوله فمن شرح الله صدره للاسلام فهو علی نور من ربه باید دانست که شرح صدر از اسنی مناصب و اخص مناصب و اجل نعم و اعظم مواهب الهی است که حضرت سید السادات و خلاصه کائنات را که حبیب خاص و مقرب مخصوص درگاه است علیه من الصلوات افضلها و من التحیات اتمها و اکملها بدان تخصیص فرموده ستوره الم نشرح لک صدرک را برای امتنان این نعمت فرو فرستاد و مراد بشرح صدر در اینجا توسیع و تفسیح صدر شریف اوست از برای جمع کردن مناجات حق و شهود وحدت و دعوت خلق و مباشرت کثرة بابداع اسرار و حکم و انزال النوار معارف و علوم و از الظلمات جهل و ضیق و نکرت و میسر تلقی و محمل باریت که از سنجی و گرانای آن پشت طاقت بشریت ادرا

می شکست و قول وی عز وجل و وضعنا عنک وزرک الذی نقض ظہرک اشارت بآنست تا حاضر و غایب و کاین
و باین و جامع مرتبه فرق و جمع کشته و بار مکاره و شنداید اینکار برداشته با رعایت آداب بساط قرب جمع نمود و لایق
کاین باین که گویند بر تویی از نورانیت این حال و اثری از سطوت این مقام است ۵

هرگز وجود حاضر غایب شنیده به من در میان جمع و دلم جای دیگر است ۵ و زسافت زسافت بیرون ۵ و زسافت
زسافت بیرون ۵ قال المد تعالی انمن شرح المد صدره لا سلام فهو علی نور من ربہ میفرماید که کسیکه بکشايد خدا
سینه او را برای قبول دین اسلام و اتصاف بصفت استسلام پس آنکس مستولی و مستطی بر نور لیست ادب و در گار
خود و اعظم اسباب شرح صدر نور لیست که باری تعالی در دل بنده می تاباند آن نور توحید و ایمان است که چون در دل
بنده افتاد فرح و سرور و کثادت در سینه و فراخی در دل او پیدا آید و چون آن نور مفقود گشت و رنگ دلی افتاد و بسختی
و شقت گرفتار شد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل النور فی القلب الفسخ و انشرح چون در آید در دل نور ایمان
فراخ گردد و کثاده گردد و دل صحابه گفتند یا رسول اللہ ما علامته ذکک النور چیست نشان در دل در آمدن آن نور
فرمود الا نایة الی دار الخلود و التجانی عن دار الغرور فرمود نشان در آمدن آن نور در دل روی آوردن به جمع
نمودن بنده است بدار آخرت که همیشه و پاینده است و دور شدن و مقید و گرفتار نابودن و دل بر کندن است
از سرای دنیا که فریب دهنده و از راه برنده است و بظاهر خود را آراسته و پیراسته نماید و بمکر و غیج و دلال دل از
عاشقان خود بر باید چه بروشنائی نور ایمان بدیده بصیرت بغت یقین در یابد که بنای کار دنیا نا استوار و ناپاینده
است و آخرت دایم و باقیست لاجرم روی از دار فنا بگرداند و توجه باطن بدار بقا آورد و توشه بحسنات برای سلوک
راه سفر با خود دارد و نصیب شخص از انشراح صدر و فراخی دل بر اندازد نصیب وی است ازین نور و نور را در کثادت
سینه و فراخی دل اثری تمام است و از نخب است که نور محسوس نیز در شرح صدر و فرح خاطر حظی وافر دارد و
ظلمت محسوس بعکس آن تا گفته اند که نفس ناطقه عاشق نور است هر جا که بر تویی از نور در یابد روی توجه بهمان
جانب آرد و بهمان طرف بشاید ۵ بسکه بر خورشید تابان جمالت عاشق است ۵ که یک شب تاب را هم
دوست میدارد دلم ۵ و ازینجا است که در خانه روشن خواب کمتر آید که نفس بسبب توجه و اقبال بروشنائی از
درون بیرون افتد و چون تاریک شود به جانب درون رود و بظلمت آباد خواب در آید ۵ بزم وصل توام
دیده روی خواب ندید ۵ چراغ روی تو در پیش خواب را چه مجال ۵ و بحقیقت نور خواه حسی بود یا عقلی بر تویی از
نور وجود باری تعالی و تقدس است و نور نام ذات پاک مقدس اوست که المد نور السموات و الارض و این نور
بر ذریه موجودات تامه و تمامه محسوسات و معقولات را در گرفته هر جانبعی دیگر و برنگی دیگر ظهور یافته است
و چون مبدا و قیوم همه اشیا وجود حق است که نور الانوار و موجد و مظهر تمامه احکام و آثار است لاجرم بهر محب
نور و طالب آن ظهور باشند که هر کس شمع و مرنی خود را دوست دارد ۵ چو غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم ۵
نه شمع نه شب پرستم که حدیث خواب گویم ۵ و باطله ظهور نور از اسباب فرح و سرور نورانیت قلب و انشراح

صدور است دیگر از اسباب شرح صدر علم است چه علم دل را چنان تسع و منشرح سازد که هر گوشه ازان از آسمان و زمین فراخ تر شود و همه را شامل و بر همه محیط گردد و چندان که علم شخص زیاده تر شود انشراح صدور وی زیاده تر گردد و مراد ازان هر علمی نیست بلکه علمی است که از پیغمبر صلی الله علیه و سلم میراث مانده است و خود از انبیاء سیرافیه علم نمانده که ان الانبیاء و اولاد و اولاد و انما و ثواب العلم اشارت بدان علم است و روزگاری دراز است که موهوبات خداوند چند از ظلمت فلسفه در میان آمدن فیض دین اسلام را تا یک ساخته است و طائفه را از راه برده است اطلاق جمل بران اولی و آخری است از علم فانا نشد و انا الیه نعبر **س** حکمت یونانیان پیغام نفس است هوا چنگل یا میان فرمود پیغمبر است اللهم انما نعوذ بک من علم لا یفیع و قلب لا یشبع و از علم یزید انا بیت و محبت حق تولد کند و محبت را در شرح صدر و مدخلی عظیم است چند آنکه محبت تمام تر شرح صدر زیاده تر و کامل تر و تسمیه است علم عظم و اوسع صفات حق جل و علا است که وسعت و فراخی وی تمامه مایات را از وجودات و معدومات و ممکنات و ممکنات و کلیات و جزئیات در گرفته است چنانچه پیچ چیز از احاطه و تعلق این صفت بیرون نیفتد بخلاف صفات دیگر از قدرت و ارادت کلام و سمع و بصر و در تعلقات آنها نوعی از تنقید و تخصیص ثابت است و سر و سمیت علم مخلوقات که بر تویی از علم غیر منتها الی است در انشراح صدر و وسعت قلب فراخی خاطر و کشادگی که فرج و سرور لازم آنست این میتواند بود و محبت نیز چون سبب از خود رستن و از قید هستی که مایه تمامه قیود و تعینات است گسستن است و بفضای شوق و هوای انس پر و از نمودن و باعث بے قیدی و خلیع العذار و گسسته مهار شدن است سبب کشاد سینه و فراخی دل باشد خصوصاً که تعلق محبت عالم الانبیا له و محبوب ذات لم یزل و لا یزال حضرت ذوالجلال باشد و سبب اعظم و موجب قوی مضمین صدر و تنگلی اعراف از حق و تعلق دل بغیر آن جناب و دوستی ماسوائے اوست و محبت دوست یکی محبت است که بهشت اینجان و عیش دنیا و سرور نفس و لذت دل و نعیم روح و دوائے همه اندوه با است و این محبت حق سبحانه است بجای دل و یکی محبت است که عذاب و مع و زندان دل و ضیق صدر و خمیر بایه همه اندوهها است و آن محبت غیر حق است **س** ای غم و درد تو سرمایۀ شادی و سرور و شادی از غیر تو سرمایۀ چندین غم و درد و از جمله اسباب شرح صدر رد و ام ذکر حق است در همه احوال که سبب ظهور نور توحید و صفای وقت و تنور لطیفه قلب و مورث دریافت حلاوت ایمان و موجب صعود کلمه طیبۀ جناب قدس است و نیز ذکر چون خالص شود و دائمی باشد سبب فنای ذاکر در مذکور و بقای او بوی گردد تا آنجا که با اتحاد کثر و باقی موجود در آن مرتبه نباشد جز وجود حق و محیط تر و واسع تر از وجود حق چه باشد بدان سینه که که وی در گنج فراخ تر از همه باشد **س** مویک حسنت نمکچ در زمین و آسمان و در زمین سینه حیرانم که چون جاکرده و یکی دیگر از اسباب شرح صدر احسان بخلق خداوند تعالی است با آنچه ممکن بود از مال و جاه و غیر آن اما احسان ببال خود ظاهر است و هرگز است فراخ تر سینه کشاده تر و هرگز است کوتاه تر سینه تنگ تر و وجود و سخاوت و احسان بخلق در جتنی عظیم است نزد خدا و خلق و در دنیا و آخرت موجب عزت و رفعت قدر و اجر و ثواب است و احسان بجاه چنانچه بیکسی را در سایه عزت خود جاه دهد و دست ستمگران را از وی کوتاه گرداند و واسطه و وسیله حصول مقصود و مطلوب

مکتوبات شیخ
مکتوبات شیخ

کسی گردد و غیر آن از وجوه احسان بسیار است و اتم و کمال وجوه آن احسان نمودن است بتعلیم علم دین و هدایت راه یقین تا باعث بر تقویت و تأیید دین گردد در حدیث آمده است و چیزی است که بر آن رشک توان برد و غبطه و حسد نمود یا مالکی آنرا در راه خدا به بنیگان خدا صرف کند یا علمی که در دین حق بطلان حق بیاموزانند **۵** هرگز حسد نبیوم بر نصیبی نه مآل **۵** الا بر آنکه دارد بادل بری و صال **۵** دیگر از اسباب شرح صدر شجاعت است نزد انصاف هر که در راه حق دریغ ندارد کاشاده سینه ترو به تعلق تراوی که خوابد بود و شجاعت سر همه خوبه است و مصدر همه نیکیها است و بهر نیکی و کار سخت که در راه دین توان کرد بزر و مردانگی و قوت و شجاعت توان کرد و گفته اند که شجاع را در آن هنگام که همت بر جان بازی برگذاشت و حمله کرد چیزی نماید و کاری کشاید که دیگران را بخلوات چهل سال نماید و نکشاید اما اگر برای خدا و در دین خدا باشد و بی تکلف جان دادن بالاتر از همه کارهاست لاجرم جزای او این آمد که بل اجیار عند ربهم یزقون فرحین یا اللهم الله بالاتر از این مرتبه چه باشد **۵** نان دهی از بهر حق نانت دهند **۵** جان دهی از بهر حق جانانت دهند **۵** دیگر از اسباب شرح صدر پاک کردن دل است از صفات ذمیمه از حسد و عجب کبر و ریا و بغض و کینه و حب دنیا و مال و جاه که نه برای خدا باشد چه ظهور آثار اینها سبب آثار بخارات و دخانات ظلمانیه کونییه است که از زمین بشریت و نفسانیت برخاسته دل را مکرر و مظلوم سازد و از انوار ایمانی توحید و علم و محبت ذکر حق که اسباب شرح صدر اند خالی کرده ساحت سینه را تنگ تیره گردانند **۵** تو که بر سر طبیعت فیضی میرونی که کجا بکوی حقیقت گذر توانی کرد **۵** و صدر و قلب در اصطلاح اهل معرفت دو عالم اند یکی از دیدنی و وسیع تر به مثال خانه که بر یحصی فضا باشد چنانچه صورت عنصری حسی این عضو بر آن واقع است چون خانه روشن بود لابد صحن خانه نیز روشن گردد چون تارک بود و تاریک و هر چه بر قلب از عالم ملکوت وارد گردد از انوار اسرار پر توان بر صدر بتابد و روشن فراخ گرداند و این معنی در شرح فتوح الغیب زیاده برین شرح یافته است و از آنچه مذکور شد معلوم گشت که اسباب شرح صدر نور توحید و ایمان و علم و محبت و ذکر حق و احسان مخلوق و شجاعت و طهارت قلب است و در مجموع این صفات اکمل و اتم و افضل خلق ذات بابرکات حضرت سید کائنات است صلی الله علیه و سلم و بعد از وی متابعان وی بر اندازه متابعت و هر که اقدام در راه متابعت بیشتر نصیب وی از انشراح صدر و نورانیت قلب بیشتر قل انکم تم تحبون الله فاتبعونی و لابد هر که پیروی یکی بکن و قدم بر قدم وی رود بیشک آنجا رسد که وی رسیده اگر چه مقام وی عالی تر و جای وی بلند تر از همه است و آنجا که مقام او است فردیگانه است و هیچ کی با وی نه **۵** که در سده جبرئیل از و باز ماند **۵** اما دایره وسیع است و مقام حوالی و حواشی دارد و هر نوریکه بروی می تابد و فیضی که میرسد پر تو و اثر آن بر دیگران می افتد و میرسد و ما را رسلناک لاجله للعالمین خصوصاً بعلاقه محبت که مستلزم محبت است که الموضع من احب فیض از راه درون و بیرون میرسد اگر چه در بیرون جدائی است **۵** آنجا که توئی کجا بود منزل ما **۵** در راه طلب شکست صد محل باب لیکن شب و روز با تو یکجا بودیم **۵** ما بر در تو مقیم و تو در دل ما **۵** و صلی الله علیه و سلم و الا یمن محمد و آله و صحبه و اتباعه اجمعین **۵** هداة طریق الحق ویحی علوم الدین **۵**

شبهت

س

الرساله الثانيه والاربعون في حق البيان في ايجاب الشكر للمريد في حصول المحبه والتوحي

الله ورسوله زبان قال و حال از شکر نعم حضرت ذوالجلال و امتنان و سائل و سائل قاصر و لال است و چون شکر گفتن
 منعم سبب مزید نعمت است و استجاب رحمت است فائده آن راجع هم بشکر خواهد بود و ذات منعم انا من مستغنی و من بشکر فانا
 بشکر نفس و من کفر فان الله غنی حمید و هم از کمال رحمت و رافت اوست بر بندگان که ایشانرا بشکر نعمت امر فرمود
 تا سبب مزید آن گردد و بواسطه شکر نیز میتوان کرد اما رحمت بهانه جوست همه از دست چه نعمت و شکر چه زیاده اما
 این انعام و اکرام دیگر است که بنده را وجودی نهد و فعل اثبات میکند فعل او را جزای میدهد تا تمام همین تقصیر و
 غریق تشویر نباشد و باین معنی است اشارت بعضی مردم که در تفسیر کریمه لم اجر غیر ممنون بعد از تفسیر آن بغیر مقطوع
 گفته اند که ممنون از منت است یعنی اجر بندگان چون جزای کردار و مزد کار ایشان است بی منت است این سخن
 اگر چه رایجی بذهب اعتراض دارد و در نظر موحدان عمل و اجر همه فضل مولی تعالی و موجب صد هزار منت است و منت
 بر بندگان و بنده بهر حال همین است و ممنون کرم اوست غیر ممنون چه معنی دارد اما چون مولی بنده را بهستی بخشیده فاعل
 مختار آفریده و عملی بوی اسناد کرده و مستحق جزای آن گردانیده و گفته شکر از شما و مزید از من و عمل از شما و جزا از من این
 نوعی از تکریم و موجب سرفرازی و بنده نوازی اوست و در حقیقت هم بقدرت اوست و مقصود اظهار کمال و جاه و جلال
 خود است که بنده را از خاک بر دارد و کارخانه قدرت بوی سپارد و بر مثال بادشاهان و الله المثل الاعلی که بنده را
 بنوازد و بر روی کار آرد و مدعی و مستحق عنایت سازند و شریک دولت گردانند بنده اگر از خود دعوی هستی و استحقاق کند
 و اجر عمل طلبد مذموم و مردود بود اما فعل مولی تعالی و اسناد عمل بوی و اثبات جزای عمل وی مدوح و موجب تکریم و انعام
 او باشد از اینجا ستر اهر و نهی و کن مکن و تعلیق اجر و ثواب بدان منکشف گرد و نازک است این سخن و اگر چه بنظر ظاهر از روی
 مجاز است ولیکن مجاز چون آخر کار حقیقت و علت غائی اوست حقیقت حقیقت و سر سر است و مقصود و منتها
 کار است از اینجا گفته است آنکه گفته است هر حقیقت که کنه آن خواهی بنظر ظاهر اندر مجاز خواهد بود لا اله الا الله
 این سخن نامشخص نامفهوم نزد عقل که جز ذوق و وجدان بکنه آن نرسد از کجا آمد و برای چه آمد مقصود بیان آن بود که سرو
 حکمت امر کردن بنده بشکر و آنرا سبب مزید نعمت ساختن چیست باری هر چه بود گذشت اینجا سخن دیگر است نزدیک
 بمقتضای اهل عرف که چون بنده شکر نعمت حق میگوید و وی تعالی نیز شکر میگوید چنانچه فرمود الله شاکر علیم و الله غفور
 شکور و شکور یکی از اسمای الهی تعالی است من کان بشکر کان الله له بعد از تاویل وی بآنکه مراد توفیق شکر و عطای
 جزای اوست در اینجا مزیت است که چون شکر بنده سبب مزید نعمت حق است مر بنده را شکر وی تعالی باید که سبب
 مزید محبت بنده و طاعت گردد و مردی تعالی را تا ستر بجهنم و بجهنم عیان گردد و مقرر است که محبت تا به پیکانگی نرسد نایستد
 محبت با پیکانگی جنگ دارد پس شکر به محبت کشد و محبت با پیکانگی انجامد و پیکانگی ستر توحید پیدا آید و همه بجهنم
 چه گفتار است بنزیر پرده مگر خویش را خریدار است و از اینجا روشن گشت که حاصل توحید غلبه محبت و ظهور پیکانگی
 است که در نظر شهود جز محبوب را وجود نماند اگر چه غیر باشد اما غیر نمانست الفقرا ذاتهم هو الله این معنی دارد و بعضی عرفا
 ارباب حکمین گفته اند التوحید شهودی لا وجودی که گفته اند که در روح انسانی این خاصیت نهاده اند که هر چیز را که

دوست دارد و دوستی آن چیز بر وی غلبه آر و عین وی گردد بهین معنی که غیر محبوب از نظر شود وی ساقط گردد و اناسی و میلی انا
 درین مقام است و آنکه گویند وجود یکی است و موجود یکی است و موجود جز یکی نه و غیری در میان نه و گویند **ع** کجا غیر و کجا غیر
 و کون نقش غیر **ع** سوی الله و الله ما فی الوجود **ع** حکایتی دیگر است آنجا اطلاق اتحاد یکا نگاری نیز مجاز است شاید که حقیقت حال
 همین باشد اما طریقه اول احوط و حفظ است و الله علم سخن بجای عجب کشید تا اینجا آمدن حاجت نبود و بدان کاری
 نداشت طغیان قلم تا اینجا کشید و چون سخن باینجا کشید خاموشی به و دم نازدن بهتر اما نکته در سخن نخستین بخاطر رسیدن بشارت
 بآن ضرورت است و آن اینست که شکر سبب مرید نعمت است اما بنده باید که که شکر گفتن این معنی در نظر ندارد که شکر گویم نعمت
 زیاده گردد اگر چه در معامله ظاهر ایمان و شریعت رواست که کسی کاری کند و بکلمه سعادق نظر بر مزد وی دارد حسابی است
 اما بطریق اهل صفات و معرفت کوتاه بینی است و نقص تمام دارد و این شخص عاشق نعمت است نه منعم بلکه بحقیقت نعمت
 نفس خود است **ع** آنها که کام دل طلبند از شکر لبان **ع** شک نیست عاشق اند ولی عاشق خود اند و باین طریق مشکل
 است که سبب مرید نعمت هم گردد و اگر گردد بر اندازه همت و عمل وی گردد و شکر باید که محبت ذات منعم بود ب ملاحظه نعمت اگر چه
 بوجود نعمت است اما نعمت منظور نه این نعمت که در حال دارد چه جای آن نعمت که در زمان آینده اندیشه و چشم طمع
 بر آن دوز چون شکر برای منعم شد و وی بدست آمد همه حاصل شد من له المولی فله الكل و آنکه ارباب ظاهر تفسیر شکر
 کنند که هو تعظیم المنعم **ع** کونه منعم از اینجا نیز همین معنی باید فهمید ای لذات المنعم لا الا انعامه فافهم و چون عارف را این حال
 پیدا شد همیشه در شکر خواهد بود و شخص اول گاهی باشد گاهی نباشد یارب مگر نظر بر نعمتهای باطن و الطاف خفی برگردد
 که آن دائمی است هرگز منقطع نگردد با وجود آن طالب نعمت دیگر است و عاشق منعم دیگر اگر چه خوشی و شادی نعمت از حیثیت
 اضافه و نسبت بمنعم پایه بلند و مقامی عالی است اما درجه فرح و سرور بذات منعم عالی تر از آن است قل بفضل الله
 و بجمته فبذلک فلیفرحوا بیان حال عموم طالبان و سالکان است اما حال سرور محبان و سلطان محبوبان صلی الله
 علیه و سلم دیگر است و ازین جهت فرمود فلیفرحوا و نگفت فلتفرح یعنی اگر خوشی دیگران بوجود نعمت و فضل و رحمت من
 باشد شادی تو ای محب خاص و ای محبوب مخصوص من باید که بمن باشد نه به نعمت من که من منم و نعمت من از من است
 نه من چون من ترا با شتم همه نعمتهای ترا باشد و در نعمت عدد و شمار را داخل است اگر چه بحد و بیشمار باشد اما اینجا که منم عدد و شمار
 را گنج نبود اما همه عدد ها و شمار ها در آن مندرج است خدای یکی بی مانند از شمار بایسته پراننده و کردارهای پریشان
 جدا و یکتا سازد و تجلوت جمال و حدت یک دل و یک رو گرداند

جلوه

الرسالة الثالثة والاربعون تحقيق الدعاء والتمنا ولسان الحال والتعب

الله ورسوله دعای ذات آن گزیده صفات از برای حصول سعادت و برکات در تمامه حالات خصوص دعای فتح و
 نصرت و رجوع به یار مالون بخیر و برکت که درین ایام مطمح نظر و مرعی همت است شامل اوقات و احوال است شرمنگی
 از آنست که چراز و با جابت نمی رسد بپیش آن خواهد بود که پروردگار تعالی هر چیز را وقتی معین نهاده و تقدیر فرموده است

۳ **ع** تا در نزد نوبت هر کار که هست به سودی نکند یاری هر بار که هست به دست حساب بخیر له مطر فاذا اجابنا بالانجی اینجاست که
 در زبانه برسد که چون تقدیر است باز دعا چیست اگر تقدیر رفته است که این کار شد نیست خواهد شد دعا کند یا نکند
 جواب تقدیر رفته است که این کار شد نیست اگر دعا کند باز اگر گویند که اگر تقدیر بود دعا رفته است بوجد خواهد آمد
 آدمی را در آن چه دخل است جواب تقدیر بوجد دعا از آدمی رفته است که خواهد کرد دعا را سبب اجابت ساخته اند
 و تقدیر منافات با عالم اسباب ندارد و چندین اسباب که در عالم بوجد می آید و سببهاست پیدای می گردد و همه به تقدیر الهی
 است آتش که می سوزد نه به تقدیر وی می سوزد و وی تعالی آتش را سبب سوختن ساخته است تقدیر همه را
 شامل است تحقیق این سخن به اثبات اختیار مرده را و تطبیق آن تقدیر باز میگردد و این سخن دراز است و آیه
 نه بحث و گفت گو است که حوصله ایمان را تنگ تیره گرداند جمله ازان در بعضی رسائل که درین باب نوشته شده گفته
 شده است اما اینجا میگویم که صاحب ایمان را این سخنان چه کار است ایمان می باید آورد و هر چه گفته اند و خبر داده اند
 گروید و اگر ایمان برین موقوف میدانند که اگر بفهم ما را آید و معقول ما شود ایمان می آید و زهی عقل تو ای
 بیایم معقول تو خواهد شد و چنان در دل خواهد نشست که هرگز بیرون نخواهد رفت **ع** از در و غم نمی روی بیرون
 و گرفتاری درون بیرون را به ایمان خود تصدیق کردن است و اقرار آوردن به بحث کردن و جدل نمودن اگر فرمایند که هر چه
 میشود بخلق ما تقدیر می شود گوئیم آموختن و صدقنا و اگر گویند هر چه هست بفعل شماست و باختیار شماست گوئیم سلیمان
 همه از ما است باز اگر گویند نیکی از ما است و بدی از شماست گوئیم نعم همچنین است انخیر کله بیدک و الله یس الیکتگی
 نیست و ایمان این باقی همه بهل و جهن است **ع** من ز چون و چرا دم که بنده مقبل به قبول کرد بجان هر سخن که
 جانان گفت به و اگر بفهمانند در حقیقت این سرطالع بخشد آن فصلی دیگر است و مرتبه دیگر و خود گویند که این سر درین
 جهان بر کسی نکلاید مگر در آسمان که پرده از روی کار بر افتد و عیان گردد که حقیقت کار چیست **ع** هست ازین بود
 گفتگوی من و تو به چون پرده بر افتد نه توانی و نه من باین الملکات الیوم یشرکوا و القهار درین جهان اینقدر فهم و عقل
 بس است که فهم و عقل او امر و نواهی شرع تواند کرد و بعد ازل کار کرد و خاموش نشست اکنون دعا باید کرد و اجابت آن
 پیشم داشت بقصد امتثال امر و امید و عده صادق چنانچه فرمود و اسألو الله من فضله و ادعونی استجب لکم ان الذین
 یستکبرون عن عبادتی سیخلون جهنم داخرین مراد بعبادت درینجا دعا است عجب از طالب مشغوف که مولی کریم منع ماین
 تاکید و مبالغه گوید که بخواد و بطلب تا هر چه خواهی و بطلبی بد هم روی صبر کند و نخواهد نطلبید و زیاده بران گفتگو و بجای در میان
 آورد که ایان ناخوانده بر در کمران هجوم میکنند و غلومی آرند بعد از خواندن و امر کردن خود چون صبر توانند کرد **ع** چیست
 ادعونی که امست اسئلو به گری خواهد گدایان را غلوه آه و ناله بر درش چندان کنم به تا بخود آن غنچه را خندان کنم به ادعا
 نبود و مراد عاشقان به جز سخن گفتن بآن شیرین دلبان به اگر اجابت کردشان فهو المراد به ورنه با دیدار نقد آینه شاد به
 در کند ز لذت آن بیشتر به به تقریب سخن بار دیگر به و دعا کار تمامه اولیا و انبیاء الهی و پیروان ایشان است
 و سرور انبیاء در تمامه اوقات و احوال ان خودن و خفتن و نشستن و خاستن در سفر و حضر و غم و شادی دعا با میگرد و

در هر کاری دعای مخصوص داشت و محدثان که حافظ اوضاع دین و ملت و ضابطان اقوال و افعال حضرت نبوت اند
 آنها را ضبط کرده و فراهم آورده و جمع نموده اند از آنجا باید طلب شد است نعم اگر یکی را ذکر سئیل یا بد و در غلبه ذکر فرصت دعا کردن
 و درخواستن نماذ آن حالتی دیگر است و بحقیقت آن نیز قسمی از دعا و سوال و طلب است و در حصول مقصود بالاتر از دعا و
 سوال و ست من شغله ذکر است عن مسئلتی عطیة فضل باعطی السائلین فرمود هر که باز داردش ذکر کردن مرا از سوال کردن
 از من بدیم او را زیاده تر از آنچه بدیم سوال کنندگان را باز قرآن عظیم بالاتر از همه است و فرمود هر که قرآن از ذکر باز دارد بدیم
 او را بیشتر از آنچه بدیم ذکر کنندگان را خود ذکر جزوی از قرآن و لمعه از انوار اوست و اختیار مشایخ مریدان را و امر کردن بند
 واحد بهمت آنست که وی سر توحید را که در دل آدمی پدید است نمی آنگیزد بر مثال بر آنگیختن آهن آتش را از سنگ لیکن چنانکه در
 پیدا میگرد و زود هم تواند که برود شیخ شیعخ زمان خود شهاب الدین عمر سروردی قدس الله روحه فرمود که نقش توحید در دل از ذکر
 زود می آید و زود میرود و آنچه از کثرت تلاوت می نشیند دیر بود آید و دیر پایود و عظیم تر بود از وقتی دیگر خاموشی زبان حال میگردد
 و ایستادن در حضرت کریم باب علم ناله و کثرت فضائل بجز و ناتوانی و اظهار فقر و نامرادی بالاتر از آن است که بزبان تقریر نماید چه معلوم است
 که زبان شکسته بنده چه تقریر تواند کرد و چه قدر در خواست کند و چه چیز در حوصله بمت او گنجد و در صورت سکوت کار مفوض به علم الهی
 وجود نامتناهی اوست و علم الهی بکینه حال بنده محیط گشته و سوت جود وی او را در گرفته بجای رساند که بصد دعا نرسد بنده را
 چهار صفت است فقر و ضعف و عجز و خواری و پروردگار تعالی و تقدس را در برابر آن چهار صفت است غنا و قوت و قدرت و
 عزت و نزاهت و معرفت صفات بنده آئینه صفات حق اند یعنی چون بنده صفات خود متحقق و ثابت گردد انوار آثام صفات
 الهی در وی پیدا آید پس چون بنده این چهار آئینه را از چهار سوی حال خود گرفته محاذی جناب کبریا بایستد لابد انوار و ظلال
 صفات حق در آن بتابد و تاریکی بروشنائی بدل گردد و تبدیل نه بآن معنی که صفات حق بجای صفات بنده نشیند و بنده متصف
 بصفات حق گردد و حاشا صفات حق هرگز از ذات مقدس انتقال نماید و در جای دیگر حلول نماید بلکه سایه آن و پرتو
 ازان در اینجا افتاده زنگ ظلمت زدای باطن وی گردد باز دعای دیگر است بزبان استعدا که خویش و سوال بنده بزبان
 قال بلکه بزبان حال نیز در آنجا دخل نیست و اگر این را دعا و سوال بزبان حال اعتبار کنند درست است اما ما زبان حال آنرا
 دشقیم که بنده زبان سوال بسته بدرگاه جود و مهبت حال عجز و فقری خود را و استعاده و بزبان حال آنچه بزبان قال می باید گفت
 میگوید و این مناسب تر ظاهر تر است زیرا که استعدا بالاتر از حال است و استعداد حال و صفت بنده نیست و در اینجا سوال طلب
 که متعلق با اختیار بنده باشد قطعاً نه همان استعداد که بزبان حکمت عبارت از تهی و قابلیت اوست و نزاهت و عرف عام آنرا
 بخت و طالع گویند و رسان شرع آنچه در نصیب و قسمت او نهاده اند اقتضای کمال خاص و وصول بمقامی مخصوص کند
 و گویند که دعای که متحتم الاجابت است همین دعا بزبان استعدا است زیرا که تقدیر الهی بر آن رفته است که او را تا با آنجا که
 نصیب او نهاده اند برساند و کریم الهی تعالی بضمانت آن ایستاده طلبد یا نه طلبد خواهد و آما من دابة فی الارض
 الا علی الله رفقا اکنون معلوم شد که حال آدمی همیشه در درگاه صمدیت حق طلب و سوال است نطلب چه کار کند و کجا رود
 و از که طلب بهر عالمین این چه طلب و چه چیز است که بهترین چیز با و دوست داشته ترین چیز با و نذر خدا است که باید طلبید

و این جمله

در حدیث آمده است که سید رسول صلوات الله وسلامه علیه وعلی آله بعم خود عباس بن عبد المطلب گفت یا عباس یا عماد هبت
 یا سأل الله العافیه فرمود محبوب ترین چیزها که باید سوال کرد از خدا عافیت است این سخن در نظر اهل عرف مختصر نماید که از
 عافیت جز بمعنی تندرستی و برپا بودن قوت بنیثه بفهمند ولیکن بعرف خاص و اخص خواص مفهوم آن عظیم است و شامل تمامه
 نعمتهای ظاهر و باطن است و تحقیقت این حدیث از جوامع الکلم و از خصایص کلام حضرت خاتمه محمدیه است علیه من الصلوات
 افضلها و من التحیات اتمها و اکملها و عافیت بعرف اهل خصوص سلامت از تمامه آفات و نقائص دنیا و آخرت است بالاتر و
 تمام تر از این چه باشد و نزد اخص خواص عافیت عبارت از سکون القلب مع الله است در هر چه دل با خدا آرام گیرد و جمع گردد
 عافیت است عامه را آرام دل و جمعیت خاطر در تندرستی و مال و منال و لذات و شهوات بود و دیگران باشند که ایشان بادرین
 اشیاء و در اضداد آن حال بر یک منوال بود و در نسبتی که با خدا دارند فتور نغفند و از دائره حقانیت بدر نروند معنی یکسان
 بودن و بر یک منوال بودن حال در بعضی رسائل که در بیان صبر و رضا نوشته شده بیان کرده شده است این نکته که گفته شده
 که در نسبت فتور نیفتد و حق از دست نرود بیان آن علی الاحمال میکند و تفصیل ههنا لاک خدای مهربان بخشاینده در جمیع
 احوال و اوقات عافیت ظاهر و باطن روزی کناد و نعمتهای حسی و عقلی بر فزاید ارا و و تمامه مشکله را آسان گرداناد و عاقبت جمیع کارها
 بخیر باد آمین

الرسالة الرابعة والأربعون طي لسان القلم ببيان معنى قولهم لا راحة لاني لا أقدم العدم

الله ورسوله - اذ احوال خود چه نویسد که بر جهان این ضعیف غمی و اندوهی بر نگماشته اند که راحت و شادی گرد سر برده آن حال
 مجال عبور ندارد و نمیداند که علاج آن چیست فی فی علاج آنرا شناخته و نسخه ترکیب آن در دست دارد اما در کیفیت یافتن
 و آنرا بکار بردن درمی ماند و بحقیقت آدمی زار در دنیا باین همه محنت و گرفتاری چه جایی شادی آزادی است شادی و آزادی اگر خواهد
 بود در نیستی و نامرادی خواهد بود که در آنجا هیچ اراده و آرزو نباشد تا در بینه صفت اراده چیست گرفتار است و سر سرانده و همیشه
 در آزار است چه اراده متعلق بمراد خواهد بود و حصول مراد محال تا گفته اند حقیقه او مبالغه الله اعلم که اراده و آرزوی قرب و
 وصال نیز نماند مگر اراده نیستی نامرادی که در معنی ترک و نفی مراد است اریدان لا اریک گفته است این معنی دارد و انکما نفعی نفی
 گفت اراده عدم اراده نیز اراده است این سخن را بیانی است شافی که در رساله ترک تدبیر و اختیار پسین ترازین گفته شده است
 که آنجا باید نگریست و با بجمله بنه بودن و بمراد دیگری زندگانی کردن و بتلهم از خود تهی شدن کاری سخت دشوار است و گفته اند
 لا راحة لاني لا أقدم العدم مراد عدم است که پیش از قدم نهادن بعرضه وجود داشت و بعد از در آمدن در دائره
 وجود خود همیشه مقید بسلاسل وجود و احکام و آثار او خواهد بود چه درین دنیا و چه در آن عالم و هرگز بعد ازین روی عدم نخواهد
 دید و بوطن اصلی که عدم سابق است رجوع نخواهد نمود بصحرا عدم خوش خفته بودم: مرا بانیستی خویش خوش بودم
 از آن خواب خوشم بیدار کردی: ندانم تا ترازین چیست مقصود چه عزیز من غلبه احکام وجود و سطوت سلطان قدرت است
 که اعدام را نیز آرام نیست و همیشه در جوش و خروش اند و منتظر وقت نشسته و گوش بر آواز کن فیکون نهاده که حکم در رسد

تا در حضرت وجود حاضر آیند این همه بلا بر سر امکان است راحت حقیقی و آرام حقیقی جز در مرتبه استیلا غلبه و تمتع الوجود نیست که هرگز آرزوی وجود ندارد و آفت وجود را بدان راه نیست عدمی که هرگز روی وجود نبیند او مست و آنکه گفته است: اریه عدلاً لا وجود له این عدم را خواسته است و گفتند این آرزوی محال است گفت هر کسی را آرزوی محال است مرا این آرزو است آرزو شدن عیب نمی باشد و بعد از نومیدی ازین آرزو تنزل از آن مرتبه این آرزو مبارک است که گفته است: خالقاً تا این شکم در پناه است پناه جانم سویی توانا امین است پناه حکم شرع در کارش فلن یا بکل درنگ ساریش فلن یا اشارت بدم و فقای کرده است که درویشان بدان نشان میدهند و بحقیقت بنای تمامی این کار بر سه فنا نهاده اند فنا از خلق که وجود عدم و مدح و ذم و منع و عطای ایشان همه مساوی گردد و فنا از هوای نفس که در ظاهر و باطن تابع امر و نهی شریعت شود که لا یؤمن احدکم حتی تکن یوله تبخا لما جمعت به و فنا از اراده که هیچ آرزو و اراده در باطن جز نشود فعل حق و اراده وی نماند و با بجملة فاعبارت از فنا

احکام بشریت و انطقای ناره نفسانیت است و این راهم در ابتدا سبب حکم شرع در کار بودن است که تا تابع حکم شرع نشوند هوای نفس نمیرود و فقای احکام بشریت وجود نه پذیرد و این حال با وجود آنکه ایمان داریم که جمعی را حاصل است حیرانیم که چگونه حاصل میشود راه رسیدن بدان شناخته شده و کاریکه بدان حاصل گردد نیست و بقدری در زش آن نیز کرده تمام شدن این از محالات عادی مینماید و ناامیدی ازان غالب و با وجود آن ناامید نباید نشست شاید که فضل حق کار خود کند و اگر امروز آنکه فردا کند سه پناه ناامید نباشی گرت آن یار براند پنا گرت امروز براند تا که فردات بخواند و اگر فردا نشد پس فردا شود مراد بفردا روز قیامت دهم و پس فردا ابد که منتهای درجه امید است مباد آن هر دمیکه در حیات برزند پس ازان دم آخر بعد از ازان قیامت و حشر و نشر و در آمدن در بهشت و آخر آنرا نهایتی نیست که ابد عبارت از ازان است پس طالب همیشه در طلب است ناامیدی کجاست در و ما ازلی و ابدی است که گفته است اینست دست در دامن امید باید زد و بیم آنکه مباد از دست رود باید داشت و جدی باید نمود و گریه و زاری کرد و آه و اویلا زد تا خرجه روی نماید و عاقبت چه پیدا آید عاقبت بخیر است ان شاء الله تعالی

الرساله الخامسه والاربعون طلبنا الحشر و الاستبعاد بقصیر النفس في صلاح المبدء والمآل

ان شاء الله و رسول الله حسرت نامه بنده بهر مبعود که در عین نیستی و فنا گرفتار هستی و وجود مانده و در تفرقه و تردید آثار آن در میانه راه با بیم و حایر افتاده است و قوت و یارای آنکه پیامردی همت بجانب علو پرد و از تنگنای عالم زور در گذشته در فضای عالم نور افتد و یکسر از قید هستی رهایی یافته در خلوت وحدت و جمعیت آرام باید و نه روی و رای آنکه تمام در حنیض سفلیات افتاده و العیاذ بالله در مقام غفلت و تغافل گذرانید آسایشی باید و از لذات این عالم تمتع گیر و باری بنقد از غم و اندیشه و تنبذ و ترو و خلاص گردد سه نه با تو درست هوس دیگر توان کردن نه آرزوی تو از دل بدر توان کردن نه عجز و بی شکست کا خانه وجود و ضعف دماغ بشریت و تعلی حوصله وقت بجای رسیده است که از تصور تعلی و اختلاط و صحبت نفس و خلق دم بازمی گیر و از بیم می باشد و با وجود آن خواه بکلم بشریت و نا تمامی فنا و نارسیدن بمقام تمکین یا بزور و غلبه قهرمان و نفا و قدر از تعلقات گریزندارد و نیم مرده در حکم الیموت و لایحی افتاده می باشد مشکلی بالاتر ازین نیست تا چگونه آسان گردد

و بچه حال ازین کشاکش بیرون آید **۵** زمین گونه کز قضا و قدر در کشاکش هم پذیرد هر چه که کار من آید کجا کشد به سابقه نهاده اند
 که خاتم فرغ آنست نظر بر آن ارد که آن چیست آنده ابد و شادی از اینجا خیزد اگر بجانب آنده روند هرگز روی شادی نه بینند و اگر
 بشادی آیند و فارغ نشینند از همه اندوهها بر آیند الحال خود آنده و شادی و بیم و امید بهم است تا آخر هر چه قرار یابد گویند
 که نشان سعادت آنست که مدت حیات آنده و بیم همراه بود و چون دم آخر رسد شادی و امید و آری روی نماید مشکلی دیگر
 و کارخانه نفس و طبیعت آدمی آنست که با وجود عالم و دانش و ایمان و ایقان چون نوبت بمحل رسد مانند نرود شہوت
 نفس آن همه دانسته نماند و هر چه یاد بود فراموشی پذیرد **۵** چشم باز و گوش باز و این ذکا به خیره ام در چشم ندی
 خدا ای عجب چون می بینند روی شاه پنهانی پر ز آفتاب چاشنگاه پنهانی و اگر فضا عمل بوجود آید در تحقیق صدق و کمال
 در ماند و بعد از وجود اخلاص صد خطر دیگر در راه است که المخلصون علی خطر عظیم اینچنین راهی پر خطر در پیش چگونه توان رفت
 و بسر برد و از صعوبت این راه است که بر طاقتی مینماید و شکایت میکنند و میگویند **۵** ز راه سیکه یاران عنان بگردانید
 چرا که حافظ ازین راه رفت و مفلس شد و با وجود این صعوبت و اشکال اگر آسان گردانند این همه راه دور و دراز یکایقم
 میتوان طی کرد چنانکه گفته است **۵** صبح یک قدم بر نفس خود نهان دگر در کوی دوست به سبیل آنست که از سختی و نرزی
 و دشواری و آسانی و رسیدن و نارسیدن و دیدن و نادیدن همه باید چشم بر بست و کاری کرد و شب رفت که تا چون
 صبح بدیدیم که این کشتی تا کجا رسیده باشد و اگر نه باین روش و رفتار و بیایه اختیای قطع این راه و رسیدن بدرگاه
 سخت دشواری نماید **۵** لیک بیای تو رود و هر که رود بکوی تو یعنی توفیق و تیسیر و همت بخشی تو و دستگیری تو باز می بینیم
 سخن بجای دیگر میکشد و در ورطه دیگر که کاوش معنی جبر و اختیار است می اندازد و اگر روی افتم سخن دراز گرد و چنانکه از لفظ
 و ضبط بیرون رفته است بیشتر و در ترمیز و در این مسئله نیز می باید تفاضل زد و اغماض کرد و زبان بست و دست بدان
 امر و نهی زد و بند و بکار کرد و خود بیشک و خیره امر و نهی در دین آمده و آدمی قوت فهم خطاب ابداع یافته و حالتی دیگر
 که بدان کار تواند کرد و یکجانب فعل و ترک را ترجیح تواند نمود و روی پیدا شده دیگر توقف چیست و حجت هیچ کاری بر کشف این
 حقیقت موقوف نیست و خود گرفته اند که درین نشاء انکشاف آن ممکن هم نیست و مصلحت نه تا چون صبح نشور و در مد و جمال
 الهی بی پرده ببیند حقیقت هر چیز منکشف گردد و هر چه هست در پر تو آن نور روشن شود **۵** آن مه چو نقاب از رخ خود
 بکشاید به پرده بیا م خانه بالا آید به هر سر که بتاریکی شب پنهان بود و در پر تو روی او عیان بنماید اگر مقصود کار است
 راهی راست تر ازین نیست و اگر عرض حیل گری و بهانه جوئی و حجت است آن دیگر است الله ربی و ربکم فاعبه به ناصر اطعم
 امر و خود پرده غفلت فرو شده اند و اکثر آدمیان و اگر مبالغه کنند همه بنفوس و دنیا و خلق گرفتار آمده خبر ندارند و هیچ نمی اندیشند
 که آخر کار چیست **۵** فسوف تری اذا تجلی الغبار افرس خنک ام حار به باش تا پرده براندازد و جهان از روی کاره
 آنچه امشب کرده فردات گردد آشکار به بنای کارخانه سلوک بر سر فنا نهاده اند نخست فنا از خلق که سود و زیان و ستایش
 و نکوهش دبود و دنیا بود ایشان همه یکبارگی از نظر میفتد و دم فقای نفس که در نهان داشت کار پیر و فرمان بردار امر حق گردد
 و در همه چیز با کار بفرموده شریعت کند سوم فقای آرزو با خواہشهای که هیچ آرزوی و خواہش در درون نماند

جز خواستش و آرزوی حق و طلب رضای او و شوق دیدار او جل و علا و تعالی و تقدس تفصیل اینست که فرموده اند محمل خلاصه آن
همه فنای نفس است چون فناء نفس حاصل شد همه شد سلطان العارفین بارید بسطامی چون بدرگاه رسید در بر رفته او
بر بستند فریاد بر آورد که کیف الطريق الیک یا بار خدا فرمان آمد و نفسک تعالی بیرون بگذاشت نفس خود را و درون در گنج
که نفس بگذازد بگزاریم اگر او بگذازد نفس را هفتصد سراسر است و هر سری بی از فراز عرش تا تحت الشری باید دانست
که گذاشتن نفس بگذاشتن صفات اوست از تحجب و ریاء و بغض و حسد و کینه و عداوت و ناز و نخوت که این همه تاریکیها من
چون تاریکی رفت روشنی پدید آمد الله ولی الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الی النور الله نور السموات والارض نه چنانچه
حتویه روزگار میگویند مانیستم همه اوست و این همه را توحید نام کنند و باین بهانه از دایره امر و نهی بیرون آیند و هر چه
خواهند بگویند و هر چه خواهند بکنند و خود را در ویش و صوفی نام ننهند و بدنام کنند و نگویند نامی چند سخن وحدت آنکه
از مای بی زبان چه خیزد و بغیر بدنامی بی اعازنا الله من ذلک و اگر فناء نفس دست نهد باری از و راضی و خشنود
تباشد که ستر همه بدیدار رضا و خوشنودی از نفس است و هیچ دانائی باین سودمند نبود و هیچ نادانی بالاتر از آن نه الذین ضل
سعیهم فی الحیوة الدنیا و هم یحسبون انهم یحسنون صنعا امر و زهر کس بخیاالی و گمانی بغریب نفس از خود راضی و بخود مغرور
علما بعلم و عمل و امرا بکمال و منال و درویشان بحقائق و معارف و زاهدان بزیاضت و عابدان بطاعت و عبادت
و اغنیای بجد و سخاوت و فقر البصر و قناعت این همه نیک و پسندیده است اگر از آلائش نفس و اوصاف او پاک شد
باشند و بی آن همه تیره و کدر است و بآن آلائش و تیرگی مشکل که محل قبول و سبب قبول گرد اما با وجود آن از عمل نیک
دست نباید داشت و بیکار نشست و ظلمت نفس را از نورانیت عمل خالی نباید داشت تا باری از مزج و خلط نور و ظلمت
مانند ظل که نور ثانی است حالتی متوسط بین بین وجود آید کار باید کرد و اگر غمجب و ریائی راه یابد از آن استغفار باید کرد و در دفع
آن نفس نباید نمود و از بنورانیت عمل و استقامت و استقامت مجاهده نفس صدق و اخلاص رو خواهد نمود و ظلمت نور
و غیبت بظهور بدل خواهد شد و نفس را تمست هر که نور یا لبر تو تافت بی سایه زیر پا بود هر که بر تارک خور است بی
از شیخ فیخ زمان خود شهاب الدین عمر سهروردی قدس الله روحه پرسیدند که چه کار کنیم اگر عمل میکنیم ریا راه می یابد
و اگر نمی کنیم بیکای نشینیم فرمود اعملا و استغفرا و اگر نکنید و از ریا استغفار نکنید مخصوص فراتص و واجبات که البته باید کرد
اگر چه در آن نفس دخل داشته باشد و عجب و ریا راه یابد و اینست معنی آنچه گفته اند که ریا را در فراتص دخل نیست
کار کن کار بگذارد گفتار نه کارند رین راه کار دارد کار پشیم عز و اگر گرفت جان برادر که کار کرد بی آدمی را درین کارخانه
برای کار آفریده اند جز در خانه دیگر خواهند داد هر چه اینجا بکارند آنجا بروند و اندکی از مرزعة الآخرة نیست
مذاهب مذاهب بهمان خوش است اس مولوی بی مذهب و بهمان چه باشد هر چه کاری بد روی بی و تحقیقت هر عمل را
در دنیا نیز جزایست و هر چه با آدمی زاد میرسد از نیک و بد و نده و شادی و غمی و کشاد و هم پاداش کردار است
اما لازم نیست اینجا بایستد و هم نیاید و بینند و هم نبینند و آنجا البته بایستد و بینند و بهترین جز آنیکه در دنیا مطلوب
صادقان است مزید توفیق عمل و صدق طلب و انشراح صدر و فراخی وقت و نورانیت باطن و بیداری دل

وزیادتی شوق است حق جل و علا ابواب حسنات و مرفضیات چنانچه مفتوح داشته است و دارد و توفیق کارهای که سبب دوام دولت و سعادت دوجہانی و کمالات حسی و روحانی است. و زبرد و زافزون گرداناد بمسنه و کرمه و العاقبت باخیر

الرِّسَالَةُ السَّادِسَةُ وَالْأَرْبَعُونَ فِي الْجَنَانِ بَيِّنَاتِي الْكُشْفِ الْيَعَانِ

اللهم ورسوله - بارها سینه جوش زمد و دل خروش کند تا احوال درون چیزی برودن افکند و کیفیت احوال که نتوان گفت بگوید ساعتی نگردد که شغلی دیگر پیش آید و حال بگردد و آن جوش و خروش فرو نشیند و بیشتر از آنچه از احوال روی داده و معانی که در دل فرو آمده بود از یاد رود و اگر نرود آن ذوق و لذت که در آنوقت و در آن حال داشت نامدنی ذوق چه نویسد که رذوق سخن در ذوق است اگر چه ذوق در سخن نیامد اما پرتوی ازان بر سخن افتد که سخن را چاشنی دهد و رنگین سازد و لذت بخشد و دلنشین گرداند و قتی دیگر قلم بعد از دست گیرد و خواهد که سخنی انشا کند و می نهد و چند آنکه سعی کند بسراخام نتواند داد به بیچارگی قلم از دست نهد و خاموش نشیند کاش بهر در آن وقت که ذوق روی نموده و جوش زده بود چیزی می نوشت عجب چون سخن آمد نوشتن نتواند و چون نوشتن خواهد سخن نیاید و مانع قومی ارسال عریضه اینست و قتی حریفی چند از کیفیت حال بطریق احوال نوشته بود و بخدمت فرستاده چنین گفتند که خوش آمده بود و بسی در محل قبول افتاده و مصادف وقت گشته بود ازان باز بلاک آنست که بر منوال مجرّه ملک تجریر سخن به ازان اراید که زیور قبول را شاید اما مقتضای حکایتی که گفته شد صورت نه بست تا امر و ذکر بار جنبشی در عرق انجذاب می یابد اگر چه هست است و خالی از اضطراب نه اما این قدر هست که در دست قوفی بر گرفت قلم دارد میل حرکتی و طبیعت و حی می یابد و رطوبتی در زبان وی احساس می نماید شاید که چیزی ترشح کند اگر چه نه بدان قدر است که برودن افتد اما اگر قطره چند از معانی دهری بهم آید احتمال بیرون افتادن دارد مانعی دیگر از نوشتن احوال آن دارد که چنان از رده محبت است که هر چه نویسد بی آلودگی شکایت نیابد اگر چه ترا پا غریق نعمت است اما چشم تنابر یک حالی و صفتی دوخته است و عنایتی خاص از محبوب امید داشته که بی آن همه بهبار نشو را میداند و بهیچ می پندارد بافت انصاف همیشه مدای خدایا آیتک و کن من انشا گیرین در میدان با نفس از بایست محالی که دارد باز نمی ایستد آن بایست اگر چه صریح نه از عالم ازلی است اما از ماندن همین عالم شبنمی و مثالی و ادنی فی اینجا کلمنی بجای ارنی نشسته است هلاک یک کلمه شنیدن و التفات کردن است تا نوبت بدیدن و نمودن که رسیده من از سر زنده گروم که تو با من یک سخن گوئی تو میدانی که من گفتار میگویم و بارها می نالد و می خروشد که تا چند در پرده یومون بالغیب محبوب و تنگدل دارند چه شود که اگر یکی در فضای کذلک نری ابراهیم ملکوت السموات والارض و بگذارند تا پروازی نماید و بی یکشاید باز می ترسد که این سخن داخل لولا یکنما الله و تا یمنی آیه نکرده العیاذ بالله نه ازین باب است این از باب دلائل قلبی و مطمئن قلوبنا و ناکون علیهما من الشاهدین است حیرت در توقف اجابت این دعا و عدم حصول باین دعا دارد که سائل محتاج تلخ از جواد و کریم رحیم حاجتی میخواهد دیگر سبب توقف چیست نداند که نعم وی این جفها و دارد با وجود آن علیم و حکیم نیز هست عاقبت کار با میداند و در هر کار حکمتی دارد شاید که در نادان و توقف در اجابت نمودن حکمتی داشته باشد اگر گوئی احوال من همین قدر معلوم شود که حکمت در آن چیست تا این قلن و اضطراب برود جوابش آنکه دی قاهر مختار است

چهره را بکند و هر که خواهد به بد فعل الله را بشاود و یکم باید صفت او است و یعطی من بشا و یمنع ما بشا و بشا او اینجا جز صبر و تسلیم
 چاره نیست این جبر و قهر است اینجا دم نتوان زد تسکینی بذیل کرم و رحمت نموده بود چون نوبت بجاری و قهاری رسید چه گوید باز
 این گناه برگردن زیان آمد ثبنا و ندمنا و جعنا عما قلنا ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنكونن من الخاسرین باری بهر تقدیر
 چون قلم در دست گرفته است چیزی بنویسد و بجز و قهر و حرکت آرد اول شکرانه صحت ذات پابریکات از عارضه صنعتی که در ایام خالیه
 عارض من شریف شده بود الحمد لله که بخیر گذشت حق جل و علا سایه عنایت و محبت ایشان را بر فقرای این سلسله پانیده دارد
 که وسیله حل بسی از مشکلات و سبب آسانی و شوا ریهاست قضیه شوق و محبت و مقتضای عرف و عادت آن بود که به شنیدن
 این حال بیتا بانه بلامت میرسد که امروز دوستی برای خود که خیر دنیا و آخرت خواهد جز ذات شریف ایشان را ننمید اندول و جان
 فدای این محبت بلکه هر جا که نشانی از محبت است با و اما چون رضا ایشان بخلاف این حال متعلق شده است جرأت تمام نیست
 نمود الاطاعة فوق الادب که گویند اینست مصرع قرب جانی چو بود بعد مکانی سهل است بعد از ان شاری تکبشت بعضی احوال
 نمایم که ضرورت است معذو خواهند داشت از احوال چه گوید که خراب است و بسیار خراب است و ظاهرا چنان آباد نماید که بیننده
 رشک برد که به ازین حال نمی باشد و اما اگر بباطن در روند به اندک چه خراب و شکسته است شکسته دل تر از ان شیشه بلوریم
 که در میانه خارا کتی ز دوست رها به مشق انزو که استاد طریقت تعلیم نموده دالمی است اما هنوز یک حرف درست از دست نبرآمده
 خداوند که تاکی این سواد بسر آید عمر گذشت و جای امید نماند دیگر بچه چیز دل نهد عمرم نغم تو سر بسر شده چون سایه که بر
 شود و دیوار به آتی عبدک ضاقت به الاسباب و غلقت دونه الابواب و لفتضه عمره و لم یفتح له الباب نومید خود نیست و خود چون
 باشد اما بشاری میخواهد که امید را تازه دارد و شوق را بلند آوازه گرداند و وصلت که مراد دین و دنیا بخشد به صدر روح بقای
 تمنی بخشد به نومید نیم لیک و لم میخواید به یک مرزده وصلی که تسلی بخشد به انیمه سهل است در عالم محبت فراق و وصال و قرب
 و بعد و جور و جفا و لطف و وفا برابر است و نظریه نعمتهای الهی که غیر محدود و نامتناهی است همه شکر و رضا است اما وسوسه نفس و
 شیطان را چه کار کند که محبت میطلبند و میگویند که تو آهین سرد میجویی و ترا دین راه نصیب نیست و مناسبتی باین کار نبرد
 که ترا بمنزل مقصود راه نیست و برد که در بزم وصال جانی نه تو راه گم کرده و از شارع عام عرف و عادت برآمده و برخلاف راه و
 روش جمهور رفته بهر چند دلائل اقامت کن و سند بسیار و نشانهها نماید ملزم نشوند و از انکار و وسوسه باز نمانند اینجا چه کار کند
 و چگونه این خصم ستیزه کار بدتر از الزام و ظلمها الله و انصر الامن عنده الله و هو العزيز الحکیم اول در ابتدا اینحال که از آنجناب
 پیام رسانیدند و دل خفته را بیدار گردانیدند این بود که حکم عالی حضرت در باب دمی آنست که بجنبه و از زاویه انزو و پاس
 بیرون نمانند و از درویش و توکل و خویش و بیگانه و مرده و زنده هیچکس را نه بینند و از جای بجای نروند و مبالغه و تشدید درین باب
 بسیار رسید پس عرض داشت کرد که اگر اینکس را برین سر اطلاعی بخشد که چیست از کجا است در الزام نفس و التزام این طریقه
 اقرب و داخل باشد فرمودند میخواهم و دعا میکنیم که او را بر حقیقت حال مطلع نگردانند تا زانیکه صاف و پاک نفوذ چون تاکید و
 مبالغه سخت تر شد طبع اضطراب نمود و بقصد تحقیق این شان شکشاف حال بلامت رسید پس مشافه نیز فرمودند که همچنین
 و این امر بجایی است و از حاجی است و از شما خیر این صفت هیچ نمی خوانند درین مرتبه نیز نفس بصفت خود جنبید و در طلب

حجت و برهان بایستاد و دو سه روز درین قلق و اضطراب گذرانند ناگاه نوحه صدیق و تسلیم بزل بتافت که ظلمت ریب و اتیاب را برداشت و حجت طلبی را در حکم کفر پیدا داشته در مقام تسلیم ساکن و ساکت گشت و چون باستعجال عود شد اینجا آید و دل برآمید و عده کرم و خیر صدق نهاده بنشست چون بار دیگر از تصور صعوبت این مرام بهر اسی یافت باز عرض داشت کرد که ناقت این امر چیست و غایت این کار چه اعلام فرمایند تا هدی در کار پیدا آید و شوق بیفزاید و جواب نوشتند همه خیر است و خوب خواهد بود و نوشتند که عنایت حضرت غوث الاعظم پیشمارست بهیچ غم و اندیشه را بخود راه ندهند و بذه الاشارة عندی اعظم من الدنيا بحال فی رابل الدین والدنیا و ما فیها و الحمد لله که خوب نشست و دغدغه تمامی و تذبذب نماید و نفوس عامه ضلالت از اهل شهر غیریم که بلاست برخاسته بودند در مقام سکوت و اعتراف آمدند و اگر احیاناً یکی دانسته یا نادانسته غیبتی کنند سخن گوید زیانی ندارد بان مردم نمیتوان بست با وجود آن نفس حجت طلب است بلکه قلب و روح نیز در جنگام وقوع معامله در قلق و اضطراب آیند تا یک نوری خاص و حالتی مخصوص از استقامت و یقین که از پرده غیب بفضای عیان بیرون افتد و نشانها از مطلوب نرساید که است نفرمایند ایام و اشکال مطلق مرتفع نمی گردد و هر چند میداند که این راه بتانی و تدریج میرود و کشایش کار موقوف بر وقت است و در اینجا روز و هفته و ماه و سال نشمرند و عقد عبودیت ابدیست و هر چه ناصح مشفق فرماید و مخبر صادق خبر دهد حق است و صبر و رضا و تسلیم از او که شرائط کار و واجبات دین مسلمانست و خواهش و آرزوی دستعجال مانع وصول و منافی طریقه بندگی است و اعظم تر و ناصح صادق هیچ تر و در بیان این معنی و توجیه این وصیت از کتاب مستطاب فتوح الغیب که خواهد بود و اما با وجود آن نفس ازین اندیشه نمی آید و دل قرار نمی گیرد و وحشت بیرون نمی رود و میگوید که اگر همین قدر گویند که صبر کن و مضطرب مشو یا گویند که نصیب تو همین مقدار است زیاده طلبی نکن بلکه اگر گویند ترا بدرگاه قبول جانی نیست و بمنزل واصل راه نه و اما یاد باشد من ذلک نیز راضی است بارها بنفس بدکیش میگویم که امی مستعجل صلاح کار نا فهم دای نادان نا فاست اندیش چندین برسین شہوت مله است و شتابی در سوال کن و کار در پرده دار و بهم گذار سبب چیزی گویند که پیشمان شوی و گویی چرا خواستم کاش بهم دستور ماندی و پرده از روی حقیقت حال بر نیفتادی یا ایها الذین آمنوا لا تسألوا عن اشیاء ان تبدلکم لکم تسوؤکم اما هرگز این که اطیع اگر سه چشم از آرزوی که دارد باز نایستد و از شر به و شہوتی که بسته باز نیاید و گوید تا پرده نکشاید و جمال مقصود روی نماید اطمینان نمی یابم و قرار نمی گیرم چند آنکه نزدیک آن سخن رسد که لا تکلن الله و تاتینا آیه نعمه و یاد باشد من ذلک آما بالله و رضینا بقضائه و بحقیقت از ان قبیل نیست و فرقی عظیم در میان است همان فرق که در انبی و حتی نری الله است و باجمله اندوه و تنگدلی از حد گذشته وقت اساد و اعانت است فریاد رسی میباید کرد و در آغاش کبری که منتهی بجناب حضرت غوث الاعظم است بیباید پوشید و زرد داودی در بر کرد و در قالب حقیقت علمی غوثیه و آمد و تصرف کرد و توجه بار و روح مقدسه مشایخ سلسله نمود و استکشاف حال کرد و خبری گرفت و اعلام نمود تا دل بر مرکز قرار آید **۵** دل می رود در دستم صا عبد لان خدا را چه درد دارد که راز پنهان خواهد شد آشکارا و اظهار این اگر چه بی ادبی است ولیکن چه کند که طاق طاق است کجا رود و بگوید **۵** فریاد دل غم زده را اگر نکشی گوش به پیشکش که از دست تو فریاد توان کرد و مضمون معلوم شد دیگر بس است

الرساله السابقه والاربعون طيب المذاق بوجدان الذوق في مقام لاطاف

اندر رسوله - عذر تقصیر ملازمیت چه نماید این حالی که فقیر راست اقتضای همین میکند اگر آنرا تفصیل گویم ستایش نفس لازم آید
 اگر چه مشاغل این فقیر اکثر از جنس قیود است اما چه کند که ازین قیود برآمدن دشوار است مادرین دنیا را ندانیم مقید نباشیم
 چه صورت دارد بحد الله که در قیادیم و اگر گاهی در قید نفس نیز باشیم بدان راضی نیستیم و در آن متمکن و شهنک نه سر تمامه نقصانها
 راضی بودن از نفس است بعد از رضا از نفس کدام کمال نه این قید با بجای آن بر خود بسته ایم تا ازین قید نفس بر آییم خداوند
 که بر آییم و چگونه بر آییم بر سر محاکمی است حکیم که راهی نموده و قاعده بر بسته و دستور عمل بر سر نهاده و ما را بقیود او امر و نواهی مقید
 ساخته و گفته که حقیقت این قیود بی قید نیست اگر باین قیود مقید باشید و خود را بدان بر بندید بعد از آن هیچ قید نماند و از همه قیود
 بر آیید بجز قید بندگی او و همه بند با بگساید جز بند محبت او و ایمان آوردیم که هر چه او گفت حق است و هر چه از جناب حق آورد
 راست و درست آورد پس باین قیود مقید نباشیم چه کنیم مقیدیم یا امید دریافت بی قیدی و بی رنگی که آنجا خدا را با بیکدیگر آشتی
 است دل بوعده وی بر بسته امیدوار نشسته ایم تا چه کند محبوب اگر کاری فرماید و بران کار جزائی و عده نکند باید کرد چه جای
 آن که با وعده مقرون گرداند و اینجا نیز عاشق که بدنبال وعده میرود و کار میکند نه برای آنکه موعود را در یابد و محظ نفس خود
 برسد ذوق وعده برین میدارد بذوق سخن و لب جنبانیدن وی جان میدهد چه جای وعده کردن و در مقام لطف و رحمت آمدن
 یارب مگر وعده وصل و هدایا مگر از جبار و دو گرفتار حصول موعود گردد اما محبت چون صانع گردد و بمقام فنا کشد از گرفتاری طلب
 وصل بلکه ذوق آن نیز بر آید اما مطلق ذوق مهم بسیط غیر متعین نه متعلق بچیزی باقی ماند مراتب ذوق را پایان نیست ذوقی
 بالاتر از ذوقی دیگر است هر ذوقی که روی نمود چون نظر بر روی افتاد گرفتار روی شد اسقاط این ذوق و قطع نظر کردن از وی بالاتر
 از آن ذوقی دیگر آمد نعم شوق تمام گردد که زاده راه سلوک و بدرقه راه روان است و از دریافت نقصان در نفس بی باعث
 کسب کمال و تحسین ذوق و حال ناشی گردد و بهر ای هستی طلب قصد بالا کند اگر مطلوب رسد از آن ذوق گیرد و اگر نرسد
 اگر گرفتار شوق ماند و شوق را نیز چون مطلوب بی نهایت بود نهایت نیست اما بدرجات میرود و با هستی و طلب خود میرود
 و نسبت طلب و تعین طالبی و مطلوبی باقی است و سیرار باب شوق که طالبان کمالند در عالم ملک و ملکوت باشد که مظاهر
 اسماء صفات و افعال اند و عالمهای وسیع و رنگهای گوناگون و نیز رنگهای بوقلمون دارند و ذوق در نیستی و فنا و گم شدن
 در خود از خود باشد و هر چند تعین و نسبت ساقط تر و محو تر ذوق پیشتر بجهلا آنکه ذوق در وحدت است و شوق در کثرت و
 در سب و توانا یافت است و لیکن در ذوق نایافت وجود خود با یافت وجود محبوب و در شوق درک نایافت کمال و در روان
 نایافت و انبساط باعث است بر تحسین آن و در ذوق درک و انبساط نبید شوق پایه کارکنان و راه روان و وصل طلبان
 و ذوق محال میکاران و از پای افتادگان و خود را از دست دادگان است در شوق اگر باشد دریافت باشد و در ذوق یافت
 دریافت دیگر است دریافت دیگر دریافت آنکه دریافت کوتاهی کردم و پایان افتادم مرتبه ذوق بالاتر از یافت است و
 از اینجا گفت آن عارف صاحب ذوق قدس الله سره الباقی که اینجا ذوق یافت است دریافت انتهی ذوق نام ذات

محبوب است چون محبت ذات محبوب گردد و متحد بوی شود یعنی کثرت بد و درود فانی از قید گردد و یگانگی صرف ماند حقیقت ذوق
 ثابت گردد و اگر گوئی چون یگانگی صرف شد و هیچ دوئی و هیچ نسبت نماند نسبت ذوق چون ماند در یاب چه گفتم ذوق ماند
 نسبت ذوق نسبت ذوق از دوئی است و ذات ذوق از یگانگی باز اینجا تحقق نظر باید کرد و دید که ذوق هم در آن فنا
 و وحدت است یا بعد از تنزل ازان آلاں در ذوق چنین می در آید که چون این حال آتی است بلکه بزبان مبالغه ازان
 هم باریکتر لطف که یک برق صدیک جزو آن تواند بود ازان بیرون آمده ذوق حاصل میگردد و بجهت شدت قرب
 و اتصال این بآن چنان میند و یابد که همدان آنست زبان تفسیر ازان کوتاه است و تعقل آن در ملکوت ذهن نمی گنجد
 عرف من ذاق و من لم یذق لم یعرف تعالی الشک کجا افتاد ام آغاز سخن در چه بود و از برای چه بود انجام کجا کشید از نظایان قلم
 خود بر چه که هرگز بر راه راست نتواند رفت و بجهت جوش و خروش دم نزد گناه دیگر بروی آنکه او را اناسرا کشف کردن و
 سخنان باریک گفتن منع کرده اند و فرموده که جز در آنچه بشرایع و احکام و کار کردن و راه نمودن متعلق باشد دم نزنند و در هیچ
 عهد کرده و باقتال این امر تسلیم و تقسیم نموده است اما غلبه وقت و سلطان حال او را در عهد شکنی دارد چه توان کرد از حکم
 وقت بدر نتوان رفت و العهده علیه مانا منشا و این جوش آغاز ایام ربیع است که ماده سودا با جوشش آورد و گزری
 در دماغ صبر پیدا کند و در هذیان گوئی اندازد فی فی وقت و زمان را نیز گناهی نیست اینهمه بیاعت خیال مخاطب
 و اقتضای حال اوست که در ذهن در آمده و تصرف کرده و جوش آورده حقیقت حال مخاطب و اقتضای وسع
 حاکم است بر متکلم و متکلم را در ان اختیاری نه یکی از بزرگان چون سخنی گفتی به سامعان فرمودی که من نیز هم چو شما
 شنونده ام گویند و دیگر است باری هر چه بود گذشت باز بحال خود میایم که مقصود چه بود مقصود و عذر تقصیر ملازمست باین
 چنانکه در اول نامه این حرف نگاشته آمده آنرا چگونه بیان کند مگر بزبان حال و اسان الحال ابین من اسان القال شکر
 نعمت وجود و عزت مقام شمارا در شریعت انصاف واجب دانسته باید بکلامت رسید و فوائد انداخت و مخطوط باشد
 اهل عرف را با این صحبتها کجا بهم میرسد ولیکن با غلبه حال بس نتوان آمد حال این فقیر برین وجه نشسته است تا عاقبت
 کار چیست و راه آن بعضی وجه های معقول نیز در توجیه آن توان گفت و چیزی دیگر هم است و انشاء الله بحقیقه الحال
 و حال این فقیر در افتقار و نیاز منتهی بجای رسیده است که اگر یکی از عوام الناس را بینم که نظر عنایتی و محبتی بر من می افکند
 سعادت خود میدانم چه جای اکابر و اهل فضل فقیر خود تمامه اهل این روزگار را که حاکم و رئیس انداز حیثیت امن و امان
 شکر گذاری میکنم اگر چه هیچکس کاری ندارد اصل همین است که اگر با کسی کاری میداشت بر دل باری نیز می نشست عارف
 هر ذره وجود را شکر گذاری کند که نعمت شود حق ازان حاصل است باعتبار آنکه دلالت بر وجود حق و صفات وی
 دارد بالا ازین گوئیم آئینه وجود حق است ازین بالاتر گوئیم مظهر وجود اوست و مظهر اینجا مفهوم ظاهر نیست که بجای ظهور
 و محل جبرزه است چنانچه آب و آئینه که در اینجا دوئی است ظاهر دیگر است و مظهر دیگر مظهر اینجا یعنی تمثیل وجود اوست که
 که خود را باین مثال نموده و باین صورت ظاهر کرده است بالاتر از همه گوئیم فرد وجود است و وجود عین ذات حق و اگر همه عبارت
 را که مذکور شده بهین معنی فرد آوریم هم میشود معنی از عبارت همان نفهم آید و معتقد و موافق حال سامع است همه عبارت را

تفاوت که بیارند همان فهم که حال و دست و دل نشین او شده بهر که در مقام توحید است هر عبارت که بیارند اگر چه ظاهر در دینی و دنیویت
 بود همان معنی توحید فهمد و در اینجا عبارت است که می آرند همه از دست و همه بدو دست بلکه همه دست پدر میگفت رحمة الله علیه من
 از عبارت همه از دست معنی همه از دست را بفهم میگفت اگر معنی همه از دست را بجاوند و مغز را از پوست بر آرند عین معنی همه از دست
 فهمد چه صد در کثرت از وحدت بی معنی توحید صورت نه بندد میفرمود عبارت همه چنین باید و فهم آنچنان کن کما تعلم و قل کما
 ترے در هر عبارت اشارتی هست نظر بر آن دوازده عبارت است توحید دست مذهب عبارت چاکیم در شهود و توحید نیز دینی است
 وحدت یگانگی است توحید یگانگی گفتن و یگانگی دانستن یگانگی دیدن یگانگی یافتن اول توحید قوی و زبانی است ثانی توحید علمی و ایمانی
 ثالث توحید حالی رابع توحید ذاتی با وجود آن تاسبت توحید در میان است دومی باقی است از اینجا گفته اند که توحید حق
 از غیر حق محال است و توحید حق مرحق را همان وحدت ذات اوست که نسبت را در آن گنج نیست **۵** توحید ایاه توحید
 و نسبت من بیعتی لاحدیه شود یگانگی یافتن اگر صاف و برهینه شود چنانچه یافت و یا بنده و یا فتنه شده هیچ مانند بحر حروف یافت
 بی دریافت یافت توحید ذاتی صورت پذیر می نماید توحید ذاتی جز حرف یگانگی نبود اینجا شهود و معرفت یافت و تجلی و ظهور و صداد
 اینها و هر نسبت و اعتبار که از آن تعبیر توان نمود و تصور توان کرد و نشان توان داد فانی و ساقط است الا یک چیز که ذات است
 اگر شعور است شعور خود بخودش و اگر نشود نشود خود بخود خود با وجود آن علم و شعور و شهود و همه صفات اند و صفات اگر چه
 عین ذات اند و در تحقیق و وجود اما مرتبه وحدت ذات بالاتر از صفات است آنجا که یکی است یکی نیست چه جای دو و آنجا
 که اوست او نیست چه جای دیگری این یکی و او که نفی کردیم یکی است که نام یکی است و او که اشارت با و است اینجا
 دینی است اما یکی که یکی است و او که اوست ثابت است کیفیت ذوق که در جوش اول مذکور شد باز آمد اینجا گم شدن
 و گم شدن از گم شدن گم شدن گم شدن بالاتر از گم شدن از گم شدن گم شدن گم شدن نسبت بجانب بندگی افتد نسبت
 با بنجانب می افتد دینی است و اشارت به بیرون می افتد و گم شدن گم شدن هم در ورون رود و خود در خود گم شود **۵** تو در گم شود
 که تجربه بدین بود گم شدن گم کن که تفرید این بود از گم کردن گم شدن گم شدن گم شدن است از نظم تنگ است المعنی فی لطن الشعاع مجمل اول سجا
 باید بست و خیال سجا برد که آنجا ندل نه جا و نه خیال نه هیچ چیز نیست هیچ چیز نیست و اینجا که هیچ نیست همه هست این کمالی است
 که در توحید بالاتر از آن کمال نیست و نصیب روحانیت آدمی از ذات حق را می بیند خلاصه نسبت حضرت نقیبیه و مشایخ دیگر که در
 مقام انقدس است و او هم اینست باقی همه کمالات که بتیان آنرا جویند و سالکان بدان پویند و منتیان بدان رسد و وصلان آنرا یابند
 و محققان آنرا بیان کنند و عارفان بدان نشان بند کمالات وجودی و متعارفات هستی و انوار شهود و آثار وجود و متفرقات قیود و کشف صفات
 و کمالات و افعال و موارد احوال است بس کنم الحمد لله که کاغذ پاره که در دست بود نیز تمام شد **۵** قلم اینجا رسید و سر شکست

الرسالة الثامنة والاربعون حراثة الايمان عن مكابد النفس والشيطان

الله در رسوله - **۵** اگر تحمل حال جهانیان نه قضا است : چه احوالی احوال بر خلاف رضا است : آری آری
۵ بزرگ گنبد خضر اقبالان توان بودن : که اقتضای قضا های گنبد خضر است : بیچاره آدمی که بدن سهام حوادث و مصائب
 و گوی چوگان قضا قدر است در عین علم و قدرت جاہل و عاجز است و در عین قوت و غنا ضعیف و فقیر که ام علم و قدرت

و چه قوت و چه غنا آنکه اهل و آخر خود را نداند که چه بود و کجا خواهد رفت و سر نوشت او چه و عاقبت کار او چیست چه دعوی علم کند
آنکه سر سر محتاج و نیازمند بود و خسی نتواند پیدا کرد و کسی نتواند از خود در اند چه لا و خدا بے نیازی و قوت و قدرت و اذن و اذن
ازند **خدا می** است بزرگ و ملک بے انبار و دیگر هر که بیهی بعاریت داده است به صورت اختیاری و آدمی زاد
نماده اند که اگر حقیقت معنی آن در و دوسر سر هر است سیکه ذاتش دیگری پیدا کرده و صدقاتش دیگری نماده دعوت قدرت و
اختیار و با فضال که فرع و از ذات و صفات و چگونه دست آید **چیزی** که وجود او ز خود نیست بهستیش نهادن از خود نیست
ثبت الیحدار ثم انقش است قدرت که جوهر آدمی چنان آفریده شده است که بر و پر توی از انوار صفات حق که زندگی و شوقی
و بینائی و دانائی و توانائی و خواست و گویا نیست تافته و بخلیت اینها از افراد کائنات ارضی امتیاز یافته است پروردگار تعالی
عالمهاست و در هر عالم آفرینشها و کارها درین عالم که عالم انسانست اینچنین می آفریند که از درون وی باعته و خواستی پدید می آید
او را بروی می گمارد پس کاری از وی بوجود می آید **ما** از قضا همین قدر بنمایند به پیما نه تویی با ده بتو پیمایند به زیاده برین
اثبات قدرت و اختیار هر بنده را تکلف است مبدأ فعل اختیاری و آدمی **ست** چیز است ادراک و باعته و خواست باید نگریست
که وی درین **تیر** بهیچ اختیار دارد آدمی اگر چه شتم کشاده باشد پس صورتی در نظری بیاید میباید که آنرا نه بندی نتواند و بعد از
دیدن اگر آن صورت ملائم و موافق طبع اوست میلی و شوقی و نفس وی پیدا شود که باعث حرکت گردد بجانب وی و بعد از پیدا
گشتن باعث ارادی و خواستی از ذات وی پیدا آید که بدان حرکت کند و باختیاری که بے اختیار از ذات وی پیدا شده بجانب وی
رو و دیده و دهن در بلا یافتند **العبد** محتاجی فی فعله **مجبور** فی اختیاره که گویند این صورت دارد **ای** کاش نمیدیم آن زلف
سمن بار ایتا دیده و دانسته و دایم غم افتادم کائنات دیگر نیز اگر چه همه بنده و مسخر و محکوم قدرت الهی اند و عیلا اما این پریشانی
و سرگردانی و حیرانی که آدمی دارد دیگر ندارد و جمادات و نباتات خود را **چون** کائنات و حیات ندارد و منظر علم و دانش نفتاده آسوده اند و
روی که حیثیت وجود پروردگار خود دارند بدست بجانب آورده بکریه شده ایستاده اند و حیوانات اگر چه حس حرکت دارند و این
علت سرخ و الم جسمانی که از بگذر خواهش رسد گرفتار اند اما چون فکر و اندیشه که چه شد و چه خواهد شد و چون شد و چه خواهند شد دارند
از عذاب روحانی که بگرفتاری عقل پیدا آید فارغ اند و ملائکه اگر چه علم و دانش در مرتبه کمال دارند اما چون عقل مجرد و متعلقات
جسمانی گرفتار اند و شهوة و غضب که برای جلب نفع و دفع ضرر است در ایشان نماده نشده تا لایشهای جسمانی و آفتابهای حیثانی
منزه و مبرا بر یک حال و بر یک منوال میباشد آدمی است که بدلت ترکیب عقل و شهوة و غضب و تعلقات جسمانی و کدورات
هیولانی گرفتار لذات و آلام حسی و روحانی افتاده است و بغم و هم و فکر و اندیشه و هوا و هوس و چون و چرا و آرزو و طمع و آرزو و
هوا با صد چندین محنت و بلا گرفتار است سرشت آدمی را از چنین افتاده بکار و دود و چه کار کند **ز** بی بیچارگی آدمی زاده
که در چندین بلا و محنت افتاده **بگ**ی از نفس و عقل اندر کشاکش **بگ**ی از دست دل نعل اندر آتش **بگ**ی از غم
گشته سرست **ب** متلع دین و دنیا داده از دست **بگ**ی بکشاده چشم هوشیاری **پ** پشیمان گشته با صد آه و زاری **ب**
ا گوی دانا گوی نادان نشسته **بگ**ی غمگین گوی شادان نشسته **بگ**ی از ذوق طبیعت گشته خورسند **ب** فتاده چون گیس در
شهد و در بند **بگ**ی زانندیشه آغانو انجام **ب** بے ذوق نشسته **ب** هر در کام **ب** ناز و کار دنیا اعتباری **ب** خوش آنکس کش

نبا شد هیچکاری **ع** کا عالم که هیچ در هیچ است و نیک بنگر که هیچ و هیچ است به مشکل ترا که ازین جانب در آدمی هوا و هوس و میل
شهوآت فریده اند و در آنجا بے نیازا با زیب زینت و لباس عشوه دهی و فریب کاری آراسته که بیک نگاه دل صد هزار لگا میستند
و بیک پیاله زاهد صد ساله را از بهش بر دو بهوش گردانند **ع** دعوی زهد تو آن روز مسلم دارند که روی بر سر آن کوچه بهوشیار
آئی **ع** ز نمار بکوی میفر و شان مگذر که کجا سروس و ستارگر و خواهی کرد و در حدیث آمده است الدنيا خضرة و حلوة و فرود دنیا سبز و
شیرین است سبز یعنی تر و تازه که دیدن آن خوش آید و در دیده شهوت زیبا و رنگین نماید و شیرین که چشیدن آن لذت بخشد و در
مذاق طبیعت لذت افتد بنگر که باین صفت چگونه صبر و پیرمیز از آن توان کرد قرآن مجید میفرماید انا جعلنا ما علی الارض زینة لها
لنبلوهم **ع** ایتم حسن عملاً گفت این خانه را بعد نقش و نگار آراسته ایم و زیبا و رنگین ساخته ایم تا به بنیم که چشم از آن که می خراباند و در
تماشای آن در غمی ماند **ع** همه اندر زمین بتو این است که تو طفلی و خانه رنگین است به سخن از عشوه گر بیاد دنیا و فریب خوردن
نفس از آن دراز است عمر در گفتگوی آن بسر آید و این حکایت بسر نیامد آن که عجز و بیچاری خود را پیش آریم و دست دعا بر گاه
کریم بنده نواز بر داریم خدا بخداوند ما را با مگذار و ما را بر ما مگذار و ما را از شر ما مگذار ما را بر ما یاری ده عقل را بر نفس و دین را
بر هوا و دگاری بخش ای تو انا بر تا توانی ما رحم آردا و انا ما را در ورطه غفلت و نادانی فرو گذارد و وقت معصیت و غفلت پیش
از آن رحم کن که در حین طاعت و هشیاری کنی و در بعد وضوالت زیاده بر آن مدوده که در قرب و هدایت دهی **ع** یارب مدد
کرد و منی خود بر هم نه از بد بر هم و از بدی خود بر هم و درستی خود مرا از خود بخود کن تا از خودی و بخودی خود بر هم به اساس کار
برسته فنا نموده اند نخست از خلق که وجود و عدم و سر و ذم و منع و عطای ایشان از نظر اعتبار ساقط گردد و دوم از هواهای نفس باجملی
تابع حق گردد و بر فرموده خدا و رسول و خدا و رسوله از ارادت و خواهش که هیچ خواست نفع و ضرر و خیر و شر و آرزو در دل نماند
جز خواست حق و نه بیند جز فعل او و نه داند جز علم او و نه یابد جز ارادت او **ع** تا در تو زیندار تو هستی باقیست به میدان یقین
که بت پرستی باقیست به بالا تر ازین دیگر بشود که چه میگوید **ع** گفتی بت پندار شکستم رستم به این بت که تو پندار شکستی باقیست
استغفر الله و اتوب الی الله و لا حول و لا قوة الا بالله توجه کلام بجانب دیگر بود به ختیار باین سواقتا و مقصود ذکر واقعه کشته شدن
آن جوان سعادتمند و برادرش بود بیشک جوانی مقبول و نیکو سیرت و صورت و فقرادوست بود رحمه الله و سجاد و عن سیاته
خوشا سعادتمندی و مردانه مردیکه بضرب تیغ مجاهده بموت ختباری جان دهد و امانت حیات به خیانت بصاحبش سپرد **ع**
جان بجان داده و گردن از تو بستاند چهل به خود بده انصاف کا خزان نکوب این نکوب بخدا بسی عظیم است این واقعه و نشستن گرد ملالت
بر چهره وقت شریف ایشان نرود و ستان و مخلصان عظیم تر از همه است حق تعالی هیچ وجه گرد ملالت و کدورت بر چهره دولت و
اقبال آن سعادتمند مهمل و مال نشاند و در مضیات خود همیشه خوشوقت و خوشحال دارد صبر توان کرد جز صبر تحمل چاره نیست توجه
بخصوت حق باید برگاشت تمسک بحفظ عصمتی کرد و تفویض امر بجناب عزتی سبحانه نمود توجه دلها می غریبان ایم بسوی ایشان
ع سایه لطف تو ای سر روان دم باد که گناری بسرخاک شیمان دارد **ع** آن که حسن و خوبی عالم بروی اوست به از هر
دید و دلها بسوی اوست و دولت و حفظ و بهر حفظ و تعلیم عزیزین مثال این قانع نعم فقر بجانب دیگر و دلگدازی ادا و شمنان جانی که در کین گاه
بالکل ویند و قصد حیات فانی می دارند چه مقدار بیم و اندیشه دارد و چه قدر هشیار و نگهبان وقت خود میباشند از دشمنان ایانی که شیطان و نفس و هوا

و هوس و آرزو شهوت و مصاحبان بد اندیش در فیهقان بد سگال اند هیچ آگاه نه و غم ندارد و اندیشه نمیکند که چه دشمنان زمین
و با چه اسباب و آلات و نیزه و شمشیر و تیرو کمان در قصد غارت این متلع گران مایه و در پی بلاء این شاه روحانی انداخته و جز یکد
دشمن و چندین مدد و معاون نخواهند بود که مقابله و مدافعت بایشان میتوان کرد اما اینجا ایمان تنها در غایت افتاده که الایمان
بد لغویا و سیعو و غیره با چندی دشمنان و معاونان درونی و بیرونی بیرون از خود اندازد چگونه جان بسلامت توان برد
و بچه چیز پاسبانی و نگهبانی او توان کرد الا که الله حصنه فمن خل حصنی من من عذابی هر که درین حصن در آمد و بوی پناه آورد
ایمان بسلامت برود و از بیم و هراس هرافت و مخافت امین گشت و فارغ نشست اما با وجودان شرط حرم و احتیاط آنست
که پاسبان و اسباب و آلات قلعه داری و قلع بندی باید میاد و داشت که دشمنان در صدد بر آمدن و کشادن آن قلعه اند در موقوفه
قدوة الاولیا شیخ صدر الدین بن شیخ الاسلام به اولادین ذکر یاقوس الشار و احمد و اصل الدینا من بکاتم و فتوح اتهم
مینویسند که در بیان این حدیث فرمود حصن است و حصار حصار آنست که گرد بر گرد بود اما گاه نگاه دارد و گاه ندارد حصن آنست
که گرد گرد و نگاه دارد و در آمدن و در حصن لا اله الا الله ربیست و هست ظاهر و باطن و تحقیقت ظاهر آنکه خوف و رجا بجز از خدا
عزوجل زائل گرداند که اگر همه عالم خضم شوند یا دوست بغیر حکم او هیچ نفع و ضرر و خیر و شر نتواند رسانید قوله تعالی و ان
یسکسک الله فیضه فلا کاشف له الا هو و ان یردک بخیر فلا راد لفضله و باطن آنکه چون تحقیق کرد که هر چه پیش از هر گزند گسسته
درین سری فانی برسد جاودانی نیست رقم قلم عدم بر درفته و ثباتی ندارد قوله تعالی کل من علیها فان یسستی و یسستی آن
التفات نماید چون این معنی حاصل گردد این کلمه در باطن در آمده باشد و حقیقت آنست که آرزوی بهشت و خوف دوزخ در دل
نیاید و جز بختی قرار نگیرد و فی مقصد صدق عند ملک مقتدر چون اینجا رود بهشت خود تیغ او گردد و دوزخ از دی گریزان باشد نتی کلام الشیخ
رحمة الله علیه شیخ شیخ عالم عارف علی نقی نور الله ضریح و نفعنا ببرکاته و برکات علومه در بعضی از رسائل فرمود میسید که محبت دین دنیا و هر چه یکی
بر دیگری امر اتیان است یعنی باشد که محبت دنیا بایشان چنین غالب آمده باشد که برای خاطر دنیا در باب دنیا و فی الفضل و واجبات دین را
ترک کنند و بجانب دنیا را چچ دارند و آنها که از ایمان بر آید خود خارج بهشت اند سخن در دو منان میرود که تصدیق دارند و در اعمال تقصیر
نمیکند و کمتر از آن آنست که فی الفضل و واجبات ترک نکنند و لیکن به ترک سنج نوافل راضی باشند که اگر آنها را بکنند دنیا و متاع آن
از دست رود بعضی دیگر چنان باشند که آداب و مستحبات دین را محبت دنیا از دست دهند که اگر با آنها مقید باشند دنیا بدست نیاید
و قومی دیگر واجبات و سنن و آداب و مستحبات همه را سجا آورند و لیکن نه بروجه انتقامت و ثبات اگر بنا گمان همی از ملمات دنیا حاضر وقت
ایشان گردد و همان ساعت متغیر و متزلزل شوند و از جای روند و اینجا طائفه اندماند کوه پای بر جا و استوار که هر چه واقع شود و هر که
مراحم گردد از جان زدند و قطعاً جنبند و اولک اعظمین الکبریت الاحمره تانیه بادی جنبی یا بامن کش چو کوه به کاد می مشت غبار و
عمر با صبر است به مراتب ایمان محبت دین اینهاست اکنون ما را در خود فریاد رفت که در کدام مرتبه ازین مراتب عظیم طالع و نیست احسن
فرایه خواهد بود به باطن تیره بزند از همان آرزوی کائنات آنچه امشب کرده و فرات گرد آید عاقت کار به دنیا و دین بخیر باد

الرسالة التاسعة والرابعة فی صیلة الصحابة بالصبر فی جمیع الاوقات

افشور رسول - روزی این فقیر در نماز حاضر بود ناگاه کتاب صبر بر دل فرود آورد و یکایک بر باطن می‌نخست و چون در غالب خاصیت
وارد آنست که مجمل می‌آید و بعد از ورود و نزول بیان و تفصیل می‌نمایند ثم ان علینا بیان حجت آنست مابین صبر یا ندوی چند و شرح
آن در دل افتاد و حضور نماز مانع تفکر در آن شد چون از نماز بیرون آمدم و تفصیل محال و موارد آن که بنده را در آن صبر باید کرد
روی آوردن گرفتن چندی ازان با حاضران بیان کردم و چون آنرا بانی عظیم یا فخر ادا یمان و سلام خواستم آنرا بنویسم خود نوشته‌های
فقیه اکثر ازین قبیل است که در دین مسلمانی بکار آید و نورایمان در باطن بیفزاید ز حقائق توحید و احکام و وجود که طالب را بجا بی دیگر
برود و داعیه عمل و عبادت بر است گرداند چنانکه در اول کتاب گفته ام امید است که این روش براه هدایت برود و بمنزل مقصود و برساند
و باید دانست که معنی صبر ترجمه جوع داعیه حق است بر داعیه هوا و از تقاضای این دو داعیه و ثبات قدم بر داعیه حق باین معنی بنا کارخانه
دین مسلمانی همه بر صبر بود و هیچ طاعتی جز بر صبر تمام نگردد که تا از مد آن صبر نکنند طاعت بود و نسیباید و آنجا که صبر نصف ایما را گفته اند صبر بر مصیبت
اراده نمود و صبر بر طاعت نصف دیگر داشته اند و اصل اول این صبر بر عبادت است ثبات عقاید دین مسلمانی است و خدا آن عقاید که عقل را در آن طاعت
بلکه عقل بکفر قاری عادت و وسواس و وهم در آن حیرت دارد و در تیردومی افتد مثل احوال قیامت و حشر و نشر و اخبار آن عالم و
عجائب و غرائب قدرت الهی در ملک و ملکوت که شارسع بدان خبر داده است و طریق علم بآن و وصول بدان جز خبر مخبر صادق
نیست و ثبات بر این اطمینان بدان جز بنور ایمان محض موافقت یقین که به کسب اختیار بنده خطا کنند و او را بر این دارند صورت
پذیر نیست در اینجا چه همه جا همین حال است آن عقاید که عقل را در آنجا به خلتی مینماید و تکلمین بر عمر خود آنرا اثبات بدلائل عقلیه
مینماید موجب یقین آن ایمان است تا آن نباشد دلائل ایشان همه سبب حیرانی و سرگردانی است و اگر خدا نخواهد آن دلائل را
نیز و نشین گرداند درین صورت آن دلائل مقارن موافق آن یقین قلبی است که در دل حاصل و ثابت است نه موجب موجد آن
چنانکه مثلاً ای در کار خود ثابت و راسخ است در آن مشغول و مشغوف و دیگری موی و مقوی آن بگوید باین گفتن جدی و قوی در آن
کار پیدا کرد و دو اعتقادیکه در آن دارد تازه شود اگر گویین که این ایمان تقلیدی است غلط است این یقین است که در دل نشسته است
تقلید آنست که نه بعت یقین هر چه از کسی بین و بشنود و بشکرواند و میشنود در آن افتد و تابع وی گردد و اعتقادیکه در آن دارد تازه شود
و اعتقاد تقلیدی بشکیک مشکاک زائل گردد اینجا چنان محکم نشسته است که به شدت شکاکت اهل نکر و مکر آنکه نور ایمان را برگیرند و آنرا
هیچ دلیل فائده ندارد و خود باطن من تلک الحال و اگر دلائل طلبند دلائل منحصه نیست در دلائل تکلمین آیات و علامات ایمان
بسیار است گفته اند که در دیار اسلام تقلیدی نمانده است دلائل حقانیت آن واضح است و بالفرض و التقدير اگر سبب طریان
ظلمت غفلت و وسواس و گرفتاری عادت و نظور سخنان اغیای غبار شکی و شبهه پیدا کرد و در و در حیرت مذموم بدین رخ و وقت بدو
صبری باید کرد و پایی ثبات بر جا باید داشت و بر مرکز استقامت اگر چه بزور تکلف بود استناد و پیچ راست آواره نشد و زبان را
از خیال باطل و کلام پیوده و بی صرفه نگاهداشت با ستم اندیشه و الهامادی تمسک کرد و در عتقاد منموده فائزین آمنوا باشند و عتصموا
بآلایه و بحال و کمال محمدی صلی الله علیه و سلم و حلیه صدق و حقانیت وی ناظر باشد تا آن غبار نشیند و در و در رود و بر قوی
از ان نور بتیزه زیاده ازان چه نخست بود بر دل افتد چه ظهور نور معرفت و انفساح و انفساح قلب بعد از عروض ظلمت و ضیق
نکرت قوی تر و روشن تر نماید و وجود وصال بعد از فراق و ذوق دیدار بعد از حجاب لذت تر و شیرین تر آید که لا اشیاء یثبتین

با خدا و او اگر پشیمانی کند و زود از جای در آید و بسکی نماید و قدم بر راه و هم زند و عثمان بدست و سواس بسیار و سر و پشیمانی دست
 دهد و در راه و کفر افتد و تا ویلی که نصوص را بکلم عقل و سواس و هم و تو هم معاشرت و تقلید تفلسف کنند آن نیز از به ثباتی
 و بصیرت و اگر به عقاید حقانیت نصوص در علم آبی که آنچه او اراده نموده حق است هر چند ما را اطلاع بر حقیقت آن نباشد
 در حصول ایمان کافی است و در مسئله اثبات اختیار با اعتقاد سابقه تقدیر یا ایمانیان را جز سلوک این طریق بسبب نیست آخر
 در متشابهات خود بصورت باینجامی باید آمد اگر در همه جا همین روش روند کار دشوار بر خود آسان کرده باشند و زبان
 تازه کردن یا قرائت توپنه انگلیختن علت از کار توپنه و العیاذ بالله وصل این بیان صبر شد در نسبت اعتقاد دیگر صبر در عمل است
 و قسم آن بسیار است هر عملی که هست تا صبر نکنند بوجود نیاید و جید نیفیند و بحقیقت خود چنانچه در واقع هست نشود و چون حقیقت
 او بوجود نیاید لازم و فتاح و آثار وی بران مترتب نگردد و کرده و نا کرده وی برابر باشد بلکه کرده از نا کرده بدتر بود و انکسسته شده
 من المص و فاضلترین اعمال و مقربترین عبادات نماز است که قرب مایکون العبد من ربه و هو ساجد و صبر در وی لازم است بعد
 از صبر بر اسباب و احوال و ضرر و رعایت شرائط و آداب آن و حضور و طمانینت در آن که گفته اند حضور در نماز بر اندانه حضور در وضو است
 که مقدمه است و صبر در قرات قرآن با حضور و خشوع و رعایت تجوید و ترتیل در کلمات و می و تامل و تدبیر معانی آن و تطویل قرات
 موافق سنت خصوصاً در نماز شب که آنحضرت صلی الله علیه و سلم در آن طولال سور میخواند و رکوع و سجود و قومه و جلسه بر اندازد آن
 میکرد و گفته اند که در قرات قرآن زبان و گوش و دل یکجا باید تا آنچه بر زبان بخواند بگوش و بشنود و بطن و طمانینت و تعدیل در رکوع
 و سجود و قومه و جلسه فهم معانی تسبیحات و تصور کبریا و جلال حق و شهود عظمت و کبریای وی سبحانه و تعالی موافق حال که با خدا دارد و
 استقرار در مقام تکمیل در تشدد و تخمیل حالت معراج که مورد این کلمات است و بعد از سلام و اذکار و ادعیه مانوره خواندن و اگر در پس
 امام است تا محل دعا نشستن و بعد از سلام نیز با اضطراب بر بنحوستن نیز از جمله صبر است و در زمان آنحضرت این قوم را که نزد پیغمبر
 و متقید بکرو تسبیح و دعائی شدند سرعان القوم میگفتند و وصل این لفظ نام آن گروه است که در معرکه در آیند و دست و پای زده مهم را
 تمام ساخته بآید و راه گیرند و کار بر سر نهند و بعد از نماز باید ادا تا بر آمدن آفتاب استقبال قبله نشستن و بکمر حق مشغول بودن نیز از
 ممولکات است و سبب دعای فرشتگان مغفرت و رحمت و عطا که در اینجهان بنقد جزای آن می یابند این عمل است بعضی مشایخ که بعد
 از نماز بخلوت در روند و آنجا مشغول شوند ثوابی که بر نتیجه خاصیت وقت دریابند اما ثواب صبر بر التزم مکان که منطوق حدیث است
 ثواب پذیرد و نیت ایشان در آنجا حصول جمعیت اجتناب از ریاست اما با وجود آن صبر در همان مکان اوفق است بسنت قولاً
 و فعلاً و احیاء بین العشائین نیز همین حکم دارد پیش از عشا نوم و تکلم بعد از وی مکره است ازان نیز صبر باید کرد و وصل صبر بر مضایقه
 و بلا یاوشد اند و حوادث دهر و جفای خلق و ادای حقوق اهل و اولاد و رعایت حقوق اصحاب امتثال آن مشهور است و عمده
 این باب صبر بر شدائد و ریاضات و مجاهدات و مکایلات سلوک است خصوصاً نزد عدم حصول مقصود و بستگی راه و تاخیر فتح باب
 و بر تقدیر فتح باب کمالات و وجود و قانع و معاملات و حصول مقامات و حالات صبر بر ستر و کتمان آن و عدم اتمام و انبساط و اظهار
 و تمنا یا بلای لازم است و انا و کله طریق صدق و اخلاص است و با وجود حسن و جمال فضل و کمال در محل تواضع و فروتنی ایستادن و
 داد و شکستگی و نامرادی دادن و با خردان بنظر شفقت و عنایت دیدن و بابرگان ادب و بندگی و ردین حلیه و دیگر بجمال حال

افزون و قسمی اعلا انصبر نمودن است و بیکار نمودن و صبر توقف و تامل کردن است در انکار شخصی که دعوی کمال کند و بهر یک از دو جانب صدق و کذب لیلی واضح نبود و احتیاط در آن است که بر تقدیر تعارض قراین و دلائل قرینه صدق را ترجیح دارد و از نظر درجه نیز که با غماض کند که توقف در مقام اشتباه محمود است سلم تسلیم و گفته اند که اخراج هزار کافر از کفر با احتمال ایمان بهتر است از اخراج یک من از ایمان با احتمال کفر و این آیت قرآنی درین باب کافی است و آن یک کاذب با فعلیه کذب و آن یک صادق با فعلیه یکم بعضی الذی یکم کلمه با وجود آن صبر از اعتقاد و انقیاد و اطاعت بی تجربه و امتحان عدم استیصال و احتیاج به شواهد و دلائل نیز محمود است تا منجر به حشمت و پیشانی نگردد و الله العاصم یا هیالذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتقوا الله لعلکم تفلحون و العاقبت باخسیر

الرسالة الخمسون تبیة اللفکر برعاية آداب الذاکر

الله و رسوله - در آن هنگام که شیخ اجل اعز اکرم احوار عدل عبدالوهاب متقی و قادری شاذلی روح الله روحه و وصل الینا بکات و فتوحه این مسکین را تلقین فرمود و اجازت داد و آداب آن آموخت که تا بی بدست من داد و سمعی بمنهج السالك الی اشرف المسالك و چون عبارت آن کتاب عربی بود برای طالبان ترجمه کردم و فضیله تلقین در یکم بود تسبیح و تسعین و تسبیح و ترجمه و در بی شدت بارخ هزار و بیست و شش مقصود توفیق دستگیری کرد و الهام بانی بیان منضم گشت و الا مودع مودع باوقاتها میفرماید که آداب ذکر است است پنج پیش از شروع در ذکر و از ده در میان مشغولی بیکر و سه بعد از فراغ از ذکر آن پنج که پیش از شروع در ذکر است نخست توبه است و حقیقت توبه گذاشتن بنده هر چه نه نزدیکی بخشد و سودمند هر او را از گرفتار و کردار و خوست پس از پیشمان شدن از آن دوم طهارت غسل یا وضو سوم آرام و خاموشی تا مشغول گردد و دل بخدا پس بگوید ذکر بدل و حاضر آرد یا حق را پس از آن شروع کند بپایان تا هیچ خاطر نماند جز بخدا و بگوید بموافقت دل زبان لا اله الا الله چهارم مدح و جستن بدل نه شروع در ذکر است شیخ که ذکر از وی دارد و اگر زبان نماند که شیخ را و فریاد خواهد از وی نیز روت اگر خا بدان افتد گفت مؤلف کتاب رحمة الله علیه گفت شیخ جبرئیل حریا بادی چون آغاز کند ذکر را حاضر آرد صورت شیخ را و دل و مدح و جود از وی زیر آید دل شیخ محاذی و مقابل دل شیخ شیخ است تا حضرت نبویه و دل نبی صلی الله علیه و سلم دائم التوجه است بحضرت الله تعالی شانه و همیشه روی دل وی بدان سوی است پس اگر چون صورت شیخ در دل بست و از نور ولایت روی مدح و جود میریزد و با از حضرت الهیه حضرت الهیه بر دل سید المرسلین صلی الله علیه و سلم و از دل سید المرسلین بر دلهای مشایخ بتقریب و به ترتیب میرسد تا به شیخ وی از دل شیخ بدل می پس توانائی می یابد بکار فرمودن ذکر که طالب در بدایت حال بر مثال طفل است که او را توانائی نیست بکار فرمودن آنست بر وجهی که تاثیر کند و کار گرفته و مقصود بر آید اگر چه تفسیر حق در دست اوست که در ذکر است اما توانائی بر تفسیر زدن جز بهمت صورت نه بند و فرمود پیغمبر صلی الله علیه و سلم الذکر سیف الله و قوت بعد نبی السیف است آید صلی الله علیه و سلم قوله تعالی و ان استنصرکم فی الدین فعلیکم النصرة انتهى بیستم بدانکه در خواستن از شیخ مدح و جود است از حضرت پیغمبر است صلی الله علیه و سلم که نائب و جانشین اوست و این اعتقاد را بجز مرفوز بعد از مرفوزه رفته یقین کشیده آن دو از ده آداب که در حال ذکر است اول نشستن در جای پاک چهار تا نو یا بر روز انو چنانکه در نماز نشیند قومی آنرا اختیار کرده اند و بعضی از علمای این طائفه این را بهتر دانسته که تاثیر این وضع در دل بیشتر است و جمع گویند بهر وضع ازین دو وضع که آرام یابد و دل قرار

نشیند و رو بسوی قبله نشیند اگر تنهاست و اگر جماعه اند حلقه بر بندند و دم نهند هر دو کف دست را بر هر دوران سوم مجلس کمر را
 بهوشهای خوش معطر دارد که در مجالس ذکر ملائکه حاضر میشوند و مسلمانان جن نیز حاضری آیند چهارم جمله پاک بپوشد از وجه
 حلال پنجم در خانه تاریک نشیند اگر عیسر گردد و ششم چشم پوشد تا راه حواس ظاهری بسته گردد و بسته گشتن راه حواس ظاهری سبب
 کشاده شدن حواس باطن است که با همای فیض دل انداخته صورت خیالیه پیش دو چشم دارد و این از اولک آداب است نزد قوم
 بیشتر استی در نهان آشکار و رعایت صدق در ظاهر و باطن و گفته اند که صدق شمشیر است که بر هر چه زند کار گرفته و پاره کند آن را
 نهم خلاصه پاک کردن عمل از هر آلائش و گفته اند بصدق و اخلاص میرسد ذکر بدیده صدیقیت گفت کاتب حروف عفی الله عنه
 گفت شیخ رضی الله عنه صدق مغزو خلاصه خلاص و کمال و ست اخلاص آنکه یا بخلق نوره و جاه دنیا نطلبه و صدق آنکه آخر
 و جزای آخرت نیز در نظر ندارد و گفت مصنف کتاب در ذکر این دو ادب که هر چه در دل مرید از نیک بدیفته به شیخ عرض کند و او بخا
 گفته اند که شرط نیست که شیخ مطلع بود بر باطن مرید کشف کند آنرا ولیکن شرط مرید است که ذکر کند هر چه خطور کند در دل و می شیخ را و اگر
 ذکر کند خائن باشد و الله را یحسب انجائین و بهم برگزیند کلمه لا اله الا الله را بگوید آنرا تعظیم بقوت تمام بگوید و آرد لا اله الا الله را از بالا
 ثبات از نفس که بین انجبین است و برساند الا الله را بیل صنوبری با حضور قلب معنوی گفت سهل بن عبد الله تستری چون
 بگوید لا اله الا الله را یکیش این کلمه را و نظر کن بر عزت و قدیمی حق پس ثابت دار آنرا و نیست گردان هر چه جزاوست گفت امام
 غزالی در کتاب بیان ثمرات اعمال بهر که نگاهبانی کند بر قول لا اله الا الله و ظاهر و باطن هر دو روان گرداند زبان خود را همواره بدان بکشد یا الله
 بر دل وی نوری که بر دارد پرده را از سر که درین کلمه نهاده اند و در گیرد او را انوار وی و شایسته گرداند دل او را دوستی وی را از
 پنج بر کند و فانی گرداند او را آثار وی پس به پند بدرون خود و از شگفتیهای ملکوت آنچه نتوان بیان کرد آنرا و اندازد نتوان کرد صفت
 آنرا و گرد نتوان آورد و عبارت نتائج و ثمرات آنرا پس انان برگردد ذکر بای ظاهر و باطن و بیاد دل و چند آنکه پیوسته گردد
 و همیشه بود ذکر وی غالب بید باطن وی بظاهر وی تا قوی گردد سلطان قلب بر حرکت لسان پس نیست گرد و در ماند جنبش زبان
 و بکانه گرد و دل بزرگ پس از آن بتابد آفتاب روح بر دل وی و مستغرق گردد در دل با نور روحانیت و بر دارد پرده از لطافت و صفات
 ربانیه و فرو آید و اوقات غیبیه پیدا گردد از احوال سینا آنچه باز دارد و از صفات بشریه و بالا ببرد او را بقایات علیه بروزی یا
 بکرامات که پس روند نبوت محمدیه را پست فرود روح وی در دریای توحید بیرون آرد از آن اسرار لطیفه و معانی شریفه سپریانند
 ماند ذکر نخست پایه که بر آید بر کن بقوت نورانیت این کلمه پایه تقوی است و اول دری که کشاده میشود باین کلمه از بهشت که
 کلیدی حقیقت لا اله الا الله است باب فهم و تذکر است که کشاده میگردد و اند قلب را در آیات قرآن که فرود آورده است آن را
 روح الامین جبرئیل از احکام بر خیر الانام محمد علیه الصلوات والسلام تمام شد کلام غزالی رحمت کند پروردگار بر وی و سودمند
 گرداند اما بدانشهای او و گفت شیخ محی الدین نودی که از اجله فقها و ائمه مذاهب شافعی است لا اله الا الله سرهمه
 ذکر با است و از نبیست اختیا کرده اند آنرا ساداقه اجله که صفوة خلاصه این امت اند و پرورش میدهند راه روان و ادب
 میکنند مریدان و خواهندگان وجه الله را و میفرمایند ایشانرا بعد از امت آن و پیوسته بودن بر آن و میگویند این کلمه سودمند
 ترین وارد با است مراندن و سواس را و روی آوردن بدرگاه الهی و بسیار ذکر کردن حق یا زدهم حاضر گردانیدن معنی کلمات

بدل هر بار و هر بار که پیدا آید چیزی از احکام بشریت و سوس گویید زبان لا اله الا الله و بدل لا معبود الا الله و نزد افسرده شدن
و تیرگی دل طلب صفا و طلب چیزی از معارف شوق و ذوق را بدل گویند لا مطلوب الا الله و گویید بفنای خاطر جماعه لا موجود
الا الله بشا هده آنکه وی تعالی ناطق است بدان دوازدهم نفی از موجود از دل جز خدا به لا اله الا الله تا قراریا بتاثر لا اله الا الله
در دل و سرایت کن یا عصاره گفته اند که در باید که چون الله گوید از تا یک سر تا انگشتان پای بجهیدن آمد و نشاط و شادمانی
نماید و اگر این حال دارد نیست شود که ساکت است و امید است که بهایه بالا تر از این بر آید اگر خدا خواسته است و آن
سه ادب که بعد از فراغ ذکر است یکی آنست که چون خاموش گردد و در خود فرو رود و خود و خشوع آید و بادل حاضر آید چشم دارنده
وارد ذکر را و اثر فیض آنرا تواند که چیزی بدل بفرد آید از نور حضور که در گیرد و وجود او را و آبادان گرداند خانه دل او را و بلیساعت
و سود و پاداش آنکه یا ضمت و مجامعی ساله نهد و دوم آنکه نگاه دارد دم را و حبس کند آنرا تا چند بار که آن زودتر آید
روشنائی بصیرت را و کشاده شدن پرده ها را و بریدن و بازداشتن خاطرهای نفس و شیطان را چه بحبس نفس و تعطیل حواس
مشابه گردد و درده و شیطان قصد مرده نکند سیوم بعد از ذکر آب نخورد که سوزش دل و آتش شوق را بنشانند که مطلوب است از ذکر
و حکم طلب نیز و اینست که آب خوردن بعد از حرکت سخت علت استسقا آرد گفت صاحب کتاب که ذکر باید این سه ادب را
خوب نگاه دارد که نتیجه ذکر باینها پیدای آید و گفت گفت شیخ یوسف عجمی رعایت این آداب هر ذکر را در وقتی است که بر عقل خود
ایستاده باشد و در ذکر خود اختیار دارد و چون از عقل غائب گردد و از دائرة اختیار بیرون افتد آنرا احکام دیگر است که اهل آن
می شناسند و چون ذکر است اختیار ذکر بیرون رود و سلوب الا اختیار گردد و بیرون می آید از وی الفاظ گوناگون که همه محمود اند و صفا
آن بران معذور بلکه مشکور و آن همه اسرار اند از حیطه ضبط بیرون پس گاهی روان میگردد بر زبان وی الله الله یا هو یا هو یا لا اله الا الله
یا لا اله الا الله یا آه یا آه یا یا یا از او از بی حرف یا صرع و خبط و ادب درینوقت تسلیم نفس و گذشتن است او را و بر او تصرف
کند و روی هر چگونه که خواهد و بعد از سکون و آرد نیز آرام و خاموشی سازد چشم دارنده وارد دیگر را و گاهی اتفاق می افتد از انواع
مرصا و دقان را در یک مجلس این آداب لازم است مطالب را تا اجتماع و در حدیث کسان و چون بے نیاز گردد بذكر قلب مستغرق در
مذکور حاجت نیست بهیچ یکی از آن و آنکه ربانی نیافته نفس را از بشریت محتاج است بذکر طاهر و باطن و پس از ربانی یافتن از
قید بشریت حاجت نبود بذکر طاهر تا آنکه گام که عود نکند بشریت و باز نگردد احکام او بسا که چون عود کند بشریت باز محتاج گردد
و بذکر چه بشریت می رود و می آید تا تارة تارة تمام شود و کامل گردد فنا و بقا و بعد از کمال فنا و بقا نیز باقی می ماند حکم قلب حضرت
ربوبیت مانند حکم بشریت بادل و بعد از این حال گرفته میشود حکم از سینهای مردان بذوق و وجدان و وصل این بود آداب ذکر
که در کتاب منج السالک بیان فرموده و درین کتاب فضائل ذکر و فایده آنرا نیز ذکر کرده و آن مشهور است که در کتاب و سنت و
کتاب قوم مذکور و مسطور و اگر آنرا بسیاریم سخن دراز گردد و وضع این سائل بر ختصار افتاده اما فائده چند ذکر کنم چه این کتاب و چه
از غیر آن از آنچه از زبان حق ترجمان شیخ زکریا الله با تحیر شنیده شد و کم چیزی باشد که مذکور نشده باشد در کتاب ادا المتقین
فی سلوک طریق الیقین با وجود آن هر چه بتقدیر الهی بر زبان قلم آید بنگاریم فائده در کتاب مذکور میگردد و ذکر برود ضرب است
بر زبان و بدل و بذکر زبان میرسد بنده بذکر دل و دوام آن و تاثیر ذکر دل راست و چون هر دو جمع شود لا بد تا تم و اکمل بود

مشهور و متعارف در اکثر سلاسل اینست و در سلسله شریفه قادریه رضوان الله علیه نیز چنین است و از سلسله نقشبندییه قدس سره
تعالی اسرار پیغمبر اقتضا کند که تذکره اول بتقدی را بران دارند نهایت را اندراج کرده اند و بدایت که ایشان میفرمایند بمعنی
دار و دوا این سخن نیز ظاهر میگردد که ذکر اول کار منتهیان است ولیکن ایشان از اول همین راه برند و یقین است که آنچه از ذکر منتهیان را
روی بنموده باشد بمنتهیان را نخواهد بود چنانکه در ذکر زبان نیز در اول کار و آخر آن تفاوت است پس استبعاد بعضی نادانان و
بفهم سخن نارسان آنرا چیزی نیست این سخن در از یک شد از ابل این شان باید یافت فائده انکار بعضی از فقها ذکر قلب اوجسر
ذکر در لسان مکاره است چه ذکر ضد نیان است و این بهر دو بدل بودن بزبان نعم ذکر زبان را احکام و آثار است مخصوص بدان
اما نفی اطابق ذکر از فعل قلب و آنرا ذکر نام نه نهادن درست نبود لا لفظه ولا شراغاً لکدر اینجا که شراغ ذکر زبان را شرط کرده چنانکه
قرآءة قرآن و اذکار دیگر که در نماز و جز آنست و او را دو وظائف نیز از نیاب است و مثل طلاق و عتاق و بیع و شراجز بفضل زبان
صورت نه پذیرد و باین معنی فرق آمد میان ذکر و در و مانا که کلام فقها بعد از این باب است فافهم والله اعلم فائده پریدم از شیخ که
این انواع ذکر و طرق آن و کیفیت جلسات و جز آن که در بعضی سلاسل میکنند بطریق صحیح در سنت ثابت شده است یا نه فرمود
این نامه مستحسن است و در غرضه که ذکر برای آن موضوع است نافع و فرمود در اصل ذکر نام همین لا اله الا الله است
و تا اختیار باقیست آنرا تصحیح حروف و مخارج آن چنانکه هست باید گفت و چون شوق غالب آید و از ضبط و اختیار بیرون افتد
آنرا احکم دیگر است و فرمود گمان نیست که این بعضی ذکر با مثل ذکر آیه و مانند آن که نه بر خط و نسخ اسل واقع است سپس همان بنمایند
که مردم آنرا در وقت غلبه و بختیاری از مشایخ دیده اند و آنرا ساند گرفته اند و الله اعلم فائده حبس نفس در ذکر نزد بعضی صلی
قوی است و میگویند که در تنویر قلب رفت و در وب ساحت سینه از خس و خاشاک خواطر اغیار بالا تر از آن چیزی نیست و در سلسله
شریفه چشتیه و کبرویه و شطاریه شرط است و در سلسله نقشبندییه شرط نیست ولی اولی است چنانکه حضرت شیخ و سیدی سید
قبایکاهی سیدی کلیم الله قدس الله سره در کتاب او را خود همچنین فرموده اند و این فقیه از خواججه محمد باقی قدس سره شنیده است
که میفرمودند یکبار شیخ بهاء الدین عمر که از کباب مشایخ متاخرین خراسان اند و خواججه بحرار و مولانا ی عید الرحمن جامی نیز و ایشان
بنبر میفرمودند فرمودند که حبس نفس که در ذکر میکنند صحیح ثابت نشده است گفتند شما انکار طریقه خواججه بزرگ یعنی خواججه بهاء الله
نقشبند کردید فرمود مقصود مانفی طریقه ایشان نیست سخنی بود گفتیم و شیخ مذکور از سلسله سهروردیه است غالباً و در سلسله ایشان حبس
نفس در ذکر نیست موافق این شیخ بزرگین الدین خانی که نیز سهروردی است در کتاب و صایا گفته ذکر کند بشدت و قوت چنانکه
قوت آن در رگ نبی در رود و بگذارد نفس را که بطور خود بر آید و گفته که حبس نفس در ذکر یعنی براموری است که راجع اند باصول جوگیه او
اما قال والله اعلم فائده و شملی قدس سره بایاران خود میگفت خدا عز اسمه میگوید که من بهشتین کسی که ذکر میکند مرا و شما چندین
بهشتین با خدا کردید حاصل آن چه شد اشارت بثمره ذکر کرد که انس با خداست و خوش از غیو می آید و جثمان برسد مذکب بسیار میگویم
ذکر را و شیرینی آن در دل خود نمی یابیم گفت شکر گوئید که باری عنصوی از اعضای شما آراسته شد بطاعت حق شیخ عطاء الله
اسکندری شاذلی صاحب کتاب حکم گفت غفلت تو از ذکر سخت تر است از غفلت در ذکر و کتاب مذکور روایتی می آید که هر که گوید
لا اله الا الله محمد رسول الله می جبده عرش از ان زیرا که این کلمه طیبه بذات خود از عالم جبروت است و او را به است بکلمه

و صمودی هست بملکوت و متعلق نمی گردد بخلق عالم دنی ایستدوران و خالق عالم همه صاوار و مست لقلوله تعالی الیه یصعد الکلام الطیب و هر که بگوید یا هزار بار بر طهارت هر صباح آسان گرداند پروردگار تعالی بروی اسباب رزق لایمان که مراد بر رزق شامل رزق روحانی و جسمانیست و هر که بگوید نزد خواب رفتن هزار بار شب کند روح وی زیر عرش و قوت خور و از این بر اندازد قوت های وی هر که بگوید در وقت استوا هزار بار مست گرداند حق تعالی شیطان باطن او را و همچنین هر که بگوید نزد ماه نو این گردد از تمام مقام و بر که بگوید نزد برآمدن شهری این گردد از فتنه آن و همچنین هر که بگوید جمیع هم و حضور فکر و بفرستد آنرا برای ظالمی یا جباری یا به پاره پاره گرداند او را و هر که قصد کند بدان اطلاع و انگشان غیب منکشف گردد بروی در کتاب او را گفته شده که جمیع بودند که هر روز هفتاد هزار بار میگفتند و قومی دیگر بپس هزار بار و گرنه آن باشد از دوازده هزار کمتر نباید و هفتاد هزار بار گفتن آنرا خاصیت است مشهور مذکور در آمدن در بهشت فائده چون در کتاب و سنت امر مذکور کرده اند دیگر برای آن بسندی و دلیل احتیاج نباشد و تلقین مشایخ را تا شری عظیم است و ایشانرا سندی هست که آنحضرت صلی الله علیه و سلم تلقین کرد مر علی مرتضی را در وقتیکه پسرید مرتضی کرم الله وجهه که چگونه ذکر کنم یا رسول الله گفت بنشین و بپوش سر و چشم خود را و بشنو از من آنرا استه باریس تو بگو سه بار تا من بمشغوم از تو همچنین تلقین کرد رسول خدا صلی الله علیه و سلم مر علی مرتضی را و تلقین کرد مر علی مرتضی بحسن بصری رضی الله عنه و کرم الله وجهه تا آنجا که منتهی شد سلسله

خاتمه

صحبت حسن بصری رحمه الله علیه با امیر المؤمنین علی رضی الله عنه و کرم الله وجهه و تلقین ذکر از مشهور شده است میان بعضی مشایخ طریقت از متاخرین درین زمان و لیکن علماء محدثین را درین سخن است و در هیچ کتاب روایت حسن علی نبایده و شیخ نجم الدین کبری نیز در اجازت نامه خود که یکی از اصحاب داده گفته است که صحبت داشت معروف که شیخ هاد او دطائی و گرفت از وی علم طریقت و صحبت داشت او دطائی حبیب عجمی را و گرفت از وی علم طریقت و صحبت داشت حبیب عجمی با حسن بصری گرفت از وی علم طریقت را و صحبت داشت حسن بصری صحابه را و گرفت ایشان علم طریقت را آنچه بصحت رسیده اینست و بعضی مردم گویند که صحبت حسن بصری علی مرتضی رضی الله عنه و کرم الله وجهه و این بصحت نرسیده و مانند علم که از کفر فی فصل الخطاب شیخ جلال الدین سیوطی در بعضی رسائل خود اثبات صحبت حسن علی بقیاس عقل و دلیل معقول نموده و ثابت کرده که حسن بصری در مدینه بود پس چه احتمال دارد که امیر المؤمنین علی را در نیافته باشد و حال آنکه بر روز مسجد رسول الله صلی الله علیه و سلم نماز حاضر میشد و در جامع الاصول گفته که ولادت حسن بصری بمدینه بود و در دو سال که باقی مانده بود از خلافت عمر بن الخطاب و مدینه عثمان را رضی الله عنه و قدوم کرد بصره بعد از قتل عثمان و بعضی گویند که ملاقات کرد به علی رضی الله عنه بمدینه اما روایت او علی را در بصره صحیح نشده زیرا که وی و روادی انقری بود و تا آمدن او بصره علی رضی الله عنه باز آمده بود انتهی و حکایتی در یافتن او علی را بصره نیز نقل میکنند که وی کرم الله وجهه بصره آمد و قصاص و عطا را همه برخیزانید الا حسن بصری را که جوان بود و حضرت امیر چیز از وی پرسید وی جواب داد پس سلسله است و را و این آیت و حکایت دیدن حسن بصری مر علی را صورت ثبوت پیدا میکند تلقین ذکر را کافی است این صحبت اگر چه قدس بود بعد منجز و این بحث عدم است و صحبت ما باشد و الله اعلم

الرسالة الحادیة و الممنون تذکیر اهل الذکر بیان فضیلة علی الفکر

اصد و رسوله - شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله علیه فرمود ذکر و فکر هر دو حال بزرگ اند و هر یکی را ازین دو آداب و احوال و مقامات است
 که در اوست شرح و بیان آن انچه در دل من می افتد آنست که ذکر بزرگتر و درجه وی بالاترست زیرا که ذکر بنده مرخص را مستجاب
 و مستقیم ذکر خداست مر بنده را فاذا ذکر و نی ذکر کم نیست هیچ حالی که اثبات کند بنده را از جانب حق مانند انچه بزرگ داشته است
 حق تعالی او را بر این حال نگذاشته که فرمود یکیم و یحبونه مشایخ گفته اند بفضل دوست داشتن و بی تعانی مرایشان را
 دوست داشته اند ایشان مرا و را بفضل یاد کردن او مرایشان زیاد داشته اند ایشان مرا و را یعنی محبت و ذکر حق مرینه را سابق
 بر محبت و ذکر بنده مرا و را گفت بنده بسکین نگارنده این حروف و حقیقت حال همچنین است که مشایخ گفته اند چه هر چه از ان حق است
 فهمیم است و از ان بنده حادث و حادث از قدیم پیدا گرد و از وی بوجود آید ولیکن ذکر کردن محبت حق را بالاتر از محبت بنده است
 محبت و تقدیم ذکر بنده مرحق را بر ذکر حق مر بنده را در آیت ذکر نکته باید و انچه از ان در دل بنده میریزد آنست که محبت از صفات
 است و ذکر از افعال نخست بجاذبه محبت حق بنده آن جانب کشیده میشود و بوجود محبت مشرف میگردد و پس از ان ذکر میگوید
 پس حقیقتی بشکری گوید و جزای ذکر وی میدهد و او را ذکر میکند و محبت بر محبت می افزاید باز این محبت باعث برافروزی محبت
 دیگر میگردد و همچنین این سلسله میرود تا میرسد به محبت می افزاید گفت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی پرسیدم اباعلی دقاق را کدام یکی تمام تر و
 بزرگتر ذکر یا فکر پس گفت ابوعلی دقاق شیخ را درین باب چه در دل می افتد گفته ام تر و در من ذکر اتم از فکر است زیرا که حق سبحانه و وصف
 کرده میشود بنده و وصف کرده نمیشود بفکر و لا بد انچه وصف کرده میشود ان خالق تمام تر و بزرگتر باشد از انچه وصف کرده شود بدن مخلوق
 پس استحسان کرد شیخ ابوعلی دقاق این کلام را و نیز حق سبحانه نام کرد کتاب خود را ذکر و فرمود و انزلنا الیک الذکر و فرمود هذا ذکر مبارک
 انزلناه گفت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی مر ذکر ان را احوال است کی ذکر لسان است و این حال بزرگ تر است که همیشه خدا را بزبان یاد
 نمیکرده باشد و زبان بنام وی روان گردد و فرمود پیغمبر صلی الله علیه و سلم اگر توانائی داری که میری در زبان تو تر باشد بزرگتر از این
 آنرا و لا بد چون همواره زبان بکلام جاری میباشد از ذکر جزوی باز دارد و دیگر ذکر قلب است و آن تصفیه اوست از جمیع هوا جس
 و موارد و خواطر که فردی آید بروی و بیرون افکندن و بر آوردن آن از دل از جهت مشغول بودن وی بذكر سید وی و تحقیق و ثبوت
 وی در ان این ذکر آگاهانه و نه غایب است پس همیشه پاک و صاف میباشد دل بذكر حق دیگر ذکر سراسر است که چون تصفیه کرد دل صاف
 گشت باطن از هر که رو خلاف فرد نیاید بروی فرد آینه از خواطر مکرر آنکه بیاید از مملو و مغلوب بحقیقت ذکر پس کوچ کند
 و برگردد از ان گفت کاتب حروف پس گوید ذکر سراسر نتیجه ذکر قلب است که چون قلب تصفیه کرد صفائی سر حاصل شد سر لطیف است
 فوق قلب دوم ذکر حضور که بعضی درویشان اثبات کنند همین اتصال سراسر است بیا خدا و ذکر قلب حکم قلبی که دارد بر یک حال
 نباشد چنانکه گفت حافظ دوام وصل میسر نمیشود و شایان کم انتفات بحال که گفتند شیخ گفت دیگر ذکر روح است
 و آن ذکر است که فانی میگردد و ذکر از صفت خود برودیت ذکر خدا پس باقی نمی ماند مرا و را نه ذکر و نه حال و نه صفت و ذکر مشاهده میکند
 ذکر حق تعالی مرا و را پس نگاه میدارد و فانی میگردد و از رویت ذکر از جهت علم وی بآنکه ذکر حقیقتی سابق است بر ذکر وی مرحق را
 و غالب است بروی پس میگوید وی یا بد که کجا مقابله تواند نمود و ذکر معلول حادث بذكر قدیم سیکه لم یزل و لا ینزال پس تعاد افکار
 پس مختلف و متفاوت اند متفکر است که تفکر میکند در انچه میگردد بروی از مخالقات و معاصی پس تفکر میکند در وقت خود

و مانکه کلام شیخ در ذکر بیت که منتهای مقام سلوک و آخر آن است که فناء فی الله و ذبول از کل ماسوی است و الا در هر مرتبه فکر اندیشه حاصل است و در فکر نیز ذکر موجود است و توبه و انابت و محاسبه و رغبت و مهربانیت و بریت آلا و شکر و بریت تقصیر و بران که متلج و ثمرات فکر و محال و موارد آنست همه جا ذکر است تا گفته اند که اشرف و افضل ذکر ذکر حق است و در امر و نسی و اعتنال و اهتمام و هر چه برای خدا و نیت تقرب کند ذکر است چه معنی ذکر یاد داشتن خدا را و یاد کردن مراد است و صل شیخ علی متقی رحمه الله علیه در حکم کبیر از شیخ ابن عطاء الله اسکندری در مفتاح افلاح می آرد که ذکر خلاص یافتن است از غفلت و نسیان بدو احمق و قلب با حق و ترویج هم مذکور است بدل و زبان و برابری در آن ذکر الله یا صفاتی وی یا حکمی از احکام وی یا فعلی از افعال وی یا استدلال کردن بر چیزی از آن یا دعا یا ذکر رسل و انبیای او یا ذکر خاصگان و او بیای او یا هر که انتساب کرده بوی نزدیک است بوی بوجهی از وجوه و بسبب انساب فعلی از افعال بقرات یا ذکر یا شعر یا غنای یا محاضره یا حکایت پس متکلم ذکر است و فقیه ذکر است و مدرس ذکر است و مفتی ذکر است و وعظ ذکر است و متفکر و عظمت و جلال حق عزوجل و جبروت و آیات وی در ارض و السموات وی ذکر است و امتثال آرنده با و امر وی و باز دارنده نفس را از نواهی وی ذکر است و ذکر گاهی بزبان بود و گاهی بدل و گاهی باعضا و گاهی باسر و گاهی آشکار و گاهی نهان و ذکر کامل آنست که جامع بود از جمیع این مراتب را بعضی از عارفان گفته اند که ذکر به هفت نوع است بدست و پا و چشم و گوش و دل و روح و زبان ذکر بدست یاری دادن ضعیف است و ذکر بافتن بزیارت علماء اقر باست و پنجم دوام بکار و بگوش استماع کلام حکما و بدل انقطاع از دار فناء و انابت با اعتقاد بر روح شتیاق بر تو و لقاء و بزبان تلاوت آنچه منزل است از سما و آنچه مستجاب است از دعا و فی الحدیث من اطاع الله فقد ذکر الله و ان قلت صلوات و صیامه و تلاوته القرآن و من عصی الله فلم يذكره و ان کثرت صلواته و صیامه و تلاوته القرآن رواد الطبرانی عن و اقد است

الرَّسَالَةُ الثَّانِيَّةُ وَكَمْ مَسْئُولٍ لَا يَعْتَصِمُ بِحُجْلِ الصَّبْرِ الْبَنَاتِ عِنْدَ جَمَاعِ ابْنِ الْكَذِّ وَالْشُّهُوَاتِ

الله و رسول - حق جل و علا در جمیع احوال ناصر و معین باد و بتایج کسبت و ششم حجب مکاتیب محبت سالیب آن و لبند سید و دید را منور و دل را مسرور گردانید الان جز انتظار مقدم مسرت ایروم آن و بلند پیش نهاد وقت نیست باید که جز آنچه در اختیار باشد یا حکم صلاح دید وقت ناظر در توقف باشد ازین عزمیت مانع نسازند که زیاده برین طاقت برداشت با فراق در قوت باطن این ضعیف نماند است دریافت صحبت این فقیر را مغتنم دارند تا بعد ازین چه واقع شود بعد از معلوم وقت و حال آن سعادت مند و مبدء او مال خواهد بود که آدمیان در طلب خواہش و مقاصد و مطالب دنیا و معاوضه آن با مقاصد دینی چند قسم اند از خود گویم که مسلمان اگر چند ضعیف الا ایمان باشد از محبت دین و آخرت خالی خواهد بود تفاوتی که هست این مقدار است که جماعه در طلب دنیا چنان غالی و منہک افتاده اند که همین را مقصود و پنداشته از غده کوبین و زبان زده گی آن فایغ نشسته اند گویا علم بدان ندارند نفوذ یافته من و ذلک طائفه دیگر علم بدان دارند ولیکن در وقت معامله و غلبه شهوت و هجوم نفسانیت آن علم چون ضعیف است و بر حد یقین نرسیده است در می مانند و آنرا فراموش میکنند و از دست میدهند فراموش کردن چه حاجت است غلبه شهوت بر آدمی را و چنان غالب افتاد که دیده و دوش و دایره می افتد چنانچه اشارت واصله الله علی علم بدانست و حکمت جلاله تعالی بنیاد غفلت آن کرده که

که دنیا را متاع آزار و دیده و دل آدمیان زینت داده است که بحکم طبیعت بی اختیار با ین جانب میروند و در حدیث آمده است
 که الدنيا طوبیة خضرة فرمود دنیا شیرین و سبز است یعنی شهوت او در باطن لذت و در ظاهر رنگین و زیبا افتاده است اینجا تأیید الهی
 و نصرت و اعانت وی سبحانه در کار است که ازان نگاه دارد و از گرفتاری و درد امدادی افتادن باز دارد و باز اینجا دو قسم است
 یکی عجمت است که خاصه انبیاء است صلوات الله و سلامه علیهم اجمعین که معصیت و خیال ما سوا حق و میل بدان با ایشان
 راه نیست و سدی در میان است دیگر حفظ است که از برای اولیا و دوستان حق اثبات میکند که اگر چه خیال معصیت و میل
 ما سوا راه یابد اما از تصرف و غلبه سلطان آن محفوظ دارد که این استیحادی می لیس لک علیهم سلطان قسم دیگر آنست که بعضی در معصیت
 بهم پیفتند و گرفتار شوند اما لطف الهی ایشان را بتوبه و استغفار ازان برآرد اذ احب الله عبدالم یضوه ذنب ینمغنی دارد مقصود
 و مصدوق این مقدمات آن بود که بعضی از غزالق و ممالک که عارض وقت آن سعادت مند شده بود و آنچند که ازان محفوظ ماند
 هنوز هم اگر چه از ان بنیالات بحکم طبیعت یا باقتضای تکلیف بعضی دوستان و یاران مجازی پیش آید بدفع و رفع آن پرداخت
 و در مرکز سلامت و استقامت استوار مانده ممنون نعمت و کرامت الهی باشد که نعمت و دولتی بالاتر از عافیت و فراغ و سلامت
 و بی تعلقی نخواهد بود زیاد چه گوید اعتقاد این ضعیف بر قابلیت استعدا و آن سعادت مند همیشه بود و الا آن چون اثر آن معاملات
 یک نوع ظهور نمود و آن اعتقاد ثابت را نسخ گردید حق تعالی شمار را بکام من دارد و آنچه من از تو ای فرزند امید دارم آن باشد
 آنچه آرزو این ضعیف از شماست آنست که این سلسله غربت و نامرادی و مسکنت و بیچارگی و خدا طلبی و خدا شناسی و راه حق
 سپری خود مرتبه بلند است کجا نام آن توانم برد بشما جریان یابد و آنچه از کار از دست این فقیر نیامده و حاصل نشده و ناقص مانده
 از دست شما بیاید و شمار حاصل شود و کمال یابد که وجود و دل و وجود ثانی و لذت بلکه صین وجود اوست اگر توفیق یاری دهد و
 براه ترک و تخرید و زهد مطلق ببرد و آن خود سعادت کبری است ولیکن از تاب حوصله بشریت اکثر مردم بیرون است باری اگر آن
 نباشد از زیاده ها که مشوش وقت و باحوث بهیشانی حال گردد و خود را نگاهدارند از زوایست باقی از قضا و قدر الهی چاره نیست
 این دعا را لازم وقت خود دارند اللهم انی اعوذ بک من جهد البلاء و درک الشقاء و سوء القضا و شتمات الاعا و این دعا نیز که
 و رای کلمه اولی ازان زبان زد وقت و لذت های این حقیر است اللهم انی اعوذ بک من الحور بعد الکور و من الشقاوة بعد السعادة
 و من القطع بعد الوصول و من الرد بعد القبول و من الخيبة بعد الرجاء و من المنع بعد العطاء و این دعا اللهم احسن عاقبتنا فی
 الامور کلها و اجرنا من خزی الدنيا و عذاب الآخرة خدا میداند که در ایام سابق که این خیالات و احتمالات فائده شما بود چه مقدار
 قبض بر حال این ضعیف مسلط بود الا آن ذوقی و فراغی و انبساطی در باطن می یابد که زبان تعبیر ازان کوتاه است بر همین باشند
 و از پروردگار خود راضی باشند و امیدوار باشند پروردگار تعالی ابواب خیر مفتوح دارد و آن درین باب منحصر نیست که در
 بسته شد ایدل دگری بکشاید: زیاده درین باب چه گوید قلم را به تکلف و زور نگاه میدارد اگر سرده میرود تا آنجا که می پزند
 بس کنم مطالبان را این بس است: بانگ دو کردم اگر درده کس است: این رباعی امام احمد غزالی قدس سره در این
 این نامه بر ضمیر جلوه گرفته بود جاسی نیافت جدا نوشته شد رباعی بل تا بکند هر آنچه یارت خواهد: کان یار همه نظام
 کار: نخواهد: او حسن و جمال روزگار خواهد: آن باد تو که آن نگارت خواهد: و العاقبة بالخير

الرساله الثالثه الخمسون فی الادب والاعمال بالخوف والسهو فی حقه لا ابالی

اللهم ورسوله - آه از همتنای دلبر آه که قنظم بسته بر کونین راه به عجبای درگاه هی است دم نتوان زدگا هی میخواند
و میرانند وزمانی دیگر ناخوانده میدهند و میرسانند چنانکه در عالم ظاهر گفته اند که صاحبان گاهی بدشنامی میبخند و دگا هی بدعلا
برنجند امر کرده اند که دعا بکنند و بخوانند و اگر نکنند و بخوانند در معرض عتاب خطاب در آیند و چون بخوانند و بنالند التفات نکنند
و نپرسند که می نالد و چه میخواند بلکه بی ادبی و گستاخی نسبت کنند **س** اگر روم ز پیش فتنها بر انگیزد و در از طلب ششم یکم به خیر
این قوم را در خواستن دعا کردن و دعا کردن است گرویی هیچ نخواند و زبان خواش مطلق بسته دارند و گویند هر چه شدنی است
میشود و خواستن چیست و جمعی دیگر میگویند که چون میفرمایند بخوانید بخوانیم چه صورت دارد ما فرموده اوستی خواهیم اختیار بدست است
دهد یا نه بدانجا معلوم میگردد که اگر بخوانند از این جهت بخوانند که میفرمایند که بخوانند و میگویند اگر بخوانند حکم کرده باشند و قومی دیگر مزاج
وقت را می شناسد که در وقت باید طلبید و در وقت دیگر خاموش بود و میگویند که بعضی از خواص مقربان را می شناسانند و میدانند
و می نمایند که تقدیر چنین رفته است و این شده نیست و این ناشدنی درین صورت دعا بماند است شدن ناشدن همه بتقدیر الهی
است دعا اگر خواند بود از برای اظهار عزت و کرامت این بنده و حکمتها دیگر خواهد بود و حقیقت همین است که بعد از دعا چیزی
حاصل میشود نه آنست که تقدیر بخلاف آن رفته است و بعد از آن تقدیر تغییر می یابد چنانکه در احکام ملوک و سلاطین دنیا بنظر
می در آید هر چه هست همه بتقدیر الهی است دعا نیز بتقدیر است گاهی این چنین تقدیر رفته که دعا کنند یا نکنند و بخوانند یا نخوانند
این کار شدنی است و گاهی این چنین رفته که اگر دعا کنند شود و اگر نکنند نشود درین صورت هم دعا وجودی آید و هم مدعا
می افتد گمان میشود که این مدعا با وجود آمد مدعا با عدم باین معنی گفته است **س** بخت و جوی نیاید کسی مراد قلی به
کسی مراد بیاید که بخت وجود دارد و گاهی تقدیر بوجود رفته نه حصول مدعا درین صورت دعا وجودی آید نه مدعا و شاید جاری
و ثواب بر دعا مترتب گردد و آن نیز در تقدیر و مشیت است اما چون فرموده است که من ضایع نمیکم عمل هیچ عمل کننده را لا اله الا
دل بوعده او بر بسته امید دارد باید بود که وعده او صادق است اما آن نیز بروی واجب نیست که اگر نکنند گویند چرا نکرد و نگاه
لا ابالی که میگویند این معنی دارد و شاید که درین وعده قیدی و شرطی باشد که بران اطلاق نداده باشند از اول امید می ناید و از
ثانی بیم می آید و همه مقربان درگاه در میان امید و بیم راه میروند که الا یمان بین الخوف والرجاء آنها که خواص در کمال ایمانند
دشت زدگان عالم تسلیم اند و نومید مشوک رحمت حق عام است و مغرور مشوک خاصه گان در بیم اند و این سخن دور و دراز میرود
بجا با سر یکش که آنجا سر میرود **س** صد سر درین راه از پی کجرفت میرود و هشیار باش و بان سر خود را یگان مده و در بارگاه حضرت
سلطان سخن گویند در کوی اختیار بدست زبان مده و از دل پیرس هر چه بگوید همان بگوید تا مشورت بدل نکنی دل بدان مده
دل بهم اگر زبانه تو حیدست شده هشیار باش در گفت دل هم عنان مده و بیرون در خلقت بر آئین خلق باش و کس را بسو
رازد و فی نشان مده بنصده سر درین راه از پی کجرفت میرود و خاموش باش و بان سر خود را یگان مده و بایان با پیر آورد
و خاموش نشست و هر چه بگویند باید شنید و بجای آورد و گرد و گرد دم نه زد و چون و چرانی ننمود با صاحبان غایبان جز تسلیم

و گردون نمودن چه چاره است **س** مزین چون و چو آدم که بنده مقبل به قبول کرد و بجان بر سر زن که جانان گفت به مسلمانان اینست
باقی همه گمراهی است و آواستگی و این کاری سخت نشواید است آنکه گویند مسلمان بودن از همه مشکل است این معنی دارد و الله شمس قلوبنا
علی الایمان بر زبان آمدن این سخنان لاطائل که به اختیار بغلبه جوش درون بر زبان آید شما رستی آن روزست که بجا جبهت
بشری و بفرموده بعضی بزرگان بالایی منبر برآمد و فریاد باز و بنالید و باران طلبید و هیچ اثری آن مترتب نشد سر شرمندگی در
اگر میان خجالت کشیده فرو آمد از آنگاه کاران و از گون بختان چه آید و چه کشاید جای آنست که از شوی خواهش و دعای مانچ
باشد بر و چه جالب آنکه آنچه نباشد بیاید از بزرگی دعا طلبیدند گفت این بس نیست که از شروعی من ضرری بشمارسد چه جا
توقع خیر دارید نفس میگوید که وی تعالی سمیع است و بصیر و لطیف و خبیر و جواد و کریم باز سبب توقف چیست جوابش آنست
که همچنانکه دی سبحان این صفت دارد قادر و مختار و جبار و قهار و علیم و حکیم نیز هست شاید که در اینجا حکمتی داشته باشد که
نفع آن نیز مخلوق راجع است در موقوفات نمودم شیخ نصیر الدین محمود قدس الله سره العزیز نوشته اند که کیاری ایشان را
باستقا و طلب لایان بیرون بردند و با کردند و بنالیدند و زاری نمودند هیچ اثر آن ظاهر نشد چون بمنزل باز آمدند با سید محمد
گیسود را که عشق باز و محرم را از ایشان بود فرمودند سید دیدی که امر و زبانه چه معامله کردند خلق ما را چنین و چنان میگویند و میدانند
هر چند نالیدیم هیچ فایده نداشتند و نیز میگویند که تا نزد شیر ایشان خوانند که در فلان کوچه مخفی است از وی باید دعا طلبید مخش چه باشد
مردی بود اندر آن راه که خود را چندگاه بغلبه حال و مستی وقت در لباس مخفیان می نمود و این قوم تابع حال میباشد چون در خود
می بینند که کار مردان نمی کنند و کار زنان نیز از ایشان نمی آید خود را مخش صفت می یابند که فردا و نه زن اند و همچنان بنمایند
س تا در ره عشق کار مردان نکنی به زنهار دم انصاف محبت نه زنی به مردان همه در دعوی مردی چون زن اند تو خود چنانی
و هم که نه مردی نه زنی به و بعضی که در خود از اثر شرک بت پرستی و دولی می یابند زنار می بندند و خود را در صورت مشرکان زنار بندان
می نمایند تا نفاق نشود و ظاهر و باطن برابر نماید انعمی در شرع جایز نیست و حکم شرع کفر است اما بادی و آنها و بیویشان بخودان
چه توان گفت کلام المجانین بطوی و لایروی القصه نزد آن مرد رفتند و بمقصود رسیدند این طور کارخانه هست چه توان گفت
و چه توان گوشتکایت این حال نزد بعضی یاران کرده شد گفتند که نزد مازوق آن فریادها و نفرها که شما زید از وجود نعمت و حصول
باران کم نبود عنایت مینماید تسلی میدهند و حقیقت حال همان است که آنچه به تحقیقت بر آید گره از دل نمی کشاید و من لم یکن
للمصال ابل فکل احسانه ذنوب استغفر الله و اتوب الی الله و لا حول و لا قوة الا بالله لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله علیه
و سلم و علی آله و صحبه و اتباعه اجمعین هداة طریق الحق و محیی علوم الدین

الرسالة الرابعة والخمسون في ذكر اهل الجنة و بيان المكاتبه عين المشاهدة

الحمد لله الذي جعل لنا نعمته فردا و كما اودمت فباك دعائست در غایت ایجاز و جامعیت ترجمه بار خدایا
چنانکه انعام کردی و مخصوص گردانیدی بنده خود را بنعمتهای ظاهر و باطن زیاد و مکرر ان نعمت را و نگار از کمی و نقصان چون
زیاده کردی بآتی و پاپندار و این ساز از نیستی و زوال و چون پاینده داشتی بر کتی و آفرینا و وسعتی بخش دران حقیقت طلب

توفیق شکر که سبب عزیمت و صفت آن در مضایات حق که حقیقت معنی شکر است و صدق نیست و خلوص طویتی که شرط قبول همه کارهاست کرده است و بی این معنی مزید نعمت و دوام قنوت و حصول هر کس صورت نه بند و ستم انشاء برین تجارت که وجود و عدم اشیا را منوط و مربوط با سبب ساخته و تمامه کارهای خلق را بتقدیر و تدبیر خود پر داخسته سبب افاضه نعمت فضل است و ایجاد سبب نیز فضل همه فضل است و انشاء و الفضل العظیم اینجا معنی همه ازوست که آن روز مذکور بود درست آید حق جل و علا آن نیک بخت دارین را بزمین نعمت و پابندگی بیکت مخصوص گردانید حضور وقت در و شنائی دل و کشاد سینه و قوت باطن سلامت ظاهر و دولت دنیا و سعادت آخرت و خشنودی حق و سفید رویی نزد خدا و رسول که اصل و سرمایه عزت و قبول است پابنده دار او علم شریف محیط خواهد بود بآنکه نسبت کمال انسانی را در و طریقت است و نعمت وارده بروی دو قسم است ظاهر و باطن و محسوس و معقول و صورت و معنی و خلق و خلق و دنیا و آخرت خوشا سعادت مندیکه از سر و مخطوط و بر خوردار بود و هر دو خانه از وی معمور گردد کمال جامعیت اینست و نشان این جامعیت در زمره ملوک و امارانست که چند آنکه مدارج و مراتب دولتی حسی جسمانی بلند گردد پایه بپایه ترقی دعوی بصاعد و مراقی کمال عقلی و عاقل و قوی آن گردد و الحمد لله نشانی ازین کمال در احوال شریف مشاهده افتاد اللهم زد و هنوز آنچه معلوم شده از صمیمی و از بسیار اندک خواهد بود تمت این تقصیر برگردن کوتاهی زمان صحبت است که مجال سخن رانی و همزبانی تنگ بود و نشانه صحبت معنوی که سبب حصول آن صدق توجه و قرب رابطه محبت است و راه رسیدن بدان ارسال مکاتیب است تلافی این تقصیر کند مکاتبه را نصف مشاهده گفته اند جلای دیگر اگر نصف است انشاء الله تعالی اینجا تمام مشاهده مذکور بود و اگر در ظاهر این سخن نگیرید نکته غریب روی نماید چون یک مکتوب نصف مشاهده باشد مکاتبتی دیگر که در بی آن رود نصف دیگر بآن پیدا آید باین حساب تمام مشاهده روی نماید و اگر در مکاتبات متوالی و متواتر گردد مشاهده از حد و اندازه بیرون حصول پذیرد در نظر ظاهر بین چنان در آید که در مشاهده کلام و متکلم هر دو حاضر اند و در مکاتیب کلام حاضر است و متکلم غائب اما در نظر حقیقت بین متکلم غائب نیست حاضر است اما در پرده کلام باین معنی گفته است است اندر غزل خویش نشان خوابم گشتن به تابوسه زخم بر بخت چو نش بخوانی به و در دیده دیگر که از سر حقیقت آگاه بود در خلبه حال پرده عین پرده که نماید اینجا سر همه اوست هویدا گردد امام حق ناطق ابو عبد الله جعفر صادق سلام الله علیه و علی سائر اهل بیت الطهاره گفت ان الله تجلی للناس فی کلامه مقصود امام کشف این سر است فافهم اینجا نکته دیگر است که پرده دیدن دیگر است و در پرده دیدن دیگر آنکه پرده بیند محبوب است و آنکه در پرده بیند مشاهده آخر این بیند و شنیدن همه در پرده است اگر پرده برافتند شنیدن بودند شنیدن است از پس پرده گفتگوی من و توبه چون پرده برافتند توانی و نه من به این سخن و بعضی رسائل کشاده تر ازین گفته شده است آنجا باید نگریست روی سخن بسوی دیگر بود و سر بجای دیگر کشید این همه از جوش درون و طغیان قلم است که در عریضه سابق عرض کرده بود اما مقصد و خواست سخن را بسخن پیوند داد سخن در مکاتیب بود و در آنکه مکاتیب مودت صحبت معنویست ذکر آن مجموعه که در خدمت گذاشته است تقریب یافت که مضامین آن متکفل حصول این معنی است بخدا اشکوف حریف است و خوب

همینشینی است اگرچه از کلفت و اعجمیت خالی نخواهد بود اما شاید که در وقتی بیکان سخنی گوید که بکار آید و در دل نشیندن آنرا اسامی
 میگویم و نام مکتوبات بران نمی نهم که یاد از مکتوبات شیخ شرف الدین بن یحیی امیری قدس الله سره و مکتوبات قطب جهرمی علیه الرحمة
 میسر و ایهام دعوی میکند یعنی دیگران دارند ما نیز داریم معاذ الله از آنچه دیگران دارند ما هیچ نداریم بلکه آنچه دیگران ندارند
 هم نداریم دعوی ازانی آید چه شکستگی نیستی نه دعوی نیستی که آن نیز از هستی است در راه مائیکسته دلی میخزند و بس به بازار خود فروشی
 ازین راه دیگر است به بعضی منقولها که در عهد طفولیت سر زده بود گفته شده بود عجب از طور خود پسند آن است به
 طور ما طور در رومند است به هیچ چیز خود در دمنده نیست که در و بس خود پسندی نیست به بازمی بنهم ربط سخن از دست
 رفته پس کنم مقصود آن بود که اگر گاهی آن مجموعه را بتصور صحبت معنوی نگاهی میگردانند و در نباشد گاهی چه باشد صحبت
 میکنم که یکبار از اول تا آخر حرف بحرف عبور فرمایند که روی بجانب راه راست دارد و در طبیعت انصاف گوارائی دارد و
 اگر در اوقات خلوت جلیس وقت اینس حال سازند و ذوقی دیگر دلزدند و دیگر خواهد آورد و زیاده گستاخی خوب نیست قهت
 بخیر باد استغفر الله و اتوب الی الله و لا حول و لا قوة الا بالله و صلی الله علی سید الانام الداعی الی طریق الحق و یقین
 محمد وآله و صحبه و اتباعه اجمعین هداة طریق الحق و سبحة علوم الدین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

الرَّسَالَةُ الْخَامِسَةُ وَالْخَمْسُونَ تَبَصُّرَةً الْأَغْنِيَاءَ بِأَنَّ الْفَقْرَ مَرَاتُ جَمَالِ الْغِنَاءِ

الله ورسوله - دل می طلبد و زبان می لغزد و دست می لرزد و قلم می شکند و کاغذ می پیچد که چه گوید و چه نویسد و از کجا
 دم زند و از کدام راه در آید تا ابست و شوکت و جاه و جلال و عزت و کمال آن محلی جناب را اندیشیده و بمقام دهشت و ادب
 ایستاده و بر صفت ذاتی خود که عجز و بیچارگی و ضعف و ناتوانی است نظر افکنده بزبان عرف و عادت که در خطاب فقر ابا امر
 جبریا یافته است سخن کند یا بر حسن خلق و تواضع و شفقت و رحمت و نزول از مقام عزت و جبروت که از ایشان در قوت شاه
 کرده است اعتماد نموده و بر رفعت مقام فقر حقیقی اگرچه دران پایه نباشد نظر افکنده به تکلف زبان جرأت و جسارت کشاید
 و اگر براه افراط و تفریط نرفته در بلند و پست نیفتاده در راه میانه که خیر الامور اوسطهاست در آمده نزدیک بعضو ان نفس الامر
 و بیان واقع حکم کند و بعض دعاء و نصیحت و خیرخواهی که سرمایه وقت درویشان است تعرض نماید اولی میاید و تازه تر نماید
 و چون از بساط قرب حضور و در است درین تردد می افتد اگر در بزم حضور می بود سخن بر طبق مزاج وقت و حال میکرد
 بیشک مقبول می افتاد اکنون نیز بامید عفو و صفح سخن میکند و التوکل علی الله بشه حافی رحمة الله علیه علی مرتضی راضی الله
 عنه و کریم و همه در خواب دیدگفت یا امیر المومنین سخنی فرما که بپذیر شوم بدان فرمود چه نیکوست مهربانی اغنیا بر فقرا
 بطلب ثواب و رضای خدا و چه زیباست ناز فقر ابر اغنیا نظر بقدرت و غنای وی تعالی و روشن است که آنچه حق جل و علا
 از عزت و جلال و مال و منال و فضل و کمال نصیب ایشان کرده است بمقتضای طبیعت احتیاج و نیاز بغیر را بدان راه
 نیست چه معنی غنا توانگری و بی نیاز نیست و بی نیازی با نیاز جمع نشود و اگر تو انگار را راجوعی و نیازی خواهد بود باطن
 درویشان خواهد بود اگر درویشان حقیقی اند از جهت طلب دعا و نصرت ظاهر و توجه و امداد باطن که کارگر تر اصد شکر است

و نوزانیت بخش کشور دل است و اگر درویشان مجازی باشند از جهت ظهور اثر وجود و کرم که فقر و ایشان آئینه بحال غنای تو نگران است
حق جل و علا با آن کمال حقیقی و غنای ذاتی که هیچ نوع هیچ وجه نقص و احتیاج را اگر در سر پرده کبر یا دجلال وی تعالی تقدیر
راه نیست عالم را آفریده و بندگان را به بندگی و پرستش امر فرمود تا بحال و کمال خود را جاوه نماید و ظاهر هر گردان چنانکه گفته است
ظهور تو بمن است و وجود من از تو به فلست نظر لولای لم اکن لولاک به صاحب حسنا از آئینه می باید که در وی تماشا
بحال خود کنند اگر چه اصل حسن محتاج آئینه نیست اما تجلی و ظهور مقتضی آنست حسن بآن ناز که دارد دنیا نماند عشق است عشق
خود سر سبز نیازی است نیازی است خوبان را به عشاق به و لیکن محتجب در پرده ناز به ملک روم فرماید
میل معشوقان نهان است و دستیر به میل عاشق باد و صد طبل و نفیر به حسن تر از عشق من آوازه شد بلند محمود خست
شهره عالم ایاز را به محبوبان اگر بعزت و حسن بنام و بجهت نیازی خود بایستد و با محبان التفات نکنند و خود با خود عشق باز می شود
اما عشق مقناطیس جوهر حسن است و بجا ذبه محبت حسن را بخود میکشد و بیتا بانه بجانب خودی آوردن حسن خود با اقتضای
ظهور او را بخود میکشد بلکه خود بجانب می آید محبت انظر فین است و خود محبت یک نسبت است که از دو طرف سر کشیده و پرتو
انداخته هر یکی را نامی جدا نهاده است و در هر طرف رنگی دیگر گرفته ناز و نیازی در میان آورده است اگر از رنگ دونی و غیرت
قطع نظر نمایند هر دو یکی گردد و لیکن لذت در دونی و مائی و تونی است و پیدایش عالم برای این است خود را بتکلف گیری
ساخته ام تا شاکم آن دگر که لاکم غرض عرض دعا بود سخن بجانب دیگر رفت و احکم بشکر که بجانب محبت رفت که خلاصه
کار است و دعای نازشی از محبت است و محبت را دو سبب است حسن و احسان هر که حسن دارد اگر چه اثر حسن او که احسان عبارت
از نیست بکسی نرسد محبوب است چندین مردم که در آفاق عالم هستند هر که حکایت فضل و کمال ایشان را می شنود بیشک باعث
محبتی در خود می یابد اگر چه اندر نعمتی از اینها نرسد و اگر حسن و احسان جمع گردد محبت تمام شود و کمال پذیرد و مالک تمامه
دل گردد که آدمی بر محبت منعم مجبول است و حقیقت این هر دو صفت خاصه درگاه حضرت رب الارباب است از انجا که
بر ذرات موجودات افتاده خصوص بر افراد انسانی که اتم مظاهر شیونات الهی اند خوشا سعادتمندی و حبه انیکم دی که ظهور این
صفت در جوهر ذات وی بر وجه تمام و کمال ظهور نموده از صفت کمال و تکمیل نشان مند شده باشد قدر نعمت حق باید شناخت
و وظیفه شکر سجده آورد که شکر سبب مزید نعمت است اگر چه ادا ی حقیقت شکر در نظر عقل محال است و لیکن نظر بوظائف
شرع که مولی تعالی نعمتها بر بندگان افاضه نموده و بر هر نعمتی شکر می بیند است مکن است سبب شکر شکر خواهی سجد به پای بخشه شکر
خواهد قعد به این در عبادت بند نیست و عبادت مالی هم برین قیاس است و التوفیق من الله اینجا نکته ایست باریک که
شکر را بجناب قدس حق نیز نسبت کرده اند که والله شکور حلیم چنانکه بندگان شکر مولی تعالی میگویند وی تعالی نیز شکر
بندگان میگوید یعنی جزای شکر ایشان میدهد و سبب مزید نعمت میگردد اند تبارک الله و چون وی سبحانه جزای بنده
میدهد از باطن بنده نیز می باید که بجناب حق چیز را رجع گردد و آن مزید محبت است پس شکر بنده سبب مزید نعمت است
از خدا و شکر مولی تعالی موجب مزید محبت است از بنده و هل جزاء الا احسان الا الا احسان از انجا منست و نعمت از انجا
محبت و خدمت و نعمت دادن نیز اثر محبت است نخست ترادوست داشت و نعمت داد تو نیز اراده است دار و طاعت

کن پس دوستی در هر دو جانب ثابت نشسته اینجا سر بجهم و بجهنم پید آمد و محبت تا بیکانگی کشد نایستد اینجا توحید ناشی
گردد و آنکه همه را یکی می شناسد و یکی می بیند از زور محبت و غلبه استغراق است و الا خدا را ست و بنده بنده تا اینجا باید رسید
باقی سر حقیقت را بسجده باز گذاشت و ان شاء الله اعلم باز سخن در محبت افتاد و از محبت بتوحید کشید سخن بجای رسید که آنجا سخن
نیست **قلم اینجار رسیده سر بشکست** و عاقبت خمسیر باد

الرساله الساتیه الخمسون اسقاط اعتبار الاجزاء والاشياء عند ملاقات القلوب والارواح

انشاء در سوره - اعلم ان الله على كل شيء قدير وان الله قد احاط بكل شيء علما - بسم الله فاتح الوجود والحمد لله منزه كل موجود
لا اله الا الله توحيداً مطلقاً عن كسف و شهود به سداً و الامرو اليه يعود و سبحان الله منزه عن اوراك كل من سوا من شاهد
او مشهود و واحد احد كان ولم يكن معه شيء وهو الآن على ما عليه كان قبل حروف الحمد و دوا حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم كنز
اختصنا به من خزائن الغيب هو اسباب الجود استنزل به اكل خير و ادفع به اكل شر افترق به اكل رتق و ان الله وانا اليه راجعون
في كل منزل او هو نازل في كل حال مقام و خاطر و وار و قصد و ورود و الله هو المرجو بكل شيء هو المأمول المقصود به الاول
و الآخر و الظاهر و الباطن هو بكل شيء عليم قبل كون الشيء و بعد الوجود باطن الالهية ظاهر بالوحدانية و عنه و به كان كون شيء
ولا شيء الا هو با حقيقته المعدم و المفقود و الاحاطة الواسعة و الحقيقه الجامعة و السر القائم و الملك الدائم و الحكم اللازم اهل
الحمد و الشان كما هو في حق الله على نفسه فهو الحمد و الحمد و صلى الله على الاول في الابد و الوجود الفاتح لكل شأ به و مشهود السر الباطن
و النور الظاهر و الروح الاقدس على النور الاجمل السبي القائم كمال العبودية في حضرت المعبود الذي من انفيض على روحه من حضرة
روحانية اتصلت بمشكاة قلبه اشعة النورانية فهو الولي المقرب و العبد المسعود و على آله و اصحابه خزنة اسراره و مطالع افكاره
كنوز الخفائض و هداية الخلائق و على سائر اولياء الهمة و مشايخ ملتبه بدهة طرقت الحق و محي علوم الدين و سلم تسليم كثيرة و سبحان الله
و ما انا من المشركين حسبى الله و نعم الوكيل و لا حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم هذه كلمات نص كمال العارفين بقلوبها تمهيداً
لمكتوب ارسله الى بعض السادة من اهل الحرمين الشريفين و هي هذه اما بعد فقد وصل اليك كتاب كريم جليل من سيد كريم
جليل نسب حبيب عالم فاضل عارف كامل نقى نقى قدوة اكابر الحرمين الشريفين و زبدة اماجد المقامين الكرامين سلامة
بيت الشرف و الطهارة و ذرية دار الفضل و الكرامة المنجذب بجلية الى مولاه و المنقطع بصدق همه عما سواه سيدنا و مولانا
السيد العارف بالله مولانا السيد علم الله بن عبد الله من اولاد اكرم اولياء الله الذي قدمه على رقاب جميع اولياء الله و رضی الله
عنه و ارضاه كتاب عزيز يجد و عمه المحبة و يصوم عزم الوصال عمر دار القلب و وسع و ادى الخيال كتاب تفوح منه روائح
الحقيقة و يتبوح اسرار الجذب لابل الطريقة و يذكر ارضاء مبالكة زلواها الله بركته و تعظيماً و معابداً التي كان الملوك بها هذه
خليفاً راجيان يعترف بترتها و اخذ اقصاها بالتغفر بساحتها البقاء و تحضر على ما فاتته من الواهب التي يحل و صفاء و تعريفاً و تهج
اغوا فاكاً من تلك المقامات العشرية و الحضرة المنيعة بريق الحمى الفضة من الحيا طرى فبقى نوى و ذكر الى الزيادة و يهيج
و شوقاً و قست بهجت و ادى الى حمد الصبا و النقا **صدي** انظر ايام مضت في ولومته و فم كان صفاء باهلي و اطياباً

فلا عيش الا في موافق جسمي اما سوى هذا فعندي كالسباب والعبء الضعيف قد كان بهامة مديدة واليامة مديدة وكان مستفيضاً
من الانوار القدسية والمجديدة في حضرت مولانا سيد الشيخ عبد الوهاب المتقي قطب الوقت وصاحب الزمان الشمعة المضيئة من السند
في ذلك المكان كما كتب بعض مشايخ ائمتنا الى اهل مكة في تعريف هذه الشيخ واعلمكم ستم هذه الكلمة بركة من الاصحاب الاخوان البصير
فضائله وشواهد بعين العيان فانه رضي الله عنه كان مشهوراً في ذلك المقام من الاعيان والاعلام وشيخه الشيخ الامام الاجل
الاکرم والفرد الاوحد الاعظم الشيخ علي المتقي اطهر واظهر واثمروا غني عن التوصيف والبيان ولعل الملوک قد تشرف بكم في ذلك المقام
الشريف بل قد نظن انه قد جاء معكم في المراكب الهندية سنة الف ولا يدري انكم مقيمون بهذا البلاد وبذلك الزمان او جمعتم بالخير
والكرامة الى مكة ثم جئتم مرة اخرى والله اعلم الاشتياق الى حضرتكم غالب لكن قد رزقناه لارادة العباد سالب ومع ذلك
نرجو الله ان يخففنا بهذه الايامه ولا يحرمنا من بركات عباد الصالحين ولا يتركنا في ورطة الحرمان في الغرامه وانتم اهل الجذب القريب
محل خرق العادة ونحن من اهل الطلب الوجدة والارادة فان قص الله بيننا وبينكم بالملاقات فماذا لك على الله بغريز وبعلى كل
شي قد يدرك الاملاقات القلوب وقع ليس في طريق المحبة مراحل القرب لا قليل ولا كثير ونذكر حكايته حضرت البال مناسبة الوقت
ما الحال وهو ان السيد الاجل الاكرم الامير السيد حاتم اليميني النخاعي من بني الابدال رجل مشهور بذكور من رجال الله في تلك
البلاد ومن خيار عباد الله المقربين ومن سادة العارفين وله ديوان شريف مشتمل على الحقائق واللطائف ومن كلامه قدس سره
في بعض مسائله قد نطقتم التراجم الالامية والاسنة الربانية بكلمة نورية واشاره روحية ان من ترك هم القلوب لا جل الله
اورط الله حياة قلب يصير بذلك كسير اعزى اذا وضع ذرة منه على الاكوان انقلب في بيابان ابرياء وقد يصير كشدة وشاكلة في فعله
ولا شك في ذلك عند اهل الايمان بالله وبآياته واولاده المتسكين باويل محبة انبيائه واصفيائه والمقصود انه قصد هذا السيد حاتم
زيارة سيدنا الشيخ عبد الوهاب وجاء من الخابذة القصص الى مكة المشرفة فجلس في الحرم واستاذن الشيخ ودخوله عليه فلم ياذن له الشيخ
وقال ملاقات القلوب اوقع فربح السيد حاتم راضياً عن الشيخ بهذا المقدار وقد نقلت انا هذه الحكاية لاحد من سادات
العباد وتجب من ذلك فقال يا اهل الابل الاستقامة والكرامة مثالي آخر لا يدركه ولا يدريه اهل الرسوم والعادات انتي يا سيد
هذه البقعة التي نزلتموه بقعة مباركة منزل الاخيار ومسكن الابرار والصالحين من عباد الله اقد همهمكم قدوة الصالحين
ورئيس الناسكيين مولانا الشيخ خواجه حسام الدين اجل من اهل الخير والبركة والصدق واليقين فكل من جاز به البقعة موسوم بالصالح
والفلاح ومشغول بذكر الله سبحانه في الصباح والروح به ولا حاجة الى التفصيل والبيان والعيان لا يحتاج الى البرهان خصوصاً
السيد الاجل الامير ابراهيم اجل من اهل النور والاشراق مصدوق شاب يشاء في عبادة الله المتوجه بهمة الى مولاه مبارك الله
لنا ولكم ولاصحابنا واحباؤنا وسائر المؤمنين المسلمين بن امة سيدنا محمد سيد المرسلين الفضل المخلون جميعين صلى الله عليه وعلى آله وصحبه و
اتباعه الى يوم الدين وعلى سائر اخوانه من الغيدين الصديقين والشهداء والصالحين وعلى كل من الى الله في العالمين وعلى سيدنا الشيخ محي الدين
عبد القادر المكيين الامين واخر دعوانهم ان الحمد لله رب العالمين اقول قولي هذا استغفر الله ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم
الرسالة السابعة والخمسون في ذكر الاحوال الاقوال منبهة على رعاية طريق الاستقامة والعبادة
الله ورسوله - الحمد لله الذي شرف خواص عباده بكشف حقيقة كلمة التوحيد ونور بواطنهم بنور التجريد والتقريد وحسن شأ

بمزية الفضل والاحسان البسم بكرمه من الملابس العرفانية الجبروتية واللاهوتية باللطف والامتنان فصارت لهم حقائق الصفات
والاسماء لبا ساء وكانت لهم الحقيقة في تحقيق عبوديتهم من الحق اساساً شهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة لا شاهد لها سوى
احدية ذاته والابنية لها سوى اسمائه وفانته وشهدان سيدنا ومولانا محمداً عبده وسوله الذي انقذنا من نور هدايته من تيه الضلال
وهدهم به الى الدين القيم من غير الاختباط والاختلال على آله وصحبه اتباعه جميعين بله طريق الحق ومضى علوم الدين اما بعد فقد وصل
اليك من السيد الاجل الاكرم والولي الاعظم علي بن ابي طالب علم الاعلام كتاب بل كتب لا يحيط بذكرها العقول والاولاها هم قد اخرج من بحر
باطنة الى انهار قلوبنا امواجاً وبعث من سلطان علمه ومعرفة الى بلاد اذهابنا افواجاً وامواجاً وكانت يرى متكررة وافواجاً متشابهة
لكن في كل موج درر آخر وفي كل فوج شوكه اخرى يزيد لغيرها الاحيرة تدبش والبصار لقلوب عبدة تفتح ابواب اسرار الغيوب
قد بعث مطاعنا من الباطن كوامن الاسرار واطلع شمس المعارف من مطالع الانوار فاراد الملوك ان يقتفوه وينهيب
على اتباره ويقتبس ويستفيد مما امكن من انواره واسراره ولكن يا سيدي هذا العبد ممنوع من التكلم بالحقائق والاسرار وامور بالوقوف
على بيان آداب الشرعية في خلال الآثار وقد صاننا شيخنا ومولانا سيدي الشيخ عبد الوهاب المتقي القادري الشاذلي المحب الخفي
في ما كتب له من الوصايا وهب له من العطايا قال ووصيته ان لا يتكلم بالحقائق والدقائق بل يبين للخلق علم المعاملات و
ما ينتهون به من العيوب قال رضي الله عنه ولا يقدم الباطن على الظاهر ولا يكتفي بالظاهر عن الباطن وقال كن فقيها
صوفياً ولا تكن صوفياً فقيهاً وقال ينبغي ان يشتغل بطالعة كتب الغزالي كالا حياً ومنهاج العابدين كالفنح والفتوة
والمصنوع بعن غير اهل ولا يحجب نصيب عينة كتاب عين العلم بذكر نص عبارة الشيخ ووصاه ايضا بان لا يتكلم الا في ابواب الدين
والملة وفيما فيه ترويح الدين وتجديد الشرعية وحفظ عقائد الدين واحكام السنة ولا يخرج عن اثره الاعتدال وخط الاحتياط
والاستقامة ولا يقع في اشارات الوجودية واليات الباطنية ما يوجب الحسرة والندامة وكان له رضي الله عنه في هذا كتاباً
وروايات فمن ذلك اني رايت يوماً يقابل كتاباً قلت له يا سيدي ما هذا الكتاب ما اسمه ومن مصنفه قال هذا كتاب اسمه الانسان
الكامل وذكر فيه الحقائق والاسرار على طريق الشيخ بن العربي تصنيف شيخ عبد الكريم الجيلي من اهل اليمن قال ولما كان الشيخ تفسيراً
فيه بسم الله الرحمن الرحيم في تسعة عشر مجلد بعدد حروفه كل مجلد في حروف وقال لقد رايت اربعاً وخمسة من مجلداته تكلم
فيها بالاسعة الاذهان ويضيق عنه نطاق البيان قال كان شأنه في التصنيف في الاكثر انه كان يسبح في المقارنات البراري
وفقراده واصحابه اذ ارادوا بناء او شجرة وضجوا فيه القراطيس والقلم والدوات وشيئاً من الاطعمة والنفوكة والنفرة فاذا
مر الشيخ عليها والهاجيران جلس وكتب وراق وتركها في ذلك المكان وذكر شيخنا رحمه الله اننا كنا في المركب وانا في المنام
انه جاءنا رجل شيخ كبير نوراني فقلنا من انت فقال انا عبد الكريم الجيلي جئت لادركم فلما اصبحتنا سالتنا المعلم عن مكان امره فقال
انه مسامت وعدن وقبره في الشيخ عبد الكريم بعدن فالتمس الملوك والكتاب المذكور من الشيخ ليطلع له فتوقف فيه فقال
اتريدونه واطالعه لايأس انشاء الله تعالى قال هذا توقفاً وتردداً ودفعاً للسؤال ومقصوده ان لا يعطيه ولا يسامح فيه ثم
قال يا هؤلاء في هذا الكتاب امثاله سموها بموهمته بالسكائر كان احد يقدر على التميز والتفريق فالنظر فيه مبارك الالفية
خوف الملوك والعتاب فلم يعطى الكتاب ولقد اتى عند الشيخ يوماً نسخة من الفتوحات المكية للشيخ وكان نسخة صحيحة سليمة

فغيب انابها فقال تريد ان تعلموه ويشتروه قلت ان تيسر انشاء الله قال خذوه لا بأس فان في هذا الكتاب علوما كثيرة جليلة غريبة
ولكن بشرط ان لا تقعدوا في مبهمة وموهمة وتخطون بوضحات ومع ذلك ان يوصي بحسن الاعتقاد في القوم وعلومهم وكلما اتمم يقول
اسلم تسلم واقراني في ذلك كتاب سيدي احمد بن رزوق المسمى بقواعد الطريقة في الجمع بين الشريعة والحقيقة وهو كتاب جليل عجيب
جامع بين طريقة الفقه والتصوف والعلم والحال لا ينفع به الا فقيه محب مشرف على الاحوال صوفي محقق مقيد بالاعمال لا ينفع به فقيه متعسف
عندي ولا صوفي متعسف مفرط بعيد يحفظ كلام الجائدين في جميع كلام الطريقين وقد شرح اكثر مقاصد هذا الفقيه وترجمه بالفارسية في
رسالة سماة بمرج البحرين في الجمع بين الطريقين وكذلك جرت عادة هذا العبد الضعيف فيما يصدر منه من تصنيفاتنا ليرجع
الى كلام الائمة الذين هم جامعوا الطريقين والمتفق عليهم بين الفريقين على طريقة تواليف سيدي الشيخ الامام العارف على المتيق رحمة الله
عليه حمته واسمته وقد اتفق للعبد من ذلك حتى جاوزت اثنائين وبلغت التسعين والله الموفق والمعين يا سيدي قد اقراني الشيخ
اكثر كتب القوم مما تيسر حضري في الكتاب الفصوص فانه اوقفني مقام التوقف والتسليم ولم ياذن بالتعليم والتعلم غير في اخذت منه
الا اجازه ان تفق صحبة اهل وطالب صادق ثابت في الاعتقاد الايمان ولم يتفق لي ذلك الى الآن وكان رضى الله عنه يقول ليس
الشان ان يوحى علم المعرفة من هذا الكتب انما الشان ان يوحى بالعمل والسلوك اتباع طريق الدين فاذا انجلت المرأة وصفي
القلب يقع فيه ما يقع وينكشف ما ينكشف بنور الايمان اليقين كان ايضا يقول الواجب ولا يصح العقيدة على طريق السنة
والجماعة فانه الذين الذي جاء من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم الصماتية قال بعد ما استحكمت هذه العقيدة وصحت
واستقامت بحيث تغلب عليكم ولا يبقى لكم فيها اختيار وصبر مضطركم قبولها واعتقادها ان طالعكم كتب القوم وستفهم
منها نحن مبارك لكن بشرط المذكور وهو عدم الوقوع في المبهات والموهبات بحسب المقدور وقال فان رايتهم فيما ينقل
من كلمات اهل الحقيقة ما يخالف ظاهر الشريعة عارضوه تارة بنفي نسبتها اليهم واخرى بتاويلها وتطبيقها بالحكم الظاهر والحق
القويم فان لم تيسر التطبيق والتاويل فالاحوط التوقف والتسليم قال الشيخ الامام العالم العارف القيم الفاروق سيدي احمد
بن رزوق رحمه الله في كتاب قواعد الطريقة يعني العلم على البحث والتحقيق ومعنى الحال على التسليم والتصديق فاذا انكمم العارف
من حيث العلم نظر في قوله باصلا من الكتاب اسميه واشار بسلف لان العلم معتبر باصلا واذا انكمم من حيث الحال سلم له ذوقه
اذ لا يوصل اليه الا بمثله فهو معتبر بوجدانه فالعلم به مستند لامانة صاحبه ثم لا يقتدى به لعدم عموم علمه الا في حق مثله وقال ايضا
يعتبر الفرع باصلا وقاعدته فان وافق قبل والارد على مدعيه ان تاهل او ياول عليه ان قبل وسلم ان جلت مرتبة علمه وادانته
هو غير قارح في الاصل لان فساد الفاسد اليه يعود ولا يقرح في صلاح الصالح شيئا فخلالة الصوفية كاهل الا هو امن الصوفيين
وكالمطعون عليهم من المتفقيين يرد قواهم ويحتمل فعلمهم ولا يترك مذمب الحق الثابت بنسبتهم له وظهور بهم فيه وقال ايضا
قال شيخنا ابو العباس الحضرمي بعد كلام ذكره الجاهل من يوحى اليه شي من هذا الكلام وما يفهمه معذرة لمسلم له حاله من باب الضعف
والتقصير السلامة وهو من ايمان الخالفين من يفهم شيئا من ذلك فهو لقوة ايمان معه والتسارع دائرة علمه ومشهده واسع سؤالا
كان معه نظمة او نحو بحسب ما في القوالب من الودائع الموضوعات على اي صفة كانت وهذا شيء معروف مفهوم وهو عجيب انتهى
وكان سيدي شيخ عبد الوهاب يقول المراد بالنظمية المعصية بالنور والطاعة وقال التوقف في محل الاشتباه مطلوب كذمه

فيما تميز في جهته من خير أو شر في الطريق على ترجيح الظن الحسن عند موجه وان ظهر معارض وقال قوم ما دى اليه الاجتهاد حزم به فلم يلطون
 الى الله من ثم تختلف في جماعة من الصوفية كابن الفارض وابن جلابو العفيف التلمساني وابو بن واسكين وابو اسحق لتحسين التستري وابن
 سعيد في الحاشي والمراد بالحاشي هو الشيخ ابن العربي لانه من اولاد الحاشي الطائي وهذا الشيخ قد اختلف فيه الناس قديما وحديثا وهو
 بحر مواج في العلوم والحقائق والمعارف موصوف لكن في طريق البداية والاتباع غير معروف قال ابن رزوق كل شيخنا ابو عبد الله
 القوي رحمه الله وانا سمع فقيل له ما تقول في ابن عربي فقال عرفت بكل فزمن اهل كل فن فقل ما سألتك عن هذا قال اختلف
 فيمن الكفر القطبانية قيل فما ترجح قال لم تستمع لاني في التكفير خطر او تعظيمه ربما عاد على صاحبه بالضرر من جهة اتباع السامع
 به طاعة وهو بريء والمشهد اعلم وكتابت في بعض الحكم بما يفهم من ظاهره ويتبادر الى الفهم على التردد والاعتبار بلا شبه عند ذوي البصائر
 والابصار والواقع فيه بالتقليد واستقواء كل ما فيه بعبية وليس طريقة المقصود في العلم بالخصوص والفتوحات ونحوها وما
 حقيقة المقصود صدق التوجه الى الله من حيث يشاء الحق وبما يرضاه كما هو مقام الاحسان المشار اليه بقوله صلى الله عليه
 وسلم ان تعبد الله كأنك تراه فالاسلام اشارة الى الفقه والايمان اشارة الى الكلام والاحسان اشارة الى التصوف كما جازى في الحديث
 جبريل يا سيدي كان الذي من الفقر والواحد من العاشقين وكان كاسمه سيفاً قطعاً للاعيان وما حياً للآثار وكان مشرباً التوجيه
 توجيه الوجود وقدرته في الفروق والشبه وكانت لطفاني بحججه وكان يضعني من شيء حال ومقاله وكانت ذاهل في اوان الصبا
 قايروا فاستد في ميدان علم الظاهر وتخصيص وتبسيط في سب مني شيء من كان في الحال ولكن لما كان قل في القلب من
 اول الامر من علم الصبا استقر في الباطن بحيث لا يقبل السجود بحد في باطني فشا على التوحيد والوجود الا الله الواحد الصمد الشهيدي كل
 ما ذكره في بابل هو الموجود والمشهور ولا يعقل عند شيء هذا التوهم يقولون به طور وراة طور العقل لكنه عندى بحكم الانصاف الاتصاف هو الحق
 الثابت احتل شدة باطني اذا يكون سوي الله في كماله ثم لم يكن مع شيء من اين طر سواه وما كان واده وما به المكنات معدومة في حد ذاتها
 فما ظهر فيها الا وجود الحق من الحق سواء يقول بالاجاد الاشياء او بظهوره فيها او تمثله **ب** عبارة تاشي وحسبك واحدة
 وعندى ان القول بعبادة العالم كفي في رعدة الوجود في القول بان ليس في الوجود الا الله وقوله الله ولا سواه وامثال ذلك
 وقد قال بعض العارفين لا يعقل الله والكثرة من الوجوده وجه سوى التوحيد وكان الذي قيل بالفارسية انجاسه عبارت ست بهما از
 درست وجهه بدو مستعمل هم او مستكان يقول حسن العبادات همه از دست ومعناو معني همه او ست فان من غلب على طم
 التوحيد يفهم معنى التوحيد من كل عبادة وبكل اشارة وكان يقول والذي وكان يشكل عليها القبول بالتوحيد فلما تعقلنا معنى
 التمثل حل الاشكال وارتفع الاشتباه في الحال لان في القول بالتمثل يكون اعينية والغيرية كلاما محفوظان ويصح معنى قوله تعالى
 والله من ورائهم محيط بحقيقة التمثل باقية على ما هي عليه ثابتة في حد ذاته لا تغير فيه ولا تتحول مع ان مثال الذي تمثل به عينه
 باعتبار الحقيقة دأتم سواه وهو صورة العلمية التي افاض عليها وجوده بقدره له على هذه الافاضة مما كان تيمثل جبريل بصيرة
 وصية وقد قال الله سبحانه فتمثل بها بشر سواها فهو الظاهر الساوي في جميع الذراسي من الانفس والآفاق مع بقاءه على مكان
 عليه من البطون والاطلاق هنا ولكن شهودنا يا سيدي الحق ليس على هذه الطريقة التوحيدية المتعارفة كما يقولون انا نشاهد الحق
 في الاخيار وكل شيء منظر ومرة لشهوده بل شهودنا متعلق بالاحدية المطلقة التي هي غيب الغيب مع قطع النظر عن الاشياء

والتوجه الى الله تعالى
 وهو الذي لا يشاهد
 بالحواس ولا بالابصار
 بل بالقلوب والافئدة
 والاشياء كلها
 هي صورته وصورته
 هي الاشياء كلها

والاشياء من جهات متعلق بالمطيفة المدرجة بالحقيقة المطلقة التي اسم الله وهو سماه وهد لوله مع قطع النظر عن اللغة العربية والفارسية
او التوكيدية والمندرية وشهود الذات مجردة عن الملاحظة معاني الاسماء والصفات وهو ذكر الخفي وقد يكون هذا في الابداء فعلا من
الذكرية كلف فيه ويصير بعد ذلك سعة لا اختياريه فيها فلما ان الباحة لا اختياريه في الابصار ولو تكلف في نفسه عدم حصول
لما قدره وقد يغيب الذكاء عما سوى الله وفي هذه الحالة وينسد ابواب الحواس ولا يمكن الذهول عنه ولا يتصور وقد ينزل في هولاء
ما لا يلتفت الى شئ ولكنه اصل حضور حاصل ولذا ذكر في هذه الاحوال ثلثة اولها كالوجه فانه قد يحصل في هولاء ما عنه بالتفات النفس
الى شئ مثل ايكايات مع الاصحاب ونحوها وقد يكون مثل انظار المعلم كالباني ونحوه يظن فيه سبب عن اليد ويرجع ويحس
يا دني تيجر ودعاء وقد يكون بحيث لا يسيل للذهول اليه كالعطش المفرط فانه لا يمكن الذهول عنه قطعاً وللقوم خلاف في دوم
بدا النسبة نقيل تدوم وقيل لا تدوم وتيسر في عدم دوامها بقوله صلى الله عليه وسلم في مع الله وقت الحديث ويجاب بان المراد
في مع الله وقت دائم مستمر على خلاف ما يكون لغيري كما قال سبست كميكم وايم شئ والتحقيق ان الدائم المستمر هو اتصال الشئ بالقلب
وقد ينقلب الروح وان شغلته المحبة عن التفات الى ما سوى المحبوب لكن قد يؤثر فيها مجاورة القلب ويقتوتهما مع هذه النسبة
التي اشرنا اليها هي النسبة النقشبندي ولما بيان خاف في كلامهم وعيان كاف في قلوبهم وحاصلها نحو نقوش الاعيان عن لوح
الادراك تصفية القلب عما سوى المشهود طريقهم طريق لتصفية وطريق السلوك المتعارف طريق التزكية وفي طريق التزكية
معاملة مع النفس ونزع وبدال معها وفي لتصفية في هولاء عن النفس وصفاتها وعن كل ما سوى المذكور وكان الداعي اليها والامر
للها ليعين في بلده هذا الشيخ العارف الكامل ستر الله الاعظم ونوره الائم سيدنا ومولانا خواجه محمد الباقي قدس سره الاصفى
وكان من رجال الله المتصور بنور ذات الله صورة ومعنى والمتصف بصفات اهل الخصوص ظاهر او باطنا وهو من مشايخنا هذا الامر
جزاه الله مناخيه او كان قدس سره يقول في النسبة غايه حظ روحانية العديد من فلات الله ونهاية نصيبه منه واما الكليات للآخر
التي هي آثار التجليات لصفاته التي يحصل لاهل السلوك من كشف العوالم ووجود المراتب فشي آخر هذا وقد قرأنا من كتابكم نشر
من المعارف والتحقيق ما لا يسعه المقال مع ذكر الولد الاخر الاحق نور الحق كما شاهد وشافه من احوالكم وادراككم من احوال الغالب
والجانب السالب ما سمع من اسالكتم من الاخبار في صدق الهممة وعدم الالتفات الى الاعيان وبلوغ الهمم في ترك الدراهم و
الدناية وقلته المناهم والذكر الوافي والقلب المصافي واختيار الغيرة والتوكل على الله والانعطاف عما سواه وكل ذلك عيب
غريب لا يتيسر الا بفضل الله وتوفيقه ولما سمع الملوك حمایر صفاتكم وتصور مزيد خيركم وبركاتكم وكوكنم قادين من تلك المقامات التي
ترتكب فيها البحار والهج وبهم قد ينزل في طريقها الاموال والمهج اضطروا الى ان يدرك عندكم وتيسر بصحتكم ولكن يا سيدي العبد
معدو ولا باعذار تجار فها نفوس اهل العرف والعادات التي يجدهم ويرهم عن الوصول الى محال الخيرة والسعادة حاشا وكلا
انما ذلك طمان التكميل للمحتالين والافقر ولا المساكين يا سيدي اني لما كنت في خدمة سيدي الشيخ عبد الوهاب المستقر حضرت عليه
احوال من منبأى وما في وقلت يا سيدي انا امر نشأت من من صغري في الرياضة للعلم والتعلم اعتد لصحة الناس والاختلاط
معهم والدخول فيهم ولما حصل بفضل الله طرق صلاح من في لك تفتيت وطري حاجتي ما هنا لك معاني بعض الالحاق الى الخرج الى
ارباب الدنيا فاذا كنت سلطان الوقت والامر افاغتوا بشاني ورفعوا مكاني وارادوا ان يكثر واني سوادهم ويحكموا وبعدها

بهذه الضعيف صورهم وموادهم فماني الله ولم يتركني معهم واوجدني قلب عبده جذبه هدايا الى هذا المقام الشريف ولما قصته
 عجيبته وحكاية غريبة ذكرتها في اول تاريخ المدينة الذي الفته سمي بجذب القلوب الى ديار المحبوب لما وصلت هذا المقام و
 حدث بزيارة سيد الانام عليه الصلوة والسلام وقعت في خدتك وتشرفت بصحبتك سرى الى قلبي شئ من نور الايمان والعمل ما يرد
 على قلبي ما كان من بقتية المحرص والامل فالآن اريد ان اسلك طريق اتباعكم وادخل في زمرة الفقراء من اشياكم فسكنت الشيخ
 واطرق مليا ثم رفع راسه قال سبحان الله ما احسن هذا الكسر حرقه وجلس في زادية العزلة والجمول فهو على مرتبة في الوصول
 والقبول ثم قال ولكن هذا امر صعب شديد وثبات القدم فيه بعيد والاصل في هذا ان يشترك له روال الناس في الطم في خيهم
 ويحتجب عن شرمهم فلذلك لم يخاطب المملوك الناس وحصل له مما في ايديهم الياس ولم يذم به عيب الرجوع من الحج كما هو عادة بعض
 الحجج من اهل المحرص الامل والحجج الى ديار دكن ويجا فور وبران فور ونواهما ما يجب على الفقراء اهل هذه الطريقة منه الهرب والنفور فجا بحمد الله سالما
 عن الكافات غانما بما شاء الله من البركات فحلته المملوك عن حقرة الدنيا الذي هو مكان الفقراء والمساكين العاشقين المحبين المتزعم بالفقرة متوكلا على شجاعتها
 فضله وكرمه في دنياه واخره قال الامر الى ما ان بفضل الله الكريم المتعال والقصة طويلة يخاف في ذكرها بالاسامة والمملال والمقصود
 ان الشيخ قد امرني بالخلوة والعزلة والانفراد ولكنه قد تساهل وتسامح في ذلك ملاحظته ونظرا للاعتبار ولم يترك جانب الرخصة
 راسا فخافته ان لا يسي في ذلك شدة وبأسا فكان هذا العبد الضعيف يمضي اوقاته بما شاء الله من الاعمال والاشتغال
 ولكنه كان يخرج الى بعض المواضع في بعض الاوقات والاحوال ويندم ويذم بعض الاحباب والاصحاب من اهل النحر ويترك
 بصحبته ويقترب من خدته مامونا عن وصية الغيور والحق اضير ثم سلف الله على ياسيدي جللا من اهل سلسلتنا من عشاق الحضرة
 الجليلانية ومجذوبا سكرانا بشرب المحبة العرفانية فنجرتني في الزنى الخلوة والعزلة والانفراد ومنعني عن الدخول على الناس
 والتردد الى بيوتهم وصحبتهم لو كان مع الفقراء والصالحين من العباد ووجدني ذلك بالغ ولم يتسامح قطعا وقال يا هذا لا يطلب منك
 عمل غير هذا وقال ولا اقول انه ذلك من عند نفسه وانما هو امر موكد من مكان آخر فليكتب فالحكمة بالسؤال عن الاطلاع على
 حقيقة هذا الامر واكتشاف حليته الحال فقال تدعو الله ان لا يطلعكم على حقيقة الامر ولا يكشف عليكم حتى يبلغ الكتاب اجله وينظر عند ذلك
 ما هو المرجع والمآل بشرني بان فيه خير كل خير انشا الله تعالى وهذه الحكاية ايضا طويلة يناسبها الاختصار فالامر واضح عند اهل البصائر
 وذوي الابصار ولم اكشف ياسيدي هذا السر بغيركم بهذا البيان والتفصيل والله اعلم وهو على ما اقول وكيل فمذاشاني وانا متحيز في
 امرى ولا ادري ما يفعل بي وماذا يكون عاقبة هذا الامر تاركاني ذلك للاختيار والتدبير الى تقدير العلم الخبير اقول **و** ضيقت
 بما اقسم الله لي به وفوضت امرى الى خالقي به لقد احسن الله فيما مضى كذلك حسن فيما بقي به والمسئول من الاحباب الدعاء
 والاعانة والامداد بحسن التوفيق ثبات القدم على طريق الرضا والسداد ونهم مكان بلد الله جاريته الله جل جلاله المعنى المراد عند اهل الله
 وسخ الفقراء والمساكين المحتاجون الساكنون الباسطون يد الفقراء والفاقة والبالادون في طريق الطلب غاية الجهد والطاقة
 والناقصون في جميع مراتب الكمال والقاصرون عن كل مانا كل الرجال والمتضرعون الى الله والراجون فضله وكرمه بوسيلة خواص
 عبادة المقربين الذين هم سيوف القدرة ومقرب الحضرة والمتوسلون بهم في امور الدنيا والدين مستبركين عن حولنا وقوتنا و
 مخبئين عن الدعوى وادعائهم ليس فيها والتفوق والغلبة على الناس اعلانا الله من ذلك غير شين لانفسنا شيئا سوى **الحمد**

تاريخ

تاريخ

والتقصير والفقر والافلاس وبعد تمهيد هذا الاعتذار وارتكاب هذا الاخطار وحمل هذه الاوزار لا عذر لنا ان جذبتنا احد من المجذوبين المحبوبين
وتظهرت فينا بقوة وقدرة من وراء مسحة الناسوت من باب عالم الملكوت والجمود بطريق مخرق العادة كما يكون للكاملين و
المؤمنين لمزيد يقين اهل الطلب الارادة حتى يقوم الحجة وتنقيح المحجة ويضيق عليهم الارض ولم يضيّقوا الصبر والتوقف والتردد ولو على
الطريق التقدير والفرص ولو ظهر مثل هذا الاعتذار ولا صبر ولا توقف ولا اختيار **س** تجلت لما ان تجلى فلم الحق : واتي محب
اذ اتجلى تجلداً هذا وان لم تكن نحن اهل الجذب قابلاً للكشف لما في ظاهرها من الاضرار والاثقال وفي باطنها من الحجة والظلال فلما بدت
تخضو بالشئ من فضلكم وبركاتكم ما عندكم من الاذكار والاواراد والاحزاب خصوصاً اربعين دعوة للحضرة القادرية الجليلانية افاضت
عليها من بركاته وبكات علومه كما شتم بذلك في كتابكم الذي شرفتمونا به وانتم من اهل الجود والكرم فلا عرو للمساكين ينوح من الكواكب
ان يلوح وعندنا يا سيدي دعاء بركة الايمان لسيدي غوث الثقلين رضي الله عنه وصيغ للصلاة له وقد اجابني سيدي الشيخ عبد الوهاب
بحوات واوارد واحزاب كثيرة منها حزب البحر والحزب الكبير للقطب السامي ابي الحسن الشاذلي وحزب تلميذه الولي المكا شفي ابي العباس
المري ومناجات ابن عطاء الله الاسكندر الذي كتبه في آخر كتاب الحكم مع شرفها سيدي احمد بن رزوق وحزب الشيخ العارف
الكمال ابي مدين شعيب الذي كتب للملوك كلمات عديدة منه واليكم وشرفتموها بما لا مزيد عليه وحزب الشيخ العارف الموحّد محمد بن
العربي وحزب الفتح للشيخ الامام العارف بالله ابي الحسن البكري واوارد ولده الامجد الفخيم الشيخ محمد البكري وغير ذلك بما يطول
ذكره وعندنا دعاء سيف الله للشيخ العارف بالله سعد الدين الحموي ملتقطه من ادعية بعض اهل بيت النبوة سلام الله عليهم
اجمعين ودعاء سيدي سيدنا مولانا امير المؤمنين يعسوب المسلمين علي المرتضى كرم الله وجهه وكتاباً خفي في دعوات الامام الكامل
المكمل الامام زين العابدين سلام الله عليه على اياه اعظام واولاده الكرام ولكن لتعطش غالب يا سيدي الى اوراد حضرت پير
دستگياره اصل كل مطلوب عمدة كل مقصود يا سيدي قد اجازني سيدي الشيخ عبد الوهاب بكتب القوم وطرقهم سلاسلهم واجازني
من اربع سلاسل القادرية والشاذلية المدينية والكجشتمية وهذه الاجازات حصلت بحضرة علي المتقي من الشيخ محمد بن محمد بن محمد
السخاوي كان في المدينة المطهرة رجل من الافراد صاحب مقام التجريد والتقريد والتوحيد لكن الملوك مقتصر على النسبة القادرية
وحدوا واقف على باب فضلها وكرمها ولقد كان للعبد الفقير تعصب في الشيخ كان لا يرى ولا يذكر احد من المشايخ على وجه لغير
والالتجاء عند ذكره وكان حاضر اتوجه فقال السيد الشيخ عبد الوهاب انتم من فقراء ومريدي ولكن شان طالب الحق ان يستفيد
من كل مفيد ويفيد لكل مستفيد ولا يغلق باب الطلب ولا يسطر على الاستفادة على نفسه فمن اين يحصل له الفائدة يرى اذ
من شيخه ومن هنا كان توجهي والتجائي الى صحبة خواجه محمد الباقي قدس سره واستفادتي منه النسبة المنتشبة بديعة بعد قلوب ومعالاة
اشارة الى ذلك منه يا سيدي قد وقعت الاطالة والاطباب في الكلام وقد يقع ذلك من الاحباب لاهل المحبة والعظم الكرام
بعثني على ذلك اني لما حربت من صورة صحبتكم اردت احصاءكم بحجة معنوية روحانية فذكرت حكايات ومقالات كما يكون
في الحضور وانا استغفر الله ما وقع فيه من الهفوات والزلزلات وما يوهيهم مع النفس وتركيتها انغوز بالشر من ذلك انه عفو غفور والمامل
من كرمكم ان تحضروا تصفحوا مما وقع من غايته الشغف والانبساط والسرور والكجور وصلني الله على سيدنا مولانا مفتاح الجود والنجاة
الباطن باب الظهور وعلى آله وصحابه واتباعه مشارق المداية ومطلوع النور واخبروهم ان الحمد لله رب العالمين

الرسالة الثامنة والخمسون بحسب النعم والبركات تفسیر سورة والعاديات

الله ورسوله - والعاديات جنحاً سوگند خورد بروردگار عالم جل جلاله با سپان غازیان که نفس میزنند و بهنگام دویدن آواز
 اسپ راسته نام است صیقل که بلند کند آواز را چنانکه عادت است و منحنی چنانکه برای علف کند و صبح آواز نفس او در دویدن و
 احادیث و فضیلت فرس بسیار واقع شده فرموده اند الخیر معقود فی نواصی الخیل شکی بسته شده است در ناصیه های اسپان یعنی
 در موی پیشانی ایشان که ام خیر بالاتر از آن که بدان اعلای دین و نگوئساری کفار حاصل گردد و فاکموریات قدحاً پس بیرون
 آرنندگان آتش از سنگ بسبهای خویش و این در حال دویدن بیشتر میشود و فاکموریات صبحاً پس غارت کنندگان در وقت
 صبح و این صفت سواران است و چون بواسطت اسپان بود صفت ایشان داشته باشد و غارت اکثر در وقت صبح واقع میشود
 و در حدیث آمده است که آنحضرت صلی الله علیه و سلم در وقت صبح نزدیک شهری و قریه که غارت کند میرفت و اگر آواز آن می شنید
 که علامت اسلام اهل آنست که باز می ایستاد از غارت و اگر نمی شنید می تاخت و میزد و فاکموریات به نفعاً پس می انگیزند و
 غبار را وقت صبح که لازم عدد و دیدن است فوسطن به جمعاً پس در میان می آیند و گریه را از اعدا دین یعنی می تازند و
 می در آیند و غالب میشوند و غارت میکنند و دشمنان دین را و این سوگند خوردن با سپان در حقیقت برای اظهار قدر و مرتبه عزت
 غازیان است که اسپان ایشان را که از قبیل حیوانات اند بجهت اعزاز و اظهار دین این مرتبه باشد غازیان را چه قدر و عزت
 خواهد بود و ما سوگند بر این معنی میخور و ان لا نلک لربک لکنک بدستیکه انسان بخاصیت بشریت و جبلت مر پروردگار
 خود را ناسپاس است و بی فرمانی کننده و بخل و رزنده است لکن و را بهر سه معنی گفته اند و بعضی گویند که مراد با انسان عبد الله
 ابن ابی مناف است و این سورة در مذمت وی نازل شده است با وجود آن اشارتست بآنکه غازیان را باید که شکر پروردگار
 تعالی و تقدس کنند که ایشانرا با عدم و دفع دشمنان باین توفیق داده است و بر بذل جان و مال خود برای حق بخل نورزند و بخرج
 و خلطنیت بطلب دنیا و سواهی حق عاصی شوند و این معنی مناسب تر آنست بسوگند خوردن با سپان و صفات ایشان
 مذکور شد و ان لا نلک لربک و بدستیکه خدا تعالی بخل و کفران عصیان انسان گواه است و از آن آگاه است انسان
 برین احوال خود گواه است بجهت ظهور آثار از وی اگر چه خافست و بآن معترف نیست و تغافل می ورزد و ان لا نلک لربک الخیر
 کشیدند و بدستیکه انسان بدوست داشتن مال سخت است و خیر بینه مال کثیر در قرآن بسیار آمده است و مال را مال بگفت
 آن گویند که میل بدان جبلت آدمی زاده است و در وی خیر هم هست اگر در راه خدا صرف کند و شدید معنی بخیل نیز آمده است یعنی
 چندان دوست میدارد مال که شکر نعمت نمی کند و در راه حق صرف نمی کند و بخل می دوزد و کفران می نماید افلا یعلم اذ ابغثا
 ما فی القبر آیا پس نمی دانند انسان چه خواهد بود حال او در وقتیکه برانگیخته شود آنچه در گورهاست یعنی زنده گردانی و شنیده ها
 و محصل ما فی الصدق جمع کرده شود و حاضر گردانیده آید چیزی که در سینه ها است از خیر و شر افعال و اقوال و تخصیص ما فی الصدق
 برای آنست که پنهان است اعمال قلوب است و عمده و اصل است و اعمال جوارح فرع است از آن و هم بهر قوم مثلی
 الخیر بدستیکه پروردگار آدمیان با اقوال و افعال ایشان در روز استجود و استخیر و اناس است و هر جزا دادن او توانا است پس

در جمیع احوال و افعال احوال از خدا باید ترسید و تقوی و زید و بانثر التوفیق پوشیده نماید که در حدیث آمده است که قرآن را طهر است و بطنی ظاهر آنکه از ظاهر عبارت وی هر حکم قواعد شریعت غریب معلوم میشود و لکن آنکه بر باطن ارباب مواجید و احوال لایح میگرد و این صفات را که بر اسیان نمازیان مذکور شد اهل باطن بر صفات نفوس کامله فرموده اند و بعدایات یعنی نفوس کمی و دند و طلب کمالات و مقام قرب الهی و الموریات یعنی برآرند و مشتعل برآزنده و با فرکار خود انوار معارف را و المخیرات و غارت کننده و غالب آینه بر هوای نفس مهادت و سستی بدست آورده غنائم فضائل و کمالات را ناگزیرانه بقاعی بر انگیزد و رشوق تحصیل کمالات غنا بر او سفلن بر جبهه پس درمی آید عالم علوی و صفت ملکوت را گویند سوگند باین نفوس کامله که آدمیان در تحصیل کمال سعادت اخروی و قرب الهی کفران و رزق و تقصیر کننده و میدانند که تقصیر میکنم و بسبب هجوم غفلت و تعلقات جسمانی و نادانی آن روز که پرده از روی کار برافت و حقیقت منکشف گردد معلوم میشود که حال چیست پس باید که مراقبه الهی را با احوال شان از دست ندهند و غافل نباشند و فارغ نشینند و الله اعلم

ترجمه مکتوبات حضرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم در غزیه پیر معاذ بن جبل که از عظام اصحابه اکابر این عصا به بود رضی الله عنهم

الرسالة التاسعة و الخمسون ترجمه مکتوبات النبی اهل فی غزیه و لید معاذ بن جبل

بسم الله الرحمن الرحیم رسول الله
من محمد رسول الله الى معاذ بن جبل این نامه ایست از محمد فرستاده خدا بجانب معاذ بن جبل سلام علیک سلامت و امن و بے گزندگی باد و همه بر تو از آفتها بگذرد و خیر و برکت از آفت بے صبری و شکیبائی دفع و فرزند مصیبت فانی الحمد لیلک الله الذی لا اله الا هو بدستی من سپاس و ستایش میکنم خدا را که نیست خدا جز او و میرسانم ترا بسوی تو اما بعد فاعظم الله لك الاجر و بعد از حمد و تعالی که بزرگ گردند خدا مر ترا من و ثواب را برین مصیبت یعنی صبر در تراجیح اجر و ثواب بنده را در مصیبت بر تقدیر صبر است اگر چه بکند مستحق عذاب و عقاب گرد چنانکه فرمود و اهلک الصبر و بد خدا و بعد از در دل تو صبر و رزق و ایاک الشکر و روزی گردانند ما را و ترا شکر نهیهای و فان انفسنا و اموالنا و اهلنا من معاہب الله عز وجل هیئت پس بدستی که از آفتها بگذرد و خیر و برکت از آفت بدهد خداست گوارا و عواریت المستودع و عاریتهاست اوست و امانتهاست اوست که پیش ما نهاده است یعنی این همه نعمتها که داده ملک ما نسخا و عاریت داده است و بامانت نهاده است همه ملک اوست هر وقت که خواهد بگیرد و بستاند شعر و الا اهل و المال الا بوعده و لا بدیه ما ان ترد الودائع و تتمتع بها الى اجل معدود بهر مند و سودمند گردانیده میشود و باین نعمتها تامت معدود و معین چند روز که حکم اوست بقبضها لوقت معلوم و میگردد و میستاند و رفتنی که میدانم ثم افرض علینا الشکر اذا اعطی پس تر فرض گردانیده است حق تعالی بر ما شکر آن نعمتها و قتی که سید و الصبر از آتلی و فرض گردانیده است

صبر فقیه کیست بماند و مبتلا گرداند تمام احوال اوقات آدمی از چهار بیرون نیست نعمت است یا بلا طاعت است یا معصیت و طایفه در نعمت شکر است و در بلا صبر و در طاعت رویت و توفیق در معصیت توبه فکان ابنک من موایب الالهیه و عوائب المستودعین بود پس تو از بخششهای خدا گوار که داده بدو ترا و ادعای آنها و امانتها و حق تعالی که نهاده بود نزد تو و متعلق به خطبه و سر و او بهره مند و سودمند گردانید ترا بوی در خوبی و خوشحالی که رشک می برند مردم بروی یقین منک با جبر کشین و گرفت اورا از تو ثواب بزرگ در بعض نسخ کثیر معنی بسیار یعنی اگر چه باز ستانید ولیکن اجر و ثواب بران داد و اجر و ثواب دی بهانه عظیم تر از همه است و در حدیث آمده است که چو جگر گوشه یکی می ستاند و میراند بفرشتگان امر میکند که برای او خانه در بهشت بنام کنند و نام آن خانه بیت الصبری و الهدی و الرحمة و الهدی ان صبر و در رحمت حق تعالی و هدایت مژده است اگر صبر کردی و چشم بر اجر و ثواب خدا داشتی اشارت است بضمون کریمه و کثیر الصابرین الذین اذا اصابهم مصیبه تقوالوا اللّٰهُ وَاَنَا لَیْهِ رَاغِبُونَ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ونا فالصبر و لا یجیب لجزعک اجرک پیش کیبائی کن و باید که باطل و نابود نگرداند ب صبری کردن تو ثواب ترا قند مر پس پشیمان شوی بروز آخرت که چهره صبر نکردم و اجر و ثواب از دست دادم و اعلم ان الحرج لا یرد شیعا و بد آنکه ب صبری کردن دفع نمیکند چیزی از معصیت و باز نمی آرد رفته را بسوس تو و کاید دفع حزنا و دور نمیکند غم و اندوه را بلکه زیاده میگرداند آنرا و ماهو نازل فکان قد چیزیکه فرود آئیده است از بلا و حادثه پس شونده و فرود آئیده است البته شعر و عوض اجر من فقید فلا تکن بفقیدک لایاتی و اجرک الهی به آنچه گم شد و رفت باز نیاید باری اجر خود را از دست مده و اصبر فان الله لا یضیع اجر المحسنین

الرساله استون یا و العبارات لیان الی اشارت

الحمد و ربنا - اللهم صلی علی محمد مصباح مشکات انوار قدسک و تمیز حضرات اسرار انسبک و علی آلک و اصحابه و اسیطوح حدود الایمان و الایقان و مرکز و ابر احاطات مراتب الکشف و العیان و علی اتباعه و اخرا به مراتق و مضاعف و معالی الهمم مبانی قواعد اسرار العلم و الحکم مجازیب سلسله جاذب القادریه الالهیه الالهیه الالهیه الربانیه و مفاتیح ابواب عالمیه المحبته الرحمانیه الصمدانیه و علی المنتهین الی حضرت اتم و الملتزمین من برکات اتم و سائر السالکین لهذا الطريق و الحارین الواقفین لفقد الرفیق انعکاس شمع انوار جلالتیه قیوم لحدیث و انجلائی مجال تجلیات جمالیته شهودیه محمدیه بر باطن مقتبس ان مشکات نور حقیقه و ظاهر مستشرقین صراط مستقیم شریعت فتاوی و متکالی باد آمین بشارت دادند که سیر سحاب نضر رحمت و مکرمت بزملاق نفاع بلادیه قلوب متعطشان وصول زلال و صلت متظان نزول امطار قربت و لق خواهد شد حیون عیون انتظار مفتوح و صدور قلوب رتجا مشروح گشت که رسد و چگونه رسد ناگاه محبوب ریح حکمت ربانیه غشیه غوثیه اقتضای تیسر آن بجانب دیگر گرد و تقلیب اصابع ارادات رحمانیه غیبیه غیبیه بمسیر دیگر بر دشواری ابرقت قواعط شاعلمه و فلما را و بافتشت و تجلت بجمع فقرای این دیار و منتسبان این سلسله علیهم السلام خصوصاً قدوة السالکین شیخ عبدالرزاق المشهور بشیخ بطلول و جواد طریق المحبه مولانا ی حاجی محمد عارسلان است احوال و صعود مداین کمال مشغول اند و السلام عقد قلب مصمم و عزیمت همت مستحکم است در وقتیکه ارادات ازلی رفته باشد

بهر هم سیر آن دیا رب برکات آتار که منتهی بدر یافت سعادت ملازمت و مشاهده انوار جمال حضرت شیخی سیدی سندی قبله گاهی سیدی
 کلیم اللهی نور الله العالم بنو حایه و ایدام یقال اللهم صل علی محمد و آلک سعادت ملاقات ایشان شود موفقی و مشرق گردد و ما ذلک علی الله عزیز

الرساله الحادیه و استون انطلاق اللسان بشکایه حال اجمران (والله و حوله)

ه آن شرح که در دم به در مان دانست پدشوار من عمره آسان دانست گفتم صنما ز وصل نو مید شدم گفتا که مشو هنوز
 نتوان دانست و نو میدی نظر باعمال و احوال خود دست که تمت مسببیه و علیته بران نهاده و آنرا شایسته قبول و قابل وصول
 درگاه نمی یابد و امید نظر با اعتماد کرم که می ذی الا فضال است که فضل وی مسبب تمامه سباب مفتوح جمیع ابواب است و تحقیقه امید
 و نا امیدی گرد سابقه تقدیر میگردد که بچه رفته است و نظر تقدیر و آید و شادی ابد و بنماید اگر بجانب قهر و غضب رفته اند و به
 پدید آید که هرگز روی شادی نه بیند و اگر بلطف و رحمت رفته است تا ابد الا باد شادی است که اندوه گرد سر پرده عزتی
 راه نیا به چون عاقبت این حال در پرده ایهام اجمال شادی شادی و اندوه بهم گرد و در میان بیم و امید راه رود و درین ایهام
 و اجمال حکمت است تا سطوت ربوبیت و ادب عبودیت باقی ماند و یکی باند و مطلق بکاید و بگذارد و دیگری بشادی تمام بسازد
 و بتازد و قاعده ایمان که الایمان بین الخوف و الرجاء بر جا ماند و همه حوادث روزگار و گردش لیل و نهار رنگا بهانان این قلعه و
 پاسبانان این سرای اند که تجلیات اسماء و تفضیلات صفات حق عالم لذیذ و زبرد در میان اثره لطف و قهر و ایر و حایر دارند یکجای و یومیت
 و یعز و یذل یعنی به فقر و ضحاک یکجای و یعطی و یمنع و یرفع و یخفظ همه مناشیر این حکم و طوامیر این فرمان اند پیش ازین روزگار اگر چه
 تغیر و تبدل احوال عالم و پریشانی و سرگردانی و اضلاع بنی آدم و فنا و زوال سلسله وجود و عدم و هلاک هر موجود معلوم و مشهود بود و
 لیکن خواه بجهت طریای نوع از غرور و غفلت یا بسبب حصول قسمی از آسایش و آرام طبیعت و انتمساق و انتظام کارخانه دین و ملت وجود
 اسباب مواد عیش و عشرت دمی با آسایش می روند و زمانی نفسی راست میگردند اما درین روزگار آخر چنان و چندان بجن و آلام
 گرفتار آید که تصویر آسودگی در دانی نام آسایش بر زبان نمی نشیند و نفیر و خصوصاً درین جزو زمان ناز و کرشمه محبت برنگ دیگر است
 و در سطوت و قهرمان قدرت غلبه گیر و در محال و قهر و عتاب و شکست ریخت کارخانه وجود میرود و عزت و کبریای خداوند
 اقتضای ابتلا و امتحان گیر دارد چنانچه مجال سکون آرام تنگ تیره گشته و فراهم آمدن حال و جمعیت مال از قبیل محالات عادی
 شده و قره از بی طاقی رو بفرار نهاده و حیات چند روزه دنیا را بصورت سلامت اندیشیده در هلاک بماندند و جمیع در مقام
 صبر و رضا پای استقامت فشرده در هر کس حق قرار گرفتند و شهید شهادت چشیدند و بموت احباب و اصحاب بجن و مصائب گرفتار آمدند
 و الله اعلم تا آخر این حال چیست و تا کیجا میکشد و بچه چیز منتهی میگردد خداوند اینها عاود و ثمودیند که بصیر قهر و غضب ایشانرا
 هلاک کنی و استهلاک و استیصال نمائی امت مرحومه محمدیه اند که ایشان وعده بفضل و کرم و مهربانی و آسانی رفته اینهمه سختی
 و تنگ گرفتن چیست آخر حقیقت کار و حکمت دران تو میدانی و توفی رحیم و لطیف بلطفهای نهان و آشکارا و انت ارحم
 الرحمن سخن دراز شد و از راه مقصود اندک دور تر افتاد مقصود بیان حال ضعف و ناتوانی و وحشت و حیرانی خود بود که
 با وجود ضعف پیری که در بے دوا و مرض بے علاج است بیمار بهای غریب و ضعفها شکرت استیلا یافته و ما لازم وقت

و حال این شکسته بال گشتم است که از سطوت آن قوت حرکت بدین سکون قلب فراخ وقت و سلامت حال روی بخدم نهاده و بنیه
 این حقیر در صل ضعیف افتاده و تمامه عمر مشقت و ریاضت گذشته و الآن پیر پیاورد یافته و بیمار بها علاوه آن شده دیگر چه حال باشد
 انچه در علی کل حال جز صبر چاره نیست و از رضا و تسلیم گریز نه و اگر چنانکه قوت بدنی روی با خطا آورده و از پاسه افکنده است
 هست قلبی و غذای روحانی که عبارت از حق و توجه درگاه و التجا بحضرت اله است مدنی نموده و قوت مافی افرو و مطلق محو و تلاشی فرستاده
 اندازده وجود بعالم عدم رفته بود و پیر مرا امید وصال تو زنده میدارد و اگر نه صدر بهم از هجر تست بیم هلاک و با بکمال
 این ضعیف دین بکمال شوق منظر است یا ازین ضعف بر آورده قوتی عطا کنند و بحال آرند یا چند گاه بهین ضعف و ناتوانی بگذارند و
 بقای بخشند یا بر دارند و آن عالم بر بند هر چه حکمت و قدرت و می تعالی اقتضا کند راضی است **و** رضیت بما قسم الله لی به
 و فوضت امری الی خالق **و** لقد حسن الله فیما مضی به کذلک بحسن فیما بقی به رضینا بقضا الله **و** ما بستم دوست دارم
 اختیار خویش را به صلاح ما همه آنست که تر است صلاح **و** تا آنکه تسلی خاطر بدین میدارد که بر فاقته توفیق از مضیق این
 دیار بر آمده و در قضای سیر و فی الاصل پای نهاده روی صدق و اخلاص با مقام شریعت که موطن این روح و مستقر قلوب
 اهل فلاح است خواهد آورد و خود خواهد نمود و بقیه عمر را آنجا گیرانی اکنون را و همت فندان پذیرفته و راحه قوت شکسته پایی شده
 و جز صبری در دیار دوری و مجوری کار نمی بیند تا آخر کار رسیدن ان الله علی کل شیء قدیر کوس رحیل بگوش جان میرسد و
 جای تغافل نمانده اگر حکم طبیعت ساعی طاری گردد آن دیار است و الاگاه و بیگاه و متوجه و معتمد درگاه است و حقیقه مثال
 غفلت اهل عالم و غفلت و هوشیاری بران سانس است که مثلاً جمعی در لشکر گاه افتاده از بارگاه سلطان آواز کوس رحیل
 می شنود و دستاور سفر میکنند و دل از اقامت گاه بر میدارند ناگاه زمانی آواز کوس فرو نشست باز غافل شدند و خواب غفلت رفتند
 و گمان بردند که مگر حکم سلطان اقامت شد باز آواز کوس آمد باز بر داشتند و متنبه گشتند باز فرو نشست باز غافل شدند و بخت
 و غفلت و هوشیاری میورد و میگذرد و روزی باشد که حکم رحیل واجب متحتم گردد و بر بختن یا سفر ضرورت افتد دستاور اقامت سانس
 یانا ساخته باید رفت و خواهی نخواهی دل را ازین سر اچه فانی برداشت تا آنجا که میر و ند چه رو نماید آنجا همه بقا و بقا
 و عیش در عیش و ذوق در ذوق و سرور در سرور است انشاء الله تعالی و هو علی کل شیء قدیر

الرسالة الثانية وستون اظهر لقلوب والاضطراب في حصول المطلوب بالاتباع

الله در سوره التهم الی ضعیف فقونی برضا که ضعیف اقسام ضعیف چه ضعف بدن چه ضعف دل و چه ضعف ایمان و چه
 ضعف یقین و چه ضعف عقل و چه ضعف طایع بر هم نشسته و در اجماع آمد و در حکم ظلمات بعضها فوق بعض گشته انوار توفیق
 و همت و توفیق در دل در ثبات قدم مای پو شد و بانکه چیز بی متناظر میگردد و که نیاید صاحب عقل اهل تجربه بعد آن متناظر و متغیر است
 چه بهای اهل ایمان و معرفت را بانکه هوای و هراسی و توبی که پیش آید از جای رود و حال دیگرگون گردد و عهد را فراموش
 کند و بخیال که بوده نماند و مقدمات یقینی از روی حال حکم ظنیت گیرد و اگر چه آن علم و اعتقاد که دارد باقی است این نقص عظیم است
 و عیبی تمام چرا باید که چنین باشد علاج این نمیداند که چه است دعا به مناسب حال خواندن مقدمات عقلیه و تهنیه و تهنون

و بتکلیف خود را برقرار و ثبات و داشتن سودی ندارد و علاج این تقویت و تأیید بشارت غیبیه و اشارات عینیه است
 تو مرا دل ده و دلیری بین و رو به خویش خوان شیرین بین و اشارات عینیه و دلیری پای ثبات و بطریق تفرقه و فتنه تصور احوال
 اغیار اهل روزگار هست که صاحب سطوت و سلطنت و امر و نهی و غلبه و قهر مانند بارها با نفس میگویم که رین مدتها بیست و پنج سال
 که بعد از قدم سفر حج از رین شهر بهین وضع یا قریب باین گذشت و هرگز آزاری از کس ندیده و ابتلا نیفتاده و دیگر خوف چیست
 گمان بخواند نیک و از مسترس بهیت محال است چون دوست دارد ترانه که دوست دشمن گذارد ترانه باین طریق شرط و تعلیق گفته است
 که چون دوست دارد ترا تحقیق دوستی و یقین بدان مبهم و نامعلوم و الله اعلم این را نیز از سوا اس شیطان و تصور و تصور و توهم
 میدانم که معدوم را در حکم وجود آورد و بهوم را بصورت معقول نگارد الیس انت ربکا و عبده و یخوفونک بالذین من دونه و من یفعل الله
 فما له من بادر و علاج این درد و دفع این ضعف نیز همانست که گفته شد بلیت همتم بدرقه راه کن از لایزال قدس که دراز است به
 مقصد و من نوسفرم چون تنگدلی و بی حوصلگی و وحشت نفرت بر تنبایت سیده بار با خیال سفر در سرفرازی تا از تنگنای محنت برآمده
 گشاد سینه بدست آرد و بقیه عمر در آن مقامات که مقرر است و سلامت و موطن ایمان و امانت اند و هرگاه آنگاه تحفظ الناس
 من جوامع و الذین تبوء الدار و الایمان در شان آن اماکن و ساکنان آن وارد شده است بگذارد تا بضاعت فطرت و نقد
 خود را از تحوّل اغیار و تحفظ ابنای روزگار بر باند و تعویل و تطبیق امر از و الزام خلوت باین عزیمت سفر و ارتکاب خطر آن
 می نماید که امر بنا بر آمدن و بجنبه بقصد ترک صحبت اغیار و قطع الفت یا رود یا راست و گم شدن قید تدبیر و اختیار این سفر متنافی
 ایست بلیت بلکه عین مطلب مقصد است بلیت سوی صحرائی که سیر و تماشا میروم شهر برین بی تو تر که آمد بصحرای میروم
 و ایشان نیز بدان راضی خواهند شد امیدوار است که اگر بناگاه صورت این خیال و وقوع این خیال موافق تدبیر افتد بضاعت خوشنود
 آن نگاه مقرون باشد و موجب ارتکاب خلاف امر نگردد بر ناصیه حال داغ گریز پای و بیصبری نهند در اینجا نیز اگر دست گرفته
 نگا بدارند و گویند همین جا باش و هیچ حام و مقصود حاصل است می باشد و نمی جنبه مرجع و مال همه این حکایات همان یک سخن
 آمد که اشارتی از آنجا نبیند اگر دست گیری بجای رسد و گریز بر نگردد و گریز بر نگردد و گریز بر نگردد و گریز بر نگردد
 این همه پریشانی و سرگردانی و قلق و اضطراب و چیزی یا بدل آنکه جوهر استعداد از محبت ذاتی به نصیب تهنی افتاده است و حقیقت
 طالب کمال گرفتار نفس است که برای خود حاصل کند این را در باب کمالان گفته اند جناب عزت حق که مطابق بالذات و بموجب
 مطلق است سزاوارتر است بدان خاصیت نفس چنین افتاده که علی که کند نظر بر جزای آن دارد و در هر کار غرض و غایت
 آن اندیشد و بسیار که اطمینان قطع پیشه و مستعجل و بیصبر واقع شده و در اینجا نکته ایست که شاید حکمت و عدم حصول مقصود و خوشنودی
 که دارد همین باشد که چون ثمرات و نتائج بر اعمال و افعال و ظهور نرسد و نظر از وساطه اعمال علیه آن ساقط گردد و اعتماد بر این نماید
 متعلق محبت ذات گردد و بجز او ثواب عمل از نظر ساقط شود این احتمالی است که برای خاطر نفس برمی انگیزد و خود را بدان تسلی
 میداد انصاف آنست که عدم حصول هر ادا و نوار و نتائج و ثمرات بجهت عدم اخلاص و فقدان کمال عمل و بسبب عدم قابلیت
 و استعداد عاطست چه قرب آتی و شرف اختصاص نگاه او را عمل دیگر و کار دیگر و اهل آن قابلیت دیگر و قبول دیگر است
 مصرع هر چه در و در قابل انوار نباشد و من لم کن الوصال اهلان فلان حسنه و نوبان این سخن تمام مطابق حال این

مسکین است یا رنگی دیگر است که حال او اینست اگر کناره کند بشفاعت قابلیته و قبولی که دارد معذوش دارد و بی وجه
 شافع بجز اسامه و عن القلوب و ما فی بالمعاذیر و از اینجا گفته است که ردی می آید که هیچ طاقت باز نگردد و قبول می آید که از هیچ نصیحت
 نه اندیشد اللهم انی نفوذ یک من ارد بعد القبول من القطع بعد الوصول من الخشیه بعد الرجاء و من المنع بعد العطاء و اعوذ یک من الحرج بعد
 الکورتانی از اسباب وحشت و تنگدلی فقدان رفیق است در شدت طریق چندان غم نیست که از فقدان رفیق گفته اند ما رجع من جمع
 الا بقصد الرفیق و نفوذ بانته من الرجوع و الا بداریک کس نیا بم که درین طریق رفیق حال من باشد هر کس از صفار و کبار و طلائع
 و مشایخ با یکدیگر بخاطرم صاحب در پی مطالب مقاصد ساعی و داعی بجز من مسکین که در زاویه تنهایی افتاده و دلی نامر
 و ناکامی نهاده ام هر کس گرفت دامن نجات بلند خویش و ما یم گوشت و دل در دمنه خویش و درینجا دو خاطر راه یابد یکی
 حسرت و ناسیدی که چون همه باتفاق در یکجا نباشد و یکجا جمع انداجرم تقضیه و برکت مخصوص خواهند بود که این محیط پیدازان
 محروم و محروم خواهند بود و امیدواری آنکه همین از همه کناره گرفته و جدا افتاده است انشاء الله تعالی نعمته مخصوص و ممتاز گردد
 که دیگران ندارند و علی کل شیء قدیر سبحان الله در احوال که از شدت راه گاه نبود و نظر بر قسمت و تقدیر نمی گماشت و میل
 تازه و جوان و علمای بی اندازه و بیکران بود و بکل نادانی خویش آن جل و نادانی دعا میکرد رب هب لی ملکاً لا ینبغ
 لاحد من بعدی انک انت الوهاب و همه مراتب و کمالات را جز مرتبه احدیت و احدیت و قدرت ممکن الحصول می نیست
 که از پای در افتاد و بحال بدور مانده و قدر خود را شناخته و شدت راه و استغنا و رگه دیده دریافت است دانسته است که هر یکی را
 حدی معین و نصیب تعیین است که هر سوار زوی زیادتان سود ندارد و خود را بصدآرزو در میان طالسبان راه و بار یافتگان
 درگاه میدارد شاید که دشمن ایشان و خاک گشته بطریق طفیلیان بجزی از جنس خیر فائز گردد و میگویی اللهم ما وعدت
 من خیرک احد من عبادک فا اعطینیه احد من خلقک فانا ارغب الیک و اسألك یارب العالمین امید که مطلق
 محروم نماند و ناسید باز نگردد و سخن دراز شد و آنچه ناگفته ماند درازتر است بجز که نعمتهای حق که حاصل است بی نهایت است و آنچه
 حاصل نیست بی نهایت تر سر همه نعمتها و طلبها آنکه قدم از راه استقامت نه لرزد و سرگرمی طلب فزونی نشین باقی بهر چه نصیب است
 خواهد شد و النصیب نصیب الله قریب مجیب صلی الله علی خیر خلقه محمد و علی آل صحابه جمعین هدایه طریق الحق و محی علوم الدنیا

الرساله الثالثه و استون توصیه الاخوان بالصبر علی جفای اهل الزمان

الله و رسوله - الحمد لله و الصلوة و السلام علی رسول الله و علی آل و صحابه و اتباعه هدایه طریق الحق و محی علوم دین الله
 اما بعد مکتوب مرغوب اسلوب آن محبوب القلوب و مرغوب الصدور رسید و موجب تسلی خاطر و انشراح صدور و نورانیت
 قلب و طیب وقت گردید و آثار وجود محبت و یگانگی و رفیع وحشت و بیگانگی از مضمون آن ظاهر و باهر گشت مکتوبی که بدست
 مشیخت مآب شیخ مصطفی ارسال داشته شده بود مصلحت در آن تنبیه و ایقاظ وقت و حال بود اگر چه آن برادر در احوال آداب
 خود همیشه آگاه و بیدار است زیرا که طریقه وصیت و نصیحت و تنبیه و اخلاص و خیرخواهی از لوازم و شرائط محبت و مودت است و سخن
 و اتحاد مسان این فقیر و آن محب نه آنچنان است که در آنجا گنجایش نفرت و کدورت باشد بر شمار روشن است که آمدن شما

در دلی اول و آخر از برای صحبت این فقیر بود هیچ کاری و غرضی در میان نه بود مگر تو او و تحابب فی الله بودن در حصار برضاد و کرم
این فقیر است اما بشرط سلامت حال و وضع فقیری و نامرادی و بیچارگی چنانکه زانل درین شهر کرده اند و از دست اهل شهر
آزارها کشیدند حکم الهی است اصبر علی ما یقولون و ابجر هم مجرا جمیلاً بگفته مردم چیزی نمی شود اگر کسی نیک است بر راه
راست مردم او را بدگویند و بداند و بگمراهی نسبت کنند زیان ندارد و اگر بدست و گمراه و مردم نیک اند و نیک گویند
هیچ سودی نه در کار خویش و حال خویش راست و درست باید بود و در خیال مردم نیفتاد هر چه گویند و هر طور که اند حضرت
شاه ابوالمعالی این بیت را بسیار میخواندند **کای جمای عشق خوبانست و هر سوعالی** می کنند انکار او او همچنان در کار
خویش و اصل کار درویشی جفا و جفای خلق کشیدن است و هر که درین راه قدم نهاد از آزار و آیدای خلق خالی نخواهد بود و
استغفر الله زین سخن عشق تو و آسودگی و اما محققان بنظر تحقیق دیده اند که اصل آزار و آیدای نفس خود است اگر این نفس بخواهی نفس
نباشد هیچ تشویشی در میان نباشد رب لا یکن الی نفس طرفه عین و لا ادنی من ذلک خداوند اما با ما نگذار و ما را از شر مانگا بدار
این بیت از شاه ابوالمعالی است **از کار جهان گر بصادق دست مشوی** بر من اگر ت میخسری رخ رساند آری گاهی ظلم نیز
بوجود می آید سبیل در آن صبر و رضا بقضا است چنانکه فرمود و اصبر علی ما یقولون اما باید که بے تامل و ناشکیبائی نگردد و دل زبان
از بدخواهی و بدگویی محفوظ دارد و دعای بد نگذارد تا خود ظالم نشود چنانچه چیل که در آیه کریمه مذکور است این معنی دارد نعم عرض حل خود
و شکایت غیاری پیش گیریم جبار میتوان کرد و اعتذار از گناهان خود و تقصیرات خود باید نمود این معامله دیگر است تفصیل آن مفوض
بزمان و وقت و حال مناجات است اما قصداً ناز بدعا و غیبت اهل روزگار از طریق فقر و غنا و درست این اهل دعوت عیبی
و نقصانی که دارند همین است که هر که ایشان را آزار کند و مخالفت و زرد و مقام استلاک استیصال وی شوند معاذ الله من ذلک
در وقتی که حضرت قطب الوقت شیخ عبدالوهاب بقی قدس الله روحه این فقیر را به نعمت اجازت از کار و دعوات و حصار مشایخ
مشغول ساختند فقیر رسید که دعوت هم طریق قرب وصول حق میباشد فرمودند چه نداشت تسکین با سمای الهی عظیم است اما این دعوت را
بد خلق میافزود و رویشی غیبت و نیستی و خاکساری و بیادوی و ذوق و شوق است میباید که جدل و ستی و خود پرستی الغرض در بلا
و جفا و خفا که بد رویش برسد چاره صبر است و اگر نظر باطنی خفیه حسن تدبیر اختیار حضرت کریم جبار کن شکر باید کرد و محققان میگویند
که وظیفه در بلا نیز شکر بجز خود لطف خفی و نعمت باطنی و لیکن چون حوصله بشریت ضعیف است بر صبر صلح کردند اگر شکر نگویند بار
صبر از دست ندهند و اند چون از حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه پرسیدند که غنی شاکر فاضلتر است یا فقیر صابر فرمودند که فقیر
شاکر از هر دو فاضلتر است اینجا میت دور و دراز میرود آن برادر و انا و عارف است اطوار این معامله بهتر میدان چه حاجت باین
است بد آنکه بخاد و طریق است - باز از رسانی مردم صبر شرط است و جنبیدن و وطن گذاشتن و هجرت نه دین نپایه است چنانکه
و اصبر علی ما یقولون و اشارت بدان میکند اما چون کار باز جانی رسد طریق در وی هجرت است و هجرت سنت انبیاست صلوات الله
علیهم اجمعین اگر توجه و التماس و تفویض بجانب صحیح و درست شده هیچ جای اندوه نیست و غم نباید خورد و انچه بالا علون انکنتم منین
و ان جنبنا لهم الغالبون و من یتوکل علی الله فوجبه دل قوی باید داشت و اندیشه بخود راه نداده **عبارت غم برود حال شود**
حافظه تو آید و ازین بگذرد در ریغ مدار این فقیر را خلص و محب خود انگارند و از احوال خود غافل شمارند و هر چه وادای

فقیران همه جناب سید کائنات منال الله موجودات است علیه افضل الصلوات واکمل التحیات بوسید حضرت پیر و شکیبای نواز شکسته
پیر در غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه وارضاه عناده این خود شما از هزارانید زیاده چه گوید و محبت و ملاص
و توجه فقیر بجناب خود بیشتر تصور نماید و در اظهار انوار و اسرار و آثار دوستی و خیرخواهی بتقصیر از خود راضی نباشد اما اینجا سخن دیگر است
که بجهت فقیر با کس جنگ و جدل نکنند و معارض نشوند. ما فقیر میوه با کس دعوی نداریم و در دمنی باید بود و نه خود پسند و خود دیار بعض
رسایل منظوم گفته شده بود لفظ عجب اطوار خود پسند است: بطور ما طور در دمنی است: بهیچ چیز خود دمنی نیست: و
که در و خود خود پسند نیست: والسلام علیکم

الرسالة السابعة والستون طلب الغور في قصبة لاهور

انشاء و رسول - از ما پیرس در و دل ماکه یک زمان به خود را بحیل پیش تو خاموش کرده ایم: فرزند سعادتمند بجان پیوند نودیده
دانش و بینش نور الحق از جمیع آفات ظاهری و باطن محفوظ یاد و برفتن را بهی که حضرت حق رساند و از صحبت اغیار و ور دار و توفیق باد
ای فرزند بعد از آمدن این سفر چند بار مکتوب بآن جانب نوشت اما مختصر نوشت سبب آنکه انتظار آمدن آن فرزند نزدیک بود و
پرده از روی حقیقت برداشتن نیز مناسب نه نمود گفتیم خود باید و حقیقت حال از ناصیه وقت تفرس بسبب آمدن این بار مکتوب از
جانب آن دلبد آمد معلوم شد بجای وقت فهم مقصود چنانکه هست نکرده است تا آن عزیز که بشما تقریر حال کرد بچه زبان تقریر کرده باشد و
از آن تقریر بفهم شما چه رسیده آن عزیز خود مشاطه حال دوستانست چیزی که باعث آرایش حال ایشان باشد چون گفته باشد و قطع نظر
از آن جز راست چون گوید گمان فقیر آنست که صفراوی در ذائقه وقت شما بوده است که الصفراوی سجد الحلو مرقه تجربه است که فهم مقاصد
به تفاوت اوقات و افهام مختلف میگردد و یکبارگی بیکبارگی از اینجا نوشته شده بود درین سفر نقد وقت آخر چه شود گفت ازین عبارت
و حشمتی و بیدلی مفهوم میگردد و حقیقت حال نه آن خیال بود و با بجمله در و در خواندن مکتوب شما بچوش آورد و زبان وقت را در خوش
و بران برداشت که بفرموده اما بنعمه یک فخرت چیز از آن نعمتها که درین سفر نصیب این فقیر شده است بگوید و چه گوید همین قدر
بس است که بر فاقه توفیق الهی حشمتی که طالبان هلاک اند که یک وقت و یک ساعت دهد که در آن کاری برای خدا کنند قطع حدین
مسافت برای خدا کرده باشند و راه طلب فته که در آن شائبه الاغراض دنیوی و تصور و توهم آن نبوده آن سفر عظیم سابق کل که این
جزوی از آنست همه انوار و آثار و است چیز دیگر بود اما اگر بیدیه خبرت تائق نماید یک خلوص و تجردی در اینجا بود که بدان ممتاز است
غالباً و هم بعض کوتاه بیان بگو تا بهی مدت سفر و سرعت رجوع افتاده باشد اگر همین راه آمد و شدن را بگوید یا قطع نظر از آن بودن
استخا و در یافتن عزیزان که چه بود بد فتری نگنجید هر کدام ازین فتن و آمدن سلسله بود تمام اگر آنرا تشبیه و تمثیل بسیرالی الله...
و من الله کند و بودن آن جارا بسیر فی الله جای دارد اما ترسم که سخن مبالغه گفته نشود و از حیطة احتیاط که روش این فقیر است
بیرون نیفتم سخن راست راست گفتن بهتر و من خود بیا خود درین باب هرگز جز بر راستی سخن نگفته ام می ترسم که این سخن که میگویم
ترا وقت حساب آتی راست نیفتد اما بظاهر در متفاهم ضمیر من راست است انشاء الله تعالی ای فرزند کوتاهی مدت و درانی آنرا
اعتبار نیست یکی راه صاعقی در روزی و ماهی چیز بد بهند که دیگر برادر مدت عمر نه بهند حکایت عین القضاة همه انی

باشیخ احمد غزالی خنیه باخ که بیست روزی بصحبت وی بشتافت و بهرین بستان روز سرشته کار دریافت ای فرزند بیفتن دانی که پدر
 ترا مدین سفر نصیبی بوده است نظر بکوتاهی و دراز مدت مدار این فقیر را بارها خطبان میگردد که بعضی اعزّه مخادیم که آن مقامات
 شریف رسیده اند از اجابت تشریفات و تعظیم امدت اقامت ایشان در حرم که زمان اقامت مدینه مطهره کمتر بود چه طور ذوق یافتند
 اکنون معلوم شد که حقیقت حال چیست میدانند که آرزوی این فقیر و دعا و خواهش همه اینست که بآن مقامات برو و پای در دکان
 اقلستان مقامات کشیده عمر بگذارند مادرین ایام ذوق بران میدارد و رنگینی حال بران بهشت است اگر ممکن باشد آنجا برو و بوسه
 بر خجرا لاسود که محل تقبیل آنحضرت است صلی الله علیه و سلم بنزد و در موقف عرفات در آنجا که موقف شریف است بایستد و زیارت
 آنحضرت بکند و برگردد اگر بساط لذت و کامرانی بین ترند احرامی بند و طوافی بکند و دو گانه در مقام ابراهیم بگذارد و آب حرم بخورد
 و ساعتی در حرم بنشیند و در محلی برو و زیارت قبر حضرت شیخ مشرف گردد و شیخ محمد عارف را ملاقات کند و بعرفات برو و شب در
 مزدلفه بگذارد و روز در منا توقف کند و بطواف کعبه بیاید و به مدینه برود و دو گانه در مسجد شریف بگذارد و در حضرت بایستد و زیارت
 بقیع برود و بجبل احد سر بکشد و برگردد ای کاش آن مواسم گذاریده باشی که در پنج و شش ماه بروند و باز آیند این جوش که درین
 ایام سینه پدر تر است اگر آن مواسم می بود میدیدی که چه سیکر دلفنی و ذوق و حالیکه در راه رفتن و از ابتداء وقت سحر تا نیمروز
 یا وقت پیشین در صحرا گذرانیدن بانوار تسبیحات جماد و نبات متور شدیدی دیده است اگر تعلقه که بشاغل دارد نمی بود و همین باشد
 وقت و سرمایه روزگار خود می ساخت طریق سلوک خود میگرفت بس بود اما چه کند که تعلقات مشاغل از آن مانع است اکنون خود محکوم
 و مامور است که بجنبه در من باشد تا مدت این احوال و قیاد این علاج چند است ای فرزند تو توفیق را باش و آثار آنرا تماشا کن و از خدا
 توفیق طلب دار که کارهای شکر دارد اثرهای غریب را در همان خطره در دل افتد که باید و همان کار از دست آید که میثایا اللهم جعل
 التوفیق رفیقنا و الشوق قایدا و الانعام ایدنا ای فرزند رستگار تو پیروزترین مردم در ملاقات مشایخ و صحبت ایشان کسی است
 که بر حکم عقل خود و تمیز آن نایسته منکر خود و محروم مطلق و بیرون از دایره اعتبار و خارج بحث است و آنکه بر حکم عقل و دانش خود عقاقد کند
 بی حزم و خطا کار را برگردد و حقیقت ندی صحبت بالنفس خود دارد نه بایشان و آنرا که در ملاقات ایشان دیده محبت و عقیدت کشاده گردد
 هر چه نماید همه حال نماید بیست هر چه بیند همه خوبی بیند هر چه باید همه احسان یابد ناچار چون احسان آید محبت بفرزاد چون محبت بفرزاد
 یگانگی آید چون یگانگی آید تفرقه و تمیز برخیزد ای فرزند آنچه جمال و کمال و قلندری و وارستگی و بی تعلقی و قبول و آبادانی باطن و کشاد ظاهری و صحبت
 وقت و خوشحالی ایشان دیده ام جز بر زبان ذوق حال تعبیر و دریافت آن ممکن نیست و آنچه ایشان را باین فقیر عشق و محبت و نصیحت
 و دوستی و نیک اندیشی و خیر طلبی دیده ام اگر عشر عشر آن ظهور یابد و حاصل گردد بسیار بسیار است بعضی از مخلصان میفرمودند که
 مراد عمر خود بهیچ فردی این عشق نبوده است که بایشان و مراد اینجا هیچ غرضی و غایتی نیست جز محض خیرخواهی و من هر چه بایشان
 میگویم و از ایشان میخواهم و ایشان را بدان تکلیف میکنم و اسطه پیش نیستم و از خود نمی گویم خبر نیست که بایشان میسر سالم ایشان اند
 اگر کنند و اگر نکنند روزی چون فقیر در قبول امر خضت و اداع باین شتابی توقف واقعه شد بسیار حسن و غضب آمدند و گفتند
 او را اینجا که آورد تو گفتی که بیایند آمدن و سه نامرضی بود و او را حکم آنست که از جای نه چند وقتیکه را را شوق دیدن او غالب می آید
 ما بدین او میفرستیم روزی که ملاقات شد فرمودند که این نهاد بکار نبود ما پیش شما می آمدیم چون وقت خود خوب شد بعد از آن فقیر

از مجلس دست گرفته بیرون بردند و در گوشه نشستند و آن سرگیه برای تحقیق آن رفته شده بود در میان آوردند و فرمودند که اینچنین
 میخوانند از شما که از جای خود بجنبید و هیچ بازوید و هیچکس قبحه نیارید الا بجناب حضرت غوث اعظم و این را از زبان بعضی مقرران
 جناب ایشان میگوئیم زیاد برین افشای این سرخو تا آنکه در میگویند که اگر اظهار کوی و افشا نمودی ترا سوای مردوزن سازیم و گفتند
 گفتاری ما باین شهر لاهور که وطن گذاشته اینجامی باشم سبب آن اینست که اینجا کسی هست که گرفتار اویم و فرزند اینجا کسی چه گوید
 و اسرار این طائفه را چه در یاد و بگمان خود چگونه حکم کند همه اهل شهر برین اند حتی بعضی نزدیکان ایشان و آنچه بقیاس هم می در آید
 همین است که سبب بودن ایشان درین شهر گرفتاری این عیال است که نوگرفته اند و سر باطن این است که باین فقیر در میان آوردند
 خداوند که این سر به شیخ حسن که خنص خود ص عمده اهل اختصاص ایشان است ظاهر کرده اند یا نه و همین مجلس گریه بسیاری کردند و
 بعضی اسرار دیگر اظهار کردند و فرزند گریه باین حال دارد اگر خنده این مرد را بینی شیرین تر از گریه است و من خود ذوق خنده ایشان
 بیشتر دارم شاید که آن فقهه که در شرع مذموم هست نباشد اما یک خنده مجذوبانه است که شاید بر ذوق حال ایشان است میان
 حسن میگفتند که ایشان میفرمایند که هیچ کاری و هیچ حرکت و سکنست نمیکنم الا با اشارت شیخ خود که شیخ داود اند قدس سره العزیزند
 روزی فرمودند که شب بجهت شما سبب این توقیف که شما در رفتن دلی گردیده تیره بودیم حضرت شیخ را دیدیم که در کار شما بسیار
 بشاشت میفرمایند و خوشحال اند و اکنون بدلی بر دید که دلی در فراق شما بزبان حال می نالد برید برید این بیت بخوانند بیت
 میروی و در رکابت می رود جان بهام پی فی امان الله و فانش خیر حافظا بر وید و هیچ اندیشه بخود راه ندید مولانا حسن در اینجا
 دخل کرد که میر و جان حسام فرمودند این بیت از بهام تبریز است شیخ حسام الدین بروقت و دواعی حاجی حامد شنبه بجای بهام
 حسام خوانده اند اما در اصل بیت جان بهام است گفته که این صفات بشری کسی در عذاب دارد علاج اینها می باید کرد فرمودند بیت
 نفس خاک تست هر که نور بالا بر تو تافت پی سایه زیر پا بود هر که که بتارک خور است پی و فرمودند بیت چشم بند و گوش بند و
 لب بند پی که نه بینی سر را بر ما بخند پی فرمودند شما بجناب حضرت غوث اعظم متوجه باشید همه خیر خواهد شد و فرمودند نظم
 هر که او عاشق نشد بر ذات پیر پی از خدا هرگز نشد دولت پذیر پی چون تو ذات پیر خود کردی قبول پی هم حلیت اندر آمدیم حلال
 و این بیت هم خوانند که از ایشان است بیست سخن عشق بل در لب را ککشا پی سر این شیشه فرو بند که بادی نخورد
 فرموده اند بگفتگوی خلق و ملاست ایشان گوش نه نهید و در کار خود بسجرا باشید و این بیت خوانند بیت کاجای عشق
 خواب است و خلق هر طرف پی میکنند انکار او او همچنان در کار خویش پی و این بیت هم خوانند که از ایشان است بیست
 دوش ناصح منع مازان شوخ شور انگیز کرد پی گرچه بادی بود لیکن آتش ماتیز کرد پی عرض کرده شد که قصد چنان بود که چندگاه
 در گوشه غربت دهنائی گذارنده میشد در وطن مشوشات وقت بسیار است فرمودند خاطر جمع دارند هیچ تشویش نخواهد رسید بیت
 انکار جهان گر بصفا دست بشوئی پی بر من اگر ت پیچ کس ریخ رساند پی و این بیت نیز ایشان است عرض کرده شد که نیز قصد
 بر این بود که بزیارت حضرت شیخ موسی قدس سوره فته شود و از اینجا اگر میر آید بزیارت پیران دیگر که در او پی مخفته اند فرمودند هم
 ما ظمان و از شما جدا نیستند گفته اند که قصد شیر گریه نبود که بزیارت حضرت شیخ مشرف شده آید و مخدوم زاده شیخ محمد عارف
 پی توجه آن حدود در فرموده اند و انشاء الله تعالی بار دیگر با هم برویم و شما را پیش ایشان بریم عرض کرده شد که بعضی پیران و مخدوم زاده

از حضرت شیخ داود اند قدس سره العزیزند

از ادا حضرت غوث الثقلین رضی الله عنه اینجایم باشند بلا زمت ایشان باید رفت فرمود حاجت نیست بدین میسر
 و دیگر نگنجد و این سیر بعضی مواضع را هر روز دیدن بعضی درویشان اینجا هم که میسر شد پیش از دیدن ایشان بود که بجای
 رفته بودند و بعد از رسیدن فقیر بهفته آمدند همان منزل که فقیر نزول کرده بود رسیدند و فرمودند که این گلم در شان شما
 از حضرت غوث الثقلین نازل است حقت حقانیت حقی حقت فدائیت حقی و فرمودند مقصد ما شتم که چندگاه در بر و نما
 بگذاریم چاذبه غیر معین پیدا شد شاید انجانب شما بود شما برای چه آمدید ما بدیدن شما می آمدیم فرمودند ما از تصنیفات شما قافیه
 دین و دنیا حاصل کرده ایم حق تعالی شما را بآن منتفع گرداند فرمودند اگر چه سخنان مردم بسیار خوانده ایم و خوانده میشود اما سخن شما را
 در فقر گوارائی است که سخنان مردم دیگر را نیست و در مجلس و دایع ازان فرزند سخن افتاد و گفته شد که مشرقی قصد ملازمت بسیار
 دارد و فرمودند تصدیق نکند ما بدیدن او می آئیم و این بیت خواندند پیوسته جذبه عشق بجدیست میان من و یار که گو من
 زوم او بطلب می آید گویا از زبان شما خواندند و این ابیات خواندن ایشان کیعالم دیگر است که هرگز از هیچکس با نیالت با نوق دیده
 نشده است که میخواند باشد ایفرزند مردی باین صفت با سخنان محض محبت و اخلاص بی غرض و بی عوَض انیمه بخوابد که نام سنگدل
 که نرم نگردد ذوق صحبت ایشان و رنگ حال ایشان که در ظاهر و باطن فقیر نشسته است بتقریر و تکرار گنجایش بیان ندارد و بار
 بزبان قلم خود به یقین می آید که میسر نیست شاید که بزبان قال چون بدل نزدیکتر است چیزی ازان ترشح کند و بقیاس حین از ذوق
 باطن نیز بر سامع لایح گردد آن موقوف وقت ملاقات باشد و چیزهای دیگر یا است که موقوف وقت است این حکایت بی اختیار از زبان
 آمد و باعث آن همان جوش است که بخواندن مکتوب آن فرزند در باطن پیدا آمد همان ساعت آن کلمات نوشته شد و چون احوال
 آن تاخیر رفت زیاده بر آن وقت مساعدت نکرد روز دیگر از بر آمدن فقیر از سید محمد باقر کفرزند مقبول ایشانست عنایتی خاص بر او
 دارند پس رسیدند ایشان رفتند گفت به رفتند فرمودند میان حسن ابگو مید که او نیز برود و میان محمد باقر بیان حسن گفت که شما را نیز
 رخصت شد میان حسن گفت که بجزو هم بروم گفت حاجت نیست حکم شد بروید و اوضاع ایشان را در صحبت در دایع و در نشست
 و خاست و حرف و حکایت طریزی خاص است که با اوضاع اهل او و رسم متعارف نمی ماند این حکایت و دایع میان حسن اهمه است
 که خالی از اغراب نیست شاید که نگو گفته باشند و چون حضور وعده رفته بود که بعضی شعرا خود را بفقیر عنایت بکنند و شعرا و کلمات
 ایشان در جای مرتب و جمع نیست گفتند از هر جا هر چه پیدا شود بنویسید و پیش ایشان ببرد گفتند گستاخ نیست که با شعرا پیش
 ایشان میخوانیم و میفرستیم خداوند این سخن چه معنی داشته باشد باری چند بیت از اینجا میان حسن آوردند منها بیت معالی بن سخن
 من شنو که خوش سخنی است به رنگ پوست مبین و پند دوست بیدین به بعضی ابیات است که غالباً مقصود ازان نصیحت
 فقیر خواهد بود چنانکه بیت دو ششم که من داد نویدی که معالی به غافل نیم از حال تو غمناک نباشی به ای معالی مکن اندیشه اگر
 چندین راه به بروم از در و در کام ننگ افتاده است به مروم و تاجا که آنچه میطلبی به همین زمان بدرمانند خواهد شد به
 چشم باطن طلب را نور یقین میخوانی دیده ظاهر اگر نیست به نقصان دارد به نیست در هر دو جهان به رحمت هنرمند این
 هنر تو اگر هست ز صد عیب چه عیب چه زنده فقر معالی چه محل معالی است فکر شود شاه رسل بخیر کش دل و صمیم به فقر و
 نیستی یکدور و ز فارغ باش به که یار خود ز کرم عذر خواه ما گرد به جرمه جام سقی به هم اگر گوش کنی به هر چه جز دوست بود چه ایام و خوش

چون شعله روم عشق از میان جان برخاست به همه وسایط و اسباب از میان برخاست به هزاران رحمت و صد آفرین بر غرق بادا
که صرف راه خوابان کرد پیری و جوانی را به از معالی تو زور و دسحر و شام سپرس به دلبرش در بخل و شب همه شب در خواب است
ای فرزند حکایت گفتن و احوال نوشتن سهل است هر چه هست هست و آنچه ناکه نیست نیست اصل آنست که بران چه حکم شده است
بایستد و فرمانبرداری کند و بر آن استقامت نماید و بدان توفیق یابد از انان جانب خود تا کید و تائید و تسلی و تثبیت نهایت رفته
است و ای این نفس بے ثبات که هنوز در تردد و تزلزل باشد فرمودند شما هیچ غم نخورید و هیچ اندیش بخورده اند بهید و از هیچ کس
و از هیچ چیز ترسید توجه خود بکتاب حضرت غوث اعظم درست در آید و از همه کس قطع کنید هیچ چیز از شما نمی خواهد و غیر از توحید آن
جانب همه چیز خواهد شد و هم روز و راع فرمودند که شرح مشکوة را تمام کنید انشاء الله کتابی شود که اهل عالم همه از آن مستفید شوند
گفتم دعا کنید تا تمام شود فرمودند آن خود تمام شده است و فرمودند در ترجمه گاهی بتقریب بعضی از کلمات قوم نیز آورده باشید
چنانچه ملا حسین در تفسیر خود میکند و فرمودند یگان بیتی مناسب مقام هم مینوشتند باشند گفتم فقیر را بیشه مردم یاد نیست تا بنویسد
گفتند شما را حاجت بتهای مردم نیست آنچه شما را باید از شما زاید شمارا در هیچ چیز بهیچکس احتیاج نخواهد بود چه چیز حاصل است انشاء الله تعالی

الرسالة الخامسة واستون سلوك الطريقة على نهج المجاز قنطرة الحقيقة

انشاء ورسوله - بعضی از علماء وقت رباعی بزبان مجاز انشاء نموده و از یاران شرح آن التماس کردند هر کس چیزی نوشته
و فقیر نیز چیزی خیال کرده رباعی این است رباعی گفتم که دو بوسه ده زلب گفتانی به گفتم که برو زنی شب گفتانی به
گفتم که بجز آن تو نمیدانی هیچ به رو کرد بوسیم زطرب گفتانی به گفتم که دو بوسه ده زلب گفتانی به این سوال سالک طریق محبت
و طالب مقام قرب و وصلت است که میخواهد شفا باو عیاناً مشاهده حقیقت کند و مشاهده را با مکالمه جمع کند که بوبر لب که کل
مصدر است مشعرا نیست این مقام صحو و تکلیف است و این قوم را اختلاف است که مشاهده با مکالمه جمع میگرداند و حق ثبوت نسبت
در عوارف میگوید که دل را چشم است و گوش را چشم نمی بیند و گوش می شنود و ممکن است از آمدن مانع شنیدن است و شنیدن مانع
دیدن قطب اوقات شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سره در حربه کبیر خود گفته و نسائک مشاهده تصحبا مکالمه در حالت معراج سیکرانات
علیه افضل الصلوة و اکمل التحیات نیز ثبت است این مدعاست و فرقه دیگر میگویند که مشاهده موجب اضطلام و تهلاک و اضمحلال است
گنجایش استماع ندارد و بوسه اشارت بحصول ذوق بعد از شوق و وصل بعد از وصل و بقا بعد فناست و تواند که روزه
باشد بجاالت کاین باین و صحو و تکلیف است چه بوسه دوم بے بیعت حاصل نمی گردد گفتم که دو بوسه ده زلب شرحش اینست
و گفتانی ناز و استغناء محبوبی و نخوت و غرور حسن و غم نیست نفی استحقاق و استیصال آن حال و استنکار و استبعاد آن مقتدر است
در حقیقت حث و تحریک و تشویش و تیز کردن آتش طلب بر بستن کمر جد و اجتهاد است بلکه امید و آساختن بحصول مطلوب و
فوز بهیت و ظفر بمقصود است که من جد و جد گفته اند که رو منغ از کرم حکیم عین جابیت و عطا است قال سید الشیخ ابوالعباس
المری قدس سره العامة اذا خفا و اذا خافوا و اذا جوارجوا و العارفون اذا خفوا و اذا جوارجوا اذا خافوا
گفتم که برو زنی شب گفتانی به چون در طلب مراتب کمال و خواست درجات قرب و وصول تو هم آن بود که در باطن سالک تقیه

اراده و خواہش نفس و حب جاه مانده است و این در تحیض مقام اخلاص و ثبات پایه صدق مانع وصول حصول قبول است قال
بعض العارفين ان يصل الولي حتى يقطع عنه شهوة الوصول و سخن مشهور است که آخر ما یخرج من راس الصديقین
حب الجاه و ای الجاه عند الله در اعتذار و استغفار آمده میگوید که طالب این نعمت و خواہش این کمال نہ در صورتها بر وجه
اظهار و اشتہار کہ ظهور و بروز آثار و انوار خوارق و کرامات دلائل و آثارات قرب عالم را در گیر و دو شامل ثقلین گردد چنانکہ اقطار
و ارکان ولایت اکابر و اساطین ملکہ ملت را ایبا شد و مقام اولیا حضرت است بلکه پنهان از چشم اغیار در دل شب تار کہ محل
خلوت و خمول و ستر و کتمان است در مجلس قرب و وصل مشرف و مخلص گردانند کہ لیس من ثبت تخلصه کن ثبت تخصیصه و اگر عنایت
کنند و بخصوصیت ولایت نیز مخصوص گردانند و مستور قبای عزت و وحدت ارند کہ تا هیچکس نہ بیند و نداند جز دوست و یاکس
کہ محرم باشد چنانکہ حال ولیا عزت است و پایه محرم برای آن در میان آوردیم کہ کسی کہ محرم است و در حقیقت غیرت و بعضی از
عرفای اہل انش کلمہ غیرے را در اولیائی تحت قبائی لا یعرف غیر بر صیغہ نسبت خوانده اند تا بیگانگان نامحرمان بدر روند
و بیگانگان و محرمان درون مانند بل ولی عرف الولی راست آمد و بعضی گویند ولی اینجانی از ہامی حسنی الہی است فافہم اینجانی
گفت نے یا از جہت ناز و نخوت و کاهانیدن جان محبت و پیست کردن بنای ہستی وی طلب مزید جہد و اجتہاد از ویابجہت آنکہ مرتبہ
شہود ذات و محبت ذاتی بالاتر از ان است کہ اینجا توقیت و تحدید زمان تعیین روز و شب کہ لیس عند الله صباح و لاسار و شہار
و عدم اشتہار و وجود عدم خلق گنج داشته باشد قال بعض العارفين ان را لا ظهور فهو عبد الظهور و من الیہ و الخفاء فهو عبد الخفاء
و عبد الله سواء علیہ اظهر او اخفی مع گفتیم کہ بجز نے تو نیدانی هیچ چون راہ مطلوب بر بستہ شد و از ہر در کہ در آمدہ راہ نداند و بجز
نفی و منع و رد و استبعاد دنیا و رند بختیار و بے طاقت شد و زبان بشکوہ محبت بکشد کہ حکم الیک المشتک و بک المستغاث
و یابن زبان در دل بگوید شاید کہ مہربان شود یعنی صفت تو ہمہ جو و کرم و احابت و قبول و لطف و مہربانی است و این ہمہ
استغاثہ از چسبیت مصرعہ رو کرد بسویم از طرف گفتانی بظاہر از حال شدت ناز و وصولت محبوبی و ذوق و خوشحالی و صفت
استغنا بہان است کہ مراد آن باشد کہ گوید آری هیچ نیدانم جز نے کار من اینست معنای ذاتی من برین میدارد و ترا چہ مجال
کہ پیزی میجوی و میخواہی کہ احتمال دارد کہ بر سر مہربانی آمدہ و لطف و نرمی فرمودہ میگوید کہ نے اینچنین نیست کہ تو میگوئی کہ
بجز نے هیچ نیدانم این نے کہ گفتیم بظاہر است و برای صحت است و در باطن ہمہ مہر و محبت و لطف و کرم من ترا بیشتر از ان میخواہم
کہ تو میخواہی و لیکن سطوت محبوبی و وصولت حسن خوبی بر این میدارد و نیگذازد کہ ازین پایه فرود آیم و آخر محبت کی است کہ از دو جا
سر کشیدہ و بہان محبت من کہ در دوست بہان محبت تست در من تغافل محل در تو ہم دونی انداختہ و در ہر جانب بکیفیت دیگر ظهور
نمودہ و از جانب تو عجز و نیاز از جانب من غنا و ناز و در باطن بہر دو نیاز مند یکدیگریم پیست نیازی ہست خوبان را با عاشق
و لیکن محجب در پردہ ناز ۵ میل معشوقان نہانست و دستیر بہ میل عاشق باد و صد طبل و نفیر و در حقیقت ذوق و
لذت در ہمین است اگر ہمہ ناز باشد معنی عاشق وجود دیگر و اگر ہمہ نیاز بود معشوقے ظهور نیز پذیرد نظم ای عاشق ناز از جہان
معشوق نیاز مستمند ان چشم کرم تو عین ناز است نہ نازیکہ در و د و صد نیاز است و الله یدعو الی دار السلام نیاز است
و یدعی من یشاء الی صراط مستقیم ناز این چند کلمہ بر سم استعجال پیش از نظر دما سخہ از باب فضل مکالم نوشتہ اند در شرح

این رباعی در خیال آمدن همه مولع و مشغول با اصطلاحات صوفیه از اهل وجود اند تا قائل بکدام جانب است و چه قصد کرده است و در ذوق این فقیر مفهوم مجازی این رباعی که معنی حقیقی است و لذت و شیرین تر از همه است طیب الله انفاس قائله و این مجاز آخر بایه حقیقه و منتهای اوست که درین مرتبه ظهور کرده است و صورت اتمام و الکمال پذیرفته است شخصه گفته است نیست هر حقیقه که کنه او خواهی بظاهرند مجاز خواهد بود اینقدر بس است سخن بجای رسیده و سر کشیده است که می ترسم رازان پرده بیرون نیفتد والله اعلم

الرساله السادسه ولسون تسلیه السائل بین المسائل

الله ورسوله - مکتوب شریف رسید و احوال معلوم شد و بر سلامت احوال حق شکر گذاری بجا آورده شد الحمد لله علی کل حال حال آنکه از باب گریختن از طاعون نوشته اند حکم درین باب آنست که از اینجا که دران طاعون افتاد و نگرند و با نجا که هست نروند و نکتیه و بیچکس و دران خلا فی نیست و در احادیث صحاح از ان نبی واقع شده پس ارتکاب آن معصیت باشد و از ان که در حدیث صحیح از عایشه رضی الله عنها واقع شده است که آنرا تشبیه بفرار از رحمت داده اند ظاهر میشود که گناه کبیره است و اگر اعتقاد میکند و جزم آورد که اگر میگردید نجات می یابد و اگر می باشد هلاک میشود کافر گرد باید دانست که مراد بطاعون درینجا و باست و مرض عام و مرگ عام در احادیث ذکر همه اقسام شده است و طاعون و یا یکی است و در قاموس در باب النین گفته که الطاعون ابو یا و در باب همزه گفته ابو یا الطاعون کل مرض عام و کذا فی الصحاح و سائر کتب اللغة مراد از احادیث ازینجا که نبی از طاعون واقع شده است و با مرض عام است اطباء طاعون را تفسیر کرده اند ماده سمیه که پیدای رد و رم کشنده را اکثر احادیث میگرد و در زیر بغل و عقب گوشها و جالهای نیم و سبب آن ورم موده روی است که ستمیل میگردد بچوهر سبی که پیدای میگردد و از بهیجان دم و انصباب الی آخر ما قال الاطباء و طاعون باینمے اگر عام گردنیز داخل این حکم است ولیکن مراد در احادیث مرض عام و مرگ عام است هر کیف که باشد مخصوص باین قسم نیست چنانکه احادیث آن شاید از بهیجیل آنکس که طاعون باینمے گفته و مخصوص بدان اشته و در سائر اقسام بافتوا برخصت قرار داده بلکه آنرا واجب دانسته و گفته که اگر نه برآید بکفر نیکشد و این سخن بهر تقدیر عاصی است و اگر برآید بحکم احادیث صحیح و روایات نصیه و اگر نه برآید بقول خود که میگوید برآمدن واجب است و ترک واجب عصیان است و در نهایت بجزی گفته که الطاعون مرض عام یحدث من فساد الهوی پوشیده نماند که قول بحدوث آن بفساد هوا ظاهر است و خالی از فساد نیست چه در یک کلات و یک شهر و یک محله و یک خانه بعضی سلامت میمانند و بعضی هلاک میشوند با وجود عدم معایجه و تدبیر و فساد هوا مشترک است بمیان همه و گاه پیدا میشود در بلادی که اصح است هوای آن و اطیب است ما و آن و نیز اگر بفساد هوا بودی هرگز از روستا زمین منقطع نگشتی چه در هیچ زمانی بعضی بلاد از فساد هوا خالی نبود و گاهی جماعه را عارض میگردد که مزاج آنها صحیح است از دیگران و نیز اگر بفساد هوا بودی تمام بدن در گرفت و مخصوص بموضع در بدن نبودی با بکماله وجود آن در تحت ضابطه قیاس در نمی آید پس حق آنست که گویند بعض قدرت قادر مختار است و عذاب نیست که بر بندگان خود برای ابتلا و امتحان میفرستد تا صبر کنند و تشبیه امر نهایت یاب صبری نمایند و معصیت و رزق خلق الموت و الحیوة لیبکو کما انکم احسن عملا چه آنکه

در حدیث آمده الطاعون جزا رسل علی طائفه من نبی اسرائیل و علی من کان قبلاً فاذ سمعتم به فلا تدخلوا علیه و اذا فرم بارض
 و انتم فیها فلا تخرجوا منها فرا منه و در حدیث دیگر آمده الطاعون شهادة لكل مسلم و غیر ذلک من الاحادیث و تسک کنند
 مخالفان گاهی بقول وی سبحانه و لا تلغوا بآیدیکم الی التهلكة و این عامست مر جمیع مواقع تملکه او شکست
 که ایستادن در مواقع طاعون سبب القاء نفس در تملکه است و این سخن بعد از ورود نبی از فرار بعد از وقوع طاعون چیزی نیست
 اگر نبی در آیت کریمه عامست و ایستادن در طاعون از افراد القاء تملکه است و نبی از فرار مخصوص آن عامست و فاگر نه از افراد
 خارج است و ظاهر آنست که دخول در بلدیکه طاعون در آن واقع است لقای نفس در تملکه است فافهم گاهی تسک کنند و
 قیاس نمایند آنرا بر آمدن در خانه که در وی آتش گرفته است یا زاله سخت که غالب ظن در آن افتادن نماند است یا اگر سخت
 از تحت جدار مائل و گویند که درین مواضع بر آمدن و گزختن آمده است و گزختن از طاعون مثل آنست و این تسک
 فاسد است چه آن از قبیل اسباب عادیست و این از اسباب همی است اگر او عالمند که ما تجربه کرده ایم که هر که بر آید سلامت ماند
 کلیت این ممنوع بلکه اکثریه نیز مسموع نیست و اگر باشد همچون در مانحن فین فی واقع شده و این قیاس در مقابله نص است و در آن
 مواد نبی از فرار نیست بلکه امرست بدان و اقوی شبه تسک بحدیث من القرن التلف است و این تسک نیز باطل است
 چه آن از قبیل تطییر و تشاوم است نه فرار از طاعون بعد از دخول آن تفصیل این سخن آنست که در مشکلات از یحیی بن عبد الله
 بن بحیر بفتح موحده و کسر حمله بر وزن فقیر از حدیث ابی داؤد آورده که گفت یحیی خبر دادم از کسی شنید از فرقة بفتح فاء و سکون راء
 بن مسیک بسین ممله و آخر کاف بر صیغه تصغیر که میگفت گفتتم یا رسول الله نزد ما زمینی است که او را این گویند و این قریه است
 بجانب بحر الیل و آن زمینی در ویست که زراعت و خراجی سال و غله است که برای اهل و عیال خود از آنجا طعام می آریم ولیکن
 مای وی سخت است پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم بگذار آنرا و دور دار آنرا از خود زیرا که از قرن تلف نیز آید و قرن بفتح
 قاف و راء بلا دیدت در وی و بیماری و مفارقت و با و زمین سبب آرنده پس نیز دشکایت کرد از وقوع و با و در آن زمین و فرمود آنحضرت
 که بگذار او را که وقوع و با و بیماری هملک است از آن اجتناب باید کرد و این تسک تمام نیست زیرا که وی تطییر و تشاوم کرد پس
 رخصت داد آنحضرت نظر بصفت حال خوف از وقوع و در ورطه شرک خفی و خروج از آن سکونت در آن نه آنکه و با واقع شد در آن
 و بعد از وقوع تجویز فرار و خروج از آن کرد و سخن در اینجا است که چون باشید در زمین و واقع شود در وی و با بیرون نیاید از آن وظیفه
 در بلا پیش از وقوع احتراز اجتناب است و بعد از وقوع صبر و رضا و تضرع و دعا بدلیل حدیث صحیح مذکور در صحاح منع و نبی از فرار
 و ترغیب حث بر صبر و ثبات و حکم شهادت لهذا این حدیث در باب طیر و فال آوردن در طاعون و با و اعتبار شوم در زمین و وزن
 و سبب بعضی احادیث وقوع یافته است و این حدیث از انجمله است بعضی گفته اند تطییر و تشاوم هیچ جامعتر نیست و منفی است
 و آنکه در بعضی احادیث ظاهر میشود مراد آنست که اگر شوم می بود و امکان می داشت در این ستم چیزی بود بر طریقه قول آنحضرت صلی الله
 علیه و سلم لو کان شیء ساقط القدر سبقه العین ولیکن وجود ندارد درین است یا و نه در غیر آن و بعضی گفته اند که شوم در مرآه آنست
 که ناسا در کار و بد خلق و نازا اینده بود و در سرای آنکه تنگ بود و بد همسایه و بد هوا و در اسپ که گران بها و حرون باشند آنکه شوم
 بمعنی بد شکون بود و گویا میگوید اگر باشد یکی از شما را سرای که مکره می پندارد صحبت او را یا اسپ که خوش ندارد آنرا را باید که

مفاقت کند از ان و از ان انتقال نماید و طلاق دهن را و بفروشد اسب را تا بروی که است که ازانی بشرح است پس معلوم شد
 که این حدیث در جای دیگر است تا آنکه گفته اند که این حدیث قرف و تلف ابی و او دوست معارض نمی شود با حدیث دیگر که در صحیحین
 و غیره واقع شده و گفته اند که فزوه بن سیک وایت کرده نشده است از وی بگریک حدیث یا دو حدیث و آن نیز از مروی بسجوت
 که شناخته نشده است نام وی و نیز معلوم نیست که یحیی بن عبد الله بن یحیی ثقفی است یا نه و در کلام روضه الاحباب که در او خبر
 کتاب در طبیب الغنی درین حدیث تکلم کرده خلط و خبط واقع شده است فتنه بر و الله اعلم دیگر نوشته بودند که طعام نوشه که همراه
 میت میفرستند آنرا توان خورد یا نه کلیه درین باب آنست که صدقه حق فقیر است اگر چه گفته اند که صدقه نفل اغنیاء را نیز جائز است
 اما فتوی درین باب بر که است است اما طعامی که بخانه میت میفرستند مخصوص باهل میت است که مصیبت زده شده اند و اگر آنرا
 بطریق ضیافت میفرستند ظاهر آنست که جائز باشد و بعض گفته اند تا سه روز مخصوص باهل میت است دیگر مرقوم بود که شخصی
 وصیت کرد که بعد از من بروج من حلوا و نان بخت به صلحا بخوراند درین ماده هیچ بروی لازم آید یا نه این جزئی در کلی وصیت احوال
 و وصیت علی العوم و علی الاطلاق جائز است و در کتاب مطالب المومنین فصلی جدا برای این نوشته اند و گفته فصل فی الوصیه
 بعد الطعام سئل ابو جعفر رحمه الله عن اوصی بان یخذ و اطعما بعد وفاته و یطعمون الذین یخضرون التفریة قلنا یجوز من الثلث
 للذین یطول کنتهم و حنفه و امن کان بمید و لغنی و الفقیر فی ذلک او لا یکل الذین یطول کنتهم و لا یسجد کانهم و لا للنایحه و نحوه فی جوامع العلم الیه فی این فصل
 بطول کث و ب و کان ظاهر کتبت آنست که گفت الذین یخضرون التفریة این چون در کمال کرده هر که باشد بخورد بر هر تقدیر وصیت طعام اینجا مفهومی
 و اگر خلجان بجهت آنست که گفت بروج من بعض مردم میگویند که طعامی که بنام کسی یا بروج کسی میگویند مکرده است و اگر بلفظ بروج
 من این معنی قصد کرده باشد که به صلحا بخوراند تا ثواب آن بروج من برسد چه مخدود دارد و چه لازم می آید و فی صدقه الاحیاء عن
 الاموات نفع لهم و همین است حکم آنچه در دیار متعارف شده است که بروج بزرگی طعام می پزند که مردم بخورند و ثواب آن بروج
 آن بزرگ برسد اگر بلفظ تصدق گفته مخصوص بفقر باشد و اگر بعنوان ضیافت کرده همه بخورند و اگر بدلیل قطعی ثابت گردد
 که این لفظ گفتن خوب نیست اگر چه معنی آن صحیح است آن دیگر است این لفظ نمی باید گفت دیگر مرقوم بود از احادیث معلوم میشود که عا
 در کفن نیست و در کتب فقهیه قیل و قال بسیار است درین باب تحقیق چیست بر علم شریف روشن است که زیاده عامه احتسان
 بعضی متاخرین است تا ماخذ آن چه باشد و در شرح ابوالکلام میگوید و هو مروی عن عمر رضی الله عنه و به ماخذ مالک ما حدیث که از وی
 مفهوم میشود که عامه نبود ظاهر این حدیث است که کفن رسول الله صلی الله علیه و سلم فی ثلثه اثواب ثمانیه بیض سهولیه من کرمه
 لیس فیها قمیص و عامه و تاویل این حدیث نزد کسانیکه قائل اند بعامه آنست که نبود در آن ثلثه اثواب قمیص و عامه بلکه زیاده بر آن
 بود پس مجموع خمس و نه اگر اصرار و خل کفن نبود دیگر نوشته اند که هیچ روایت یا حدیث در ماده جواب نام که برای میت می نویسد و بر سینه وی می نهند
 بنظر در آمده است در حدیث خود هیچ را نظر نیامده ولیکن در بعضی کتب که جامع روایات قومی و ضعیف اند مثل مفتاح الجنان و غیره
 روایتی هست که در کشف العباد نقل از کفایه شعبی چنین گفته که مناسبت باین عالم دارد قال حکم عن بعض المتقدمین انه اوصی الی
 ابنه و قال اذ امت غسلت فاكتب علی جبهته و صدی بسم الله الرحمن الرحیم قال ففعلت ذلک و رأیت فی المنام و سألت عن حاله
 فقال لما وضعت فی القبر جاءنی ملائکه العذاب قلما را و مکتوباً علی جبهته و صدی بسم الله الرحمن الرحیم قالوا انت من العذاب

و آنکه نوشته اند که هر شب جمعه یار و زبیر از عذاب قبر مأمون است یا مخصوص همین روز شنب است یا تا وقت حشر و این بشارت مخصوص باهل ایمان است یا کفر هم شریک اندران پوشیده نماند که در مشکوٰۃ این حدیث مذکور است عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن مسلم يموت يوم الجمعة أو ليلة الجمعة و قاه الله فتنه القبر رواه احمد و الترمذی قال هذا حدیث غیر مبسوط سنداً متصل و سیوطی نیز در مجمع البحار از احمد و بیهقی و از شیرازی در القاب و از ابن عمر از ابی نعیم در علیه از جابر آورده کسی که میرد بر روز جمعه خلاص گردد از عذاب قبر و بیاید در روز قیامت و حال آنکه بر ویست مهر شهیدان ظاهر این حدیث در دوم است و الله اعلم و چون در حدیث مامن مسلم واقع شده کافران از ان خارج خواهند بود و ذلک ظاهر و گفته اند که کلمه اُور و اَوَکَلِیة الجمعه برای تنویع است یا شک را ویست ظاهر تنویع است و الله اعلم و نوشته اند که شخصی گفت که عمل ما بر قرآن حدیث نیست عمل ما بر فقه است بروی چه لازم آید اگر این شخص این سخن بطریق استخفاف قرآن و حدیث و اسقاط آنها از درجه اعتبار و تعظیم و ترجیح فقه گفته است کافر و مرتد میگردد و اگر بایستی میگویی که اصل خود قرآن و حدیث است و مجتهدین تطبیق آیات و احادیث بیکدیگر کرده و ناسخ از منسوخ شناخته گفته و تا ویلات کرده اند و بالضرورت تقلید مجتهدان میکنیم و قدرت آن نداریم که استنباط احکام و شرائع از کتاب و سنت کنیم به چیزی قرار دهیم ما را ضرورت که اتباع روایات که از امامی تقلید آن کرده ایم گفته و چه دارد فاسک و اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون این جوابها عجالت الوقت در وقت کتابت نوشت اگر خطای رفته باشد اصلاح نمایند و الله اعلم

الرساله السابقه و استون وجدان البر و شتام الورد

و الله و رسوله - ز نسیم جان فدایت دل مرده زنده گردید ز کدام باغی ای گل که چنین خوش است بویست بحق جل و جلاله وقت و شام حال ایشان را به نساکم عنایت و شمایم که است و در وایح کرم خود تازه و معطر دارا و بطالع کتابت فیه کلام است نظام حضرت غوث الثقلین است رضی الله عنه و این حقیر بسعادت شرح آن توفیق یافته است وقت خوشی داشت و بتقریب و آنجا این بیت مذکور بود بیت عکس روی تو چو در آئینه مجام افتاده عارف از خنده می در طمع خام افتاده و در ذوق دریافت مضمون این بیت بود که مراد از منی و خنده وی چیست و از جام و افتادن عکس روی محبوب افتادن عارف در طمع خام چه که بناگاه این گله که فرستاد بود و نرسید و گل و گل بهر دو جمع شده و نشاط افزا و مستی بخش وقت شنایام بهار است و سوغای جنون در جوش و شورش باطن در کار در گوشه خانه و زلوی غربت در سرور است شاید که اگر غلبه پذیرد و تکلیف از میان برافتد و بیرون نیزافتد اکنون خود در پرده است تا که غم دل گفته اسم هر خانه باد و بار بار خواهم ز از بی طاقتی فریاد در بازار پای ادب امگیر است و گرنه عشق واقع طلب است تا چه شود بجهت بی طاقتی موافق وقت این سخنان از زبان آمدن معذور خواهند داشت و اگر ذوق دریافت معنی بیت مذکور دارند آنچنانچه بالفعل بدیده در حوصله وقت می گنجید اینست که مراد بجام دل عارف باشد که محل تجلی ذات حق است و با نیمنی آنرا برای آن استعاره کرده و افتادن عکس روی کنایت از تجلی حق است و تجلی چون بصورت روح عارف واقع شود و موجب مزلقه و محل شنباه است که درین هنگام خود را عین حق می یابد و تو هم اتحادی افتد و طمع خام اشارت بدان کرده چنانکه گفته است

وقت الرجاء و وقت الخوف و تشا کلا تشا بهام لا من فکانها بی خمر ولا قرح و کانها بی قرح ولا خمر باعی از صفای و لطافت جام
هم آیمخت رنگ جامم مدام همه جامست نیست گویی می بداید امست نیست گویی جام یعنی متحد آمد یک جزو و فو وجود
تمیز از میان برخاست و این مقتضای حال سکریه تمیز نیست و حق معرفت آنست که بدانند می دیگر است و جام دیگر آن ظاهر است
و این مظهر و این مقام توحید شود نیست که بغلبه حال و استغراق محبت چنین می نماید و آنکه توحید وجودی میگوید همه را یکی میدانند حقیقه
والله اعلم بحقیقه الحال قال بعض العلماء من العارفين التوحید شهودی لا وجودی و هو المهدی الا سلم

الرساله الثامنه و استون جمع الکلمات العارفين من اهل الصدق و القين

اندر و رسوله - بعضی کلمات مشایخ در نظر آمده که در سلوک طریق حق نافع بود اگر چه این حقیر را در آن جزو تحریر و تعبیر و تقریر نصیب نبود
ولیکن بتوقع ابر کتابت آن اقدام بران نمود و خود حال اکثر توالیف برین منوال است و جزو حکم خاتم بندی پیش ندارد مقصود دفع خلط
و ذوق وقت است قائل هر که باشد بمین که چه گوید و مبین که میگوید ای عزیز بغیر حق اعتماد نکنی تا پشیمان نه شوی از حق غافل
مباش تا شیطان بر تو راه نیابد هیچ مغرور مباش تا ببالا نگردی دل را از غیر حق خالی کن تا راحت یابی در کار حق باش تا کار تو
ساخته گردد در دنیا اهتمام اندک کن تا کفایت پیدا آید در دنیا دل بکسی بند تا زیان زد نگردی کسی را بعیب متکبر تا به عیب
بتلا نگردی در تنگیها صبر کن تا فراخی یابد و بنماید از همه نوسید مشو تا امید بر آید بر یاکمن تا اخلاص یابی کار با خلاص کن تا در حال جزا
یابی دنیا نخواهد تا دولت تنباه نگردد قناعت و رزنا از محنت برهی آنرا کس نخواهد تا آزرده نشوی کینه بر کس بند تا دیکینه نیفتی کسی
بحقارت متکبر تا خوار نگردی از همت دنیا اندو بکن مباش تا پریشان نه شوی قدر نعمت به شناس تا از تو یازنه ستانند از همه جدا یی
کن تا بحق انس یابی غم فردا محو تا اهل کوتاه نشود و مرگ را بسیار یاد کن تا دل بدینا مشغول نگردد و ترک گناه کن اگر نعمت حاصل میخوری
توقع از کس مکن تا عزت یابی فروتنی کن تا به بزرگی برسی در خود مبین تا فرو نیفتی از خلق عزت گیر تا بحق انس یابی شکر حق بجا آر
اگر نعمت دین و دنیا میخوای ایمن مباش تا امان یابی با حق باش اگر عیش جاودان خواهی خدمت بزرگان کن تا به بزرگی برسی
صبر پیش گیر اگر عافیت خواهی خود را بحق سپار تا پشیمان نشوی دست بدامن صاحب دلان زن اگر دولت خواهی آبسته روتا مانده
نه شوی خیر در هیچ قدر مننه تا بقدر گردی از اهل دنیا پر بهیز کن تا دل تاریک نشود قناعت کن تا تو نگر گردی همت کن تا نعمت
بفرماید بر حرف کس دست مننه مآخوذ نگردی رفیق از حق بین تا غر نشوی حریم مباش تا خوار نگردی کردار خود را قیمت
مننه تا با قیمت گردی در کس بد مبین اگر معرفت داری از همه مفلس شو تا محبت یابی بدر باش تا در یکشاید در بند چیزی مباش
تا آزار دشوی صدق طلب کن تا راحت یابی حرمت نگذار تا محروم نگردی سودای کن تا در آن سود کنی خشم فرو خور تا راحت
یابی مسکین باش تا مقبول شوی کار با خلاص کن تا عاقبت پشیمان نشوی اگر در کار کسی کار دیگری کن و اگر بیکاری فارغ
نشین با همه نرمی کن تا از دشمنان خلاص یابی با همه کشت تا محنتش گردی بر زیر دستان شفقت کن تا رهائی یابی آهستگی پیش گیر
تا شیطان بر تو ظفر نیابد دل بدست آرتا نشود حق یابی بسود اندک بسنده کن تا عیش بر تو تلخ نگردد و با همه آسانی کن تا
به برسی دیگر از خود بهتر دان تا از خود خلاص یابی در شتی بگذارتا در همه دشمن نشوی یا همه باش اگر مردی انصاف از خود طلب

اگر چه انگریز حق را یاد کن تا دل ویران نگردد و در ماندگان را دریاب تا در نه مانی افتادگان را گذارتا در نیفتی سوی دنیا بسین تا کور
 نگرددی جز حق میندیش اگر طالعی خلالت ترک ده تا سلامت مانی از حکم خدا سر متاب تا عاصی نشوی افتادگان را دریاب تا
 دستگیری یابی با هر کس منشین تا تباها نگرددی ترک لذت گیر تا لذت خواهی انصاف خود دیده تا ستمکار نگرددی آن کار کن که
 حق پسندد و آن پسند که حق کند با کس مستی تا از کینه برهی آنکس که با تو بدی کند تو با او نیکی کن تا قدر بر میزاید بیدار باش
 تا در خانه و در دنیا بیدار بچندان برگیر که بمنزل رساند بقافله رو که راهزن بسیار اند همراه طلب کن که دشمنان در راه اند
 سر برین در نه تا بر سر نخوری سر بیگن تا جنگ بر خیزد یک کار کن تا تمام شود خود خواه باش تا محروم نشوی دوستی
 آن به که خدا را باشد خواهی از سر بر نه تا بر سر نخوری تا خود بر کس مننه تا عزیز مانی بزرگی بر هیچ کن تا خوار نگرددی
 در دریا فرو نشوی تا گوهر یابی جان را در باز اگر صادقی تیر بالا راهد شو اگر دوستی حق خواهی رهبر طلب کن تا بره
 شوی اگر عاشقی یک سودا کن تا سودا کنی خود را راه مباش تا خوار نباشی اندیشه بیهوده از دل دور کن تا پیریشان نشوی
 خود پسند مباش تا پسند شوی در مالایه مشو تا زیان نکنی گفت را شنو باش تا استوار مانی نفس را استوار مکن که دروغ بگو
 است پناه بحق چه تا خلاص یابی مدح کس کن تا عاقبت نمیدانی پناه حق گیر تا از شیطان برهی وقت دریاب اگر صرا
 نقد را پاش تا قلاشی طمع را از دل بردار تا محتاج نگرددی حاجت بجز حق مدار حاجت بر آید با گم شدگان منشین مگر که گم
 شوی پاسبان نفس دار اگر بیداری دلها را دریاب اگر بشیاری بقضاعتی خرید کن که حق خرید از آن همه حال بار باش
 تا به یابی یاد دوست پندار کن تا خود را فراموش کنی کار باندیشه کن تا در زیان نیفتی از حق شرم دار تا در گنه نیفتی از
 حق یاری خواه تا نصرت یابی کار امروز بفر و احوالت مکن تا بحسرت نمایی وقت کار دریاب تا کار تو ساخته گردد و سر هر چیزی
 نگاهدار تا در فتنه نیفتی بیگانگان را درون مگذار اگر غیرت داری بسو حق گریز تا از دشمن خلاص یابی دل بهر اندیشه مبتلا
 مکن تا در نمایی یک همت کن تا جمعیت یابی علم نادانی بخواه اگر دانائی خود را گنگ ساز تا اگر گردی شب بیدار باش تا بوی
 محبت یابی نفس را در کار دار تا ترا در کار ندارد در حاصل کن تا در مان یابی دست از گدائی مدار اگر چه گنجاداری از یاب
 مردن چشم پوش تا عیب را مشا هده کنی رنج بادی اختیار کن تا به کعبه برسی راز خود با کسی مگو تا گنج اسرار گردی زیان
 کس میندیش اگر سود خواهی بیکس باش تا بیکس نه شوی بجز دباش چون با حق باشی صحبت بانیکان کن تا در نمایی
 از همه بیگانه شو اگر بیگانه خاموش باش تا برهی کار خود پنهان دار تا قیمت گیر و با دوست خدا آشنائی کن تا عاقبت
 سود کنی با هیچ چیز قرار مگیر اگر محبت داری سود و زیان خود نمیدانی از آن سبب پیریشانی دل بدست آر اگر میتوانی خود را
 بجای مبر تا بجای برسی خود را قطره خردان اگر چه دریائی با گدایان بنشین اگر چه بادشاه و صلی الصدی علی
 خیر خلقه محمد وآله و صحبه اجمعین فقط

تمت

این دو رقه اصل که از دستخط خاص حضرت شیخ اجل محدث دهلوی قدس سره بنظر رسیده بود بر عایت نسخه مکتوبات تبرکات و تهنیت نگار بنجانب کرامت

مکتوب شصت و نهم

عاقبت بخیر باد هر چند میخوانم که چیزی بآن بلند بنویسم چه ان میشود که چه نویسم چه دعای خیر دارین که نصیب باد احوال این فقیر چنان است معلوم ایشان است و محال آن نیست که الحمد لله علی کل حال و نفوذ بابت من حال اهل التا تغییرات و تبدیلات که در احوال خلق حادث است معلوم شریف است - آرزو میکردم که شکایات این مقدار که دستخانیسیر بودند اگر چند روز در دلی هم می بودند چه می شد و چه لازم می آید خیریت شما مطلوب است هر جا که باشید از جانب میان نور الحق بهم خطا می آید که جامع شکر و شکایت است - زان یاد اولاد شکر است شکایت به شکر حق است و از نفس خود شکایت به اللهم لک الحمد والیک المثلک و یک المستغاث و انت استعان بارے آنچه ستوقع است آن است که از دعای بقای ایمان حسن عاقبت فارغ فحالی نباشد و العاقبت بالخیر

مکتوب شصت و دهم

در داکه عم کوه بگاه افتاده است به معشوق دل مورچه ماه افتاده است و این واقعه سخت براه افتاده است و درویش بعشق باد شاه افتاده است به چه گوید و چه نویسد که بزرگان چیزی نگذاشته اند که حاجت بگفتن و نوشتن او مانده باشد کس باید که آنرا بداند و کار بند بر سرفقیر بارها افتاده است که جزوے تعالی آن دشواری ها نتواند آسان کرد و رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ عاقبت بخیر باد یقین آن فرزند باشد که من ترا دوست میدارم و از نیکان می شمارم حق سبحانه تعالی تمامه نیکی های دین و دنیا بنقد وقت تو گرداند دعا و اینست که از جمیع آفات و بلیات محفوظ دارم و جمیع کرامات و برکات محفوظ گردانم و از زیاده برین طاق نشستن ندام شمارم و اوقات شمارم بخیر و اسلام و فرزند دلبد بجان پیوند محمد عاصم را فرستادم تا که چند گاه دیدم بحال و کمال او روشن گرد است خاتمه الطبع قطعات تاریخ چکیده خامه صاحب دانش تمیز منشی محمد عبد العزیز صاحب ندو بلند جناب لک مطبع مله

الحمد لله المنة که درین ایام سعادت فرجام کتاب اخبار الاخبار مصنفه عالم و فاضل گمانه مولانا محمد عبد الحق محدث قدس سره که در تحقیق روایات و تدقیق معانی و مبانی بهمت به نظیر و حدیث المثل است - و بار بار به طالع مختلفه طبع شده بدین ناظرین اولی الابصار گردیده - اما از کم کثرت اغلاط بیچکا طبع شایقین نمی آسود - درینو لا یغفر لک بعض اصحاب حرب الحکم جناب والد ماجد مظالم العالمی مصححین یا بهرین علم و فن چندین نسخ مطبوعه قدیم و جدید جمع فرموده به تصحیح غلطش پرداخته در صرف وقت و محنت و وسال الزین عهده برآمد بمحمد الشکر که اکنون به تصحیح تمام در مطبع مجتبیای زیور حسن اتمام در کربشید معینا به حسن رای مجتبیای ضیاء منیر مطبع درویر جاشیه اخبار الاخبار کتاب المکاتیب الرسائل که هم مصنفه مولانا محدث مغفور است به تحریک کتابت زاده گویند اعراض معانی و مبانی در ویریه و بیل برین شایقین علوم و فنون از مقام ناز جزیه بهمانا که در تصحیح مکاتیب شیخ بهمنان اعتنا در تصحیح و رفع اغلاط بکار گرفته که در اخبار الاخبار بحسن خط و کتابت خوشنویسان مکتبای زمان حسن صورتی منوی هر دو کتب دو بالا آمده - امید که قبول تمام و شرف پسند خاص عام باید انشاء الله تعالی و الحمد لله رب العالمین و الصلوة والسلام علی رسول الامین و علی آله و صحبه و علی جمیع الاولیاء و الاخبار اجمعین

وله قطعه تاریخ طبع سلمه الله

بر حکم کاپ قدرت به صفحه روشن کتاب علم و عمل خوش نیست یک کلمه به طبع حشمت بخوبی زشته شد تاریخ زده آید اردو گوهر به سفته و سلمه الله

درین ایام از روشن رخ علم به نقاب دور شد بر خاست استار به حسن خط و طبع صاف و روشن به تجلی کرده است اخبار اخبار زفیض اولیا القاب و ابدال و تمامی نسخه ملو شد از انوار بهجت گفته شد تاریخ طبعش به تعالی الله رب دهر های شهور مکاتیب و در اهل علم آیات به زده اخبار ولی الله ابرار

دشوق کے لیے اور بعض امد بھی نوح کیے ہیں جو ناظرین کو کمال روحانی لذت بخشتے ہیں رفیق الارواح مجتہبی حکایات لقمان سلطون سیرت نظامی - طبع جد حق السماع و تحقیق سماع صنف مولانا اشرف علی صاحب دولہ دل -	کیفیت مقامات درج ہیں - دور مکثون ترجمہ انوار العیون مولفہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی در حالات ملفوظات شاہ عبدالحق صاحب رودولوی مع شتمہ حالات مصنف مجتہبی اربعہ انہار - مجتہبی رسالہ شہ ضروریہ تصون اسمین یہ چھ رسالے سلوک کے برزبان فارسی حسب ذیل ہیں انفاس نفسیہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رسالہ حضرت خواجہ عزیز الدین رایتی رسالہ السنہ حضرت مولانا یعقوب چرخي رسالہ قدسیہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رسالہ خواجہ عبید اللہ خلع خواجہ باقی باللہ رسالہ پیر تو عشق تصنیف خواجہ خرد سبعہ ستارہ مع ایضاح الطریقہ تصنیف حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی مجددی -	سداک السلوک مجتہبی - علم سلوک میں بر زبان فارسی آدھ کی کتاب ہے جس کو مولانا مولوی ضیاء الدین نجفی نے جو حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کے ہمعصر ہیں تصنیف فرمایا ہے مسائل سلوک ساتھ پند و نصائح اقوال بزرگان تمثیل حکایات مع اشعار و قطعات و رباعیات و محسب بہت خوبی سے لکھی ارسناد رحمانی - مجتہبی سراج السالکین ترجمہ اردو - سہاج العابدین از امام غزالی رح صراط مستقیم تالیف مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید اسمین اذکار و اشغال ہر ایک خاندان کے لکھے ہیں اور بہت سے مسائل و درنگات جو اہل اسلام کے لیے ضروری ہیں خوب واضح طور سے	بیان کیے ہیں فارسی مجتہبی فخر الطالبین - فارسی مجتہبی - حضرت مولانا فخر الدین محب النبی چشتی دہلوی کی تصنیف ہے اس میں اکابر اولیاء کے حالات نہایت توضیح کے ساتھ لکھے ہیں - فیض سبحانی ترجمہ اردو فتح البرقانی - مجتہبی یہ کتاب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی نصیحت خیر و عطا مجموعہ یا اصلاح قوم کے متعلق ایک زبردست اور مفید لکچر ہے کشکول شریف مختصر فارسی دراذکار و اشغال از شاہ کلیم اللہ جہان آبادی مجتہبی ایضاً مع ترجمہ اردو مجتہبی کلیات امدادیہ از تصانیف حضرت حاجی امداد اللہ رح ارشاد الطالبین - مجتہبی لطائف قدوسی شتمبر حالات حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب گنگوہی مجتہبی -
---	--	--	---

۴۸۶
اخبار الاخبار

وسر الاسرار

دبر و شایع

کتاب المکاتیب و الرسائل الی ارباب الکمال و الفضائل

ہر روز زبان فارسی مجتہبی - یہ دونوں کتابیں حضرت مولانا شیخ عبدالحق

محدث دہلوی کی تالیف ہیں۔ اخبار میں اولیاء اللہ کے حالات ہیں اور خاصکر

اولیاء ہند کے حالات بالتفصیل مذکور ہیں جو باعث نزول رحمت و برکات ہیں بکاتیب

جو حاشیہ پر درج ہیں ۶۸ رسالہ ہیں۔ جو ہر ایک کتاب حادی مسائل شریعت و جامع فوائد

طریقہ ہی غرضکہ یہ دونوں کتابیں نیا ب ہو چکی تھیں اس مطبع نے نہایت تصحیح کیساتھ

دونوں کو یکجا ہی چھاپا ہے تاکہ انکے فوائد و برکات سے ناظرین متمتع ہو رہیں۔ اور

گا ہے گا ہے حق میں بھی دعا خیر کرتے رہیں۔

الراق

محمد عبدالحق صاحب

مدیر مطبع مجتہبی دہلی

۱۳۳۲ھ

۱۹۱۲ء



Handwritten marginal notes in Urdu script surrounding the central text, including phrases like 'کتاب المکاتیب و الرسائل', 'اخبار الاخبار', 'وسر الاسرار', and 'دبر و شایع'. The notes are written in various orientations, some following the curve of the page's border.

آخری درج شدہ تاریخ پریہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ جریمہ دیرانہ ایا جائے گا۔

[illegible]

